

معاضد ابن خلدون کی عظمت اور علمائے یورپ

آسان و محاورہ جدید ترجمہ اضافہ و عنوانات اور حواشی کے ساتھ

تاریخ ابن خلدون

تصنیف: علامہ عبدالرحمن ابن خلدون

روئے زمین کے تمام خطوں سے متعلق مختلف النوع مباحث، نشو و ارتقاء، عمرانیات، تہذیب و تمدن، سلطنت و ریاست، بڑی و بحری تخیل کائنات، معاشیات، اور دنیا کے تمام بنیادی علوم کی تاریخ و حقائق اور دیگر بے شمار تحقیقات پر مشتمل کتاب

دارالاحیاء

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 32631861

تیاخ ابن خلدون

تاریخ ابن خلدون

تصنیف: علامہ عبدالرحمن ابن خلدون

جلد ۲
حصہ اول و دوم
قبل از اسلام

نوح و عیسیٰ علیہما السلام کے درمیانی حالات کا ذکر، انبیائے بنی اسرائیل و بادشاہان کا ذکر
اور انکے شجرہائے نسب، قدیم اقوام کی تفصیلی تاریخ و وضاحت
عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت، عیسائیت کی سیر حاصل تاریخ، عیسائیوں کے مختلف فرقے، اس
زمانے کے ایرانی بادشاہوں کا ذکر، اہل یونان کی تاریخ، عظیم قدیم سلطنت روم کا عروج و
زوال، بیت المقدس تخریب و تعمیر کا ذکر اور قدیم عرب اقوام کا ذکر

اردو ترجمہ: علامہ حکیم احمد حسین الہ آبادی

عنوانات، تہتیل، اضافہ حواشی

مولانا شمس الدین محمد وجیب

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی و استاد اسلامیہ کالج کراچی

اڈو ویا زار ایم ایس پبلشرز روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

ترجمہ جدید، تکمیل ترجمہ، تسہیل، عنوانات و حواشی کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : دسمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 354 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..... ملنے کے پتے

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نا بھ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی ڈالہ۔ اجیت آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبہ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOSTON, BL1 3NE

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE HURD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 3QA

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست تاریخ ابن خلدون

جلد دوم - حصہ اول، دوم

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۰	عالمقہ کا زوال	۲۳	عرب تبایعہ کا تعارف	۲۳	انسانوں کا نسب
۲۰	عالمقہ شام	۲۳	عرب مستعربہ	۲۳	طوفان نوح
۲۰	آل امیم کا تعارف	۲۳	ترتیب کتاب	۲۳	حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد
۲۱	شجرہ نسب قوم عالمقہ	۲۳	عرب عاربہ کی اصل	۲۳	سام بن نوح کی اولاد و نسل
۲۱	حضرت شعیب علیہ السلام	۲۳	عرب عاربہ کی سکونت	۲۳	اشوذ بن سام اور ارغشذ بن سام
۲۱	جرہم کی ولایت حجاز	۲۳	قوم عاد	۲۳	یافث کی اولاد
۲۱	عمر والا شغب اور اس کے بعد کے حکمران	۲۵	ابا غ ارم	۲۳	شجرہ نسب بنی سام
۲۳	ذو عیمل بن ذو عیمل حاکم حضرت موت	۲۶	شداد بن بداد	۲۶	طغرغروغیرہ
۲۳	حماد بن بدعیمل کا فارس پر حملہ	۲۶	حضرت ہود علیہ السلام	۲۶	شجرہ نسب بنی یافث
۲۳	بنی جرہم کے متعلق روایت	۲۷	یعر ب بن قحطان	۲۷	حام کی اولاد
۲۳	آل سبا کا تعارف	۲۷	یثرب کا بانی	۲۷	قط بن قوط
۲۳	تذکرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	۲۷	عبد شخم کا تعارف	۲۷	شجرہ نسب بنی حام
۲۳	قحطان اور عربی زبان	۲۷	حضرت صالح علیہ السلام	۲۷	نوح علیہ السلام کا حلیہ
۲۳	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب	۲۸	شجرہ نسب قوم عاد اور حضرت ہود علیہ السلام	۲۸	طوفان نوح علیہ السلام
۲۳	حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نسب	۲۸	شاہان قوم ثمود	۲۸	حضرت آدم اور حضرت نوح علیہ السلام کی
۲۳	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر کے متعلق	۲۸	بنی جدیس کا تعارف	۲۸	درمیانی مدت
۲۳	دلچسپ روایت	۲۸	بنی طسم کا قتل عام	۲۸	ترجمہ ابن خلدون کا اسلوب
۲۳	شہر بابل کی تعمیر	۲۸	رباح بن مرہ کا بنی جدیس پر حملہ	۲۸	عرب کے حالات
۲۳	عابر بن شالح اور ضرود کی جنگ	۲۸	بنی جدیس کی تباہی	۲۸	عرب کے حدود و اربعہ
۲۵	آل عابر بن شالح	۲۸	حضرت صالح علیہ السلام اور قوم عمود کا شجرہ نسب	۲۸	عربوں کے چار طبقے
۲۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش	۲۹	عالمقہ کے حالات و واقعات	۲۹	عرب کی وجہ تسمیہ
۲۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش	۲۹	عالمقہ کا نسب	۲۹	عرب عاربہ کا تعارف
۲۷	خداؤں کی عظمت دکھانے کا پروگرام	۲۹	بنی اسرائیل کی فتوحات	۲۹	عرب مستعربہ کا تعارف
۲۷	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پروگرام	۲۹	عالمقہ کا مصر پر قبضہ	۲۹	قبیلہ جرہم کا تعارف

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۶۵	حضرت یوسف علیہ السلام کی تحقیق کی درخواست	۵۸	حضرت یعقوب علیہ السلام کا ابتدائی حال	۴۷	بتوں کو توڑ ڈالنا
۶۶	حضرت یوسف علیہ السلام کی براءت	۵۹	حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد	۴۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الزام
۶۶	حضرت یوسف علیہ السلام "شاہی رکن"	۵۹	حضرت یعقوب علیہ السلام کی کنعان واپسی	۴۸	نمرود کے ہاں پیشی
۶۶	انتظامات و عقد زلیخا	۵۹	حضرت الخلق علیہ السلام کی وفات	۴۸	نمرود کا مناظرہ
۶۶	زمانہ قحط کی ابتداء	۵۹	حضرت یوسف علیہ السلام	۴۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسکت دلیل
۶۶	حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی آمد	۶۰	حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب	۴۹	آگ روشن کرنے کی تیاری
۶۶	حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے	۶۰	گھر کا بھیدی	۴۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں
۶۶	صاحبزادے	۶۰	یوسف علیہ السلام کے قتل کا مشورہ	۴۹	نمرود کی حیرانی
۶۷	بنیامین حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس	۶۰	حضرت یعقوب علیہ السلام کا خواب	۴۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت
۶۷	حضرت یوسف علیہ السلام کا اظہار یوسفی	۶۱	حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی	۵۰	حضرت سارہ
۶۷	بنیامین کو روکنے کا طریقہ	۶۱	حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں	۵۰	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مصر میں آمد
۶۷	حضرت یعقوب علیہ السلام کے غم میں اضافہ	۶۱	بھائیوں کا مزید ظلم	۵۰	حضرت سارہ کی گرفتاری اور رہائی
۶۸	حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر بلاوا	۶۱	حضرت یعقوب علیہ السلام اور برادران یوسف علیہ السلام	۵۱	حضرت ہاجرہ
۶۸	حضرت یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کی	۶۲	قافلہ والے اور حضرت یوسف علیہ السلام	۵۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کنعان میں آمد
۶۸	خوشبو	۶۲	"یا بشریٰ هذا غلم" کا مطلب	۵۱	حضرت لوط علیہ السلام کی علیحدگی
۶۸	حضرت یعقوب علیہ السلام کو بشارت یوسفی	۶۲	حضرت یوسف علیہ السلام کے بچنے والے بھائی	۵۱	حضرت اسماعیل علیہ السلام
۶۹	بنی اسرائیل کی مصر آمد	۶۲	مصر کے بازار میں فروخت	۵۱	حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش
۶۹	حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر	۶۲	مصر کا حاکم	۵۲	حضرت ہاجرہ کی مکہ روانگی
۶۹	جدائی کا زمانہ کتنا ہے؟	۶۲	حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا	۵۲	حضرت ہاجرہ کی پریشانی
۶۹	حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات	۶۳	میدان یوسف کا مطلب	۵۲	چشمہ زمزم
۷۰	حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات	۶۳	برہان کیا چیز تھی	۵۲	بنی جرہم کی آمد
۷۰	بنی یعقوب علیہ السلام یا بنی اسرائیل	۶۳	زلیخا سے بچنے کی کوشش	۵۲	ولادت اسحاق کی بشارت
۷۰	حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں کس	۶۳	حضرت یوسف علیہ السلام کی سچائی کی گواہی	۵۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بہو کے لئے فیصلہ
۷۰	عہدے پر رہے؟	۶۳	گواہی کس نے دی؟	۵۲	حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دوسرا نکاح
۷۰	آل عیصو بن اسحاق	۶۳	زلیخا اور دوسری عورتیں	۵۳	کعبہ کی تعمیر
۷۱	بنی عیصو کا زوال	۶۳	حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں	۵۵	حکم قربانی
۷۱	آل مدین بن ابراہیم علیہ السلام	۶۳	دوقیدیوں کے جھوٹے خواب	۵۶	حضرت سارہ کی وفات
۷۲	تذکرہ حضرت لوط علیہ السلام	۶۵	جھوٹے خواب کی سچی تعبیر	۵۷	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد
۷۲	فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں	۶۵	جیل میں زیادہ وقت رہنے کی وجہ	۵۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات
۷۲	لوطی اندھے ہو گئے	۶۵	فرعون کا خواب	۵۸	حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وفات
۷۳	قوم لوط علیہ السلام پر عذاب	۶۵	خواب کی تعبیر	۵۸	بنی اسماعیل علیہ السلام
۷۳	حضرت لوط علیہ السلام کی آل اولاد	۶۵	تعبیر بزبان یوسف علیہ السلام	۵۸	تذکرہ حضرت یعقوب علیہ السلام

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۹۰	مسروق اور حبشیوں کا خاتمہ	۸۰	تبان اسعد کی یمن واپسی		حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی ماحور کی اولاد
	سیف بن ذی یزن کا برین کا خراج تحسین	۸۰	تبان اسعد کے اشعار	۷۳	
۹۰	بازان گورنر یمن	۸۱	تبان اسعد کا قتل	۷۳	عرب مستعربہ اور بادشاہان تباہ
۹۰	بابل، موصل و نینوی کے حکمران	۸۱	ربیعہ بن نصر کا خواب	۷۴	عرب مستعربہ کی وجہ تسمیہ
۹۰	کنعان بن کوثر بن حام	۸۲	حسان بن تبان کا قتل	۷۴	قحطان کے متعلق مختلف آراء
۹۱	واقعہ بلبلہ	۸۲	عمرو بن تبان کا انجام	۷۴	عرب کے بنو اسماعیل ہونے کے دلائل
۹۱	موصل بن جرموق کا بابل پر قبضہ	۸۲	یمن پر عبد کلال کا قبضہ	۷۴	بنو قحطان اور عرب عاربہ میں چشمک
۹۱	سجاریہ اور نینوی کی تعمیر	۸۲	لختیہ کا قتل	۷۶	یعر ب بن قحطان
۹۱	زان بن ساطرون	۸۲	زرعہ تیج بن تبان	۷۶	حمیر بن سبا
۹۱	زان بن ساطرون کا قتل	۸۲	اہل نجران کا قبول عیسائیت	۷۶	واثل بن حمیر سکسک بن واثل
۹۱	سجاریہ	۸۳	ذو نواس کا نجران پر حملہ	۷۶	یعضر بن سکسک
۹۲	سجاریہ کی بیت المقدس پر چڑھائی	۸۳	حبشہ کے حکمران	۷۶	نعمان بن یعضر
۹۲	سجاریہ کا خاتمہ	۸۳	ذو نواس کا نجران پر حملہ	۷۶	بنی کہلان اور بنی حمیر میں لڑائیاں
۹۲	بادشاہان بابل کی نسل	۸۳	نجاشی کا یمن پر حملہ	۷۶	حسان بن عمرو کے متعلق ایک روایت
۹۲	بخت نصر کا بیت المقدس پر حملہ	۸۴	ذو نواس کا خاتمہ	۷۷	بادشاہان تباہ
۹۲	ایرانیوں کا بابل پر تسلط	۸۴	ابرهہ کا یمن پر قبضہ	۷۷	سیلاب سے تباہی
۹۲	سریانیہ کون ہیں؟	۸۴	ارباب کا قتل	۷۷	تباہی کی وجہ تسمیہ
۹۳	نبط کا تعارف	۸۴	ابرهہ کا ظلم تشدد	۷۷	حرث رائش
۹۳	نمرود کے متعلق طبری کا بیان	۸۴	بنی حمیر کی تذلیل و اہانت	۷۷	ابرهہ ذوالنار کا تعارف
۹۳	شہر بابل	۸۴	ابرهہ کا کلیسا	۷۷	افریقشن بن ابراہہ کا تعارف
۹۳	نمرود کے متعلق دوسری روایت	۸۵	اصحاب فیل کا واقعہ	۷۷	بربر کی وجہ تسمیہ
۹۳	بابل اور موصل کے حکمرانوں کا مذہب	۸۵	ابرهہ کا پیغام	۷۷	عبد ابرہہ کا تعارف
۹۴	قبطی کے حکمران	۸۵	عبد المطلب کا ابراہہ سے مطالبہ	۷۹	ملکہ بلقیس
۹۴	قبطی گروہ	۸۵	عبد المطلب کی پیش کش	۷۹	حضرت سلیمان علیہ السلام کا یمن پر تسلط
۹۴	قبطیوں کے سیاسی حالات	۸۶	اباہیلوں کی آمد	۷۹	سمرقند کی وجہ تسمیہ
۹۴	قبطیوں کی نسل	۸۶	یمن کی حبشی حکومت کا خاتمہ	۷۹	شمر مرعش کا تعارف
۹۵	مصر بن نصر کا تعارف	۸۹	اباہیل	۷۹	تبان بن اسعد کا تعارف
۹۵	ابوالاقباط بن مصر	۸۹	سیف بن ذی یزن کا تعارف	۷۹	حیرہ کی وجہ تسمیہ
۹۶	شداد بن مداد کی مصر پر فوج کشی	۸۹	سیف بن ذی یزن اور کسریٰ	۸۰	تبان اسعد کی فتوحات
۹۶	اشمون بن قبط	۸۹	کسریٰ کا انکار اور سیف کی غیرت	۸۰	تبان اسعد کے یہودی بننے کا واقعہ
۹۶	حکیم الملوک کلکی بن حربیا	۸۹	کسریٰ کی فوج کشی کی دوسری روایت	۸۰	بنی کریم علیہ السلام کی خبر بزبان یہود
			دہرزدیلی اور مسروق بن ابرہہ کی جنگ	۸۰	تبان اسعد کی مکہ میں آمد

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۰	حضرت شعیب علیہ السلام کی آمد	۱۰۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح	۹۶	پہلا فرعون
۱۱۰	قبر عبادت و تابوت شہادت	۱۰۳	عصائے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ	۹۶	ملکہ حور یا بنت خریش
۱۱۱	قبر عبادت	۱۰۳	اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی	۹۶	حوریا کی حلالا کی اور جیرون
۱۱۱	بنی اسرائیل کی شام روانگی	۱۰۳	نبوت کا عطیہ	۹۶	عمالقہ کا مصر پر قبضہ
۱۱۱	بنی اسرائیل کی پریشانی	۱۰۳	ایک علمی نکتہ	۹۷	اطفیر عزیز مصر
۱۰۳	بنی اسرائیل کا بیت المقدس جانے سے	۱۰۳	معجزات کا عطیہ	۹۷	حضرت یوسف علیہ السلام کی وزارت
۱۱۲	انکار	۱۰۴	طور سینا سے واپسی کی ایک روایت	۹۷	معدانوس بن دارم
۱۱۲	بنی اسرائیل پر عتاب الہی	۱۰۴	فرعون کے دربار میں حاضری بروایت دیگر	۹۷	لہوب کی حکومت
۱۱۳	حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات	۱۰۴	موسیٰ و ہارون فرعون کے دربار میں	۹۷	ملکہ "ولوکہ" اور حائط العجز
۱۱۳	بنی اسرائیل کے معرکے	۱۰۵	معجزات کا ظہور	۹۷	ولوکہ کا طلسمی گھر
۱۱۳	بنی اسرائیل پر عذاب الہی	۱۰۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کو پیشکش	۹۷	فرعون الاعرج کی حکومت
۱۱۴	بنی اسرائیل کی جنگیں اور کامیابیاں	۱۰۵	ہامان کی بکواس	۹۷	بخت نصر کا اسرائیل پر ظلم و ستم
۱۱۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات	۱۰۵	سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا	۹۸	بخت نصر کا مصر پر حملہ
۱۱۵	بلعام بن باعور	۱۰۶	جادوگروں پر فتح	۹۸	مقوقس
۱۱۵	بنی اسرائیل کا شام پر قبضہ	۱۰۶	جادوگروں کا ایمان نہ آنا	۹۹	مقوقس کی معزولی
۱۱۵	حضرت یوشع علیہ السلام کی شامی عمالقہ سے جنگ	۱۰۶	حز قیل کا تعارف	۹۹	اہل مصر کے لئے رسول ﷺ کی وصیت
۱۱۵	عمالقہ کا نسب	۱۰۶	ماخطہ اور آسیہ پر تشدد اور شہادت	۹۹	مصر پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا قبضہ
۱۱۶	بنی اسرائیل کا حجاز پر حملہ	۱۰۷	فرعون کا برج زمین بوس	۹۹	مقوقس کی بحالی
۱۱۶	بنی اسرائیل کی امارت	۱۰۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کا حکم	۹۹	قبطیوں کا زوال
۱۱۶	بنی اسرائیل کی سیاسی حالت	۱۰۷	ہجرت کے وقت بنی اسرائیل کو ہدایت عید الفصح	۹۹	شہر عین شمس کا حال
۱۱۶	فتح اریحا	۱۰۷	بنی اسرائیل کی ہجرت	۱۰۰	مصر کی وجہ تسمیہ
۱۱۶	شاہان شام کی اطاعت	۱۰۷	فرعون کا تعاقب اور ہلاکت	۱۰۰	تذکرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
۱۱۷	حضرت یوشع علیہ السلام کی وفات	۱۰۸	بنی اسرائیل کا دامن کوہ طور میں قیام	۱۰۰	بنی اسرائیل مصر میں
۱۱۷	حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد	۱۰۸	احکام عشرہ کا نزول	۱۰۱	بنی اسرائیل پر فرعون کا عتاب
۱۱۷	غزوہ و عسقلان کی فتح	۱۰۸	احکام عشرہ کے نزول کے متعلق روایت	۱۰۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام
۱۱۷	کوشان شقنائیم کا بنی اسرائیل پر تسلط	۱۰۸	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بے ہوشی	۱۰۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری
۱۱۷	بنی اسرائیل کی کوشان سے جنگ	۱۰۹	حضرت ہارون علیہ السلام کی قائم مقامی	۱۰۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ دین
۱۱۷	بنی موآب کی بربادی	۱۰۹	گو سالہ میچڑے کی پوجا	۱۰۲	حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں
۱۱۷	بنی اسرائیل پر یافین کا غلبہ	۱۰۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی	۱۰۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اعانت
۱۱۸	دافورہ کا ہنس کا کارنامہ	۱۰۹	کدعون بن یواش	۱۰۲	حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں ملازمت
۱۱۸	کدعون بن یواش	۱۰۹			

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۲	احاز بن یوآب	۱۲۴	حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات	۱۱۸	ابو بلخ بن کدعون
۱۳۲	خرکیا ہو بن احاز	۱۲۵	حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت	۱۱۸	طولاع ابن فواسبط
۱۳۳	سجاریف کا محاصرہ بیت المقدس	۱۲۵	بیت المقدس کی تعمیر	۱۱۸	بنی اسرائیل کی گمراہی
۱۳۳	سجاریف کا خاتمہ	۱۲۶	غریبۃ البنان	۱۱۹	یفتاح وسط منسی کی کارگزاری
۱۳۳	منشا بن خرقیا ہو	۱۲۶	حضرت سلیمان علیہ السلام کی قربانی	۱۱۹	ایسان سلمون بن نخشون
۱۳۳	یروشلم کی دوسری تباہی	۱۲۶	ملکہ بلقیس کی خبر	۱۱۹	بنی فلسطین کا بنی اسرائیل پر حملہ
۱۳۳	فرعون اعرج کا قتل	۱۲۶	بد بد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی گفتگو	۱۱۹	حضرت شمعون بن مانوح
۱۳۵	حضرت ارمیا کی وفات و تدفین	۱۲۶	حضرت سلیمان علیہ السلام اور بلقیس	۱۱۹	میخائیل بن راعیل
۱۳۵	بنی اسرائیل کی بیت المقدس واپسی	۱۲۷	ملکہ بلقیس کی اطاعت	۱۱۹	عالی بیطات بن حاصاب
۱۳۵	بخت نصر کا نسب	۱۲۷	یمین پر قبضہ کرنے کی دوسری روایت	۱۲۰	تابوت شہادت کی کارگزاری
	بخت نصر کے متعلق بنی اسرائیل کی روایت	۱۲۸	بریعان بن نہاط	۱۲۰	حضرت شمویل علیہ السلام بن کنا کی تولیت
۱۳۵	کورش کے متعلق مختلف روایات	۱۲۸	حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات	۱۲۰	حضرت شمویل علیہ السلام بن القنا
۱۳۶	بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر	۱۲۹	بنی اسرائیل کے درمیان بیت المقدس کی تقسیم	۱۲۰	بنی اسرائیل کے حکمران
	کیرش بن کیکوکا بنی اسرائیل سے حسن سلوک	۱۲۹	رجعم بن سلیمان علیہ السلام اور ان کے خلاف بغاوت	۱۲۰	بنی اسرائیل کی حضرت شمویل علیہ السلام سے درخواست
۱۳۶	حضرت دانیال علیہ السلام کی امارت	۱۲۹	شیشاق کی بیت المقدس پر فوج کشی	۱۲۲	حضرت طالوت کا تعارف
۱۳۶	یربعام کی بیعت	۱۲۹	افیاز بن رجعم کی حکومت	۱۲۲	طالوت کی فتوحات
۱۳۷	وناذاب بن یربعام	۱۲۹	اسا بن افیاز	۱۲۲	حضرت شمویل علیہ السلام کی طالوت سے علیحدگی
۱۳۷	اعشیا بن احیا	۱۳۰	اسا کا انتقال	۱۲۲	حضرت داؤد علیہ السلام کی آمد
۱۳۷	ایلیا بن اعشیا کا قتل	۱۳۰	یہوشافاط بن اسا	۱۲۲	حضرت داؤد علیہ السلام اور "جالوت" کی جنگ
۱۳۷	صی بن کسات کا قتل	۱۳۰	اردم کی بد عہدی	۱۲۲	طالوت اور حضرت داؤد علیہ السلام
۱۳۷	بنی اسرائیل میں اختلاف	۱۳۰	یہورام کی وفات	۱۲۲	حضرت داؤد علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ
۱۳۸	حضرت ایلیا کی ناراضگی	۱۳۰	احزیابو کی جزیرہ موصل پر فوج کشی	۱۲۳	حضرت داؤد علیہ السلام کی فلسطین روانگی
۱۳۸	اسباط عشرہ پر عذاب	۱۳۰	احزیابو کا خاتمہ	۱۲۳	بنی اسرائیل کی شکست
۱۳۸	احاب بن عمری کی حکومت	۱۳۰	غشلیا بنت عمری کی حکومت	۱۲۳	حضرت داؤد علیہ السلام کی امارت
۱۳۸	حضرت عاموص کی شہادت	۱۳۱	یواش بن احزیابو	۱۲۳	یشوشات بن طالوت کا قتل
۱۳۸	متفرق واقعات	۱۳۱	بیت المقدس کی تاراجی	۱۲۳	حضرت داؤد علیہ السلام کی فتوحات
۱۳۸	احزیابو بن یہورام کا قتل	۱۳۱	عزیا ہو کی امارت	۱۲۳	مسجد کی تعمیر کا ارادہ اور منسوخی
۱۳۸	یہوشافاط کے ہاتھوں بنی احاب کا قتل	۱۳۱	مختلف واقعات	۱۲۳	یروشلم بن داؤد کی سرکشی
۱۳۹	یواش کا بیت المقدس	۱۳۲	عزیا کی وفات	۱۲۳	یروشلم بن داؤد کا قتل
۱۳۹	یربعام بن یواش اور مصیا کی جنگ	۱۳۲	یوآب بن عزیا ہو	۱۲۳	زبور کا نزول

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۹	ہرقانوس کی عہد شکنی اور اس کا وبال	۱۳۹	فوج کشی	۱۳۹	زریاب بن یزید کا قتل
۱۳۹	باغیوں کی سرکوبی و اطاعت	۱۳۹	یہود ابن متیتیا اور انطیوخوس کی صلح	۱۳۹	بارق بن اصلیا کا قتل
۱۳۹	فمقیوس اور انطفتر کے درمیان سازش	۱۳۹	دمتریاس کا انطاکیہ پر حملہ	۱۳۹	ہوشیع کی گرفتاری
۵۰	ارستبلوس کی مصالحت کی پیش کش	۱۳۹	یہود اور نیقانور	۱۳۹	ہلسا سمرہ پر عذاب
۱۵۰	فمقیوس کے افسر کا قتل	۱۴۰	نیقانور کی شکست اور قتل	۱۴۰	بنی شمنائی کی امارت
۱۵۰	فمقیوس کا ہیکل پر قبضہ	۱۴۰	یہودا کی شکست اور قتل	۱۴۰	یوسف بن کریون کی کتاب
۱۵۰	فمقیوس کی مراجعت	۱۴۱	شمعون کی حکومت اور جنگ	۱۴۱	یوسف کی حکومت کا خاتمہ
۱۵۰	اسکندر کا بیت المقدس کا قبضہ	۱۴۱	قلعہ داخون کا محاصرہ	۱۴۱	بنی شمنائی و بنی ہیردوس نامی دو حکومتیں
۱۵۰	اسکندر کی شکست	۱۴۱	دمتریاس اور ہرقانوس کی صلح	۱۴۱	حضرت ارمیا کی پیشین گوئی
۱۵۰	ارستبلوس کا فرار اور گرفتاری	۱۴۱	ہرقانوس کا اہل روم پر حملہ	۱۴۱	حضرت یسعیاہ بن امصیا کی بشارت
۱۵۱	ارستبلوس کا خاتمہ	۱۴۱	ہرقانوس کی رومی سرداروں سے صلح	۱۴۱	بنی اسرائیل کی بیت المقدس واپسی
۱۵۱	تلمائی (شاہ مصر) کی معزولی و بحالی	۱۴۲	بنی شمنائی کا پہلا بادشاہ	۱۴۲	بنی اسرائیل کی جلاوطنی کی مدت
۱۵۱	ہیکل کے مال پر عربوں کا قبضہ	۱۴۲	سامرہ کی تسخیر	۱۴۲	اہل سامرہ کی تعمیر بیت المقدس میں
۱۵۱	رومی سپہ سالار کسنا کی کارگزاری	۱۴۲	بنی اسرائیل کے فرقے	۱۴۲	مزاحمت
۵۱	یولیاس قیصر (جولیس سیزر)	۱۴۲	ہرقانوس کی فرقہ رہائشیں سے برہمی	۱۴۲	ہلنتصر بن بخت نصر
۱۵۱	قیصر کی فتوحات:	۱۴۲	ارستبلوس بن ہرقانوس کی حکومت	۱۴۲	ہلنتصر کا قتل
	شاہ دارمن مترواٹ اور انطفتر کی	۱۴۲	انطیقانوس بن ہرقانوس کے خلاف	۱۴۲	کورش کا بنی اسرائیل سے حسن سلوک
۱۵۲	اطاعت	۱۴۲	سازش	۱۴۲	وزیر ہان کی بنی اسرائیل کے ساتھ
۱۵۲	انطیقوس بن ارستبلوس کا قتل	۱۴۲	ارستبلوس کی پشیمانی اور وفات	۱۴۲	مخاصمت
۱۵۲	انطفتر کا غیر اعلانیہ قبضہ	۱۴۳	اسکندر ابن ہرقانوس	۱۴۳	اسکندر اور کاہن اعظم
۱۵۲	خرقیا کا قتل اور اس کا مقدمہ	۱۴۳	سرحدی امراء کی اطاعت	۱۴۳	اسکندر کی خواہش
۱۵۲	ہرقانوس کا قیصر سے تجدید معاہدہ	۱۴۳	ربانیمین کی شورش و سرکوبی	۱۴۳	اسکندر کی بنی اسرائیل پر نوازشات
۱۵۲	قیصر کا قتل	۱۴۳	دمتریاس کے خلاف فتح	۱۴۳	ہیکل کے اموال کی ضبطی کا منصوبہ
۱۵۳	انطفتر کا قتل	۱۴۳	دمتریاس کا قتل	۱۴۳	توریت کا یونانی ترجمہ
۱۵۳	ملیکا اور کیساؤس کا قتل	۱۴۴	اسکندر کی وفات	۱۴۴	یہودیوں پر جبر استبداد
	ہرقانوس کی او غلطش سے معاہدے کی	۱۴۴	ہرقانوس و ارستبلوس پسران اسکندر	۱۴۴	فلیدیوس کی جنگ
۱۵۳	تجدید	۱۴۴	ہرقانوس اور ارستبلوس میں اختلاف اور	۱۴۴	یہود بن متیتیا اور نیقانور کی جنگ
۱۵۳	کلپترہ (کلوپترہ)	۱۴۴	صلح	۱۴۴	بنی اسرائیل کی فتح
۱۵۳	انطیقوس کا بیت المقدس پر حملہ	۱۴۵	انطفتر ابو ہیردوس کا تعارف	۱۴۵	بیت المقدس کی تعمیر
۱۵۳	ہرقانوس کا انجام	۱۴۵	انطفتر کی معزولی	۱۴۵	عید العسا کر
۵۴	ہیردوس کی قیصر روم سے درخواست	۱۴۵	انطفتر کی ریشہ دوانی	۱۴۵	رومیوں کا ابتدائی زمانہ
۱۵۴	ہیردوس کی بادشاہت کا اعلان	۱۴۹	ہرقانوس کی ہرثمہ سے مدد کی درخواست		انطیوخوس انطفتر کی "یہودا بن متیتیا" پر

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۳	بیت المقدس کا محاصرہ	۱۵۹	سوک	۱۵۴	نطقوس کی مرمت
۱۶۳	کاجنوں کا قتل عام	۱۵۹	قدودا کی آسیہ کی خاتمر	۱۵۴	ہیردوس اور بیت المقدس کا محاصرہ
۱۶۳	محصورین کی دروناک حالت	۱۵۹	انطقیتر کا قتل	۱۵۴	نطقوس کی پسپائی
۱۶۴	طیطوش کا بیت المقدس پر قبضہ	۱۵۹	ارکلاؤش کی جانشینی	۱۵۴	سیسا کا بیت المقدس پر قبضہ
۱۶۴	نیکل کی تاراجی	۱۵۹	ارکلاؤش کی روم میں طلبی و مراجعت	۱۵۴	بنی حشمتی کا زوال
۱۶۴	طیطوش کی واپسی	۱۵۹	ارکلاؤش کی معزولی اور اسیری	۱۵۴	ہیردوس کی بادشاہت
۱۶۴	بیت المقدس کے مقتولین کی تعداد	۱۵۵	انطقیس کے خلاف علمائے یہود کا	۱۵۵	ہیردوس کی قسمت کا ستارہ
۱۶۴	یہود کی بادشاہت کا خاتمہ	۱۵۵	احتجاج	۱۵۵	ہرقانوس کی عرب میں پناہ کی کوشش
<div style="border: 1px solid black; padding: 5px; text-align: center;"> تاریخ ابن خلدون جلد دوم حصہ دوم </div>		۱۶۰	”طبریانس“ کا یہودیوں پر ظلم و تشدد	۱۵۵	بنی حشمتی کا آخری تاجدار
		۱۶۰	قربان گاہ اور بت خانہ کا انہدام	۱۵۵	اسکندر ابن ارستبلوس
		۱۶۰	بلاد یہود اور ارمن میں طوائف الملوکی	۱۵۵	کاہن اعظم اسکندر بن ارستبلوس
		۱۶۰	فیلقوس کے سپہ سالار کا بیت المقدس	۱۵۶	اسکندرہ کی گرفتاری و رہائی
۱۶۷	تذکرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۶۰	سے اخراج	۱۵۶	ارستبلوس کا قتل
۱۶۷	تاجیل	۱۶۰	فیلقوس کے سپہ سالار کی اغریاس سے	۱۵۶	انطیانوس اور اوغشطش میں کشیدگی
۱۶۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نسب	۱۶۰	ملاقات	۱۵۶	انطیانوس کا قتل
۱۶۷	کاہن اعظم عمران (حضرت مریم علیہا السلام)	۱۶۱	یہودیوں کا قتل عام	۱۵۶	ہیردوس کی قیصر سے معذرت
۱۶۷	کے والد	۱۶۱	رومی سپہ سالار اور عازار کی جنگ	۱۵۶	کلویطرہ (قلویطرہ) کا قتل
۱۶۷	حضرت زکریا علیہ السلام بن یوحنا	۱۶۱	قیصر کا یہودی علاقوں پر حملہ	۱۵۶	سوما صور اور یوسف کی سازش کا
۱۶۸	یوسف بن یعقوب بن ماثان	۱۶۱	یہودیوں کی دفاعی تیاریاں	۱۵۷	انکشاف
۱۶۸	حضرت مریم علیہا السلام کی پیدائش	۱۶۱	یوسف بن کریون کی کارگزاری	۱۵۷	یوسف اور صوما صوری کا قتل
۱۶۸	حضرت مریم علیہا السلام کی مجاورت و کفالت	۱۶۱	یوسف بن کریون کی گرفتاری اور جان بخشی	۱۵۷	مریم اور اسکندرہ کا خاتمہ
۱۶۸	حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا	۱۶۱	یوحنا یہودی کی غارتگری	۱۵۷	کرسوس کا قتل
۱۶۸	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت	۱۶۲	یوحنا کی اردم سے آمد اوطلی	۱۵۷	بنی حشمتی کے سازشیوں کا قتل
۱۶۸	حضرت زکریا علیہ السلام کی وفات کب ہوئی؟	۱۶۲	عنائی کاہن کی اسدیانوس سے مدد کی درخواست	۱۵۷	ہیردوس کے خلاف عوام میں ناراضگی
۱۶۹	حضرت مریم علیہا السلام کو بشارت	۱۶۲	بیت المقدس پر قبضہ اور لوٹ مار	۱۵۸	بیت المقدس میں قحط
۱۶۹	یوسف نجار (حضرت مریم کا منگیترا)	۱۶۲	نئے قیصر ”نطاؤس“ کا قتل	۱۵۸	بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر
۱۷۰	حضرت مریم کو فرشتہ کی بشارت	۱۶۲	بیت المقدس میں فساد	۱۵۸	اسکندر اور ارستبلوس کی ہیردوس سے ناراضگی
۱۷۱	بیت اللحم کے لڑکوں کا قتل عام	۱۶۲	طیطوش کا محاصرہ بیت المقدس	۱۵۸	اسکندر اور ہیردوس کی صلح
۱۷۱	حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مصروفی اور واپسی	۱۶۳	یوحنا، طیطوش اور یہودیوں کی لڑائیاں	۱۵۸	قدودا اور سلومنت کی سازش کا انکشاف
۱۷۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے	۱۶۳	طیطوش کا بیت المقدس پر دوبارہ حملہ	۱۵۸	اسکندر اور ارستبلوس کا قتل
۱۷۱		۱۶۳		۱۵۸	اسکندر اور ارستبلوس کی اولاد سے حسن

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۵	افراسیاب کا قتل	۱۷۹	کیانیہ	۱۷۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعصبات
۱۸۵	کیہر اسف	۱۷۹	ساسانیہ	۱۷۱	یہودی سرداروں کی مخالفت
۱۸۵	کیہر اسف کی فتوحات	۱۷۹	اہل فارس کس کی اولاد ہیں؟	۱۷۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری
۱۸۵	معد بن عدنان	۱۸۰	ایران ابن افریدون	۱۷۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم
۱۸۵	معد بن عدنان اور بنی اسرائیل	۱۸۰	علماء فارس کی روایت	۱۷۲	مصوب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۸۶	کیستاسب	۱۸۰	فارس کے بادشاہوں کے طبقات	۱۷۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حواریوں کو ہدایت
۱۸۶	ذرتشت یا زرتشت	۱۸۰	کیومرث کون ہے؟	۱۷۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری
	ذرتشت اور اس کی کتاب عہد فرس کی	۱۸۰	اوشہنک بن عابر	۱۷۲	انجیل کی تصنیف
۸۶	نظر میں	۱۸۰	کیومرث کے متعلق دوسری روایت	۱۷۳	شریعت عیسوی کی تدوین
۱۸۶	کتاب کی تعلیم اور مجوسیوں کی رائے	۱۸۱	طہمورث	۱۷۳	بطریق کا تعارف
۱۸۶	عید مہرجان اور جشن نوروز کی ابتداء	۱۸۱	جمشید	۱۷۳	بطریق رومہ (پوپ)
۱۸۶	کیستاسب اور زرتشت	۱۸۱	ضحاک	۱۷۳	پطرس کا قتل
۱۸۶	جنگ کیستاسب و خزر اسب	۱۸۱	اہل فارس کے نزدیک ضحاک کا نسب	۱۷۳	قسطنطین کا قبول عیسائیت
۱۸۷	کہر اسف کا قتل	۱۸۱	افریدون	۱۷۳	بنی اسرائیل کی مسجد کا انہدام
	ترک بادشاہ خزر اسب کی شکست اور اس کا قتل	۱۸۱	ضحاک کا قتل	۱۷۳	عیسائیت میں تثلیث کا آغاز
۸۷		۱۸۲	سلطنت کی تقسیم	۱۷۵	بدعت کا آغاز
۱۸۷	رستم پر حملہ اور کیستاسب کی وفات	۱۸۲	افریدون کا لقب "کے"	۱۷۵	عیسائی علماء کا پہلا اعتقادی اجلاس
۱۸۷	بنی اسرائیل کو واپس کون رایا؟	۱۸۲	منوچہر اور افراسیاب	۱۷۵	یعقوبیہ (نہیس) میں کونسل کا انعقاد
۱۸۷	اردشیر بہمن اور اس کی فتوحات	۱۸۲	افراسیاب کا نسب	۱۷۶	کونسل کا متفقہ عقیدہ
	بہمن کی اپنی بیٹی سے شادی اور اسے اپنی	۱۸۲	زومر کی بغاوت	۱۷۶	اساقفہ کے اجتماع کا حکم
۱۸۸	ملکہ بنانا	۱۸۲	زومر کی بادشاہت اور عید مہرجان	۱۷۶	عیسائی علماء کی دوسری کونسل
۱۸۸	نخالی اور دارا بن بہمن	۱۸۳	کرشاسب	۱۷۷	عیسائی علماء کا اختلاف
۱۸۸	دارا بن دارا		فارس کے پہلے طبقے کے بادشاہوں کا	۱۷۷	کونسل قسطنطنیہ
۱۸۸	دارا بن دارا کا قتل	۱۸۳	شجرہ نسب	۱۷۷	مسیح ابن اللہ کا عجیب تصور
۱۸۸	اسکندر کی دار کی بیٹی سے شادی	۱۸۳	فارس کے بادشاہوں کا دوسرا طبقہ		"نسطوریوں" بطریق کے عقیدہ کی
۱۸۸	بابل کی تباہی	۱۸۳	کیقباد	۱۷۸	مخالفت
۱۸۸	قمینیشاش بن کیرش	۱۸۳	کیکاؤس	۱۷۸	ویسٹورس بطریق اسکندریہ کا عقیدہ
۱۸۸	ارتخشار	۱۸۳	رستم اور کیکاؤس	۱۷۸	فرقہ یعقوبیہ کی ابتداء
۱۸۹	اسکندر بادشاہ روم اور دارا	۱۸۳	سیادخش بن کیکاؤس کا قتل	۱۷۸	یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ
۸۹	دارا کی اسکندر کو وصیت	۱۸۳	کیکاؤس کی لشکر کشی اور گرفتاری	۱۷۸	عیسائیت کے تین فرقے
۸۹	بادشاہان فارس کی ترغیب	۱۸۳	کیکاؤس کی رہائی	۱۷۹	مسئلہ تنازع
۱۹۰	دارا نوش بن گتاسپ	۱۸۵	کخیسرو کا افراسیاب پر حملہ	۱۷۹	فارس

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
	عزیز کون ہیں	۱۹۰	ابن اسحاق کی تحقیق اور علامہ شبلی کی تردید	۱۹۰	دارا ابن الامۃ
۱۹۹	سیاطلہ کے ساتھ فیروز کی جنگ اور فیروز کی شکست	۱۹۳	برمز اور مانی زندیق	۱۹۰	ارطخشاہت اور اس کی نسلی بادشاہت
۱۹۹	فیروز کی موت	۱۹۳	بہرام اور مانی زندیق	۱۹۰	چوتھا دارا
۱۹۹	قباد	۱۹۵	زندیق کے معنی	۱۹۰	فارس کے حکمرانوں کے تیسرے طبقے کا ذکر
	قباد کا ابا جیت اختیار کرنا اور اس کی معزولی	۱۹۵	بہرام بن بہرام	۱۹۰	ملوک الطوائف کا تعارف
۱۹۹	قباد اور سیاطلہ کا گٹھ جوڑ اور جاماسب کی شکست	۱۹۵	بہرام کی عبرت ناک توبہ	۱۹۰	اسکندر کی موت اور ملک کی تقسیم
	انوشیرواں کے بادشاہت اور انتظام حکومت	۱۹۵	بہرام بن بہرام بن بہرام - فرسین ہرمز ساہورڈ والا کتاف کا تعارف	۱۹۱	اشک بن دارا کے متعلق طبری کی تحقیق
۱۹۹	”باب الیواب“ نامی ”شہر پناہ“	۱۹۵	ترک اور روم کی ساہور کی حکومت پر نظر	۱۹۱	اشک بن دارا کی شرافت و عظمت
۲۰۰	انوشیرواں کی فتوحات	۱۹۵	عربوں اور فارس کے علاقوں میں لوٹ مار	۱۹۱	اشک بن دارا سے متعلق تیسری روایت
۲۰۰	فتوحات اور علم و ہمت	۱۹۶	ساہور کا عرب قبائل پر حملہ	۱۹۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور اور روم اور یلادش کی جنگ
۲۰۰	ہرمز بن انوشیرواں	۱۹۶	بنوایا دوسے جنگ	۱۹۱	نسر و بن اردوان
۲۰۰	ہرمز کی فتوحات	۱۹۶	بنوایا کا حال	۱۹۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش
	ہرمز کی معزولی اور اس کے بیٹے کی تاج پوشی	۱۹۶	ساہور کی شکست اور ڈوالا کتاف کی وجہ تسبیہ	۱۹۱	فارس کے بادشاہوں کا چوتھا طبقہ
۲۰۱	پرویز	۱۹۶	عمر و بن تمیم اور ساہور	۱۹۲	اردشیر کی فتوحات
۲۰۱	پرویز کے بارے میں دوسری رائے	۱۹۶	روم پر چڑھائی	۱۹۲	ہمدان، آذربائیجان، آرمینیا وغیرہ کی فتح
۲۰۱	قیصر اور پرویز کی نگرانی میں	۱۹۶	الیانوس کی ساہور سے مقابلہ کی تیاری	۱۹۳	ساہور کی فتوحات اور اردشیر کی موت
۲۰۱	پرویز کی موت	۱۹۷	ساہور کی شکست اور فرار	۱۹۳	اردشیر کی خواہش
۲۰۱	قیصر کے خون کا بدلہ	۱۹۷	یوسانوس کا اقتدار		اردشیر کے دور میں عربوں کی حالت اور ان کے گروپ
۲۰۲	ہرقل کی بادشاہت اور کسریٰ پر چڑھائی	۱۹۷	ساہور اور یوسانوس کی مصالحت	۱۹۳	”احلاف“ کا عرب گروہ اور ان کی حکومت
۲۰۲	سہراب کی ہرقل کے مقابلے میں روانگی	۱۹۷	ساہور کی گرفتاری اور فرار	۱۹۳	اسکانیوں کا قتل اور اسکانی عورت سے ساہور کی پیدائش
۲۰۲	پرویز کا ظلم و ستم	۱۹۷	قیصر پر ساہور کا حملہ و فتح	۱۹۳	ساہور کے راز کا انکشاف
۲۰۲	بیٹے کے ہاتھوں بلاست	۱۹۷	اردشیر ثانی اور اس کے بعد کے حکمران	۱۹۳	ساہور کی بادشاہت
۲۰۳	اردشیر اور شہر ایران	۱۹۷	کرمان شاہ کی تخت نشینی اور موت	۱۹۳	ساہور اور اس طرہ
۲۰۳	اردشیر اور شہر ایران کا قتل	۱۹۷	یزدجرد والا شیم کا تعارف، حکومت اور موت	۱۹۳	اساطرون کی بیٹی کی غداری اور ساہور کا قتل
۲۰۳	پرویز کی بیٹی اور بوران کی حکومت	۱۹۸	بہرام بن یزدگرد کا تاج قب اور حکومت	۱۹۳	اساطرون کی بیٹی کی شادی اور قتل
۲۰۳	ارزمیدخت بنت پرویز کی حکومت اور خراسان کے گورنر کا قتل	۱۹۸	ہرمز بن یزدگرد کی حکومت، رفرار اور فیروز بن یزدگرد کی حکومت	۱۹۳	
۲۰۳	ملکہ ارزمیدخت کے بعد کے حالات	۱۹۸	قطب کے دور میں اس کا اہم کردار	۱۹۳	
۲۰۳	یزدگرد	۱۹۸			

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۵	یوس بن غالیش	۲۰۴	یہودی کے مطابق قلوپطرہ کی موت کی روایت	۲۰۴	فرس کے بادشاہوں کا خاتمہ اور مدت
۲۱۵	قیصر کا لقب اور اس کی وجہ تسمیہ	۲۰۴	اغشطش کی فتح اور قلوپطرہ کے ساتھ اس کی موت	۲۰۵	حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے درمیانی مدت
۲۱۶	آغانیوس	۲۰۵	حکومت یونان کا خاتمہ	۲۰۵	یونان روم اور لاطینیوں کا سلسلہ نسب
۲۱۶	اغشطش اور اس کی فتوحات	۲۰۵	ابن عمید کے بقول شاہان اسکندریہ کی تعداد	۲۰۵	اہل یونان کا نسب اور اسکندر کے نسب کا تعین
۲۱۶	حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت	۲۰۵	سیلقوس کے بارے میں ابن عمید کی رائے	۲۰۶	غریقیوں کے پانچ گروہ
۲۱۶	مختلف انبیاء علیہ السلام کے لدوار سے حضرت مسیح علیہ السلام کا قافلہ	۲۰۶	بطلمیوس ابن اسکندر	۲۰۶	غریقی اور لاطینی کی تقسیم
۲۱۶	عیسائیوں کی مخالفت	۲۰۶	طلمائی بطلمیوس کون تھا	۲۰۷	حکومت یونان کی تاریخ
۲۱۷	یعقوب اور یوحنا کا قتل	۲۰۷	بطلمیوس محبت برادر بطلمیوس محبت مادر	۲۰۷	یونان کی تقسیم
۲۱۷	غانیس اور فیڈقس	۲۰۷	ایطخوس اور غائش	۲۰۷	غریقیوں کا علاقہ
۲۱۷	اناجیل اربعہ کی تصنیف	۲۰۸	بطلمیوس محبت پدر	۲۰۷	اغریقش بن یونان
۲۱۷	بیت المقدس کی ویرانی	۲۰۸	ایطخوس اور اٹھاکہ	۲۰۷	یداق بن ہرقل
۲۱۸	یہودیوں کے سات فریقے	۲۰۸	بطلمیوس منفی	۲۰۸	فیلقوس ابن مطریوس
۲۱۸	نیر کی تخت نشینی اور پطرس کا قتل	۲۰۸	قلوپطرہ بنت دیونائش	۲۰۸	اسکندر
۲۱۸	عیسائیوں کا قتل عام اور بیت المقدس سے بے دخلی	۲۰۸	”حائط العجز“ نامی دیوار	۲۰۸	فیلقوس بن آمنہ بن ہرقلش
۲۱۸	بیت المقدس پر حملہ	۲۰۸	روم	۲۰۸	اسکندر کی تخت نشینی اور دارا سے جنگ
۲۱۸	نیرون کی موت	۲۰۹	اہل رومہ کا نسب	۲۰۸	اہل فرس کی جوابی کاروائی کی کوشش
۲۱۸	مسجد اقصیٰ کی تباہی	۲۰۹	فنش بن شطرنش	۲۰۸	ارسطو کی ترکیب
۲۱۸	یہودیوں کی کم بختی	۲۰۹	لاطینی اور اغریقی چشمک	۲۰۹	حکیم ارسطو کا تعارف
۲۱۹	دین عمید کی تحقیق	۲۰۹	برقاش کی حکومت اور روم کی آبادی	۲۰۹	اسکندر کا عروج اور منوت
۲۱۹	عیسائیوں کی واپسی	۲۱۰	جمہوریت کی ابتدا	۲۰۹	بطلمیوس کی حکومت
۲۱۹	طیطش	۲۱۰	جمہوری حکومت کی فتوحات	۲۱۰	بطلمیوس کی فتوحات
۲۱۹	یہود ابن یوسف حواری کی اولاد کی گرفتاری	۲۱۰	رومیوں کے نسب کے بارے میں دوسری تحقیق	۲۱۰	یہودیوں کی رہائی اور عزت افزائی
۲۱۹	یوحنا کی آزادی	۲۱۰	اغنیاس (حاکم افریقہ) اور کتیم	۲۱۰	نظریس اور اس کے بھائی کی حکومت
۲۱۹	عیسائیوں کی آزادی	۲۱۰	شخصی حکومت کا خاتمہ	۲۱۰	اور یہودیوں کا قتل عام
۲۲۰	یہودیوں کی وعدہ شکنی	۲۱۰	ابن کریون اور ہروشیوش کا اختلاف	۲۱۰	روم اور افریقہ میں جنگ
۲۲۰	اندریانوس کی فتوحات	۲۱۰	قیاسرہ (کتیم)	۲۱۰	قبوہ ظر کی حکومت
۲۲۰	یہودیوں کی تباہی	۲۱۰	کتیم کی فتوحات	۲۱۰	اہل رومہ کا اغریقیوں پر حملہ
۲۲۰	بیکل زبرہ کی تعمیر	۲۱۰		۲۱۰	دیونائش کی موت اور قلوپطرہ کی حکومت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۱	ارکادیش کا خاتمہ	۲۲۰	اسلام آنے تک قسطنطنیہ کے ان	۲۲۰	اسکندریہ کے بطریق
۲۳۱	قوط کاروم پر حملہ	۲۲۱	قیصروں کی تاریخ جو عیسائی بن گئے تھے	۲۲۱	انٹونیٹس
۲۳۱	نسطوریہ کی جلاوطنی	۲۲۱	عیسائی قیصر بادشاہ	۲۲۱	عیسائیوں میں بدعتیں
۲۳۲	فارس اور ترک کی جنگیں	۲۲۱	وجہ تسمیہ نصرانی	۲۲۱	اروشیر با بک اور حکیم جالینوس
۲۳۲	قوط کی زرم پر چڑھائی اور صلح	۲۲۱	قیصروں کا سلسلہ نسب	۲۲۱	ہیکل ایلہ کی تعمیر
۲۳۲	عیسائیوں کے فرقے	۲۲۱	روم اور ارموم کا فرق	۲۲۱	نصیبین کا محاصرہ
۲۳۲	پہلار بہان	۲۲۲	قسطنطین	۲۲۲	انٹونیٹس کی موت
۲۳۳	لاؤن صغیر	۲۲۲	اسکندروس کا قتل	۲۲۲	عیسائیوں کی خوشحالی
۲۳۳	بغاوت	۲۲۲	صلیب کی دریافت	۲۲۲	اسکندروس اور سابور کی جنگ
۲۳۳	مذہبی کتابوں میں تبدیلی	۲۲۲	یہودیوں کا قتل عام	۲۲۲	عیسائیوں پر ظلم و جہم اور بطریق کا قتل
۲۳۳	ایلیا اور نشاط	۲۲۲	قسطنطین کی وجہ تسمیہ	۲۲۲	ابوفانیوس اور غزوہ یونان
۲۳۳	سولوس کے کافر ہونے کا فتویٰ	۲۲۲	قسطنطین کے عیسائی ہونے کی وجہ	۲۲۲	عزویار کی فارس سے جنگ
۲۳۳	یشطیانٹس	۲۲۲	قوم کی بغاوت	۲۲۲	قلفس کی موت
۲۳۳	بربر کارومہ پر حملہ	۲۲۲	قسطنطین کا خواب	۲۲۲	اصحاب کہف
۲۳۳	ابولنیاریوس بطریق	۲۲۳	قسطنطین ثانی اور اس کے بعد	۲۲۳	عیسائیوں پر ظلم و ستم
۲۳۳	کسریٰ کارومہ پر حملہ	۲۲۳	یولیاٹس	۲۲۳	اسکندروس کا قتل
۲۳۵	بولیناریوس بطریق سپہ سالار	۲۲۳	یوشانوش	۲۲۳	جالینوس
۲۳۵	فلسطین میں سامرہ کی بغاوت	۲۲۳	عیسائیوں کی خوشحالی	۲۲۳	سابور کی گرفتاری
۲۳۵	طودوشیوش اور فرقہ ملکیت	۲۲۳	یوشانوش کی موت	۲۲۳	قوط کی فتوحات
۲۳۵	طودوشیوش اور یسطیانٹس کی موت	۲۲۳	عیسائیوں کی سختی	۲۲۳	قوط کی شکست
۲۳۵	قیصر یسطونٹس	۲۲۳	بطارقہ	۲۲۳	عیسائیوں کی آزادی
۲۳۵	قیصر طباریش	۲۲۳	والیپیوس اور والیش	۲۲۳	قسطنطین کی پیدائش
۲۳۵	ہرمز کسریٰ کی بے دخلی اور دوبارہ تخت نشینی	۲۲۳	والیش	۲۲۳	عیسائیوں کی تباہی
۲۳۳	دوبارہ معاہدہ	۲۲۳	اغرا دیانوس	۲۲۳	بقلا دیانوش
۲۳۳	موریکش	۲۲۳	پادریوں کی واپسی اور اغرا دیانوس کی	۲۲۳	مصر اور اسکندریہ کی بغاوت
۲۳۳	لشکروں کی روانگی	۲۲۵	موت	۲۲۵	ہلانہ کا قبول عیسائیت
۲۳۳	شام کی تباہی	۲۲۵	تاوداسیوس	۲۲۵	مقیمانوس
۲۳۳	یہودیوں کا قتل عام	۲۲۵	اصحاب کہف کا آنا	۲۲۵	مقیمانوس کی شکست
۲۳۳	گرجوں پر یعقوبیہ کا قبضہ اور قوقاز کی	۲۲۵	گرجوں پر قبضہ	۲۲۵	دیوقاربان
۲۳۳	موت	۲۲۶	کونسل کا دوسرا اجلاس	۲۲۶	بغادیس اور ان کا خاتمہ
۲۳۳	ہرقل	۲۲۶	ولیطانٹس	۲۲۶	دیوقربان کا خاتمہ
۲۳۳		۲۲۶	ارکادیش	۲۲۶	دیوقاربان یا دیوقربان دیانوس

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۵	قدس	۲۳۵	اسکندریہ کے بطریقوں کے حالات	۲۳۷	فارس کی تباہی
۲۵	روم کی تقسیم	۲۳۵	خلفاء اسلام اور قیصروں کی ترتیب	۲۳۸	یہودیوں کی تباہی
۲۵۲	لڑائی اور طریق	۲۳۵	مورق اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ	۲۳۸	مصر پر قبضہ
۲۵۲	قوط (گاتھ) کے گروہ	۲۳۶	نقفور کی وعدہ شکنی اور اطاعت	۲۳۸	تاریخی معلومات
۲۵۲	قرطبہ کی بغاوت	۲۳۶	عموریہ کی فتح	۲۳۸	اسلامی حکومت اور ہرقل کے زمانے
۲۵۲	زرزرق اور عیسائیت	۲۳۶	بطریق ارمینو	۲۳۸	سے عیسائی
۲۵۲	مانیہ، لوری، ریقہ اور زرزرق ثالث	۲۳۶	روم کے بادشاہ	۲۳۸	قیصروں کی حکومت ختم ہونے تک کی تاریخ
۲۵۳	تاریخ عرب قدیم قبائل عرب، ان کے	۲۳۶	دستق قوقاس	۲۳۸	ہرقل اور دعوت اسلام
۲۵۳	انساب، ان کے ممالک اور ان کی مختلف	۲۳۷	دستق اور سیف الدولہ کی جنگ	۲۳۹	ہرقل کا اہل قریش سے مشورہ
۲۵۳	حکومتیں اور ریاستیں	۲۳۷	دستق کی فتوحات	۲۳۹	نبی کریم ﷺ کا دوسرا خط
۲۵۳	عرب بدوؤں کی زندگی	۲۳۷	دستق کا خاتمہ	۲۴۰	شام پر مسلمانوں کا پہلا حملہ
۲۵۳	بدوؤں کا ذریعہ معاش	۲۳۷	شعبیل بن ارماتوس	۲۴۰	دوسرا حملہ
۲۵۳	عراق میں عربوں کی آمد	۲۳۷	وردیس کی گرفتاری اور رہائی	۲۴۰	اسلام دمشق میں
۲۵۳	بخت نصر کا حملہ (عربوں کی آمد کی	۲۳۷	منجوتکین اور شعبیل کی جنگ	۲۴۱	جنگ یرموق
۲۵۳	دوسری روایت)	۲۳۸	روم پر قبضہ	۲۴۱	فتح قسطنطنیہ و بیت المقدس
۲۵۴	انبار اور حیرہ کی آباد کاری	۲۳۸	تھیوڈورا کی حکومت	۲۴۱	صلح نامہ کی تحریر
۲۵۴	انبار کی کاری	۲۳۸	الب ارسلان سلجوقی	۲۴۱	ہرقل کا آخری زمانہ اور اسلامی فتوحات
۲۵۴	حیرہ کی وجہ تسمیہ میں ایک قور	۲۳۹	روم کے پڑوسی	۲۴۲	ہرقل کے بعد
۲۵۴	تیج اور حیرہ	۲۳۹	فرانس کے عیسائی	۲۴۲	قبرص پر حملہ
۲۵۴	حیرہ سے عربوں کا انخلاء	۲۳۹	بنادقہ	۲۴۲	قسطنطینیہ پر حملہ
۲۵۴	بحرین میں عربوں کی آمد	۲۳۹	جلالہ	۲۴۳	حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی شہادت
۲۵۵	عربوں کا اتحاد اور فارس کی افراطفری	۲۳۹	قوط قوم	۲۴۳	طیباروس، اغاثا اور اغسطش کی موت
۲۵۵	عربوں کے عراق پر حملے، دور بنو ارم بن	۲۴۰	المستصر عبیدی	۲۴۳	مسجد اقصیٰ کی توسیع
۲۵۵	سام	۲۵۰	فرانس اور روم کی مخالفت	۲۴۳	سطیہ نوس
۲۵۵	بنو ارم کی شکست	۲۵۰	قسطنطینیہ پر حملہ	۲۴۳	عیسائیوں کے ساتھ برابری
۲۵۵	انبار اور حیرہ میں تیج	۲۵۰	فرانس کا حملہ	۲۴۳	قسطنطین بن لاؤن
۲۵۵	عرب الضاحیہ	۲۵۰	قسطنطینیہ میں قتل عام	۲۴۳	مصر پر حملہ
۲۵۶	بنو ارم کی یمن سے ہجرت	۲۵۱	اندلس میں قوط (گاتھ) قوم کی بادشاہت	۲۴۳	نقفور
۲۵۶	یمن میں باقی عرب قبیلے	۲۵۱	اور ان کی اسلامی دور تک کی تاریخ	۲۴۳	مامون رشید کے حملے
۲۵۶	معد بن عدنان جد امجد رسول اللہ ﷺ	۲۵۱	قوط	۲۴۳	لولوہ کی تسخیر
۲۵۶	معد کی حجاز آمد	۲۵۱	روم پر حملہ	۲۴۳	
۲۵۶	معد بن عدنان کی نسل	۲۵۱	گاتھ اور روم کی صلح	۲۴۵	

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۷۱	ظہور اسلام اور ہمدان	۲۶۳	حضرموت اور جرہم	۲۵۷	تابعہ العرب کی حکومتیں
۲۷۱	ہمدان اور شیعیت	۲۶۳	حضرموت	۲۵۷	قریش یا بنو مضر کی حکومت
۲۷۱	بنو الرزح اور بنو ازد	۲۶۳	حضرموت کی حکومت	۲۵۷	قبائل قحطان وقضاء
۲۷۲	قبیلہ ازد کا تعارف	۲۶۳	بنو خلدون کے نسب کا ذکر	۲۵۷	جذیمہ بن نہد کے کرتوت
۲۷۲	بنو عمرو مزہقیہ	۲۶۳	خلدون اول کا تعارف	۲۵۸	قضا اور نزار کی جنگ اور جذیمہ کا قتل
۲۷۲	سبا اور اس کا بند	۲۶۳	العلاء بن الحضری	۲۵۸	زرقاء بنت زہیر کے اشعار
۲۷۲	بند ٹوٹنے کا خطرہ اور عمرو مزہقیہ	۲۶۳	بنو جرہم	۲۵۸	زرقاء بنت زہیر کی پیشین گوئی
۲۷۲	عمرو مزہقیہ کا خواب	۲۶۵	قضاء	۲۵۹	بنو نزیہ اور ترک
۲۷۲	یمن سے ہجرت کے بعد رہائش	۲۶۵	قضاء اور معد کا نسب ایک نہیں	۲۵۹	پیشین گوئیوں کا پورا ہونا
۲۷۲	”غسان“ نام اختیار کرنا	۲۶۵	قضاء کی شاخیں	۲۵۹	مالک بن زہیر کی سربراہی اور تنوخ پر مصیبتیں
۲۷۳	جھنہ اور ثعلبہ	۲۶۶	اسلم بن الحاف کی اولاد	۲۵۹	عربوں کے انساب
۲۷۳	بجیلہ بنو عربیہ قبیلہ طئی	۲۶۶	بنو عذرہ	۲۶۰	ان کے علاقے اور ان کی حکومتیں
۲۷۴	بنو طئی کے مشہور خاندان	۲۶۶	عمران ابن الحاف کی اولاد	۲۶۰	عدنان کا نسب
۲۷۴	لام اور ذیل بن مارون	۲۶۶	قبیلہ تنوخ	۲۶۰	قحطان کا نسب
۲۷۴	بنو طئی کے سردار	۲۶۶	بنو کنانہ اور اس کے خاندان	۲۶۰	قحطان کے نسب میں دوسرا قول
۲۷۴	ایاس بن قبیصہ کی نسل	۲۶۶	امرؤ القیس شاعر	۲۶۰	قضاء کا نسب
۲۷۴	قبیلہ طئی کی حکومتیں	۲۶۷	بنو عدی	۲۶۰	زہیر کے قول سے دلیل
۲۷۴	قبیلہ مذحج	۲۶۷	بنو جناب	۲۶۰	علامہ سہیلی کا قول
۲۷۴	بنو الحارث	۲۶۷	بنو کلب اور حضرت اسامہ بن زید	۲۶۱	یونانی کتب میں تذکرہ
۲۷۴	بنو الحارث اور بنو افعیٰ کی جنگ	۲۶۷	ابن کلبی کا نام و نسب	۲۶۱	قحطان اور ان کی شاخیں
۲۷۵	نجران کا اقتدار و حکومت	۲۶۸	قضاء کی حکومت	۲۶۱	حمیر اور ان کی شاخیں
۲۷۵	قبیلہ مرہ	۲۶۸	خجیم بن سعد بنی	۲۶۱	زید الجمہور اور اس کی نسل
۲۷۵	ان کے ٹھکانے	۲۶۸	زیاد بن ہولہ کا قتل	۲۶۱	شیعب بن ذی مہدم
۲۷۵	بنو نجم	۲۶۸	تنوخ کے بارے میں ایک رائے	۲۶۱	میشم حراز
۲۷۵	بنو جذام	۲۶۸	کلب بن ویرہ کی حکومت	۲۶۲	خبار اور سحول
۲۷۶	بنو جذام کے ٹھکانے	۲۶۹	قبائل کی وجہ تسمیہ	۲۶۲	امام مالک کا نسب تعلق
۲۷۶	قبیلہ عاملہ	۲۶۹	تنوخ کا نام تنوخ کیوں؟	۲۶۲	اوزاع کا نسب
۲۷۶	قبیلہ کندہ	۲۶۹	غسان کا نام غسان کیوں؟	۲۶۲	بنو یعفر کا آخری حکمران
۲۷۶	کندہ کے قبائل	۲۶۹	کہلان اور ان کی شاخیں	۲۶۲	صفیٰ کی اولاد
۲۷۶	معاویہ بن کندہ	۲۶۹	کہلان یا دشاہوں کا قبیلہ	۲۶۲	تابعہ کے انساب میں الجھاؤ
۲۷۶	معاویہ بن کندہ کے مشہور لوگ	۲۷۰	قضاء کا شجرہ نسب	۲۶۲	ذوین کون ہے؟
۲۷۷	کہلان کا شجرہ نسب	۲۷۱	قبیلہ ہمدان کا تعارف	۲۶۳	

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
۲۸۸	نعمان کا بیوی و اس کا ور	۲۸۳	نعمان بن امرؤ القیس	۲۷۷	حیرہ کے بادشاہوں کا ذکر
۲۸۸	یاس بن نعمان و یاس		نعمان ایک طاقت ور حکمران اور ایک	۲۷۷	آل منذر کی حکومت اور اس کا زوال
۲۸۸	نعمان کی سر کی سے باغ قید اور موت	۲۸۳	زاہد	۲۷۸	ارم بن سام کی اولاد
۲۸۸	ایاس بن قویسہ بن یاس	۲۸۳	منذر بن امرؤ القیس اور بہرام گور	۲۷۸	مالک بن فہم
۲۸۸	زوقاری بنک	۲۸۳	بہرام کی منذر کے یاس و یاسی	۲۷۸	جذیمہ الا برش
۲۸۹	نعمان بن شامہ بنک کا مشورہ	۲۸۲	بہرام کی اقتدار سے دست و کش	۲۷۸	بنو ہران
۲۸۹	یاس بنک کا حکم	۲۸۲	بہرام و یاس بنک اور قاتل	۲۷۸	عمرو بن ظرب
۲۸۹	بہرام و یاس بنک کے قاتل	۲۸۲	ایرانوں کی خاقان سے صلہ و صلہ	۲۷۸	ملکہ زباء
۲۸۹	یاس بنک کا ور و یاس	۲۸۲	ماوراء الانہر پر حملہ	۲۷۸	مالک بن فہم اور زباء کی جنگیں
۲۸۹	نعمان کا ور و آئینہ سے	۲۸۲	طبری اور بہرام کا نسب	۲۷۹	جذیمہ الواضح
۲۸۹	یاس بنک کا ور و یاس	۲۸۲	الحارث کنڈی کا حملہ	۲۷۹	جذیمہ کا ملکہ زباء کے ہاتھوں قتل
۲۸۹	ایاس اور یاس بنک و یاس	۲۸۲	اسود بن منذر	۲۷۹	جذیمہ کی اولوالعزمی
۲۹۰	یاس بنک	۲۸۲	قباذ اور الحارث کی ملاقات	۲۷۹	جزیمہ کی لشکر کشی
۲۹۰	حیرہ کے قتل و ور	۲۸۲	تبع ایران پر حملہ	۲۷۹	ایاس کا قیدیہ اور جذیمہ
۲۹۰	یاس بن سر کی و حیرہ کے معرکہ	۲۸۲	رومہ، چین، ہمسر قند پر قبضہ	۲۸۰	عدی بن نصر
۲۹۰	دور فاروقی اور یزدگرد شاہ ایران	۲۸۲	ابن کلی کی روایت	۲۸۰	عمرو بن عدی کا قصہ
۲۹۰	قابوس کا مسلمانوں کے خلاف بکمر سے	۲۸۲	آخری تبع اور اس کا نام	۲۸۰	ملکہ زباء کے حالات
۲۹۰	دوسری کا معاہدہ اور اس کا قتل	۲۸۲	منذر بن نعمان	۲۸۰	ملکہ زباء کا ارادہ قصاص
۲۹۰	نعمان کی بیوی	۲۸۲	نعمان بن اسود	۲۸۰	ملکہ زباء کا انتقام
۲۹۰	حیرہ کے حکمرانوں کی حکومت و مدت	۲۸۲	منذر بن امرؤ القیس	۲۸۱	عمرو بن عدی کی حکومت
۲۹۰	یاس بنک کا ترتیب	۲۸۲	قابوس کی حکومت	۲۸۱	عمرو قصیر کا ملکہ سے انتقام
۲۹۰	حیرہ کے	۲۸۲	ابو قابوس نعمان بن منذر	۲۸۱	قصیر کا ملکہ زباء کو بے وقوف بنانا
۲۹۱	حیرہ کے بادشاہوں کی ترتیب	۲۸۲	نعمان کا قتل اور اس کا سبب	۲۸۱	سامان کے بجائے یوروں میں سپاہی
۲۹۱	علی جرجانی کا قول اور بادشاہوں کی	۲۸۲	نعمان کی اولاد	۲۸۱	عمرو بن عدی کی اہمیت
۲۹۱	ترتیب	۲۸۲	یاس بن قبیصہ بحیثیت نمران	۲۸۲	جذیمہ اور عدی کے تذکرے کی وجہ
۲۹۱	طبری اور جرجانی کے بیان کا فرق	۲۸۲	عدی کا مشورہ اور نعمان کے لئے کوشش	۲۸۲	ہشام ابن کلی کا قول
۲۹۱	مسعودی کی ترتیب	۲۸۲	کسری کا نعمان کو بادشاہ بنانا	۲۸۲	عراق میں آل نصر کی آمد
۲۹۱	علامہ سیلی کا قول	۲۸۲	عدی بن زید کا قتل	۲۸۲	نعمان بن منذر
۲۹۲	حیرہ کے حکمرانوں کی ابتداء	۲۸۲	عدی بن زید کا قتل	۲۸۲	قصص بن معد کی اولاد
۲۹۲	مؤلف تواریخ الامم کی رائے	۲۸۲	کسری کے اچھی کے قتل پر ناراضگی	۲۸۲	طبری اور ابن اسحاق کے اقوال
۲۹۲	منذر کے بعد حکمرانوں کی ترتیب	۲۸۲	عدی کے قتل پر نعمان کی ندامت	۲۸۲	امرؤ القیس
۲۹۲	از تواریخ الامم	۲۸۲	کسری کی نعمان سے ناراضگی	۲۸۳	عمرو بن امرؤ القیس

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۲	عمر و محرق ثانی کہنے کی وجہ	۲۹۷	”سکون“ اور ”سکاسک“ نامی قبیلے	۳۰۳	قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے حالات
۲۹۳	عدی کی ترغیب اور نعمان کا عیسائی مذہب اختیار کرنا	۲۹۸	ملوک کندہ کا شجرہ نسب	۳۰۳	عمالقہ
۲۹۳	بنو نصر میں بت پرستی سے تائب پہلا شخص	۲۹۸	آل ہفہ یعنی غسان کے حکمران (شام میں)	۳۰۴	حجاز کی شادی اور حارثہ بن ثعلبہ کا قیام
۲۹۳	کندہ کے حکمران	۲۹۸	عمالقہ کی آخری حکمران	۳۰۴	قبیلہ ازد کی آمد
۲۹۳	ان کی ابتدا اور دوسرے حالات	۲۹۸	قبیلہ تنوخ	۳۰۴	یثرب کے یہودی قبائل
۲۹۳	عمر بن تیج	۲۹۹	بنو سلح کے حکمران	۳۰۴	یہودی حضرت موسیٰ مدینہ کی تافرنی
۲۹۳	عبد کلال	۲۹۹	”تنوخ“ سے بعض ماہرین کی مراد	۳۰۴	یہودی مدینہ آمد
۲۹۳	صاحب ”الانانی“ کی رائے	۲۹۹	بنو کھلمان	۳۰۵	مدینہ کے یہودی قبائل
۲۹۳	دیگر مؤرخین کی رائے	۲۹۹	غسان کی وجہ تسمیہ	۳۰۵	بنو ازد کی آمد
۲۹۵	مانی کے قول کے مطابق	۲۹۹	عمر بن عامر کی اولادیں	۳۰۵	اوس اور خزرج کی مذہب بھینر
۲۹۵	نوشیروان ورجیرہ	۳۰۰	غسان کی آمد شام میں	۳۰۵	ابو حبیہ کی مدینہ آمد اور یہودیوں کا قتل
۲۹۵	معد قبائل کی حکومت کی تقسیم	۳۰۰	غسان اور ضحاکمہ کی جنگ	۳۰۰	مالک بن نجہان کے ہاتھوں یہودیوں کا قتل
۲۹۵	جنگ کلاب	۳۰۰	ثعلبہ کے بعد کے حکمران	۳۰۵	یہودیوں کی شریعتوں کا خاتمہ
۲۹۵	شرعیہ کا قتل اور معدی کرب کی موت	۳۰۰	غسان کا پہلا حکمران	۳۰۶	اوس اور خزرج کے خاندان
۲۹۵	حجر بن حارث	۳۰۱	حسان بن سہد کی مدح	۳۰۶	مالک بن اوس کی اولاد کے قبائل
۲۹۵	حجر بن حارث کا قتل	۳۰۱	حارث بن ابی شمر کے بعد	۳۰۶	خزرج کے خاندان
۲۹۵	امرو القیس کا انتقام کا حلف	۳۰۱	حارث بن جبیلہ	۳۰۶	یہودیوں کی عہد شکنی
۲۹۶	شاہ حمیرہ سے مدد کی درخواست	۳۰۱	جنگ حلیمہ	۳۰۷	مالک بن نجہان
۲۹۶	امرو القیس کی شکست اور فرار اور قیصر کے ہاتھوں موت	۳۰۱	دن میں مارے نظر آ گئے	۳۰۷	ابو حبیہ کی چال بازی اور اوس اور خزرج
۲۹۶	جرجانی کا قتل	۳۰۱	جفہ بن منذر	۳۰۷	کاغلبہ
۲۹۶	امرو القیس کا واقعہ غانی کی روایت	۳۰۱	نعمان بن عمرو	۳۰۷	تیج کے بیٹے کا بل یثرب کے ہاتھوں قتل
۲۹۶	سموال کی مدح میں اشعار	۳۰۱	جبلہ بن نعمان اور اس کی اولاد کی حکومت	۳۰۷	تیج کے ساتھ کون ٹرا؟
۲۹۶	سموال کی وفاداری اور عہد کی پاسبانی	۳۰۱	اسہم بن جبیلہ	۳۰۸	جنگ بعاث
۲۹۷	سموال کا نسب نامہ	۳۰۱	حیلہ بن اسہم کا اسلام اور ارتد	۳۰۸	ظہور اسلام
۲۹۷	دارم کے بقول اس کا نسب نامہ	۳۰۲	ارتد کا سبب	۳۰۸	اہل یثرب میں رسول اکرم ﷺ کا چرچا
۲۹۷	کندہ کا تعارف	۳۰۲	جبلہ کا فرار اور قیصر کے پاس پناہ	۳۰۲	قیس بن الاسد کا نبی کریم ﷺ کی حمایت میں قصیدہ
۲۹۷	حجر کے بعد کی تفصیل	۳۰۲	شام کے غسانی حکمرانوں کی تعداد	۳۰۲	نبی کریم ﷺ کی حاجیوں کو دعوت
۲۹۷	کندہ کے بعد بنو جبیلہ کی موت	۳۰۲	غسان کا انجام	۳۰۳	اسلام
۲۹۷	عمر و اور اشعث	۳۰۲	چرکس کا حال		
		۳۰۳	غسان کا شجرہ نسب		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۲۲	بنو حنیفہ کی مشہور جنگ	۳۱۳	قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا تعارف	۳۰۹	یثرب میں اسلام کی آمد
۳۲۲	بنو عجل	۳۱۳	یزید کے دور میں انصار کا کردار	۳۰۹	اہل یثرب کا آپس میں مشورہ
۳۲۲	بنو شیبان	۳۱۳	اوس اور خزرج کی گمشدگی	۳۰۹	بیعت عقبہ اولیٰ
۳۲۲	جساس بن مرہ	۳۱۵	خزرج کا شجرہ نسب، اوس کا شجرہ نسب	۳۰۹	بیعت کے الفاظ
۳۲۲	بنو شیبان کے مشہور لوگ	۳۱۶	بنو عدنان اور ان کے انساب اور قبائل	۳۰۹	وعدہ پورا کرنے پر جنت کی بشارت
۳۲۳	شجرہ نسب بنو قیزار بن اسماعیل رضی اللہ عنہ		عدنان کے نسب کے بارے میں اقوال	۳۰۹	حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی یثرب روانگی
۳۲۳	۱۱۹۱۰ اسماعیل رضی اللہ عنہ قبل مسیح		عدنان اور قیدار کے درمیان پشتوں کی	۳۱۰	حضرت اسید اور قبیلہ عبدالاشہل کا اسلام
۳۲۴	قبائل ربیعہ کا شجرہ	۳۱۶	تعداد	۳۱۰	بیعت عقبہ ثانیہ
۳۲۴	مضر کے قبائل	۳۱۶	قرطبی کا قول	۳۱۰	قریش کا تعاقب
۳۲۴	قبیلہ قیس عیلان	۳۱۶	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تشریح اور اس کا رد	۳۱۰	بیعت قتال
۳۲۴	قبیلہ بنو طرود	۳۱۸	عدنان کی اولادیں	۳۱۰	ہجرت کی ابتدا
۳۲۴	قبیلہ سعد بن قیس	۳۱۸	بخت نصر کی چڑھائی	۳۱۱	ہجرت کرنے والے خاص افراد
۳۲۴	بنو غطفان	۳۱۸	بنو عدنان کے علاقے	۳۱۱	عبداللہ بن ابی بن سلول خزرج کا سردار
۳۲۴	غطفان کی شاخیں بنو اشجع	۳۱۹	تہامہ	۳۱۱	اوس کا سردار ابو عامر بن عبد عمرو
۳۲۴	بنو عیس	۳۱۹	عوالی اور سروات	۳۱۱	رسول اکرم ﷺ کی مدینے آمد
۳۲۴	گھوڑیوں کی جنگ	۳۱۹	بنو عدنان کا خاص علاقہ نجد	۳۱۱	میشاق مدینہ
۳۲۴	بنو عیس کے مشہور لوگ	۳۱۹	عدنان کی شاخیں	۳۱۱	انصار کی جاں نثاری
۳۲۶	ذبیان -	۳۱۹	قبیلہ معد	۳۱۱	یہود کے معاہدہ شکن کر توت
۳۲۶	ابن فزارہ کے خاندان	۳۱۹	قص بن معد کی امارت	۳۱۱	بنو قینقاع اور بنو نضیر
۳۲۶	ابن فزارہ کا وطن	۳۱۹	بنو ایاد کی شاخیں	۳۱۲	بنو قریظہ کا واقعہ
۳۲۶	معن بن معاطن	۳۱۹	بنو نزار کے قبائل	۳۱۲	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ
۳۲۶	بنو مرد	۳۲۰	عبدالقیس	۳۱۲	یہود خیبر کی سرکوبی
۳۲۶	بنو بیاں	۳۲۰	بلاد ہجر کا سرہ کے زمانے میں	۳۱۲	خیبر کا مال غنیمت
۳۲۷	حفصہ بن قیس	۳۲۰	عبدالقیس کا اسلام	۳۱۲	جنگ حنین میں انصار کا امتحان
۳۲۷	بنو سلیم	۳۲۰	عبدالقیس کا ارتداد	۳۱۲	نبی کریم کا انصار سے خطاب
۳۲۷	بنو ثعلبہ	۳۲۰	بنو نمیر	۳۱۳	انصار کی کامیابی اور فضیلت کا انعام
۳۲۷	الشریذ کا خاندان	۳۲۰	بنو وائل	۳۱۳	سقیفہ میں انصار کا اجتماع
۳۲۷	خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہا بن الشریذ	۳۲۰	عمرو بن کلثوم تغلی		رسول اکرم ﷺ کی نصیحت جو مہاجرین
۳۲۷	بنو ہنر	۳۲۱	تغلب کے درمیان چالیس سالہ جنگ	۳۱۳	کی خلافت کی دلیل بنی
۳۲۷	بنو زعبہ	۳۲۱	بکر بن وائل		خزرج کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
۳۲۷	بنو سلیم کی مشہور شاخیں	۳۲۱	نیمامہ کا محل وقوع	۳۱۳	ہاتھ پر بیعت
۳۲۸	بنو عوف	۳۲۱	بنو حنیفہ	۳۱۳	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۳۸	قبیلہ کنانہ	۳۳۳	بنو اسلم	۳۳۸	بنو اسلم
۳۳۸	بنو لیث کے خاندان	۳۳۳	بنو تمیم اور اس کے خاندان	۳۳۸	بنو تمیم کا علاقہ
۳۳۸	بنو سعد اور بنو جندب	۳۳۳	بنو تمیم کا علاقہ	۳۳۸	ہوازن
۳۳۸	بنو بکر کے مشہور خاندان	۳۳۳	تمیم کے خاندان اور مشاہیر	۳۳۸	رسول اکرم ﷺ کا پرورش کنندہ قبیلہ
۳۳۸	بنو خمر بن بکر	۳۳۳	بنو مالک بن عمرو کے مشاہیر	۳۳۸	بنو ثقیف
۳۳۸	بنو غفار	۳۳۳	مالک بن ریب اور اس کا مرثیہ	۳۳۸	بنو بن بن یوسف اور یوسف بن عمر
۳۳۹	بنو عبدمنات کے مشہور قبائل	۳۳۳	بنو حارث بن عمرو اور بنو امرؤ القیس	۳۳۹	قبیلہ ثقیف کے مزید مشاہیر
۳۳۹	بنو عامر اور بنو حارث	۳۳۳	بنو منقر	۳۳۹	بنو ثقیف کا علاقہ
۳۴۰	قبیلہ قریش اور اس کا خاندان	۳۳۳	بنو صریم بن مقاعس	۳۳۹	بنو معاویہ اور اس کا خاندان
۳۴۰	بنو محارب اور اس کے مشہور لوگ	۳۳۳	بنو بہدلہ اور بنو عطار	۳۳۹	بنو جشم
۳۴۰	ابن حارث بن فہر اور اس کے مشاہیر	۳۳۳	جعفر انصاری الناقہ کا قبیلہ	۳۳۹	ہوازن کی دو اور شاخیں
۳۴۰	غالب بن فہر	۳۳۳	بنو حارث الاعرج	۳۳۹	بنو عامر اور اس کی شاخیں
۳۴۱	عامر بن لوئی کا خاندان	۳۳۳	مالک کی اولاد اور خاندان	۳۳۹	بنو نمیر اور سواۃ بن عامر
۳۴۱	نوحیل بن عامر	۳۳۳	یربوع کے بیٹے اور خاندان	۳۳۹	بنو ہلال اور اس کے قبائل
۳۴۱	کعب بن لوئی	۳۳۳	بنو یحیٰ اور ان کے خاندان	۳۳۹	بنو ہلال کے قبائل
۳۴۱	کعب بن لوئی کے خاندان کے مشاہیر	۳۳۳	بنو جاشع	۳۳۹	بنو ہلال کی مزید شاخیں
۳۴۱	بنی عدی بن کعب	۳۳۳	بنو مزینہ	۳۳۹	بنو سراج بنو یحیٰ اور بنو عقبہ کے وطن
۳۴۲	مرہ بن کعب اور تیم بن مرہ	۳۳۳	رباب	۳۳۹	بنو جشم اور بنو فرہ کا سابق وطن
۳۴۲	بنو یقطہ کے خاندان اور مشاہیر	۳۳۳	بنو تمیم کے قبائل کا ذکر	۳۳۹	ربیعہ کے قبائل کا ذکر
۳۴۲	کلاب بن مرہ	۳۳۳	بنو عدی بن عبدمنات	۳۳۹	بنو کلاب اور اس کا خاندان
۳۴۲	نوزہرہ	۳۳۳	بنو ضبہ	۳۳۹	بنو کلاب کا علاقہ
۳۴۲	قصی بن کلاب	۳۳۳	صوف خاندان	۳۳۹	بنو کعب اور اس کے قبائل
۳۴۳	عبدالدار کا خاندان	۳۳۳	مدرکہ بن ایس	۳۳۹	بنو قشیر اور اس کے مشاہیر
۳۴۳	عبدالغزی کا خاندان	۳۳۳	بنو ہذیل	۳۳۹	بنو کعب کے کچھ اور مشہور خاندان
۳۴۳	بہار بن اسود	۳۳۳	ہذیل کی شاخیں اور ان کے مشاہیر	۳۳۹	بنو عبادہ اور بنو عقیل شرف الدولہ
۳۴۳	بہار بن اواد	۳۳۳	ہذیل کے علاقے	۳۳۹	خفجہ بن عمرو
۳۴۳	بنو عبدمناف	۳۳۳	بنو اسد اور اس کے علاقے	۳۳۹	بنو عامر بن عوف
۳۴۳	بنو عبد شمس - عملات اور ان کے مشاہیر	۳۳۳	ابن سعید کا قول	۳۳۹	قیس عیلان کا شجرہ نسب
۳۴۳	بنو امیہ اور اس کے مشاہیر	۳۳۳	بنو اسد کے خاندان	۳۳۹	خندف کے قبائل
۳۴۳	بنو قفل بن عبدمناف	۳۳۳	بنو غنم بن دودان	۳۳۹	بنو خزاعہ
۳۴۳	بنو المطلب	۳۳۸	بنو ثعلبہ بن دودان	۳۳۹	بنی خزاعہ اور قبیلہ کا انتظام
۳۴۵	بنو ہاشم بن عبدمناف	۳۳۸	بنو عمرو قعین	۳۳۹	خزاعہ کے مشہور خاندان

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۵۲	عبدال مطلب	۳۴۹	قصی بن کلاب	۳۳۵	قریش کا نسب نامہ
۳۵۳	عبدال مطلب کا خواب اور ان کی منت	۳۴۹	قصی کی اپنے قبیلے میں واپسی	۳۳۶	مکہ میں قریش کی حکومت
۳۵۳	منت پورا کرنے کی تدبیر	۳۴۹	قصی کی کعبہ کے متولی بننے کی کوشش	۳۳۶	قبیلہ جرہم کی مکہ آمد
۳۵۳	”ابن الذیحسین“ کا مطلب	۳۵۰	علامہ سہیلی کے مطابق اس کی تفصیل	۳۳۶	اہل یمن کی مکہ آمد
۳۵۳	حضرت عبداللہ کی شادی	۳۵۰	طبری کے مطابق واقعہ کی تفصیل	۳۳۶	بنو قظوراء اور قبیلہ جرہم میں اختلاف
	عبداللہ کے واقعات کے بارے میں	۳۵۰	بنو صوفہ	۳۳۶	حضرت اسمعیل علیہ السلام
۳۵۳	واقعی کی رائے	۳۵۰	قصی کا کعبہ کے انتظام پر قبضہ	۳۳۶	بیت اللہ کی تعمیر
۳۵۳	کعبہ میں سونے کا استعمال	۳۵۰	قصی کے حق میں فیصلہ	۳۳۷	حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بعثت
۳۵۳	کعبہ کا غلاف کس نے بنایا	۳۵۰	قصی کا امتیاز	۳۳۷	قیدار کی جانشینی
۳۵۳	زم زم کی غیب سے حفاظت	۳۵۱	قصی کا جانشین عبدالدار	۳۳۷	حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد
۳۵۳	کعبہ میں پہلی مرتبہ غلاف	۳۵۱	عبدالمناف	۳۳۷	نابت بن اسمعیل کی اولاد
۳۵۳	ریشم کا غلاف	۳۵۱	بنو عبدالمناف اور بنو عبدالدار کا اختلاف	۳۳۷	جرہم جاحرم میں فساد
۳۵۳	قبیلہ ثقیف	۳۵۱	جنگ کی تیاری اور صلح	۳۳۷	بنو حارثہ
۳۵۳	بنو ثقیف	۳۵۱	ہاشم		جرہم کو مکہ سے نکالنے والوں کے بارے
	جلد دوم تمام شد	۳۵۱	ثرید کیا ہے؟	۳۳۸	میں ایک دو حراقول
		۳۵۲	سال میں دو مرتبہ سفر کرنے کا دستور	۳۳۸	کعبہ میں بتوں کی آمد
		۳۵۲	عبدال مطلب کی سرداری	۳۳۸	بنو مضر کی کعبہ میں ڈیوٹی
		۳۵۲	ہاشم کا یثرب میں نکاح	۳۳۹	قریش اہلحجاز اور قریش المظواہر
		۳۵۲	عبدال مطلب کی مکہ آمد	۳۳۹	قریش المظواہر اور ضواہی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ علی اللہ و نصلی علی انبیائہ و علی آلہ و احبابہ

تاریخ ابن خلدون

انسابوں کا نسب: یہ بات صحابہ نسب کے اتفاق سے ثابت ہو چکی ہے کہ ابو البشر (انسانوں کے والد) حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اور انہی کی وادی کی سل سے حضرت نوح علیہ السلام تک قیصر عالم اور زمین آباد ہوتی رہی و رضاعت وقت کے تقاضے کے لحاظ سے انبیاء مثلاً شیث علیہ السلام، یس علیہ السلام اور بادشاہ آتے رہے۔ جب لوگوں میں بت پرستی، شرک، کفر اور انجساز سے زیادہ بڑھ گیا تو حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت لا تدر علی الارض من الکافرین دیارا (سورہ نوح) ترجمہ۔ (اب پروردگار زمین پر کسی کافر کے حکم کو مست چھوڑ) سے عالم غیر طوفان آیا اور سوائے اہل کشتی کے بولی جاندار اس جہان کا سے زندہ نہیں بچا۔ چونکہ کشتی والوں نے نہ تو اپنے بعد کوئی اور چھوڑی نہ ان کے اولاد و نسل کا سلسلہ چلا۔ نتیجہ تمام دنیا والے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور حضرت نوح تمام عالم کے ابوالا بشر ثانی ہیں۔ ان کا نسب قریت اور ماہرین انساب کے اتفاق سے نوح بن یام (یا امک) ابن متوش ابن خنوخ یا شایخ (ابن یرو (یا یرو) ابن مہلاط (یا مہلاط) ابن قن (یا قنن) ①۔ ابن نوش ابن شیث ابن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے شیث کے معنی اللہ کے عطیہ کے ہیں ②۔

ابن اسحاق لکھتا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا نام خنوخ تھا لیکن دوسرے ماہرین انساب اس کے مخالف ہیں۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام وہی ہیں جو فن حکمت میں ”ہرمس“ حکیم کے نام سے مشہور ہیں۔ (اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صابی قوم، صابی بن لاکم یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے بھائی کی اولاد میں سے ہیں۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ صابی کا جد مجد متوش ہے) (اللہ اعلم) ان ناموں میں اختلاف اس وجہ سے ہوا کہ اہل عرب نے ان ناموں کو اصل قریت سے یا بے اور یہ بنا ہے کہ اصل قریت کے مخارج تروف اور اہل عرب کے مخارج تروف میں بہت بڑا فرق ہے۔

طوفان نوح: فارس کے ”زند“ پڑھنے والے اور ہند کے ”وید“ جاننے والے طوفان کے واقعے سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن بعض علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ طوفان صرف بابل میں آیا تھا۔ حالانکہ آسمانی کتب اس طوفان کا مذکورہ کی پورے طور سے گواہی دے رہے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کے صرف تین بیٹے سام، حام، یافث کے دنیا کی تمام قومیں یہاں سے پیدا ہوئیں، سام چھوٹے، حام چھوٹے، سام بڑے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد: طبری نے باب الحارثیت مرفوعہ میں ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ سام ابو العرب (عرب کا جد امجد) اور یافث ابو ارم (روم والوں کا جد امجد) حام ابو حبشش و انرج (حبشش اور افریقی نسل کا جد امجد) ہے۔ اور بعض میں یوں مذکور ہے کہ سام عرب اور فارس اور روم اور یافث ترک صفایہ اور یاجوج ماجوج کا اور ”حام“ قبلی، سوڈانی، بربر وغیرہ کا جد امجد ہے۔ اسی طرح ابن مسیب اور وہب ابن منبہ سے روایت کی جاتی ہے۔

بہر حال اگر یہ احادیث صحیح مان لی جائیں تو یہ نسب کا اجماع بیان ہے۔ محققین انساب نے جو انساب کی شائیں ذکر کی ہیں ان کے لیے کوئی صحیح

① شعبی کی عرائس المجالس ص ۲۶، تاریخ طبری اور مروج الذهب میں قنن کی بجائے ”قنن“ تحریر ہے۔

② تاریخ کامل ابن اثیر جلد: ۵۸: ۵۸ پر شیث کا مطلب حبہ اللہ (اللہ کا تحفہ) تحریر ہے۔

نقل ہونی چاہئے۔ طبری نے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا کنعان ❶ ہے، جسے عرب یام کہتے ہیں۔ وہ طوفان میں ہلاک ہوا اور دوسرا بیٹا عابر طوفان سے پہلے انتقال کر چکا تھا۔ ہشام نے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا اور تھا جس کا نام یونا تھا۔

جس بات پر تمام علماء تاریخ نے اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ سلسلہ توالدہ تاسل انہی تین بیٹوں حام، سام، یافث سے چلا اور یہی ابوالبشر ثانی نوح علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سارے عالم کے مورث اعلیٰ ہیں۔

سام بن نوح کی اولاد و نسل:..... سام بن نوح کی اولاد میں سے عرب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد ہے۔ ابن اسحاق نے نقل کیا ہے کہ ان کے پانچ بیٹے ارغشذ، لاوڈ، ارم، اشوڈ اور غلیم تھے۔ گو اولاد لاوڈ ابن سام کا تو ریت میں کچھ ذکر نہیں ہے لیکن ابن اسحاق نے لکھا ہے لاوڈ سے طسم، عملیق، جرجان، فارس نامی چار بیٹے پیدا ہوئے۔ عملیق سے جاسم کا گروہ ہے جن میں سے فراعنہ مصر، کنعانین، براہرہ شام بنی لف، بنی ہزال، بنی مطر، بنی ارزق، بدیل، راحل، ظفار ہیں۔ ارم بن سام کے چھ بیٹے عیلیل، عبدحکم، عوض کاثر، ماش (یا شیخ) اور حول نامی تھے۔ عاد بن عوض سرزمین احناف میں حضرموت کے گرد و نواح میں رہتا تھا۔ کاثر کی اولاد سے ثمود، جدیس، جرموق ہیں۔ ثمود کا مسکن شام و حجاز کے درمیان مقام حجر تھا۔ طبری روایت کرتا ہے کہ عاد، ثمود، عیلیل، طسم، جدیس، امیم، عملیق کو اللہ تعالیٰ نے زبان عربی سکھائی تھی۔ یہی لوگ عرب عابرہ کہلاتے تھے۔ اور کبھی یقطن کو بھی عرب عابرہ شمار کیا جاتا تھا۔ اور عرب عابرہ کو عرب بادیہ بھی کہتے تھے لیکن ان کا وجود اب کہیں نہیں پایا جاتا دوسب سے سب ختم ہو گئے۔

ہشام ابن محمد ❷ کا یہ خیال ہے کہ نبطی، نبط بن ماش بن ارم کی اولاد سے اور ”سریان“ بنی سریان بن نہط سے ہیں۔ سریان بن نہط سے ہیں۔

اشوڈ بن سام اور ارغشذ بن سام:..... اشوڈ بن سام کے چار بیٹے ایران، نہط، جرموق، ہاسل ہیں۔ ایران سے فارس، کرد اور خرز۔ نہط سے نہیط اور سریان۔ جرموق سے جرمقہ اور اہل موصل۔ ہاسل سے اہل ویلم اور اہل جبال ہیں۔ (ابن سعید نے اسی طرح روایت کیا ہے) غلیم بن سام کے بیٹے فارس اور لاوڈ ہیں۔ اور لاوڈ کے تین بیٹے طسم، امیم، عملیق مشہور ہیں۔

ارغشذ بن سام یہ وہی بزرگ ہیں جسے دنیا میں یہ شرف حاصل ہوا کہ اس کی نسل میں انبیاء کرام اور رسل عظام پیدا ہوئے۔ اس کے خاندان میں جس طرح نبوت کا سلسلہ نسل بعد نسل چلتا نظر آتا ہے اسی طرح سلطنت نے بھی اس کا ساتھ دیا اس کی پشت سے شاخ اور شاخ کی پشت سے عابر پیدا ہوا۔ عابر کے درجے تھے ایک فالغ اور دوسرا یقطن۔ محققین انساب کے نزدیک اسی کو قحطان کہتے ہیں کیونکہ عرب نے لفظ ”یقطن“ کو عربی کر کے قحطان بنا لیا ہے۔ فالغ سے ابراہیم اور ان کی نسلیں ہیں جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔ اور یقطن سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں تو ریت میں ان میں سے تین مراود، معربہ، مضاض کا ذکر ہے حالانکہ جرم، حضور، سالف، حضرموت، یاراج، اوزال، وفلا، عوثال، انیماتیل، ابو فیر، جوبل، یوفاف اسی یقطن ابن سام کی نسل سے ہیں، حضور اور سالف اہل سلفات کے مورث اعلیٰ ہیں اور سبا یمن و حمیر و تباہ کے ابو قیر ہندو سندھ کا جد اعلیٰ ہے (شجر نسب بنی سام)۔

یافث کی اولاد:..... یافث ابن نوح کی اولاد میں سے بائناق انساب اہل یان ترک، چین، صقالیہ ترک، یاجوج ماجوج ہیں۔ اور یاجوج و ماجوج کے بارے میں کچھ اختلاف ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جائے گا۔ یافث کے سات بیٹے کومر، یوان، مانوغ، قظویال، ملخ، ماڈاتے، طیراش تھے۔ جیسا کہ توریب میں ہے اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہے۔ اسرائیلیات کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ”تو عزما ابن ترک ابن کومر“ اشبان ابن ترک“ سے

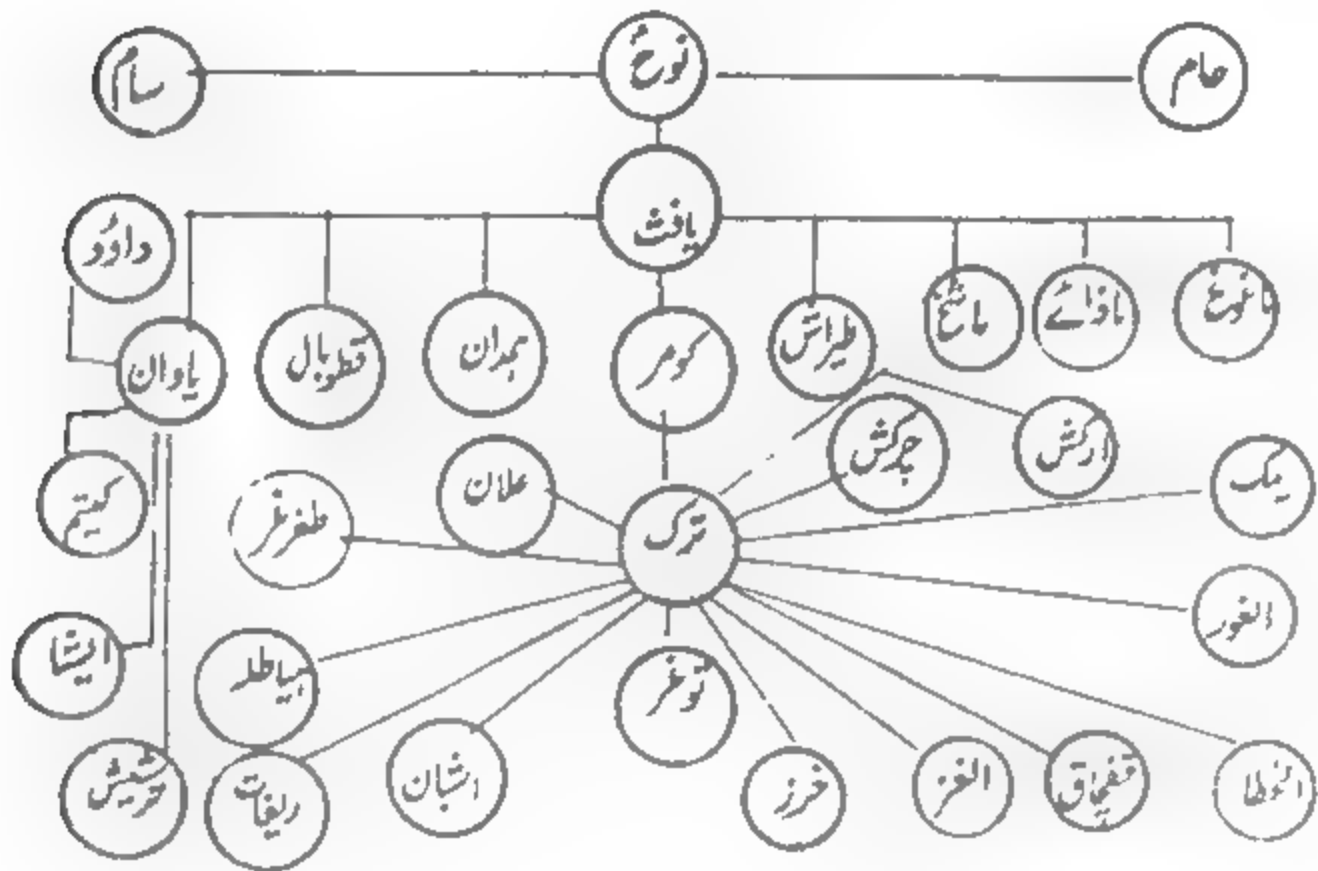
❶ کنعان کا ذکر توریت میں یونہی آیا ہے اور قرآن میں اس کا نام تو نہیں آیا ہے لیکن اس کے واقعات جو نوح کے ساتھ پیش آئے تھے وہ مذکور ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہی کنعان ہے کیونکہ کنعان کے علاوہ نوح کا کوئی بیٹا غرق طوفان نہیں ہوا اور یہ ان کا اصلی بیٹا تھا۔ قرآن میں اس پر ابن کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے اور عرب ”ابن“ صلبی بیٹے کو کہتے ہیں نہ کہ ربیب کو۔

❷ ہشام بن محمد بن سائب الکلی مؤرخ، علم الانساب کا ماہر، مصنف کتاب الجہرۃ فی النسب۔ بہت بڑے حافظ اور علامہ تھے۔ البتہ ان کی مروی احادیث قبول نہیں کی جاتیں۔ کیونکہ ان کا میلان رفض کی طرف تھا۔ ۲۰۳ میں وفات پائی۔ دیکھیں شذرات الذہب (جلد نمبر ۲، صفحہ ۱۳)۔

طغر غزو غیہ و۔ صغر غزتا تازیوں کا اور سلوکیوں کا اور بیاضہ خلیجوں کا اور ریفات فرنجی کا اور ترکمان کا مورث علی ہے۔ لیکن بعض مہاجرین کی تحریروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکمان اور اہل قزوین سے "مین یاہان ابن یافث" (جس کو یونان بھی کہتے ہیں) چار بیٹے داؤد بن ایسا، میتمر، ترشیش پیدا ہوئے، میتمر کو سہ نسب ابو ارمہ (روم کا باپ) اور ترشیش کو اہل طرطوس کا مورث علی بتاتے ہیں۔ درہم خوگ ابن یافث کے بارے میں عام طور سے یہ مشہور ہے کہ یا جوج اسی کی اولاد میں سے ہیں۔ اہر و شیوش ۱۰ مورث روم کے قوط اور یھین کو بھی "خوگ" کی اولاد قرار دیا ہے قوطوں بن یافث کی والدہ بھی خوب نسلی ترقیاں کیں اس کی نسل مشرق میں اہل چین اور مغرب میں امان (جرمن) والے ہیں۔ بعض دوسروں نے فریقہ میں بربروں اور فرنجی کو بھی قوطوں بن یافث سے شمار کیا ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اہل اندلس بھی اسی کی نسل سے ورنہ سے پائے ہیں۔

ہاں ابن یافث کی طرف اہل خراسان کیا جاتا ہے۔ اور ہذا کے ابن یافث سے صرف ایک بیٹا میثم بن علی بن یافث میں بیان ہے ہیں پیدا ہوئے اور حیرا اش ابن یافث سے ایک بیٹا فارس پیدا ہوا۔ اسرائیلیں کے خیال میں طیارش کی اولاد خراسان میں دولت و حکومت کی مالک تھی لیکن ابن کعب نے قبضہ اقتدار سے حکومت کی باگ ڈور ختم ہو گئی۔

شجرہ نسب بنی یافث



۱۰ اس کا پورا نام "یاسیوں" ہے۔ قدیم یاسمین کے شادروں میں سے ایک ہے۔ پانچویں صدی مسوی میں افاغ پائی۔ یہاں سے "مستحبیہ" جٹ لڑکھی "علامہ طبری صفحہ نمبر ۶۱"

کے بعد وہ نبوت سے سرفراز کئے گئے۔ یہ پہلے نبی ہیں کہ ان کی شریعت نے حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ کیا۔ ان کی دُعا سے کفر و محمدین مذاب الہی میں گرفتار ہوئے۔ سب سے پہلے آپ ہی نے نماز کے اوقات حکم خداوندی کے مطابق مقرر فرمائے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا چہرہ نرم اور سر بڑا طول کی جانب مائل تھا آنکھیں بڑی بڑی، بازوؤں پر گوشت پٹن لیاں پتلی، رانیں موٹی تھیں، ماشاء اللہ جیسی آپ کی داڑھی بڑی تھی ویسے ہی قد و قامت بھی موزوں تھا مزاج میں غصہ تھا پچاس برس کی عمر میں بنی بنے۔ نو سو پچاس برس تک وعظ و پند کرتے رہے لیکن بد نصیب قوم نے گمراہی، کفر و الحاد کو نہ چھوڑا۔

طوفان نوح علیہ السلام:۔۔۔ آخر الذکر آپ کی بددعا ہے جس وقت آپ کی عمر چھ سو برس سے متجاوز ہو کر دوسرے مہینے کے سترہ دن کی ہو گئی تھی یک عالمگیر طوفان آیا جس سے کفار ہلاک ہوئے اور مومنین نے نجات پائی۔

طوفان کے واقعات کو ہم شہرت کی وجہ سے ذکر نہیں کر رہے ہاں البتہ اتنا لکھ دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ پانی کا یہ طوفان یک سو پچاس دن تک رہا۔ دسویں رجب کو کشتی جس پر حضرت نوح علیہ السلام اپنے اہل و عیال اور چالیس آدمیوں کے ساتھ سوار تھے، جبل جودی (جودی کے پہاڑ) پر جو کہ سرزمین جزیرہ میں ہے رک گئی اور دسویں محرم کو کشتی سے اتر کر قریہ قرودی میں رہائش پذیر ہوئے اس کا نام سوق ثمانین رکھا اس وجہ سے کہ اس وقت دو قریہ انھی اسی گھروں سے آباد کیا گیا تھا جو اس وقت تک اسی نام سے مشہور ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی درمیانی مدت:۔۔۔۔۔ الغرض کشتی سے اتر کر قیام پذیر ہونے کے بعد آپ نے وراہل کشتی نے حکم خداوندی کے مطابق قربانی کی اور جب رمضان کا مہینہ آیا تو آپ نے روزے رکھے اور طوفان کے بعد تین سو پچاس سال تک زندہ رہے اس حسب سے آپ کی عمر پورے ایک ہزار سال کی ہوئی جیسا کہ کلام مجید فرقان حمید کی اس آیت کریمہ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اَلَا خَمْسِيْنَ عَامًا (العنکبوت) (نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ایک ہزار سال رہے پچاس برس علاوہ۔ یعنی نو سو پچاس برس نبوت کے بعد اور پچاس برس نبوت سے پہلے) سے ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے وقت سے غرق ارض (یعنی طوفان) تک دو ہزار دو سو بیالیس سال بنتے ہیں (واللہ اعلم)۔

ترجمہ ابن خلدون کا اسلوب:۔۔۔۔۔ یہ ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ ہم محض لفظی ترجمہ نہیں کریں گے اور نہ ہی اختلافات سے کچھ بحث کریں گے لیکن کسی تاریخی واقعے کو ترک بھی نہیں کریں گے اکثر مقامات پر ہم اپنے مشہور مؤرخ ابن خلدون کی عبارت کی پابندی بھی نہیں کریں گے۔ لیکن اس سے مطلب اور عبارت بے ربط نہیں ہوگی، جس سے فن تاریخ کے قدردانوں کی دلچسپی میں کمی واقع ہو۔ اب ہم ان تمام باتوں سے قطع نظر کر کے جن کا نفس تاریخ سے کچھ تعلق نہیں اور نہ اس آپ کو دلچسپی ہو سکتی ہے عرب (جو کہ ہم لوگوں کے اباؤ اجداد کا اصلی مسکن ہے۔ جس کے نام پر ہر مسلمان جان فدا کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اور جہاں ہمارے ہادی برحق سید الانبیاء ﷺ مبعوث ہوئے تھے) کے حالات اسی طرح تحریر کریں گے جس طرح ہمارے مشہور مؤرخ نے اس کتاب میں اس کے تمام حالات کا نقشہ کھینچا ہے۔

عرب کے حالات

عرب کا حدود اور بعث:۔۔۔۔۔ عرب ① کے حدود اور بعث (چاروں حدیں) جہاں کہ بنی سام، بنی حام، سے لڑ بھڑ کر بابل سے آنے والے ہیں۔ یوں بیان کی جاتی ہے کہ اس جزیرہ نما عرب کو مغرب کی طرف سے آبنائے باب المندب و بحر احمر (جس کے دوسری طرف افریقہ ہے) اور پورب اور خلیج فارس اور آخر سے فلسطین و ملک شام اور دکن سے بحر عرب گھیرے ہوئے ہے۔

عربوں کے چار طبقے:۔۔۔۔۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عرب کو چار طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے گروہ کو عرب عارب کہتے ہیں۔ بمعنی

① پہلے یہ ملک بوسیدہ خاکناے سوز گوشہ شمال و مغرب میں براعظم افریقہ سے ملا ہوا تھا لیکن نہر سوز کے کھد جانے کی وجہ سے یہ اس سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس کی سترہ سو میل اور قریب دس لاکھ مربع میل ہے۔ اب باشندوں کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ بتائی جاتی ہے جس سے فی مربع میل بارہ آدمیوں کی آباد کاری ہوئی۔

ساختم فی عروبة کما بقال لیل اُلّیل صوم صائم او بمعنی الفاعلة للعروبة والمبتدعة لها (یعنی اس گروہ کو عرب عرب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس گروہ پر عرب عاربہ کا اطلاق ہوا کہ یہی گروہ عربیت کا بنانے والا اور موجد ہے)۔ اور کبھی اس گروہ کو عرب بادیہ (بمعنی ہاکندہ) سے بھی یاد کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ دنیا میں کوئی شخص بھی ان کی نسل کا باقی نہیں رہا۔

عرب کی وجہ تسمیہ: اب باقی رہی یہ بات کہ عرب کو عرب کیوں کہتے ہیں۔ اگر عرب کے بجائے اس کا کوئی دوسرا نام رکھتے تو کیا حرج تھا۔ اس کی وجہ علامہ نیز دوسرے مؤرخین نے یہ ظاہر کی ہے کہ یہ لوگ اپنے معاصرین میں بیان، فصاحت و بلاغت، کلام، اور عمدہ گفتگو میں مشہور عالم تھے اور ظاہراً قیاس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نکتہ یہ وجہ ظاہر ہونے کے بعد پیدا ہوا۔

عرب عاربہ کا تعارف: بہر یہ گروہ جس کو عرب عاربہ کہتے ہیں، ان کی بہت سی شاخیں ہیں۔ ان میں سے عبیل، جدیس، عبدخم، عاداولی، شمور، علقہ، طسم، امیم، جرہم، حضرموت ہیں۔ یہ اور عرب عاربہ سے جو لوگ بھی ان کی طرف منسوب ہوتے ہیں وہ سب کے سب لاؤذ ابن سام ابن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔

اس گروہ نے اپنے رہنے کے لیے نہ تو مکان بنائے تھے اور نہ بارہ مہینے کسی ایک مقام پر قیام کیا تھا۔ اگر آج ان کا مصلحت وقت کے تقاضے سے کسی صاف میدان میں قیام ہے تو کل بکریوں، اونٹوں، کے خیال سے ہرے بھرے میدانوں میں ہوگا۔ کھانے پینے کے بھی زیادہ محتاج نہ تھے کہ خواہ مخواہ رزق کی تلاش میں گھومتے پھرتے۔ وہ ہمیشہ اونٹوں، بکریوں کے دودھ اور گوشت سے اپنا پیٹ بھرتے تھے۔ کبھی جنگلی میوؤں اور صحرائی پھلوں سے بھی اپنے وسیع دسترخوان کو زینت دیتے تھے۔ غرضیکہ مصلحت وقت اور ان کی ضرورتوں نے انہیں اقلیم ثالث میں بحر محیط کے درمیان مگر ب سے اقصائے یمن تک اور مشرق میں حدود ہند تک رکھا اس گروہ میں بھی حسب ضرورت اور اللہ کی مرضی سے انبیاء کرام مبعوث ہوئے تھے۔ جیسا کہ ہم آئندہ تفصیل سے بیان کریں گے۔

عرب مستعربہ کا تعارف: دوسرا گروہ عرب مستعربہ کہلاتا ہے۔ یہ گروہ جیسا کہ عرب عاربہ سے نسبتاً قریب ہے۔ ویسا ہی زمانے کے اعتبار سے بھی اسے اس سے قرب حاصل ہے۔ اس گروہ نے بھی بہت ترقی کی۔ دولت، حکومت، عزت نے بھی مدتوں اس گروہ کا ساتھ دیا۔ حیر اور کہلان اسی گروہ کے مشہور خاندانوں میں سے ہیں۔ یہی وہ گروہ ہے جس نے عرب کے پہلے طبقہ (یعنی عاربہ) پر غالب آکر ان کی حکومت اور دولت کا نام صفحہ ہستی سے ایسا مٹا دیا کہ حشر تک نام کے سوا ان کا نشان کہیں ڈھونڈنے سے بھی نمل سکے گا۔

قبیلہ جرہم کا تعارف: جرہم ۱ اسی دوسرے طبقے میں شمار کیا جاتا ہے جس میں آنے والے طبقہ ثالث کے مورث اعلیٰ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے پرورش پائی تھی اور انہی سے عربی زبان سکھی گئی اور انہی حجازیوں کی طرف مبعوث بھی ہوئے۔ ان کا مسکن اور ٹھکانہ سرزمین یمن تھا۔ یمن حدود جزیرہ نما عرب سے باہر نہیں ہے۔ بلکہ اسی جزیرہ نما کا یہ بھی ٹکڑا اور حجاز کی جنوب میں ہے۔ یہ لوگ اپنے ہر بادشاہ کو تیج ۲ کہتے تھے۔ کلام ربانی میں بھی اس قوم کا ذکر آیا ہے۔ قحطان و گیرہ اور تمام وہ لوگ جو کہ عرب تابعہ میں سے ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں سب کے سب براہین شاخ ابن ارفخشذ ابن سام ابن نوح علیہ علی نبینا الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جرہم جو کہ عرب عربہ کی نسل سے تھا وہ زمانہ عاداولیٰ میں تھا۔ اور یہ جرہم قحطان ابن عاربہ کا بیٹا ہے۔ علماء نسب نے اسے یمن کے عربوں سے شمار کیا ہے۔ عرب ابن قحطان نے اسے گورنر حجاز مقرر کیا تھا۔

۲۔ تیج، تاپریش، باپرشدید اور زبر۔ کام مجید کے چھ بیویوں پارہ سورہ قاف کے پہلے رکوع کی اس آیت میں مذکور ہے۔ کنیت قبلہم قوم نوح واصحاب الرس و لعمود و عباد فرعون و احوان لوط، واصحاب الایکۃ و قوم تیج کل کذب الرسل فحق وعید (سورہ ق: ۱۲-۱۳) یعنی تمہاری قوم سے پہلے اے محمد ﷺ جھٹلا چکی نوح کی قوم نوح کو، اور اہل رس اپنے نبی (خطلہ بن صفوان یا کسی اور نبی کو) اور عمرو صالح کو، عاد و ہود کو اور فرعون موسیٰ کو اور لوط کے بھائی یعنی قوم لوط کو اور اہل ایکہ یعنی بن کے بنے والے معیبت کو اور تیج کی قوم اور تیج کو ان سب نے جھٹلایا یا رسولوں کو جیسا کہ جھٹلایا تم کو تمہاری قوم قریش نے۔ چنانچہ واجب ہوا ان پر نازل عذاب مفسرین رحمہم اللہ نے تحریر کیا ہے کہ تیج یمن میں ایک بادشاہ تھری تھا جس کا نام اسعد بن ملکی کرب تھا اور اس کی کنیت ابو کرب تھی۔ یہ ایمان لایا اور اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا لیکن قوم نے اس بھی جھٹلایا۔

عرب متابعہ کا تعریف: ... تیسرے طبقہ کا نام عرب متابعہ ہے اس کے مورث اعلیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام توجہ جزیرہ نم عرب کے رہنے والے تھے۔ ورنہ ان کی زبان عربی تھی۔ ان کو ان کی والدہ باجرہ علیہا السلام کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حکم اور سارہ علیہا السلام کی خواہش پر مکہ معظمہ میں چھوڑ آئے تھے۔ آپ نے بنی جرم میں (جس کا ذکر اجمالاً عرب مستعربہ میں ہو چکا ہے) پورورش پائی۔ آپ نے انہی سے عربی زبان سیکھی۔ اسی خاندان میں آپ کی شادی ہوئی۔ اسی سرزمین میں آپ کی آئندہ نسلوں نے نمایاں ترقی کی۔ یہ تیسرا طبقہ جس کا نسب میں فاتح ابن عمر ابن شالح ابن ارشد ابن عامر ابن نوح علیہ السلام سے تعلق ہے کیونکہ طبقہ ثانیہ والے یعنی عرب مستعربہ سے زمانہ نسب کے اعتبار سے بہت ہی قریب ہے۔ کیونکہ طبقہ ثانیہ والے یعنی عرب مستعربہ سے زمانہ نسب کے اعتبار سے بہت ہی قریب ہے۔ کیونکہ طبقہ ثانیہ والے عامر ابن شالح کی اوراد میں سے ہیں۔ اور طبقہ ثالثہ والے فاتح ابن عامر ابن شالح کی نسل میں سے ہیں۔

عرب مستعربہ: چونکہ طبقہ جو کہ درحقیقت طبقہ ثالثہ کی اولاد اور نسل میں سے ہے، عرب مستعربہ کہلاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ظاہر کی جاتی ہے کہ جب اس ملک کا مہم جوئی نے عرب کو شرک والحاد کی تاریکی سے نکال کر ایک نئے طرز کی دولت و حکومت کی بنیاد ڈالی اور اس طبقہ رابعہ کی ترقی کرنے والوں نے مشرق و مغرب تک پھیل کر اپنی کامیابی کے جھنڈے بڑے بڑے شاندار ممالک کے بلند میناروں پر اڑائے اور جموں کی مخالفت و میل جوہر ان کی زبان کو جو اصل مادری زبان کے قائم مقام ہو گئی تھی ایسا کچھ متغیر و تبدل کر دیا کہ بظاہر بالکل مخالف ہو گئی، اس وقت اس چوتھے طبقے کو موجودہ ورتندہ نسوں کو عرب مستعربہ سے تعبیر کیا گیا۔ لیکن ایک بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ عرب علی العموم اب تک ہر اس شخص کو جو کہ جزیرہ نم عرب کا رہنے والا نہ ہو سکتا ہے کہتے ہیں۔ اور عرب تاریخی حالات کے اعتبار سے چار طبقوں میں تقسیم ہیں ورنہ زبان کے اعتبار سے عرب کے دو ہی طبقے مشہور ہیں ایک عرب خارجہ و دوسرا عرب مستعربہ۔

ترتیب کتاب: ... پہلے ہم طبقہ اولیٰ یعنی عرب خارجہ کے نسب اور ان کی دولت و حکومت کے حالات بیان کریں گے اس کے بعد طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ بنی تمیم بن سبا کے انساب اور ان کے بادشاہوں (تابعہ) کی حکومت و دولت کا تذکرہ لکھ کر ان کے معاصرین، سریانیوں، بابلیوں کے حکمرانوں سریانیوں، وٹوک، موصل، وینوی و قبط ملک مصر و بنی اسرائیل، عصابہ، فارس، دولت یونان و اسکندریہ، رومی قیصروں کے حالات و انساب لکھیں گے، سب سے پہلے قضاعہ کے انساب اور ان کی حکومت جو کہ آل نعمان کی ہیرہ عراق میں تھی۔ اور ان کے مخالفین کندہ کے حکمرانوں بنی مجر آکل للرارہ کے شام میں، بنی جفہ کی بلقار میں اور اس خزر ج کی مدینہ منورہ میں تھیں لکھیں گے۔ اس کے بعد بنو عدنان انساب اور ان کی حکومت کا حار جو مکہ میں قریش بنو نبوت و ہجرت کی وجہ سے مرحمت فرمائی ہے۔ اتنا لکھنے کے بعد خلفاء اربعہ کے حالات اور ان کے زمانے میں ارتداد و فتوحات و فتن کے تذکرہ تحریر کریں گے۔

پھر خلفائے سد م بنی امیہ، عباسیہ، علویہ، پھر دولت عبیدہ اسماعیلیہ کا جو کہ قیروان و مصر میں تھی۔ پھر حکومت قرملط کا جو کہ بحرین میں تھی۔ پھر بنو تین، ویم کے دعوات کا علویہ کی اس حکومت کا بیٹا ہوگا جو کہ حجاز میں تھی۔ پھر ان بنو امیہ کے بارے میں لکھیں گے۔ جو اندلس میں بنو عباس کے مخالف تھے۔ پھر مستبدین دعوت عباسیہ یعنی ابن اغلب کا جو کہ افریقہ میں تھے اور بنی حمدان کا جو کہ شام میں تھے۔ اور بنی مقلد کا جو کہ موصل میں تھے۔ اور بنی صالح بن کذب کا جو کہ حلب میں تھے۔ اور بنی مروان کا جو کہ ویاہر میں تھے۔ اور بنی اسد کا جو کہ حلب میں تھے۔ اور بنی زیاد کا جو کہ یمن میں تھے۔ اور بنی ہمدان کا جو کہ اندلس میں تھے۔ تذکرہ کریں گے۔

یہ سب لکھنے کے بعد ہم قاضیین دعوت عبیدہ یعنی صلیبیوں کے جو کہ یمن میں تھے اور بنی ابی الحسن کلبی کے حالات جو کہ صقلیہ اور اطراف مغرب میں تھے۔ انھیں ان دعوں کے حالات لکھیں گے جو دولت عباسیہ کی دعوت عجم میں دے رہے تھے یعنی بنی طولون مصر میں اور بنی طنج و بنی صفر فارس و آذربائیجان میں اور بنی سامان ماوراء النہر اور بنی سبکتگین غزنہ و خراسان میں اور گوریہ غزنہ و ہند میں اور کروسی بنی حسویہ خراسان میں، ان سب کے حالات لکھیں گے، اس کے بعد ان اسلامی حکومتوں کا حال تحریر کریں گے جو مملکت عرب کے بعد بڑی سلطنتوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ یعنی ویلم سے بنی بویہ اور بنو ہاشم، بنو ہاشم کے تبعین "بنی طغلیکین" شام میں اور "قطلمش" بلاد روم میں اور "بنی خوارزم شاہ" بلاد عجم اور ماوراء النہر میں اور "بنی سقمان"

انہیں اور یا قوت اور زبرد کے دروازے تھے اور اس کا قصہ اس طرح بیان کیا کہ شداو بن عادیہ سے ایک دن اس زمانے کے نبی نے جنت کی تعریف کر کے کہا کہ اگر قوت پر حق چھوڑ کر حق پرستی اختیار کرے گا تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تجھے جنت دے گا۔ شداو نے کہا کہ میں خود ایسی جنت بنا سکتا ہوں، مجھے تیرے امتدادی جنت کی ضرورت نہیں۔ شداو نے یہ کہہ کر صحرائے عدن میں شہر ارم بنایا۔ علامہ ابن سعید نے یحییٰ سے روایت کی ہے کہ باغ ارم کا بانی ارم بن شداو ابن عادیہ اکبر ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ صحرائے عدن میں نہ تو کوئی شہر ہے اور نہ ارم نام کا کوئی باغ ہے یہ سب بے اصل اور خرافات قصبے ہیں اور ضعیف مفسرین کی من مانی اور دل بداد باتیں ہیں اور ارم جو کہ قول باری ارم ذات الاعماد (سورہ فجر) میں مذکور ہے اس سے قبیلہ مراد ہے نہ کہ شہر اور باغ۔

علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ عوص کی حکومت تین سو سال تک رہی، اس کے بعد علامہ ابن عوص حکمران بنا اور جبرہ بن ابن سعد بن عادیہ انہیں میں سے ایک بادشاہ تھا جس نے شہر دمشق و تحت و تاراج کیا اور سنگ مرمر اور قیمتی پتھروں سے ایک مکان بنوایا تھا جس کا نام اس نے ارم رکھا تھا۔ دمشق کے در و دروازوں پر اس کا اب تک وجود پایا جاتا ہے، اس کو باب جبرہ بن عوص کہتے ہیں، کتاب الاغانی کے صوت اول سے کسی شعر میں اس کا ذکر کیا ہے مورخ ابن مسعود نے بھی تاریخ دمشق میں جبرہ بن عادیہ کو ذکر کیا ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ جبرہ بن عادیہ کا ایک بھائی یزید تھا جس کے نام سے شہر یزید مشہور ہوئی ہے اور حق یہ ہے کہ باب جبرہ بن عادیہ کے ناموں میں سے ایک کے نام پر بنی اسرائیل میں موسوم ہوا تھا جو کہ ان کے زمانہ حکومت میں خاص کارندہ تھا۔

شداو بن عادیہ: علامہ ابن سعید نے قبیلوں کے حالات میں تحریر کیا ہے کہ شداو بن عادیہ بن شداو بن عادیہ قبیلوں سے خوب لڑائیاں کیں اور ان سے مقبوضہ علاقوں میں مصر، اسسندریہ وغیرہ کو لے لیا اور وہیں ایک شہر ارم نامی آباد کیا جس کا ذکر قرآنیت میں بھی آیا ہے، پھر جب وہ انہی لڑائیوں میں مارا گیا تو قبیلوں نے اپنے بھائی بربریوں اور سوڈانیوں کو جمع کر کے عرب کو مصر سے نکال دیا اور مصر و بدستور اپنے مقبوضات میں شامل رکھا۔

حضرت ہود علیہ السلام: کچھ عرصہ بعد شامت اعمال سے جب اس سرورہ کے عروج نے ان سے منہ پھیرنا چاہا تو ان میں بت پرستی پھیلنے لگی، رفتہ

(تیسرا صفحہ) (تیسرا صفحہ) لیکن علامہ مفسر نے قبل کہ اس قصہ کو بیان کیا ہے جو کہ ضعیف قوی پر دست کرتا ہے اور علامہ جلال الدین محمد ابن احمد علی شافعی کی تفسیر سے بھی متفق ہیں کہ آیت زیدہ مذکور میں ارم سے مراد ارم بن عادیہ ہے چنانچہ لہو بحلق مثلھا هو البلاد (نور) کی تفسیر میں فی بطشہم و قوتہم تحریر کرتے ہیں، علامہ موصوف نے خیال میں یہ بات پیدا ہوئی ہوتی کہ ارم سے مقصود جنت ارم ہے تو ہرگز ہرگز فی بطشہم و قوتہم نہ تحریر کرتے کیونکہ جنت (عصہ) اور قوت کی صفتیں انسان میں ہوتی ہیں کہ باغ یا شہر میں الحاصل ان دونوں تفسیروں سے ارم (مصنوعی جنت) کا تو کچھ پتہ نہ چلا۔

باقی رہا جو جنت و ماں کہیں کہیں یہ لکھا گیا ہے کہ شعرائے جاہلیت تشبیہ کا انداز ہی کہا کرتے تھے جس کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ ارم کوئی ایسا شخص یا قبیلہ تھا جس سے عظمت و ہیبت قوت میں تشبیہ کی جاتی ہے۔ مورخین کا یہ خیال ہے کہ ابن اثیر نے تاریخ کامل میں اس پر کچھ بحث نہیں کی اور اس میں طبعی ناہید ہے۔

اس بات پر مزید سواں یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ اگر کسی واقعہ کو مورخین نے ذکر کیا ہو تو وہ جھوٹ سمجھ جائے، ممکن ہے شداو ابن عادیہ کسی ورثے جنت مانی ہو یا کسی زمانہ زمرے کی علامہ سے مورخین تک اس کا تذکرہ نہ پہنچا ہو۔ اس سوال کا ہم صرف اتنا جواب دینا کافی سمجھتے ہیں کہ اس آیت سے جس پر ارم کے قصبے کی بنیاد رکھی گئی ہے انت جبرہ، جنت نہیں ہوتا اور نہ اس آیت سے سمجھا جاسکتا ہے کہ ارم سے وہی ارم مقصود ہے جس کا قصہ عوام میں مشہور ہو رہا ہے، باقی رہا اس کا وجود۔ اس سے ہم انکار نہیں کرتے۔

ابن ارم بمعنی جنت کلام عرب میں اس وقت ہماری نظر سے نہیں گزرا (مترجم)

(حاشیہ صفحہ ۷۰) ① حضرت ہود علیہ السلام کے بہت ہی مشابہ تھے سر پر بکثرت گھونگر یا لے بلی تھے حسین بلند قامت تھے، ہمیشہ تجارت کرتے تھے یہ معلوم نہیں کہ کس سن میں وہاں موصوف و نبوت و کائنات گئی، لیکن ہمدان نے ذکر کیا ہے کہ خلیفہ بن عادیہ ابن عادیہ کے بعد حکومت میں ہوا۔ قوم عادلی طرف مبعوث ہوئے تھے اور یہ یقین تھا کہ ارم سے ملک بہت سرشار و آباد تھا۔ حضرت ہود علیہ السلام پچاس برس تک وعظ کرتے رہے مگر وہ قوم یہی کہتی رہی ما حصا مہلہ و ما نحن بنار کی الھنا عس قولک و ما نحن لك بمؤمنین (ہود ۵۳) (ترجمہ تم ہمارے پاس کوئی دلیل تو لاؤ گے نہیں ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو نہ چھوڑیں گے اور نہ تم پر یسار کریں گے) تو مطلقاً، قومہ براہیان لانی، رخصیوں کی قوم بدستور اچا، پر قائم رہی اور کہنے لگی ان بقول الاعتراک نعص الھنا نسوء (ہود ۵۴) (ہم یہ کہتے ہیں کہ تم کو ہمارے جنت خداؤں سے جس کی تمپر سنش نہیں کرتے وہ نہ مذہب ہے اسو نے جب ان کے نفروالہاد کو حد سے متجاوز ہوتے دیکھا تو مجبوراً جناب باری میں دعا کی چنانچہ تین برس تک ایک قطرہ پانی نہیں برسا۔ ہمارے شہر خشک ہو گیا، ہم بھی بکریاں اور تمام چارے مر گئے قحط نے سب کا حال پتلا کر دیا۔)

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

[illegible]

۱۰۔ اس مہینہ فرجاء کے بعد وراثت حکومت بنی عثمان میں رہی۔ ہزار سال با اس سے زیادہ مسرت تھیں بدوہی آئندہ سلوں نے صورت دی۔
۱۱۔ بنی ہاشم نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے کہ غضب و ظلم سے کشتیاں کا لینے والے بدوہ بن بدوہ بن خضبان بن عابد بن رقیع بن عابر بن عابد بن قحط۔ اٹکی۔

یعر ب بن قحطان۔ ایک مدت تک یہی قوم مستقل حکومت و سلطنت پر تخت نشین رہی۔ پھر ان پر یعر ب بن قحطان غالب آیا۔ اور یہ قوم مدائن موت کے پہاڑوں میں چلی گئی۔ اور اس کا زمانہ ختم ہو گیا۔ صاحب زجاری نے لکھا ہے کہ ان کا بادشاہ عاصم بن وقیم بن عاد اسماء بن جویسر ب بن قحطان سے لڑا تھا۔ وہ کافر تھا۔ چاند کی عبادت کرتا تھا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں تھا لیکن یہ روایت حمید ازرقیاس سے ہے۔ چونکہ حضرت ہود علیہ السلام قوم عاد کے آخری زمانے یا ابتدائے مبعوث ہوئے تھے۔ اور یعر ب قوم عاد کے زمانہ حکومت ختم ہونے کے وقت غالب آیا تھا۔ عبد العزیز جریرانی نے لکھا ہے کہ قوم عاد کے یعر ب بن شمد بن شداد بن معد یکرب بن شمد بن شداد بن عدوحن بن میاد بن شمد بن شداد اور ان کے علاوہ اور بادشاہ بھی تھے۔ جو فنا ہو گئے۔

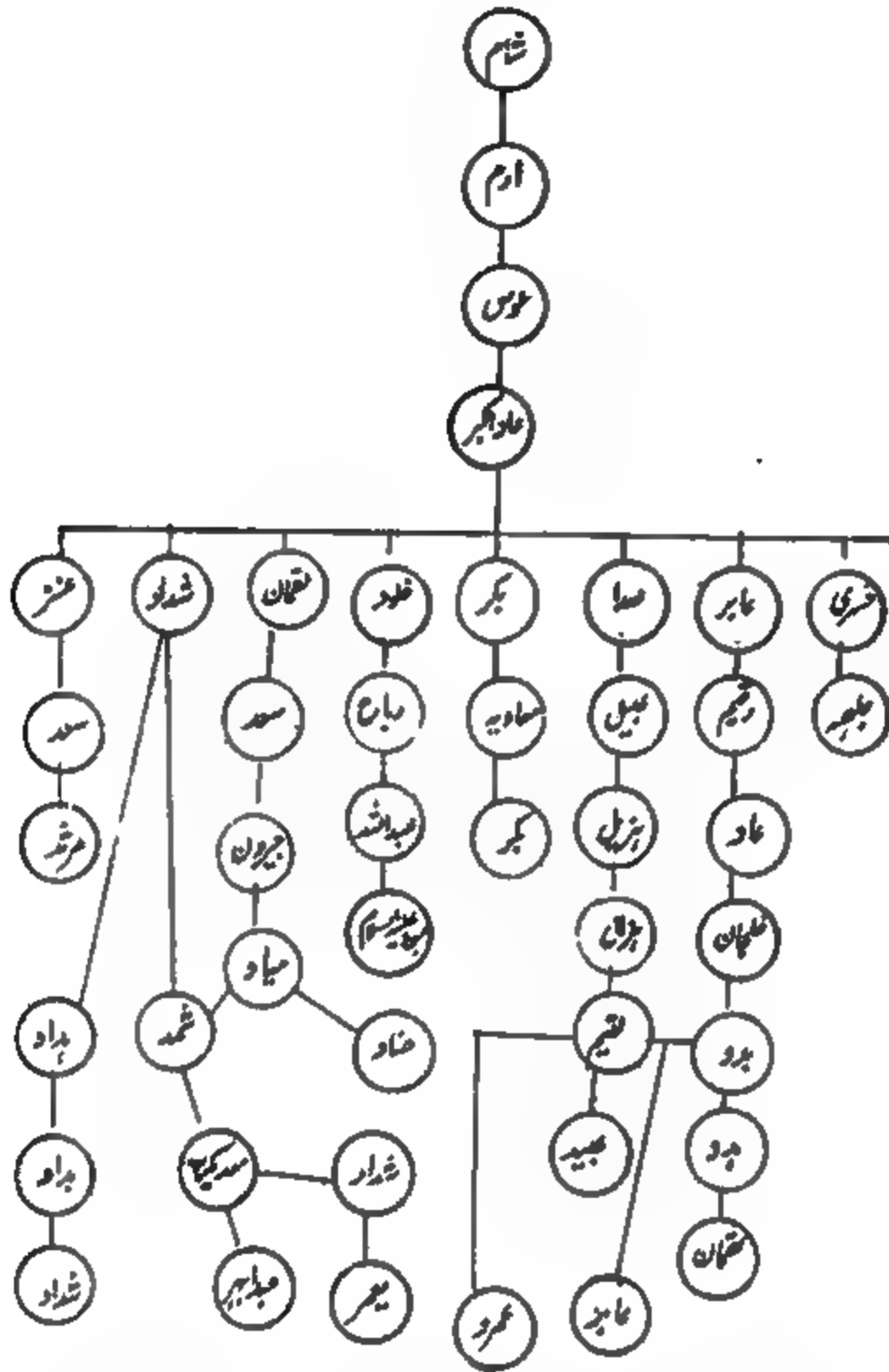
یثرب کا بانی: عقیل، عاد بن ارم بن سام کا (جیسا کہ کبھی نے لکھا ہے) عوس بن ارم کا بھائی تھا۔ جیسا کہ طبری نے لکھا ہے اور یہ مقدم خفہ مدہ اور مدینہ کے درمیان میں جو کہ آج کل میقات احرام ہے رہتا تھا۔ اس کا بہت بڑا نذران تھا۔ اس کے بیٹے اسی کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ یہ عرب حجاز کے ایک قبیلہ کا مورث اعلیٰ تھا۔ اس قبیلہ کو بھی سیلاب نے تباہ کر دیا تھا۔ اور جس نے یثرب آباد کیا تھا۔ وہ انہی میں سے تھا جیسا کہ مسعودی نے لکھا ہے کہ وہ یثرب بن پاکدہ بن مہابل بن عقیل بن عوس تھا۔ اور علامہ سبکی کہتے ہیں کہ یثرب کو باکر نے والا قوم مدنیق میں سے یثرب ابن مہلاکل بن عوس بن عمیق تھا۔

عبد ضخم کا تعارف:۔۔۔ عبد ضخم ۱؎ سرزمین طائف میں رہتے تھے۔ یہ بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ ہلاک ہوئے۔ جو کہ غزوہ بدر میں وہاب بن نوہل تھے۔ ان لوگوں کی عمریں بہت زیادہ ہوتی تھیں۔ قوت اور جسمت میں بے مثال تھے۔ سب سے پہلے جس نے علیؑ کو لکھا وہ بھی عبد ضخم بن ارم ابن سام تھا۔

حضرت صالح علیہ السلام: ثمود ابن کاثر (یا جاثر) ابن ارم مقام حجر اور وادی القریٰ میں حجاز و شام کے درمیان رہتا تھا۔ یہ بھی عرب کا ربہ کے ایک بہت بڑے قبیلہ کا مورث اعلیٰ (جد امجد) ہے۔ اس کا قبیلہ اسی کے نام سے مشہور ہے ② حضرت صالح اسی گروہ کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔

[illegible]

شجرۂ نسب قوم عاد اور حضرت ہود علیہ السلام



(بقیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) اس وقت وہ حرم شریف میں تھا جس وقت یہ خبر اس کے کانوں تک پہنچی فوراً وہ بھی مر گیا اس قوم نے ایک ہزار سات سو شہر آباد کئے تھے۔ اور ہر شہر سرسبز و شادابی میں اپنی مثال آپ تھا۔ یہ سب اسی عذاب و قہر کی نذر رہو گئے نہ کوئی شہر بچا اور نہ کوئی گاؤں۔

اس واقعہ کے بعد حضرت صالح علیہ السلام ملک شام کی طرف چلے گئے اور فلسطین میں مقیم ہو گئے۔ پھر مکہ واپس آئے اور یہیں انتقال فرمایا۔ تیس سال تک وعظ و پند کرتے رہے، پچاس سال کی عمر پائی۔ بدھ کے دن آؤٹنی ماری گئی اور اتوار کے دن قوم شہود ہلاک ہوئی۔

اونٹنی کے قتل کے اسباب بھی مختلف بیان کیے گئے ہیں۔ بعض مؤرخین یہ تحریر کرتے ہیں کہ قدار بن سالف ایک دن کسی مجلس میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا اتفاق سے وہ اونٹنی کے پینے کا دن تھا ان لوگوں کو مجبوری سے خالی شراب پینا پڑی اسی وجہ سے جھلا کر آپس میں مشورہ کر کے اونٹنی کے قتل پر تیار ہو گئے اور بعض اسباب بتاتے ہیں کہ یہ بیان کیا ہے کہ تمود میں دو عورتیں ایک قدام دوسری قبال نامی تھیں قدام پر قدار عاشق تھا اور قبال پر مصدر عاشق ہو گیا۔ لیکن قدام اور قبال دونوں کو اپنے اپنے عاشقوں سے چھوڑ دینی نہیں تھی۔ قدار اور مصدر نے اپنی اپنی معشوقہ سے ملنے کی تمنائیں کیں چونکہ ان دونوں کو ملنا نہیں تھا اس لیے ناممکن سمجھ کر یہ کہہ دیا کہ اگر تم دونوں کو ہم سے ملانا منظور ہے تو اونٹنی کو قتل کر دو۔ قدار اور مصدر نے سنتے ہی اُنھ کھڑے ہوئے اور اپنی قوم کی ہلاکت کا باعث بن گئے۔

چونکہ یہ لوگ بھی اپنے معاصرین کی طرح طویل القامت (لمبے قد) اور بڑی عمر والے تھے۔ پہاڑوں ① میں بڑے بڑے عالیشان مکانات بنا کر رہا کرتے تھے۔ اٹھارہ مربع میل میں یہ قوم آباد تھی۔ دولت، ثروت، قوت، حکمت سب کچھ تھا۔ لیکن پانی کی ایسی کمی تھی کہ وادی القری میں سوے آب چشمہ کے اور دوسرا کوئی چشمہ نہ تھا۔ سب سے پہلے اس قوم میں جس نے خود بادشاہ کے لقب سے مشہور کیا وہاں برہنہ ابن خموذ تھا۔ اس نے اپنی قوم میں دو صدیوں تک مسلسل حکومت کی۔ اس کے بعد جندعہ ابن عمرو ابن دثیل ابن ارم بن خموذ بادشاہ بنا اور تین سو سال تک حکومت کرتا رہا۔ اسی کے بعد حکومت میں حضرت صالح ابن عقیل ابن سف ابن شالح ابن عقیل ابن کاثر ابن خموذ ② مبعوث ہوئے تھے۔

شاہان قوم خموذ: قوم خموذ کے مشہور بادشاہوں میں دوبان بن یمن بھی تھا۔ اس نے اپنی حکومت کو اسکندریہ تک بڑھا دیا تھا۔ بدہیوں نے اس کا نازیبا نہ ہوگا کہ دوبان نے اسکندریہ کی واپنا دارالحکومت قرار دیا تھا۔ اور موبہ بن مرہ بن رجب اور اس کا بیٹا ہونیل بن مرہ و خموذیوں کے مشہور بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ ”اصحاب الرس“ جن کے نبی حنظلہ بن نضوان تھے وہ اسی قوم میں سے ہیں، بالکل غلط اور ناقابل اعتبار ہے کیونکہ ”اصحاب الرس“ حضور کی اولاد میں سے ہیں۔ جیسا کہ ہم بنی قریظہ ابن عابر کے حالات میں بیان کریں گے۔ علی بن ابی طالبؑ کے نسب نے قوم ثقیف کو اسی خموذ کی بقیہ نسلوں میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ یہ قول محض بے اصل ہے۔ تاج بن یوسف ③ کے سامنے جب یہ تذکرہ آتا تھا تو وہ اس کو جھٹلاتا تھا اور اکثر اوقات عزم من قال ”وئموذ فما انقی“ (انجم ۵۱) (بڑا ہی محترم ہے وہ جس سے کہا ہے کہ خموذ باقی نہیں رہے۔ اور نہ کسی عرب عاربہ کے حالات سے واقف ہیں۔ بظاہر اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ تورات میں انہی لوگوں کا تذکرہ ہے جو کہ آدمؑ کے بعد ارمؑ کی بیوی سے درمیان جو موسیٰ علیہ السلام کے نسب میں واقع ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت آدمؑ کے نسب میں موجود نہیں۔

بنی جدیس ④ کا تعارف: جدیس کے بارے میں جس طرح ابن کلبی کی روایت اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ یہ ارم ابن سام کا بیٹا تھا اور یمامہ میں رہتا تھا اور خموذ ابن کاثر کے بھائیوں میں شمار کیا جاتا ہے اسی طرح طسم کے بارے میں اس کا بیٹا بتا رہا ہے کہ یہ یافث ابن سام کی وادی میں سے تھا اور بحرین میں سکونت پذیر تھا لیکن طبری کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں (جدیس اور طسم) یافث ابن سام کی نسل میں سے ہیں اور یہ دونوں یمامہ میں رہتے تھے۔ طبری بروایت ہشام بن محمد کلبی بن سند صحیح ابن اسحاق اور نیز علمائے عرب کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ طسم اور جدیس دونوں یمامہ میں رہتے تھے۔ طبری بروایت ہشام بن محمد کلبی بن سند صحیح ابن اسحاق اور نیز علمائے عرب کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ طسم اور جدیس دونوں یمامہ میں رہتے تھے یمامہ بہت سرسبز و شاداب شہروں میں شمار کیا جاتا تھا۔

بنی طسم کا قتل عام: بنی طسم میں ایک بادشاہ غصوم نامی تھا اور اسی کو مخلوق بھی کہتے تھے وہ بنی جدیس کو بہت ذلیل سمجھتا تھا۔ چھوٹی آنکھوں بھی عزت کی نظر سے نہیں دیکھتا تھا۔ اس کے ظلم اور تشدد کی کوئی انتہا نہ تھی اس نے ان کو اتنا زیادہ ذلیل و خوار کر رکھا تھا بنی جدیس کی کوئی نواری عورت اپنے شوہر کے پاس اس وقت تک نہیں جاسکتی تھی جب تک مخلوق اس سے خلوت نہیں کر لیتا تھا ⑤ ایک مدت تک یہی دستور جاری رہا کچھ عرصہ بعد عفرہ

① مروج الذهب میں مشعوی نے لکھا ہے کہ ان کی بوسیدہ ہڈیاں اور آثار شرم سے آنے والے راستوں میں اب بھی باقی ہیں۔ یورپی مستشرقین میں قوم مشعوی اصل سے بارے میں اختلاف ہوا ہے دیکھیں قصص الانبیاء مصنف عبد الوہاب نجار ص ۷۹۔

② ثعلبی نے اپنی کتاب عزائم الجبال ص ۵۸ پر صالح علیہ السلام کا نسب اس طرح تحریر کیا ہے۔ صالح علیہ السلام بن عبید بن آسف بن ماتح بن خموذ اور قصص الانبیاء ص ۸۷ میں عبد الوہاب نجار نے نسب اس طرح تحریر کیا ہے۔ صالح علیہ السلام بن عبید بن آسف بن ماتح بن عبید بن خموذ۔

③ خنجان بن یوسف کا تذکرہ اس لیے آگیا ہے کہ وہ خود بھی قوم ثقیف سے تعلق رکھتا تھا۔ (صحیح)

④ مروج الذهب (جد نمبر ۱ ص ۳۷) پر لکھا ہے جدیس اور طسم لؤذ بن ارم کے بیٹے تھے جبکہ کامل بن اشی (جد نمبر ۱ ص ۲۲۹) پر طسم بن وذن بن ربرہ بن سام بن نوحؑ قرار دیا ہے اور ابن حزم کی حمیرۃ انساب العرب ص ۳۶۲ پر طسم بن لائس بن ارم تحریر ہے۔

⑤ یعنی اس کے ساتھ زنانہ کر لیتا تھا۔

بنت غفار بن جدیس ❶ کی شادی ہوئی۔ عملوق نے اپنے دستور ❷ کے مطابق عمل درآمد کیا۔

اس کا بھائی اسود بن غفار ❸ اس بات سے بہت جھلایا اور جیس کے سرداروں کو ایک خاص مجلس میں جمع کر کے کہنے لگا تم لوگوں کو چھ شرف نہیں آتی کہ اتنی ذلت و رسوائی کتے بھی پسند نہیں کریں گے، تم میرا کہنا مانو آؤ میں تمہیں اس ذلت سے نکال کر عزت کے خوشنما باغ کی سیر کروں گا۔ ضربین نے کہا اس کی کیا صورت ہوگی۔ اسود نے کہا کہ شاہ عملوق کی اس کی قوم سمیت دعوت کرو اور جب وہ لوگ کھانے میں مصروف ہوں تو ان کو نیست و نابود کرو۔ چنانچہ سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا اور جب عملوق اپنی قوم کے ساتھ کھانے میں مصروف ہو گیا تو اسود نے حملہ کر کے عملوق کو قتل کر دیا اور باقی دوسروں کو بنی جدیس کے سرداروں نے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

رباح بن مرہ کا بنی جدیس پر حملہ:..... بنی طسم میں سے صرف رباح بن مرہ بن طسم خدا جانے کس طرح اس واقع سے بچ کر حسن بن تیج کے پاس پہنچ گیا اس نے انتہائی خوشی کے ساتھ استقبال کیا اور اس کی مدد کی غرض سے فوج کو لے کر یمامہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں رباح بن مرہ نے کہا کہ میری ایک بہن یمامہ نامی بنی جدیس میں بیاہی ہے اس سے زیادہ دور تک دنیا میں کوئی نہیں دیکھ سکتا وہ تین مرحلہ دور سے بھی سو روک دیکھ لیتی ہے مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں تم لوگوں کو وہ دیکھ نہ لے اس لئے مناسب یہ ہے کہ ہر شخص ایک درخت کاٹ کر اپنے اپنے ہاتھوں میں لے کر یمامہ کی طرف چل دیے، لیکن اس کے باوجود یمامہ نے دیکھ لیا اور بنی جدیس سے کہنے لگی دیکھو تمہاری طرف حمیری ترے ہیں، میں دیکھ رہی ہوں کہ بہت سے آدمی اپنے اپنے ہاتھوں میں درخت لئے ہوئے اس درخت کے پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔

بنی جدیس کی تباہی:..... بنی جدیس نے اس بات کو خلاف عقل سمجھ کر نہ تو اپنی حفاظت کا کچھ انتظام کیا اور نہ ہی مقابلے کی کوئی تیار کی۔ اس کے دوسرے دن صبح کو حسان ابن تیج اپنے لشکر کے ساتھ بنی جدیس کے سر پر پہنچ گیا اور بہت سخت خون ریزی کے بعد ان کو نیست نابود کر دیا اور ان کے قلعوں اور مکانات کو بھی ویران کر دیا، بنی جدیس سے اکیلا اسود بن غفار طے کے پہاڑوں کی طرف بھاگ کر چل گیا، لڑائی کے ختم ہونے کے بعد ”تیج“ نے یمامہ کو ہوا کر اس کی آنکھیں نکلوا دیں ❹ اس شہر کا نام ”پلے“ جو تھا اس واقعہ کے بعد یمامہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ طبری نے دوسرے مؤرخین سے روایت کیا ہے کہ جس تیج نے بنی جدیس سے مقابلہ کیا تھا وہ حسان کا باپ یعنی تیان اسعد ابو کرب بن ملکی کرب تھا ہم اس کے حالات یمن کے حاکموں کے سلسلہ میں بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور بعضوں نے یہ بیان کیا ہے کہ جس وقت حسان بن تیج نے بنی حمیر کے ساتھ یمامہ روانہ ہوا تو اس نے مقدمہ الجیش کا افسر عبد کلال بن منوب بن حمر بن ذی رعیث کو مقرر کیا تھا۔ رباح ابن مرہ نے اپنی بہن کا قصہ اسی عبد کلال سے بیان کیا تھا اور اس کی بہن کا اصلی نام زرقا تھا، اسی کو عنزہ اور یمامہ بھی کہا کرتے تھے۔

❶ ابن اثیر کی الکامل میں غفاری کی بجائے عباد تحریر ہے۔

❷ ابن اثیر کی الکامل (جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۳۰) پر لکھا ہے کہ جب عفیر و بنت غفار کی شادی ہوئی تو عملوق نے اس کو اپنے پاس بلوایا اور اس کو بے آبرو کر کے چھوڑ دیا چنانچہ وہ خون آلودہ حالت میں اپنی قوم کے پاس واپس آئی اس کے کپڑے آگے پیچھے سے پھینے ہوئے تھے اور حالت انتہائی خراب تھی اور وہ یہ شعر پڑھ رہی تھی۔

لا احد اذل من حدیس اھکذا یفعل بالعروس

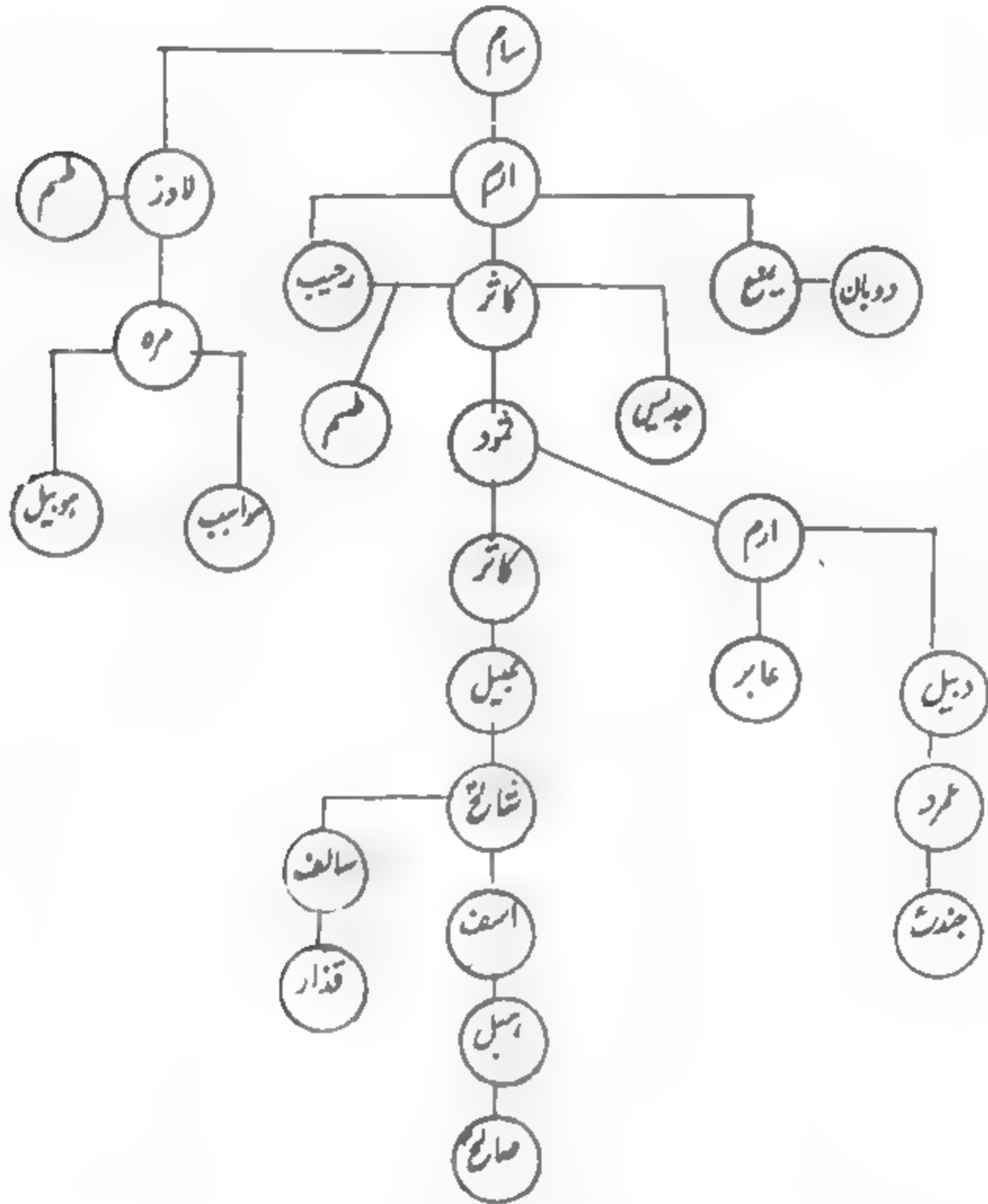
یومئذ ہذا یا قوم بعل حر اھدی وقد اعطی وسیق المھر

ترجمہ قبیلہ جدیس سے زیادہ حقیر اور ذلیل کوئی نہیں ہے، بھلاؤ انہوں کے ساتھ اس طرح بھی کوئی کرتا ہے؟

❸ عفیرہ بنت غفار کا بھائی اسود بن غفار قوم کا سردار تھا اس کی بات مانی جاتی تھی۔ دیکھیں (ابن اثیر جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۳۱)۔

❹ (صفحہ نمبر ۵۷) دیکھیں معجم البلدان۔ اس واقعہ کا ذکر حیات الحیوان میں بھی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ یمامہ کی آنکھیں نکل کر دیکھا گیا تو اس میں ”ثم“ نامی سرمہ بھر ہو تھی یعنی یمامہ اثم نامی سرمہ کثرت سے استعمال کرتی تھی۔ (صحیح جدید)۔

حضرت صالح اور قوم ثمود کا شجرہ نسب



عمالقه کے حالات و واقعات

عمالقه کا نسب: عمالقه عملیق بن اود کی اولاد میں سے ہیں۔ بلند قامتی اور جسمت میں ان دلوں کا مثالوں میں ذکر کیا جاتا ہے۔ طبری نے لکھا ہے کہ عمالقه کا باپ ہے، اس کے قبل مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مشرق و عمان و بحرین و بابل کے رہنے والے و رمضہ میں فرعون و شام میں جب برہ جن کو کنعانیین کہتے ہیں، انہی میں سے ہیں، بحرین و عمان اور مدینہ میں جو لوگ اس قوم کے رہتے ہیں ان کے جدا جدا کتبے کہتے تھے، بنی جاسم میں سے مدینہ میں بنی لطف بنی سعد بن بزال، بنی ط، بنی ارزق اور نجد میں انہی میں سے بدیل، راحل، غنار۔ اور بنی ز میں بنی ارقم اسی قوم میں سے شمار کئے جاتے ہیں، یہ نجد میں رہتے تھے، اور ان کے باؤں کا نام ارقم تھا، ورنہ انہی میں بنی عبد شمس بن مالک رہتے تھے۔

بنی اسرائیل کی فتوحات: علامہ ابن سعید کہتے ہیں میں نے دار الخلافہ بغداد کے کتب خانہ میں تاریخ بنی اسرائیل دیکھی جن سے یہ بات

مصر، مہوتی ہے کہ علاقہ کا مقام تمامہ (ارض حجاز) میں قیام رہا۔ اس وقت سے جبکہ یہ بنی حام کے ہاتھوں تنگ آ کر بابل سے یہاں آ گئے تھے، یہاں تک کہ اسرائیل سید سرزمین حجاز میں تشریف لائے اور اس قوم کے وہ لوگ جن کی قسمت میں دولت ایمان تھی حضرت اسماعیل علیہ السلام پر ایمان لائے اور حکومت و دولت کے ساتھ زندگی گزارتے رہے۔ یہاں تک کہ سمید بن لاؤ بن عمیق بادشاہ بنا اور اسی کے زمانے میں قبیلہ جرہم نے جو کہ قحطان کے قبیلے سے تھے علاقہ کو درم سے نکال دیا۔ ان لوگوں میں سے بنی عییل بن مہایل بن حوص بن عمیق مدینے میں آ گئے اور سرزمین ایلہ میں بن موم بن عمیق قبیلہ پر قبضہ کیا اور یہاں کی حکومت اسی کی اولاد میں رہی۔ یہ لوگ اپنے ہر بادشاہ کو "سمید ع" کہتے تھے، آخری سمید ع ابن ہومر تھا۔ جس نے شمشاد کے نام سے یہاں کا پہاڑ بنایا، جبکہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ممالک شام پر حملہ کیا تھا۔ علاقہ پر حضرت یوشع علیہ السلام غالب آ گئے اور اسے فلسطین قرار دیا۔ اس کے بعد بنی اسرائیل نے ممالک حجاز پر حملہ کر کے اسے بھی علاقہ سے چھین لیا۔ یثرب اور مدینہ کے علاقے اور جرہم وغیرہ پر قبضہ کر لیا، بنو قریظہ بنی نصیر بنی قینقاع کے اور حجاز کے یہودی انہی لوگوں میں سے ہیں۔

علاقہ کو درم پر قبضہ کرنے کے بعد ان کی حکومت دولت روم میں بنی اور افینہ ابن السمید ع شام کے علاقوں اور جزیرہ کا حکمران تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا اور عمر و ابن ابن طرف یکے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے۔ عمرو ابن طرف اور جذیمہ ان برش کی بہت عرصے تک حکومت کرتے رہے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا ہو اور عمر و ابن طرف کو گرفتار کر کے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا، انہی علاقہ میں سے جیسا کہ لوگ گمراہ کرتے ہیں، علاقہ سحرشی میں، سحرشی علاقہ اس وقت قابض ہوئے جبکہ کسی قبیلہ بادشاہ نے علاقہ کے کسی بادشاہ سے (جو کہ ان دنوں شام میں رہتا تھا اور اس کا نام موید بن و مع تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ثوران ابن ارشہ بن فاوان بن عمرو بن عمیق تھا) کسی کام میں مدد کی درخواست کی اور وہ مدد کے لئے مصر آ کر مقیم ہو گیا اور قبضہ کو مصر سے نکال دیا۔

علاقہ کا زوال: جرجانی کہتا تھا کہ علاقہ اسی وقت سے مصر کے مالک بنے، بیان کیا جاتا ہے کہ انہی میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرعون بن ان ابن اشل ابن عبید ابن عون ابن عمیق اور حضرت یوسف علیہ السلام کا فرعون ریان ابن ولید ابن ثوران اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون وسید ابن مصعب بن ابی اہوان بن ہوان بھی تھے بعض کہتے ہیں کہ فرعون موسیٰ علیہ السلام قابوس بن مصعب بن معاویہ بن نمیر بن سلو اس ابن فزان تھا اور علاقہ میں سے جو کہ ریان ابن ولید کے بعد تخت نشین ہوا وہ طاہم ابن معدان تھا۔ (جرجانی کا کلام ختم ہوا)

اور اہل اثر ولید بن مصعب کے بارے میں جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فرعون مصر تھا یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ نبی تھا، خاندان سلطنت میں سے نہ تھا، رفتہ رفتہ فرعون مصر کے جان نثار دستے کا سردار بن گیا، اس کے بعد خوبی قسمت یا انقلاب زمانہ سے خاندان سلطنت پر غلبہ ہو گیا اور اسی نے خاندان علاقہ کا خاتمہ کر دیا لیکن جب اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب کیا اور دریائے نیل میں ڈوب گیا تو ملک پھر سے قبیلوں کے قبضے میں آ گیا اور اہل ملک نے خاندان سلطنت سے دلو کہ کو حاکم مقرر کیا جیسا کہ ہم آئندہ قبط کے حالات میں بیان کریں گے۔

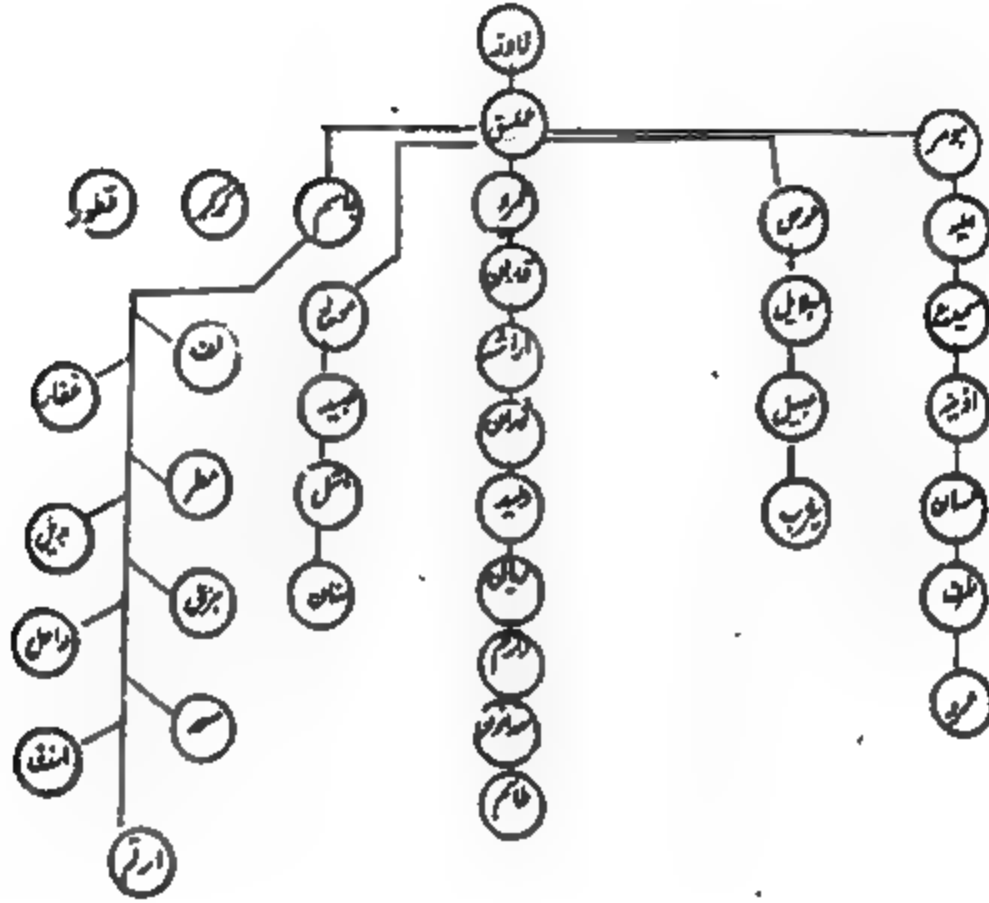
علاقہ شام: لیکن بنی اسرائیل، علاقہ حجاز سے واقف نہیں ہیں، البتہ علاقہ شام کے بارے میں ان کا یہ بیان ہے کہ عملاق ابن ایفا ابن عیصو (یا عیصب یا عیص) حضرت اسحاق ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور فراعنہ مصر بھی انہی میں سے ہیں اور جن کنعانیوں کا صہری نے علاقہ میں ذکر کیا ہے وہ اسرائیل کے نزدیک کنعان ابن حکام کی اولاد میں سے تھے اور حضرت یوشع بن نون کے زمانے میں ان کے ہاتھ سے حکومت چین لی تھی، ان واقعات سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ زمانہ مغرب بھی انہی علاقہ میں سے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

آل امیم کا تعارف: امیم وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے پتھروں کے ٹکڑوں سے مکان بنوایا تھا اور اس کی چھت لکڑیوں سے تیار کروائی

① افس کے زبر۔ راء کی زیر پھریا ہے پھر حاء بغیر نقطے کے اور بعض حضرات نے نقطے کے ساتھ بھی روایت کیا ہے۔ یہ عبرانی زبان کا غلط ہے یہ شام کے ساتھ سرزمین اردن کا زیریں علاقہ تھا اور جبرون کا مسکن تھا، اس کے اور بیت المقدس کے درمیان گھڑسوار کے لئے ایک دن کا فاصلہ ہے جو کہ انتہائی دشوار گزار پہاڑوں کے درمیان سے گزرتا ہے اس کا نام اریحا، اریحا ابن مالک بن ارغٹھ بن سام بن نوح کے نام پر رکھا گیا۔ (معجم البلدان)

تھی، یہ عملاق بن لاؤذ کا نسب بھائی ہے اور فارس میں رہتا تھا، اسی وجہ سے فارس کے بعد علماء نسب یہ سمجھتے تھے کہ اہل فارس امیم کی اولاد ہیں اور کیو مرث جو منجھائے سلسلہ نسب ہے وہ امیم ابن لاؤذ کا بیٹا ہے مگر یہ قول بالکل ناقابل اعتبار اور غیر صحیح ہے اور انہی کی نسل سے دیار ابن امیم بھی تھا جس نے یمامہ اور شحر کے درمیانی علاقہ میں قیام کیا اس کی نسل کو باد صرصر نے ہلاک کر دیا تھا، واللہ اعلم۔

شجرہ نسب قوم عمالقہ



حضرت شعیب علیہ السلام ❶..... حضرت شعیب علیہ السلام کے اعتبار سے عرب باندہ بنی ارغٹھ سے تعلق رکھتے ہیں ان کے مشہور قبائل جرہم، حضور، حضر موت اور سدف تھے۔ حضور دیر رس میں رہتے اور اہل کفر اور بت پرست تھے، ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام بنی بن ذی مہرغ کی طرف مبعوث ہوئے مگر ان لوگوں نے اپنی شامت اعمال سے تھلا لیا، ان پر ایمان نہ لائے، انجام یہ ہوا کہ دوسرے گروہوں کی طرح یہ بھی ہلاک ہو گئے۔

❶ (مترجم) حضرت شعیب کا نام تیرون تھا تیرون بن عصفان ثابت بن مدین بن ابراہیم کے صاحبزادے تھے۔ بعض مؤرخین نے حضرت شعیب علیہ السلام کے والد کا نام میکیل لکھا ہے جو کہ مدین بن ابراہیم کی اولاد میں سے تھا اور بعض کتابوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام ان لوگوں میں سے کسی کی اولاد میں سے ہیں۔ جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے، اور ان کے ساتھ سرزمین شام کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ علامہ ابن اثیر تاریخ کامل میں تحریر کرتے ہیں کہ شعیب علیہ السلام کی والدہ موط بن ہاران بن تارح کی بیٹی تھیں، اس روایت کے اعتبار سے حضرت شعیب علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں جیسا کہ علامہ ابن خلدون نے آگے چل کر ایک مقام پر صراحتاً حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں دھوا بن نوئل بن رعوئل بن عیا بن مدین (دو یونی حضرت شعیب علیہ السلام نوئل بن رعوئل بن عیا بن مدین کے صاحبزادے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جرہم کی ولایت حجاز: ... جرہم یمن میں رہتا تھا۔ اس کی زبان عربی تھی۔ یارب ابن قحطان کا جس وقت درودورہ ہوا اس وقت جرہم تو مجز کا گورنر مقرر کیا گیا اور عابد بن قحطان شہر وغیرہ کا حاکم بنا اور عمان کی ولایت عقیل بن قحطان کے سپرد کی گئی۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ پہلے بنی جرہم اور ان کے بعد قطور بن کر بن عملاق کی اولاد قحطان کی وجہ سے یمن سے مکہ کے بعد دیگر گئے تھے اور یہیں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے اور انہیں نبوت مرحمت فرمائی گئی۔ چنانچہ بنی جرہم آپ پر ایمان لائے۔ اور آپ کے بعد وہ بیت اللہ کے متولی رہے۔ یہاں تک کہ ان پر بنی خزاعہ سب آگئے اس کے بعد بنی جرہم مکہ سے نکل کر یمن آئے اور یہیں ان کا خاتمہ ہوا۔

عمر والا شنب اور اس کے بعد کے حکمران: حضرت موت والے زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے حب عربہ میں شہادت جاتے ہیں۔ ائمہ یہ عرب باندہ نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کی نسلیں آئندہ روو میں پانی جاتی ہیں اس روو میں سب سے پہلے جس نے حکومت کی بنیاد اسی جس کا ذکر آج تک صفحہ تاریخ میں موجود ہے وہ عمر والا شنب بن ربیعہ بن یرام بن حضرت موت تھا۔ اس نے کافی عرصے تک حکومت کی اور اپنے مقبوضہ ممالک کی حدود بڑھا کیں۔ اس کے بعد اس کا بیٹا نمر الازق تخت حکومت پر بیٹھا، عمالقمہ سے ایک زمانہ دراز تک نثار رہا، وہ سو سال تک بادشاہ رہا۔ اس کے بعد

(بقیہ شیعہ مذہبہ منسب آئے) ... تھے تحریر کیا ہے۔

خطیب الاقبیاء حضرت شعیب رضی اللہ عنہ ثلاثہ حاضر جواب حیفہ و امین حق با قول کو کتب میں بالکل بوجہ انہیں تھے کہ آپ سے وہابیوں نے باوجود بات نہیں کی گئی، چنانچہ ائمہ جل شانہ نے ان کی قوم پر یہ فقرہ ”واما لمرکبنا صعبا“ (جو ۹۱) (ہم بٹکتے تھے واپس میں شعیف یعنی بصرہ لیتے ہیں) لکھ دیا۔ یہ بات جناب رسالت مآب پر حضرت شعیب کا ذکر کرتے وقت ان کے مبلغ و صحیح ہونے کی وجہ سے اشراف و اہل ثروت تھے ذالک حصص الالباء (یعنی بیویوں کے شعیب ہیں) تاریخ کتب کی ورق گردانی سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت شعیب اہل مدینہ اور صحابہ ایک اور اہل رس کی طرف مبعوث ہوئے تھے، چنانچہ وہ بیانی میں مدینہ اور کتب کا ذکر کام مجید میں صراحت کے ساتھ آگیا ہے کہ آپ ان کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

انتخاب المرسل
 اصحاب المرسل ان کا ذکر قرآن مجید میں قوت کلمن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت شعیبؑ بنی مضر کے طرف سے ہوئے تھے یا بنی نضیر کے۔
 دیکھنے سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت شعیبؑ مرسل اصحاب المرسل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ یہاں علامہ اس خصلت کے اپنی تفسیر میں یہ بتا رہے ہیں کہ وہ سب
 المرسل ہی مہم اسمہ شعیب (اور بھیچان کی طرف یعنی المرسل کی طرف ایک نبی جن کا نام شعیبؑ تھا اور وہ نبی بنی مضر کے تھے)۔

اہل مدین اور اصحاب ایکہ کی خرابی اہل مدین اور صحاب کیہ ہدایت کی طرف راہ ہوا مل تھے۔ وہ ہر روز اور ہر لمحہ بات راستے تھے۔ اپنے کے اپنے راستے پر چلتے اور دیتے کہ دیتے تھے۔ اس کے علاوہ بات پر کسی بھی کرتے تھے۔ راستوں پر بیٹھے رہتے تھے، دُکوں و دھڑات شعیبؑ کے پاس آئے جانے کے وقت تھے۔ وہ وہاں سے آتے نہیں جگ کرتے تھے۔ جب ان دُکوں کی شہرت کے باوجود حضرت شعیبؑ کے پاس آئے اور یہ ہمگی بنی لیسو حنہ بنیعیب و اندس امیر معین من فرس و لنعدن فی منا (۸۸ الف) ہے شک ہم تم کو اس شعیب ان دُکوں سمیت جو کہ تمہارے ساتھ ایمان لائے ہو کہ میں اپنے خاص کے خاص ہیں۔ یہ تو تمہارے مدد میں دوبارہ لوٹ آؤ۔

[illegible][illegible]

بادشاہ بن اور ایک سو تیس سال تک حکمران رہا۔ چونکہ اس کی زندگی ہی اس کے بھائیوں اور بیٹوں کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے اس کے بعد مرشد ذو مردان بن کریم بادشاہ بن اور ایک سو چالیس سال تک حکومت کرتا رہا۔ یہ پلے مقدم آراب میں رہتا تھا پھر حضرت موت آ گیا تھا۔ اس کے بعد مائتہ ذوقین بن مرشد ذی مردان تیس سال تک اور ذومیل بن ذی قیخان دس سال تک کے بعد دیگر حکومت کرتے رہے۔

ذومیل بن ذومیل حاکم حضرت موت : ذومیل بن ذوقین حضرت موت چھوڑ کر رخصت ہو گیا تھا۔ وہاں سے اس نے فخور جین پر فوج کشی کی اور اسے رفقہ کر کے قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد ذومیل بن ذومیل حضرت موت کا حکمران بنا۔ یمن کے حکمران میں سے یہ پہلا شخص ہے جو رومیوں سے لڑا۔ اسی نے یمن میں ریشم اور دیہان کج کیا تھا۔ اس کے بعد بدعات بن ذومیل نے چار سال حکومت کی۔ اس نے کوئی نئی چیز ایجاد نہیں کی اور نہ اسے کبھی ملک کی توسیع کا خیال پیدا ہوا۔

حماد بن بدعیل کا فارس پر حملہ : اس کے بعد بدعیل بن بدعات تخت پر بیٹھا۔ یہ ایک قاعدہ بنا کر اور چند ہی زمینیں کا عمل چھوڑ کر مر گیا۔ حماد بن بدعیل نے اس کے بعد اسی سال تک حکومت کی۔ اس نے فارس پر ساہو ذوالکثاف کے عہد حکومت میں حملہ کیا اور اسے ایسا پامال کیا کہ بہت عرصے تک حماد کی زبانتوں کے آثار فارس کے کھنڈرات میں نمایاں رہے۔ اس کے بعد یثرب ذوالملک و ثار بن خزیمہ بن بن منعم اور یثرب بن حذیمہ بن منعم اور ثار بن یثرب اس بعد ساجن "معروف بہ نمر" کے بعد دیگرے مذکورہ ترتیب سے حکومت کرتے رہے اور ساجن کے دور حکومت میں حبشہ یمن پر غالب آ گئے تھے۔

بنی جرہم کے متعلق روایت : جرہم کے بارے میں علامہ ابن سعید کی روایت یہ گواہی دے رہی ہے کہ جرہم کا ایک گروہ قوم حد کے زمانہ میں نزار ہے جسے عمار بن سب عرب عاربہ میں شمار کرتے ہیں اور یہ جرم جو یمن میں رہتا اور قحطان ابن عابر کا بیٹا تھا۔ اسے یعرب بن قحطان نے اپنے زمانہ حکومت میں حجاز کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد یاسیل اس کا بیٹا، اس کے بعد عبد الممدان بن جرہم اور سعید بن عبد الممدان اور عبد الستار ابن خلیلہ اور مضاض بن عبد الستار اور حرث کے بعد دیگرے مذکورہ ترتیب سے حجاز کے حاکم بنتے رہے۔ ان لوگوں کے بعد جرہم بن عبد یاسیل، اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو ابن الحرث، اس کے بعد بشیر ابن الحرث (اسکا بھائی) اور مضاض بن عمرو بن مضاض کے حاکم بنے، حضرت اسماعیل مدینے نے جو کہ عرب کے تیسرے گروہ کے جد امجد ہیں، جرہم ثانی میں نشوونما پائی تھی اور انہی کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اسی قبیلہ میں آپ کی شادی ہوئی تھی۔

آل سبا کا تعارف : اول سبا گزشتہ قبائل کی طرح فز نہیں ہوئی اور ان کی یادگار نسلیں اب بھی پائی جاتی ہیں۔ اور وہی دوسرے طبقہ کی ہوتی چلتی تصویریں ہیں۔ کسی نے جناب رسالت مآب ﷺ سے سبا کے بارے میں دریافت کیا تھا کہ وہ مرد تھا کہ عورت یا کسی زمین کے ٹکڑے کا نام تھا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سبا ایک شخص تھا۔ جس کے دس بیٹے تھے ان میں سے چھ یعنی (۱) مذحج (۲) کندہ (۳) ازد (۴) اشعر (۵) (انمار) (۶) حمیر یمن میں سکونت پذیر رہے اور چار (۱) غم (۲) جذا (۳) ماملہ (۴) غسان شام میں مقیم ہوئے۔

تذکرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

قحطان اور عربی زبان : اس سے پہلے ہم تحریر کر چکے ہیں کہ قحطان سے پہلے زمانہ، نوح تک اس گروہ کے آباء و اجداد عربی لغت سے واقفیت نہیں رکھتے تھے۔ جیسے کہ خود قحطان نے جو عرب کے دوسرے طبقہ کا جد امجد ہے۔ کچھ گروہ سے عربی سیکھی اور رفتہ رفتہ وہی عربی لغت اس کی نندہ نسلوں کی مادری زبان کے قائم مقام مانی گئی۔ اسی طرح اس کا بھائی فایع ابن عابر اور اس کے اجداد حضرت ابراہیم مدینے کے دور تک غمی زبان بولتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت اسماعیل مدینے کا زمانہ آیا ہے۔ جو عرب کے تیسرے طبقہ کے جد اکبر قرار دینے جاتے ہیں ورنہ انہوں نے جرہم سے عربی زبان کی تعلیم پائی اور وہی بنی اسماعیل کی مادری زبان سمجھی گئی۔ اقتضائے مقام اور مناسبت کلام کے خیال سے عرب کے اس تیسرے طبقہ کا بھی نسب اسی مقام پر بیان کیے دیتے ہیں۔ تاکہ کچھ اور اگلے گروہوں میں ایک انتظامی سلسلہ ہو جائے اور انساب عالم کا پورا پورا احاطہ ہو جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب:..... ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے آباؤ اجداد و نجی تھے اور نجی زبان بولتے تھے۔ چونکہ دنیا میں آپ کا نسب مکمل طریقے سے محفوظ رہا اور بعض مورخین کے خیال کے مطابق بنی آدم کی آئندہ نسلیں آپ کی اولاد و نسل میں سے شمار کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے اسلاف عرب کے اس طبقہ کے ہم عصر بھی تھے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کا نسب اور ان کی اولاد کے حالات کتاب کی شرط ملحوظ رکھتے ہوئے تحریر کئے جائیں۔ لہذا ہم سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نسبی سلسلہ چھیڑنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے متعلق ضروری امور کا اظہار کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اخبار و حالات لکھیں گے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نسب:..... اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ اور یہ آزر کے (جسے تاریخ یا تاریخ) کہتے ہیں اور آزر ایک بت کا نام تھا جس کے نام سے یہ لقب ہوئے۔ ابن ناخوری بن ساروخ (یا شورش یا ساروخ یا اشرف) بن ارگوان بن فنی (یا فانی) بن عامر (یا عنبر) بن شالخ (یا شلخ) بن ارغشذ ❶ بن سام بن نوح علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ علامہ ابو محمد کا یہ بیان ہے کہ میں نے یہ نسب توریت میں دیکھا ہے۔ ہو بہو اباسی پایا ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ بجائے ساروخ (اشرف) کے ساروخ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ طبری لکھتا ہے کہ شالخ اور ارغشذ کے درمیان ایک پشت اور گزاری ہے جس کا نام قینن تھا۔ توریت میں اس کا ذکر اس وجہ سے نہیں کیا گیا کہ یہ چودہویں تھا۔ اس نے خد ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ ابن حزم کہتا ہے کہ فالخ اور عابر کے درمیان بھی ایک نام چھوٹ گیا ہے۔ جو ملک صیدق کے نام سے مشہور تھا۔ اور وہ عابر کا بیٹا اور فالگ کا والد تھا۔ (واللہ اعلم)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر کے متعلق دلچسپ روایت:..... توریت میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے انتقال کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام تریپن سال کے تھے۔ کیونکہ ارغشذ سام کی صلب سے طوفان کے دو سال بعد پیدا ہوئے اور جب ارغشذ کی عمر پینتیس سال کی ہوئی تو شالخ پیدا ہوا۔ شالخ کی عمر تیس سال کی تھی کہ عابر پیدا ہوا اور پینتالیسویں سال کی عمر میں عابر سے فالخ اور فالگ کی عمر تیس سال کی تھی جب ارغو اور گو میں تارح پیدا ہوا اور جس وقت تارح کی عمر پچتر سال کی ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس حساب سے طوفان کے زمانے سے ویت ابراہیم علیہ السلام تک دو سو ستانوے سال بنتے ہیں۔ اور نوح علیہ السلام طوفان ❶ کے بعد تین سو پچاس سال تک زندہ رہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے انتقال کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام بنی آدم کے جوان کے بعد پیدا ہوئے ہیں جد علی ہیں اس اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام و آدم علیہم السلام کے بعد تیسرے جد علی قرار پائے۔

شہر بابل کی تعمیر:..... علامہ ابن سعید نے کتاب البدور سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے حام ابن نوح کی اولاد میں سب سے پہلے بادشاہت کی اور حکومت و سلطنت کی بنیاد ڈالی وہ کنعان بن کوش ابن حام بن نوح تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ کنعان کی وجہ سے کس زمانہ میں اپنی جائے ولادت شام سے زمین کے اس حصہ کی طرف آگیا تھا۔ جس کو اب سرزمین ”بابل“ کہتے ہیں۔ اور پھر ایک شہر اٹھارہ کوس مربع میں بابل کے نام سے آباد کیا۔ اس کے بعد نمرود نے اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا۔ یہ بہت بڑا عظیم الشان بادشاہ بنا۔ اس نے اکثر معمورات عالم پر قبضہ کر لیا۔ اس کی مرد و سروں سے زیادہ ہوئی۔ بنی حام حضرت سے یہ پہلا شخص ہے کہ جس نے دین صابیہ اختیار کر لیا تھا، اسی کی دیکھا دیکھی تھوڑے دن بعد اولاد سام بھی اس مذہب کی طرف مائل ہو گئی تھی۔

عابر بن شالخ اور نمرود کی جنگ:..... سام ابن نوح علیہ السلام جلد کے مشرقی جانب مقیم ہو گیا، یہ اپنے والد کا جانشین اور وصی تھا۔ اس کے بعد ارغشذ ابن سام اس کی املاک کا وارث بنا۔ ارغشذ ”روشن چراغ“ کو کہتے ہیں۔ یہ بہت بڑا عابد، پرہیزگار اور متقی شخص تھا۔ اس کے بعد شالخ ابن

❶ عرائس الجائس صفحہ ۶۳ پر تاریخ تحریر ہے۔ ❷ عبد الوہاب نجاری قصص الانبیاء صفحہ ۹۳ پر افکشاؤں تحریر ہے۔ ❸ طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام کی عمر مبارک چھ و سال تھی اور اس کے بعد ساڑھے تین سو سال زندہ رہے۔ اس حساب سے آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ساڑھے نو سو سال ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بھی بتایا گیا ہے۔ (ولسعد ارسلا نوحا الی قومہ فلیث فیہم الف سنۃ الا خمسین علما فاخذہم الطوفان وہم ظالمون) (سورۃ عنکبوت آیت ۱۴)

ارٹھنڈ اس کا جانشین بنا۔ اور ایک مدت دراز تک زندہ رہا۔ اس کے بعد عابر بن شالخ اس کی قنم مقامی پر مقرر ہوا۔ اسی نے کلدانیوں کو لے کر نمرود سے مقابلہ کیا تھا۔ لیکن نمرود اس پر غالب آگیا۔ اور اسے کوٹا سے نکال دیا، عابر ان لوگوں کے ہمراہ جو اس کے ساتھ تھے مجدل کی طرف جو فرات اور دجلہ کے درمیان واقع ہے چلا گیا۔

آل عابر بن شالخ: عابر بنانیوں کا جد امجد ہے اس کی صولت و حکومت مجدل میں قائم ہوئی۔ اس کے بعد فہلگ ابن عابر اس کا وارث اور جانشین بنا۔ یہ وہی ہے جس نے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد پر ملک تقسیم کیا تھا۔ اسی کے زمانے میں نمرود نے بابل میں ایک بڑا محل بنوایا تھا جس کا ذکر قرآن کریم میں آگیا ہے۔ فو کے بعد اکثر مورخین کے خیال میں اس کا بیٹا مکان جانشین بنا۔ اسی کے زمانے میں نبٹی اور جرملقہ اس خاندان پر غالب آئے اور مجدل میں اپنے رعب و صولت کا سکہ چلایا۔ مکان اسی حالت میں ایک بیٹا اتیانامی (اس بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ خضر علیہ السلام) چھوڑ کر انتقال کر گیا۔ باقی رہا رعو ابن قانع وہ اس واقعہ کے بعد کلوذا کی طرف چلا گیا اور وہیں اس نے اپنے بیٹے کو خبر سے نا حور اور نا حور سے تاریخ پیدا ہوا۔ تاریخ ابن نا حور ہی کو زر کہتے تھے۔ نمرود جرملقہ کے حکمرانوں میں سے ہے۔ اس کا نام با صد تھا۔ اور کوش ابن حام کا بیٹا تھا۔ (ابن سعید کا کل مہتمم ہوا جاتا ہے)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش: تاریخ جسے آزر بھی کہتے ہیں۔ تو ریت کے مطابق اس کے تین بیٹے ابراہیم، ناحور، ہاران تھے۔ ہاران اپنے والد کی حیات ہی میں اپنا ایک بیٹا (حضرت لوط علیہ السلام) چھوڑ کر مر گیا۔ حضرت لوط علیہ السلام روایت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں۔ مورخین حضرت ابراہیم کے مود (جائے پیدائش) میں اختلاف کرتے ہیں۔ طبری کہتا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اطراف کوٹا ① (نہ زمین سود) میں پیدا ہوئے۔ اور عامہ سلف اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، نمہ و دین کنعان ابن کوش بن سام کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ جب کہ کنعان (جمع کا بن) بتا رہا ہے تھے کہ ایک ایسا شخص پیدا ہونے والا ہے جو دین شامی کا مخالف ہوگا اور بتوں کو توڑ ڈالے گا۔ نمرود نے یہ سن کر پیدا ہونے والے نرکوں کے قتل کا حکم دے دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش: آپ کی والدہ نے ایک گڑھے میں جا کر وضع حمل کیا۔ جب آپ بڑے ہوئے اور عقوان شباب کو پہنچے اور ستاروں کو دیکھا تو ان سے ذات باری کو سمجھا اور نبوت حاصل کی تو آپ اپنے والد کے پاس آئے اور اسے توحید کی طرف بلایا۔ اس نے انکار کر دیا اس کے بعد آپ نے بتوں کو توڑ دیا، اس جرم میں آپ کو نمرود کے سامنے پکڑ کر لایا گیا اور اس کے حکم سے آگ میں ڈالے گئے۔ ② اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا ٹھنڈا کر دیا کہ جس سے ان کو بالکل اذیت نہیں پہنچی جیسا کہ قرآن میں موجود ہے۔ نمرود نے یہ عجیب واقعہ دیکھ کر قہر بانی کرنے کے لئے کہا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو قبول نہ کرے گا، جب تک تو ایمان ③ نہ لائے گا نمرود نے کہا کہ مجھ سے یہی ایک کام نہیں ہو سکتا۔

(مترجم)۔ اکثر مورخین کا یہ خیال ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر نے اپنی زوجہ سے وضع حمل کے بارے میں معلوم کیا تھا۔ اور انہوں نے بڑی بے پرواہی سے کہہ دیا تھا کہ ”ہاں میرا بیٹا پیدا ہوا تھا لیکن اسی وقت مر گیا“۔ آزر کو کیونکہ بیوی پر زیادہ اعتقاد تھا اس لئے اس واقعہ کی اس نے زیادہ تفتیش نہیں کی اور بعض یہ کہتے ہیں کہ آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں معلوم تھا لیکن اس نے نمرود کے خوف اس واقعہ کو چھپایا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جب گڑھے میں رہے اس وقت تک آپ کی والدہ اکثر آپ کو دیکھنے جایا کرتیں اور دودھ پلا کر آجایا کرتیں تھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے جتنا دوسرے ایک مہینے میں نشوونما پاتے ہیں۔

تھوڑے دنوں میں آپ جوانی کے قریب پہنچ گئے اور اپنے والد آزر کے ہمراہ شام کے وقت گڑھے سے نکل کر اس ویرانے سے گھر کے

① دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ثعلبی کی عرائس، ج ۱ ص ۶۳ پر۔ ② قرآن کریم میں یہ اعتقاد رکھنے کے لئے دیکھیں سورۃ نبی، آیت نمبر ۶ سے ۱۲۔

③ یعنی جب تک اپنے ساتھ دین (بت پرستی) چھوڑ کر ایمان نہ لائے گا اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی قربانی قبول نہیں کریں گے۔

لئے رہ نہ ہوئے راستے میں جو جانور ملتا تھا اس کا آپ پوچھتے اور آزر کہہ دیا کرتا تھا یہ بکری ہے وہ اونٹ ہے وہ یہ گائے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سن کر دل میں کہتے تھے کہ ان مخلوقات کا کوئی رب (پرورش کرنے والا) ضرور ہے۔ جب رات ہوئی اور آسمان کی طرف آپ نے سر اٹھا کر دیکھا ایک ستارہ ۱۰ نظر آیا آپ بے ساختہ کہہ اٹھے ہذا ربی (یہ میرا رب ہے) جب وہ نظروں سے غائب ہو گیا تو آپ فرمانے لگے لا احب الا فلین (میں چھپ جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا) پھر تھوڑی دیر بعد چاند کا نور نظر آیا اور اسے ستارے سے زیادہ روشن دیکھا تو پھر بول اٹھے ہذا ربی (الانعام ۷۷) جب وہ بھی غائب ہو گیا تو فرمانے لگے لنن لم یھدنی ربی لا کونن من القوم الضالین (الانعام ۷۸) یعنی اگر مجھ کو میرا رب ہدایت نہیں کرتا تو بے شک میں بھی گمراہ قوموں میں شامل ہو جاتا) غرضیکہ یہ پہلی رات جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آبادی میں گزری تھی گزر گئی اور صبح کو آفتاب کی تیز روشنی نظر آئی تو آفتاب دیکھ کر کہہ اٹھا ربی ہذا اکبر (الانعام ۷۹) جب شام ہوئی اور آفتاب بھی گم ہو گیا تو آپ کے ذہن مبارک میں یہ خیال گزرا جو بہ لے والی چیز ہے وہ یقیناً نئی پیدا ہونے والی ہے اور جو خود پیدا ہو وہ ہرگز خدا ہونے کے قابل نہیں ہوگا۔

اس کے علاوہ یہ سب چیزیں ظاہر و غائب ہوتی رہتیں ہیں تو یقیناً ان کے ظاہر اور غائب کرنے والا کوئی اور ہوگا وہی پرستش کے قابل اور خدائی کے لائق ہوگا، اسی لئے آپ نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا یقوم انی بریء مما تشرکون (الانعام ۷۹) (اے قوم میں بے زار ہوں ان سے جن کو تم شریک کرتے ہو) انی وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین (الانعام ۸۰) (میں نے ان سب کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اس کی طرف رخ کیا جس نے مجھے وآسمان کو پیدا کیا ایک طرف کا ہو کر اور میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرتے ہیں)۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ستارے، چاند اور سورج کو دیکھ کر بار بار ”ہذا ربی“ کہنا اور اس سے گریز کرنا اس وجہ سے نہ تھا کہ آپ اپنے خالق کو نہ جانتے تھے یا کہ مشکوک حالت میں تھے۔ جیسا کہ ہمارے اس دعوے کی گواہی کلام پاک کی یہ آیت کریمہ دے رہی ہے وَلَقَدْ اٰتٰیْنَا اِبْرٰہِیْمَ رٰشِدًا مِّنْ قَبْلِ وَکَناہِ عٰلَمِیْن (الانبیاء ۵۱) (بے شک ہم نے ابراہیم کو دیا علم و فہم، اس سے پہلے کہ وہ باغ ہوتے اور ہم اس بات کو جانتے تھے کہ وہ اس کا اہل ہے۔

ہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب آپ کو علم و فہم پہلے سے عطا کر دیا تھا، تو پھر کیا وجہ تھی کہ آپ ستارے، چاند اور سورج کو دیکھ کر بار بار ہذا ربی کہہ رہے تھے لیکن ساتویں پارہ کی اس آیت کریمہ پر غور کرنے سے یہ شبہ پیدا نہیں ہو سکتا وَکَذٰلِکَ سَرٰی اِبْرٰہِیْمَ مَلٰکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیْکُوْنُ مِنَ الْمَوْقِیْن (الانعام ۷۶) (اور اسی طرح ہم دکھانے لگے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلطنت آسمانوں اور زمینوں کی تاکہ اس کو یقین ہو جائے) یعنی خطرات بشریہ دور ہو کر اس کو یقین ہو جائے کہ اللہ جل شانہ و صداور خالق ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرصے تک اپنے اس خیال کو کسی پر ظاہر نہیں کیا اور مسلسل جب آزر بت بنا کر فروخت کرنے کے لئے دیتا تھا بلا تامل بازار میں بتوں کو بیچنے کے لئے لے جاتے تھے اور بلند آواز سے فرماتے تھے من یشترى مالا بضره ولا ینفعه کون شخص ایسی چیز کو خریدے گا جو نہ نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع (لوگ یہ سن کر بڑے حیران ہوتے تھے اور ان کے پاس نہیں جاتے اور نہ ان سے بتوں کو خریدتے تھے۔ جب شام ہوتی تو آپ نہر کی طرف جاتے اور بتوں کی گردنیں پکڑ پکڑ کر پانی میں ڈبوتے اور تیزی سے طور پر اشربہ اشربہ (پی لے پی لے) کہتے تھے۔

”ہستہ آہستہ لوگوں میں یہ باتیں مشہور ہو گئیں کچھ زمانہ تو اس طرح گزر گیا کہ لوگ ان کی باتوں کو ان سے بھروسے پن و رھیل کو دے پر محمول کرتے لیکن جب ان کو خلعت نبوت سے سرفراز فرمایا گیا اور علانیہ توحید اور اللہ کی عبادت اور اس کے سچے دین کی تعلیم و دعوت دینے لگے تو اس وقت لوگوں کے کان کھڑے ہو گئے اور آپس میں اکثر جملوں میں ان کے خلاف مشورے کرنے لگے، سب سے پہلے

جس کو ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے سچے دین کی طرف بلایا وہ آپ کا والد آزر تھا لیکن اس کی قسمت میں دولت ایمان نہیں تھا چنانچہ اس نے آپ کے کہنے پر توجہ نہیں دی۔

اللہ جل شانہ نے ان سوالات و جوابات کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کے درمیاں ہوئے تھے بستر ہوئیں پارہ سورۃ انبیاء میں اس طرح بیان فرمایا ہے اذ قال لأبيه وقومه ما هذه التماثيل التي انتم لها عاكفون (الانبیاء ۵۲) (جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد آزر کو اور اپنی قوم یا نمروود بن کنعان اور اس کے ساتھیوں سے کہا کہ یہ کیا صورتیں ہیں جن سے تم لگے بیٹھے ہو) فقالوا وحدها آباءنا نالها عابدين (الانبیاء ۵۳) ان لوگوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعتراض کا جواب تو نہ دیا جاسکا لہذا اب وہ کھل کر کہنے لگے ہم نے اپنے باپ دادا کو انہیں پوجتے پایا اسی وجہ سے ہم بھی انہیں پوجتے ہیں قال لقد کتسم انتم و اباؤکم فی صلل میں (الانبیاء ۵۴) (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ان کا لغو جواب سن کر فرمایا کہ جب تم لوگ ان بتوں کو ان کی دیکھا دیکھی پوجتے ہو تو بیشک تم اور تمہارے آباؤ اجداد کھلم کھلا گمراہی میں ہو) فقالوا اجتنتنا بالحق ام انت اللاعینا (الانبیاء ۵۵) (اور ان بت پرستوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس کہنے سے کہ ”تم اور تمہارے آباؤ اجداد“ کھلم کھلا گمراہی میں تھے“ یہ شبہ پیدا ہوا کہ شاید مذاق میں نہ کہہ رہے ہوں چنانچہ اس خطرہ کو ان لوگوں نے ظاہر کر دیا اور گھبرا کر کہنے لگے تم ہمارے پاس یہ سچی بات لے کر آئے ہو یا مذاق میں کہہ رہے ہو) فقال بل ربکم السموات والارض الذی فطرہن وانا علی ذالکم من الشہدین (الانبیاء ۵۶) (ابراہیم علیہ السلام چونکہ علیم و ہدایت کے لئے آئے تھے اس لئے ان لوگوں کے اس خیال کو آپ نے مذاق میں نہیں کہا اس طرح دور فرمایا کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ خدا نہیں ہیں بلکہ تمہارا رب وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا اور میں اسی بات کا قائل ہوں)۔

خداؤں کی عظمت دکھانے کا پروگرام:..... ان کی تقریر کے بعد ظاہر ہے وہ لوگ خامود تو ضرور ہو گئے لیکن ادھر ان لوگوں کو یہ فکر ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے خداؤں (بتوں) کی عظمت دکھانی چاہیے تاکہ اس کے خیالات اور خدشات دور ہو جائیں اور ادھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ان بتوں کی بے بسی اور بے بسی اندھوں پر ثابت کر دینی چاہیے تاکہ یہ خدا کو بھولے ہوئے گمراہ اپنے بے ہودہ خیالات سے باز آجائیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پروگرام:..... چنانچہ جب ان لوگوں کی عید کا دن آیا تو یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے ابراہیم ”تم ہمارے خداؤں (بتوں) کو بڑا ذلیل کہا کرتے ہو، چلو آج ہم تمہیں اپنے خداؤں (بتوں) کا جاہ جلال دکھاتے ہیں مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان لاگوں کو ”انسی سقیم“ (میں بیمار ہوں) کہہ کے ٹال دیا اور جب یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس نا اُمید ہو کر جا رہے تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دبی زبان سے فرمایا و تالٰہ لا کیدن اصنامکم بعد ان قولو امد برین (الانبیاء ۵۷) (اور اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کا عراج کروں گا جبکہ تم پیٹھ پھیر کر جا چکو گے) ان حملوں کو ایک دو آدمیوں نے ان میں سے سن بھی لیا تھا۔

بتوں کو توڑ ڈالنا:..... ابراہیم علیہ السلام ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد بت خانہ میں گئے، بہت بڑی زینت اور آرائش نظر آئی، ایک بہت بڑا بت ہیروں کے تخت پر رکھا ہوا تھا اور اس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے بت مناسب طریقے سے رکھے ہوئے تھے اور سب کے سامنے عمدہ عمدہ کھانے پینے ہوئے تھے پہلے تو آپ علیہ السلام نے ان بتوں سے طنزیہ طور پر فرمایا لا تاکلون (الصفۃ ۹۱) (تم لوگ کیوں نہیں کھا رہے) جب اس کا جواب کچھ نہ ملا تو پھر دوبارہ آپ نے کہا مالکم لا تنطقون (الصفۃ ۹۲) (تم کو کیا ہو گیا ہے تم بولتے نہیں ہو) جب اس کا بھی کچھ جواب نہیں ملا تو آپ ان بتوں کو توڑنے میں مصروف ہو گئے جیسا کہ یہ آیت کریمہ فراغ علیہم ضرباً بالیمین (الصفۃ ۹۳) (پھر متوجہ ہوا ان پر داہنے ہاتھ سے) یا پوری

۱ سال میں ایک دن یہ لوگ بتوں کو نہلاتے تھے اور اچھے کپڑے پہنا کر ان کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھتے تھے اور تکلف کا لباس پہن کر عید گاہ میں جاتے تھے اور جب لوٹ کر آتے تو بتوں کو سجدہ کر کے کھانے کو تیر کا کھاتے تھے۔

قوت سے) سے مفہوم ہوتا ہے چنانچہ اس بت خانہ میں جتنے بت تھے، بڑے بت کے علاوہ ان سب بتوں کو زیاہ ورس سے تاندھتے یہ پناہ قیصر رہے۔
واپس آگئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الزام: جس وقت وہ لوگ عید گاہ سے واپس آئے تو بتوں کو اس خراب حالت میں دیکھ کر کہنے لگے۔ مس فعل بالہتنا انہ لمن الظالمین (الانبیاء، ۵۱) (جس نے یہ کام ہمارے بتوں کے ساتھ کیا ہے بے شک وہ ظالموں میں سے ہے) ایک نے بتوں کے کہہ کل کا کر بے کہ ایک جوان جسے لوگ ابراہیم کہتے ہیں ان کی برائیوں پر رہا تھا ممکن ہے کہ یہ کام اسی کا ہو چنانچہ لوگوں نے اس واقعہ سے نمبر ۱۰۰ تلخ کیا۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بغیر کسی حجت و دلیل کے اپنا تک رفقہ کر لیا معیوب سمجھ کر کہا، اچھا اتنا ہمارے سامنے۔ وہ شاید پتھرائی اس کی گواہی دے سکیں۔“

نمرود کے ہاں پیشی: یہ سنتے ہی سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں نمرود کے دربار میں رفقہ کرانے نمرود نے ان سے پوچھا، انت فعلت هذا بالہتنا یا ابراہیم (الانبیاء، ۶۲) اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے خداؤں (بتوں) کے ساتھ یہ کام کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے جواب میں صریحاً انکار نہیں فرمایا بلکہ اشارہ فرمایا بل فعلہم کسروہم هذا فاسئلوہم ان کاوا یسطقون (الانبیاء، ۶۳) بلکہ یہ کام ان کے اس بڑے نے کیا ہے۔ سو ان سے پوچھا، اے نمرود بتوں کیس تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان غلطیوں سے بتوں کے چہروں پر غبر، تشویش کے آثار کی حد تک نمایاں ہو گئے اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے انکم ائمہ الظالمون (الانبیاء، ۶۶) (بے شک تم سب ظالم ہو)۔

پھر چند لمحوں بعد چونکہ شیطان نے ان کی عقل کی آنکھوں پر ناحق شناسی کے پردے ڈال دیے تھے اس سے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مخفی ہو کر کہا لقد علمت ما هؤلاء یسطقون (الانبیاء، ۶۵) (بے شک تجھ کو معلوم ہے کہ یہ بولتے نہیں) اسی وجہ سے ان بتوں سے پتھرائے گئے کہ یہ ہو، دیکھو ابراہیم علیہ السلام سچ بتاؤ کہ یہ کس کا کام ہے، ابراہیم علیہ السلام نے ان لوگوں کی یہ جہالت میرا قریب تر فرمایا افتعدون من دون اللہ مالا یفعلکم شیئا ولا یصبرکم اف لکم ولما تعدون من دون اللہ افلا تعقلون (الانبیاء، ۶۶) (یہ تمہارا اللہ ہے سوا کی اور ایسے پوجتے ہو جو کہ تم کو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، تلف ہے تم پر اور اس پر جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو کیا تم نہیں سمجھ سکتے ہو)۔

نمرود کا مناظرہ: پھر نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا ”کیا تم نے اپنے اس رب کو دیکھا ہے جس کی عبادت کرتے ہو“ اور وہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم لوگوں کو بدلات ہو؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ربی الذی یحیی ویمیت (البقرہ ۲۵۸) (میرا وہ رب ہے جو کہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے) نمرود کے ہاں یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سن کر خاموش ہو گئے اور نمرود نے ان کو فراء و طلب کیا جو جب القتل ہو چکے تھے ان دونوں میں سے ایک کے قتل کا حکم دیا اور دوسرے کا جرم معاف کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متوجہ ہو کر دیا ابراہیم علیہ السلام نے یہ ایک ومارا ریب کو زندہ کر دیا، اس اعتبار سے میں بھی مارتے اور زندہ کرتے ہوں تمہارا رب میں مجھ سے زائد کوئی صفت نہیں ہے، بات بتاؤ جو تمہارا رب میں ہوا اور مجھ میں نہ ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسکت دلیل: چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا ان اللہ یاتنی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب (البقرہ ۲۵۸) (بے شک اللہ تعالیٰ آفتاب کو شرق سے طلوع کرتا ہے ہذا تو مغرب سے اس کو نکال رہا ہے۔ نمرود سے اس سوال کا چہرہ جواب نہ بن پڑا اور اپنا منہ لے کے خاموش ہو گیا اور اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کے دربار سے اٹھ کر چلے گئے تب انہوں میں مشورہ ہونے لگا۔ بعضوں نے قتل کرنے کا مشورہ دیا، کسی نے شہر بدر کرنے کی طرف اشارہ کیا اور اکثر لوگ اس رائے سے متفق ہو گئے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام پر یہ

① اس روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہیزن نامی ایک شخص کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قتل پر متہم کیا گیا تھا لیکن ہیزن جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قتل کے لئے گیا تھا تو انہوں نے زمین میں جنس کیا خدا علیہ السلام۔

جائے چنانچہ نمرود نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا اور لکڑیاں جمع کئے جانے کا حکم صادر کر دیا۔

آگ روشن کرنے کی تیاری:..... ہمارے ناقص خیال میں نمرود کی سلطنت میں شاید ایسا کوئی شخص نہ تھا جس نے کم و بیش اس حکم کی تعمیل نہ ہو۔ اس لئے تھوڑے وقت میں بے انتہا لکڑیاں جمع ہو گئیں۔ اور آگ جلائی گئی۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بحقیقت میں رکھ کر اس آگ میں جسے ایک دنیا کے بت پرستوں نے روشن کیا تھا ڈالا گیا اس وقت عجیب کیفیت تھی سوائے تھلکین (یعنی انسان اور جناب) کے تمام عالم زبان حال سے کہہ رہا تھا۔ اگر حضرت ابراہیم کو آج جلا دیا گیا تو کوئی شخص دنیا میں تیرا نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ تو اگر ہم کو اجازت دے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کریں۔ جناب باری سے حکم ہوا۔ ان استغاث بشی منکم فلتصروہ وان لم یدع غیری فاننا لہ (اگر وہ تم میں سے کسی سے مدد چاہے تو تمہیں اجازت ہے۔ یہ مدد کر۔ اور اگر اس نے میرے سوا کسی دوسرے کو نہ بلایا تو ہم تو اس کی مدد کے لیے موجود ہی ہیں۔) اس اجازت کے بعد بعض نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اما الیک حاجۃ (کیا تمہیں کچھ ضرورت ہے) لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صاف یہی جواب دیا اما الیک فلا (ہاں ہے مگر تجھ سے نہیں) یہ ایک ایسا جواب دیا تھا۔ جو درحقیقت لا جواب امداد کی شاہ کے موافق تھا۔ یوہی کائنات سوائے انسان جنات کے یہ تماشا حسرت و افسوس کی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں:..... جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ کے ڈھیر کے قریب پہنچے تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر بارگاہ الہی میں عرض کیا: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِي السَّمَاوٰتِ الْوَاحِدُ فِي الْاَرْضِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (اے خدا تو اکیلا ہے آسمان میں اور تو اکیلا ہے زمین میں کافی ہے مجھ کو اللہ اور وہ بہت اچھا حمایتی ہے)۔ ابھی آگ کے شعلوں کا آپ کے مبارک بدن پر اثر بھی نہ پہنچے پایا تھا کہ یسار کوئی برداو سلاماً علی ابراہیم (الانبیاء ۶۹) (اے آگ سرد ہو جا۔ اور سلامتی بن جا ابراہیم کے لئے) کے خطاب نے اس آگ کو گلزار بن دیا اللہ جل جلالہ، عم نوالہ، سداً کالفظ بردا کے بعد فرماتا تو ابراہیم کو سردی کی شدت سے روحانی تکلیف پہنچتی اور وہی روح کی جدائی کا باعث بن جاتی اور اسی طرح اگر یہ حکم باری مطلق چھوڑ دیا جاتا اور ”علی ابراہیم“ کے ساتھ قید نہ لگائی جاتی تو یقیناً دنیا بھر کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی اور آج آگ کا کہیں نام و نشان نہ ملتا۔ واللہ اعلم۔

نمرود کے دماغ میں بہت عرصے تک خیال یقینی صورت اختیار کئے رہا کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کام تمام کر دیا ہوگا۔ لیکن ایک روز اتفاق اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں بیٹھا ہوا دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور اس نے اسی وقت اپنی قوم کو بل کر کہا، مجھ کو شبہ سا ہو گیا ہے کہ ابراہیم زندہ ہے، اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرے لیے ایک ایسی اونچی عمارت بناؤ کہ جس سے میں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھ سکوں۔

نمرود کی حیرانی:..... نمرود کی زبان سے یہ فقرہ تمام ہونے بھی نہ پایا تھا کہ لوگ دوڑ پڑے اور عمارت بنانے میں مصروف ہو گئے، زیادہ مدت نہیں گزری تھی کہ وہ عمارت بن کر تیار ہو گئی اور نمرود اس عمارت پر چڑھ کر آگ کی طرف دیکھنے لگا اسے اس مرتبہ پہلے سے زیادہ تعجب اس وجہ سے ہوا کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صورت و شکل کا آدمی بیٹھا ہوا دیکھا تھوڑی دیر تک خاموشی کے عالم میں دیکھتا رہا۔ اس سے صبر نہ ہو سکا تو چلا کر کہنے لگا۔ ”اے ابراہیم تیرا خدا بہت ہی بڑا ہے، اس کی قدرت و عزت اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے، کیا تجھ میں اتنی طاقت ہے کہ اس آگ سے تو صحیح و سالم نکل آئے؟“ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ ”ہاں ممکن ہے جس خدا نے مجھے یہاں صحیح و سالم رکھا۔ اس کی قوت و مدد سے میں باہر آ سکتا ہوں۔“ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کہہ کر اٹھے اور بہت اطمینان سے خراماں خراماں آگ کے ڈھیر سے باہر آ گئے، نمرود نے پوچھا کہ اے ابراہیم علیہ السلام تمہارے پاس تمہارا ہی ہم شکل کون شخص بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا کہ وہ ”ملک الظل“ تھا، اللہ جل شانہ نے اسے میرے پاس سے بھیج دیا تھا کہ وہ مجھ سے باتیں کرے تاکہ تمہاری کی تکلیف مجھے نہ پہنچے۔ (مترجم)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت:..... اس واقعہ کے بعد نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا، میں اس چیز کے بدلے جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو تمہارے رب کے لیے قربانی کرنا چاہتا ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ جب تک تو اس ذات واحد پر ایمان نہ لائے گا، اللہ جل

شانہ تیری کسی عبادت کو قبول نہیں کرے گا۔ نمرود نے کہا ”میں ایک یہی کام تو نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ میری شان کے خلاف ہے، اس کے بعد اس نے چار بزار گایوں کی قربانی کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی، اس کے بعد اللہ جل شانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہجرت کا حکم دیا چنانچہ اب آپ اپنے والد تارح اور ناحور بن تارح اور ان کی بیوی ملکابنت ہاران (تارح کے بھائی) اور حضرت لوگ بن ہاران ۱ اور سارہ زوجہ ابراہیم علیہ السلام کے ہمراہ کلدانیوں کی سرزمین سے ہجرت کر کے ہران ۲ چلے گئے۔

حضرت سارہ ۳:۔ لوگوں نے کہا ہے کہ سارہ ملکابنت ہاران کی بہن تھیں۔ اور بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ شاہ نون کی بیٹی تھیں۔ جب ابن ابراہیم قبول کرنے کی وجہ سے ان کی قوم نے ان پر طعنہ زنی کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے اس شرط پر نکاح کر لیا کہ ان کو کوئی قسم کی تکلیف نہ دے گا۔ لیکن توریت میں ہے کہ حضرت سارہ سرزمین کلدانیوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ترائان آئیں اور یہاں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کا نکاح ہوا۔ علامہ سیبلی نے لکھا کہ حضرت سارہ ہاران ابن ناحور کی بیٹی تھیں۔ جو ابراہیم علیہ السلام کے چچا تھے۔ اور جس ہاران کے حضرت موط علیہ السلام بیٹے ہیں وہ تارح ابن ناحور کا لڑکا ہے اور حران میں قیام کے دوران تارح (آزر) کا دوسو پچاس سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مصر میں آمد:۔۔۔ اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے کنعان کی طرف ہجرت کی (جہاں پر ان کی نسل کی ترقی کی ابتداء ہوئی اور یہی وہ سرزمین تھی کہ جس کو دینے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا) کچھ برس کی عمر میں آپ نے وہاں آ کر قیام کیا۔ جہاں اب بیت المقدس ہے۔ پھر تھوڑے دن بعد جب کنعان میں قحط پڑا تو آپ اپنے اہل بیت کے ساتھ مصر چلے گئے۔

حضرت سارہ کی گرفتاری اور رہائی:۔۔۔ اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اہل بیت کے ساتھ مصر میں ایسے مقام پر سکونت پذیر ہوئے تھے جہاں آپ کو کوئی پہچانتا نہ تھا۔ لیکن حضرت سارہ کا حسن و جمال کچھ ایسا معمولی تو تھا نہیں۔ رفتہ رفتہ اس کی خبر فرعون مصر کو پہنچی، اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو طلب کر کے حضرت سارہ کے بارے میں پوچھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خیال سے شاید مجھ کو قتل کر کے سارہ کو زبردستی نہ لے لے یہ کہہ دیا کہ میری بہن ہے لیکن فرعون نے اس پر توجہ نہیں دی اور حضرت سارہ کو اپنے آدمیوں سے اپنی خلوت خاص میں گرفتار کر کے منگوا لیا۔ جب اس نے ایک ہار یا بروایت مؤرخین تین ہار حضرت سارہ کا رخ کیا تو اس کے ہاتھ ہر مرتبہ خشک ہو گئے۔ یا کہ اس پر صرعی (مرگی والی) کیفیت طاری ہو گئی اور ہر مرتبہ سارہ کی دعا سے اپنی اصلی حالت پر آ گئے۔ تب چوٹی یا دوسری بار اس نے سارہ سے اپنی اس بے جاد لیری کی معافی مانگی اور ہاجرہ ۴ آپ کی نذر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیج دیا۔

۱ سورہ عنکبوت آیت نمبر ۳۶ میں ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا آمن لہ لوط وقال انی مهاجر الی ربی انہ هو العزیز الحکیم ترجمہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے اور فرمایا کہ میں بھی اپنے رب کی طرف ہجرت کر کے جانے والوں میں سے ہوں۔ بے شک بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔ ۲ طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے یہی شہر آباد کیا گیا تھا۔ قدیم شہروں میں اسے شمار کیا جاتا ہے۔ ۳ ہاجرہ اسماعیل کی والدہ کا نام عبرانی زبان میں ”ہاجرہ“ ہے۔ رقیوں بادشاہ مصر کی بیٹی تھیں۔ یہ رقیوں شہر بابل کا رہنے والا تھا جو افلاس اور تنگ دستی کی وجہ سے بابل چھوڑ کر مصر آ گیا تھا۔ اور اپنی ذاتی لیاقت اور دانشمندی سے اراکین سلطنت میں داخل ہو گیا۔ پھر بہتہ بہتہ مصر کا بادشاہ بن بیٹھا تھا۔ سب سے پہلے جس کا لقب فرعون ہوا اور یہی شخص ہے۔ اسی کے عہد حکومت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین سے قحط کی وجہ سے اپنے اہل بیت سمیت آئے تھے۔ (سفر ایشیا میں ایسا ہی لکھا ہے)۔

۴ موطور سے اکثر لوگ بغیر سمجھے بوجھے کہا کرتے ہیں ”ہاجرہ“ باندنی تھیں، لیکن وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ ہانغار و رقیوں دونوں الفاظ عبرانی کے ہیں۔ ورجب نہیں کہ یہ سی قبیلہ سے ہو جس کے ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ گو اس کی گواہی کافی نہیں مل سکتی اور بظاہر زمانہ قحط میں شاید اسی خیال سے کہ بادشاہ مصر آپ کی قوم و ملک کا باشندہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مصر جانے کا ارادہ کیا ہو جیسا کہ اکثر ہر شخص کو ایسے مواقع پر اس قسم کے خیالات پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔

مفسرین توریت نے ہاجرہ کو بادشاہ مصر کی بیٹی تحریر کیا ہے چنانچہ بی شلو مو اسحاق نامی مفسر توریت مقدس کتاب پیدائش کے سولہویں باب کی پہلی آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔ وہ فرعون کی بیٹی تھی۔ جب دیکھا ان کرامات کو جو حضرت سارہ سے واقع ہوئیں تب کہا بہتر ہے کہ میری بیٹی ان کی خادمہ بن کر اس گھر میں رہے اس سے۔ دوسرے گھر میں ملکہ بن کر رہے۔ اس کے علاوہ اس زمانہ کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت میں لوٹڈی اور غلام و دھڑ کے ہوتے ہیں۔ ایک تو خریدنے سے ”مشفق کشف“ کہتے ہیں۔ دوسرے جنگ سے اور وہ ”شیبوت حرب“ کہلاتے تھے۔ تیسری صورت یہ تھی کہ ان کی اولاد لوٹڈی غلام کہے جاتے تھے۔ (بقیہ نقلے سہمی)

حضرت ہاجرہؑ۔ طبری نے لکھا ہے کہ جس فرعون نے حضرت سارہؑ کا ارادہ کیا تھا۔ وہ سن بن عوان (ضحاک کا بھائی) تھا۔ ظاہر یہ ہے کہ سن بن قبط کے بادشاہوں میں سے ہے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اہل بیت کے ساتھ شام میں کنعان کی طرف چلے گئے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ جس فرعون نے حضرت سارہؑ کا رخ کیا تھا اور جس کے ہاتھ خشک ہو گئے تھے یا وہ مرگئی میں مبتلا ہو گیا تھا وہ شاہ اردن ہے اور اس نے حج ہونے کے بعد حضرت ہاجرہؑ کو آپ کی خدمت کے لیے اکودے کر رخصت کیا جو قبطی بادشاہ کی لونڈی تھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کنعان میں آمد: حضرت ابراہیم مصر سے نکل کر اپنے متعلقین کے ساتھ کنعان کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور مقام حیرن میں (جس کو اب مقام خلیل کہتے ہیں) پہنچ کر قیام کیا۔ یہ وہی مقام ہے جس کو سابقہ مشنری اور زم و کتبہ ہیں۔ اور متبرک سمجھ کر عودہ فیہرہ جلاتے ہیں۔ عبرانیوں نے اسی کا نام ایلیا (اللہ کا گھر) رکھا۔

حضرت لوط علیہ السلام کی علیحدگی: حضرت لوط علیہ السلام یہاں تک تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رہے لیکن اب یہاں موشیوں کی کثرت اور ہندو زاروں کی قلت کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر فلسطین کی طرف جانے والے ہیں۔ اگرچہ ہمارے مؤرخ نے ان کی سرگذشت اسی مقام پر تحریر کی ہے لیکن ہم ان کا حال مستقل طور پر آئندہ لکھیں گے۔ اس موقع پر اس دلچسپی کو جو کہ ابوالخیرؒ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حال سے پیدا ہو رہی ہے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش: مصر سے واپسی کے بعد دسویں سال حضرت سارہؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہؑ سے نکاح کرنے کی اجازت دی۔ اس خیال سے کہ شاید اللہ جل شانہ انہی سے کوئی بیٹا مرحمت فرمادے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹا کی دعا فرمائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا اور حضرت سارہؑ کی عمر زیادہ ہوئی تھی وہ بیٹا ہونے سے ناامید ہو چکی تھیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہؑ سے نکاح کیا تو آپ کی چھپسی برس کی عمر میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اللہ جل شانہ ہاجرہؑ سے پیدا ہوئے، جناب باری سے یہ حق نازل ہوئی کہ اس بیٹے کی بارہ اول دیں ہوں گی۔ اور ہر ایک بڑے سلسلہ کا رئیس ہوگا، حضرت سارہؑ کے بعد غیرت نے اس بات پر مجبور کیا کہ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہاجرہؑ کو نکالنے کا دباؤ ڈالا۔

① کامل ابن اثیر میں لکھا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پیدائش کے بعد سارہؑ کو بہت بڑا صدمہ ہوا۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ نے ان کے بطن سے اسحاق علیہ السلام کو پیدا کیا۔ جب یہ دونوں بھائی کچھ بڑے ہوئے تو آپس میں چھوچھوٹ چھڑا ہوئی جس کی وجہ سے حضرت سارہؑ نے غصہ میں آکر ان دونوں ماں بیٹوں کا نکالنے کا دباؤ ڈالا۔ اور یہ کہا کہ ان کو کسی شہر واپس قریہ میں نہ ٹھہرانا اللہ جل شانہ نے مکہ کی طرف لے جانے کا حکم صادر فرمایا۔

(بقیہ مذکورہ صفحہ سے آئے) جو درحقیقت تیسری قسم نہیں ہے بلکہ انہی پہلی دونوں قسموں میں یہ داخل ہے ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی ثابت نہیں ہوئی پھر اس کو لونڈی کہنا رہائی نہیں ہے تو کیا ہے؟

اب رہی یہ بات کہ سارہؑ نے اس کو لونڈی کیوں کہا، اس کی وجہ ظاہر ہے کہ جب دو عورتیں ہی ان خصوص دوسو انوں میں تکرار ہوتی ہے تو جس کی زبان زیادہ چلتی ہے وہ دوسری کی وقار سے یہ بات چھٹکتی رہتی ہے لیکن اس کہنے سے وہ حقیقت وہی نہیں ہو جاتی جو دوسری کہتی ہے اور اگر درحقیقت حضرت ہاجرہؑ لونڈی ہوتیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام لونڈی زادہ ہوتے تو سارہؑ ان دونوں ماں بیٹوں کو نکال دینے کا یعنی حاق وینے کی درخواست نہ کرتیں۔ کیونکہ ان کی شریعت میں وندہ وروندہ زیادہ دینی اور یوں سے بیٹے کے ہوتے ہوئے میراث نہیں ملتی تھی۔ اس کے ساتھ اس کا والد اپنی زندگی میں پہنچے۔ یہاں پر کسی طرح مطلقہ دینی اور اس کے بیٹے میراث نہیں ملتی تھی۔ لہذا حضرت ہاجرہؑ لونڈی ہوتیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام وندہ زادہ ہوتے تو اسحاق علیہ السلام کے بعد حضرت سارہؑ حضرت ہاجرہؑ کے ساتھ رہتیں۔ یہ فطری بات ہے۔ کہ آپ وہ یہ ہیں پیدا ہوئے کہ ملک ابراہیم علیہ السلام کے ملک حاق کے ساتھ اسماعیل علیہ السلام بھی ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے ان کو نکال دینے کی درخواست کی تھی۔ کچھ جب ابراہیم علیہ السلام ان میں چوتھا بزدل ہو تو اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ سارہؑ نے ہاجرہؑ کو لونڈی کہا تھا دیکھ لیا۔ یہ اس کی کہ اس کو لونڈی اور بچے کی طرف سے رنج و متروان و ناگوارگی میں اس وندہ کے بچے سے ایک قوم پیدا کریں گا۔ لہذا کتاب مقدس اور اس کی تفسیروں سے ہاجرہؑ کو لونڈی ہونا ثابت نہیں ہوتا (جیسا کہ بیان ہوا)۔

حضرت ہاجرہ کی مکہ روانگی: ... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سخت تردد کا سامنا تھا مگر اللہ جل شانہ نے تسلی دے دی اور ارشاد فرمایا کہ ہاجرہ کی رازداری میں اطاعت کرو۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کہنے سے ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک خچر پر سوار کر کے بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرزمین مکہ مقام زمزم میں ٹھہرا کر واپس آ گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رخصت کے وقت ہاجرہ نے اپنے بطن میں ابراہیم علیہ السلام سے کہا "میں اصرک ان تترکنا بارض لیس فیما زرع ولا ماء" کس نے حکم دیا ہے کہ تم ہم کو ایسی زمین میں چوروں جہاں نہ پانی نہ درخت ہے اور نہ پانی ہے (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا "ربی امرنی" (میرے خدا نے یہ حکم دیا ہے) اس پر ہاجرہ نے جواب دیا "فہم من صعدا") بے شک ہم کو ضائع نہیں کرے گا (اور خاموش ہو کر بیٹھ گئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسی کے وقت بشارت کے تحت ہاجرہ کے منہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "ہو کر یہ دعا کی رونا انی اسکت من ذریعتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ونا لیتسوا الصلوة و جعل فہم من لاس یہوی الہم واررفہم من السموات لعنہم ینسکرون" (اے رب میں نے اپنی ایک اولاد کو ایسے میدان میں بھیجا ہے جہاں نہ چھت نہیں ہے نہ پانی ہے نہ محترم گھر کے پاس اے رب ہمارے تاکہ قائم رکھیں نماز ادا کریں اور ان کو روزی دے دیں) میں نے شاید کہ وہ شکر کریں اللہ جل شانہ۔ آپ کی یہ دعا قبول فرمائی۔

حضرت ہاجرہ کی پریشانی: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد نبی بنی ہاجرہ درختوں کے نیچے بیٹھ رہ گئے ایک دن رات میں یہ نیند نہ پائی کہ سو بیابان و راقی کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہمارا ہاتھ تھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیاس کی شدت نے بے تاب کر دیا حضرت ہاجرہ بیتاب پریشان کبھی تو پانی کی تلاش میں کود صفا پر چڑھ پائی تھیں جب وہاں پانی کا کچھ نشان نہ ملتا تھا تو ان پریشانی کی حالت میں مروہ کی چوٹی پر پہنچ جاتی تھیں یہاں تک کہ سات ۱۰ مرتبہ صفا سے مروہ اور مروہ سے رونا کی چوٹیوں پر پہنچتی تھیں اور گھٹتیں ہار شرمون ہونے نہ پایا تھا کہ اپنے شیر خوار بچے کی رونے کی آواز سن کر دوڑ آئیں اور گھٹتیں ہار شرمون ہونے نہ پایا تھا کہ اپنے شیر خوار بچے کی رونے کی آواز سن کر دوڑ آئیں اسماعیل علیہ السلام اس وقت رورہے تھے اور زمین پر پاؤں مار رہے تھے جس سے اللہ کی عنایت سے چشمہ زمزم جل پڑا۔

چشمہ زمزم: ... سدی سے روایت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ مقام حجر میں پھوڑ گئیں تھیں اور ان کے سنے بک جہاں سہارا دیتا تھا جبرائیل علیہ السلام نے آکر حضرت ہاجرہ کے بعد چشمہ کھول دیا تھا انہوں نے بنی جابر ہاجرہ کو اس سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس کی پشت سے مدد کے مہمان سیراب ہوں گے اور تھوڑے دنوں کے بعد اس لڑکے کا باپ آنے لگا اور دونوں مل کر اللہ تعالیٰ کا کھربنا میں کے پھر بنو بکر ۵۰۰ سال قبل نبی بنی اسرائیل سے اس طرف سے گزرے۔ نشیبی مکہ میں قیام کیا جب چڑیوں کو اڑتے ہوئے دیکھ کر تعجب سے کہنے لگے "اس وادی میں تو پانی نہیں ہے چڑیا کیوں اڑ رہی ہیں چند لوگ اس جستجو میں چل پڑے تو مقام حجر پہنچ کر ایک عورت اور ایک بچہ اور چشمہ دیکھا اور وہیں سب نے قیام کر دیا، اللہ اعلم۔ غرض حضرت ہاجرہ نے دوز کر اپنے بچے کو چپ کر دیا اور اس اہلے ہوئے پانی کے چاروں طرف منڈیری بنادی۔ "حضرت ہاجرہ اکثر اوقات تضرع فرماتے تھے ہر حمہا اللہ لو ترکتھا کانت علینا ماحتہ (اللہ ہاجرہ پر رحم کرے اگر وہ اس چشمہ کو اسی حال پر چھوڑ دیتا تو وہ ایک چشمہ جاری ہو جاتا)۔

بنی جرہم کی آمد: ... پھر بنی جرہم جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس غیر آباد اور بنجر سرزمین میں حیران و پریشان ہو رہے تھے پرندوں کو اڑتے دیکھ کر اس طرف آئے جہاں پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں بنی جرہم نے پہلے تو چشمہ کو تعجب بھری نگاہوں سے دیکھا اس کے بعد ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ کی اجازت سے اس جگہ قیام کر لیا اور ظاہر ایسی گروہ فی الحال ان کے تنہائی دور کرنے کا باعث بنا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس گروہ میں پرورش پائی جو ان ہوئے اور انہی لوگوں سے عربی زبان سیکھی۔ ان لوگوں نے اپنے خاندان میں سے ایک لڑکی کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیا۔ پھر ہاجرہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ان کو مقام حجر میں دفن فرمادیا۔

ولادت اسحاق کی بشارت: ... جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام بنی ہاجرہ کو مکہ پہنچا کر شام ادا کر کے واپس ہوئے اور بیت المقدس میں مقیم ہوئے۔

موت مند ” کہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر چلے گئے تھے عیاشی اور گناہوں کے ارتکاب میں حد سے بڑھ گئے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو بھیجا کہ ان کی طرف بلایا مگر ان لوگوں نے جھٹلانا شروع کر دیا تب ان کو ہلاک کرنے کو اللہ جل شانہ نے مائدہ کو بھیجا اور یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف ہو کر گزرے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی دعوت کی اور تعظیم و خدمت کے واقعات پیش آئے جیسے کہ قرآن ۱ پاک میں مذکور ہے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کو اس وقت دی تھی جبکہ ان کی عمر سو سال ۵ کی ہو چکی تھی ۱۱ حضرت سارہ ۱۲ کی تھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بہو کے لئے فیصلہ: ... حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ بنانے کا حکم دیا، اس سے پہلے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پندرہ سال کے ہو چکے تھے تو حضرت ہاجرہ کا انتقال ہو گیا تھا تجہیز و تکفین کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دل مکہ سے چٹ پڑا اور انہوں نے شام جانے کا ارادہ کر لیا لیکن بنو جرہم نے آپس میں مشورہ کر کے ان کو اس ارادے سے روکا اور ان کا نکاح عمارہ بنت سعید بن سامہ بن اکیل سے خندان عماقہ میں کر دیا۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت سارہ سے دستور کے مطابق اجازت لے کر مکہ آئے اس وقت حضرت ہاجرہ انتقال کر چکی تھیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام شکار کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے صرف عمارہ بنت سعید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی گھر میں موجود تھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عمارہ سے یہی چند باتیں معلوم کیں ”تم کون ہو“ اسماعیل علیہ السلام کہاں گئے ہاجرہ کا کب انتقال ہوا“ عمارہ نے کچھ ایسی ترش روئی سے جواب دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی بداخلاقی سے پریشان ہو گئے اور روانگی کے وقت کہہ گئے ”اسماعیل علیہ السلام آئے تو کہہ دینا کہ اپنے گھر کی چوکت تبدیل کر دو“ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد جس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام شکار گاہ سے واپس آئے اور عمارہ نے تم واقعہ بیان کر دیا کہ اس بزرگ شخص نے یہ کہا تھا کہ ”تم اپنے گھر کی چوکت تبدیل کر دو“ عمارہ نے کہا کہ وہ میرے والد تھے اور مجھے بدایت کر گئے ہیں کہ میں تمہیں صدق دے دوں اس لئے اب میں تم سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دوسرا نکاح: عمارہ کی طلاق کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سیدہ بنت مضاض بن عمرو جراسے نکاح کیا۔ ایک عرصہ کے بعد پھر ابراہیم علیہ السلام تیسری مرتبہ سارہ سے اجازت لے کر اسماعیل علیہ السلام کو دیکھنے کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام اتفاق سے اس دن بھی موجود نہ تھے۔ سیدہ بنت مضاض نے احترام سے استقبال کیا پانی گرم کر کے دھو کر ایا اور دودھ گوشت جو اس وقت موجود تھا خوشی سے پیش کیا اور کہا کہ یہاں گیہوں وغیرہ پیدا نہیں ہوتے اس لئے ہم لوگ بھی دودھ اور شکاری گوشت کھا کر گزارا کرتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور دعاے برکت کی،

۱ قرآن شریف کے پارہ ۲ سورہ ہود میں اس طرح مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم ہود کو ہلاک کرنے کے لئے فرشتوں کو بھیجا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے ہو کر گزرے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی دعوت کی ایک عمدہ مومنہ دھن دغ کی طرح ترخوان پر بیٹھے تو ان لوگوں نے ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خوف ہو س وجہ سے کہ اس زمانے کا دستور تھا کہ جس سے دشمنی کرنی مقصود ہوتی اس کا کھانا نہ کھاتے تھے فرشتوں نے ان کو حائف دیکھ کر کہا ”تم نہ ذرو ہم اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں ورنہ لوط پر ج رہے ہیں، حضرت سارہ کھڑی ہوئی تھیں جس پر ان تب فرشتوں نے ولادت اسحاق اور بعد اسحاق کے یعقوب علیہ السلام کی ولادت کی بشارت دی۔ حضرت سارہ کا سن اس وقت نوے برس کا ہو چکا تھا اس لئے انتہائی تعجب یا جوش مسرت اور حیرت سے بول اٹھیں قالت یویلتی آلاء واما عیور وھذا یعلیٰ شیخاً ان ھذا السی عحیب (سورہ ۱۱۲) کیا مجھ سے نرکا پیدا ہوگا حانہ میں جوڑھی ہوں اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہو گیا ہے بے شک یہ ایک بات تعجب کی ہے (ہیرا نیل یا کسی اور فرشتے نے جواب دیا انھیں میں امر اللہ (سورہ ہود ۷۳) (کیا تو اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہے) اور دوسرے مقام پر اس جواب کا انکار کیا کہ کذا لک قال ربک (سورہ مریم ۲) (اسی طرح تیسرے رب نے کہا ہے) پھر ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس شہدائے تعجب کو جو کہ سارہ کو پیدا ہو گیا تھا اس قول سے بشرو ملک بالحق فلا تکن من القنطین (الحجر ۵۵) ہم نے تجھ کو سچی بشارت دی ہے تو اللہ کے فضل سے یوں نہ ہو اس کے بعد مدت اہل موفقتہ کے پاس چلے گئے۔ ۲ ابن اثیر کی کتاب (جلد نمبر ۸۸) پر ہے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مرید سوئیں سال تھیں۔ ۳

۱ ابن اثیر (جلد نمبر ۸۸) پر حضرت سارہ علیہ السلام کی عمر ستر سال تحریر ہے۔ ۲ تفصیل کے لئے دیکھیں عبد الوہاب بن جابر کی قصص النبیا صفحہ نمبر ۱۳۷-۱۳۸

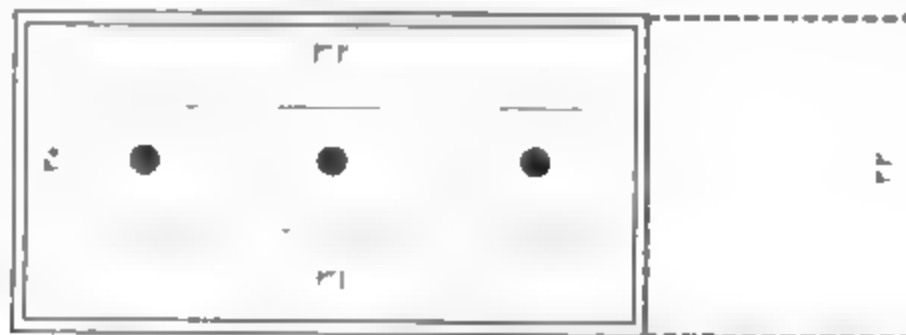
سیدہ نے بہت روکا تیکن وہ سب رک سکتے تھے۔ بی بی مارو نے سہارنے کی اجازت نہیں کی تھی بہرحال سیدہ سے رخصت سو ریش میں صرف روایہ ہوا۔
 اُسے اور روایہ کے وقت فرما گئے تمہارا شوہر آگے تو میرا شوہر نہ ہو گا۔ اب تمہارے مکان کی چوہت اچھی ہے میں نے پسند کیا اور سب اس مکان میں تبدیل نہ کرنا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جس وقت شکار میں آئے تو سیدہ نے انتہائی تعظیم سے ابراہیم علیہ السلام کا نام بتایا اور تمام ماجرا خوب لکھا ان کو بتایا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سن کر فرمایا "وہ میرے باپ تھے مجھے ہدایت کر گئے ہیں۔" میں تمہیں اپنے سے بھی جلد نہ کروں۔

کعبہ کی تعمیر۔ ان واقعات کے بعد انہیں خانہ کعبہ بنانے کا حکم ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جبرائیل کے ماتحت ماہ آسہ واپس میں
یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے کہ کسی تختہ پتھر کا ٹکڑا ہوتا کہ تمام مہین پر رکھوں جس کے انوکھے لکھے فرق باقی رہے۔
کہتے ہیں کہ ابوقیس پہاڑ نے آواز دی کہ میرے پاس تمہاری امانت رکھی ہے یہ وہ نقش یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کو ہاتھ پر لیا
تھی غرض جو پہنچا حضرت اسماعیل علیہ السلام وہ پتھر اٹھانے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے اٹھا کر مت مہین پر رکھ دیا۔ یہی حجر اسود ہے جس کا محبوب

① آپ دلوں و جہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صحت تعمیل دینا وہ پہلے نفس میں کہ دلوں کے اندر کے لئے ہے چنانچہ فی حقیقت ان لوگوں یہ بھی جانتے ہیں کہ صحت کے لئے اس کے اندر سے تعمیل نہ کرنا صحت ہی نہ تھے لیکن صحت اور ایمورہ و عیوضہ و صحت ہی تھے نہیں ہے کہ یہ وہ حقیقت ہے جو جو اس کے اندر سے ہی صحت کے اندر سے ہی صحت کے لئے ہے اس کے اندر سے ہی صحت کے لئے ہے یہ وہ صحت کے لئے ہے کہ اس کے اندر سے ہی صحت کے لئے ہے۔

[illegible]

نفسه است الله

[illegible][illegible]

کے وقت بوسہ لیا جاتا ہے بیت اللہ بن جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے مطابق مکہ مکرمہ کے نورانی پہاڑ کی بلند چوٹی پر چڑھ گئے۔ اور بلند آواز سے فرمایا یا الناس ان اللہ قد نسی لکم دینکم الی حجة فاجیوہ (اے لوگو بے شک اللہ نے تمہارے دین کو یاد دیا ہے اور تم لوگ اسے چھوڑ کر رہ گئے اور یہ ریت کے سے بلایا ہے لہذا تم لوگ آ جاؤ) اس کے بعد یہ دونوں بزرگ ان لوگوں سمیت جو آپ پر ایمان لائے تھے۔ مقامات منی و عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اور سب تک زندہ رہے۔ یہاں خانہ کعبہ کی زیارت و حج کے لئے آتے رہے۔

حکم قربانی ①: خانہ کعبہ بنانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بذریعہ خواب جو کہ درحقیقت وحی تھی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم ہوا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیل کی اور جنت سے اس کا فدیہ ② آیا اور وہ بیٹا اللہ کے فضل سے نبیؐ گیا جیسا کہ کلام پاک کی واضح آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ وہ کون تھے؟ بعض کا خیال یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ اور بعض کا ماننا یہ ہے کہ حضرت اسحاق کو ذبح کرنے کا حکم آیا تھا۔ یہ اختلاف صرف حلقہ کرام تک محدود نہیں رہا بلکہ صحابہ عظام اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس میں شریک ہیں۔

حضرت ابن عباس، ابن عمر الشبلی، مجاہد، حسن محمد بن کعب القرظی، سند اس بات کے قابل ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام شیخ المذہب ہیں۔ اس وجہ سے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انا ابن اللہ بیعتین ① (میں بیٹوں، دو بیعتوں کا) فرمایا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ان کے دعوے کو چارے طور سے ثابت

[illegible]

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پاس آکر منجنیق کا "تیوں بڑے میں تم کس فیاں میں ہو خدا یا غرض ہے۔۔۔" کہنے لگے ۔۔۔ یہ سب اس میں "تیسرا دور" واقع
اس بچے کی جان نہ لو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا "معون تو مجھ کو بہکانے آیا ہے چل دور ہو یہ باتیں کسی نادان کو سمجھنا۔ شیطان تو یہ باتیں سن کر نہ کام واپس ہو گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھ دوڑ کے چل کر حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا، "ایسی ہی اری فی الامام اسی ادبک فانظر ماد اتیری (السنن ۱۰۲)" (اس میرے بیٹے میں ہے جواب دینا کہ میں تجھ کو خدا راہ میں فتح کر رہا ہوں اس میں تمہاری سید راہ ہے)۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی چونکہ طاعت نبوت سے سرفراز ہوئے اس لئے تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہاں نہایت افضل ما تو مبر سبحانی ان شاء اللہ من الصریں (السنن ۱۰۲)۔ (ابو جہن جس کام پر تمہارا مور کے لئے دو دو روئے مجھ کو انشا اللہ نصیر پائیں گے۔)

دونوں باپ بیٹے یہی باتیں آپس میں کرتے ہوئے جس وقت منی میں اس مقام پر جہاں اب قرمانیاں کی جاتی ہیں پہنچے، حضرت ابراہیمؑ چھری کے رواج کرنے سے تیار ہو گئے تو حضرت اسمعیلؑ نے گزارش کی ”مناسب یہ ہے کہ آپ میرے چہرے کو زمین کی طرف کر دیجئے اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ دیجئے دامن تریب چھپے، میرے ماتھے یاوں رسی سے باندھ دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی نظر فحش کرتے وقت میرے چہرے پر پڑ جائے اور یہ بات شاید اب میری یاد سے ہماری قیام میں تانیخہ باعث بن جائے۔ چنانچہ ابراہیمؑ نے یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور ”مسمع العون امتی علی امر اللہ“ (اے میرے بیٹے تو بہت نی اچھا بندہ کا رہے خدا ان قیام ارشاد میں) کہہ کر ایسا ہی کیا حبیب کہ اسمعیلؑ نے عرض کیا تھا۔ جس وقت اللہ کے یہ دونوں برگزیدہ بندے اپنے سچے خدا کا قلم بجالانے پر تیار ہو گئے اور حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمعیلؑ کو زمین پر لٹ کر چھری کو گدی پر پھیرا اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب قیام نے چھری کو الٹ دیا اور اللہ تعالیٰ نے پکار کر کہا ”قرآن جو پچھو خوب میں دیجئے“ اس وقت پوری قیام کی یہ ذبیحہ (ذنبہ) تمہارے بیٹے کا فدیہ ہے۔ اس کو بجائے اپنے بیٹے کے ذبح کر دو تم دونوں اپنے اپنے مقاموں میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ ان جنابوں میں سے تھے۔

روایت کے مطابق یہ ذنبہ اس واقعہ سے چالیس سال پہلے سے جنت میں جبر رہا تھا۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔ ② وقد باہ مدح عظم (مسودہ لصف ۱۰۷)

۳ پہلے: نبی خدا سمعیل علیہ السلام ہیں جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اور دوسرے: نبی خدا ابراہیم علیہ السلام قرار پائے۔ یہ آپ کے والد تھے۔

نہیں کہ سستی ہے۔ یونکہ مجازاً فقر و مہربانیت کے وقت عام طور سے لوگ چچا کو بھی والد کہہ دیا کرتے ہیں۔ اور نیز ان کی یہ بھی قابل قبول نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو "یسر نہا باسحق و معی و راء اسحق یعقوب" (میرزا) (چنانچہ ہم نے اس کو یعنی سارۃ کو اسحاق کے پیدا ہونے کی بشارت دی اور اس کے بعد یعقوب کی پیدائش کی خوشخبری دی)۔ اگر توحید حضرت اسحاق علیہ السلام کو تسلیم کر لیا جائے تو ان کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیدا ہونے کے منافی ہے اس لئے کہ بشارت کی وجہ وی علم الہی ہے جو پہلے سے وضع صادر ہوا تھا یہ حکم آئندہ یعقوب کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت کے ولی بن گیا نہیں ہوگا۔ یہ شریعت جو نبی میں حکم وضع صادر ہوا تھا یہ حکم آئندہ یعقوب کے پیدا ہونے کے منافی ہے اس لیے کہ بشارت کی وجہ وی علم الہی ہے جو پہلے سے وضع صادر ہوا تھا کہ یہ حکم محض حضرت ابراہیم علیہ السلام کے امتحان کے لیے صادر کیا گیا ہے۔

حضرت اسحاق کے زمانہ سوائے کے پیش یہ ہے۔ جو بے حجابہ کرام قائل ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ، زید بن سلمہ رضی اللہ عنہ، بنیاب مسروق، جناب سعید بن جبیر، جناب زہری، جناب مکحول، جناب سعدی اور حضرت سعدی، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی گواہیاں ملتی ہیں۔ کہ حضرت اسحاق رضی اللہ عنہ ”ذبح اللہ میں۔ کیوں کہ قرآن کی نص سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جس کی بشارت دی گئی وہی ذبح ہو اور بشارت سوائے اسحاق کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کسی اور بیٹے کے حق میں واقع نہیں ہوئی جیسا کہ ہمارے اس دعویٰ کی شہادت آیت کریمہ فبشرناہ بغلام حلیم (الصافات: ۱۰۱) (چنانچہ بشارت دی ہم نے اس کو ایک صمد بیٹے کی) دے رہی ہے کیونکہ یہ آیت اصل میں اس دُعا کی قبولیت کی خبر دے رہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بابل سے ہجرت کے وقت اللہ تعالیٰ سے کی تھی۔ قابل مین یہ اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سب ماجرا حضرت ہاجرہ سے پہلے کا ہے، کیونکہ ہجرت کے بعد حضرت ہاجرہ مصر میں سارہ کو دی گئیں اور مصر سے واپس کے دس سال بعد حضرت ہاجرہ کو سارہ نے ابراہیم علیہ السلام کو دیا، اس صورت میں بشارت ابن سارہ یعنی حضرت اسحاق علیہ السلام ہوں گے نہ کہ اسمعیل علیہ السلام اور وہی اس دلیل کی بناء پر ”ذبح اللہ“ ہوں گے باقی رہی یہ بات کہ فرشتوں نے جس وقت کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہاں مہمان تھے اور وہ قوم لوط کو ہلاک کرنے جا رہے تھے حضرت سارہ کو بیٹا پیدا ہونے کی بشارت دی تھی یہ اسی پہلی بشارت کی تجدید ہے جو کہ ہجرت کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ (کلام طبری ختم ہوا)

حضرت سارہؓ کی وفات:..... ان واقعات کے بعد ایک سو ستائیس سال کی عمر میں نبی بنی سارہؓ کا جیروں نامی گاؤں بنی جیب علاقے کنعان میں

② اس بارے میں سخت اختلاف ہے کہ کس کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مختلف آراء کے لئے دیکھئے علامہ طبری کی الرسل والملوک (جدد نمبر اصفحہ نمبر ۱۳۵)، بن کثیر کی البدیۃ والنہیۃ (جدد نمبر ۵۷)، علامہ قرطبی کی (جلد نمبر ۱۵) علامہ قرطبی کی (جلد نمبر ۱۵ اصفحہ نمبر ۹۹)، مسعودی کی مروج الذهب (جدد نمبر اصفحہ نمبر ۴۳)، کامل ابن اثیر (جدد نمبر اصفحہ نمبر ۹۴)، عبد الوہاب نجاری کی قصص الانبیاء (جلد ۱۳) بخشی کی عراقس الجالس (صفحہ نمبر ۸۰، ۸۳)، قرآن پاک اور احادیث نبویہ علیہ السلام مؤید قوی رہے یہی معصوم بیوی ہے کہ ذبح کا واقعہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ ہوا۔

تحقیق ذبیح: قارئین کے ذہن میں یہ خدشہ ضرور گزرا ہوگا کہ ذبیح اللہ "اسحاق" ہیں نہ کہ حضرت اسمعیل جیسا کہ مؤرخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا طرز بیان گویا رہا ہے۔ مگر مشہور بات یہ ہے کہ اسمعیل علیہ السلام کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ اور وہی مقام منیٰ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ذبیح ہونے کے لئے گئے تھے۔ بے شک یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قرآن مجید کی نص صریح سے اگر اسمعیل علیہ السلام کا "ذبیح اللہ" ہونا ثابت نہیں ہو سکتا تو اشارۃً النص سے ضرور ثابت ہو جائے گا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ نص صریح سے دونوں بزرگوں میں سے بالخصوص ایک کا ذبیح اللہ ہونا ثابت نہیں ہو سکتا، باقی رہا ارشاد نبوی ﷺ اس سے جہاں تک ثابت ہوتا ہے۔ یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت حضرت اسمعیل علیہ السلام ذبیح اللہ ہیں۔ سو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ علامہ فاضل مؤرخ حدیث "انس ابن الذبیحین" کے جواب میں کیوں یہ جواب دے رہے ہیں۔ کہ "وَلَمْ يَكُنْ مَطُورًا" فوراً اس بات کے وقت چپ کو بھی پاب کہہ دیا کرتے ہیں۔ علامہ کہ رسول مقبول ﷺ نے اکثر فرمایا انا سید ولد ادم ولا فخر۔ (میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں ہے)۔ آپ ﷺ یہ تو بھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اولاد جناب سرور کائنات علیہ افضل الخیۃ والصلوٰۃ کو عام لوگوں میں شامل کرنا ہی جاوہ اعتدال ہے منحرف ہونا ہے۔ ثانیاً جو شخص اولاد آدم کی سرداری کو بھی "فخر" نہ سمجھے وہ چپ کو کس طرح فخر یہ طور پر پاب کہہ سکتا ہے۔ دوسری دلیل جس میں طبری کی طرح علامہ نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت ن کو ذبیح کرنے کا حکم واقعی نہیں ہے بلکہ جو حج اور امتحان کا ہے اس لحاظ سے یہ حکم بشارت یعقوب علیہ السلام کے منافی نہیں ہو سکتا اور علامہ طبری نے اپنے دعویٰ پر یہ گواہی پیش کی ہے کہ جنہا پیدا ہونے کے بشارت حضرت جبرئیل سے پہلے دی گئی تھی۔ اس لیے بشارت ابن سارہ کی ہوگی۔ نہ کہ حضرت ہاجرہ کی اور چونکہ علم الہی میں یہ بات مخفی تھی کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح نہیں کیا جائے گا۔ صرف امتحان کے طور پر حکم دیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے یعقوب علیہ السلام کی بشارت بھی صحیح ہو جائے گی۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ علم الہی میں یہ بات مخفی تھی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

انتقال ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عفرون بن صحر سے زمین کا ایک ٹکڑا باوجود یکہ دو بلا معاوضہ دینے پر راضی تھا۔ چار سو مثقال چاندی دے کر خریدا اور اس میں حضرت سارہ کو دفن کیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قطورا (یا قطورا) ❶ بنت یقطن کنعانہ سے نکاح فرمایا حسب توریت اس کے بطن سے چھ بیٹے زمران، یقشان، مدان، مدین، اشبق، شوخ ❷ توریت میں لکھا ہے کہ یقشان کے دو بیٹے سبا اور وذن پیدا ہوئے اور وذن ان سے اشور، بطوح اور لائم پیدا ہوئے اور مدین کے پانچ بیٹے عمیفاء، عمیفین، حنوخ، افیداع اور الزاعا پیدا ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد:..... علامہ سہلی کا یہ خیال ہے کہ ان بیٹوں کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک چوتھی بیوی تھیں یا جن جن بنت ابیب سے پانچ اور بیٹے اکیس ۲ فروخ ۳، اسیم ۴، نوطان اور ۵ ناس پیدا ہوئے تھے۔ علامہ طبری بنی قنطورا کا ذکر کرتے ہوئے۔ یقشان کو کھڑا تحریر کرتے ہیں اور باقی سب اولاد ابراہیم علیہ السلام کی بی بی رعوہ کے بطن سے پیدا ہوئی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹوں کی تعداد اس بنا پر تیرہ بنتی ہے۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام جو سب بیٹوں میں سب سے بڑے تھے بی بی ہاجرہ سے اور حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت سارہ سے اور چھ قنطورا سے جبکہ توریت میں ہے اور پانچ بیٹے بروایت سہلی تھیں اور بنحیل طبری رعوہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ❸:..... چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام سے اس بات کا وعدہ لے رکھا تھا کہ معنیوں میں وہ

❶ مروج الذهب جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۳ پر قنطورا تحریر ہے۔ ❷ کمال ابن اثیر (جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۰) پر یہ نام اس طرح ہیں (۱) یقشان (۲) زمران (۳) مدین (۴) مدن (۵) یقطن (۶) سرح، اور کمال کے مطابق توراۃ میں بھی ان کے اسماء گرامی اسی طرح تحریر کیے گئے ہیں جبکہ طبری کی الرسل والملوک (جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۹) پر یہ نام اس طرح ہیں (۱) یقشان (۲) زمران (۳) مدیان (۴) یسحق (۵) سوخ (۶) یسر۔ اور مسعودی کی مروج الذهب (جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۳) میں یہ نام اس طرح ہیں (۱) یقطن (۲) مدن (۳) مدین (۴) مدن (۵) مرق (۱) سرح۔ جبکہ ابن قتیبہ کی المعارف صفحہ نمبر ۶ پر لکھا ہے کہ قنطورا کے چار بیٹے ہوئے۔ ❸ مناسب تو یہی تھا کہ جہاں شروع شروع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر آیا تھا وہیں ہم جناب ابراہیم علیہ السلام کے وہ حالات جنہیں ہمارے مورخ نے طوالت کے خیال سے ترک کر دیا ہے لکھ دیتے لیکن اس مقام پر تحریر کرنا مناسب نہیں شروع کو آخر سے نسبت ہوتی ہے ایک مشہور قول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ولعزم انبیاء میں سے ہیں ان پر ہیں صحیفے نازل ہوئے تھے سب سے پہلے آپ ہی نے مہمانداری کی رسم نکال آپ ہی نے سب سے پہلے نانوائے برس کی عمر میں خندہ کرایا اور پانی سے استنجا کیا مسواک کی اور ناک کو پانی سے صاف کیا۔ مصافحہ اور معانقہ کے بھی آپ ہی موجود ہیں، چاند بھی آپ ہی نے ہلہام ربانی سب سے پہلے بنایا یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایمان کی حفاظت کی اور اطاعت حق تعالیٰ کی خاطر اپنا وطن چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت کی۔ سب نگہ لہب اور کمال ابن اثیر میں آپ کی عمر دو سو سال لکھی ہے۔ آپ کی وفات کا قصہ مؤخر الذکر فاضل نے اس طرح بیان کیا ہے کہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ بغیر میری خواہش کے میری روح قبض نہ کی جائے۔ اس لئے جب اللہ کی مرضی یہ ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کی جائے تو اللہ جل شانہ نے ملک الموت کو ایک بوڑھے جس کے قوی مسلوب تھے کی صورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اس وقت لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بوڑھے (ملک الموت) کو بھی دس منہ پڑھایا۔ ضعف اور ناتوانی نے اس بوڑھے کو اتنا مجبور کر دیا تھا جس قدر کہ وہ منہ میں رکھنے کا ارادہ کرتا تھا وہ پہلے آنکھ تک پہنچ جاتا تھا پھر وہاں سے چھٹ کر کان میں داخل ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد منہ تک بڑی مشکل سے پہنچتا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام ماجرا دیکھ کر سخت حیران ہوئے اور اس سے اس کا سبب معلوم کیا تو اس بوڑھے نے کہا کہ میرے بڑھے نے یہ حال کر رکھا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بوڑھے سے اس کی عمر معلوم کی تو اس بوڑھے نے اپنے کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دو برس زیادہ بتایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل میں کہا، اللہ اکبر میرے اور اس کی عمر میں صرف دو سال کا فرق ہے۔ دو برس کی بڑحالی میں اس کا یہ حال ہو رہا ہے۔ ”عائنا دو سال بعد میری بھی یہ کیفیت ہوگی“ تھوڑی دیر کے بعد سکٹ کے بعد یہی کی الہم القبضی الیہ (اے اللہ مجھ کو اپنی طرف کھینچ لے) وہ بوڑھا (ملک الموت) اٹھا اور اس نے روح قبض کر لی (فیہ ما فیہ فتر بر)۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے گئے)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام سے مصر جائیں گے اور واقعات پیش آئیں گے۔ اور ہاجرہ کو سارہ لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں گی اور دس سال کے بعد بی بی ہاجرہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیدیں گی اور ان کے بطن سے حضرت اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوں گے اور وہی ”ذبح اللہ“ ہوں گے اس صورت میں پہلی بشارت حضرت اسمعیل علیہ السلام کی ولادت سے متعلق ہوگی اور دوسری حضرت اسحاق علیہ السلام کے ساتھ اور ”ذبح اللہ“ پہلی بشارت والا ہوگا تاکہ دوسری بشارت والا۔ اس کے علاوہ یہ بات قبل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ سورہ انفصاف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے کو اس ترتیب سے بیان کیا ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ابتدائی حالات بیان کرتے ہوئے بتوں کو توڑنے وراگ میں ڈالے جانے کا حال کیا ہے اس کے بعد یہ ظاہر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کے وقت بیٹے کی دُعا مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا تھا چنانچہ ہجرت کے ایک مدت کے بعد وہ بیٹا پیدا ہوا اور جب وہ بڑا ہوا تو اس کے ذبح کا حکم صادر ہوا جب یہ دونوں باپ بیٹے قریب ارشاد الہی کے لئے تیار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ بھیج کر اس لڑکے کو بچا لیا ان واقعات کے بعد صریحاً حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت دی جیسا کہ کلام پاک کی آیت کریمہ گواہی دیتی ہے کہ و بشرفه باسحق نبیا من الصالحین (الصفت ۱۱۲) اور ہم نے خوشخبری دی اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق کی جو کہ نبی ہوگا نیک بختوں میں) کیا اسطرزیان سے کسی کو خیال کلامہ جاتا ہے؟ یہ بات نہایت قرین قیاس ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے پہلے بیٹے کے ذبح پر حکم ہی کے مطابق تیار ہو گئے اور امتحان میں پورے تر گئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے فدیہ بھیج کر ان کو بچا لیا اور انتہائی عنایت اور الطاف سے ایک اور بیٹے کی ولادت کی بشارت دی۔

شادی نہیں کریں گے اس لئے مقام حران میں جو آپ کی پہلی ہجرت گاہ تھی اور جہاں آپ کے قبیلہ ”قوم“ کے لوگ رہتے تھے حضرت احق علیہ السلام کو سے کرے اور ”فقہ“ بنت بنوکل بن ناحور بن آزر سے حضرت احق علیہ السلام کا نکاح کر دیا۔ حضرت احق علیہ السلام اس وقت چالیس سال کے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں ہی حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت عیصو جزواں پیدا ہو گئے تھے اس کے بعد ایک سو پچھتر سال کی عمر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سرزمین میں انتقال ہوا ۱ سارہ بی بی کے پاس اسی زمین کے حصے میں دفن کئے گئے اب اسی مقام کو خلیل کہتے ہیں اللہ جل شانہ نے ان کی کندہ نسلوں کو نبوت اور کتاب سے آخر زمانہ تک سرفراز فرمایا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وفات:..... حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتقال سے پہلے مکہ میں رہتے تھے وہاں ہی انتقال کے بعد بھی مکہ میں رہے اور انہی بنی جرہم میں نشوونما پا کر ان کی اور نیزان اعمالقہ کی طرف جو اطراف مکہ میں رہتے تھے اور اہل یمن کی طرف مبعوث ہوئے ان میں سے کچھ لوگ تو ایمان لے آئے اور بعض بدستور کفر و الحاد کے راستے پر رہے انتقال کے وقت جیسا کہ تورات میں مذکور ہے کہ آپ بنی جرہم میں بارہ بیٹے بناوے ۲ (جس کو عرب ناب یا نبث کہتے ہیں) ۳ قیدار ۴ ادنیل ۵ بسام ۶ مشمع ۷ دوما ۸ مسار ۹ حراہ ۱۰ قیما ۱۱ بطور ۱۲ نانس ۱۳ قدما ۱۴ چھوڑ گئے ۱۵۔ ابن بطلق کی روایت گواہی دیتی ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر ایک سو تیس سال کی ہوئی اور اپنی والدہ باجرہ ۱۶ کے پاس میزاب رحمت اور حجر اسود ۱۷ کے درمیان دفن کئے گئے۔ تورات میں ان کی عمر ایک سو ستیسی سال لکھی ہے اور لکھا ہے کہ ان کی اولاد ”جوہلہ“ بتے شور قبائل مصر تک اپور کی جانب آباد ہو گئی تھی اور اہل تعزیت کی نزدیک ”جوہلہ“ سے جنوب برق اور شور سے ارض حجاز اور اثور سے ”بلد موصل و جزیرہ“ مراد ہے۔

بنی اسماعیل علیہ السلام:..... حضرت اسماعیل کے بعد نابت بن اسماعیل علیہ السلام بیت اللہ کا متولی بنا اور مکہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ مقیم رہا۔ یہاں تک کہ ان کی نسل میں اتنی زیادہ ترقی ہوئی کہ مکہ میں ساسکے اور حجاز کے اطراف اور جوانب میں پھیل گئے۔ عدنان کی شاخوں کے بارے میں علماء کا یہ خیال ہے کہ نابت ابن اسماعیل علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں اگرچہ بعض علماء نے اس قول سے اختلاف بھی کیا ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ عدنانی عرب سارے قیدار بن اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حالانکہ علماء نسب نے سوائے نابت کے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے کسی اور بیٹے کی اواد کا کچھ تذکرہ نہیں کیا۔ اکثر علماء کا خیال یہ بھی ہے کہ قحطانی عرب بھی حضرت اسماعیل کے کسی اور بیٹے کی اولاد کا کچھ تذکرہ نہیں کیا۔ اکثر علماء کا خیال یہ بھی ہے کہ قحطانی عرب بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کسی اولاد کی نسل میں سے ہیں اس لحاظ سے حضرت اسماعیل علیہ السلام سارے عرب کے (جوان کے بعد ظہور میں آئے) مورث اعلیٰ اور جدائد میں واللہ اعلم۔

تذکرہ حضرت یعقوب علیہ السلام

حضرت یعقوب علیہ السلام کا ابتدائی حال:..... حضرت احق فلسطین میں مقیم رہے اور بڑی عمر پائی اخیر عمر میں آپ نابینا ہو گئے تھے۔ چونکہ

۱ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے لیکن اصحاب میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال یمن کے پہاڑوں میں فلسطین کے علاقے قحطیل میں ہوا۔ ۲ اسماعیل اور اسمعین دونوں روایت مردی ہیں یہ عجیب نام ہے اس کے معنی اللہ کا فرما بردار ہیں آپ ہی کی طرف نور نبوت منتقل ہوا۔ ۳ اسیرۃ النبویہ ۱، ابن ہشام (جد نمبر ۳) پر لکھا ہے کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ نابت حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ ۴ ابن ہشام کی یہ تالذویہ میں لکھا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صاحبزادوں کے نام یہ ہیں۔ نابت، قیدار، اذیل، مبشہ، مسعا، ماشی، دوما، آذرطیرا، بطور، ہشم، قیدار، ماب، ان کی والدہ رخلہ بنت مضاضہ بن حمزہ تھیں۔ ۵ ”ہجرہ“ عربی میں ن کا نام ”ہاجرہ“ یا آجر لیا جاتا ہے صحیح تلفظ ”ہاجرہ“ نہیں۔ اور آجر عرب لوگ ”ہا“ کو الف سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ جسے حرق اماء، ”رق اماء“ بھی کہا جاتا ہے۔ ۶ یحییٰ ابن اسحاق ص ۶۶)۔ ۷ اصل کتاب میں ”رق“ مقام حجر“ لکھا ہے جو کہ ”حطیم“ کہلاتا ہے، اور یہ وہ جگہ ہے جو بنیاد ابراہیم پر اسے بنا دیا تھا مگر حجاج بن یوسف نے اسے ترک کر دیا اور قریش بنامیر چھوڑ دیا تھا اور اس جگہ دیوار کھینچ دی تھی اسی وجہ سے اس کا نام ”حجر“ پڑ گیا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بنیاد ابراہیم پر اسے بنا دیا تھا مگر حجاج بن یوسف نے اسے ترک کر دیا اور قریش کی طرف بند دیا۔

آپ مدینہ نے یعقوب مدینہ کے لئے برکت ❶ کی دعا کی تھی اس وجہ سے عیسوی ناراض ہو کر یعقوب کے قتل کے پیچھے پڑ گئے۔ رفقاہ بہت غریبوں نے یثقب مدینہ کو اس سے آگاہ کر کے حراں چلے جانے کی رائے دی۔ چنانچہ یعقوب مدینہ غرات کو حراں سے نکل کر حراں میں صاف روانہ ہوئے۔ اور شام تک سفر کرتے جب صبح ہو جاتی تھی تو ٹھہر جاتے تھے اسی لئے مدینہ جل شانہ نے ان کو اسرائیل کے لقب سے یاد فرمایا۔ بہتہ بہتہ قہورے قہورے قہورے بعد اپنے ماموں "ابن بن تہویل" کے پاس پہنچ کر مقیم ہو گئے۔ ابن تہویل نے اپنی بڑی بیٹی "یا" کا کاح حضرت یعقوب مدینہ سے کر دیا اور خدمت کے لئے زلفہ کو دیا اس کے بعد چھوٹی بیٹی "راحیہ" کو ❷ اپنے بھائی یعقوب مدینہ کے کاح میں دیا اور جہیز میں "بہا" بھیج دی۔

حضرت یعقوب مدینہ کی اولاد: سب سے پہلے "یا" سے روئیل اس کے بعد شمعون پھر "دی" سے "جد" یہود ❸۔ بعد ازاں پیدا ہوئے پوندہ راحیل کی اس وقت تک کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی تھی اس وجہ سے اس نے اپنی بہن خادیمہ یعقوب مدینہ کو بیہ کر دی جس کے بطن سے ان اور نعتالی پیدا ہوئے لیکن یہ بھی یہ دیکھ کر اپنی زلفہ خادیمہ حضرت یعقوب مدینہ کو دے دی چھوڑ گئے۔ بعد اس کے بطن سے کاوا اور آشہ پیدا ہوئے۔ اس کے بعد پھر "یا" سے بطن سے یساکر اور زبولون کی پیدائش ہوئی حضرت یعقوب مدینہ کے دس بیٹے پورے ہو چکے تھے کہ راحیل نے اللہ تعالیٰ سے بیٹی کی دعا کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کے بطن سے یوسف مدینہ صدیق پیدا ہوئے۔

حضرت یعقوب مدینہ کی کنعان واپسی: حضرت یعقوب مدینہ بیس سال تک حراں میں رہے اس سے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم پر کنعان کی طرف روانہ ہوئے امرچہ ابان (یعقوب کا ماموں) اس ارادے کا مخالف تھا چنانچہ واپس آنے کی غرض سے وہ ایک منزل تک حضرت یعقوب مدینہ کے ساتھ ساتھ آیا۔ لیکن جب اس نے حضرت یعقوب مدینہ کو واپس ہوتے ہوئے دیکھا تو ناچار بھینٹ بیٹھ گیا اس کا ایک خندہ کے حراں کی طرف واپس چل گیا اور حضرت یعقوب مدینہ منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے روانہ ہو گئے حتیٰ کہ "عیصو" کے شہر کے قریب پہنچے "عیصہ" ان دنوں جبل سعین جو کہ زمین ترک اور شہر تک میں واقع ہے رہتا تھا، عیسو نے بھیڑ بکریوں کا گڈا لے کر چرواہوں سے پوچھا کہ "یہ بھیڑ بکریاں کس کی ہیں" چرواہوں کو کیونکہ پہلے ہی سے لکھا "یا" تھا چنانچہ ایک زبان ہو کر بول اٹھے "یہ بکریاں یعقوب نامی عیسو چرواہے کی ہیں" عیسو یہ سن کر خاموش ہو کر چلا گیا اس کے بعد حضرت یعقوب مدینہ نے چھ بکریاں اور چھ بھیڑ عیسو کے پاس ہدیہ کیجییں جس سے عیسو کا دل حضرت یعقوب مدینہ کی طرف سے صاف ہو گیا۔

حضرت اسحق ❶ مدینہ کی وفات: اسی زمین میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب مدینہ کو بذریعہ نبی "طالع" کیا کہ "آج سے تمہارا نام راحیل ہو گا" اس کے بعد حضرت یعقوب مدینہ نے ارشلیم (یروشلم بیت المقدس) پہنچ کر ایک کھیت خریدا اور یہیں سکونت اختیار کر لی۔ اس مقام پر حضرت راحیل کا زچہ خانہ میں ہی انتقال ہو گیا اور بیت اللحم میں دفن کی گئیں۔ اس کے بعد حضرت یعقوب مدینہ قریہ جہون میں اپنے والد حضرت اسحق کے پاس آ گئے اور یہیں مقیم رہے یہاں تک کہ حضرت اسحق کا ایک سو سی سال کی عمر میں انتقال ہو گیا اور اپنے والد حضرت ابراہیم بن قہر کے پاس دفن کئے گئے۔

حضرت یوسف مدینہ ❷: حضرت یعقوب مدینہ اپنے باپ کے قائم مقام بن گئے اور ان کے سارے بیٹے ان کے پاس رہے یہاں تک کہ حضرت یوسف مدینہ بڑے ہو گئے اور کواب کا حال بیان کیا پھر بایکوں کے ساتھ بکریاں چرانے کے لئے گئے جہاں بھی بایکوں نے کنوئیں میں ڈال دیا اور

❶ اس کا تفصیلی واقعہ یہ ہے کہ حضرت اسحق نے ماینا ہونے کے بعد ایک روز میو سے کہا کہ اتر آؤ تم مجھے دیکھا گا گوشت حد و قوت میں تمہارے حق میں دو ماہوں جو میرے والد نے میرے حق میں کی تھی حضرت یعقوب مدینہ سے ان کی ماں نے کہا "بیٹا تم اپنی بکری ذبح کر کے کہاں بیٹھ کر اپنے والد سے ملو" حضرت یعقوب مدینہ نے اپنے حق میں یہاں کرتا ہوں کہ تمہاری ساری حق زیاہ و ترقی و کد و ویرت سے اردن سے بھی زیادہ بھیج جائے گی چنانچہ عیسو اسی وجہ سے حضرت یعقوب مدینہ سے ناراض ہوئے اور ان کے قتل کی فہم گئے حضرت اسحق کو عیسو سے زیادہ محبت تھی اور حضرت یعقوب مدینہ سے اس کی مدد و رفقاہ بہت تھیں۔
❷ ممکن ہے کہ اس زمانے کی شریعت میں بیک وقت دو بہنوں سے کاح جائز ہو۔ ❸ ابن اثیر میں ہے دو مزید اولادیں راحیل و آشہ نامی پیدا ہوئے جن کو اس حدوں کے بعد میں یہ حراں و رولون نام یا ہے۔ ❹ علامہ ابوالحسن علی ابن ابی اسر محمد شیبانی معروف بہ ابن اثیر جزری صاحب تاریخ کامل و خزیر سے معصوم ہوتا ہے کہ حضرت اسحق مدینہ کی وفات کے وقت ایک سو ساٹھ برس کا سن مبارک تھا اور حضرت یعقوب مدینہ اس وقت ایک سو بیستالیس سال کے تھے والد العجب۔ ❺ حضرت یوسف مدینہ کا مکمل و قد کامل بن اثیر صفحہ نمبر ۱۰۹ پر اور اس ابی اس صفحہ نمبر ۹۵ تا صفحہ نمبر ۱۲۵ پر اور تفصیل انبیاء (ابن اثیر) میں مدخلہ فرمائی۔

مسافروں نے نکال کر عربوں کے ہاتھ بیٹے، انتقال پر فروخت کر دیا پھر عربوں سے عزیز مصر نے خرید لیا۔ ابن الخلق نے لکھا ہے کہ عزیز مصر کا نام مسیر بن رعیب تھا اور فرعون مصر ان دنوں عمالقہ میں سے رہا بن ولد بن دومیخ تھا۔ الغرض حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کے یہاں پرورش پائی پھر زین کے ساتھ چند واقعات پیش آنے قید میں رہے اور پھر قیدیوں کے خواب کی تعبیر بیان کی پھر بادشاہ مصر نے ان کو قبط کے خوف سے زمانہ قید میں خزانہ زراعت کا منتظم بنایا اور ملکی انتظامات سارے ان کے سپرد کر دیئے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت تیس سال ہو چکی تھی، بعض کہتے ہیں کہ اظفیر کی معزولی کے بعد اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے انتقال کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام وزارت کے متون بن مرینہ سے نکاح کر لیا اور اس کی ساری املاک کے مالک بن گئے یہی امور ان کے سب بھائیوں اور والد کے ساتھ ایک جاہل بنے کے ظہور سبب میں ہوئے۔ اس کنعان میں قحط پڑا تو ان کے بعض بھائی غلہ و جنس لینے کے لئے مصر آئے یوسف نے ان کی قیمت انہیں واپس کرائی تھی ورتما مہ نیوں و صدیاق تھے، ورتما مہ ان کے تمام بھائیوں اور باپ کے جمع ہونے کا سبب بنا اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جبکہ حضرت یعقوب علیہ السلام بڑے ورینہ بن سوچے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب: ... حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر بارہ سال کی ہو چکی تھی کہ آپ نے ایک رات کو یہ خوب دیکھا کہ میرا ستارہ ۱ سورج ورجانہ کو سجدہ کر رہے ہیں صبح ہوتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے عالی قدر والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ خوب بیان کیا، حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب کی تعبیر تو بیان کر دی لیکن اس کے ساتھ یہ بھی تاکید فرمادی ”دیکھو خبردار اس کو اب کو اپنے بھائیوں سے مت کہن ورنہ وہ نوگ حسد و وجہ سے تمہیں ہلاک کرنے کا حیلہ ڈھونڈیں گے“ پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا **كذالك يجتبيك ربك ويعلمك من تاويل الاحاديث ويتم نعمته عليك (یوسف ۶)** (یعنی جیسا کہ اللہ جل شانہ نے تجھ کو اس خواب کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ نبوت اور اہم امور کے انتظام کے لیے تجھے ممتاز و مخلص کرے گا اور تجھ کو احادیث کی تاویل یعنی خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور پوری کرے گا اپنی نعمت تجھ پر یعنی دینی اور دنیاوی دو نعمتوں کو دے گا۔

گھر کی بیدی: حضرت یعقوب علیہ السلام تو یہ سمجھے تھے کہ یہ باتیں اکیلے میں ہو رہی ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام کو منع کر دیا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام کی سوتیلی والدہ ”لیا“ یہ باتیں سن رہی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے چراگاہ سے واپس ہوئے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلی بھائیوں سے، جرایبان کر دیا۔ ان لوگوں نے سن کر کہا، ”یوسف نے آفتاب سے والدہ کو تعبیر کیا ہے اور چاند سے تجھے مراد لیا ہے اور ستاروں سے ہمارے سوا کس کو مراد لے گا؟ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ابن راحیل ہم پر اپنی فضیلت ثابت کرنا چاہتا ہے، افسوس ہے کہ ہم سے زیادہ ہمارے والد حضرت یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کو پیار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ چھوٹے چھوٹے بچے کسی کام کے نہیں ہیں۔ اور ہم طاقت و اورتن آور ہیں۔ بے شک ہمارے والد غلطی میں پڑے ہوئے ہیں۔

یوسف علیہ السلام کے قتل کا مشورہ: ... مناسب یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قتل کر ڈالو یا ایسی زمین میں اسے چھوڑ آؤ کہ والد سے دوہا قتل عیسوی ہو جائے اس کے بعد ہم سب والد کے نزدیک محبوب ہو جائیں گے۔

”یہودا“ نے جو سب بھائیوں میں غشاً و فضلاً بڑا تھا، کہا کہ یوسف کو قتل مت کرو کیونکہ قتل گناہ کبیرہ ہے بہتر ہوگا کہ سے کسی نہ جسے کنوئیں میں لے جا کر ڈال دو۔ راہ گیر اسے نکال کر لے جائیں گے“ سب نے اس رائے کو پسند کیا اور آپس میں معاہدہ کر کے دس کے دس بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے یا بانا مالک لا تامنا علی یوسف وانا له لنضحون (یوسف ۱۱)۔ (ابا جان آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ یوسف علیہ السلام پر ہمارا بھروسہ نہیں فرماتے۔ حالانکہ ہم اس کے محافظ ہیں) اور سلسلہ معنا غدا یرتع و یلعب وانا له لحفظون (یوسف ۱۲) (یوسف و ہمارے ساتھ صحرا کی طرف بھیج دیں وہ چرائے گا اور کھیلے گا اور اس وقت ہم اس کے نگران رہیں گے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا کو خواب: حضرت یعقوب علیہ السلام کی چالاکیاں سمجھ کر بولے، انہی لیحزنی ان تذهو انہ واحاف ان ناکله

۱... ابن اثیر میں اس کا نام اظفیر لکھا ہے اور ایک قول کے مطابق ”اظفیر“ ہے۔ ۲ وہ گیارہ ستارے جن کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا تھا، جرمانہ، اھرق، اندیل، قلس، عیدان، الفلق، اصح، الفرق و تاب، و ذوالکھنن تھے۔

الدنس واسمہ عہ عفلون (یوسف: ۱۳) مجھ کو یہ خیال رنج دے رہا ہے کہ تم اس کو لے جاؤ اور مجھ کو خوف ہے کہ شاید تمہاری نفست میں سے وہ بھیڑیہ نکلا جائے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ جواب اس بناء پر دیا تھا کہ آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ گیا حضرت یوسف علیہ السلام ایک پہاڑی کی پوٹی پر ہیں اور ان کو دس بھڑیوں نے گھیر لیا ہے اور قریب اسے کھانا چاہتے ہیں۔ پھر انہی میں سے ایک بھڑی نے یوسف علیہ السلام کی حمایت کی۔ زمین شق ہو گئی اور حضرت یوسف علیہ السلام اس میں مائیں پھرتیں دن بعد آپ زمین سے نکلے۔

حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی:..... حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جس وقت اپنے والد کا جواب مذکورہ سن تو ایک زبان ہو کر بول اٹھے یہ عجیب بات ہے کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم قوی اور توانا ہوں اگر ایسا پیش آجائے تو ہم سے بڑھ کر درکون ہے حیت ہو سکتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس جواب سے اطمینان ہو گیا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی عمر کے تقاضے کی وجہ سے جانے پر صبر کیا۔ چار بھائیوں نے اجرت دیدی۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ساتھ لے کر سنسان میدان میں پہنچے سب نے آستین چڑھا چڑھا کر رونا شروع کر دیا۔ سب ایک ایک سے آپ پر حمد کرتا تھا تو دوسرے سے پناہ مانگتے تھے۔ اور جب وہ مارنا شروع کرتا تھا تو تیسرے سے پناہ مانگتے تھے یہاں تک کہ آپ قریب امر کر دیا۔ اس وقت ”یہودا“ نے کہا ”تم نے تو عہد کیا تھا کہ کسی کو تکلیف نہ دیں گے اور نہ ماریں گے اب یہ کیا کر رہے ہو اپنی اس حرکت سے باز آؤ“ سب نے مارنے سے ہاتھ روک لیا اور کنوئیں پر لے جا کر آپ کی قمیض اتاری، بازو باندھے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اخوتنا ردوا علی قمیص اتواری بہ فی الحب (اے بھائیو میری قمیض مجھ کو دے دو تاکہ اس کنوئیں میں میں پہنے رہوں) بھائیوں نے کہا چاند سورج اور گیہو ستروں کو بلا وہی تجھے چھپائیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں:..... حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا بھائی میں یہ کچھ نہیں دیکھا مجھ کو معاف کرو لیکن انہوں نے ایک بھی نہ سنی اور کنوئیں میں آپ کو رسی باندھ کر درون تک تو آہستہ آہستہ اتارا جب نصف کے قریب رہ گیا تو رسی چھوڑ دی۔ قدرت الہی کے ایک کنز اچھڑکا اوپر نکلا ہوا تھا جس پر یوسف علیہ السلام پہنچ کر ٹھہر گئے اور ظاہر ایسی سبب ان کے بچنے کا بنا۔

بھائیوں کا مزید ظلم:..... پھر بھائیوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں گرانے سے پہلے نیم جان ہو گئے تھے اور اب تو اس کی روح ضرور فانی ہو گئی۔ اور اس خیال کی تصدیق کے لیے یوسف علیہ السلام کو آواز دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سمجھ کر کہ شاید اب بھائیوں کو میرے حال پر رحم آگیا ہے مجھ کو اس تکلیف سے نجات دیں گے اور کنوئیں سے نکال لیں گے جواب دے دیا۔ مگر نامہربان بھائیوں نے پھر مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن یہودا نے انہیں اس فعل سے روکا اور ایک سکوت کے عالم میں سب کے سب واپس چلے گئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور برادران یوسف علیہ السلام:..... ادھر تو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے بکریوں کے گلہ کی طرف واپس ہوئے ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی ”کہ ایک دن وہ بھی آئے گا کہ تو ان کو ان کے کرتوتوں کی خبر دے گا اور تیرا ایسا مرتبہ بڑھ جائے کہ تجھے نہیں پہچانیں گے کہ تو یوسف علیہ السلام ہے۔“ ادھر یوسف علیہ السلام کے بھائی بکریوں کے گلہ کے پاس آئے اور ایک بکری ذبح کر کے اس کے خون سے حضرت یوسف علیہ السلام کے پیرا بن کو رنگا اور تقریباً عشاء کے وقت روتے ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے یا سانا انا ذہبنا نستبق و تو کننا یوسف عندمنا عا فاکلہ الذنب وما انت بمؤمن لنا ولو کنا صدقین (یوسف: ۷۱) (اے ہمارے باپ ہم آگے نکل گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو بکریوں کے پاس چھوڑ گئے بھیڑیے نے اس کو کھالیا ہم بالکل سچ ہیں گے لیکن آپ کو یقین نہیں آئے گا)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ سن کر سکتہ سر ہو گیا تھوڑی دیر بعد اپنے غمگین دل کو سنبھال کر فرمایا ”یہ ایسا واقعہ نہیں ہوا بلکہ تم نے یہ کام اپنی طبیعت سے کیا ہے میں صبر کرتا ہوں صبر کا بڑا درجہ ہوتا ہے اچھا ماؤ اس کی قمیض مجھ کو دکھاؤ“۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جس وقت قمیض دکھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے غور سے دیکھ کر فرمایا اللہ مارایت ذنبا احلیم من هذا اکل ابنی ولم یشت قمیصہ (خدا کی قسم میں نے اس بھیڑیے جیسا کسی کو بردبار نہیں دیکھا کہ اس نے میرے بیٹے کو تو کھالیا اور اس کی قمیض کو نہیں پھاڑا) اور چیخ مار کر بیہوش ہو کر گر پڑے تھوڑی دیر بعد ہوش آیا تو بہت روئے اور قمیض و

بار بار اٹھا کر دیکھتے تھے اور آنکھوں سے لگا سونگھتے تھے۔

قافہ والے اور حضرت یوسف علیہ السلام: تین روز تک حضرت یوسف علیہ السلام کو نو میں رہا اس دوران ایک فشتہ بازار ہوا حال یہ کہ جو تھے دن عرب کا ایک قافہ مصر جا رہا تھا وہ اتفاقاً اس کو میں کے قریب پہنچ کر ٹھہرا اور دو آدمیوں کو جن میں سے ایک کا نام مالک بن زمر اور دوسرے کا نام بشری تھا۔ پانی پینے بھیجا مالک بن زمر نے پانی کھینچنے کے لئے نو میں میں ڈال دیا۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام اس کے ہاں اور کسی کو چکر کو میں سے باہر نکل آئے جس وقت مالک بن زمر کی آنکھ حضرت یوسف علیہ السلام پر پڑی پہلے پتہ چھوٹا پتھر سنگھل کر چلا، انہیں بشری ہذا علمہ (یوسف ۹) بشری یہ تو ایک لڑکا ہے)

”یا بشری ہذا علم“ کا مطلب: علم تاریخ نے بشری کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض کا تو یہ خیال ہے کہ بشری مالک بن زمر کے ساتھی کا نام تھا جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے اور اکثر یہ فہم ہے کہ بشری سے مقصود کوئی شخص نہیں ہے اور نہ مالک بن زمر کے ساتھی کا نام بشری تھا، یہ کہ ”بشری“ کے معنی بشارت یعنی خوشخبری کے ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بچنے والے بھائی:..... الغرض مالک اور ”بشری“ حضرت یوسف علیہ السلام قافہ سے پاس سے قافہ بچ کر بہت خوش ہوئے۔ آپس میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ کہ اس دوران یہودی پہنچ گیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو امیر قافہ سے پاس دیکھ کر اپنے بھائیوں کو سنا رہا تھا۔ اس سے آگاہ کیا چنانچہ سب بھائی امیر قافہ کے پاس آئے اور کہنے لگے ”یہ تو ہمارا نام ہے یہ قافہ کوں وہاں سے مارا چلا رہا ہے؟“ یہ سنا بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے مارے پھٹے ہوئے اور ان لوگوں نے امیر قافہ کے ہاتھ ان کو میں یا پائیس یا چمیس درجہ سے خوش فروخت کر دیا۔ اور دام کھرے کر کے واپس چلے دیئے۔

مصر کے بازار میں فروخت: حضرت یوسف علیہ السلام قافہ کے ساتھ ساتھ مصر پہنچ گئے۔ مالک بن زمر بن ابن عین بن مدین جس نے آپ کو آپ کے بھائیوں سے خرید لیا تھا۔ نہاد و حملہ اٹھتے پہلے پہن کر فروخت کرنے کی غرض سے بازار میں پیش کر دیا۔ افسیر بن رعیہ یا قوتیسیر نے جو فرعون مصر کا وزیر ”عزیز مصر“ کے لقب سے مشہور تھا خرید لیا۔ اور اپنے مکان پر اپنی بیوی زلیخا یا راحیل سے بہا کر مسمیٰ منوہ عسیٰ ان بشعہ او متحدہ ولدا (اس کو آرام و عزت سے رکھو شاید آئندہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنائیں۔

مصر کا حاکم: ان دنوں مصر کی فرعونیت ممانہ کے خاندان میں تھی ریان بن ولید و مع مصر کا فرعون تھا ملکہ مرہ بن اشیم کا بیان ہے کہ یہ فرعون مصر“ حضرت یوسف علیہ السلام پر جب کہ انہیں نبوت عطا ہوئی تھی ایمان لے آیا تھا اور آپ کی زندگی میں انتقال بھی کر گیا اور اس کے بعد قافوں بن مصعب مصر کا فرعون بنا اور یہ باوجود ایمان کی دعوت کے حضرت یوسف علیہ السلام پر ایمان نہیں لایا یعنی قافوں کا یہ بھی خیال ہے کہ قافوں ہی حضرت موسیٰ کے زمانے میں فرعون مصر تھا اور اس کی چار سو سال کی عمر ہوئی تھی اس دلیل کے بعد اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے ولقد جاءکم یوسف من قبل بالک (مومن ۳۴) ب شک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف واکمل کے آئے) اس بنا پر اگر یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ایک نہ ہوگا تو اس بات سے معنی درست نہ ہوں گے میرے نزدیک ان کا یہ خیال ان کی نا فہمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ قرآن پاک میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے وادوں سے آباؤ اجداد کے حال سے مخاطب کیا ہے۔ واللہ اعلم)

حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا: حضرت یوسف علیہ السلام جس وقت جوانی کی عمر کو پہنچے اور ابھی آپ کی عمر تیس سال سے زیادہ نہیں ہوئی تھی اور عمر سعادت نبوت سے سرفراز نہیں کے تھے زلیخا آپ پر مائل ہوئیں اور ایک دن خلوت میں بلا کر انہیں غلام یا یوسف نے فرمایا قال معہ اللہ نہ دسی (یوسف ۲۲) (خدا سے پناہ مانگتا ہوں بے شک وہ تیرا شہ میرا ربی ہے) اللہ لا یصلح الظالمون (یوسف ۲۳) (میں اللہ ظالموں سے نفی کرتا ہوں) ان دونوں وفواج نہیں دیتا) زلیخا نے چونکہ دروازے پہلے سے ہی بند کر رکھے تھے اس لئے تمہیں نہ کر چیتا چہا رشوع نہ کی جب بھی آتی تھی یا یوسف ما احسن شعورك (اے یوسف تمہارے کئے اتنے بے ہیں) اور حضرت یوسف علیہ السلام نے فرماتے تھے ہوا اول مستشر من

جسدی (وہی سب سے پہلے میرے بدن سے میلے ہوں گے) اور کبھی کہتی تھی یا یوسف ما احسن شعرك (اے یوسف تمہارے کتنے اچھے بال ہیں) اور حضرت یوسف فرماتے تھے ہو اول ينتشر من جسدی (وہی سب سے پہلے میرے بدن سے میلے ہوں گے) اور کبھی کہتیں تھیں یا یوسف ما احسن عینک (اے یوسف ہائے تیری آنکھیں کتنی اچھی ہیں) اور آپ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ ہسی اول من جسدی (میں میرے جسم سے سب سے پہلے بہہ جائیں گی) زلیخا اس قسم کی چھیڑ چھاڑ کرتی رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد یوسف ﷺ کی پاک طبیعت پر بھی بیان کا اثر نمایاں ہوا لیکن فضل الہی شامل حال تھا لہذا آپ ﷺ پاک و صاف بن گئے۔

میلان یوسف کا مطلب :- ہمارے اس بیان سے کہ حضرت یوسف ﷺ کی پاک طبیعت پر بھی میلان کا اثر نمایاں ہوا ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیے (العیاذ باللہ) حضرت یوسف ﷺ بھی زلیخا کے ساتھ کسی فعل کے کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ لیکن جبرائیل کی وجہ سے یا کسی اور ذریعہ سے بچ گئے۔ کیونکہ کلام ربانی کا طرز بیان اس کے خلاف گواہی دے رہا ہے حضرت یوسف ہرگز ہرگز زلیخا کی طرح آمادہ و تیار نہیں ہوئے تھے اور نہ انہوں نے آزار بندگی کی گریہوں کو کھولن شروع کیا تھا جیسا کہ بعض مؤرخین نے غلطی سے لکھ دیا ہے اور نہ پاجامہ کھولنے پر تیار ہوئے تھے اور نہ زلیخا نے مفت خانہ اس سے ہوا یا تھا اور نہ اس مکان میں کوئی بت رکھا ہوا تھا جس پر زلیخا نے شرم و حجاب کی وجہ سے چادر ڈال دی تھی اور نہ حضرت یوسف ﷺ کے دہ میں کسی کام کے کرنے کا خیال گذرا تھا۔

ہاں یہ بات ضرور ہوئی تھی کہ زلیخا کی چھیڑ چھاڑ سے ایک قسم کا خیال پیدا ہو گیا تھا جسے آپ میل طبع سے تعبیر کیجئے اور چاہے قصد و ارادہ سے تفسیر کیجئے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ حضرت یوسف ﷺ کا یہ قصد اختیاری (یعنی عزم) نہ تھا بلکہ اس خیال کے ساتھ ان کے دل پر اللہ تعالیٰ کا خوف بھی اپنا رنگ جمانا چاہتا تھا اور دونوں میں رسد کشی ہو رہی تھی اسی دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ بالکل اس سے پاک رہے یہ لوگوں کی ایسی من گھڑت کہانیاں ہیں جن سے سلب ایمان کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

علماء تفسیر نے وہم بھا کے معنی قصد بھا (یعنی انہوں نے بھی اس کا قصد کیا) تحریر کیا ہے عزم بہا نہیں لکھا ہے کیونکہ قصد اور عزم میں بہت بڑا فرق ہے عزم کا دل سے تعلق ہے اس کا درجہ قصد سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے اور قصد دل کے امور سے نہیں ہے اس کے علاوہ آیت کریمہ ولقد هممت به وهم بها لولا ان رابرهان ربہ (یوسف ۲۴) سے یہ معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ بے شک اس نے زلیخا نے قصد کیا اور یوسف بھی اسی کا قصد کرتے لیکن انہوں نے اپنے رب کا برہان دیکھ لیا لہذا اس سے باز رہے۔

برہان کیا چیز تھی؟ برہان کے بارے میں لوگوں کے مختلف خیال ظاہر کئے جاتے ہیں بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف ﷺ صدیق نے یعقوب ﷺ کو دانت میں انگلی دبائیے افسوس کرتے ہوئے دیکھا اور بعضوں کا خیال ہے کہ یوسف صدیق نے نہیں دیکھا تھا بلکہ ایک نجیب آواز سنی کہ یا یوسف تیری دانت بنی (اے یوسف تو زنا کے کے لئے تیار ہونا چاہتا ہے حالانکہ تو نبی ہے) اور کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہیں یوسف صدیق آیت لا تقر بوا الزانی انہ کان فاحشاً و ساء سمیلاً (بنی اسرائیل ۳۲) لکھی ہوئی دیوار پر دیکھ کر اس قصد گیر اختیاری سے باز رہے۔

ہماری رائے ہے کہ حضرت یوسف صدیق ﷺ نے یہ نہ دیکھا تھا نہ وہ دیکھا تھا اگرچہ تقدیر الہی سے ایسے اسباب کا ظاہر اپید ہو جانا کچھ بعید نہیں ہے لیکن اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یوسف ﷺ کے خیال میں زلیخا کی چھیڑ چھاڑ سے جو ایک وسوسہ پیدا ہو رہا تھا اور ان کا وہ نورانی دل جو آئندہ نور نبوت سے معمور ہونے والا تھا اس کو دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا تا سید نبی والہام الہی سے اس میں کامیاب ہو گئے ایک سیدھی بات کو ایسے پیرائے سے ظاہر کرنا جس کو سمجھنے میں ظاہر بینوں کو تردد ہو۔ دورانہ لاش عقل جائز نہیں رکھتی۔

زلیخا سے بچنے کی کوشش :- الغرض یوسف صدیق ﷺ نے اپنے دامن عصمت کو زلیخا کی خواہشات کے ہاتھوں پاک و صاف ہی کر بھگے زلیخا نے حضرت یوسف ﷺ کو پکڑنے کی کوشش کی اور اس تک وہ وہیں حضرت یوسف ﷺ کی قمیض کا پچھلا دامن پھٹ گیا اتفاق سے جب دروازہ کھلا تو اطفیر (زلیخا کا شوہر) زلیخا کے چچا زاد بھائی سے کھڑا ہوا باتیں کر رہا تھا۔ زلیخا اور حضرت یوسف ﷺ کو دیکھ کر جھینپ سے گئے حضرت یوسف ﷺ

صدقہ میں سوچ رہے تھے اور ابھی بات منہ سے نہ نکلنے پائی تھی کہ زلیخا بول اٹھی: "ما جزاء من اراد باهلك سوء الا ان يسحقه واعداد اليه" (یوسف: ۲۵) (کیا سزا ہے اس شخص کی ہے جو تیرے اہل کی رسوائی کو چاہے۔ ہر سوائے اس کے کہ وہ قید و رنج میں مبتلا کر دیا جائے۔) حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب دیا: "ہی راو دقنی عن نفسی" (یوسف: ۲۶) (اس نے خود مجھ کو معصیت کی طرف بلایا تھا)۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی سچائی کی گواہی: ... عزیز مصر یوسف علیہ السلام اور زلیخا کی باتیں سن کر خاموش ہو گیا: "پہنا کے اسی چچی زاد بھائی نے کہا" اس میں سکوت و تامل کس بات کا ہے ان دونوں کی سچائی کی تحقیق بہت ہی آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر یوسف علیہ السلام کی تمہیں آگے سے بھیجی ہو تو زلیخا کا دعویٰ سچ اور قابل تسلیم ہے اور یہ جھوٹا ہے اور اگر تمہیں کا کچھ لدا من پھٹ گیا ہو تو وہ جھوٹی ہے اور یوسف علیہ السلام کا دعویٰ سچا ہے۔ تحقیق و معائنہ سے حضرت یوسف علیہ السلام صدق سچے ٹھہرے اور زلیخا شرما گئیں۔ عزیز مصر نے یوسف کو راز چھپانے کی ہدایت کی اور زلیخا سے استغفار کرنے کو کہا۔

گواہی کس نے دی؟: ... اس موقع پر بھی دلچسپی کے لیے گیا ہے کہ یوسف صدیق علیہ السلام کی گواہی ایک شیرخوار بچہ نے دی تھی صاف یہ ہے کہ اس بے اصل واقعہ پر یہ شہد شاہد من اہلہا (یوسف: ۲۶) سے استدلال کی جاتا ہے اس آیت سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ زلیخا کے خاندان میں سے کسی نے گواہی دی اس سے نہ تو بچہ سمجھ میں آتا ہے اور نہ بوڑھا پھر اس پر ایک حدیث بھی نقل کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بچہ ان شیرخوار بچوں میں سے ایک تھا جو شیر خوارگی کی حالت میں حکم الہی بولے تھے۔ گو قدرت خداوندی سے یہ بات جمید نہیں ہے لیکن اصل واقعہ وہی ہے جو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

زلیخا اور دوسری عورتیں: رفتہ رفتہ جب زلیخا کا عشق اور راز افشاء ہوا تو عورتوں نے طعنہ زنی شروع کر دی۔ چند دنوں تو زلیخا بن کے طعنوں کا خدشہ سے جواب دیتی رہی جب ان کی چھیڑ چھاڑ حد سے بڑھ گئی۔ تو ایک روز ان مصری عورتوں کی دعوت کی کھانا کھانے کے بعد کچھ شر بوزے، تہنچ، سیب، امروہ وغیرہ منگوائے، عورتیں چھریوں سے ترنچ اور سیب چھیلنے اور کاٹنے لگیں۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام صدیق خوش نما ہنس پھنے ہوئے زلیخا کے کہنے سے ان کی طرف سے ہو کر گزرے وہ عورتیں جمال یوسفی علیہ السلام کو دیکھ کر ایسی کھو گئیں کہ ترنچ اور سیب کے بجائے انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور بے تابانہ ایک زبان ہو کر بولیں۔

حاش اللہ ما هذا بشرا ان هذا لا ملک کریم (یوسف: ۳۱) (حاشا اللہ یہ انسان نہیں ہے بلکہ یہ فرشتہ نیک خصلت ہے) تب زلیخا نے ان سے مخاطب ہو کر کہا: فذلک الذی لمتنی فیہ (یوسف: ۲۳) (یہ وہی ہے جس کے لیے تم مجھے ملامت کیا کرتی تھیں)۔

حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں: اس واقعہ کے بعد زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام سے پھر دوبارہ اپنی غوہش پوری کرنے کی التجا کی اور یہ دھمکی دی کہ "اگر ہمارے حکم کی تعمیل نہیں کرو گے تو تمہیں قید خانہ میں بھیج کر سخت ذلیل و رسوا کر دوں گی۔" حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں جانے کو اس نفل قبیح پر ترجیح دی۔ اور اللہ تعالیٰ سے انسانی تقاضوں کے مطابق گزارش کی والا تصرف غنی کید من اصب البہن و اکن من الجہلیں (یوسف: ۳۳) (اے پروردگار عالم اگر ان عورتوں کے مکر سے مجھ کو محفوظ نہیں رکھے گا تو میں عجب نہیں کہ ان کی طرف مائل ہو جاؤں ورنہ حق جاہلوں میں خود کو داخل کر دوں، اس وجہ سے کہ میں بشریت کی وجہ سے اپنی ذات پر بھروسہ نہیں کر سکتا)۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کر لی اور ان سے بچانے کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام صدیق کو قید خانہ میں بھیج دیا گیا۔ تھوڑے دن بعد اسی قید خانہ میں فرعون مصر کے دو ملازم (ایک خانساں اور دوسرا ساقی) خود بادشاہ کی زہر خورانی کے جرم میں پکڑے جیل میں آئے۔

دو قیدیوں کے جھوٹے خواب: حضرت یوسف علیہ السلام قید خانہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں رہتے تھے۔ کبھی نماز پڑھنے میں مصروف رہتے تھے اور کسی وقت قیدیوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی قیدیوں کے خوابوں کی تعبیریں بتا دیتے تھے۔ جس وقت ساتی

۱۔ منسیرین تحریر کرتے ہیں کہ سب سے پہلے ان پانچ عورتوں نے طعنہ زنی شروع کی تھی ایک تو حاجب کی بیوی تھی دوسری کو تو ال کی تیسری خانساں کی بیوی تھی۔

۲۔ اللہ اعلم۔

اور خانساں قید خانہ میں داخل ہوئے۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اوصاف سے واقف ہو کر آپ میں ان کا امتحان لینے کے لئے یہ مشورہ کیا کہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام سے جھوٹے خواب بیان کر کے تعبیر معلوم کرنی چاہیے۔ چنانچہ پہلے ساقی نے کہا ”آج میں نے خواب دیکھا کہ میں شراب بنا رہا ہوں“ اس کے بعد خانساں نے کہا ”میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیوں کا خون ہے اور پرند اس کو کھا رہے ہیں۔“

جھوٹے خواب کی سچی تعبیر: حضرت یوسف صدیق علیہ السلام نے ساقی کی خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ ساقی تو اپنی ملازمت پر بھیں کر دیا جائے گا۔ اور خانساں جس نے روٹیوں کا خون اپنے سر پر رکھا ہوا اور پرندوں کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس کو چھ کی ہو جائے گی۔ ان دونوں نے جس وقت یہ تعبیر سنی تو معذرت کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ ہم نے جھوٹے خواب بیان کیے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا جس بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ خواہ وہ سچ ہو یا جھوٹ یہی حکم ہوا ہے۔ اتفاق سے تفتیش و تحقیق حال کے بعد یہی چھوڑا کہ ساقی کو اس کی ملازمت پر بحال کیا گیا۔ اور خانساں کو پھانسی دے دی گئی۔

جیل میں زیادہ وقت رہنے کی وجہ: رہائی سے پہلے یوسف صدیق نے ساقی سے کہا تھا کہ جس وقت تم بحال ہو جاؤ تو اپنے دن نعمت سے میرا ذکر ضرور کرنا لیکن اند کی مرضی اس وقت اس کے خلاف تھی لہذا ساقی اپنا وعدہ بھول گیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا اسے خیال تک نہ رہا۔

مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ اس مقام پر یہ نکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف صدیق قید خانہ میں زیادہ مدت تک اس وجہ سے رہے کہ آپ نے مسبب حقیقی کو بھلا کر ظاہری سبب کو وسیلہ نجات بنا لیا تھا ورنہ یہ کب ممکن تھا کہ زین خانہ میں قید کا نہ میں بھیج کر ایسا بھول جاتی کہ سات سال تک یہ قید خانہ میں ہی رہتے اور ساقی بھی انہیں فراموش کر دیتا، اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے اس خیال پر جو ان سے بشریت کے تقاضے سے ظاہر ہو گیا تھا۔ تنبیہ کرنی مقصود تھی اس لئے زین خانہ اور ساقی دونوں بھول گئے اور یہ سات سال تک قید کا نہ ہی میں رہے۔

فرعون کا خواب: آٹھواں سال جب شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے وہ سب پیدا کیا کہ جس میں حضرت یوسف علیہ السلام کی کوشش و موٹی دخل نہ تھا۔ اور نہ ان کے خیال میں گزرا ہوگا۔ اور وہ یہ تھا کہ فرعون مصر نے ایک رات پہ خواب دیکھا کہ ”سات موٹی کا نیں ایک نہر سے نکلیں پھر ان کے بعد ہی سات دوسری گاؤں دہلی پتلی اسی نہر سے آئیں اور ان پہلی موٹی تازی گاؤں کو کھائیں۔ اور یہ بھی دیکھا کہ ندم کے سات خوشہ سرسبز جن میں دانے بھرے ہوئے تھے ان پر سات سوکھ خوشہ جو ان پر نمایاں ہوئے تھے غالب آ گئے“

خواب کی تعبیر: صبح ہوتے ہی حکماء اور نجومیوں سے تعبیر معلوم کی گئی وہ یہ نہ کہہ سکتے کہ ہم اس کی تعبیر سے واقف نہیں ہیں۔ بلکہ یک زبان ہو کر بولے و ما نحن بتاویل الاحلام بعلمین (۴۴) (اور ہم لوگ جھوٹے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے) یہ رو باء صادق (سچے خواب) نہیں ہیں بلکہ خیالات فاسدہ ہیں جو حالت بیداری میں انسان کے دماغ میں جمع ہو جاتے ہیں پھر وہی سونے کی حالت میں خواب دکھائی دیتے ہیں مگر فرعون مصر کو اس جواب سے تشفی نہ ہوئی اس کے چہرے پر جیسا کہ اس سے پہلے تردد کے آثار نمایاں تھے۔ ویسا ہی اس غیر شافی جواب کے بعد ظاہر رہے۔

تعبیر بزبان یوسف علیہ السلام: ساقی کو اس وقت حضرت یوسف صدیق علیہ السلام یاد آ گئے وہ فرعون مصر کی اجازت سے قید خانہ میں آیا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے خواب کی تعبیر پوچھی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی تعبیر بتائی ”کہ سات سال تک حسب دستور تم لوگ کاشتکاری کرو گے فصل اچھی ہوگی، پیدا نش غلہ کی زیادہ ہوگی یہ تعبیر تو سات موٹی گاؤں کی ہے پھر اس کے بعد سات سال قحط کے ایسے سخت اور دشوار مزارع میں گئے جس میں تم واپس اپنا یہ ذخیرہ کھا جاؤ گے۔ یہ تعبیر ان سات گاؤں کی ہے جو دہلی پتلی تھیں جنہوں نے ان سات موٹی گاؤں کو کھا لیا تھا پھر ان سات سال کے بعد ایت سال میں گئے جن سے تم لوگ فائدہ اٹھاؤ گے۔ ساقی خواب کی تعبیر سن کر واپس فرعون مصر کے پاس آیا اور تعبیر بیان کی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی تحقیق کی درخواست: فرعون مصر اپنے خواب کی تعبیر سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کا ایسا مشتاق ہوا کہ اسی وقت ساقی کو حضرت یوسف علیہ السلام کو بلائے کو بھیج دیا، حضرت یوسف علیہ السلام نے ساقی سے کہا رجع الی ربك فسنله ما مال السوقة التي قطع ایدیہیں، ان ربی بکیدہن علیم (یوسف: ۵۰) (تو اپنے مالک کے پاس واپس لوٹ جا اور اس سے پوچھ کہ مجھ کو کس جرم میں قید کی سزا دی گئی) کیا حال ہے

(کیا بیان ہے) ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے، اے تجھے میرا پروردگار نے کمر و خوب جانتا ہے کہ میں نے موت سے بڑی باتوں کے مواخذے میں مصیبت میں گرفتار ہوں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی براءت: ساقی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ پیغام فرمایا کہ مصر سے جا کر کہہ دیا کہ میں نے اس وقت میں مصری عورتوں کو بلوا کر کہا اس واقعہ کی حقیقت پوچھ کر ان عورتوں نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا حاشا لکرم عبد من سوء (یوسف ۵۰)۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی سب براءتیں اس وقت تک برآمد نہیں ہوئے (فرعون مصر نے زینحی صرف، میں تازینہ بی زبان سے بوس اسرار و دہ عن نفسہ واند لمن الصدقیں (یوسف ۵۱) میں ازہد یوسفی خواہش کی تھی، مریشہ وہ واقعی پاپ)۔

حضرت یوسف علیہ السلام ”شاہی رکن“: اب فرعون نے ساقی کو بتایا کہ قید خانہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدیق کو بلوایا اور ۲۰۰ مصری یوسف علیہ السلام کو خرید کر آزا کر دیا جیسا کہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے: وَلَقَدْ لَاحِظْنَا الْقُرْآنَ لِإِثْمِكَ إِذْ تَقُولُ لِلْمَوْلَى الَّذِي مَلَكَتْ أَيْدِيكَ إِنَّكَ أَشَدُّ مُعْذِرٌ بِكَ مِنَ اللَّهِ (یوسف ۵۲) (اور فرعون نے کہا کہ اس کو (یعنی یوسف) کو میرے پاس آتا کہ اس میں اپنے لیے خلاص (آزا) کروں، الغرض حضرت یوسف علیہ السلام کو صدیق فرعون مصر کے امین و معتمد بنائے اور آئے والے سات ساتھ قید خانہ کا انتقام سب کے سپرد کر دیا گیا۔

انتظامات و عقد زلیخا: حضرت یوسف علیہ السلام صدیق بر قسم کہ نہ خریدتے اور اسے صاف یہ بغیر رخصت دیتے تھے چھ ماہوں کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام انتقال ہو گیا فرعون نے اس کی جگہ یوسف علیہ السلام کو مقرر کر کے زلیخا سے ان کا نکاح کر دیا بعض لوگوں نے اس موقع پر یہ حاشیہ چڑھا دیا ہے کہ زلیخا اس وقت بوڑھی ہو گئی تھیں خدا تعالیٰ نے نکاح کے بعد پھر جوان بنادیا، یہ بات اگرچہ ظنی و تہدیر الی ممکن الوقع لیکن اصلی و قعود چھپ کر لئی بات بتا دینا خلاف عقل ہے اصل بات یہ ہے کہ عزیز مسر شہین تھے۔ اس لیے حضرت یوسف علیہ السلام نے نکاح کے وقت زلیخا و شہینہ تھیں اور یہی معنی میں آتا ہے کہ میں جیسا کہ کتب تاریخ ہمارے اس معنی کی گواہی دے رہی ہیں، واللہ اعلم۔

زمانہ قحط کی ابتداء: اغرض فرعون اور پیدار ہونے والے بزرگ کے ساتھ ساتھ ساتھ قحط کے پانچ ماہوں میں قحط کے زمانہ قحط کی ابتداء: سال سارا عام قحط سے مرنے لگا لوگ جوق در جوق مصر کو لپٹے آئے ان کے گھر تھے یعقوب علیہ السلام نے بیٹے جسی میں غم دینے سے روکے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں پہنچا لیا کیونکہ ان کی حالت میں زہرہ نے کسی قسم کا تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی آمد: وہ لوگ یوسف علیہ السلام کو نہ پہچانے کیونکہ زلیخا نے قحط کے وقت یوسف علیہ السلام سے بظاہر یوسف علیہ السلام نہ رکھا تھا نہ تو ان کا وہ لباس تھا اور نہ وہ صورت و شکل تھی بلکہ ایک اور سی حالت پیدا ہوئی تھی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے ان کا حال پوچھا پہلے تو انہوں نے اٹھ اٹھ کی باتیں بتلائیں۔ لیکن جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے حالات و بیویاں انہوں نے اس سے بیان کیا ”اے عزیز مصر! دراصل ہم اپنے والد کے بارہ بیٹے تھے ایک دن اپنے اس بھائی بھی چڑا گاہے سے اس کو ہمارے والد نے دو عزیز رکھتے تھے۔ اتفاق سے اس کو بھیڑیے نے کھا لیا شمعون آئے چچا اور کہتے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فوراً اپنی فالی من سکن ابو کم بعدہ (پھر اس کے بعد تمہارے باپ کو تسکین کس سے ہوئی) شمعون نے کہا الی اح لنا اصغر مدہ (جو اس سے ہمارا چھوٹا بھائی ہے)۔

حضرت یوسف علیہ السلام یہ سن کر چھوڑ کر تھک خاموش رہے اس کے بعد سراٹھا کر بولے ”آئندہ جب تم ہمارے پاس آؤ تو اپنے ساتھ لانا ورنہ تم کو یہاں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔“ شمعون نے کہا شاید ہمارے والد اس کی جدائی کو وارانہ کریں اس لیے ہم جتنی فیصد نہیں کر سکتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ”اچھا بہتر ہوگا کہ تم میں سے کوئی ہمارے پاس رو جائے اس پر حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے خاموش ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے واپسی کے وقت ان کی قیمتیں بھی انہی کے اسباب میں رکھا، میں اس خیال سے کہ ان کی امانت داری اور دیانت یہ پوچھنے واپس کرنے پر ضرور مجبور کرے گی اور یہی دوبارہ ان کے آنے کا سبب بن جائے گا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے: چنانچہ جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو

عزیز مصر (یوسف علیہ السلام) کی تعریف کی اور کہا کہ عزیز مصر (یوسف علیہ السلام) نے کہا ہے کہ ”اگر تم اپنے بھائی کو آئندہ اپنے ساتھ نہیں لے آؤ گے جسے تمہارے والد زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو پھر یہاں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔“ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم اس کی اسی طرح حفاظت کرو گے جیسے کہ اس سے پہلے بھائی یوسف علیہ السلام کی حفاظت کی تھی برادران یوسف علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہو گئے جب اسباب کھوٹا اور اس میں دی جانے والی رقم رکھی ہوئی دیکھی تو سب کے سب بول اٹھے یا بانا مانبغی، هذا بضاعت ردت الينا ونعير اهلنا ونحفظ اخانا ونزداد كيل بعير، دالك كيل يسير (یوسف: ۶۵) یعنی عزیز مصر نے ہماری بہت بڑی وقعت و عزت کی اس نے کتنی بڑی یہ رعایت کی کہ ہماری پونجی واپس کر دی آپ ہمارے ساتھ بھائی کو بھیجئے تاکہ اور غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں۔

بنیامین حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس:..... مگر حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کے کہنے کا خیال نہیں کیا لیکن جب انہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے کہنے سے عہد و پیمان کیا تو انہوں نے بنیامین کو شمعون وغیرہ کے ساتھ کر دیا اور چلتے وقت یہ وصیت کر دی کہ تم سب کے سب ایک ہی دروازے سے شہر میں داخل مت ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے جانا۔ چنانچہ یہ گیارہ بھائی مختلف دروازوں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو پہچان لیا۔ اور ان سب کو بہت خوشی اور کشادہ پیشانی سے ٹھہرایا۔ کھانے کے وقت دور و بھائی ایک دوسرے پر بٹھلائے گئے جب بنیامین تیار ہو گئے اور ان کی آنکھوں میں اس خیال سے آنسو بھرا آئے کہ اگر میرا بھائی یوسف علیہ السلام آج زندہ ہوتا تو مجھے وہ اپنے ساتھ بٹھاتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں آبدیدہ دیکھ کر اپنے ساتھ بٹھالیا اور کہا میں تمہارا بھائی ہوں۔“

حضرت یوسف علیہ السلام کا اظہار یوسفی:..... راتوں کو باتوں ہی باتوں میں حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین سے کہا کہ کیا تم اس بات کو پسند کر سکتے ہو کہ میں تمہارے اس بھائی کو جو غائب ہو گیا ہے قائم مقام بن جاؤں۔ بنیامین نے جواب دیا کہ واقعی آپ سے بڑھ کر بھائی اور کیا سلوک کر سکتا ہے لیکن فرق صرف یہ ہے کہ آپ حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت راحیل سے پیدا نہیں ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کا دل پہلے ہی سے بھرا ہوا تھا بنیامین کی زبان سے یہ الفاظ سن کر رونے لگے انہیں گلے لگا کر بتا دیا کہ میں ہی یوسف ہوں لیکن بھائیوں کو یہ بات مت بتانا۔

بنیامین کو روکنے کا طریقہ:..... صبح کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام جب اپنے نامہربان بھائیوں کو غلہ دینے لگے تو پیمانہ (جس سے غدا پکڑ کر رہے تھے) بنیامین کے سامان میں رکھا دیا ① تھوڑی دیر کے بعد یہ لوگ رخصت ہو کر چل دیئے تو ایک منادی نے آواز دی تم لوگ ٹھہر جاؤ تم لوگ چور ہو، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ نہ چور ہیں اور نہ فساد کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں خدام نے کہا کہ اگر ایسا ہی تو کیا سزا؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ جس کے سامان میں پیمانہ پایا جائے اسی کو چوری کے جرم میں گرفتار کر لیا جائے حضرت یوسف علیہ السلام نے تفتیش شروع کی اور یکے بعد دیگرے تلاش دینے لگے رفتہ رفتہ بنیامین کی باری آئی انہی کے سامان میں سقا یا (پیمانہ یا پانی پینے کا برتن نکل آیا اور پھر انہی کو روک لیا گیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے بہت شور مچایا کہ بنیامین کی جگہ ان میں سے کسی کو روک لیا جائے لیکن یوسف علیہ السلام نے ایک بھی نہیں مانی بنیامین کو تو اس بہانے سے روک لیا گیا اور شمعون یہ کہہ کر مصر میں ٹھہر گیا کہ کیا تم بھول گئے جو کہ اپنے والد سے عہد کر کے آئے تھے میں تو یہاں سے اس وقت تک حرکت نہیں کروں گا جب تک میرے والد مجھے حکم نہ دیں یا اللہ حکم دے دے تم لوگ جاؤ اور سارہ قصہ بیان کر دو۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے غم میں اضافہ:..... حضرت یعقوب علیہ السلام کے باقی بیٹے جس وقت مصر سے لوٹ کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے اور یہ ماجرا بیان کیا چنانچہ اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کے غمگین قلب پر جواثر ہوا ہوگا اس کا اندازہ قارئین بخوبی کر سکتے ہیں اس کے ظاہر کرنے اور بیان کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ البتہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے غم زدہ دل کو تسلی دینے کے لئے جو الفاظ ادا فرمائے وہ یہ ہیں عسی اللہ یاتینی بہ جمیعاً اہو العلیم الحکیم (یوسف: ۸۳) (شاید اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے بے شک وہ دانا اور حکمت والا ہے)

① بعض مؤرخین کا خیال یہ ہے کہ بنیامین کو جب معلوم ہوا کہ عزیز مصر میرا بھائی یوسف ہے اور اس نے واپسی سے انکار کر دیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو روکنے کی یہ تدبیر کی اور بنیامین اس بات سے واقف تھے۔

اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی اسی رنج اور صدمہ سے ختم ہو گئی اور کمزوری حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ اٹھنا بیٹھنا مشکل گزرنے لگا کثیر آپ حضرت یوسف علیہ السلام کو یاد کر کے روتے تھے دوسرے بیٹے تسلی اور تشفی دینے کے بجائے کہتے تھے خدا کی قسم تم حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ اس وقت تک نہیں چھوڑو گے جب تک تم ہلاکت کے قریب نہیں پہنچ جاؤ گے یا جان بحق تسلیم نہ ہوں گے اور حضرت یعقوب علیہ السلام ان کی باتوں کا یہ جواب دیتے تھے کہ ”میں اپنا رنج و غم اللہ ہی سے کہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جس کو تم نہیں جانتے کچھ عرصہ کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے پھر اپنے بیٹوں کو دوبارہ مصر کی جانب روانہ کیا حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے جنہیں قحط اور فاقہ نے ناکارہ کر دیا تھا مصر میں پہنچتے ہی عزیز مصر (یوسف) سے کہنے لگے یا یہاں العزیز مسنا و اهلنا الضر (یوسف ۸۸) (اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو قحط و فاقہ نے تباہ کر دیا ہے) وجشا بضاعة مزجاة (یوسف ۸۸) (وہم بہت ہی کم سرمایہ لے کر آئے ہیں) فافوا لنا الكيل و تصدق علينا ان الله بحرى المتصدقين (یوسف ۸۸) (ہم کو پھر پیمانہ صدقہ کر دو اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والے کو جزائے خیر دیتا ہے) حضرت یوسف ۱ کا دس یہ سن کر بھرا آیا اور آنکھیں نم ہو گئیں بیتابانہ فرمانے لگے ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیه (یوسف ۷۹) (کیا تم جانتے ہو) یعنی یہ تم کو یاد ہے) کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا) اذ انتم جاهلون (یوسف ۷۹) (اب تم اس سے جاہل ہو یعنی آگاہ نہیں ہو) حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے غور سے دیکھا تو پہچان گئے (کیا واقعی تم ہی یوسف ہو) حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہاں میں ہی یوسف علیہ السلام ہوں اور یہ (بنیامین) میرا بھائی ہے تم لوگ اپنے دل میں کچھ خیال مت کرو اللہ تعالیٰ خطاؤں سے درگزر کرے گا یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ کچھ واقع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے یہ اس کے احسانات کا ایک نمونہ ہے میں اس بلند مرتبے تک پہنچ گیا ہوں۔“

حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر بلاوا:..... حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو یہ سننے سے بڑی ندامت ہوئی لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کی تسلی اور تشفی سے ان کے خیالات دور ہو گئے اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے نامہربان بھائیوں سے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام اور خاندان کی کیفیت پوچھی اور روانگی کے وقت غلہ دیا اور اپنے بزرگ والد کے لئے اپنی قمیض دی اور یہ ہدایت کی کہ جاتے ہی ہمارے بزرگ والد کے چہرے پر ڈال دینا ان کی بینائی دوبارہ واپس آ جائے گی اور تم لوگ کنعان سے اہل و عیال کے سمیت مصر چلے آؤ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کی خوشبو:..... ادھر تو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے قافلے کے ساتھ مصر سے روانہ ہوئے ادھر کنعان میں جو مصر سے بارہ سو کوس کے فاصلے پر تھا حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کی خوشبو حضرت یعقوب علیہ السلام کے دماغ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچ گئی، چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے جو اس وقت موجود تھے فرمایا اسی لاجد ربیع یوسف (یوسف ۹۳) مجھے یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے۔ لولا اننا تفندون (یوسف ۹۴) (اگر تم لوگ رفتہ اور بدحواس مجھ کو نہ کہو) ان بیٹوں نے جواب دیا تالله انک لفی ضلالک القديم (یوسف ۹۵) (خدا کی قسم تم اپنے اسی خیال کے پابند رہے ہو)۔

چالیس برس کا عرصہ گزرا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا تھا اب اس کی ہڈیوں کا بھی نشان ڈھونڈنے سے نہ ملے گا اور آپ آج کہتے ہیں کہ اس ہوا سے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے حضرت یعقوب علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہو گئے

حضرت یعقوب علیہ السلام کو بشارت یوسفی:..... تھوڑے دن کے بعد وہ قافلہ کنعان میں داخل ہو گیا اور یہودا ۱ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض لئے ہوئے اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوا، پیغام بری کا حق ادا کیا حضرت یعقوب علیہ السلام پھولے نہ سائے ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں سر رنج و غم

۱ بعض مورخین کا خیال ہے کہ برادران یوسف علیہ السلام مرتبہ چند کھونے و رہنے لائے تھے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس مرتبہ نقدی تو کچھ لے کر نہ آئے تھے بلکہ کچھ اور ان کے لئے آئے تھے۔ بعض علماء تاریخ یہ بیان کرتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کا دل اس واقعہ پر نرم نہیں ہوا تھا بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا خطا دیکھ کر وہ پڑے تھے اور خود بخود ہر مضمون و طوالت کے باعث اس خط کو نقل نہیں کرنا چاہتے۔ ناظرین معاف فرمائیں۔ ۲ مورخین کا بیان ہے کہ چونکہ پیرا بن خون آلودہ ہی چراگاہ سے آیا تھا اسی نے یہ بری خبر حضرت یعقوب علیہ السلام کے کانوں تک پہنچائی تھی اسی وجہ سے وہ خوشی کے موقع پر بھی خودی پیرا بن لے کر یعقوب علیہ السلام کے پاس گیا۔ اسی کو قرآن مجید میں ”بشیر“ سے یاد فرمایا ہے کی دوسرے کا نام نہ تھا۔

آن واحد میں ایسا دور ہو گیا گویا تھ ہی نہیں۔ اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے مخاطب ہو کر ہا الہ اقل لکم انی اعلم من اللہ مالا تعلمون (یوسف ۹۶) (کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جس کو تم نہیں جانتے) ابھی کل کا ذکر ہے کہ تم لوگ مجھے جھٹلاتے تھے اور کھلم کھلا آفتاب پر خاک ڈال کر کہتے تھے کہ یوسف مدینہ کو بھیج دیا جائے، بیٹوں کو یہ سن کر بہت بڑی ندامت ہوئی انہوں نے شرم سے آنکھیں پٹی کر لیں۔ معافی مانگی اور استغفار کی درخواست کی۔ اس کے بعد آپ نے یہود اسے پوچھ کیا کرکت یوسف (تو نے اس حال پر یوسف کو چھوڑا) یہود اسے کہا کہ اس کو مصر کی حکومت کرتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں، یعقوب علیہ السلام نے جھجھکا کر کہا ما صعب بالملک علی ای دیں کرکتہ (مجھ کو شاہی سے یہ غرض اس کو کس مذہب پر چھوڑ آیا ہے) یہود اسے عرض کی علی السلام (مذہب اسلام کا پابند چھوڑ آیا ہوں) حضرت یعقوب علیہ السلام نے بہت خوش ہوئے اور اللہ کے حضور من سجدہ شکر کر کے کہا۔ والان تمت العمة (اب نعمت الہی پوری ہوئی) کہانی اور نیاویں نعمتیں خاطر خواہ مل گئیں۔

بنی اسرائیل کی مصر آمد: حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹے سامان سفر مبیا کر کے منزل کو ورتے ہوئے مصر کے قریب پہنچ گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے مدین مصر کے ساتھ استقبال کے لئے مصر سے باہر آئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دیکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکے یہود اسے پوچھا، کیا یہ فرعون مصر ہے؟ یہود اسے کہا کہ نہیں یہ آپ کا بیٹا یوسف علیہ السلام ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے گے بڑھ کر کہا السلام علیک یا مذهب الاحزان (اے رنج و الم کو دور کرنے والے تجھ پر خدا کی رحمت ہو) حضرت یوسف علیہ السلام جواب دے کر اپنے والد سے پیٹ گئے اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے سب سے خطاب کر کے کہا کہ ادخلوا مصر انشاء اللہ امنیں (یوسف ۹۹) (تم لوگ مصر میں چلو انشاء اللہ قحط اور بھوک سے محفوظ رہو گے اور اپنے والد اور والدہ کو عزت و تکریم کے ساتھ ٹھہرایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر: حضرت یوسف علیہ السلام کے ماں باپ اور یہودیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکتے تھے سلام اور تکریم کے لئے سجدہ کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے شکر یہ ادا کر کے کہا اب استھدا تاویل دنو یای من قبل (یوسف ۱۰۰) (اب جان یہ تاویل (تعبیر) اس خواب کی ہے جس کو میں نے اس سے قبل دیکھا تھا) حضرت یعقوب علیہ السلام اس کی تصدیق کر کے گذشتہ واقعات معلوم کرنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام نے ادب سے گزارش کی (یا ہستی لاتسانی ما صنع احوالی ولكن اسالی عن صنع اللہ ہی۔) (اے میرے باپ اس بات کو مت پوچھو جو کہ بھائیوں نے میرے ساتھ کیا بلکہ اس بات کو پوچھیے جو خدا نے میرے ساتھ کیا) یہودیوں نے گفت و مرصہ میں مصر میں آنے اور عزیز مصر کے عہدے پر پہنچنے کے حالات تفصیلاً کیے بعد دیگرے ترتیب وار ان کو سنا دئے۔

جدائی کا زمانہ کتنا ہے؟ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی جدائی کے زمانہ کو اگرچہ بعض مؤرخین نے اسی سال تحریر کیا ہے اور اس طرح سے حساب کا اندازہ کیا ہے کہ سترہ برس کی عمر میں حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالا گیا اور ستانوے برس کی عمر میں اسی برس کے بعد اپنے والد سے ملے اس کے بعد تیس سال اور زندہ رہ کر ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور بعضوں نے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے زمانہ جدائی کو اٹھارہ سال میں محدود کیا ہے بعضے مؤرخین کے خیال یہ گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں سترہ برس کی عمر میں داخل ہوئے اور تیرہ سال کے بعد فرعون مصر کے وزیر بنے اور بائیس سال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی ملاقات ہوئی اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے اہل و عیال کے ساتھ مصر میں سترہ سال زندہ رہے لیکن محققین علماء تاریخ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب دیکھنے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے مصر میں آنے کے زمانہ کی مدت چالیس سال بتاتے ہیں واللہ اعلم (مترجم)

حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات: منزلیں طے کرنے کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام بلیس سے قریب پہنچے حضرت یوسف علیہ السلام یہ سن کر بعض علماء تاریخ کے مطابق فرعون مصر کے ساتھ اپنے والد کے استقبال کے لئے مصر سے باہر آئے اور سرزمین بلیس میں اپنے بھائیوں کو رہنے اور لطف اندوز ہونے کی غرض سے دے دی حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ ان سترہ آدمیوں کے علاوہ جو آپ کے خاندان کے تھے۔ حضرت ایوب علیہ السلام بن برج بن زبرج بن رعول بن عیصو بھی تھے یہ سب کے سب مصر مقام بلیس میں مقیم ہو گئے اسی واقعہ کے سترہ سال کے بعد ایک سو چالیس سال کی عمر

میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا انتقال ہوا حضرت یوسف علیہ السلام فرعون مصر کی اجازت سے روساء مصر کے ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کا تابوت (جنازہ) مصر سے لے کر روانہ ہوئے، راستے میں کنعانیوں سے کچھ بحث و تکرار ہوئی لیکن مکمل خیریت سے سرزمین تمام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے مدفن میں لے جا کر دفن کر دیا اس کے بعد مصر میں واپس آ گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات: .. حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادگان مصر میں یوسف علیہ السلام سے پاس قیام پذیر رہے یہاں تک کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال ہو گیا، آپ کی نعش کو ایک تابوت میں رکھ کر بند کیا گیا، اور اسے دریائے نیل کے کسی حصے میں دفن کر دیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے وفات کے وقت وصیت کی تھی کہ جس وقت بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے ساتھ روانہ ہوں۔ اس وقت آپ کا تابوت بھی نکال کر ساتھ لے جائیں۔ اور وہیں اسے لے جا کر دفن کریں۔ چنانچہ یہ وصیت مسلسل محفوظ چلی آئی۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے تابوت نکال کر لے گئے،

حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے بعد اسباط سے آپ کے بھائی اور بیٹے فراعنہ مصر کے سایہ عاطفت میں باقی رہ گئے رفتہ رفتہ ان کی نسل ترقی اس حد تک پہنچ گئی کہ دولت مصر کے اراکین نے ان کی کثرت سے ڈر کر انہیں دبانہ اور ان سے خدمتی کام لینا شروع کر دیا۔

بنی یعقوب علیہ السلام یا بنی اسرائیل: علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تھے ستر آدمی تھے۔ لیکن جب حضرت موسیٰ کے ساتھ دوبرس کے بعد مصر سے نکلے اور ان کو ”تیم“ میں شمار کیا گیا تو صرف ان لوگوں کی تعداد جو سچ ہو سکتے تھے۔ چھ لاکھ یا اس سے کچھ زائد تھی۔ ہم نے اس کے بارے میں مقدمۃ الکتاب میں بحث کی ہے اس مقام پر اس قصہ کو چھیڑ کر طول نہیں دینا چاہتے تو ریت میں اس تعداد کے یقینی آنے سے یہ تعداد منتفق و متعین ہو سکتی کیونکہ مبالغہ کی جگہ میں کثرت کا اظہار مقصود ہونا ہے نہ کہ تعداد کا شمار حقیقی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بہت سے بیٹے تھے۔ لیکن ان میں سے مشہور دو میں ایک افرانیم دوسرے منشی اور یہ دونوں اسباط میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے یعقوب کا زمانہ پایا تھا۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں اپنی اولاد شمار فرمایا تھا۔ اور ان کے حق میں دُعا نے برکت کی تھی۔

حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں کس عہدے پر رہے؟: بعض مؤرخین جنہیں تحقیق سے سروکار نہیں ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام آخر کار مصر کے بادشاہ بن گئے تھے۔ لطف یہ ہے کہ اس کی تائید میں بعض کمزور مفسرین حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ ارشاد پیش کرتے ہیں رب قد اتیشنی من الحمل (یوسف: ۱۰۱) (اے رب تو نے مجھے ملک دیا ہے)۔ حالانکہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جو شخص کسی چیز پر قبضہ کریتا ہے وہ وہ کسی خصوصیت کی وجہ سے ہو وہ استیلاء و غلبہ کے اعتبار سے ملک کہلاتا ہے مکان، گھوڑے خادم کے قابضین کو بھی ملک سے تعبیر کرتے ہیں اس کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ کہ ملک اور قدرت کا لحاظ نہ ہوا اگرچہ وہ ایک ہی شاخ اور ایک ہی کے لئے ہو گیا اس کو بھی بادشاہ کہیں گے؟ عرب کا یہ دستور بہت پرانا چلا آرہا ہے کہ اہل قرئی (گاؤں والوں) اور اہل مدائن (شہر والوں) کے رئیسوں کو ملوک (بادشاہ کہا کرتے ہیں اس زمانہ میں تم وزیر مصر کے بارے میں کیا خیال کر سکتے ہو کہ عرب کے سادہ لوح آدمی انہیں بادشاہ کیسے نہیں کہیں گے خلافت عباسیہ میں اطراف بلاد کے عمال کو ملوک کہتے ہیں۔ اس صورت میں یہ استدلال کافی نہیں دوسرے دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہو كذلك مکننا لیوسف فی الارض (یوسف: ۵۶) لیکن یہ آیت بھی اس کے انتظام کے نگران بنے تھے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم (یوسف: ۵۵) اس لیے قصہ کے انداز سے قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام فرعون کی حکومت کے ناظم تھے نہ کہ جیسا لفظ ملک سے جو کہ اس کی دُعا میں ہے بادشاہ بن گئے تھے۔ ہم اس دلیل سے جو کہ قرآن سے ثابت ہو گئی ہو ایسے متوہمات اور موضوع قصوں کی طرف مائل نہیں ہو سکتے اور تورات میں صاف لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نہ تو بادشاہ بنے تھے اور نہ مصر کے مالک بنے تھے۔ اور یہ طبعی امر ہے کہ شوکت و تصرف کے لحاظ سے جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی آئے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے اظہار اجلال کے لئے ملک کا لفظ کہہ دیا ہو جیسا کہ مقدمۃ الکتاب میں لکھ چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

تذکرہ حضرت لوط علیہ السلام: حضرت لوط علیہ السلام (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی) کے صاحبزادے تھے اور قوم میں بدست کے بعد انہیں میں اپنے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آگئے تھے۔ پھر یہیں ان کی وفات ہوئی۔

تحقیق کے مطابق ان دنوں مؤتقلہ میں سدوم کے پانچ بڑے گاؤں تھے اور وہ سب خلاف وضع فطرت (دامت) کے مرتکب تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں خوب سمجھایا لیکن ان میں سے کسی کے کان پر جوں تک نہ رہی۔ چنانچہ سب کے سب ملک کرانے لے۔ الا ماشاء اللہ (مگر یہ کہ جس واقعہ نے چاہا)۔

مترجم حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے حالات ملامہ ابن خلدون نے اختصار کے ساتھ بیان کر دیئے ہیں اور ہم سب وعدہ اب تحریر کرتے ہیں اہل مؤتقلہ جب معصیت اور بت پرستی میں بے حد منہمک ہو گئے۔ اور حضرت لوط علیہ السلام کے وعظ و نصیحت سے متاثر نہ ہوئے۔ بدو وقت فوقت حضرت لوط علیہ السلام کو سخت نازیبا کلامت سے یاد کرنے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی بدعات اس ناقبت اندیش قوم کو بھلا کر کے اپنے چار فرشتے بھیجے۔ یہ فرشتے نسائی شکل میں مؤتقلہ جاتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں مہمان بنے۔ جب راستہ خون پر بیٹھے تو ان فرشتوں نے جانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دل میں ان کی طرف سے ایک خاص قسم کا خیال پیدا ہوا جسے ان فرشتوں نے جو امیہاں کی تل میں راستہ خوان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اپنی اس بات سے دور کر دیا۔ لا تحف انا ارسلنا الی قوم لوط (ہود: ۷۰) (آپ بخوف نہ کریں ہم سب قوم لوط علیہ السلام کی طرف بھیجے گئے ہیں)۔ اس بعد مدد کے حضرت احق مدد کے بعد حضرت یحییٰ کی بشارت دی۔ حضرت ساروہ مدد کو یونین رقبہ مدد۔ یونہ اس وقت ان کی عمر اسی برس سے زیادہ ہو چکی تھی۔ فرشتوں نے کہا ”تیرے رب نے ایسا ہی کہا ہے“۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اسی قوم میں غنہ ہلاک کرنے کے لیے یہ فرشتے جا رہے ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام بھی ہیں۔ اس وقت ملامہ نے کہا بحسب علمہم فیہا لسجیدہ و اہلہ (عنکبوت: ۲۲) (ہم جانتے ہیں جو جس میں رہتے ہیں ہم حضرت لوط علیہ السلام و اہل ان کے اہل خانہ کو بت دیں گے) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے رخصت ہو کر مؤتقلہ پہنچ کر حضرت لوط علیہ السلام کے مکان پر مقیم ہوئے۔

فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں: حضرت لوط علیہ السلام ان مہمانوں (فرشتوں) کے آگے بہت خوش ہوئے۔ یمن جب اہل مؤتقلہ کی بداندیشیوں کا خیال آیا تو اس ہی دل میں سوچنے لگا اہی سوچ ہی رہے تھے۔ کہ حضرت لوط علیہ السلام کہ بی بی کے لوگوں کو آکاہ کر یا چنا چان میں سے اس آدمی حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے اور ان مہمانوں کو مانگا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے دو ان و نصرت سے سمجھنا چاہا لیکن جب وہ جھٹکتے نظر نہ آئے تو مہجورا فرمایاں بقود ہولاء ساتی ہن اطہر لکم فاتقوا اللہ و لا تحروں فی صیغی، الیس مکم رحل الرشید (یہ خیال تمہارے لیے جان میں)۔ (یعنی اپنے نکاح میں اؤ) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان مہمانوں کے لیے مجھ کو سوانہ کرو یا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں ہے (یہ اس افرا حضرت لوط علیہ السلام کا یہ پیغام لے کر اپنی قوم کے پاس آئے انہوں نے ان کو واپس لوٹا دیا اور یہ پیغام بھیجی بالقد علمت مالنا فی سلك من حق، و انت لتعلم ما برید (ہود: ۷۹) (آپ بیشک اس بات کو جانتے ہیں کہ ہم کو تمہاری لڑکیوں میں کوئی رغبت نہیں ہے اور آپ ہمارے ارادوں کو خوب جانتے ہیں کہ ہم کو عورتوں سے کوئی سراکار نہیں ہے)۔ بہتر یہ ہے کہ ان مہمانوں کو تم اپنے مکان میں نہ ٹھہرانے دو یا انہیں مارے جو لے کر دو۔

لوطی اندھے ہو گئے: حضرت لوط علیہ السلام یہ پیغام سن کر سخت شرمش میں پڑ گئے نہ انہیں اپنے گھر سے نکال سکتے تھے۔ ورنہ ان کو ان کے جواب کر سکتے تھے۔ اسی تذبذب میں تھے کہ ان رسولوں میں سے کسی نے ان مہمانوں (فرشتوں) کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور زبراق لے جانا چاہا مگر اللہ جل شانہ کے حکم سے وہ سب اندھے ہو گئے اور اپنا سامنے لے کر اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ ظاہر کیا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان جاؤں میں انہوں نے ہمیں اندھا کر دیا ہے۔

قوم یہ سن کر غصہ کے مارے آپے سے باہر ہو گئی اسی وقت حضرت لوط علیہ السلام سے کہلوا کر ”اگر تم اپنے اہل و عیال کے ساتھ آج ہی رات کو ہمارے شہر سے نہیں جاؤ گے تو صبح ہم آکر تمہارے تمام اہل بیت کو اندھا کر دیں گے۔ تم نے آج تک جو کچھ سنا اچھا کیا اب تم نے یہ شیوہ اختیار کر لیا ہے کہ جاؤ گروں کو اپنے گھروں میں ٹھہراتے ہو اور ہماری قوم کو نقصان پہنچا رہے ہو۔

قوم لوط علیہ السلام پر عذاب: حضرت لوط علیہ السلام نے کہا انا رسول ربك لن یصلوا الیک (۸۱) (ہم لوگ تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ وہ آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے) جنی تھے نقصان نہیں پہنچ سکیں گے "حسک بما کانوا فیہ یمتروں (عج ۶۳) (ہم تیرے پاس اس سے آئے ہیں کہ ان سے مقابلہ کریں) ان پر عذاب و قہر الہی کے کر آئے ہیں۔ فاسر ماہلک نقطع من اللیل واتبع ادبارہم (الحجر ۶۵) لہذا (اپنے اہل و عیال کو جب تھوڑی سی رات نزر جائے تو روانہ کر دو اور ان کے جہنم بھی چلے جاؤ) ہم صبح ہوتے ہی ان کو عذاب الہی میں مبتلا کر دیں گے ان کو اتنی مہلت بھی نہیں دیں گے کہ وہ صبح اٹھ کر تمہارے مکان تک آئیں حضرت لوط علیہ السلام سن کر مطمئن ہو گئے اور وقت کے منتظر رہے جس وقت رات کا ایک حصہ نزر گیا تب اپنے اہل و عیال کے ساتھ موتفقہ کو خیہ بادکہہ مرشہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور ان کی اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے فلما جاء امرنا جعلنا علیہا سافلہا (ہود ۷۲) (چنانچہ جب کہ عذاب آیا تو ہم نے اس کے اوپر کے حصے کو اس کا نچلے حصہ بنا دیا) یہ واقعہ تو ان پر گزرا جو شہر موتفقہ میں تھے باقی رہے وہ لوگ جو کسی ضروری کام سے شہر سے باہر قریب قریب کے دیہاتوں میں یا اپنے باغات میں گئے ہوئے تھے ان پر بھی آسمان سے سنگباری ہوئی جس سے وہ بھی زندہ نہ بچ سکے۔

حضرت لوط علیہ السلام اپنے اہل و عیال اور مؤمنین کے ساتھ جا رہے تھے اور ان کی بیوی جو درپردہ ملحدوں سے بنی ہوئی تھی مڑ مڑ کر دیکھتی تھی۔ اللہ کے حکم سے آسمان سے اس پر بھی ایک ایسا پتھر ارا کہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکی اور وہیں اس کی روح پرواز کرنی، کما قال اللہ عرو حل لایلتفت مسکم احد الا امراتک، انہ مصیہا ما اصابہم (ہود ۸۱) جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی موتفقہ کی طرف پیچھے نہیں دیکھے گا سوائے تیری عورت کے اور بے شک اس پر وہی (عذاب) نازل ہوگا جس میں اہل موتفقہ گرفتار ہوئے تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام ایک دن اور ایک رات کی مسافت طے کرنے کے بعد اپنے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سرزمین فلسطین پہنچ گئے اور وہیں اپنی وفات تک مقیم رہے آپ کے مزاج میں بے انتہا سادگی تھی بردبار تھے، گندی رنگ اور موزوں قد تھے، آنکھیں چمکدار اور بڑی بڑی تھیں، بدن پر گوشت نہ بہت زیادہ اور نہ بہت کم تھا۔ (مترجم)

حضرت لوط علیہ السلام کی آل اولاد: تورات کے مطابق حضرت لوط علیہ السلام کے دو بیٹے عمون اور "موآئی" تھے۔ ان کی دونوں میں اللہ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ شام کے اکثر قبائل انہی کی شاخیں ہیں۔ آخر کار ان کی آئندہ نسلوں نے سرزمین فلسطین چھوڑ کر بتاء کے آس پاس سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور بنی اسرائیل سے یہ اکثر مقابلہ کرتے رہتے تھے۔ جسے ہم بنی اسرائیل کے تذکرے میں بیوں کہیں گے۔ انہی میں سے بلعام بن باعور بن بر سیوم بن برسیم بن "موآئی" مشہور زہد تھے۔ جس کا قصہ اور اس کی وہ دعائیں جو شاہ کنعان اور بنی اسرائیل کی لڑائی کے زمانہ میں شاہ کنعان کے کہنے سے کی تھیں، تورات میں مذکور ہے اور جسے ہم انشاء اللہ آئندہ اس کے موقع پر تحریر کریں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی ناحور کی اولاد: ناحور بن آزر (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی) جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بابل سے ہجرت کر کے حران آئے اور حران سے ارض مقدسہ (بیت المقدس) آئے اور وہیں مقیم رہے ان کے ساتھ ان کی بیوی مکا (حضرت سارہ کی بہن) بھی تھیں۔ تورات کی تصریح کے مطابق مکا کے بطن سے ان کے آٹھ بیٹے تھے (۱) عوص (۲) بوص (۳) قویل (یہ بوا زمین ہے) (۴) کاس (اسکی نسل سے سدائین ہیں جن میں سے بخت نصر اور بابل کے حکمران تھے) (۵) خذو (۶) بداس (۷) ثویل اس کے علاوہ بطن اودماد سے جو ناحور کی حرم تھی چار بیٹے (۱) طالح (۲) کاحم (۳) تاحش (۴) مانعی ہیں۔ یہ سب ناحور (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی) کے بیٹے ہیں جن کا ذکر تورات میں بھی آگیا ہے لیکن اس میں اب صرف ارمن قویل بن ناحور اور ابراہیم علیہ السلام بن آزر کی اولاد ممالک آرمینیہ میں قسطنطنیہ کے مشرق میں مذہب عیسائیت پر موجود ہے اور باقی اور زمانہ درہم برہم ہو گیا اور دولت و حکومت بھی ختم ہو گئی۔ واللہ یسرث الارض ومن علیہا وهو خیر الوارثین، (اور اللہ زمین کا اور ان چیزوں کا وارث ہے جو زمین پر ہیں اور وہی خیر الوارثین ہے)۔

یہاں تک عرب کے طبقہ اولیٰ اور ان کے معاصرین کے حالات ہم نے تحریر کیے تھے۔ اب ہم عرب کے طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ کے انساب

و حوال کی طرف آتے ہیں۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ الکفیل بالاعانتہ

عرب مستعربہ اور بادشاہاں تبابعہ

عرب مستعربہ کی وجہ تسمیہ:..... عرب کے اس طبقہ کو اس نام سے اس لئے یاد کیا جاتا ہے کہ تمام الفاظ اور لغات عربیہ ان میں عرب کے طبقہ او سے منقول ہو کر آئے ہیں گویا اب ترقی کے راستے پر پہنچ گئے تھے جس منزل پر آباؤ اجداد ان کے نہ تھے اور چونکہ عرب کا طبقہ ولی بن کی بہ نسبت بہت پہلے گزر چکا تھا۔ اس لحاظ سے عربی زبان ان کی اصلی زبان مانی گئی آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ عرب کا یہ گروہ دو قسم پر مشتمل ہے ایک یمنہ دوسر سہا یہ بنی اسرائیل کے علماء نسب عرب کے اس طبقہ کو ”سہا“ کی طرف منسوب کرتے ہیں جو کوش بن کنعان کی اولاد میں سے تھا لیکن عرب کے ماہرین نسب اس سے اختلاف کرتے ہیں اور صحیح وہ ہے جو عرب کے اہل انساب بیان کر رہے ہیں کہ عرب کے اس طبقہ کا مورث اعلیٰ قحطان ہے در سہا، شجب بن یعر ب بن قحطان کا بیٹا ہے۔

قحطان کے متعلق مختلف آراء:..... قحطان کے نسب میں علماء کا بہت اختلاف ہے بعض تو یہ کہتے ہیں کہ وہ امر بن شریح بن ارفخشذ بن سام کا بیٹا ہے اور فالح و لقیطن کا بھائی تھا لیکن توریت میں اس کا کچھ ذکر نہیں ہاں فالح اور لقیطن کا ذکر آگیا ہے اور بعض یہ ظاہر کرتے ہیں کہ قحطان لقیطن کی عربی ہے عرب نجی الفاظ کو آگے پیچھے اور تبدیل کر کے اس کو عربی بنا لیتے ہیں اور کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ”قحطان“ یمن بن قیزیار کا بیٹا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ قحطان حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہیں اور ان سب روایتوں میں صحیح یہ ہے کہ ”قحطان“ یمن بن قیزیار کا بیٹا ہے اور ایک قول کے مطابق تمشیع بن یمن بن قیزیار کا بیٹا ہے اور اسی کے نام سے ”یمن“ کا نام یمن پڑا۔ ابن ہشام کہتا ہے کہ یعر ب بن قحطان یمن بھی کہتے تھے۔ درسی کے نام سے ”یمن“ کا ملک مشہور ہوا اس اعتبار سے کہ قحطان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے سارے اہل عرب بنی اسماعیل علیہ السلام ہوئے کیونکہ عدنان اور قحطان ”عرب“ کی تمام نسلی شاخوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ ❶

عرب کے بنو اسماعیل ہونے کے دلائل:..... بعض وہ علماء جو قحطان کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے شمار کرتے ہیں۔ اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد پیش کرتے ہیں کہ جو آپ نے رماۃ انصار کو مخاطب کر کے فرمایا تھا (رموایا بنی اسماعیل فان انا کم کمان راعیا) (اے بنی اسماعیل تیر پھینکو کیونکہ تمہارا باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی تیر انداز تھا) اور انصار ”سہا“ کی اولاد میں سے ہیں جو قحطان کا بیٹا ہے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں سے یہ فرمایا تھا کہ جو لوگ اسلم (قبیلہ افضی اور خزاعہ بن حارثہ) کے بھائی میں سے یمن۔ نے تھے اس بنا پر کہ ان کا سلسلہ نسبت ”سہا“ تک پہنچتا ہے پہلی کہتے ہیں کہ اس سے اس کی تردید نہیں ہو سکتی کیونکہ سارے عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں صحیح یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے رموایا بنی اسماعیل بنو اسلم سے ارشاد فرمایا تھا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے در خزاعہ سے مقصود وہ قبیلہ ہے جو معد بن الیاس بن مضر سے تھا اور وہ نہ تو ”سہا“ سے تھا اور نہ قحطان سے (کما ہوا صحیح فی نسبہم)۔

بنو قحطان اور عرب عاربہ میں چشمک:..... لوگوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ چونکہ قحطان کا توریت میں کچھ ذکر نہیں ہے اس بنا پر وہ عاربہ کی اولاد میں سے نہیں ہیں اس لئے لازماً ثابت ہوا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں لیکن یہ قول ناقابل التفات اور ناقابل قبول ہے کیونکہ قحطان لقیطن کی ”عربی“ ہے اور یہی صحیح ہے اور اس میں ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں ہے کہ قحطان تمام یمنی قبائل کا ”جد امجد اعلیٰ“ ہے بہر کیف ”بنو قحطان“ عرب عاربہ کے ہم زمانہ تھے آپس میں کبھی کبھی دونوں میں لڑائی بھی ہو جایا کرتی تھی گویہ سلطنت کے مرتبے سے منزلوں دور تھے اور ہمیشہ خانہ بدوش اور صحرائیں رہے لیکن نہایت کم مدت میں انہوں نے ایسی ترقی کی کہ ان لوگوں کی تعداد بھی بڑھ گئی دولت اور حکومت میں با اثر ہو گئے۔

❶ تاریخ العرب القدیم والعصر الجاہلی میں لکھا ہے کہ اس تقسیم کے علاوہ عرب کی اور بھی تقسیمیں ہیں۔ ان کے مطابق ”عرب عاربہ“ عرب بائدہ کا نام ہے اور لوگوں کا جو قحطان کی نسل کے بقیہ لوگ ہیں، اور تیسری تقسیم یوں ہے کہ قحطان کے باقی کو ”عرب صحرا“ بھی کہا جاتا ہے، اسی طرح عدنان کے باقی کو بھی ”مستعربہ“ کہتے ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قحطان کی نسل عدنان کی نسل سے عربیت میں زیادہ خالص ہے دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ اصلی عرب قحطان کی نسل ہے۔

[illegible]

یعر ب بن قحطان:..... ”یعر ب بن قحطان“ ان کے مشہور اور عظیم الشان بادشاہوں میں سے تھا بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے بادشاہوں کے تحریہ (سلام) کے لئے مخصوص الفاظ مقرر کئے اس کے بعد یثجب (اس کا بیٹا) جسے بعض لوگ یمن بھی کہتے تھے تخت نشین ہوا اس کے زمانہ حکومت میں باوجود یکہ خانہ جنگیوں میں وقت بہت ضائع ہوا لیکن تب بھی اس کی ملکی فتوحات اور اس کی آبادی بڑھتی گئی اور اس کے بعد اس کا بیٹا عبد شمس اور بعض کہتے ہیں کہ عابر بادشاہ بنا جو سبا کے نام سے بھی مشہور ہے اس نے شہر سبا آباد کیا اور بعض مورخین کے مطابق اس نے اقلیم مصر میں شہر سین شمس آباد کیا اور اپنے بیٹے بابلیوں کو اس کا حاکم مقرر کیا اس کے بعد بہت سے بیٹے تھے ان میں سے حمیر اور کہلان زیادہ مشہور ہیں جو یمن کے دو بڑے قبیلوں کے مورث اعلیٰ اور صاحب عزت اور حکومت و سلطنت کے مالک تھے اور کہلان کے بارے میں حمیر زیادہ مشہور ہے اور اس کی اولاد عظیم الشان اور ذی عزت شمار کی جاتی ہے اور اس قبیلے سے ہی بادشاہان تباہجہ ہیں۔ جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جائے گا۔

حمیر بن سبا:..... سبا کے بعد حمیر ملک و تخت کا مالک بنا۔ اس کو عزنج بھی کہتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے سونے کا تاج ہوا یا تھا اس نے پچاس سال حکومت کی۔ پہلی کہتے ہیں کہ اس کے چھ بیٹے واثل، زید، عامر، عوف، سعد، مالک، ۶ تھے۔ ابو محمد بن حزم کہتے ہیں کہ اس کے آٹھ بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں ہمسج، مالک، زید، واثل، مشروح، معدیکرب، اوس، اور مد۔ پہلی کہتے ہیں کہ حمیر کی تین سو سال کی عمر ہوئی تھی۔

واثل بن حمیر سکسک بن واثل: اس کے بعد واثل بن حمیر بادشاہ بنا اور اس کا بھائی مالک بن حمیر عمان پر قابض ہو گیا اور دونوں میں مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں علامہ ابن سعید کہتے ہیں کہ حمیر کے بعد اس کا بھائی کہلان بادشاہ بنا اس کے بعد واثل بن حمیر اس کے بعد سکسک بن واثل نے یکے بعد دیگرے حکومت کی اور مالک بن حمیر کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا قضاہ عمان پر قابض ہوا سکسک بن واثل اور قضاہ بن مالک میں معرکہ آرائیاں ہوئیں، نتیجہ یہ ہوا کہ سکسک نے قضاہ کو ناکامی کے ساتھ عمان سے نکال دیا۔

یعضر بن سکسک:..... سکسک کے بعد سکسک تخت نشین ہوا اور پھر اس کی اور مالک بن الحاف بن قضاہ کی لڑائی ہوئی اور مدتوں یہ لڑگ مشتعل رہی اور اسی دوران یعضر اپنے بیٹے نعمان کو جسے کہ معافر کہتے ہیں حالت حمل میں چھوڑ کر مر گیا۔ ماران بن عوف بن حمیر جسے ذی ریا بھی کہتے ہیں بحرین کا حاکم تھا اس نے مالک بن الحاف بن قضاہ سے مقابلہ کیا۔

نعمان بن یعضر:..... جب نعمان سن شعور کو پہنچا تو اس نے تمام کاروبار سلطنت اپنے قبضے میں لے لیا اور ذی ریا ش کو قید کر دیا۔ نعمان نے بہت بڑی عمر پائی حکومت بھی اچھی کی انتظام ملکی بھی قابل تعریف تھا اس کے بعد اصحم بن معاذ بادشاہ اسی کے زمانے سے بنی حمیر کے حالات دیگر گوں ہونے شروع ہو گئے اور تھوڑے ہی دن میں طوائف الملوکی شروع ہو گئی حتیٰ کہ رائش اور ابناء رائش (تباہجہ) میں دولت و حکومت نے قیام اختیار کیا جیسا کہ ہم سیکندہ بیان کریں گے۔

بنی کہلان اور بنی حمیر میں لڑائیاں:..... بیان کیا جاتا ہے کہ بنی کہلان ہمیشہ حمیر سے ملکی لڑائیاں لڑتے رہے اور ان میں سے جبر بن غائب بن کہلان اور قحطان کی شاخوں میں سے نجران بن زید بن یعر ب بن قحطان۔ اس کے بعد ہمسج بن حمیر سے امین زہیر بن اغوث بن امین بن ہمسج اور عبد شمس بن واصل بن المغوث بن حیران بن قطن بن عریب بن زبیر بن امین بن ہمسج بن حمیر پھر شداد بن ملطط بن عمر بن ذی ہرم بن صفوان بن عبد شمس، اس کے بھائی لقمان پھر اس کے بعد ذوشداد، ہداد، اور مدثر اور ان کے بعد اس کا بیٹا صعب (بیان کیا جاتا ہے کہ یہی ذوقرین تھ) اس کے بعد اس کا بھائی حرب بن ذوشداد جس کو رائش بھی کہتے ہیں بادشاہ بنا یہی بنی حمیر کی طوائف الملوکی کا خاتمہ اور بادشاہان تباہجہ کا جہاد مجدد ہے اور بنو ہمسج ان عبد شمس سے حمیر بن حسن بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن شمس بن عبد شمس نے بھی بادشاہت کی۔

حسان بن عمرو کے متعلق ایک روایت:..... علامہ ابوالمہدی ہشام بن کلبی کتاب الانساب میں لکھتے ہیں کہ میں نے سے پرانے نسخہ سے جو قاضی محدث ابوالقاسم بن عبدالرحمن بن جمیش کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا نقل کیا ہے کہ علامہ کلبی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جو بنی حمیر کے قبیلہ ذی کلاع سے تھا وہ کہتا ہے کہ ”قیس یمن“ میں ایک مقام پر پہنچا جہاں ظاہر ایک عمارت نہایت مختصری بنی ہوئی تھی اور اس کا اندرونی حصہ بہت وسیع تھا اس

مکان کے مغرب کے دلائل میں ایک تخت رکھا ہوا تھا اس پر ایک مردہ پڑا ہوا تھا اس کے سر پر تاج تھا اس میں ایک قیمتی یا قوت سرخ لگا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک رزق تھا اور اس کے سامنے ایک لوح تھی جس پر عبارت زیل کندہ تھی۔ (بسم اللہ رب حمیر ان ہسان بن عمرو والقیل مات فی رماں ہید دما ہید وھلک فیھا اثنا عشر الف قبیل فکنت احرقہ قبیلہ فاستیدا شیعیں لیحیری من الموت فاشدکتی) شہرون کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو حمیر کا رب ہے میں ہوں حسن بن عمرو والقیل زمانہ ہید و ماہید میں انتقال کیا اسی زمانہ میں ہارون بن ارقیلہ بدک: جو کے تھے میں ان کا آخری قبیلہ تھا میں نے ذو شعبین بنوایا تھا تاکہ مجھ کو موت کے موت سے نجات ملے لیکن انجام یہ ہوا کہ اس نے مجھے ہلاک کر دیا۔

بادشاہان تباہ: علماء نسب کے اتفاق سے یہ بادشاہ عبد شمس بن وائل بن الغوث کی اولاد میں سے ہیں اور ان کا کسی سلسلہ حمیر تک اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں ابن کا دار الحکومت ضعاء اور ہارب میں تھا ملکہ بلقیس اسی قوم اور قبیلہ کی بادشاہ تھی اس نے ۱۱ پہاڑوں کے درمیان میں ایک دیوار بنوادی تھی جس سے چشموں اور تمام بارش کا پانی سمٹ کر ایک جگہ پر رکا رہتا تھا موقع محل سے حد کیاں رکھیں تھیں ضرورت کے مطابق اس سے وقت فوقتاً اہل شہر پانی لیتے تھے اور اسی کا نام ”عرم“ تھا بعدی کہتا ہے۔

☆ من سبا الحاصرین مارب انه اذیتون من دون سیلہ العرما

بعض مؤرخین نے اس کی بنیاد حمیر یمن کے مورث و جدائی کی طرف کی ہے اٹکی کہتا ہے،

☆ ففی ۱ ذلک للتموسی اسوة ادب عظمی علیہ العرم

☆ رفاه بناہ لہم حمیر اذا جاع من رماہ لم یوم ۲

اور بعض مؤرخ کہتے ہیں کہ اسے القحمان ۱۳۴ پر تھمرۃ اللغۃ صفحہ نمبر ۷۳ پر ہے اور لسان العرب میں ”عرم“ کی تشریح میں موجود ہے ترجمہ: سبا حاضرین سے ”مارب“ بھی تیس شہر تھیں رکھی تھیں۔ اور اکثر یہ کہتے ہیں کہ اہل قرین قیس اور قریب الی الصواب یہی ہے کہ اس ہند کی سبا بن یثجب نے بنیو ڈال تھی اور اس نے اس میں بڑی ضاعی صرف کی تھی لیکن اس سد کی تکمیل سے قبل وہ خود مر گیا۔ اس کے بعد حمیری بادشاہوں نے اس کو مکمل کیا اور ہم اس قول کی تائید اس وجہ سے کرنا چاہتے ہیں کہ اسی عظیم الشان یادگاریں اور مستحکم تعمیرات ایک شخص مکمل نہیں کر سکتا جیسا کہ ہم نے کتاب الاول (یعنی مقدمہ تاریخ) میں بیان کیا ہے۔

سیلاب سے تباہی: ان دنوں یہ علاقے آباد و سرسبز علاقوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ اس میں دورویہ ہمارے سنگیں اور خوش نمائی ہوئی تھیں اس کو لوٹ جنت سے تعبیر کرتے تھے۔ جس وقت اس قوم نے مراہی اور بے دینی میں انہماک پیدا کیا بعد جمل شانہ نے محوس ۱ کو اسی قوت دی کہ اس

۱ یہ شعر ناخذ بعدی کے دیوان میں صفحہ نمبر ۱۳۴ پر تھمرۃ اللغۃ صفحہ نمبر ۷۳ پر ہے اور لسان العرب میں ”عرم“ کی تشریح میں موجود ہے ترجمہ: سبا حاضرین سے ”مارب“ بھی ہے جب کہ وہ سیلاب روکنے کے لئے عرم نامی بند بنادیا ہے تھے۔ ۲ اس واقعہ میں عبرت پکڑنے والے کے سے عبرت ہے، ”مارب“ پر ”عرم“ اچھا نیا نیت تھی نے بنایا تھا جب وہ (سیلاب) آیا تو جس نے اس کا ارادہ کیا نہ کر سکا۔ ۱ اس بارے میں ڈاکٹر نبیہ مائل نے تاریخ عرب قدیم اور دور جاہلیت میں لکھا ہے کہ مدنی مسعودی اصفہانی اور یاقوت وغیرہ نے اس کی نسبت القحمان بن ہادی کی طرف کی ہے جو شخص ایک کاغذی شخصیت ہے اس کا حقیقی تاریخ و جو کوئی نہیں۔ ۲ قوس مجید کے ہامسویں پارہ سورہ سہمیں اس قوم کا قصہ اس طرح پڑھو: لب لک فی مسکھہ انہ، حس عی بمیں و شعلان، کمو امن دررق ربکم و شکرو لہ، ملکہ طیہ و رب عفور فارسلنا علیہم سبل العرم و بدلتہم بحنیہم حنیہم دواتی اکل حمط وائل وشیء من سدر قلل ذلک حربہم بما کفروا، وھل بحری الالکھور (۱۵۱۵) (ب) شک قوم سبا کے لیے ان کے وطن میں ایک نشانی تھی۔ وہ باغ داکمیں ہامیں تھے۔ (کہا گیا تھا) اپنے رب کی روزی تھا اور اس کا شکر یہ کہ وہ شہر مدنی بنو سبا اور رب معاف کرنے والا ہے۔ (اگرچہ میں تم سے کوئی لغزش ہوگی، چنانچہ انہوں نے نافرمانی کی یعنی شکر کے بجائے نراں فمت پر مرستہ ہوئے) اس سے نام لے کر ہر کاپانی چھوڑ دیا اور ان کے دیوانوں کے بدلے دوسرے دیوانے بنائے۔ جن میں بد مذہب پھیل اور محض اور چھوچہ میں تھی یہ سمجھنے ان کی دشمنی کا مدعا یہ کہ ہم نے انہوں کو دیوانہ بنایا ہے اس سے ان کی کرب سے ثابت نہیں ہوتا کہ اس بند میں ٹھونس سے سو رخ کر دیا تھا۔ یا کسی روز رعبہ سے وہ بند ہٹ گیا تھا۔ جو باعث حذاب و قہر اسی ہوا لیکن یہ بات ضرورت ہو رہی ہے کہ اس بند کوٹنے کے بعد سے وہ شہر اب اور باغات و مزار ہو گئے لیکن یہ وہ بند ٹھونس کے کھولنے سے بنی ہوا جو جیسے کہ مورخین تحریر کرتے ہیں۔ انہیں اس مکان عقلی و تسمیہ کر دینے میں جب وہ کلام اللہ کے مخالف نہ ہو کچھ مذہب نہیں ہونا چاہیے۔ اور نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قوم سبا سے مراد یہی بادشاہان حمیری کی کہانی ہیں۔ جناب باری نے ان کے مورث و جدا کبر کی طرف اس آیت میں منسوب کر دیا ہے

نے اس بند میں جو پانی روکے ہوئے تھا سوراخ کر دیا جس کی وجہ سے تمام شہر اور باغات غرق ہو گئے اور ان کے دو باغات جو سرسبزی و شادابی میں جنت کے ہم پلہ تھے بکھر اور شور زمین سے بدل دیئے گئے (جیسا کہ قرآن میں اس کا بیان آگیا ہے)

موک تابعہ متواتر اور مختلف زمانوں میں گزرے ہیں جن کا شمار کسی حد تک غیر ممکن سا نظر آ رہا ہے۔ کبھی یہ بادشاہ حدود یمن سے نکل کر عرق اور ہمدان سرزمین مغرب کی طرف بڑھ جاتے تھے اور کامیابی اور فتح نصیبی کا سکہ عالم میں بٹھادیتے تھے۔ اور کبھی یمن ہی کی سرزمین پر اکتفا کرتے تھے۔ جیسا کہ ان کی مختلف اور پریشان حالتیں اور غیر مرکزی صورت پائی جاتی تھی ویسے ہی ان کے نام نقل کرنے میں بھی غلطیاں ہو گئی ہیں۔ اور بہت سے بادشاہوں کے نام متحد ہونے کی وجہ سے زمانہ ادھر ادھر ہو گیا ہے۔ لیکن ہم حتی الامکان نہایت غور و فکر سے وہی حالات تحریر کریں گے جن پر عملاً اعتماد ہو سکتا ہے۔ (واللہ المستعان)

تابعہ کی وجہ تسمیہ: ... پہلی کہتا ہے کہ تبع کے معنی ہیں "الملک المتبع" اور صاحب محکم کہتا ہے کہ تابعہ بادشاہان یمن کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو تبع کہیں گے۔ کیونکہ ملک یمن ایک دوسرے کے تابع ہوتے ہیں۔ جب ایک بادشاہ مرجاتا تو دوسرا جو اس کا قائم مقام ہوتا تھا۔ و دسیرت اور عدت میں اپنے پہلے والے کے تابع ہوتے تھے۔ اور تابعہ میں ایک سبب محض ارادہ نسب کے خیال سے زیادہ کر دی ہے زعمشری کہتا ہے کہ بادشاہان یمن کو تابعہ اس وقت تک نہیں کہتے جب تم وہ یمن، شجر اور حضر موت کا بادشاہ نہیں بن جاتا تھا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ تبع کہلائے جانے کی ایک شرط بھی تھی کہ بنی حشر بن شمس اس کے تابع بن جائیں اور جس میں ان دونوں صفتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی تو وہ ملک (بادشاہ) کہلاتا تھا نہ تبع۔

حرث رائش: ... باتفاق مؤرخین بادشاہان تابعہ میں سے سب سے پہلے حرث۔ رائش نے حکومت کی، رائش اسے اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے عام طور سے انعام و اکرام کو عام کر رکھا تھا۔ علماء نسب نے اس کے نسب میں اختلاف کیا ہے باوجودیکہ انہوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ یہ (حرث رائش) وائل بن الغوث بن حیران بن قطن بن عریب بن زبیر بن ابن بن مسجع بن حمیر کی اولاد میں سے ہے۔

ابراہہ ذوالمنار کا تعارف: ... حرث رائش نے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ایک سو پچیس برس حکومت کی یہ تبع کے نام سے مشہور پہلی کے مطابق خدا پرست تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ابراہی ذوالمنار ایک سو اسی سال بادشاہ رہا۔ مسعودی کہتا ہے کہ ابن ہشام کا یہ قول ہی کہ ابراہہ ذوالمنار صعب بن ذومدار بن ملطاط کا بیٹا ہے اس کو ذوالمنار اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے ایک مینار بنوایا تھا جس سے راستے کا پتہ چلتا تھا۔

افریقشن بن ابراہہ کا تعارف: ... اس کے بعد افریقشن طب ابراہہ تخت نشین ہوا اور اس نے ایک سو ساٹھ سال تک حکومت کی ابن حزم لکھتے ہیں۔ کہ افریقشن قیس بن صغی کا بیٹا اور حرث رائش کا بھائی تھا۔ اور یہ وہی ہے جو قبائل عرب کو ساتھ لے کر افریقہ پر حملہ آور ہوا تھا اور اسی کے نام سے افریقہ موسوم ہوا ہے۔ اور بزرگوں کو بھی اس نے کنعان سے نکال کر افریقہ پہنچا دیا تھا اور جب کہ حضرت یحییٰ بن خالد آئے تھے تو ان کے بادشاہ جرجیر کو بھی قتل کر ڈالا تھا۔

بربر کی وجہ تسمیہ: ... مشہور یوں ہے کہ اہل بربر کو اس نے "بربر" کے نام سے مشہور کیا ہے "بربرہ" لغت عرب میں "بے معنی آوازوں کے مل جانے کو" کہتے ہیں۔ افریقشن عربی نژاد ہونے کی وجہ سے جس وقت اس نے ملک مغرب کو فتح کیا ان کی گفتگو کو نہ سمجھ سکا اور بیساختہ اکثر بربر بول اٹھا اسی دن سے اس قبیلے کو بربری اور براہ کہنے لگے۔ جنگ افریقہ سے واپسی کے وقت وہ قبائل حمیر میں سے صہبہ اور کتاہ کو وہیں چھوڑ آیا اور اس وقت تک ان کی اولاد وہاں موجود ہے وہ ہرگز بربریوں میں سے نہیں ہیں جیسا کہ طبری و جر جانی و مسعودی و ابن کلیسیا و سہیلی اور تمام مسلمانین نے کہا ہے۔

عبدالبربرہ کا تعارف: ... پھر افریقشن کے بعد اس کا بھائی عبدالبربرہ تخت نشین ہوا اور پچیس سال تک حکومت کرتا رہا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں اور کچھ زمانہ ان سے پہلے تھا۔ اس نے بھی ممالک مغرب پر چڑھائی کی تھی۔ کیاؤس بن کنعان بادشاہ فارس نے اس کے ملک پر حملہ کیا۔ پانچ دہائیوں میں خوب لڑائی ہوئی پھر آخر کار کیاؤس کو ذوالادغار نے گرفتار کر لیا ایک مدت کے بعد اس کے وزیر رستم نے پورے لشکر فارس کے ساتھ اس پر حملہ کیا اور کئی لڑائیوں کے بعد کیاؤس کو قید سے چھڑا لیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بادشاہان فارس کے تذکرے میں بیان کریں گے

طبری کہتا ہے کہ ذوالادغار کا نام عمرو بن ابیہ ذی المنا ربیع حرث ریش بن قیس بن صغی بن سبا صفر ہے اور ابن ہشام کے مطابق ذوالادغار کو بلکہ بلقیس نے زید دے دیا تھا۔ ذوالادغار کے بعد کے ہد بادین شرجیل بن عمرو بن ذوالادغار تخت حکومت پر بیٹھا، بد باد کو "والسرن" بھی کہتے تھے یہ چھ یا دس برس تک حکومت کرتا رہا۔

ملکہ بلقیس: اس کے بعد اس کی بیٹی بلکہ بلقیس تخت حکومت پر جانشین ہوئی۔ سات سال تک اس کی حکومت رہی اس کے بعد یمن پر حضرت سلیمان علیہ السلام آئے تھے۔ طبری تحریر کرتا ہے کہ بلقیس کا نام یلقمہ تھا اور یشح ۱۰ بن حرث بن قیس کی بیٹی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس سے نکاح کر لیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو معزوں کر دیا تھا۔ اور اس نے سدو بن زرمہ بن سبا سے اپنا نکاح کیا تھا، اس کا تخت نہایت قیمتی اور تیس مربع گز تھا اور یہ بہت سمجھ دار خاتون تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا یمن پر تسلط: اس کے بعد اہل یمن چوبیس سال تک حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے کے ماتحت رہے اس کے بعد ان کے ناشر بن عمرو ذوالادغار بادشاہ بنا اس کو ناسرا نعم بھی کہتے ہیں۔ ہشام بن حکمی بیان کرتا ہے کہ بلقیس کے بعد شرجیل بن عمرو بن یعفر جس کو یاسرا نعم بھی کہتے ہیں یمن کا بادشاہ بنا اہل یمن کا یہ خیال ہے کہ اس نے اہل مغرب پر تمدن کیا تھا۔ اور وادی مل تک جہاں کہ کوئی نہیں جاسکتا پہنچ گیا تھا۔ پھر آگے ریت کی کثرت کی وجہ سے نہیں بڑھ سکا لیکن اس کے بعض ساتھی وادی مل عبور کر گئے اور پھر واپس نہ آ سکے "یاسرا نعم" نے اس وادی کے کنارے ایک بت تانے کا نوا کر رکھوا دیا تھا اور اس کے سینہ پر جلی خط سے مندرجہ ذیل عبارت کندہ کرادی تھی **هذا الصم لياسر النعم الحمیری لیس وراءہ مذهب فلا یتکلف احد ذلک فیعطف**۔ (یہ بت یاسرا نعم کا ہے جس کے آگے کوئی راستہ نہیں ہے اس لیے کوئی آگے جانے کی تکلیف نہ کرے ورنہ ہلاک ہو جائے گا)۔

سمرقند کی وجہ تسمیہ: اس کے بعد شمر عرش (اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا گیا جاتا ہے کہ اس نے عراق، فارس، خراسان کے اکثر علاقہ کو فتح کیا اور دریائے جیحون سے نزر کر شہر صفد کو ویران کر کے اس کے قریب ایک دوسرا شہر آباد کیا۔ غمی اس شہر کو ویران کرنے سے شمر کند (شمر نے خراب کیا) کہنے لگے جسے عرب نے "عربی" کر کے سمرقند کر دیا اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ یہ قباد (بادشاہ فارس) سے لڑا تھا اور اسے قید کر لیا تھا بہر کیف شمر عرش ایک سو ساٹھ سال تک تخت حکومت پر رہا۔

شمر عرش کا تعارف: سہیلی کی تحریر واتی، یقینی ہے کہ شمر عرش جس کی طرف سمرقند کا قصہ منسوب کیا جاتا ہے وہ شمر بن مالک تھا اور مالک وہی ہے جس کو املوک بھی کہتے ہیں۔ اور یہ شمر یا شمرانعم کا بیٹا ہے۔ لیکن سہیلی کی یہ غلطی ہے اس وجہ سے کہ مؤرخین نے اس پر اتفاق کر لیا ہے کہ املوک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اور شمر ذوالادغار کی اولاد میں سے ہیں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت میں تھے۔ واللہ اعلم۔

تبان بن اسعد کا تعارف: شمر عرش کے بعد تباہ میں سے "تبع الاقران" جس کا نام زید تھا بادشاہ بنا۔ کہلی کہتا ہے کہ یہ شمر عرش کا بیٹا تھا اور طبری کا یہ بیان ہے کہ عمر ذوالادغار اس کا باپ تھا۔ اس نے تریپن سال تک اور بروایت مسعودی تریسٹھ سال تک حکمرانی کی اس کے بعد اس کا بیٹا مسدیر ببادشاہ بنایا یہ بڑا بزدل تھا لڑائی سے جان چراتا تھا نہ تو اس نے کسی ملک پر حملہ کیا اور نہ کسی سے لڑنے پر آمادہ ہوا یہاں تک کہ مر گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا تبان بن اسعد ابو کرب تلک نشین ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سب سے آخری تبع ہوا اور یہ بادشاہان تباہ میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ مشہور ہے۔

حیرہ کی وجہ تسمیہ: یہ یمن سے ملک گیری کے ارادے سے چلا اور مقام حیرہ میں پہنچ کر راستہ بھول جانے سے اس کا لشکر پریشان ہو گیا۔ اسی مناسبت سے اس مقام کا نام حیرہ رکھا چنانچہ یہ وہاں چند قبل از دغیم، جذام، عاملہ، قضاعہ کو چھوڑ کر آگے بڑھا۔ ان لوگوں نے اس مقام پر ڈیرے ڈال دیے۔ چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنا کر قیام کر دیا۔ پھر کچھ لوگ قبائل طیرہ، کلب، سکون، دایا، اور حرث بن کعب کے ان سے پاس آ کر ان میں مل گئے۔

تبان اسعد کی فتوحات:..... اس کے بعد تبان اسعد، انبار سے ہوتا ہوا موصل پہنچا اور وہاں سے نکل کر آذربائیجان والوں سے اپنی قوت و مردانگی کی داو لیتا ہوا ترکوں پر حملہ آور ہوا اور انہیں شکست دے کر مال غنیمت اور قیدیوں کو لے کر یمن کی طرف واپس چلا گیا۔ اطراف و جانب کے بادشاہ اس کی طاقت سے ڈر گئے چنانچہ ملوک ہند نے صلح کر لی۔ اس کے بعد تبان اسعد نے اپنے ایک بیٹے حسان کو صفد کی طرف اور دوسرے بیٹے یعضر کو روم کی طرف اور اپنے بھتیجے شمر ذی الجناح کو فارس کی جانب فوجیں دے کر روانہ کیا۔ شمر نے کعبادشاہ فارس سے جنگ کر کے اسے شکست دی اور سمرقند پر قبضہ کر کے چین کی طرف بڑھا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے اس کا بھائی حسان اس طرف پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ دونوں نے مل کر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا اور بے شمار مال و غنیمت لے کر اپنے باپ کے پاس واپس آ گئے پھر تبان اسعد نے اپنے بیٹے یعضر کو قسطنطنیہ کی طرف روانہ کیا چنانچہ بادشاہ قسطنطنیہ نے خراج دے کر صلح کر لی اس کے بعد یعضر نے روم پہنچ کر محاصرہ کر لیا محاصرہ کے دوران اس کے لشکر میں حاعون پھوٹ پڑا و میوں نے موقع پا کر حملہ شروع کر دیئے جب یعضر کی فوج اکثر حصہ برباد ہو گیا تو اس وقت وہ مجبور ہو کر باقی ماندہ فوج لے کر یمن کی طرف ہٹ گیا۔

تبان اسعد کے یہودی بننے کا واقعہ:..... ابن اسحاق کہتا ہے کہ بادشاہان تبا بعد میں سے جو تہ مشرق کی طرف بڑھا تھا وہ تبن اسعد ابو کرب بن ملیک رب بن زید الاقران ابن عمرو ذوالادعار تھا اور تبان اسعد کا نام حسان بن تیج تھا اور اسی نے علماء تاریخ کے مطابق سب سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور بنی جرہم کو اس کا متولی بنایا اور کعبہ پر دروازہ لگایا، چابی مقرر کی۔ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ پھر یہ یہودی بن گیا اور اس کی یہودیت کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت تبان اسعد یمن سے نکل کر حدود مشرق کی طرف بڑھ رہا تھا تو یثرب سے ہو کر گذرا اور اس پر قبضہ کر کے اپنے بیٹے کو چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ اہل یثرب نے آپس میں مشورہ کر کے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا، ان دونوں بنی ہجار کا ایک مشہور شخص ”عمرو بن حلفہ“ ان کا رئیس و سردار تھا۔ تبان اسعد کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو بہت غصہ ہوا اور اسی وقت لڑائی اور پیش قدمی موقوف کر کے یثرب کی طرف متوجہ ہو گیا اور دونوں کا راستہ ایک دن میں طے کرتا ہوا یثرب کے قریب پہنچا اور یثرب کا محاصرہ کر لیا سارے قبیلے نے متحد ہو کر مقابلہ کیا۔

بنی کریم ﷺ کی خبر بزبان یہود:..... جنگ کے دوران یہود بنی قریظہ کے ”دو بڑے عالم“ تبان اسعد کے پاس آئے اور اس سے کہا تو اپنے اس فعل سے باز آ جا کیونکہ تو اپنے اس خیال کو پورا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا اور نہ یثرب کسی صورت سے خراب اور ویران ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ بنی قریظہ زمانہ ﷺ کی قریش میں پیدا ہو گا جائے ہجرت ہے اور یہیں وہ آ کر قیام پذیر ہوں گے تبان اسعد ان باتوں سے اتنا زیادہ متاثر ہو کہ اس نے ٹوٹی بند کردی اور دین یہودیت قبول کر لیا اور انہیں اپنے ساتھ لے کر مکہ روانہ ہو گیا۔

تبان اسعد کی مکہ میں آمد:..... جس وقت مکہ کے قریب پہنچا غالباً ایک منزل باقی رہتی تھی کہ بنی ہذیل کے چند آدمی اس کے پاس آئے اور اس کو کعبہ کے مال و جواہرات اور خزانوں کی لالچ میں مبتلا کرنا چاہا لیکن ان دونوں عالموں نے اس کو اس کام سے روک دیا اور اس پر یہ ظاہر کیا کہ بنی ہذیل تیرے قتل کی فکر میں ہیں چنانچہ تبان اسعد نے یہ سنتے ہی انہیں قتل کر دیا اور خود ان دونوں عالموں کے ساتھ مکہ معظمہ میں داخل ہو گیا ان علماء نے جو اس کے ساتھ تھے اس کو طواف کرنے کی ہدایت کی چنانچہ تبان اسعد نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اس پر غلاف چڑھایا اور بنی جرہم کو اس کا متولی مقرر کر کے یہ حکم دیا کہ حنظلہ اور نساء (حنظلہ اور نساء والی عورتیں) اس کے قریب نہ آنے پائیں پھر خانہ کعبہ کا دروازہ قائم کیا اور چابی مقرر کی۔

تبان اسعد کی یمن واپسی: اس کے بعد تبان یمن کی طرف روانہ ہوا یمن میں اس کی ساری قوم بت پرست تھی اور وہ یہودیت کی اطلاع پا کر فیصلہ کرنے پر تیار ہو گئی چنانچہ اس زمانے کے دستور کے مطابق آگ روشن کی گئی اور بنی حمیر اپنے بتوں کو لے کر اور یہود کے بتوں کو لے کر قریظہ کے گھٹے میں دھکا کر آگ میں داخل ہو گئے چنانچہ حمیریوں کو آگ نے جلا دیا اور یہ دونوں عالم جن کی نورانی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا صحیح و سالم نکل آئے اس واقعہ سے بنی حمیر بھی یہودی ہو گئے اور ان میں یہودیت نہایت تھوڑے دنوں میں اتنی پھیل گئی کہ گویا یہی ان کا اصلی مذہب تھا۔

تبان اسعد کے اشعار:..... علامہ مسعودی اس ربیع کے حالات میں تحریر کرتے ہیں کہ سعد ابو کرب نے فتوحات میں بڑی ناموری پیدا کی اس نے انجی ممالک پر بڑا بازار قبضہ کر لیا تھا۔ سرزمین عراق میں قباد سے جنگ لڑی اور اس کو شکست دی یہ قباد، قباد بن فیروز نہیں ہے۔ بلکہ ملوک الطوائف

میں سے تھا اس کے بعد ابو کرب عراق و شام و حجاز پر قابض ہو گیا، اسی بات کو کو توح ابو کرب کہہ رہا ہے۔

اذا حسنا جادنا من دماء ☆ ثم سرنا بهما ميسراً بعيداً
واسحبنا بالخيال خيل قباد ☆ وابن اقليد جاءنا مصفوراً
وكسونا البيت الذي حرم الله ☆ ملامنصل او يسروداً
واقمننا من الشهر عشرأ ☆ وجعلنا ليلنا اقليداً

جب ہم نے دشمنوں کا خون اپنے گھوڑوں کو پلا دیا پھر ہم ان پر دو روز تک سوار کر گئے اور مباح کر دیا ہم نے اپنے سواروں کے لئے قباد کے سواروں کے لئے قباد کے سواروں کا خون اور ابن اقلید ہمارے پاس آیا بندھا ہوا اور کپڑا پہنایا ہم نے اس مکان کو جس کی اللہ نے عزت کی ہے ڈھکی ہوئی تہہ بہ تہہ چادریں اور ہم وہاں دس مہینے تک ٹھہرے اور اس کے دو روزے کی گنجی ہم نے بنادی۔

تبان اسعد کا قتل:..... اس کی قبیلے کندہ سے اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں۔ بالآخر حجر بن عمرو بن معاویہ بن ثور بن مرثع بن معاویہ بن کندہ (قبیلہ کہلان کا بادشاہ) کا سیب ہوا اور ابو کرب یمن واپس آ گیا بنی حمیر نے یہ سمجھ کر کہ یہ یزدی کی وجہ سے بھاگ کر آیا ہے اس کو قتل کر دیا اس کا زمانہ حکومت تین سو سال تک رہا۔

ربیعہ بن نصر کا خواب:..... ابن اسحاق کی روایت کے مطابق ابو کرب کے بعد ربیعہ بن نصر بن حرث بن نمارہ بن لخم (جزام کا بھائی) یمن کا بادشاہ بنا طبری ابن اسحاق کی روایت سے بعض اہل علم کے حوالے سے تحریر کرتا ہے کہ اس نے ایک خوفناک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر کے لئے دوکاہنوں کو بنی اید اور غسان سے بلوایا جو اس زمانے میں فن کہانت و نجوم میں بے مثال تھے ان میں سے ایک کا نام ”شق ابو صعب“ شکر بن وہب بن امول بن یزود بن قیس بن عبق بن ایاد اور دوسرے کا نام ”سح ریح بن مسعود بن مازن بن ذیب بن عدی بن مازن بن غسان“ تھا ان کاہنوں نے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ ربیعہ اور قحطان کے ستر برس کے بعد اہل حبشہ یمن کے بادشاہ بن جائیں گے اس کے بعد ”ابن ذی یزن عدن“ سے خروج کرے گا اور انہیں یمن سے نکال دے گا اور کوہ یمن کا بادشاہ بن جائے گا (اس کے بعد قریش سے غالب بن طہر کے خاندان میں نبوت آ جائے گی) ❶ ربیعہ کے دل میں یہ باتیں ایسی جاگزین ہوئیں کہ اس نے فوراً اپنے اہل و عیال کو عراق کی طرف روانہ کر دیا اور ”سابور بن خردارز“ شاہ فارس کو سفارشی خط لکھ دیا چنانچہ اس نے اس کی اولاد کو مقام حیرہ بھی ٹھہرایا اسی کے خاندان سے نعمان نامی شخص حیرہ کا بادشاہ بنا۔ جس کا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا گیا، نعمان بن منذر بن عدی بن ربیعہ بن نصر۔

حسان بن تبان کا قتل:..... ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ ربیعہ بن نصر کے بعد مملکت یمن کا مالک حسان بن تبان اسعد ابو کرب بنا اور بادشاہان تابعہ کی طرح جہاگیر کی کے خیال سے اہل یمن کو لے کے نکلا لیکن بنی حمیر اور یمن کے قبائل کو اس کا ساتھ پسند نہیں آیا چنانچہ وہ واپس پرتل گئے اس کے بھائی عمرو سے کہا کہ ”تو اپنے بھائی کو قتل کر دے ہم تجھے بادشاہ بنائیں گے چنانچہ عمرو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ ہو گیا ذورعین نے بنی حمیر کی اس رائے سے اختلاف کیا اور عمرو کو بھی اس کام سے روکا لیکن اس کے دماغ میں بادشاہی کی بوسائی ہوئی تھی اس کے کہنے کا کچھ لحاظ نہیں کیا۔ تب ”ذورعین“ نے یہ دو شعر ایک کاغذ پر لکھ کر بطور امانت اس کے پاس رکھوائے۔

الامن يشتري فمهر ابنوم ☆ وہ کون شخص ہے جو بیداری کو خواب کے بدلے فروخت کرتا ہے
سعيد من يبيت قويسر عين ☆ نیک بخت وہ ہے جو ٹھنڈی آنکھیں سوئے
فامنا حمير غلوت وخانت ☆ چونکہ حمیر نے غداری کی اور خیانت کی
فمعنرة الااله لذي عين ☆ لہذا ذورعین کا اللہ حافظ ہے

عمر و بن تیان کا انجام:..... جس وقت عمر اپنے بھائی کو قتل کر کے حمیر کے ساتھ یمن کی طرف واپس ہوا تو بیدری نے اس کی نیند ہوا کل مار دی۔ طبیعوں اور نجومیوں سے بے خوابی کی شکایت کی ان سب نے اتفاق سے یہ کہا کہ ”جو شخص اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اس پر بے خوابی مسلط کی جاتی ہے۔“ عمرو بن کعب بہت غصہ ہوا اور پھر جو شخص یہ کہتا کہ اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا ہے اس کو قتل کر دیتا تھا ایک روز اس کے ذہن میں اور یمن کا نیا نیا نور طسب کر لیا یمن اور یمن کے ان دو شعروں نے بچا لیا جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور عمرو کو موٹیاں بھی کہتے تھے طبری اس کی وجہ سے یہ بیان کرتا ہے۔ اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا تھا اس لئے اس کو ”موٹیاں“ بھی کہتے ہیں اور ابن قتیبہ لکھتا ہے کہ جنگ کی کمی اور اکثر نرم ہستہ پر پڑے رتن کی وجہ سے اس نام سے مشہور ہوا بحر حال اس کو اپنی حکومت کے تریسٹھ سال کے بعد انتقال ہوا۔

یمن پر عبدکلال کا قبضہ:..... جر جانی اور طبری لکھتے ہیں کہ اس کے بعد بادشاہان تعمیر کا نظام درہم برہم ہو گیا حسان تبع کے بیٹے چھوٹے چھوٹے تھے جن میں ملک داری کی قابلیت نہیں تھی اور جو بڑا بیٹا تھا وہ پاگل ہو گیا تھا اسی وجہ سے تابعہ کے ملک پر عبدکلال غالب کر چور نوے سال تک حکومت کرتا رہا، پیدین عیسوی کا پابند تھا پھر حسان کا بیٹا ہوش و حواس میں آیا اور تابعہ کی حکومت کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لے لی اور جر جانی کے متعلق اس نے بہتر سال حکومت کی۔ یہی تبع اصغر ”لڑائیوں اور واقعات والا“ ہے۔

اس کے بعد مدثر بن عبدکلال اس کا مادرزادی بھائی تخت نشین ہوا یہ اکتالیس سال تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد مددی بن مدثر سینتیس برس تک پھر ابرہہ بن الصیاح بن لہیہ بن شیبہ بن مدثر اور قلیف بن علق بن معدیکرب بن ذی الحجہ بن ملک (ذو رعین کا بھائی) اور کعب (چھوٹے سہا کا باپ) یکے بعد دیگرے ترتیب وار حکمران رہے۔

لختیہ کا قتل:..... جر جانی لکھتا ہے کہ بعض مورخین کا خیال ہے کہ ابرہہ بن الصیاح صرف تمامہ کا حکمران تھا۔ اس کے بعد عمرو بن تبع بن مسندیرب ستون سال تک حکومت کرتا رہا اس کے بعد لختیہ بادشاہ بن گیا۔ لختیہ کا میں تھا اس کے بہر و قلم کی موی حد نہیں تھی اس نے حمیر کے نیک اور تھے۔ دیکھو دیویوں کو چن چن کر قتل کر دیا اور خاندان سلطنت کو نیست و نابود کر دیا ستائیس برس تک اسی حالت و کیفیت سے حکومت کرتا رہا حتیٰ کہ ”ذو نوہ اس زرعہ تبع بن تیان اسعد ابوکرب لختیہ پر ٹوٹ پڑا۔ اور اس کو قتل کر کے خود شادی یمن بن گیا ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ جس وقت حسن کو قتل کیا گیا یہ بچہ تھا جب یہ جوان ہوا تو اس نے لختیہ کو تنہائی میں جب وہ ایک برے فعل کا مرتکب ہو رہا تھا قتل کر دیا۔ اور بنی حمیر قبائل یمن اس حال سے آگاہ ہو کر ان لوگوں نے متفق ہو کر اسے یمن کے تخت حکومت پر بٹھا دیا۔ اس کی تخت نشینی سے تابعہ کی حکومت گویا از سر نو قائم ہو گئی، یہ یوسف کے نام سے مشہور تھا ابن اسحاق کے مطابق اڑسٹھ سال تک یہ حکومت کرتا رہا ”ذو نوہ اس“ کے بعد کے واقعات یہ ہیں۔

زرعہ تبع بن تیان:..... باتفاق مورخین ”ذو نوہ اس“ تیان بن اسعد کا بیٹا ہے اور اس کا نام زرعہ ہے، جب یہ اپنے بھائی ممالک پر قابض ہوا تو ”یوسف کے نام سے پکارا جانے لگا یہ یہودی تھا اور اس نے اکثر قبائل یمن کو یہودی بنا ڈالا تھا وہ ہمیشہ یہودیت پھیلانے کی کوشش کرتا قوموں میں عیسائیوں کا ہی زور تھا۔

اہل نجران کا قبول عیسائیت:..... اہل نجران سارے کے سارے عیسائی تھے اور عیسائی مذہب کی اشاعت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ میمون نامی ایک شخص جو اصحاب حواریین حضرت عیسیٰ کا پیروکار تھا ایک دوسرے آدمی کے ساتھ جس کا نام ”صالح“ تھا شام سے یہودیوں کے خوف سے نکل کھڑا ہوا راستے میں راہگیروں نے ان دونوں کو گرفتار کر لیا اور نجران لاکر فروخت کر دیا اہل نجران ان دونوں میں ایک درخت کی عبادت کرتے تھے۔ عیدوں میں اسے کپڑے پہنچاتے تھے اور اس کے سامنے کھانے رکھتے تھے یہ دونوں غریب جس وقت نجران پہنچے وہ اپنے مذہب کے متعلق عبادت کرنے لگے تو اہل نجران جدید طرز عبادت دیکھ کر سخت حیران ہوئے اور اپنے رئیس عبداللہ بن الشامر سے بیان کیا اس نے انہیں جو کران کا مذہب پوچھا تو میمون نے کہا کہ میرا مذہب عیسائی ہے جس میں شرک کی ممانعت ہے تم لوگ کی پرستش کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اسے منع فرمایا ہے عبادت نہ کرنا کہ اگر ہمارا یہ مذہب باطل ہے اور اس درخت کی پرستش شرک ہے اور تمہارا مذہب سچا ہے تو تم دعا کرو کہ یہ درخت خشک ہو جائے ہم تمہارا دین سچا

تامل قبول کر لیں گے میسوں نے دعا کی تو مشیت الہی سے وہ درخت خشک ہو گیا چنانچہ اہل نجران یہ واقعہ دیکھ کر فوراً عیسائی بن گئے۔

ذونواس کا نجران پر حملہ: ابن اسحاق نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ میمون نجران ایک گاؤں میں آکر ٹھہرا تھا اور اسی طرف سے آل نجران کے لڑکے ایک ساحر کے پاس جادو سیکھنے جاتے تھے ان لڑکوں میں عبداللہ بن الشامر بھی تھا یہ اکثر میسوں کے پاس بیٹھ جاتا تھا۔ اور اس کی باتیں بڑی غور سے سنتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے دل میں اس کی باتیں اثر کر گئیں اور یہ عیسائی بن گیا۔ شاہ نجران یہ دیکھ کر اس کے قتل کی فکر میں لگ گیا لیکن وہ اپنے اس ارادے میں ناکام رہا اور چند دن کے بعد مر گیا۔ جب عبداللہ نجران کا حکمران بنا تو ساری اہل نجران عیسائی بن گئے اور یہی مذہب ان میں پھیل گیا۔ اہل نجران ایک عرصے تک عیسائیت پر قائم رہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان میں طرح طرح کی بدعتیں پیدا ہو گئیں۔ ”ذونواس“ نے انہیں دین یہودیت کی تعلیم دی مگر ان لوگوں نے اس سے انکار کر دیا تب ذونواس نے اہل یمن کو لے کر ان پر حملہ کر دیا ابن اسحاق کے مطابق بیس ہزار سے کچھ زائد آدمیوں کو قتل ۱ کر کے جلا دیا صرف ایک شخص ”سبا“ بچ گیا جسے ”دوس ثعلبان“ کہتے تھے یہ اپنے تیر گھوڑے پر سوار ہو کر ریگستان سے کرتا ہوا نکل گیا۔ اور ”ذونواس“ کے سپاہی اس کا تعاقب نہ کر سکے۔

حبشہ کے حکمران

ذونواس کا نجران پر حملہ: ہشام ابن محمد کلبی کا ذونواس اور اہل نجران کی لڑائی کا یہ سبب بیان کیا جاتا ہے کہ ”نجران میں ایک یہودی رہتا تھا اس کے دو بیٹے تھے اہل نجران مذہبی اختلاف کی وجہ سے اس سے دشمنی رکھتے تھے ایک دن اس کی ایک عیسائی سے جو اس کے پڑوس میں رہتا تھا تکرار ہو گئی کیونکہ عیسائیوں کو اس سے کچھ خلش پہلے سے چلی آرہی تھی، یہ ایک نیا بہانہ ہاتھ بڑے کر جب اس کے دونوں بیٹوں کو مار ڈالا، وہ غریب و مظلوم یہودی گرتا پڑتا ”ذونواس“ کے پاس یمن پہنچا اور اپنا ماجرا بیان کیا چنانچہ ”ذونواس“ یہ سن کر آگ بگولا ہو گیا اور اسی وقت نجران پہنچ کر قتل کر دی۔ اس نجران ایک تو اس کے مقابلے میں کمزور تھے اور دوسرے غافل بھی تھے اس لئے ان میں سے سوائے ”دوس ثعلبان“ کے اور کوئی زندہ نہ بچا ”دوس ثعلبان“ نجران سے نکل کر قیصر روم کے دربار پہنچ گیا۔ اور ”ذونواس“ کے مظالم اور زیادتیاں بیان کیں اور انجیل کے اوراق جلے پھٹے دکھائے چنانچہ قیصر روم کو اس کا یہ عمل بہت ناگوار گزرا اس نے اسی وقت نجاشی حاکم حبشہ کو اس کی مدد کرنے کے لئے لکھا اور امداد کی سفارش کی۔

نجاشی کا یمن پر حملہ: چنانچہ نجاشی ستر ہزار حبشیوں کو لے کر یمن کی طرف بڑھا بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ ”دوس ثعلبان“ پہلے نجاشی کے پاس گیا تھا اور نجاشی نے جنگی جہازوں کی کمی کی وجہ سے ”قیصر“ کے پاس چلی پھٹی ہوئی انجیل بھیجی تھی۔ جب ”قیصر روم“ نے کشتیاں بھیجیں تو نجاشی نے لشکر حبشہ کو ”ارباط“ کی ماتحتی میں یمن کی طرف یمنیوں کے قتل و غارت اور قید کی قسم لے کر روانہ کر دیا ”ارباط“ ۲ کے ساتھ اس مہم میں ”ابرهہ ام شرم“ بھی تھا جو حبشیوں کا ایک مشہور جنرل تھا۔ ”ارباط“ اور ”ابرهہ“ کے جنگی جہاز نہایت تھوڑی مدت میں یمن کے ساحل پر لنگر انداز ہو گئے چونکہ ”ذونواس“ کو اس کا علم نہ تھا اور وہ غافل بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے حبشیوں کو دریا سے خشکی پر اترنے میں کوئی وقت پیش نہیں آئی۔ ورنہ خواہ مخواہ کچھ وقت ضرور اٹھانی پڑتی۔

ذونواس کا خاتمہ: الغرض جس وقت ذونواس کو اس واقعہ کا علم ہوا تو کف افسوس ملنے لگا لیکن پھر اس نے نہایت تیزی کے ساتھ جتنے یمن کے قبائل نے اس کا ساتھ دینا پسند کیا انہیں اپنے ”راہ“ لے کر لشکر حبشہ کا مقابلہ کیا اور میدان جنگ میں زیادہ سے زیادہ دو پہر تک یمن والوں کو ساتھ لے کر لڑتا رہا۔ دو پہر کے بعد جب لڑائی کا رنگ بدلتا نظر آیا اور اس نے سمجھ لیا کہ چند لمحوں کے بعد ضرور گرفتار ہو جاؤں گا اس وقت اس نے خواری کی گرفتاری سے موت کو زیادہ اچھا سمجھ کر اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈال دیا موج کے تھپڑوں نے نہایت جلدی سے حمیر کے اس آخری بادشاہ کو دریا کی تہہ میں پہنچا دیا۔ ”ارباط“ کامیابی کے ساتھ یمن میں داخل ہو گیا اور یمنیوں کو جہاں تک ممکن ہو ذلیل خوار، گرفتار، اور قتل کر کے نجاشی کو لڑائی کے آخری نتیجہ کی

۱ اسی ذونواس اور اس کے لشکر کے ظلم کے بارے میں قرآن کریم میں سورۃ ”البروج“ میں تذکرہ آیا ہے۔ دیکھئے سیرت ابن ہشام (صفحہ نمبر ۳۵)۔ ۲ بن ہشام مصنفی نہ ۳۶ پر ”ارباط“ لکھتا ہے۔

اطلاع دی اور یمن کے کچھ تحائف بھیجے اور خود یمن میں ہی مقیم ہو گیا۔

ابراہیم کا یمن پر قبضہ:..... ہشام بن محمد کلبی کی روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ”نجاشی“ کے پاس جس وقت قیصر نے شتیں بھیجیں اس وقت اس نے ”ابراہیم“ کو امیر لشکر بنا کر یمن کی طرف بھیجا۔ جس وقت ”ابراہیم“ صنعاء میں پہنچا تو ”ذونواس“ منہ چھپا کر بھاگا اور دریا میں ڈوب کر جان دے دی۔ ”ابراہیم“ بلامقابلہ یمن پر قابض ہو گیا۔ لیکن اس نے خلاف عہد نجاشی کو تحائف نہیں بھیجے اس لئے نجاشی نے دوبارہ ”رباط“ کو ایک ہتھیار شکر کا افسر بنا کر ”ابراہیم“ کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ جس وقت ”ارباط“ ساحل یمن پر پہنچا ”ابراہیم“ نے ارباط سے سرزباز کی کوشش کی لیکن جب اس میں اس کو ناکامی ہوتی نظر آئی تو ناچار مقابلہ پر آیا اور دھوکے سے اس نے ”ارباط“ کو قتل کر دیا چنانچہ نجاشی اس واقعہ سے بہت برہم ہوا اور اس نے اس کے قتل کی قسم کھالی۔ لیکن ”ابراہیم“ نے ایسے اپنی خوشامد سے راضی کر لیا۔

ارباط کا قتل:..... اور فاضل ابن اسحق کا یہ خیال ہے کہ یمن میں سب سے پہلے ارباط آیا تھا اور ابراہیم اس کی ماتحتی میں تھا۔ یمن کی فتح کے بعد ”ابراہیم“ اور ”ارباط“ کی کچھ تکرار ہو گئی دونوں میں سخت لڑائی ہوئی بالآخر ”ارباط“ مارا گیا۔ نجاشی کو ”ابراہیم“ کا یہ فعل ناگوار نظر نہیں ”ابراہیم“ نے اس کو راضی کر لیا اور یمن کا حاکم بنا رہا۔ واللہ اعلم۔

ابراہیم کا ظلم تشدد:..... ”ابراہیم“ نے یمن پر مسلط ہونے کے بعد حمیریوں کو ذلیل و خوار کرنا شروع کر دیا۔ ان کے سرداروں اور امیروں کی تحقیر کرنے لگا ”ریحہ بنت علقمہ بن زید بن کہلان“ کو اس کے شوہر ”ابی مروہ بن ذی یزن“ سے ناجائز دباؤ ڈال کر اپنی زوجیت میں لے لیا۔ ریحہ نے کھٹن سے ابومرہ کا ایک بیٹا معدیکرب پیدا ہوا تھا۔ اس کے بعد ”ابراہیم“ کا ایک بیٹا مسروق اور ایک بیٹی ”بسباسہ“ نامی پیدا ہوئی۔

بنی حمیر کی تذلیل و اہانت:..... ابراہیم اور اس کا غلام ”عدوہ“ اطراف یمن کے اکثر علاقوں کا حاکم تھا دونوں ایک دوسرے سے بد فعلیوں میں بڑھ چڑھ کر تھے دنیا کا کوئی ایسا ناجائز فعل نہ تھا جو انہوں نے نہ کیا ہو۔ بنی حمیر جنہوں نے پہلے معزز تھے اس سے ہر جہاں زیادہ اس نے ذلیل و خوار رہے تھے انہوں نے ان کی عورتوں کو اپنے لئے مباح کر رکھا تھا اور مردوں سے غلامی کا کام لیتے تھے۔ بنی حمیر یا حشم کے ایک شخص نے اسے موقع پا کر قتل کر ڈالا چنانچہ ابراہیم نے اس کا خون مباح کر دیا۔

ابراہیم کا کلیسا:..... کچھ عرصہ بعد ”ابراہیم“ نے اس شکرینے میں کہ یمن کی حکومت اسے مستقل حاصل ہو گئی تھی۔ صنعاء میں ایک کلیسا ❶ بنوایا جس میں قیمتی پتھروں کی صنعتکاری کرائی اور شیشہ اور دیگر آلات سے خواب سجایا۔ نجاشی اور قیصر روم کو اس کی اطلاع دی اور یہ تحریر کیا کہ میرا مقصود یہ ہے عرب کے اطراف میں کارندوں کو روانہ کر دیا۔ جس وقت یہ داعی مبلغ بنی کنعانہ کے شہر (مکہ) میں پہنچا عرفہ بن عیاض ❷ نے اسے ایک ایسا تیر مار کہ اس نے دوہرا دم تک نہ لیا اس کا دوسرا ساق بھی بڑی مشکل سے گرتا پڑتا ”ابراہیم“ کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ ”ابراہیم“ کو یہ ناگوار گزرا اور اتنا زیادہ ناراض ہوا کہ اسی وقت ایک جزار اور بڑا لشکر لے کر ہاتھیوں کے ساتھ مکہ کی طرف اس مقصد سے روانہ ہوا کہ آج کو منہدم کر دے اور بنی کنعانہ (قریش) کو قتل کر دے۔

اصحاب فیل کا واقعہ:..... جس وقت ”ابراہیم“ سرزمین یمن سے نکل کر ”حجاز“ پہنچا۔ ”ذونفر حمیری“ دو ہزار عربوں کو لے کر اس کے مقابلہ پر آکر چہ ”ذونفر حمیری“ کو شکست ہوئی اور ابراہیم نے اسے گرفتار کر لیا اور راہبری کے لئے اپنے ساتھ رکھا۔ ابن اسحق تحریر کرتا ہے کہ طائف میں داخل ہونے کے بعد مسعود بن معتب بنی ثقیف کو لے کر ”ابراہیم“ کے پاس آیا اس کی اطاعت قبول کر لی بنی ثقیف نے ابورغال نامی شخص کو راہبری کی غرض سے اس کے ساتھ بھیج دیا اس نے ”ابراہیم“ کو طائف اور مکہ کے درمیان ❸ میں ٹھہرایا جو مکہ سے ایک منزل کی مسافت پر ہے پھر ابورغال اتر مقام پر انتقال ہو گیا بعد میں عرب نے اس کی قبر کو سنگسار کیا۔ جریر کہتا ہے:

❶ اس کلیسا کا نام اس نے ”قلیس“ (کاف کے پیش اور لام کے زیر کے ساتھ) رکھا تھا۔ ابن خلدون کے دیگر نسخوں میں اس کا نام بھی لکھا ہے (ثناء مذکور) ❷ ❸ یہ بنی فقیہ کا سردار تھا ابن ہشام اور اشیر میں بنی فقیہ کا ایک چرواہا لکھا ہے۔ ❹ ”مغمس“ دوسرے میم کے زیر یا زیر کے ساتھ طائف کے راتے میں یہ گاؤں ہے جو مکہ سے چند فرسخ کے فاصلے پر ہے۔

اذا مات الفرزدق فارجموه ☆ جب فرزدق مر جائے تو اس کو سنگسار کر دینا جیسا
کماثرمون قبرابی دغال ☆ کہ ہم ابورغال کی قبر پر پتھر برساتے ہیں

ابرہہ کا پیغام: اس کے بعد ابرہہ نے سواروں کا ایک دستہ اسود بن مقصود حبشی کی ماتحتی میں مکہ کی طرف روانہ کیا اس غرض سے کہ بار برداری کے لیے ونٹ اور کچھ آدمی اسباب وغیرہ اٹھانے اور لادنے کی غرض سے پکڑ کر لائیں چنانچہ اسود بن مقصود مکہ کے قریب گیا اور اہل مکہ کے کچھ مویثی اونٹ عبدالمطلب (جد نبی ﷺ) کے تھے پکڑ کر لے آیا عبدالمطلب ان دنوں قریش کے سردار اور مکہ کے بااثر افراد میں تھے ان کا ارادہ لڑائی کا ہو نیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اس کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے تو خاموش ہو گئے چنانچہ ابرہہ نے دوسرے دن خیاط حمیری کو مکہ کی طرف روانہ کیا تاکہ اہل مکہ کو اس کے اردے سے آگاہ کرے اور اگر اہل مکہ کعبہ کو گرانے میں کچھ چوں و چرا کریں تو لڑائی پر تیار ہو جائیں۔

عبدالمطلب کا ابرہہ سے مطالبہ: ... عبدالمطلب نے یہ پیغام سن کر جواب دیا "واللہ ما نرید حربہ و هذا بیت اللہ فان بمنعہ فہو بیتہ وان تخلی عنہ فما نحن من دافع" ❶ پھر قریش کے چند سرداروں کو لے کر ابرہہ کے پاس گئے اور ذفر حمیری سے ملاقات کی "جسے ابرہہ نے قید کر رکھا تھا۔" ذفر نے "فیل بان" کے ذریعے سے "ابرہہ" کو عبدالمطلب کے آنے کی اطلاع کرا دی۔ چنانچہ "ابرہہ" نے ان کا پر تپک استقبال کیا، تخت سے ترکران کے ساتھ فرش پر بیٹھا گفتگو کے دوران عبدالمطلب نے اپنے اونٹوں کی رہائی کی سفارش کی تو "ابرہہ" نے جبران ہو کر کہا "بڑے تعجب کی بات ہے کہ کعبہ کے بارے میں تم مجھ سے کچھ التجا نہیں کر رہے؟ یہ تو تمہارا اور تمہارے آباء و اجداد کا مذہب ہی گھر ہے اور اونٹوں کے بارے میں پوچھ رہے ہو، عبدالمطلب نے جواب دیا کہ انارب الابل و للیت رب سیمعنہ (میں اونٹوں کا مالک ہوں اونٹوں کو مانگتا ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ خود رو کے گا) ابرہہ نے یہ سن کر تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اس کے بعد بلاتامل عبدالمطلب کو ان کے اونٹ واپس کر دیئے۔

عبدالمطلب کی پیش کش: علامہ طبری تحریر کرتا ہے کہ اکثر مؤرخین کا خیال یہ ہے کہ عبدالمطلب کے ساتھ "عمرو بن لعاہیہ بن عدی بن رمل" ❷ کنعانہ کا سردار اور "خوید ابن وائلہ" بنی ہذیل کا سردار گئے تھے اور "ابرہہ" سے یہ درخواست کی تھی کہ "تہامہ کی تہائی آمدنی خراج میں دی جائے گی بشرطیکہ کعبہ کو گریہ نہ جائے۔ لیکن جب "ابرہہ" نے اس سے انکار کر دیا تو عبدالمطلب اپنے ساتھیوں سمیت واپس آ گئے اور قریش اور تمام اہل مکہ کو ہدایت کی کہ مکہ چھوڑ کر پہاڑوں میں چلے جائیں اور خود روانگی کے وقت خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور اس وقت ان کے پاس قریش کے چند منتخب افراد موجود تھے اور سب گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہے تھے اور عبدالمطلب یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

لاہم ان السعد یمنع ☆ اے خدا بیشک بندہ اس کو روکتا ہے جو اس کے محل میں آتا ہے
حلہ فامنع حلالک ❸ ☆ لہذا تو ہی روک اس کو جو تیرے مکان پر آیا ہے
لا یغلبن صلیہم لا یغلبن صلیہم ان کی صلیب اور ان کا غصہ کبھی تیرے
ومحالہم ابدامحالک غصہ پر ہرگز غالب نہیں آسکے گا اور اپنے اہل کی آج
وانصر علی الصلیب اہل صلیب اور اس کے
وعابدیہ النوم لک پرستش کرنے والوں کی خلاف مدد کر۔

ابابیلوں کی آمد: اس کے بعد عبدالمطلب اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑ پر چڑھ گئے اور "ابرہہ" کعبہ گرانے کی غرض سے مکہ کی طرف بڑھا اللہ جل شانہ نے ان پر چڑیوں کا ایک غول دریا کی جانب سے بھیجا جو اس ناہنجار لشکر پر پتھر برسانے لگا جس پر وہ پتھر پڑتا تھا وہ اسی جگہ رہ جاتا تھا اور مقام

❶ خدا کی قسم ہم اس سے لڑائی کا ارادہ نہیں رکھتے۔ یہ اللہ کا گھر ہے اگر وہ (خدا) اس کو روکے تو یہ اس کا گھر ہے اور اگر وہ اس سے کچھ تعرض نہ کرے تو ہم اس کو دور نہیں کر سکتے۔

❷ بن ہشام صفحہ نمبر ۵۰ پر عمر بن قیس بن عدی بن الدئل لکھا ہے اور چونکہ مصنف نے دوسرا نام لکھا ہے اس لیے علمی امانت ہونے کی وجہ سے بدل نہیں رہے۔

❸ اصل دیوان میں "حلالک" ہے اور بعض نسخوں میں "رحالک" تھا جسے بدل دیا گیا۔

جبر میں سب جسموں پر چپک کے دانے بھی نکل آئے جس سے اکثر ہلاک ہو گئے ”ابرہہ“ کے بدن پر بھی چند دانے نکل آئے جس سے وہ سب کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر یکے بعد دیگرے گر گئے۔ لشکریوں کا جب یہ حال ہوا تو ہاتھیوں کو آگے کیا جو ہاتھی آگے بڑھنے لگے۔ بجائے پیچھے جاتا آخر کار ان ہاتھیوں کے جسموں پر بھی چپک کی طرح دانے نکل آئے اور وہ سب مر گئے۔ تب اللہ جل شانہ نے ایک سیلاب بھیج دیا جس نے سب دریا میں بہا کر لے گیا۔

یمن کی حبشی حکومت کا خاتمہ:۔۔۔ ابرہہ کی ہلاکت کے بعد اس کا بیٹا یکسوم تخت حکومت پر بیٹھا اس نے بھی بنی حمیر اور قبل یمن کی ذات میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں کو زبردستی گھر میں ڈال لیا اور ان کے بیٹوں کو غلامی میں رکھ لیا۔ یکسوم کے مرنے کے بعد اس کا بھائی ”مسروق“ تخت نشین ہوا اس نے یکسوم سے بھی بڑھ کر زیادتیاں شروع کر دیں اور اپنے بزرگوں سے زیادہ ظلم و ستم میں بڑھت نظر آیا۔ ”سیف بن ذی یزن“ نے خروج کیا اور کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس گیا اور وہاں سے لشکر لے کر یمن آیا اور ”مسروق“ کو قتل کر کے حبشیوں کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اس وقت تک حبشیوں کے چار افراد نے یمن میں بہتر سال حکومت کی ”پہلا رباط۔ دوسرا ابرہہ۔ تیسرا یکسوم بن ابرہہ تھا۔ چوتھا مسروق بن ابرہہ“

ابابیل:۔۔۔۔ (مترجم) ہم اس سے پہلے سیف بن ذی یزن کے نسب پر گفتگو کریں یا کسریٰ فارس اس کے جانے کی تفصیلی کیفیت تحریر کریں مناسب سمجھتے ہیں کہ اس مقام پر ابابیل کے قصے کو چھیڑ کر اس پر سے وہ پردے اٹھا دیں جس نے ایک زمانہ کو غلط فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے ہمارا اصلی مقصود یہ ہے کہ دلچسپی کے ساتھ واقعات کی تحقیق بھی ہوتی جائے۔ ہم عام مترجموں اور مؤرخوں کی طرح بے پرکی نہیں اڑانا چاہتے، آئیے ذرا گہری نظروں سے ”طیر ابابیل“ کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں۔

متقدمین مؤرخین اور علماء تفسیر نے اس واقعہ میں ذرا بھر بھی اختلاف نہیں کیا اور وہ بیک زبان کہہ رہے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے اصحاب فیل پر چڑیوں کا ایک غول بھیجا تھا جنہوں نے ان پر سنگ باری کی تھی ”صاحب جامع البیان فی تفسیر القرآن“ اس قصہ کو سورۃ فیل کی تفسیر میں یوں تحریر کرتے ہیں۔

فلما وصلوا قرب مكة تهيا والدخول ارسل الله طيرا من البحر امثال الخطاطيف مع كل في منقاره

ورجله ثلثة احجار اصغر من حمصة

چنانچہ شکر ”ابرہہ“ مکہ کے قریب پہنچا اور مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے دریا کی جانب سے چمگاڈوں کی طرح چڑیاں بھیجیں ہر ایک کے پاس ان کی چونچ اور دونوں پنجوں میں تین تین کنکریاں تھیں جو پھینک دینے سے چھوٹی تھیں وہ ان پر کنکریاں پھینک (مار) رہی تھیں۔ اور تفسیر ”تبصیر الرحمن“ میں اس طرح مذکور ہے کہ:

(وارسل عليهم طيرا) یعنی طیراً كثيرة متفرقة يتبع بعضها خرجت من شاطئ البحر سوداء او خضراء او

صفراء في منقار كل طير حجر وفي رجله حجران (ابابیل) ای جماعۃ متفرقة في الطرق او هربو امتهر

قین فحعل لهم اضعف اسلحه (ترمیم بحجارة) اکبر من العلسۃ واصغر من الحمصۃ

اصحاب فیل پر بہت سی چڑیاں متفرق بھیجیں جو ایک دوسرے کے پیچھے تھیں اور دریا کی جانب سے نکلی تھیں سیاہ رنگ کے بازو زرد رنگ یا

سبز رنگ کی تھیں ہر چڑیا کی چونچ میں ایک کنکری تھی اور دونوں پاؤں میں دو کنکریاں تھیں (ترمیم بحجارة) مارتی تھیں وہ ان کو کنکریوں

سے جو مسور سے بڑے اور چنوں سے چھوٹے تھے۔

ان دونوں تفسیروں کے علاوہ دوسری تفاسیر ”بیضاوی و مدارک“ و تفسیر کبیر“ وغیرہ بھی بلند آواز سے کہہ رہی ہیں کہ سورۃ فیل میں ”حجارة“ کے معنی کنکری اور ”طیر“ کے معنی چڑیا کے ہیں اور اصحاب فیل پر فی الواقع چڑیوں نے سنگ باری کی تھی ”طیر“ کے معنی بلا اور ”حجارة“ کے معنی بیماری نہیں ہیں جیسا کہ آجکل بعض وہ لوگ جن کے دماغ میں مغربیت کی بدبودار ہوا سمار ہی ہے قائل ہو رہے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ محال عقلی اور عادی کے واقع

ہونے کے بعد قائل ہی نہیں ہوتے اسی لیے بعض معجزات کا انکار اور بعض کی تائید کرتے ہیں۔ کئی کئی واقعات واقع ہونے کا کسی حالت میں قائل نہ ہونا قدرت باری کا انکار کرتا ہے قطع نظر اس کے کہ معجزہ نام ہی اس کا ہے کہ جس کے رکنے سے انسان عاجز رہے اور اس کو خدا کا ایک بندہ (نبی یا رسول) کر دکھا دے۔

اگر عام فیل (ہاتھیوں والے سال) میں ہمارے نبی آخر زمان صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی مودود ہوتا تو صمدی تظیف تحریر دیتے کہ یہ ان کا معجزہ تھا لیکن اس بات کے نہ ہونے پر ہم یہ تحریر کرتے ہیں کہ یہ ارباب صاف (یعنی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی صاف بات میں سے تھی جسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فیل میں ذکر فرمایا ہے تاکہ کفرین رسالت و مہرت ہو کہ اللہ کے گھر کی ہمت حرمت سے ابرہہ پر یہ قہر لہی نازل ہوا تھا اور اگر اس سے ان ورنہ نبی کی "ہمت حرمت" کی جگہ کی تو جو مذاب نازل نہ ہو وہ صاف اس کی برکت سے "خدا کے عظیم" نے یہ یہی مدد بھیجی تھی کافی اس واقعہ کا اعتراف نہ کرنے والوں کے لئے اب بھی انکار کا مقام باقی ہے؟

ہمارے اس دھوکے کو وہی صاحب تفسیر خازن ان الفاظ سے دے رہے ہیں اور ہمارے خیال کی پوری تائید دے رہے ہیں وہ تحریر کرتے ہیں "اسیاب فیل کا قصہ اللہ تعالیٰ کی قدرت عظمیٰ و حکمت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام اس ہے کہ دریا کی جانب سے چڑیاں آئیں جو کنکریاں لئے ہوئے ہوں اور وہ مخصوص لوگوں کو ماریں اور یہ بہت بڑی دلیل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے محض ان کی مدد کے لئے جن کو س نے بڑبڑا کر دیا ہے اور وہ مدد سیدہ ہیں جو اس کی توحید کی طرف کھینچتے ہیں۔" ابرہہ کی بدعت کی بھی یہی دلیل ہے جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوا ہے اور اس میں قیاس کی مدد تھی کیونکہ وہ اس وقت کفار تھے ان کے پاس کتاب نہ تھی مگر حبشہ اہل کتاب تھے یہ ذی شعور پر یہ بات مخفی نہیں رہے کہ مقصود اس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نصرت تھی تو گویا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ہی کیا تو کچھ کیا اصحاب فیل کے ساتھ تیری عظیم اور تیری شریف وری کی غرض سے اور جب میں نے تیرے لئے پہلے تیری مدد کی ہے اب سے تیرے ظہور کے بعد تجھ کو چھوڑوں گا یعنی مدد نہیں کروں گا؟

واقعی اس واقعہ سے یہ چند باتیں ظاہر ہوئیں جو رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف و عظمت پر دلالت کرتی ہیں (۱) ہاتھیوں کا مدد کی جانب رخ نہ کرنا اور جب وہ دوسرے نمائندہ کی طرف پھیرے جاتے تھے تو بے تکلف و ہمت تھے اور مدد کی طرف بجائے چلنے کے بیٹھ جاتے تھے (۲) پرندوں کا دریا کی طرف سے آنا جو ظاہر پرندوں کے رہنے کی جگہ نہیں ہے اور پھر اس واقعہ کے بعد وہ پرندے دھاتی بھی نہ دیے (۳) ان کنکریوں کی جگہ معصوم نہیں ہے (۴) کنکریوں میں یہ تاثیر قوی تھی کہ جس کو وہ مٹی تھی وہ زندہ نہیں پیتا تھا۔

مورخین اس واقعہ کو تحریر کرتے ہوئے دو باتیں تحریر کرتے ہیں ایک یہ کہ پہلے ابرہہ کے لشکر پر پرندوں کا ایک غول آیا تھا جو ان پر سنگ باری کرتا تھا دوسرے یہ کہ ان کے جسموں پر چیچک کے دانے نکل آئے تھے اور آخری صورت کا آج کل کے نئی روشنی کے مقدمہ مغربی تعلیم کا پابند بھی متراف کرتے ہیں اور یہ بات ان کی سبب صیقلی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ "ابرہہ" کے لشکر پر پتھر متاثر نہیں ہو سکتا تھا جس پر سب سے بڑے تھے اور چیچک کے دانے "مقام حجاز" میں نکلے تھے یہ وہاں واقعہ و مختلف جہوں پر واقعہ ہونے سے نہ کہ ایک ہی جگہ پر۔

بات تفسیر کشف کے، کہنے سے معصوم ہوتا ہے کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ان کنکریوں کی تاثیر یہ تھی کہ جس کے بدن پر وہ پڑتی تھیں اس کے بدن پر چیچک کے دانے پیدا ہو جاتے تھے اور وہی بلاکت کا باعث بنتے تھے چنانچہ اس روایت کی گواہی میں یہ حدیث پیش کی جاتی ہے۔ عن عکرمۃ من البتۃ حدیث (عکرمہ سے مروی ہے کہ جس شخص پر وہ کنکریاں پڑیں وہ مجروح یعنی چیچک والا ہو جاتا لیکن اس گواہی سے بھی نئی روشنی دلوں کا نام نہ چلے کیونکہ اس روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جس شخص کے بدن پر وہ خود چیچک کے دانے نکلے تھے بلکہ اس سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ ان کنکریوں کی یہ تاثیر تھی کہ جس پر وہ پڑتی تھیں وہ چیچک زدہ ہو جاتا تھا گویا کہ "یہ انکار" کے رنگ میں "قرار" ہے۔

اس کے علاوہ "غناء تفسیر و توارخ" نے واقعہ فیل میں اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ اصحاب فیل پر چڑیوں کے ذریعے کنکریاں ماری گئیں۔ جاہلیت کے شعراء بھی اپنے اپنے قصیدوں میں اس کا ذکر کرتے رہے ہیں جو اس واقعہ میں موجود تھے اگر مضمون کی حوالہ کا خیال ہم کو مجبور نہ رہا تو ہم نہ صرف تمام شعراء کے کلام فرد فرد اس موقع پر گواہی کے طور پر پیش کرتے اس لئے کہ یہی عرب کی تاریخ کا خزانہ ہے تاہم مدعی کے ثبوت اور دشمن کی

زبان بندی کے لئے صرف عبدالمطلب (رسول اکرم ﷺ کے دادا) کے چند اشعار تحریر کرتے ہیں جو اس واقعہ میں موجود تھے۔

صـرـمـت و مـالک لا تـصـرم
و راسک من کبر اشیم فـمـا
فـمـالک من خـلـة ضـرـعم
فـدع عـنک و ذکـر لـیـال الوصـال
فـلـانک من ذکـرہ احـلـم
و عـدائہ قـو ا فـی ذات الصـواب
بـجـیـش اـتـاک بـسـنہ الاثـرم
ا رادو اہـلـہ و حـصـ بیت الـلـہ
لـتـرک بـنـیـانـہ یـہـدم
فـسـردہم الـلـہ عـن ہـدمہ
و اعـیـاہم الـفـیل لا یـقـدم
بـطـیر ابا یـل تـر مـیہم
کـبـان مـنـسـا قـیـرہا العـندم
میں قطع تعلق ہو گیا اور تجھ کو کہا ہو گیا کہ تو منقطع نہیں ہوا۔
اور سر تیرا بڑا ساپے سے ابلق ہو گیا ہے اور جوانی کے بعد۔
تجھ پر بڑھاپا ظاہر ہو گیا
تو تو عشق اور دوستی سے کیا گمان رکھتا ہے
وصل کی راتوں کا ذکر سے واقف ہے
کیونکہ تو اس کے ذکر سے واقف ہے
اور ان اشعار کو پڑھ جو کہ سچے ہوں
اور جس میں اس لشکر کا ذکر ہو جس کو ابرہہ لے کر آیا تھا
اس کے ذریعے سے خانہ خدا کو گرانا چاہا تھا
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو گرانے سے روک دیا
اور ان کے ہاتھوں کو ایسا تھکا دیا کہ آگے نہ بڑھ سکے
چڑیوں کی ایک جماعت کے ذریعے جو ان کو مار رہی تھی
گویا کہ ان کی چونچ دم الاخوین ہے۔

ہمیں یہ بھی بخوبی یاد ہے کہ ابوطالب نے بھی اپنے قصیدے میں اس کا ذکر کیا ہے جسے انہوں نے بازار عکاظ میں پڑھا تھا جس وقت کفار نے جناب رسالت ﷺ کی ایذا رسانی کا آپس میں عہد و بیان کر لیا تھا جس طرح آج کل بعض لوگوں نے اپنی غلط فہمی کی وجہ سے اس واقعہ کا بالکل انکار کر دیا ہے اسی طرح عوام الناس یہ سمجھ رہے ہیں کہ جن پرندوں نے اصحاب قیل پر سنگ باری کی تھی وہ یہی ”بابائیل“ ہیں حالانکہ آیت کریمہ میں

ابابیل کے معنی گروہ کے ہیں نہ کہ مخصوص پرندے کے۔

سیف بن ذی یزن کا تعارف:..... ”سیف بن ذی یزن“ یمن کا رہنے والا تھا اسی سرزمین پر اس کے آباؤ اجداد حکومت کرتے تھے، یہ مافہ بن اسم بن زید بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید کا بیٹا ہے۔ افسوس ایک وہ زمانہ تھا کہ حمیری بادشاہوں کا جن کی نسل سے ”سیف بن ذی یزن“ ہے۔ لوگ روب سے نام تک نہ لے سکتے تھے اور ایک یہ زمانہ آگاہی تھا کہ ان کی آخری نسلیں تخت حکومت پر بیٹھنے کے بجائے ذلت کی خاک چوڑی مارے بیٹھی تھیں۔ عجیب کمپرسی کی حالت ہے نہ کوئی یار ہے نہ کوئی مددگار ہے! انیس ہے تو ذلت اور رسوائی ہے! مونس ہے تو بے کسی اور بے نوائی ہے۔ ”ابرہہ“ اور اس کے لشکر کے ہاتھوں یہ خاندان سلطنت برباد ہو گیا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہا ”سیف بن ذی یزن“ معلوم نہیں کس طرح اسی سرزمین پر چلتا پھرتا نظر آ رہا ہے باجوہ کہ تباہ و خراب حال ہو گیا ہے لیکن اپنے آباؤ اجداد کے گرسے پڑے کھنڈرات کو چھوڑنا پسند نہیں کر ۱۳ اس کے آباؤ اجداد اور کاندانی جاہ و جہاں کو دیکھنے والے جو دو چار باقی رہ گئے تھے وہ اس کو عبرت اور افسوس کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کی بے کسی و کمپرسی کو دیکھ کر ان کا دل بھرتا ہے لیکن حبشیوں کے خوف سے کوئی اس کی ہمدردی بھی نہیں کر سکتا۔ (مترجم)

سیف بن ذی یزن اور کسریٰ:..... اگر سیف بن ذی یزن مسکینی اور ذلت میں رہنا پسند کرتا تو وہ بھی یمن چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا لیکن غضب یہ ہوا کہ ”ابرہہ“ نے اس کی بیوی ریحانہ کو زبردستی گھر میں دال لیا تھا اسی وجہ سے ”سیف بن ذی یزن“ یمن سے نکل کر پہنے قیصر روم کے پاس گیا اور یہ جرابین کر کے مدد طلب کی جب اس نے اتحاد مذہبی کی وجہ سے مدد دینے سے انکار کر دیا تو کسریٰ فارس کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نعمان بن منذر (حاکم حیرہ) کے پاس گیا اور اس سے اپنی سرگزشت بیان کی نعمان بن منذر نہایت رحم دل اور خدا ترس تھا اس نے فوراً اپنے دامن رحمت سے اس کے آنسو پونچھے اور اپنے ساتھ کسریٰ کے دربار میں لے گیا اور حبشیوں کے ظلم کی شکایت کی اور سیف بن ذی یزن کی ذلت و رسوائی کا حال عرض کر کے مدد کی درخواست کی۔ کسریٰ نے کہا کہ یمن ہمارے ملک ہے بہت دور دراز راستے پر ہے اس کے علاوہ عرب کی سرزمین میں بکریوں اور اونٹوں کے سوا اور کیا ہے؟ ہمیں اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا ہمیں یمن کی تسخیر کی ضرورت نہیں۔ کسریٰ نے یہ کہہ کر سیف بن ذی یزن کو ایک ضعت اور اشرافیوں کا توڑا دیا۔

کسریٰ کا انکار اور سیف کی غیرت:..... سیف بن ذی یزن نے دربار سے نکل کر اشرافیوں کے توڑے کو پھینک دیا لوگوں نے اسے لوٹ لیا کسریٰ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو دوسرے روز سیف بن ذی یزن کو بلا کر اعتراض اس کا سبب دریافت کیا اس نے کمال اذہب سے جواب دیا کہ مجھے ان اشرافیوں کی ضرورت نہیں ہے جو میرے ملک میں سونے چاندی کے پہاڑ ہیں میں اس غرض سے نہیں تھا بلکہ میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے آپ حبشیوں کے ظلم سے بچالیں گے ”کسریٰ نے یہ سن کر تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اس کے بعد اعیان دولت سے مشورہ کیا سب نے باتفاق یہ مشورہ دیا کہ جو قیدی نید خانہ میں واجب القتل ہیں وہ اس مہم پر روانہ کئے جائیں اگر وہ مارے گئے تو شاہی حکم یہی تھا اور اگر وہ کامیاب ہو گئے تو بے محنت و مشقت ایک ملک ممالک محروسہ میں شامل ہو جائے گا“ کسریٰ نے اس رائے کو پسند کیا اور وہرزدیلی کو (جو ایک شریف النفس امیر کبیر تھا) آٹھ سو قیدیوں اور چار سو سپاہیوں کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا۔

کسریٰ کی فوج کشی کی دوسری روایت:..... مسعودی اور ہشام بن محمد اور سہلی کا یہ خیال ہے کہ ”سیف بن ذی یزن“ نے کسریٰ سے مدد کی درخواست کی تھی اور کسریٰ نے وعدہ کیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرتا قیصر روم سے لڑائی میں مصروف ہو گیا یہاں تک کہ ”سیف بن ذی یزن“ امداد کی انتظار میں آنکھیں لگائے اس جہان سے رائی ملک عدم ہو گیا جب معدی کرب نے ہاتھ پاؤں نکالے اور جوان ہوا تو اس کی ماں ”ریحانہ“ نے ایک دن اسے تمام حالات بتا دیئے معدی کرب اسی وقت ماں سے رخصت ہو کر فارس روانہ ہو گیا اس مدد کی درخواست کا خواستگار ہوا جس کا وعدہ اس کے باپ سے کیا گیا تھا چنانچہ کسریٰ نے اسے اشرافیاں دیں اس نے باہر نکل کر پھینک دیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔

وہرزدیلی اور مسروق بن ابرہہ کی جنگ:..... الغرض وہرزدیلی ”سیف بن ذی یزن“ کے ساتھ جنگی جہازوں کا بیڑا ساتھ لئے ہوئے

ساحل پہنچ گیا اور مسروق کی بربادی کے دن قریب آگئے تھے وہ آنے والے دن سے بے خبر قوت و ملک کے نشے میں پڑا ہوا تھا۔ سیف نے پڑھ چھ تمہاری کیا رائے ہے؟ سیف نے جواب دیا کہ یہ تلوار ہے اور میں ہوں اس کا قبضہ میرے ہاتھ سے نہ چھوئے گا نہ میں تمہارا ہاتھ دوں۔ و ہرز دیلمی نے کہا ”الصحت“ اس کے بعد ایرانی فوجیں دوسرے دن خشکی پر اتریں اور مرتب ہو کر آگے بڑھیں مسروق بن ہرہہ ایک ماہ حبشیوں کے قریب کر مقابلہ پر آیا اور لڑائی شروع ہو گئی مسروق نے بہت کوشش کی کہ لشکر مخالف کو منتشر کر کے ساحل تک راستہ صاف کر لے لیکن فارس کے تیراندازوں کے تیرے کوئی چیز نہ بچ سکی اس کا لشکر جب ایک قدم بھی آگے بڑھنے کوشش کرتا تو ایرانی تیراندازوں کے حملوں سے دس قدم پیچھے ہٹ جاتا تھا۔

مسروق اور حبشیوں کا خاتمہ:۔ جنگ کے دوران و ہرز نے سیف سے مسروق کے بارے میں پوچھا سیف نے اتر رہے مسروق اسی وقت ہاتھی پر سوار تھا اس کے بعد مسروق ہاتھی سے اتر کر ایک نجر پر سوار ہو گیا و ہرز دیلمی اس کی اس لغو حرکت سے بہت ہنسنا اور فال لیتے ہوئے کہنے لگا کہ بخت احمرازل وذل ملکہ (مسروق گدھے کی پچی) ۱ پر سوار ہو کر خود بھی ذلیل ہوا اور اس کا ملک بھی ذلیل ہو گیا۔ پھر و ہرز دیلمی نے ترش سے تیر نکال کر کن سے جوڑ کر ایسا نشانہ مارا کہ مسروق کا کود توڑ کر دماغ سے ہوتا ہوا نکل گیا مسروق زخم کھا کر زمین پر گر کر لشکر حبشہ بھاگ گیا۔ چاروں طرف سے کشت و خون کا بازار گرم ہو گیا حبشیوں کو بھاگتے ہوئے جگہ نہیں مل رہی تھی دس دس پندرہ حبشیوں کو ایک یمنی فارسی سپاہی گرفتار کر رہا تھا اور بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر ڈالتا تھا۔ ایک ہفتہ کے اندر یمن کی سرزمین حبشیوں سے ایسی پاک صاف ہو گئی گویا ان کا وہاں وجود بھی نہ تھا۔

و ہرز دیلمی ۲ نے کسریٰ کو اس کامیابی کی اطلاع دی اور حکم کے مطابق سیف کریمین کے تحت حکومت پر بٹھایا اور اپنا ایک نائب یمن میں چھوڑ کر کسریٰ کے پاس واپس چلا گیا۔

سیف بن ذی یزن کا برین کا خراج تحسین:۔۔۔۔۔ سیف بن ذی یزن اس خداداد کامیابی کے بعد یمن پر مستقل حکومت کرنے لگا اور مقررہ ساری خراج کسریٰ کو بھیجتا رہا عرب کے نامی گرامی شعراء نے اسے مبارک ہادی قصیدے لکھے۔ امراء و عظماء قریش اس سے منے آئے۔ اور اس نے اپنی امداد پر اسے مبارکباد دی اس میں قریش کے مشہور سردار عبدالمطلب (جد رسول ﷺ) بھی تھے سیف بن ذی یزن نے ان کی سب سے زیادہ تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھایا اور انتہائی عزت و انہیں رخصت کیا۔

باذان گورنر یمن:۔۔۔۔۔ طبری لکھتا ہے کہ و ہرز کے مرنے کے بعد کسریٰ نے یمن پر اس کے بیٹے مرزبان کو گورنر بنایا پھر جب مرزبان مر گیا تو اس کے پوتے خسرو بن تیجان بن مرزبان کو مقرر کیا کچھ عرصے بعد کسی وجہ سے شاہی عتاب نازل ہوا اور اسے گرفتار کر کے دربار شاہی میں بھیج دیا گیا اور اس کی جگہ باذان یمن کی گورنر پر مقرر ہوا اور یہی نبی کریم ﷺ کی بعثت تک یمن کا گورنر رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ مبعوث ہو گئے اور باذان مسلمان ہو گیا اور یمن میں اسلام پھیلنے لگا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

چونکہ ہم عرب کے طبقہ اولیٰ و ثانیہ کے حالات و واقعات لکھنے سے فراغت حاصل کر چکے ہیں لہذا ہم شرط کتاب کے مطابق ان معاصرین کے حالات تحریر کریں گے جن کا تعلق عجم کے بادشاہوں سے ہے تاکہ ساری دنیا کے حالات تحریر میں آجائیں اور اہل عرب ہر طرح سے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں وہ لوگ عرب کے طبقہ اولیٰ اور ثانیہ کے ہم عصر تھے وہ وسط سریانی، اہل بابل پھر جرمن، اہل موصل پھر بنو امیہ، فارس اور یونان اور روم تھے، ہم ان میں ہر ایک کا تذکرہ مختصر طور پر پیش کریں گے۔

بابل، موصل و نیوی کے حکمران

کنعان بن کوش بن حام:۔۔۔۔۔ اس سے پہلے یہ بات بیان کر دی گئی تھی کہ حضرت لوح علیہ السلام کے بعد کنعان بن کوش بن حام تخت حکمرانی پر رونق افروز ہوا اس کے بعد اس کا بیٹا نمرود بادشاہ بنا اور یہ صابیہ مذہب کا مقلد بن گیا تھا اور سام کی اولاد خالص موحد تھی اور اس توحید کے پابند تھے جو ان سے

۱ عرب والے ”بنت الحمار“ استعارہ کے طور پر پھر کو کہتے ہیں۔ ۲ اصل نام ”وہرز“ ہے دیکھئے سیرت ابن حشام (صفحہ نمبر ۶۲)

پہلے کلدانیوں میں رائج تھی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ کلدانیوں کے معنی ”موحدین“ کے ہیں۔ نوریت میں نمرود کو کوش بن حام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ارنکٹان بن کوش کا کوئی تذکرہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

واقعہ بابلہ: ابن سعید کہتا ہے کہ عابر بن شالح بن ارفخشذ حملہ کر کے آس پاس کے علاقوں پر قابض ہو گیا اور کوش جزیرہ و موصوں کی طرف چلا گیا اور وہیں اس نے ایک شہر ”مجل“ نام سے آباد کیا اور مرتے دم تک یہیں مقیم رہا اس کے بعد اس کا بیٹا فالخ اس کا وارث و قائم مقام بنا اور نمرود اس کی قوم پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں بابلہ آیا۔ ”بابلہ“ ایک مشہور واقعہ ہے اس کا ذکر توریت میں بھی آیا ہے لیکن ہم اس کے معنی نہیں سمجھ سکتے اور یہ کہنا کہ تمام بنی آدم کی زبان ایک تھی وہ سب کے سب زامو کو سوائے اور صبح کو اٹھے تو ان کی زبانیں مختلف ہو گئیں یہ بالکل خدشہ قیاس مرعوبانہ بعد بات ہے مگر یہ کہ اسے ہم معجزات انبیاء میں سے شمار کریں تو اس وقت یہ معجزہ میں داخل ہو جائے گا حالانکہ اس کی روایت کسی نے نہیں کی ہے یہ ہوسنتا ہے کہ اس معجزے اور زبانوں کے مختلف بن جانے کو تقدیر الہی کا ایک نمونہ اور اس کی کبریائی کا کرشمہ تصور کر لیں اور اس کے ساتھ وہ بابلہ کے اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے۔

موصل بن جرموق کا بابل، پر قبضہ: ابن سعید کا بیان ہے کہ سوریان بن نبیط نے فالخ کو بابل کی حکومت پر مقرر کیا تھا لیکن اس نے عہد توڑ دیا اور اس سے بڑا اور جب فالخ مر گیا اور اس کا بیٹا ”ملکان“ حکمران بنا تو ”سوریان“ نے جزیرہ لے لیا اور بنی عابر (ملکان) کو جزیرہ سے نکال کر جزیرہ کی حکومت اپنے بھائی موصل بن جرموق کو دے دی۔ ملکان اپنے اہل و عیال سمیت پہاڑ پر چلا گیا اور وہیں اس نے سکونت اختیار کر لی۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اسی کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد موصل اپنے ماموں ”سوریان بن نبیط“ سے باغی ہو کر بابل کا مستقل حاکم بن گیا اسی کے زمانے سے ایک حکومت ”جرملقہ“ کے نام سے قائم ہو گئی اور بادشاہان جرملقہ بادشاہان نبیط سے علیحدہ ہو گئے۔

سنجار اور نینوی کی تعمیر: موصل کے بعد اس کا بیٹا راتق تخت حکومت پر بیٹھا یہ ”بنی نبیط“ سے اکثر لڑتا رہا۔ اس کے بعد ”ثور بن رتق“ نے حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اس کے بعد ”نینوی بن اثور“ بادشاہ بنا اس نے ”موصل“ کے مقابلہ میں اپنے نام کا ایک شہر آباد کیا پھر اس کی اولاد میں سے ”سنجاریف بن اثور بن نینوی بن اثور“ حکمران بنا۔ اس نے شہر ”سنجار“ آباد کیا اور بنی اسرائیل سے جنگ کی اسے یہود نے بیت المقدس میں پھانسی پر چڑھا دیا تھا۔

زان بن ساطرون: یہی روایت کرتا ہے کہ ”سنجاریف“ کے قتل کے بعد اس کا بھائی ”ساطرون“ جزیرہ کا بادشاہ بنا اس نے ”سنجار“ کے میدان میں ”نہر تار“ کے کنارے ایک شہر حفر آباد کیا اس کے بعد زان بن ساطرون تخت حکومت پر بیٹھا صابیہ مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ بیان یہ جاتا ہے حضرت یونس علیہ السلام بن معنی اسی کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

زان بن ساطرون کا قتل: حضرت یونس علیہ السلام بن معنی جرملقہ میں سے بنیامین بن اسرائیل کی اولاد میں سے ہیں۔ ”زان بن ساطرون“ آپ پر ایمان لایا۔ پھر اس کے بعد جب ”بخت نصر“ نے بابل پر حملہ کیا تو اسے پھر دین ”صابیہ“ کی دعوت دی اور جزیرہ اور بابل کی حکومت پر سے برقرار رکھنے کا وعدہ کیا ”زان“ نے بخت نصر کی دعوت قبول کر لی اور جزیرہ پر قابض رہا۔ پھر جب ارتاق فارس کے سپہ سالار نے جزیرہ پر چڑھائی کی اور اس نے کامیابی کے بعد ”دین مجوسی“ قبول کر لینے کی شرط پر جزیرہ ”بابل“ پر قابض رہنے کا وعدہ کر لیا اور ہمیں ”شہ فارس“ کو لکھ بھیجا۔ ”بہمن“ نے ارتاق کو لکھا کہ یہ شخص ناقابل اعتبار ہے اور یہ دینوں کے ساتھ مذاق کرتا ہے اسی وجہ سے اسے زندہ رکھنا قرین مصلحت نہیں ہے۔ چنانچہ ارتاق نے بہمن کا یہ حکم پاتے ہی ”زان“ کو قتل کر دیا تیرہ سو سال کے بعد جزیرہ ”جرملقہ“ کے ہاتھوں سے چھین گیا اور فارس کے بادشاہ اس پر قابض ہو گئے۔

سنجاریف: اسرائیلیں کا خیال یہ ہے کہ ”سنجاریف“ نینوی کے حکمرانوں میں سے ہے اور وہ سب موصل بن اثور بن سام بن نوح میں سے ہیں اس سے پہلے ”موصل“ میں انہی میں سے ”قول“، ”تلفات“، بلناس وغیرہ بادشاہات کر چکے تھے۔ انہی لوگوں نے ”اسباط عشرہ“ کے مشہور شہر ”شورون“ (جس کو ”سامرہ“ کہتے ہیں) لے لیا تھا اور اسباط کو ”شوروم“ (سامرہ) سے نکال کر اصفہان کے اطراف کی طرف جلا وطن کر دیا۔ راتق کو

(کہ) ”شورون“ میں آیا، اللہ جل شانہ نے وہاں اسے زیادہ دیر تک پیدا کر دینے کے جس طرف اشارہ کی جاتی تھی اس پر پانچ سو تیس سو سال اٹھائی دیتے تھے چنانچہ لوگوں نے ”سنجاریف“ سے اس کی شکایت کی اور اس سے پوچھا ”شورون“ کس شہر کے لئے ہے؟ تاکہ ساری طرح سے اس ”ستارہ“ کی روحانیت اتاری جائے۔

سنجاریف کی بیت المقدس پر چڑھائی: سنجاریف نے اس کے بھائی دو یہودی کا بنوں بستی دیا انہوں نے اہل شورون وادیں یہودیت کی تعلیم دی اور ”سنجاریف“ نے ”شورون“ پر قابض ہونے کے بعد ”بیت المقدس“ پر چڑھائی کر دی اور لشکر بڑا ہونے پر مغرب ہو کر بنی اسرائیل سے جا کہ تمہارا رب کہاں ہے جو تم کو میرے ہاتھ سے نجات دے؟

سنجاریف کا خاتمہ: بنی اسرائیل کا بادشاہ یہوین کر اپنے زمانے کے نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دعا کی اور فرمایا کہ میں نے تم کو دعا سے ”سنجاریف“ کے لشکر پر ایسا وباں آیا اور وہ اس کی آگنی آفت میں رقیق ہو گیا۔ صبح کو اس کے ایک اکھ پچی کی بڑی سپی مر رہی تھی۔ پھر ”سنجاریف“ غینوی واپس آ گیا اور اپنے بیٹوں کے ہاتھوں مارا گیا اس وقت کہ وہ اپنے معبود ستاروں کو جدہ کر رہا تھا۔ ”سنجاریف“ کے لڑکے بعد ازاں حدون ۱ ابن سنجاریف غینوی کا بادشاہ بنا اس کے بعد بخت نصر ان پر غالب آ گیا جیسا کہ ہم آئندہ اس کے حالات میں بیان کریں گے۔

بادشاہان بابل کی نسل: بابل کے حکمران نسلانبط میں اور وہ ”بط اشوف بن سام“ کی اولاد سے ہیں۔ سعودی بن وابط بن ماش بن ارمی طرف منسوب کرتا ہے۔ یہ بابل میں رہتے تھے ان میں سے پہلے شوریان بن بط نے بادشاہت کی۔ سعودی جتا سے کہ اسے ”فنج“ نے بابل کی حکومت پر مقرر کیا تھا فنج کے انتقال کے بعد اس نے بدعت صابیہ طہر کی اور اسی مذہب کا پابند بن گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا تحت خدمت پر بیٹھا، اس نے مذہب کو خوب پھیلا یا اس کے بعد اس کا بیٹا کوش بادشاہ بنا جو حضرت ابراہیمؑ کا نواسہ ہے اور جس نے آثار (سیدنا ابراہیمؑ کے والد) و باکریت ابنہم (تختانہ) کا دروازہ مقرر کیا تھا کیونکہ انہوں نے فنج اپنے باپ کے انتقال کے بعد کوئی چاہا یا اور ”نماریف“ کے ہاتھ مذہب صابیہ اختیار کر لیا۔ یہی مذہب اس کے خاندان میں نسل بعد نسل نا حور تک سلسلہ چلا آیا۔ جرہ بن کوش نے باجوہ بیت کے کا دروازہ مقرر کیا اور ابراہیمؑ کا بیٹا ہوئے ان کے صحیح حالات ہم اوپر لکھ کر آچکے ہیں۔

بخت نصر کا بیت المقدس پر حملہ: الغرض بابل میں نازوہ (نرودوس) کی حکومت کا سلسلہ برابر جاری رہا اور بخت نصر انہی میں سے تھا جیسا کہ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ جرملقہ (اہل غینوی) نے بابل پر فوج کشی کی چنانچہ ”سنجاریف“ اس پر قابض ہو گیا اس نے اپنے مرنے سے بخت نصر و اس کا وزیر مرزیاہم کچھ عرصے بعد بیت المقدس کے رہنے والوں نے مجبوراً یہاں بخت نصر کے بنی اسرائیل سے بیت مقدس میں جنگ کی اور پھر محاصرے، گرفتاری اور قتل عام کے بعد بنی اسرائیل کے بادشاہ کو قتل کر دیا اور ان کی مسجد و مزار ان مریا۔

ایرانیوں کا بابل پر تسلط: پھر جب بخت نصر مریا تو اس کا بیٹا نشیت نصر بادشاہ بنا اس کے بعد مغیر حامین بن سکی وارتاق مریا بن سکی کی لڑائی ہوئی وارتاق نے اسے مار ڈالا اور بابل اور اس کے آس پاس کا حاکم بن گیا اس کے بعد نبیلا اور جرملقہ دوست فارس کی رعیت میں شام کے خانے گئے اور نرودوس کی بابل سے حکومت ختم ہو گئی ابن سعید نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اس کو دابہ دولت فارس نے مورخ سے نقل کیا ہے۔

سریانیین کون ہیں؟: علامہ ابن سعید نے سریانیین اور نبیط و ایک ہی حکومت قرار دیا ہے، تین ”سعودی“ کا یہ خیال ہے کہ یہ وہ قومیں تھیں سریانیین کے بارے میں وہ کہتا ہے کہ طوفان کے بعد دنیا میں سب سے پہلے سریانیین نے بادشاہت کی۔ ایک صدی یا اس سے کچھ زیادہ زمانہ میں ان کے بادشاہوں کے نام ”حی ناموں میں تحریر کئے ہیں جنہیں ہم قبل اعتماد اور کچھ نہ ہونے کے باعث تحریر نہیں کرنا چاہتے ہاں شوشان کے بارے میں وہ تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے اپنے سر پر تاج رکھا تھا اور یہی شخص تاج کا موجد تھا اور چوتھے بادشاہ نے قلعے بنوائے، شہر آباد کیا، اس کے زمانے میں ہند کا بادشاہ ”ریبل تھا“ اور اس نے مغرب کے اکثر حکمرانوں کی سلطنت چھیل لیں اور ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ انھوں نے ان کے تاج تیار کیے اور

اپنی بات کے آخر میں ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ موصل اور بابل کے حاکم تھے بادشاہان یمن ان سے اکثر مغلوب اور کبھی غالب رہتے تھے نویں کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ وہ غیر مستقل مزاج تھا اس کی طبیعت میں تکنوں حد سے زیادہ پایا جاتا تھا اس کے بھائی نے سلطنت تقسیم کر لی تھی۔ غرض اس طرح وہ تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے جس نے خمر (شراب) پینچی وہ فلاں شخص تھا جس نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا وہ فلاں تھا جو سب سے پہلی بادشاہ بنا۔ وہ فلاح تھو غیر دلالت حالانکہ ہمارے نزدیک یہ سب خلاف قیاس باتیں ہیں اور حقیقت سے منزلوں دور ہیں اصل بات یہ ہے کہ چونکہ سریانیوں نے خفقت میں سب سے مقدم ہیں اسی لئے تمام پرانی چیزیں مثلاً لگت، جادو و خط وغیرہ ان کی جانب منسوب کر دیئے جاتے ہیں، واللہ اعلم۔

مبیط کا تعارف:..... مبیط کے بارے میں مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ ”بابل“ سے تھا وہ لکھتا ہے کہ ان کا پہلا بادشاہ ”نمرود جنبار“ تھا یہ ماش بن ارم بن سرم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس نے ”بابل“ میں محل بنوایا تھا اور کوفہ کی نہر کھدوائی اور ایک دوسری جگہ پر اسی نمرود کو ”کوش بن حام“ کی طرف منسوب کیا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ دونوں نمرود ایک تھے یا کہ دو۔ پھر نمرود کے بعد چودہ سو سال کے اندر چھیا یلیس بادشاہوں کے نام بھی ناموں میں تحریر کرتا ہے جن کو ہم صحیح نہ ہونے کی وجہ سے نقل نہیں کرنا چاہتے لیکن ”المونی“ میں نو صدی کے اندر بیس بادشاہوں کے نام تحریر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ نویں صدی میں بابل کے حکمران اہل فارس سے لڑے پھر چودھویں صدی میں بیان کرتا ہے کہ اس صدی میں ”سنجاریف“ بادشاہ تھا یہی بنی اسرائیل سے لڑا تھا اور نہیں بیت المقدس میں گھیر رکھا تھا اور اسی نے ان سے جزیہ لیا تھا اور اس کا سب سے آخری بادشاہ ”دارنیوش“ تھا جو دارا کے لقب سے مشہور تھا جسے سکندر نے قتل کیا جبکہ اس نے بابل پر قبضہ کر لیا تھا اس نے اپنے اس سلسلہ کلام اور بابل کے حکمرانوں کے بیان میں خلیل ملطیہ کے نمرود کا کچھ ذکر نہیں کیا حالانکہ نمرودوں کی سکونت بابل بیان کی ہے۔ واللہ اعلم۔

نمرود کے متعلق طبری کا بیان:..... طبری کہتا ہے کہ ”نمرود بن کوش بن کنعان بن حام“ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں تھا پہلے یہ لوگ ”عادارم“ سے مشہور تھے جب وہ قبیلہ ہلاک ہو گیا تو ”شمودارم“ کہے جانے لگے جب یہ بھی ہلاک ہو گئے تو ”نمرودارم“ کے نام سے مشہور ہو گئے اور جب یہ بھی ہلاک ہو گئے تو تمام اولاد دارم کو ”ارمان“ کہنے لگے یہ سب کے سب مبیط ہیں اور یہ تو حید پرست تھے اور بابل میں رہتے تھے یہاں تک کہ ”نمرود“ بادشاہ بنا اور اس نے بت پرستی سکھائی (طبری کی بات ختم ہوئی)۔

شہر بابل ①:..... ہرودشیوش مورخ روم کہتا ہے کہ جس شخص نے اہل بابل کو بت پرستی کی طرف مائل کیا وہ ”نمرود الجسیم“ تھا اور بابل چوکور شکل میں آباد کیا گیا تھا اس کی شہر پناہ اسی میل کی تھی اس کی دیواریں دوسو گز بلند تھیں اور پچاس گز چوڑی تھیں اور اینٹ اور چونے سے بنائی گئی تھیں شہر پناہ کے سو دروازے تھے جن میں تانبے کے دروازے لگے ہوئے تھے اس کے اوپر محافظوں کے رہنے کے لئے مقامات بنے ہوئے تھے جنگی سپاہیوں کا فیصلوں اور دیواروں لگے ہوئے تھے اس کے اوپر محافظوں کے رہنے کے لئے مقامات بنے ہوئے تھے جنگی سپاہیوں کا فیصلوں اور دیواروں پر پہرہ رہتا تھا شہر پناہ کے باہر خندق تھی اور خندق کے باہر ایک گہری نہر تھی اس شہر پناہ کو ملک بیرش (کسریٰ اول) بادشاہ فارس نے اس وقت مسمار کیا جب اس نے بابل پر قبضہ کیا (ہرودشیوش کی بات ختم ہوئی)۔ ان لوگوں کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ② نمرود بابل کے ہر بادشاہ کا لقبی نام تھا اسی لئے اسباب مختلفہ میں کبھی سام کی طرف اور کبھی حام کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔

نمرود کے متعلق دوسری روایت:..... بعض مورخین یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا نمرود نمرود بن کنعان بن سنجاریف بن نمرود والا کبر تھا اور ”بخت نصر“ اس کی نسل سے ہے اور یہ ابن ابرزادہ بن سنجاریف بن نمرود ہے اور ”بادشاہان کیانی“ (رس وائے) نے بابل پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا تھا، لیکن پھر اسے بحال رکھا اور کچھ خراج مقرر کر لیا تھا اور بنی ساسان میں کسریٰ نے شہر بابل ویران کیا تھا اور اسرائیلیں اپنے انبیاء حضرت

① ”بابل“ سے مراد ”باب الملو“ معنی خدا کا دروازہ یا دربان ہے موجودہ بغداد کے جنوب میں فرات کے بائیں جانب واقع تھا اور اب انیسویں صدی میں بابل کا کوئی سیاسی کردار یا کوئی ملکہ قائمی وزن نہیں ہے کی زما نے میں سیاسی سرگرمیاں اور تجارتی روابط کا مرکز تھا۔ تفصیل کے لئے ”تاریخ قدیم“ از ڈاکٹر نعیم فرح نور محمد البیدان کا مطالعہ کریں۔

② جس طرح مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہتے تھے۔

۱۰۔ انیس سال اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب سے نقل کرتے ہیں کہ ”بخت نصر“ کا سد بن حاور کی نسل سے ہیں اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھتیجا ہے۔ بنو
۱۱۔ سد بادشاہت بابل میں شمار کئے جاتے ہیں اور انہیں کیدانین بھی کہتے ہیں انہیں میں سے ”بخت نصر“ بھی تھا جو اکثر معمورات پر قہقہہ ہا گیا تھا اور
بنی اسرائیل کو مغلوب کر کے ان کی حکومت چھین لی تھی اور بیت المقدس کو ویران کر دیا تھا اس کی حکومت مصر سے آگے بڑھ گئی تھی۔ پینتالیس سال تک
یہ حکومت رہا اس کے بعد اس کا بیٹا اوبل مردود بن بخت نصر تیس سال تک حکومت کی کرسی پر بیٹھا رہا۔ اس کے بعد مہنصر بن اوبل مردو تین سال
تک حکمران رہا اسی کے آخری زمانہ میں دارا (شاہ فارس) اور اس کے داماد ”کورش“ نے بابل پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا بعض اسرائیلیوں کا یہ
ذہن ہے کہ ”بخت نصر“ بادشاہان بابل ”کسدیم“ کی اولاد میں سے ہیں اور ”کسدیم“ سیلام بن سام (اشود کے بھائی) کی نسل سے ہیں اور ”اشود“
نے بادشاہت موصول میں موصول اور بابل کے بادشاہوں کا بیان ختم ہوا۔ اور ان کے واقعات اور اسباب کے بارے میں یہ آخری بحث تھی۔

بابل اور موصول کے حکمرانوں کا مذہب: ... ملوک بابل و موصول ستاروں کی پرستش کرتے تھے اور اس کی روحانیت طلسم اور جادو کے ذریعے
تاریخ تھے وراثی طریقہ کا نام صابیہ ہے طلسمات اور جادو میں ان کو بڑا دخل تھا ستاروں کی حرکات اور آثار کے خوب بہرہ رسانی اس دعویٰ پر اہمیت
و ما انزل علی الملکین (البقرہ: ۱۰۲) (لام کے زیر کے ساتھ) گواہی پیش کی جاتی ہے کہ ہاروت و ماروت سر یاسین کے بادشاہ تھے اور یہی
پہلے بادشاہان بابل ہیں اور مشہور قراءت کے اعتبار سے (ہاروت و ماروت) فرشتے تھے اس صورت میں اس فتنہ کی بابل کے ساتھ تخصیص یہ ظاہر کرنی
ہے کہ بابل والے سحر و طلسمات میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ مہارت رکھتے تھے اور ان کے دلائل کے علاوہ جو ان کی نجومیت اور سحریت پر
پیش کئے جاسکتے ہیں یہ ہیں کہ ہم نے یہ علوم (نجوم و سحر) اہل مصر سے حاصل کئے ہیں اور اہل مصر ان کے ہمسائے تھے بادشاہان مصر کو بھی اس فن کی
صرف خاص توجہ تھی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے جادوگر جمع کئے گئے تھے۔ صعید مصر برابی الحسیم ۵ میں اب تک جادو کے آثار اس دہائی
کی وراثی دے رہے ہیں۔ واللہ اعلم۔

قبیلہ کے حکمران

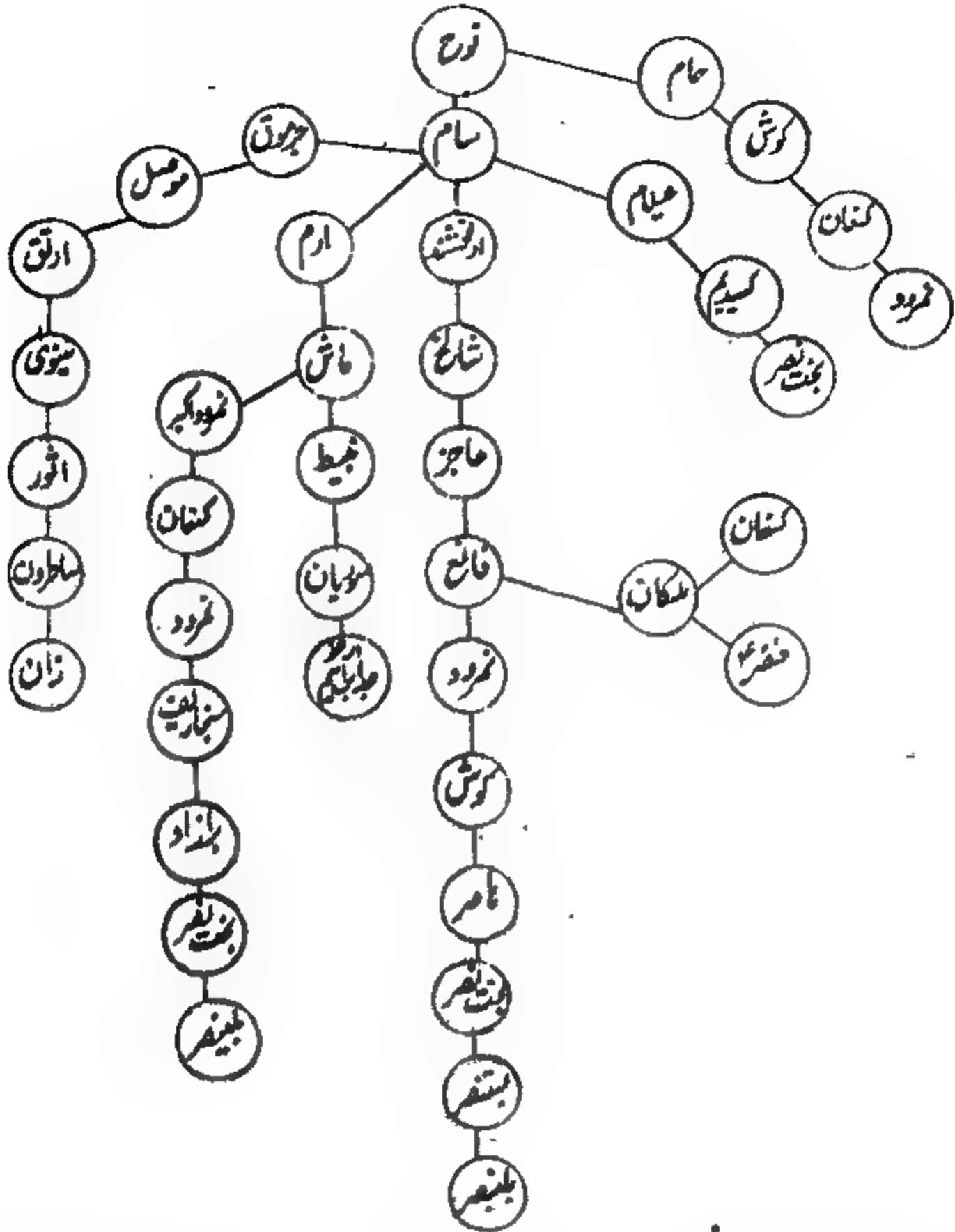
قبیلہ گروہ: ... اس گروہ کی پیدائش بھی بہت پرانی ہے اور اس کی حکومت کا زمانہ کافی لمبا گزرا ہے انہوں نے اپنی رہائش کے لئے مصر اور اس کے
رود و علاقے کو پسند کیا تھا یہ ابتدائے عالم تھے وہیں رہے اور اسی مقام پر ان کی دولت و حکومت رہی یہاں تک کہ اسلام کی روشنی نے ان کی چمک دمک
کو مٹا کر ان کی دولت و حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

قبیلوں کے سیاسی حالات: ... کبھی یہ اپنے ہم عصر (عالمقہ فرس اور روم) سے جب کہ یہ مردود بن جاتے تھے تو مغلوب بھی ہو جاتے تھے اور کبھی
یہاں پر غالب جاتے تھے ذرا اپنے ممالک سے انہیں نکال دیتے تھے یہاں تک کہ مملکت اسلام نے ان کے ہاتھوں سے دولت و حکومت چھین لی۔ پرانی
کتاہوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل مصر اپنے ہر بادشاہ کو ”فرعون“ کہتے تھے کچھ زمانے کے بعد زبان تبدیل ہو جانے کی وجہ سے یہ نام بے معنی رہ گیا۔

قبیلوں کی نسل: مشہور قول تو یہ ہے کہ یہ لوگ حام بن نوح کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں مگر مسعودی انہیں ”بنصر بن حام“ کی نسل میں سے
بتاتا ہے۔ کنہ توریث میں بنصر بن حام کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ البتہ ”مصرایم“، کوش، کنعان، اور قوط کا تذکرہ آیا ہے۔ مادہ سہلی کہتے ہیں کہ قبیلہ کنعان
بن حام سے ہیں کیونکہ قبیلہ مصر کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور مصر ”نبیط“ یا ”قبط بن نبط“ کا بیٹا تھا اور ”نبیط کوش بن کنعان بن
حام“ بن کنعان سے ہیں۔ ہر و شیبوش بیان کرتا ہے کہ قبیلہ قبط بن لائق بن مصر کی اولاد میں سے شمار کئے جاتے ہیں اور اسرائیلیوں کا یہ خیال ہے کہ یہ
قوط بن حام کی اولاد میں سے ہیں اور بعض مؤرخین کے نزدیک یہ کنفوریہ بن قبطائین کی نسل سے ہیں اور قبطائین کے معنی ”قبط“ کے ہیں۔

۱۔ ہاروت و ماروت کے واقعہ میں اختلاف ہے بعض نے ان کو فرشتہ لکھا ہے اور بعض نے ان کو باطل کا بادشاہ کہتے ہیں۔ ۲۔ ”برابی الحسیم“ برابی ہر مصر میں ان کے قبیلے
رہتے تھے۔ ۳۔ یہاں مذکور اس نے حافظ الخوزی نے جو انہیں ”صعید مصر کا شیر“ کہا ہے جہاں آج بھی یہ اسم توجہ کا مرکز ہیں (مجموعہ ابدن)۔

بائبل، موصل اور نینوی کے بادشاہوں کا شجرہ نسب



مصر بن بنصر کا تعارف: مسعودی کی تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ”بنصر بن حام“ کو نمرود بن کنعان کے ”دور حکومت میں مصر کی حکومت و سرکاری کے لئے منتخب کیا گیا تھا چنانچہ اس نے وہیں سکونت اختیار کی انتقال کے وقت مصر کی حکومت کی اپنے بیٹے مصر کے حق میں وصیت کر دی اس نے اپنے دائرہ حکومت کو اسوان، یمن، عریش، اہلیہ، فرسیہ تک بڑھالیا پھر اسی کی طرف یہ سرزمین منسوب کی گئی اور مصر کے نام سے مشہور ہو گئی اس کے چاروں جانب یعنی جنوب میں نوبہ، مشرق میں شام، اور شمال میں بحر زقاق اور مغرب میں برقہ اور نیل ہیں منصر نے بڑی لمبی عمر پائی تھی۔

ابوالاقباط بن مصر: اس کی زندگی میں ہی اس کے بیٹے جوان ہو گئے تھے اس نے ملک و حکومت کی وصیت اپنے بڑے بیٹے قبط کے حق میں کی

قبط بن مصر بھی طویل العمر ہوا یہی ”ابوالقباط“ (قبطیوں کا باب) ہے اس کے بعد ”اشمون بن مصر“ اس کے بعد ”صائم“ پھر اس کے بعد ”تریب“ یکے بعد دیگرے بادشاہ بنے ”تریب“ کے بعد دوسرے لوگوں کے نام بھی ناموں میں تحریر کئے ہیں جنہیں ہم عجیت کی وجہ سے تحریر میں نہیں آ سکتے۔ ”تریب“ کے بعد چھ کا ذکر تحریر کرتا ہے۔ چنانچہ مصر بن حام کی اولاد بہت زیادہ ہوئی اور اس کی نسلیں متعدد شاخوں میں پھیل گئیں اور جب ان پر عورتیں حکومت کرنے لگیں تو عمالہ میں سے شام کے بادشاہ ولید بن دوم نے ان پر حملہ کیا اور ان کی خود مختاری چھین کر انہیں اپنا ”جزیہ گزار“ اور مطیع بنالیا۔

شداد بن مدا کی مصر پر فوج کشی:..... علامہ ابن سعید اہل شرق کی کتابوں میں سے نقل کرتے ہیں کہ مصر کے بعد اس کا بیٹا قبط بادشاہ بنا اس کے زمانہ حکومت میں شداد بن مدا بن شداد بن حاد نے ملک مصر پر فوج کشی کی اور نتیجی مصر پر قبضہ کر لیا جب قبط لڑائی کے دوران مارا گیا تو اس کا بھائی ”تریب“ تخت حکومت پر بیٹھا اس نے قوم کی گئی ہوئی حکومت کو پھر جمع کیا بربر سوڈان کی مدد سے عرب کو مصر سے نکال کر شام کی طرف واپس کر دیا، ”تریب“ نے بہت اچھی حکومت کی اس نے اپنے زمانہ حکومت میں دو شہر آباد کئے ایک تو اپنے نام کا اور دوسرا شہر ”عین شمس“ اس کے بعد بود شیر بن قبط مصر کا بادشاہ بنا اس کی تحریک سے ہر مصری جبل القمہ کی طرف گیا اور اس نے ”احات“ وغیرہ آباد کئے اس کے بعد ”عدیم بن بود شیر“ اس کے بعد ”سدات بن عدیم“ پھر اس کا بیٹا ہندوش بن شدات (اس نے شہر ”عین شمس“ کو از سر نو آباد کیا اسے سحر طاسمات میں بہت غلو تھا) پھر مقرر دشن مقناوس عبد البقر مرقیس کے بعد دیگرے مذکورہ ترتیب سے بادشاہ بنے مرقیس اس سلسلہ کا آخری بادشاہ تھا۔

اشمون بن قبط:..... اس کے زمانے میں اشمون بن قبط (اس کے چچا) نے حملہ کر کے مصر کی حکومت اپنے قبضے میں لے لی اور ایک شہر ”اشمون“ نامی آباد کیا اس کے بعد ”ابن اشمون“ پھر ”صابن قبط“ (یہ اشاد کا چچا تھا اس نے بھی ایک شہر اپنے نام کا آباد کیا) تدارس (یہ بہت بڑا حکیم تھا اس نے بیگل زبرہ بنیا جسے بخت نصر نے مسمار کیا) پھر ”مالیق بن تدارس“ تخت حکومت پر بیٹھا مالیق اس خاندان میں ایک ایسا بادشاہ تھا جو صابیہ دین چھوڑ کر موصہ ہو گیا۔ پھر بربر اور اندلس کی طرف بڑھا اور فرنج (فرانس) سے لڑا اس کے بعد اس کا بیٹا ہریا بن مالیق بادشاہ بنا اس نے اپنی بد قسمتی سے صابیہ مذہب اختیار کر لیا اور بلاد ہند و سودان پر چڑھائی کی۔

حکیم الملوک کلکی بن حریا:..... اس کے بعد کلکی بن حریا حکومت کی کرسی پر بیٹھا اسکو قطی لگ حکیم ”الملوک“ کے لقب سے یاد کرتے ہیں اس نے ”بیکل رصل بنیا“ تھا پھر اپنے بھائی مالیا بن حریا کو ولی بنا کر لوہب میں مصروف ہو گیا۔

پہلا فرعون:..... اسے اس کے بیٹے ”خرطیش“ نے حالت غفلت میں قتل کر دیا اور خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا یہ بہت بڑا سفاک و بے رحم اور قاتل و ظالم انسان تھا۔ اسے حضرت موسیٰ کا فرعون کہتے تھے اور اس کے بارے میں ان کا یہ خیال ہے کہ یہی سب سے پہلا فرعون ہے۔

ملکہ حور یا بنت خرطیش:..... جب اس نے اپنے رشتہ داروں پر دست درازی شروع کی تو اس کی بیٹی ”حوریا“ نے اسے زبردے قتل کر دیا ورخو قبطیوں کی ملکہ بن گئی ”ابراہس“ کے جو اس کے چچا اتریب کی اولاد میں سے تھا وہ مخالف اٹھ کھڑا ہوا فریقین میں متعدد لڑائیاں ہوئیں بالآخر ”ابراہس“ شام کی طرف بھاگ کر چلا گیا پھر کنعانیوں کی مدد سے سپہ سالار ”جیرون“ کو اپنے ساتھ لے کر مصر پر چڑھائی کر دی۔

حوریا کی چالاکی اور جیرون:..... چنانچہ جس وقت وہ مصر کے قریب پہنچا کے پاس آئی جیرون اسے دیکھ کر فریفتہ ہو گا حوریا نے کہا ”میں اس شرط پر تجھے اپنا شوہر کا اعزاز دے سکتی ہوں کہ تو ”ابراہس“ کو قتل کر دے اور اسکو دیا کو بنادے“ چونکہ جیرون کے نرم دل پر اس کا عشق غالب آچکا اور وہ اس پر فریفتہ ہو چکا تھا لہذا اس نے اس کی دونوں شرطیں قبول کر لیں اور دونوں کو کسی فتنہ فساد کے بیغ تکمیل تک پہنچا دیا لیکن ”حوریا“ نے جیرون زبردے ریا اور مستقل طور پر حکومت کرنے لگی اس نے منار ہا سکندر یہ بنوایا اور اپنے زندگی ہی میں اپنی چچا زاد بہن ولیقہ کو ولی عہد بنادیا۔

عملتہ کا مصر پر قبضہ:..... جب حوریا کا انتقال ہو گیا اور ولیقہ تخت حکومت پر بیٹھی تو ”تریب“ کی اولاد میں سے ”ایمین“ نامی ایک شخص نکلا اور ”ابراہس“ کے خون کا بدلہ لینے پر تیار ہو گیا اور اسی غرض سے عمالہ کے بادشاہ ”ولید بن دوم“ سے جا کر ملا۔ اور اس سے مدد مانگی ”ولید بن دوم“

”ایمین“ کے ساتھ مصر کی طرف بڑھا اور نہایت کم مدت میں اس پر قبضہ کر لیا اسی کے زمانے میں قبطیوں کے ہاتھ سے مصر کی حکومت ختم ہو گئی اور علاقہ اس پر قابض ہو گئے۔

اطفیر عزیز مصر: ... ”ولید ابن دوع“ عیش و عشرت میں زیادہ منہمک رہتا تھا اطفیر اس کا وزیر سارا کاروبار حکومت اور انتظام سنبھالتا تھا، یہ عزیز مصر کے لقب سے مشہور تھا اور اس کی قائم مقامی حضرت یوسف علیہ السلام نے کی اور وحی الہام کے ذریعے قحط اور خزانوں کا انتظام سنبھالا ”ولید ابن دوع“ کے بعد ”دارم بن ریان“ بادشاہ بنا اسے قبط ”ویموس“ کہتے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی وزارت: حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی بھی وزارت کی تھی اسی کے زمانے میں آپ علیہ السلام کا انتقال ہوا۔ حضرت یوسف صدیقی کے انتقال کے بعد اس کا نظام بالکل ورہم برہم ہو گیا تھا کج خلقی، ظلم، اور ہزارہ پرائیویں کا بانی بن گیا اور آخر کار نیل میں ڈوب کر مر گیا۔

معدانوس بن دارم: ... اس کے بعد اس کا بیٹا ”معدانوس دارم“ تخت حکومت پر بیٹھا۔ اور اس نے ”ربہانیت“ کی بنیاد ڈالی اس کے بعد اس کا بیٹا ”کاشم“ تخت نشین ہوا اس نے بنی اسرائیل پر ظلم و ستم کئے اسی کے وقت سے بنی اسرائیل کا شمار پتی مومن میں ہونے لگا اس کو اس کے دربان نے قتل کر دیا اور اس کی جگہ پر اس کے بیٹے ”لاطیش“ کو تخت نشین کیا۔

لہوب کی حکومت: لاطیش تخت حکومت پر بیٹھے ہی لہوب میں مشغول ہو گیا اور اکین سلطنت اسے تخت سے اتار کر ”تدارس“ کی نسل سے ایک دوسرے شخص ”لہوب“ (لاہب) کو حکومت بٹھایا۔ یہ بہت بڑا جابر انسان تھا قبط کا یہ خیال ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ہے اور اہل اثر کہتے ہیں کہ فرعون موسیٰ ”ولید بن مصعب تھا“ اور یہ نجار تھا۔ رفتہ رفتہ جان ثاروں کی فوج میں بھرتی ہو گیا۔ پھر ترقی کر کے وزارت تک پہنچا اور وزارت سے بادشاہت کے مرتبے پہنچ گیا لیکن یہ بات بعید قیاس ہے کہ ہم کتاب الاول (مقدمہ تاریخ) میں لکھ چکے ہیں۔

ملکہ ”ولوکہ“ اور حائط العجز: مسعودی کہتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون قبطیوں میں سے تھا۔ فرعون کی ہلاکت کے بعد قبطیوں پر بادشاہان شام کا خوف غالب ہو گیا انھوں نے ”ولوکہ“ نامی ایک عورت کو شاہی خاندان میں سے اپنا بادشاہ بنایا جس نے مصر پر ایک دیوار کھینچی جو ”حائط العجز“ کے نام سے مشہور ہے ”ولوکہ“ کے بعد مسعودی نے آٹھ بادشاہوں کے نام گنجی ناموں سے لکھے ہیں اور آٹھویں کے بارے میں لکھتا ہے کہ وہ ”فرعون الاعرج“ ہے اس کے سایہ امن میں اس وقت بنی اسرائیل آئے تھے جب کہ ”بخت نصر“ نے ان پر حملہ کر دیا تھا، چنانچہ بخت نصر میں داخل ہوا اور اس کو قتل کر کے صابی مذہب کے بت خانوں کو منہدم کر کے آتش کدہ بنوایا۔

ولوکہ کا طلسمی گھر: مسعودی کہتا ہے کہ عبدالحکیم روایت کرتا ہے کہ اس بڑھیا ”ولوکہ“ نے ترورہ نامی جادوگر کی کو بلوایا اور اس کے ذریعے منف و شہر کے وسط میں ایک طلسمی گھر بنوایا تھا جس میں انسانوں اور جانوروں کی تصویریں بنائیں چنانچہ جو حادثات ان تصویروں پر واقع ہوتے تھے وہ اثر بعینہ انسانوں یا حیوانوں پر پڑتا تھا اس طرح اہل مصر اپنے ہر مخالف کے شر و فساد سے محفوظ رہتے تھے اس نے بیس سال حکومت کی۔

فرعون الاعرج کی حکومت: اس کے بعد ”اورکون بطوس“ نامی ایک لڑکے کو تخت نشین کیا گیا اس کے بعد ”یزدیس بن اورون بطوس“ پھر ”نقراس“ اس کے بعد ”مرینا بن مرینوس“ پھر اس کے بعد ”استمارس بن مرینا“ یکے بعد دیگرے بادشاہ بنے استمارس کے زمانہ میں سلطنت بہت کمزور ہو گئی تھی اکثر جگہوں میں بوہ اور بغاوتیں آئے دن ہوتی رہتی تھیں۔ خاص مصر میں چند سپاہیوں نے بعض امراء کی سازش سے بوہ کیا اور ”استمارس“ کو قتل کر کے بوٹیس بن مناکیل ”اور اس کے بعد برکت بن مناکیل“ یکے بعد دیگرے تخت حکومت کے مالک رہے۔ ”برکت بن مناکیل“ نے ایک سو بیس سال حکومت کی اسی کو فرعون الاعرج کہتے ہیں اسی نے بیت المقدس پر حملہ کیا تھا اور اہل قدس کو اپنا تختہ مشق بنایا تھا اس کا ابتدائی زمانہ جتنا امن و عدل کے اعتبار سے قابل تعریف تھا ویسا ہی آخری زمانہ ظلم اور تعدی کے لحاظ سے لائق نفرت ہے۔

بخت نصر کا اسرائیل پر ظلم و ستم: ابن عبدالحکم کہتا ہے کہ اس کے بعد ”مرینوس بن برکت“ تخت حکومت پر بیٹھا اس کے بعد ”فرعون بن

مرنیوس“ بادشاہ بنا اور اس نے ساٹھ سال حکومت کی اس کے بعد ”نقاس بن مرنیوس“ بادشاہ بنا۔ ”نقاس“ کے زمانے میں ولوکہ کا وہ طلسمی گھر جس کا اوپر ذکر ہو چکا منہدم ہونے کے قریب ہو گیا۔ کیونکہ ”ولوکہ“ کے بعد پھر کسی شخص میں ایسی صلاحیت باقی نہ رہی تھی جو اسے وقتاً فوقتاً درست کرتا رہتا پھر نقاش کے بعد تو قوس بن نقاس بادشاہ بنا اور ایک مدت تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد ”بخت نصر“ نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا۔ اور بنی اسرائیل پر طرح طرح کے ظلم و ستم کئے چنانچہ بنی اسرائیل بیت المقدس سے بھاگ کر قوس کے پاس چلے گئے اور قوس نے انہیں پناہ دے دی۔

بخت نصر کا مصر پر حملہ:..... ”بخت نصر“ نے قوس کو پناہ دینے سے روکا ”لیکن جب ”قوس“ نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا تو بخت نصر مصر کی طرف بڑھا اور پہلے ہی حملہ میں قوس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور مصر کو لوٹ لیا چنانچہ چالیس سال تک مصر ویران پڑا اور اس کے بعد ”ارمیا“ نے مصر میں سکونت اختیار کی اور اہل مصر پھر آباد کئے گئے اس کے بعد ”روم ساری دنیا پر غالب آ گئے اور پھر روم اور اہل مصر میں لڑائیاں ہوئیں چنانچہ اہل مصر نے خراج دینا منظور کر لیا اور فارس اور اہل روم نے مصر کو آپس میں تقسیم کر لیا۔

مقوقس:..... ایک طویل عرصے تک فارس اور روم کے نواب مصر پر حکومت کرتے رہے جب اسکندر یونانی کا مصر پر قبضہ ہوا تو اس نے اسکندریہ اور آثار قدیمہ کو از سر نو بنوایا اس کے بعد بادشاہان روم مصر اور شام کے حکمرانوں پر غالب آئے اور مصر کی حکومت اپنی طرف سے قبضہ کر دی۔ یہاں تک کہ اسلام کا جھنڈا کامیابی کے ساتھ اڑتا نظر آیا۔ ان دنوں اسکندریہ اور مصر میں قبطیوں کا آخری فرمانروا ”مقوقس“ حکومت کر رہا تھا۔ اس کا نام علامہ سہیلی کے مطاب ”جرج بن مینا تھا“۔ اور جیسا کہ سہیلی نے نقل کیا ہے جناب رسالت ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو ”نامہ مبارک“ دے کر اس کے پاس روانہ فرمایا تھا یہ اسلام قبول کرنے میں رائل ہو گیا اور رسول ﷺ کی خدمت میں چند چیزیں تحفہ روانہ کیں جن کا ”اہل سیرت“ نے ذکر کیا ہے ان میں ایک ”خمر“ بھی تھا جس پر رسول کریم ﷺ اکثر سوار ہوا کرتے تھے جس کا نام ”دلدل“ رکھا گیا تھا۔ اور ایک گدھا بھی تھا جو ”یغفور“ کے نام سے مشہور تھا اور ”حضرت ماریہ قبطیہ“ والدہ جناب ابراہیم ابن رسول ﷺ اور ان کی بہن ”شیریں“ بھی تھیں جناب رسول ﷺ نے ”شیریں“ کو حسان بن ثابت کو مرحمت فرمایا۔ اس کے علاوہ شیشے کے چند پیالے تھے جو اکثر رسول مقبول ﷺ کے استعمال میں رہتے تھے اور مصری شہد جو غسل الطیب کے نام سے مشہور ہے بھیجا تھا۔

مقوقس کی معزولی:..... بیان کیا جاتا ہے کہ ”ہرقل روم“ کو جب مقوقس کے ان تحائف کی اطلاع ملی تو اس نے مقوقس پر مسلمان ہونے کا الزام لگا کر ریاست مصر سے معزول کر دیا۔

اہل مصر کے لئے رسول ﷺ کی وصیت:..... امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو زر غفرانی رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ① (بے شک رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مصر کو فتح کرو اور یقیناً تم مصر کو فتح کرو گے تو اہل مصر کے ساتھ نیکی کرتا کیونکہ ان کو ہم سے ذمہ اور رشتہ ہے یا صہر (دامادی) کا رشتہ ہے علامہ ابن اسحق زہری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے کہا کہ وہ کون سا رشتہ ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے تو امام زہری نے جواب دیا کہ حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ انہی میں سے تھیں۔ اور محدثین ”صبر“ کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ حضرت ماریہ قبطیہ ابراہیم ابن رسول ﷺ کی والدہ انہیں میں سے تھیں۔ جنہیں مقوقس نے جناب رسول ﷺ کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔

مصر پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا قبضہ:..... طبری کہتا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے جس وقت مصر پر قبضہ کیا تو لوگوں نے جناب رسول کریم ﷺ کی وصیت سے آگاہ کیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”یہ ایسا نسب ہے کہ جس کے حق کی نگہداشت سوائے نبی کے اور کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ دور کا نسب ہے اور اہل مصر نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کوئی لونڈی نہیں تھی بلکہ خاندان سلطنت سے تھیں وہ ہمارے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی کی ملکہ تھیں ہماری اور اہل عین شمس کی لڑائیاں ہوئیں ”عین شمس“ والے ہم پر

غالب آگئے چنانچہ ان کے بادشاہ نے ہمارے شاہی محل کو لوٹ لیا اور بادشاہ کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا انہیں عورتوں میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام بھی تھیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تہارے باپ کو دے گئیں۔

مقوقس کی بحالی:۔۔۔۔۔ الغرض جس وقت مصر اور اسکندریہ کی فتح مکمل ہوئی اور قیصر روم نے قسطنطنیہ جا کر جان بچائی تو مقوقس اور باقی قبضہ ان شرائط اور صلح پر راضی ہو گئے جنہیں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے طے کیا تھا اور جزیرہ کا دینا قبول کر لیا جو ان پر قائم کیا گیا تھا اسی لئے مقوقس کو اس کی قوم کی سرداری پر بحال ہو قائم رکھا گیا وہ اپنے ہر کام میں مسلمانوں سے مشورے کیا کرتا تھا۔ کبھی وہ اسکندریہ میں رہتا تھا اور کبھی منف (امال مصر) میں جا کر مقیم ہو جاتا تھا۔

قبطیوں کا زوال:۔۔۔۔۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ”مقام فسطاط“ پر اپنا خیمہ نصب کرایا تھا اور اسی جگہ سے مصر کا محاصرہ کیا تھا۔ مسلمانوں نے اسی مقام پر سکونت اختیار کر لی۔ اور اس شہر کو چھوڑ دیا جہاں ”مقوقس“ رہتا تھا۔ چنانچہ وہ شہر ویران اور خراب ہو گیا اور ان کی آخری نسلیں اب تک باقی ہیں جنہیں اسام کے حاکم اپنے مالی اور انتظامی محکموں میں ملازم رکھتے ہیں اور بعض ان میں سے اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ تو سلطان وقت کے نزدیک ان کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے اور سب سے بڑا رتبہ مصر میں ”وزارت“ کا ہے ان کے عوام الناس اسی عیسائی مذہب پر ہیں جس پر پہلے تھے اور ان کی اکثر قوم اطراف صعید اور مصر کے آس پاس میں حرفت و صنعت کا کام کرتی ہے (واللہ غالب علی امرہ)

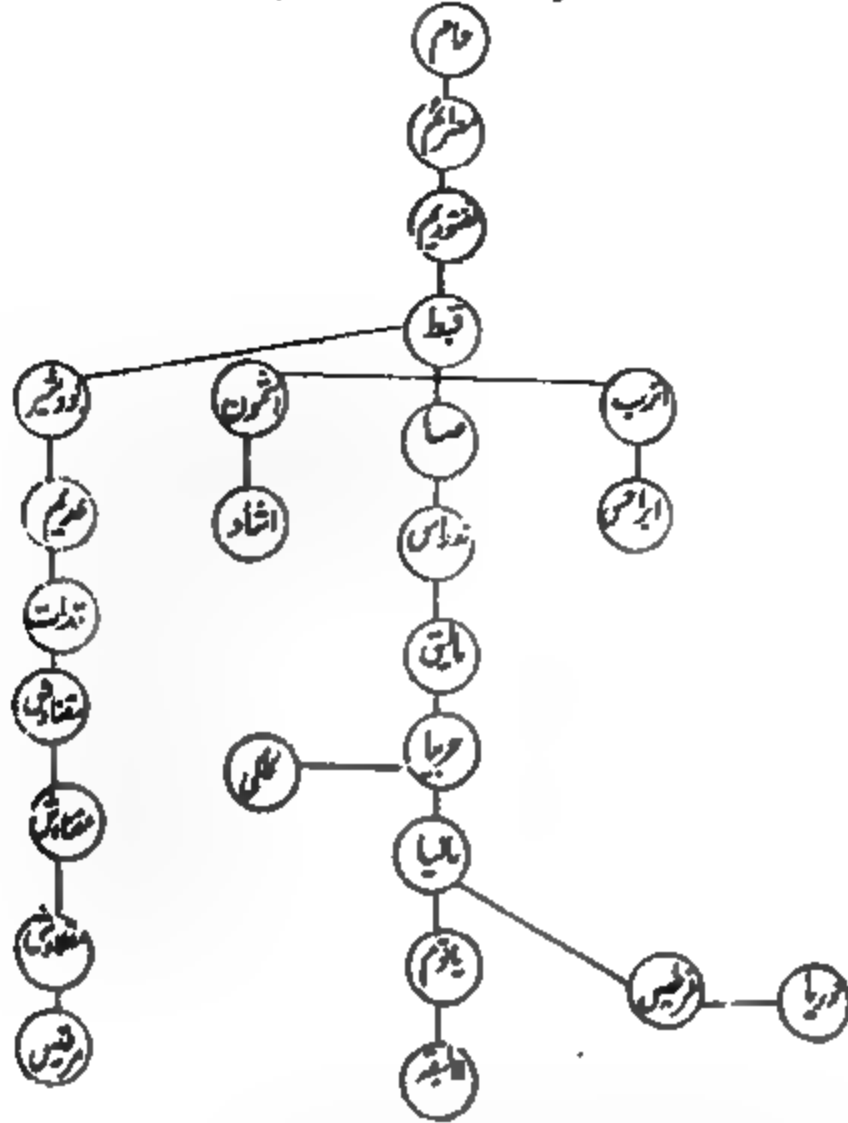
شہر عین شمس کا حال:۔۔۔۔۔ عبدالرحمن بن شماسہ کی روایت ہے کہ جو اس نے شیوخ مصر سے نقل کی ہے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ”شہر عین شمس“ ہیکل کا شمس تھا اور اسی میں بنیاد دیوار ستون اور لبو لہب کی چیزیں اتنی زیادہ تھیں کہ کسی پرانے شہر میں نہیں ہیں۔ شہر منف ① ہمیشہ بادشاہوں اور سلاطین مصر کا دار الحکومت رہا فرعون مصر سے پہلے کے بادشاہ بھی وہیں رہا کرتے تھے اور فرعون مصر کے بعد بھی اسی شہر کو دار الحکومت ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ یہاں تک کہ ”بخت نصر“ نے اسے ویران اور مسمار کر دیا جیسا کہ ”قوس بن نقاس“ کے عہد حکومت کے ضمن میں ہم تحریر کر چکے ہیں فرعون شہر ”منف“ میں رہتا تھا اسی شہر کی شہر پناہ کے ستر دروازے تھے اس کی شہر پناہ لوہے کی تھی۔ اس میں چار نہریں تھیں جو ”فرعون“ کے تخت کے نیچے جاری تھیں۔ ابو القاسم بن خرداز ② کتاب ”المسالك والممالك“ میں تحریر کرتا ہے کہ شہر منف کی لمبائی بارہ میل تھی مصر کا خراج اٹھا رہہ کروڑ ”دینار فرعونی“ تھا۔ دینار فرعونی تین مثقال کا ہوتا ہے اور مثقال کا ہوتا ہے اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا

مصر کی وجہ تسمیہ:۔۔۔۔۔ مصر کو مصر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اسی شہر میں ”مصر بن بصر بن حام“ نے سکونت اختیار کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں تھا حضرت نوح علیہ السلام کے حق میں دعائے برکت کی تھی چنانچہ اللہ جل شانہ نے ان کی دعا مقبول کر لی اور برکت عطا فرمائی۔ مصر کی لمبائی میں برقہ سے ایلہ تک اور عرضاً ”اسوان“ سے رشید تک ہے پہلے اس کے تمام باشندے صابیہ مذہب رکھتے تھے اس کے بعد بادشاہان روم نے اس پر قبضہ کر لیا تو ”قسطنطین“ نے انہیں عیسائیت کی طرف مائل کر لیا انہوں نے اپنے پڑوسی جلالہ صقالہ و برجان، روس، قبطہ، حبشہ، اور نوہ کو عیسائیت کی تعلیم دی پھر جب مذہب اسام کا آفتاب دنیا میں طلوع ہوا تو انہیں اپنے نور ایمان سے منور کر کے اسلام کی راہ دکھائی۔

① صفحہ نمبر ۱۶۱) عبد اللہ بن حکم نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ طوقان نوح علیہ السلام کے بعد مصر میں سب سے پہلے ”بصر بن حام“ رہائش پذیر ہوئے اور وہاں ”شہر منف“ میں ٹھہرے یہی پہلا شہر ہے جو طوقان کے بعد تعمیر کیا گیا تھا۔ فرعون مصر کے شہر کا نام ”لغت قبط“ میں ”ماؤ“ تھا عربی میں اسے منف کہہ دیا گیا۔ مجمع البلدان۔

② صفحہ نمبر ۱۶۲) ابن خردازہ باب القاسم عبید اللہ بن احمد بن خردازہ کہ اسانی ہیں تاریخ ادب کے عالم ہیں، انکی مشہور تصانیف میں ”المسالك والممالك“ اور ”التمدن والمجتمعات“ ہیں صفحہ نمبر ۳۰۰ھ میں وفات ہوئی مجمع الموفین (صفحہ نمبر ۲۳۶)۔

بادشاہان قبط کا شجرہ نسب



اس کے زمانہ میں علاقہ مصر غالب آئے
 دھوکہ مصر از علاقہ جنوں نے مصر کو قبطوں سے لے لیا۔ لاطن، کاتھولک، مسلمانوں، واکم
 لہاتے، ولیدہ و متح، نوران، ارانہ، قادان، محمد، میمن
 تذکرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

بنی اسرائیل مصر میں:..... اس سے پہلے ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام بن اسحاق اپنے اسباط کے ساتھ مصر میں سکونت پزیر ہو گئے تھے۔ توریت میں لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ان کو اسرائیل کے نام سے یاد فرمایا تھا۔ اہل کے معنی بندے کے ہیں۔ اور اس طرح اللہ جل شانہ کا صفاتی نام ① ہے چونکہ نجی زبان میں مضاف ہمیشہ بعد میں ہوتا ہے اس لئے ایک کلمہ آخر میں ہے اور مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا انتقال ایک سو ستاسی برس کی عمر میں مصر میں ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے آپ کی وصیت کے مطابق بادشاہ مصر کی اجازت سے فلسطین میں آپ کو اپنے آبائی مقبرہ میں لا کر دفن کیا۔ تجہیز و تکفین کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام مصر واپس چلے گئے۔ اور وہیں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ ایک سو بیس سال کی عمر میں آپ علیہ السلام کا بھی انتقال ہو گیا آپ کو مصر میں دفن کیا گیا۔ آپ نے انتقال کے وقت وصیت کی تھی کہ جب بنی اسرائیل مصر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بیت المقدس کی طرف نکل کر روانہ ہوں تو اپنے ساتھ آپ کا تابوت بھی لے لیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے بعد اسباط نے مصر میں سکونت اختیار کی۔ تھوڑے دنوں میں ان کی نسل ترقی اتنی زیادہ ہو گئی کہ قبطی ان کو حسد کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

بنی اسرائیل پر فرعون کا عتاب:..... توریت میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ فرعون مصر میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد تخت نشین ہوا اور وہ بنی اسرائیل کی قدر و منزلت سے ناواقف تھا۔ وہ نہ ان کو پہچانتا تھا اور نہ ان کے آباؤ اجداد سے واقف تھا اس نے ان کا خون مباح کر دیا اور ان سے

① لہذا اسرائیل کا معنی "عبد اللہ" یعنی اللہ کا بندہ ہوا۔

خدمت کا کام لینے لگا۔ اس کے بعد ”کاجنوں“ نے اسے بتایا کہ عنقریب بنی اسرائیل میں ایک نبی پیدا ہونے والا ہے جو تمہارے ملک کا، ملک اور تمہاری بربادی کا باعث بن جائے گا اس طرح اور جو کچھ انہیں اس واقعے کے متعلق معلوم تھا اسے بتایا چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی سب سے ختم کرنے کا بیڑا اٹھالیا۔ مردوں کو عورتوں سے علیحدہ کر دیا اور لڑکوں کو قتل کرنے لگا اس حالت میں ایک زمانہ گزر گیا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام:۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عمران ابن قاہت بن لاوی بن یعقوب کے صاحبزادے تھے ان کی والدہ کا نام یوحنا ۱ تھا جو لاوی کی بیٹی اور عمران کی پھوپھی ۲۔ واہت بن لاوی حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ مصر آئے تھے اور عمران بن قاہت مصر میں پیدا ہوا۔ ۱۰۰ سال کی عمر میں لاوی کی قبر میں ہارون علیہ السلام اور اسی سال کی عمر میں موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یوحنا (والدہ موسیٰ علیہ السلام) نے خدا کے الہام پر حنتہ ۳ میں ایک صندوق میں رہا۔ ۴ میں بہا دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن دور سے کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں اتفاق سے فرعون کی بیٹی اپنے غواصوں کے ساتھ دریائے نیل پر تھی۔ اس نے صندوق کو دریا سے نکلوایا۔ جب صندوق کھولا گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صورت دکھائی دی اس کو آپ کی صورت دیکھ کر تمہارا یہ بچہ ہے آپ کے دودھ پلانے کی فکر ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو میں ایک دودھ پلانے والی کو دادوں فرعون کی بیٹی نے یہ منظور کر لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن فوراً گئیں اور اپنی والدہ کو بلا لائیں۔ فرعون کی بیٹی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ ”یوحنا“ کے سپرد کر دیا۔ جب دودھ پلانے کی مدت پوری ہو گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی لڑکی کے پاس لائے گئے تو اس نے ان کا نام موسیٰ علیہ السلام رکھا اور فرعون کی پرورش کرنے لگی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چونکہ فرعون کے گھر میں پرورش پائی تھی اور یہ بات پوری طرح شبہ نہ تھی کہ فرعون کی بیوی آسیہ یا اس کی بیٹی نے آپ کو گود لیا تھا اس لئے اہل مصر آپ کا بہت لحاظ کرتے تھے لوگوں کے دلوں میں آپ کا بہت رعب و ادب تھا اور اسی تعلق سے قبیلے آپ کے ماموں تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری:۔۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہونے کے بعد ۵ ایک دن دیکھا کہ ایک عبرانی (بنی اسرائیل) کو ایک مصری (قبیلہ کنعانی) مار رہا ہے آپ نے مصری کو اس فعل سے روکا۔ مگر اس نے آپ کا کچھ خیال نہیں کیا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آیا گیا اور آپ نے اسے ایک تمانچہ مارا کہ وہ مر گیا دوسرے دن پھر ایسا ہی واقعہ پیش آیا مگر یہ کہ اس واقعہ میں دونوں بنی اسرائیل تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سب کا قاتل قرار دیا اور فرعون نے اسے روکنا چاہا اس نے کہا) اتر بد ان قتلنی کما قتل نفساً (القصص ۱۹) (کیا تو یہ چاہتا ہے مجھ کو قتل کر ڈالے جیسے کہ ایک شخص کو مار

۱ طبری کہتا ہے کہ مادر موسیٰ علیہ السلام نے موسیٰ کو تین دن دودھ پلا کر جو تھے دن صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈالا تھا اور مفسرین علماء اخبار کہتے ہیں کہ تین مہینے دودھ پلا کر جو تھے مہینے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اچھے کپڑے پہنا کر صندوق میں چڑھا چھا ہوا تھا۔ صندوق بنانے والا حزقیل نامی ایک شخص فرعون کی قوم سے تھا مگر صاحب یہاں تھا۔ ۲ اس قصہ کو مؤرخین نے اس طرح بیان کیا ہے اور یہی کلام مجید کے نص صریح سے مطابقت رکھتا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو آسیہ زوجہ فرعون یا فرعون کی بیٹی نے دریا سے نکلوایا۔ اور فرعون سے لہجہ کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لے لیا۔ تب ان کو ان کی رضاعت کی فکر ہوئی جو عورت دودھ پلانے والی آئی تھی اس کا دودھ موسیٰ نہیں پیتے تھے یہاں تک کہ دو پہر کا وقت آ گیا آسیہ یا فرعون کی بیٹی کو اس بات کا خیال گزرا کہ بھوک کی شدت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال نہ ہو جائے اس وجہ سے وہ بہت پریشان ہو گئی جب موسیٰ کی بہن کو اس بات سے آگاہی ہوئی تو تب انہوں نے لونڈیوں سے کہا کہ ہل اذلکم علی اهل بیت یکملونہ لکم و ہم لہ ناصحون (القصص ۱۲) کیا تم کو ایسے گھروالے نہ ہمارا جو اس کی کفالت منظور کر میں اور وہ اس کا خیال بھی کریں گے لونڈیوں نے یہ سن کر فرعون کی بیٹی سے کہا اس نے اپنے ملازمین کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کے ساتھ بھیج دیا اور وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو بلالے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کا دودھ پینا شروع کر دیا۔ ۳ موسیٰ کو عبرانی میں ”موشا“ کہتے ہیں اس کے معنی ”آب و درخت“ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پانی اور درختوں میں پائے گئے تھے اسی وجہ سے ان کا نام موشا رکھا گیا اور ”مازی“ زبان میں موسیٰ کہنے لگے۔ ۴ توریہ اصحاب ثانی آیت نمبر ۲۰ پر ان کا نام ”یوحنا“ لکھا ہے معارف ابن قتیہ صفحہ نمبر ۲ پر ”ابا حنیہ“ لکھا ہے۔ ۵ صفحہ نمبر ۱۶۵) اس زمانے میں پھوپھی سے نکاح جائز تھا بعض لوگوں نے اس بات کا انکار کیا ہے لیکن انکار کی دلیل بھی انہی کے ذمہ ہے ان کی بات جلد دلیل ہے۔ ۶ صفحہ نمبر ۱۶۶) اس واقعہ سے پہلے جس وقت موسیٰ بچے تھے یہ حکایت کی جاتی ہے کہ ایک دم فرعون اپنے محل میں آیا۔ آسیہ نے ان کو فرعون کی گود میں دے دیا اور کہا کہ یہ تیرا بیٹا ہے فرعون نے کہا کہ مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے میں مصری ہوں یہ عبرانی لڑکا ہے۔ ابھی حضرت آسیہ اور فرعون میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ موسیٰ نے فرعون کی داڑھی پکڑ کر ایک چپت رسید کی فرعون اس حرکت سے برہم ہو کر کہنے لگا کہ یہی بنی اسرائیل کا دودھ لڑکا ہے۔ میں اسی کو ڈھونڈ رہا تھا میں اس کو ضرور مار ڈالوں گا حضرت آسیہ نے کہا کہ اس نے یہ حرکت نادانی سے کی ہے دانت اس نے یہ فعل نہیں کیا اگر یہ جان بوجھ کر اس فعل کا مرتکب ہوتا تو یقیناً سزا کا مستحق تھا فرعون نے اس خیال کی تکذیب کی تب آسیہ نے آزمائش کی غرض سے دو ٹائیں ایک میں یا قوت سرخ اور دوسری میں آگ منگوا کر موسیٰ کے سامنے رکھ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم الہی آگ اٹھا کر منہ میں رکھ لی چنانچہ فرعون کو اس سے یقین ہو گیا کہ موسیٰ نے جان بوجھ کر وہ حرکت نہیں کی اور اس خیال کے پیدا ہوجا۔ ۷ سے وہ اس کی ایذا سے محفوظ ہو گئے۔

دیا) موسیٰ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور اس کی خبر فرعون تک پہنچ گئی چنانچہ اس نے آپ کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں: . . . موسیٰ اس واقعہ کی اطلاع پاکر مدین کی طرف چلے گئے اس وقت آپ کی عمر چالیس سال کی تھی مدین کے قریب پہنچ کر ایک چشمہ پر دو لڑکیوں کو (پریشان) دیکھا چنانچہ آنے ان کے مویشیوں کو پانی پلا دیا ان دونوں لڑکیوں نے اپنے والد کو اس سے مطلع کیا تو ان کے والد نے ان میں ایک کا نکاح موسیٰ کے ساتھ کر دیا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے اکثر مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ لڑکیوں سے والد حضرت شعیب بن نوہل بن عقیق بن مدین علیہ السلام تھے اور طبری کہتا ہے کہ جس شخص نے موسیٰ کا نکاح اپنی بیٹی سے کیا تھا وہ رعویل (جو مدین کے ایک عالم تھے) ان کا نام بتیر تھا اور حضرت حسن بصری کا یہ بیان ہے کہ حضرت شعیب بنی مدین کے سردار تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ دین: . . . حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خسر حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس قیام کیا اور عباد الہی میں مصروف ہو گئے حتیٰ کہ اسی برس کی عمر میں وحی نازل ہوئی اور آپ کے بھائی ہارون علیہ السلام پر وحی تر اسی برس کی عمر میں نازل ہوئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف بھیجی کہ وہ بنی اسرائیل کو قبضی حکومت اور فرعون کے مظالم سے نجات دلا کر ارض مقدس کی طرف لے جائیں جس کو انہیں دینے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسحق اور یعقوب علیہ السلام سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام فرعون کی اتباع کی پھر فرعون سے بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کے لئے کہہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معجزہ کے لئے عصا دکھایا مگر فرعون نے ان جھٹلایا اور جادو گروں کو جمع کر لیا پھر سن جادوگر موسیٰ پر ایمان لے آئے جیسا کہ قرآن میں صراحتاً مذکور ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں: . . . (مترجم) اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین پہنچے اور ایک چشمہ پر بیٹھ گئے تو دیکھا کہ لوگ گروہ کے گروہ آتے ہیں اور اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر چلے جاتے ہیں ان کے علاوہ عورتیں کچھ فاصلے پر کھڑی ہیں اور اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر نہیں چلے جائیں گے اس وقت تک ہم اپنے مویشیوں کو پانی نہیں پلا سکیں گی ان کا بچا ہوا پانی ہم اپنے مویشیوں کو پلاتے ہیں۔ ہمارا باپ ضعیف بوڑھا ہے اس سے کچھ کام نہیں ہو سکتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اعانت: . . . موسیٰ کو ان کی بے کسی پر رحم آیا اور کنوئیں کے منہ سے وہ پتھر اٹھا کر ان کے مویشیوں کو پانی پلا دیا جسے کئی آدمی مل کر اٹھایا کرتے تھے چنانچہ لڑکیوں نے جا کر اپنے والد کو یہ واقعہ بیان کیا اور ان میں سے ایک اپنے والد کے کہنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے آئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ”چلو تم کو ہمارے والد پانی پلانے کی اجرت دینے کے لئے بلارہے ہیں۔ موسیٰ یہ سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے پیچھے پیچھے چلے۔ جب ہوا سے اس کا کپڑا اڑنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے چلو اور راستہ بتاتی جاؤ میں تمہارے گے چلتا ہوں۔

حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں ملازمت: . . . الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام شعیب کے پاس پہنچے اور تمام ماجرا انہیں سنایا حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ لا تخفف نجوت من القوم الظالمین (القصص ۲۵) اس کے بعد اسی لڑکی نے اپنے والد حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ ”اے ابا جان اس کو اس کام کی اچھی مزدوری دینا یہ بڑا طاقتور، امانت دار ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ تو نے اس کی قوت کا اندازہ تو اس کے پتھر اٹھانے سے کر لیا مگر اس کے امانت دار ہونے کا تجھے کیسے یقین ہوا؟۔ چنانچہ لڑکی نے اس کے جواب میں راستہ میں ساتھ آنے کا واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میرا یہ ارادہ ہے کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں اس مہر کے بدلے تھوڑے سال میرے ہاں مزدوری کر دو اور گردن سال پورے کرو گے تو زیدہ مناسب ہوگا میں تم پر زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح: . . . چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اس شرط پر راضی ہو گئے جب شام ہوئی تو کھانا سامنے لایا گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھانے سے انکار کر دیا اور یہ فرمایا کہ ہم ایسے اہل بیت سے ہیں کہ آخرت کے اعمال پر اجرت نہیں لیتے حضرت شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ اس کی مزدوری نہیں ہے بلکہ یہ ہماری اور ہمارے آباؤ اجداد کی عادت میں داخل ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہو گئے اور ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کا نکاح اپنی بیٹی صفورا سے کر دیا جس نے پانی پلانے کا ماجرا بیان کیا تھا اور موسیٰ کو اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

عصائے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ:..... حضرت شعیب علیہ السلام نے صفورا سے کہا کہ موشیوں کو ہانکنے کے لئے ایک لکڑی لا دو چنانچہ صفورا ایک لکڑی اٹھا لائیں جسے ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آ کر رکھ گیا تھا مگر حضرت شعیب علیہ السلام نے اسے لوٹا دیا مگر صفورا جب بھی لکڑی لاتی تھیں۔ آخر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام میں یہ عصا لینے کے لئے بحث ہو گئی اور اس بات پر قضیہ ختم ہوا کہ پہلے جو شخص طے اس کا فیصلہ قابل قبول ہو حکم الہی سے وہی فرشتہ دوبارہ بصورت آدمی آیا اور اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے زمین پر ڈال دو جو شخص تم دونوں میں سے اٹھالے گا وہی اسے لے گا دونوں بزرگ اس فیصلے پر راضی ہو گئے پہلے حضرت شعیب علیہ السلام نے لکڑی کو اٹھانا چاہا لیکن مجبور ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اٹھانے کا فیصلہ کیا تو اٹھ لیا، دس سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کے یہاں مزدوری کرتے رہے گیارہواں سال سردی کے موسم میں اپنی بی بی کے ساتھ حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت ہو کر مصر روانہ ہو گئے پانچ دن کا راستہ طے کر کے جب ”طور سینا“ کے قریب پہنچے تو رات تاریک ہونے کی وجہ سے راستہ بھول گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چمک سے آگ جلانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے لہذا پریشان ہو کر خاموش ہو گئے جب ایک حصہ رات کا گزر گیا تو طور سینا پر کچھ روشنی نظر آئی جسے یہ لوگ سمجھ کر اپنی بی بی سے بولے تو یہیں بیٹھی رہو میں اس طرف جاتا ہوں شاید وہاں آگ مل جائے یا راستہ کا پتہ چل جائے۔

اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی:..... حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہہ کر طور سینا کی طرف بڑھے جتنا حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کے قریب جاتے تھے اتنا ہی آگ دور ہو جاتی تھی۔ موسیٰ کو اس واقعہ سے سخت حیرت ہوئی کیونکہ آگ دھوئیں کے بغیر جتنی تیز اور روشن ہو رہی تھی اتنا ہی درخت سرسبز اور ہر اہر نظر آ رہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کچھ سوچ سمجھ کر جھکے اور جھجک کر واپس ہو گئے مگر انی انا اللہ رب العالمین (قصہ ۱۸) اس کی آواز سن کر ٹھہر گئے تھوڑی دیر تک بے ہوشی کے عالم میں رہے جب ہوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اخلع نعلیک انک بالو ادا المقدس طوی (تو اپنے جوتے اتار دے شک تم پاک زمین میں ہو)،

نبوت کا عطیہ:..... علماء تفسیر جوتے اتارنے کی وجہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ جوتیاں مردے کدھے کی تھیں لیکن وہ تاویل ہی تاویل ہے اصل یہ ہے کہ شرافت و تعظیم کے لحاظ سے یہ حکم ہوا تھا بحر کیف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الہی جو تا اتار دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو پہلے اصول ۱۰ تو حید کی تعلیم دی اور شریعت ۱۱ کے احکام بیان فرمائے اس کے بعد نبوت عطا فرمائی نبوت کے ثبوت کے لئے معجزے دینے کی ضرورت ہوئی تو یوں ارشاد فرمایا وما قلک یمینک یا موسیٰ (طہ ۱۷) (تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے موسیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ ہسی عصای (یہ میرا عصا ہے) اتو کؤ علیہا و اہش بہا علی غنمی ولی فیہا مارب اخری (طہ ۱۸) میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور بکریوں کے لئے اس درخت کی پتیاں توڑتا ہوں اور اس سے میرے بہت سے اور کام بھی ہیں)

ایک علمی نکتہ:..... علماء تفسیر اس مقام پر ایک دلچسپ لطیفہ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف اس سوال پر کہ یہ کیا چیز ہے؟ اتنا بڑا جواب دیا کہ ”میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں، بکریوں کے لئے جوتے توڑتا ہوں اور جب اتنے کہنے سے تسکین نہ ہوئی تو کہا کہ اس سے میرے اور بہت سے کام ہیں دو وجہ سے دیا ایک تو اس خیال سے کہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کا شرف دیر تک حاصل رہے دوسرے یہ کہ شاید بشریت کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ جو تا تو پہلے ہی اترا دیا گیا ہے کہیں یہ لکڑی بھی ہاتھ سے پھینک دینے کا حکم نہ ہو جائے حالانکہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے یہ جواب سن کر بھی فرمایا اٹھا یہ موسیٰ (طہ ۱۹) (اے موسیٰ اسے پھینک دے)۔

معجزات کا عطیہ:..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جیسے ہی بحکم باری عصا زمین پر پھینکا ویسے ہی وہ ایک اثر دھم کی صورت میں پھینک ریاں مارتا ہوا نظر

۱۰. اصول تو حید یہ ہیں کہ خدا کا کسی کو شریک نہ کرنا اس کی ذات میں اور نہ اس کی صفات میں چنانچہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر ہذا اسی انا اللہ لا اله الا انا (بے شک میں اللہ ہوں سارے عالم کا پروردگار) ارشاد کیا ہے۔

۱۱. شریعت کی تکمیل یوں فرمائی کہ پہلے عبودیت کا ذکر کیا ہے اس کے بعد عبودیت کے لازم یعنی اطاعت کی تعلیم پھر اعتقاد کو درست کیا جیسا کہ آیت فاعبد اسی اقم الصلوۃ مدد کری (میری عبادت کرو اور نماز قائم کرو میرے ذکر کے لئے الساعۃ اتیہ (بے شک قیامت آنے والی ہے) سے مستفادہ مفہوم ہوتا ہے۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پیچھے ہٹے چنانچہ حکم ہوا کہ ”کچھ خوف مت کرو اسے ہاتھ تو بگڑا ہوتا ہے۔“ اہل ملی سالت میں سے میں نے ”موسیٰ نے یہ سن کر اثر دھمکی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کی گردن پکڑ لی وہ پھر عصا بن گیا۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ تم اپنے ہاتھ کو جیب میں چھپ کر نکا دو وہ روشن و سفید ہو جائے گا کسی بیماری سے نہیں بلکہ کرامت و معجزے سے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس حکم کی تکمیل سے فارغ ہو چکے وہ یہ دونوں معجزے (یعنی عصا کا اتر دھما بن جانا اور ”بد بیضا“ مرحمت ہو گئے تو ارشاد ہوا ذلک برہان من ربك الیٰ فرعون و ملائکہ انہم کما یقولون ففسسوا (القصص ۳۲) یہ تیرے رب کی دودلیلیں و علامتیں ہیں فرعون اور اس کے گروہ کی طرف بے شک وہ لوگ قوم فاسق ہیں)۔ موسیٰ نے ارشاد کی اسی فتلت منهم نفسا فاحاف ان یقتلون (القصص ۳۳) اے اللہ میں نے ان میں سے ایک شخص کو مار دیا تھا میں ڈرتا ہوں کہ نہیں وہ مجھ کو نہ مار (ذاتیں)۔ ان سے میرے بھائی ہارون کو بھیج دے وہ مجھ سے زیادہ فصیح ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ التجا منظور فرمائی ورنہ کو بھی نبوت مرحمت فرما دیا اور بنظر تسلی تسکین ارشاد فرمایا و نجعل لکما سلطاناً (القصص ۳۵) (ہم تم دونوں کو عذاب و قوت مرحمت کریں گے) فلا بصصون ما یبئنا (چنانچہ وہ وکب یعنی فرعون اور اس کی قوم تم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے ہماری نشانیوں کے ساتھ) (تم اور تمہارا اتہار کرنے دے ان پر غالب ہو جائیں گے) (القصص ۳۵)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی ہر طرح سے تسکین کر لی اور ہر صورت سے آپ کو اطمینان حاصل ہو گیا تو آپ طور سینا سے واپس آئے اور اپنے گھر والوں کو لے کر روانہ ہوئے۔ منازل طے کرنے کے بعد رات کے وقت مصر پہنچا اپنے گھر میں ٹھہرے مگر نہ تو گھر والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہچان سکیں نہ وہ موسیٰ نے ان کو پہچانا۔ صبح کے وقت کھانے پر حضرت ہارون نے آپ کا نام و نشان پوچھا تو معلوم ہوا کہ مدتوں کے گھمڑے ہوئے بھائی حضرت ہارون میں دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے سے معاف نہ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اپنی سرگزشت سنائی۔ ❶

طور سینا سے واپسی کی ایک روایت بعض مؤرخین تحریر کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام طور سینا پر سات دن تک رہے ان کے زمانہ عدم موجودگی میں چند چرواہے مدین کے طور کی طرف آئے اور آپ کی بیوی کو ان کے والد حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچا دیا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام صور سے واپس آنے کے بعد تنہا مصر روانہ ہوئے پھر فرعون کے خرق ہونے کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے آپ کی بیوی کو آپ کے پاس پہنچا دیا اکثر علماء تاریخ اپنی تصنیفات میں یہ بھی گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر پہنچنے سے پہلے حضرت ہارون پر وحی نازل ہو چکی تھی اور انہیں حکم مل گیا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف آ رہے ہیں اور تم ان کے ساتھ فرعون مصر کے پاس پیغام رسالت کے لئے جانا چنانچہ حضرت ہارون علیہ السلام مصر کے باہر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے اور جب موسیٰ نے کہا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تم ہمارے ساتھ چلو تو حضرت ہارون علیہ السلام نے اس قول کی تصدیق کی اور اس حکم کی تعمیل پر تیار ہو گئے اور رات ہی کو فرعون کے دروازے پر جا کر دستک دے دی تھی۔ واللہ اعلم۔

فرعون کے دربار میں حاضری بروایت دیگر: ... حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی سال کی عمر میں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو ترائی سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی تھی پہلے ان دونوں بزرگوں نے بنی اسرائیل پر اپنی رسالت و نبوت کو ظاہر کیا جب وہ ایمان لے آئے اور آپ کے تابع ہو گئے تو فرعون کے پاس گئے۔

بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ دو برس تک یہ دونوں بھائی فرعون کے مکان تک آتے جاتے رہے مگر اندر داخل نہ ہونے پاتے تھے اتفاق سے ایک دن فرعون کے دربار میں ایک مسخرہ بیٹھا ہوا تھا وہ باتوں کے دوران جب کہ فرعون اپنی بڑائی کو بیان کر رہا تھا بول اٹھا کہ یہ عجیب بات ہے کہ تم خدائی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تم کو اس کی خبر بھی نہیں کہ تمہارے دروازے پر ایک مدت سے ایک شخص آیا ہوا ہے جو اپنے آپ کو خدا کا رسول کہتا ہے فرعون یہ سن کر سخت برہم ہو گیا اور اس نے ان کو دربار میں بلوایا جس وقت یہ دونوں بھائی دربار میں پہنچے تو مسخرے نے یہ دیکھ کر کہا اے لوگو ایک پھول اور کھل گیا، میں تو ایک ہی شخص سمجھا تھا یہ تو دو نکلے۔

❶ اس واقعہ کو عجیب نہیں سمجھنا چاہیے کہ گھر میں ٹھہر بھی گئے اور گھر والے پہچانے بھی نہیں گزشتہ زمانہ میں انہی مسافر بھی مہمان بن کر گھروں میں ٹھہر جاتے تھے اور پھر اسی طرح بعد میں تعارف ہوتا تھا چنانچہ یہ واقعہ بھی ایسے ہی پیش آیا (ثناء اللہ محمود)۔

موسیٰ و ہارون علیہ السلام فرعون کے دربار میں:..... الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام ہارون نے فرعون کے پاس پہنچ کر کہا انا رسول رب العالمین ان ارسل معنا اسرائیل (الشعراء ۱۶-۱۷) ہم پروردگار بھیجے ہوئے ہیں یہ پیغام ہے کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دو (فرعون نے موسیٰ کو زبان کی نکنت سے پہنچان لیا اور حقارت سے سوالیہ لہجہ میں بولا السم نسوبك فينا وليدا (الشعراء ۱۸) کیا تیری لڑکپن سے ہمارے یہاں نہیں رہے (و فعللت فعلتك التي فعلت وانت من الكافرين (الشعراء ۱۹) اور کیا تو نے وہ کام کیا تو نے اور اب اس کے انکار کرنے والوں سے ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا فعلتها اداوانا من الضالين (الشعراء ۲۰) (ہاں میں نے اس وقت وہ کام کیا تھا اور میں ناواقفوں میں سے تھا)۔ ففردت منكم لما حفتك فوهب لي ربي حكما وجعلني من المرسلين (الشعراء ۲۱) لیکن تمہارے خوف سے بھاگ گیا تھا چنانچہ میرے رب نے مجھ کو سمجھ عطا فرمایا اور مجھ کو پیغمبر بنا دیا) فرعون کو یہ سن کر تعجب ہوا کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا اس لئے اس نے پھر استفسار کیا وما رب العالمين (الشعراء ۲۳) (رب العالمین کی ہیت کیا ہے؟) موسیٰ نے فرمایا قال رب السموات والارض وما بينهما ان كنتم موقنين (الشعراء ۲۴) (وہ رب ہے آسمان اور زمین کا جو چیز کو ان کے درمیان اگر تم یقین کرنے والے ہو) فرعون کو اس بات سے اور زیادہ تعجب ہوا اور اس نے اپنے ہم نشینوں سے مخاطب ہو کر کہا لا تستمعون (الشعراء ۲۵) (کیا نہیں سنتے تم) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی حیرانی دور کرنے کی غرض سے یابہ فرعون کے مصاحبین کے سوال کے جواب میں کہ اے موسیٰ جس کی طرف تم بلا رہے ہو وہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا ربکم ورب ابائکم الاولین (الشعراء ۲۶) (وہ تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا خدا ہے) فرعون نے درباریوں سے کہا قال ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجتون (الشعراء ۲۷) بے شک یہ پیغمبر تمہارا جو تمہاری طرف بھیج گیا ہے دیوانہ ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی ناسمجھی سے جھلا کر بولے رب المشرق والمغرب وما بينهما ان كنتم تعقلون (الشعراء ۲۸) (وہ مشرق و مغرب کا پروردگار ہے اور اس چیز کا بھی جو ان کے درمیان میں ہے اگر تم کچھ سمجھو)۔

معجزات کا ظہور:..... فرعون کو یہ سن کر غصہ آ گیا اور اس نے طیش میں آ کر کہا لن اتخذت الها غیر ی لا جعلتک نم المسجونین (الشعراء ۲۹) (اگر میرے سوا کسی اور کو خدا بنائے گا تو واقعی میں تجھے قید کر دوں گا) تو حضرت موسیٰ نے فرمایا اگر میں اپنے اس دعویٰ کی دلیل میں کوئی روشن معجزہ پیش کروں تو؟ فرعون نے کہا فات به ان كنت من الصادقین (الشعراء ۳۱) (اگر تجھ کو سچائی کا دعویٰ ہے تو وہ دکھا) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا زمین پر ڈال دیا تو وہ ۱۰ اسی گز کا اثر دھا بن گیا اور اپنے ہاتھ کو بغل میں سے کھینچ لیا فوراً یہ بیضا ظاہر ہو گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کو پیشکش:..... اس کے بعد فرعون کے کہنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اثر دھم کو پکڑ لیا وہ پھر عصا بن گیا اور ہاتھ کو بغل کی طرف لے گئے وہ بھی اصلی حالت پر آ گیا چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں سختی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف یہ وحی نازل فرمائی کہ فرعون سے سختی و درشتی سے باتیں نہ کرو بلکہ نرمی سے ہمکلام ہو شاید اس پر ہمارا کچھ خوف غالب ہو اور وہ راہ راست پر آ جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام فرعون کے پاس دوبارہ گئے اور اس کو سمجھانے لگے۔ اگر تو یہ چاہے گا کہ تیری جوانی کا دور لوٹ آئے تو میں تجھ کو از سر نو جوان کر دوں گا اور اگر تیری یہ خواہش ہے کہ تیری بادشاہت کبھی نہ چھینی جائے گی اور تو جب اس دنیا سے آخرت کی طرف جائے گا تو نہایت وسیع اور عمدہ جنت پائے گا لیکن ان سب کے ساتھ شرط یہ ہے کہ تو خدائے برحق پر ایمان لے آ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دے۔

ہامان کی ہکواس:..... فرعون یہ سن کر کچھ راضی سا ہو گیا اور اس نے اپنے وزیر ہامان کو بلوایا ہامان اس سے بھی زیادہ کفر و ندقہ میں پڑا ہوا تھا اس نے آتے ہی یہ باتیں سن کر کہا کہ بڑے فسوس کی بات ہے ”آج تک تو خدائی کر رہا تھا لوگ تیری عبادت کرتے تھے اور آج تو موسیٰ کے کہنے سے اس کے خیالی خدا کی عبادت کرے گا بندگی کر کے اس کے بندوں میں شامل ہوگا۔ فرعون اس گفتگو کو سن کر اپنے خیال پر نادم ہو گیا اور ہامان نے خضاب بنا کر فرعون کے بال کا لے کر دیئے اور اس طرح سے اسکی جوانی کی خواہش پوری کر دی۔

۱۰ بعض مؤرخین نے تحریر کیا ہے کہ اس اثر دھم کا منہ اتنا بڑا تھا کہ ایک جبر اس کا زمین پر تھا اور دوسرا جبر فرعون کے کنگرہ محل پر اس اثر دھم کو دیکھنے سے ایسا خوف غالب ہوا کہ اس کا نام نہ نکل گیا اور تقریباً بیس دن تک اس کو دست آتے رہے۔

سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا:..... فرعون پہلا شخص ہے کہ جس نے اپنے بالوں کو سیاہ خضاب سے رنگا فرعون کو ہارن کی باتوں سے اطمینان ہو گیا مگر ساتھ ہی اسے یہ خیال آیا کہ کہیں میرے مصاحبیں موسیٰ کے جھانسنے میں نہ آجائیں اس وجہ سے اس نے اپنے درباریوں سے خطاب کر کے کہا ان ہذا السحر علیہم (الشعرۃ ۳۴) (بے شک یہ دانا جادوگر ہے) یرویدان یختر حکم من ارحکم بسحرہ فماذا تصمرون (الشعرۃ ۳۵) (یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہارے دین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دے) کیا کہتے ہو؟ درباریوں نے یہ رائے دی واسعث فی المدائن حشرین (الشعرۃ ۳۶) (اس کو اس کے بھائی کو لیت و لعل میں ڈال دو اور جادو گروں کے شہر میں آدمیوں کو بھیج دے باتوں کو بکل سحر علیہم (الشعرۃ ۳۷) تاکہ تیرے پاس ہر دانا جادوگر لے آئیں) فرعون نے درباریوں کی یہ رائے پسند کی اور ایک معینہ و مقررہ مدت میں تحقیق و روایت کے مطابق ستر یا بہتر اور دوسری کے مطابق پندرہ ہزار یا بیس ہزار جادو گروں کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہارون کو ہوا یا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو گروں سے کہا ”حیف ہے تم لوگ خدا کا کچھ خوف نہیں کرتے اور مصنوعی تماشے لے کر آئے ہو۔“

جادو گروں پر فتح:..... جادو گروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہایت حکارت کی نظر سے دیکھ کر آپ کی باتوں کا جواب تک نہیں دیا اور فرعون سے کہنے لگے ان لنا لا جر ان کنا نحن الغلبین (الشعرۃ ۴۱) (ہم کو کیا اجرت ملے گی اگر ہم ان پر غالب آ گئے) چنانچہ فرعون نے کہا کہ نعم وانکم از المن المقربین (الشعرۃ ۴۲) ہاں بے شک تم اس وقت مقربوں میں سے بن جاؤ گے یعنی میں تم کو اپنی مصاحبت کی عزت دوں گا) جادو گر یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور تیاریاں کرنے لگے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں سے فرمایا تم لوگ جو کچھ کرتے دکھانے والے ہو دکھاؤ۔ ساحروں نے بعزۃ فرعون اننا لنحن الغلبون (الشعرۃ ۴۳) (فرعون کے اقبال سے بے شک ہم ہی غالب ہوں گے) کہہ کر اپنی لاٹھیاں رسیں زمین پر ڈال دیں جو عام آدمیوں کی نظر میں اڑ رہے اور سانپ نظر آنے لگیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ کے الہام سے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا وہ ان سب سے اتنا بڑا اڑھا بن گیا کہ ان سب کو نگل گیا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے اپنے مبارک ہاتھ میں لے لیا وہ پھر عصا بن گیا۔

جادو گروں کا ایمان لانا:..... مؤرخین لکھتے ہیں کہ فرعون کے ساحروں کا استاد ایک اندھا جادوگر تھا اس سے اس کے ساتھیوں نے یہ جرا بیان کیا اس نے بے ساختہ کہہ دیا کہ یہ جادو نہیں ہے اور بے اختیار سجدہ میں گر پڑا اس کے شاگردوں نے بھی اس کی اتباع کی اور سب یک زبان ہو کر کہنے لگے امنا برب العلمین رب موسیٰ و ہرون (الشعرۃ ۴۸) ہم ایمان لائے پروردگار عالم پر جو پروردگار حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون کا ہے) فرعون یہ واقعہ دیکھ کر جھدا گیا اور غصہ سے کہنے لگا تم لوگ میری اجازت کے بغیر اس پر ایمان لے آئے یہ تمہارا بڑا استاد ہے اسی نے تم کو جادو سیکھایا ہے تم اپنی اس خود رائی کا ذوق چھو گے میں پہلے تمہارے ہاتھ ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا اس کے بعد تم سب پھانسی دے دوں گا، جادو گروں نے کہا کہ ہم کو اس کی پروا نہیں تیری اس دھمکی سے ہم اپنے اللہ سے نہیں پھریں گے ہمیں امید ہے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے گا اس وجہ سے کہ ہم پہلے ایمان لائے ہیں فرعون کو ان کی باتوں سے اور زیادہ غصہ آیا اور اس نے دوسرے وقت ان بیچاروں کو پھانسی دے دی۔

یہ خدا کی شان کبریائی تھی کہ وہ جادوگر شروع میں تو کافر تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے آئے تھے فرعون سے انعام اکرام کے طلبگار تھے اور دوسرے وقت شہداء میں شامل ہو گئے اور کوئی عمل کئے بغیر سیدھے جنت میں چلے گئے۔

حز قیل کا تعارف:..... عام مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ ”حز قیل“ کو بھی اسی دن ساحروں کے ساتھ قتل کیا گیا اس نے ان کو اعلانِ یمان لاتے ہوئے دیکھ کر ایمان ظاہر کر دیا تھا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ اس واقعہ سے پہلے اپنا ایمان ظاہر کر چکا تھا مگر سولی اس کو ان کے ساتھ دی گئی۔ حز قیل کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل سے تھا اور کوئی اس کو فرعون کی قوم سے بتاتا ہے اور کوئی یہ بیان کرتا ہے کہ یہ ”نبی رتھ“ اسی سے تابوت بنایا تھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بند کر کے نیل میں ڈالے گئے تھے۔

ماشطہ اور آسیہ پر تشدد اور شہادت:..... اسکے بعد ایک دوسرا واقعہ جلگہ گزار ہوا کہ پہلے ”ماشطہ“ نامی عورت کو اس کے بیٹے کے ساتھ تنور میں ڈال دیا اس لئے کہ اس نے بھی اپنا ایمان ظاہر کر دیا تھا اس کے بعد اپنی بی بی آسیہ پر بھی اس قدر تشدد کیا کہ ان کو بھی انتقال ہو گیا انہوں نے حالت تشدد میں

اللہ تعالیٰ سے دعا کی رب ابن لی عندک بیتا فی الجنة و نجنی من القوم الضالین (اتحریم ۱) (اے پروردگار میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنادے اور مجھ کو فرعون اور اس کے اعمال سے نجات دے اور نجات دے مجھ کو قوم ظالم سے) اللہ جل شانہ نے ان کی یہ دعا قبول کر لی اور ان کو آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا بی بی آسیہ جنت کو دیکھ کر مسکرائی فرعون نے کہا کہ دیکھو اس پر تشدد کیا جا رہا ہے اور یہ ہنس رہی ہے مگر حضرت آسیہ نے کچھ جواب نہ دیا اور صبر و شکر کرتی ہوئی اسی عذاب و تشدد کے دوران انتقال کر گئیں۔

فرعون کا برج زمین بوس:..... ان واقعات کے بعد عام طور سے لوگوں پر فرعون کا رعب غالب آ گیا مگر تاہم حقانیت کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے تھے فرعون نے عام لوگوں کا خیال منتشر کرنے کی غرض سے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ مجھے یہ گمان ہو رہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام العیاذ باللہ جھوٹا ہے تم میرے لئے ایک بلند اور اونچا محل بنواؤ تا کہ اس پر چڑھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خدا کو دیکھوں ہامان نے سات سال کے عرصے میں پکی اینٹوں اور چونے سے ایک گھریا برج بنوایا فرعون کو اس پر چڑھنے کی نوبت تک نہیں اور اللہ جل شانہ کے حکم سے اس کی دیواریں شق ہو گئیں اور وہ (برج) گھر گر پڑا۔ فرعون کو اس سے اور زیادہ غصہ آیا اور وہ بنی اسرائیل کو زیادہ ستانے لگا۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے اور اس کے ظلم کی شکایتیں کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام یہی فرماتے تھے استعینوا باللہ و اصبروا ان العاقبة للمتقین (اللہ سے مدد مانگو اور برداشت کرو بے شک آخرت کی بھلائی پر بیزگاروں کے لئے ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کا حکم:..... ان واقعات کے بعد فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلانے اور بنی اسرائیل کو تکلیف دینے میں زیادہ توجہ کی۔ کوئی دقیقہ ان کو ستانے کا نہ چھوڑا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرعون اور اس کی قوم کو دس ① مشکلات یکے بعد دیگرے پیش آئیں جو سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے دور ہوتی گئیں یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل سمیت مصر سے ہجرت کا حکم ہو گیا۔

ہجرت کے وقت بنی اسرائیل کو ہدایت:..... تو ریت میں لکھا ہے کہ رواگلی کے وقت بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہر خاندان والے بکرے یا دنبے کی قربانی کریں اگر کسی میں اس کی طاقت نہ ہو تو اپنے ہمسائے کے ساتھ شریک ہو جائے اطراف (ہاتھ پاؤں) اور سر کے علاوہ اور باقی گوشت کھالیں یعنی ان کی ہڈی نہ توڑیں علامت کی غرض سے چلتے وقت اس کا خون دروازوں پر لگا دیں گھر کے باہر کوئی چیز نہ چھوڑیں اور رواگلی کے دن اور اس کے بعد سات دن تک نان فطیر کھائیں اور فصل ربیع کے چوتھے دن مصر سے ارض مقدسہ کی طرف رات کے وقت لاٹھیاں ہاتھوں میں لے کر بوڑھے جوان اور بچے حسب ترتیب نکلیں اور کچھ رات کا کھانا بچ جائے اسے جلادیں۔

عید الفصح:..... یہ دن ان کے اور ان کی آئندہ نسلوں کیلئے عید کا دن مقرر کیا گیا اسی کو وہ لوگ عید الفصح کہتے ہیں تعریت میں بھی مذکور ہے کہ اسی رات بنی اسرائیل نے غصہ دلانے کی غرض سے قبطیوں کی دو شیراز کیوں کو قتل کر ڈالا اور ان کے موشیوں اور چوپایوں کو ہلاک کر دیا۔

بنی اسرائیل کی ہجرت:..... بنی اسرائیل کو یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ قبطیوں سے قیمتی قیمتی زیورات ادھار لے لیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور

① علامہ ابن اثیر نے اس میں سے چھ کا ذکر کیا ہے (۱) طوفان آیا تو مدتوں پانی برستا ہر تمام چیزیں پانی میں غرق ہو گئیں جب فرعون نے زیادہ پریشان ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گئے اور کہا کہ اگر یہ عذاب ہم سے اٹھالیا جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور وہ عذاب ختم ہو گیا مگر یہ ایمان نہ دے (۲) مڈیاں آئیں اس وقت بھی فرعون نے یہی چل چلے (۳) جنگلی چوہے اپنے زیادہ پیدا ہو گئے کہ تمام کھیتوں اور غلے کے انباروں کو برباد کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پھر التجا کی گئی اور یہ عذاب ان کے سروں سے ختم ہو گیا مگر وہ ایمان نہ لائے (۴) مینڈکوں کا عذاب آیا وہ اپنے کفر پر بدستور قائم رہے۔ (۵) ان پر عذاب نازل ہوا کہ فرعونوں کا پانی خون بن گیا ایک ہی گھڑے سے فرعونی اور بنی اسرائیل پانی پیتے تھے۔ بنی اسرائیل پانی پیتے تھے اور فرعونی خون پیتے تھے یہ عذاب سات دن تک رہا۔ انھوں دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اس سے بھی نجات ملی لیکن کافر کے کافر رہے (۶) ان واقعات کے بعد گھوڑے اور جواہرات اور غلے کے علاوہ تمام چیزیں سبج ہو گئیں جب اس مرتبہ بھی فرعونوں نے آپ علیہ السلام کو دھوکا دیا تو آپ کو شاق گزرا تو حکم ہجرت کا نازل ہو گیا۔ علامہ طبری نے ان چھ کا ذکر کر کے عصا اور بیضا اور قحط کا ذکر کیا ہے اس حساب سے تو ہوئے اس کے باوجود دوسریں عذاب کا پتہ نہ چلا۔ (مترجم) مگر ہو سکتا ہے کہ یہ کاتب کی غلطی ہو جس نے نو کے بجائے دس لکھ دیا۔ خود قرآن کریم میں نو نشانوں کا ذکر کر آیا ہے (شامانہ محمود)۔

رات کے وقت اپنے مال و اسباب اور مویشیوں کے ساتھ مصر سے نکل پڑے اور حضرت یوسف علیہ السلام صدیق کا تابوت نکال کر ساتھ سے یہ جیب کہ انتقال کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے وصیت کی تھی۔

فرعون کا تعاقب اور ہلاکت:..... بنی اسرائیل کی تعداد اس وقت چھ لاکھ ۱۰ یا کچھ زیادہ بیان کی جاتی ہے یہ سب دریا کے کنارے پہنچ گئے تھے کہ فرعون کو یہ خبر ملی تو اس نے فوراً مصر کے گرد و نواح کے شہروں سے کچھ فوجیں جمع کر لیں اور ان کے تعاقب میں روانہ ہو گیا جس وقت بنی اسرائیل دریا کے نیل کے ساحل پر وہ طور کے سامنے پہنچے۔ فرعون ۱۰ بھی اپنا لشکر لئے ہوئے پہنچ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنا عصا دریا پر مارا چنانچہ دریا بھٹ گیا اور سات راستے ظاہر ہو گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ اس سے گزر گئے اور فرعون اپنے لشکر سمیت ان کے تعاقب میں آگے بڑھا مگر آدھے دریا تک پہنچا ہوگا کہ موج کے تھپڑوں نے اسے اس کی فوج سمیت ہلاک کر دیا۔

بنی اسرائیل کا وامن کوہ طور میں قیام:..... بنی اسرائیل دریا عبور کر کے وامن طور میں مقیم ہو گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تسبیح میں مصروف ہو گئے وہ تسبیح یہ تھی نسبح الرب الہی الذی قهر الجنود ونبذ فرسانها فی البحر المنبع المحمود حضرت موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کی بہن مریم بھی بنی اسرائیل کی عورتوں میں سبحان الرب القہار الذی قهر الخیول رکبانها والقاها فی البحر ترتیل کے ساتھ پڑھ رہی تھیں۔

احکام عشرہ کا نزول:..... اس کے بعد موسیٰ کوہ طور پر مناجات کرنے کے لئے گئے اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور معجزات مرحمت فرمائے الواح (تختیاں) نازل کیں بنی اسرائیل کا یہ خیال ہے کہ وہ تختیاں تھیں جن میں دس کلمات (احکامات) تھے (یعنی (۱) کلمہ توحید۔ (۲) ہفتہ کے دن کچھ کام نہ کرنا (۳) والدین کے ساتھ نیکی (۴) قتل۔ (۵) زنا (۶) چوری اور (۷) جھوٹی گواہی سے بچنا۔ (۸) اپنے پڑوسی کے گھر اور (۹) عورت اور اس کے مال کی طرف بری نگاہوں سے نہ دیکھنا۔

احکام عشرہ کے نزول کے متعلق روایت:..... الواح کے نزول کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل جس وقت دریا عبور کر کے طور سینا کے قریب مقیم ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر چلے گئے اللہ جل شانہ سے باتیں کیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل اس اندام کہ ”فرعون سے ان کو نجات ملی ہے“ اس طرح سے شکر ادا کریں کہ تین دن تک برابر غسل کریں اور کپڑے دھوئیں۔ تیسرے دن طور کے ارد گرد جمع ہوں بنی اسرائیل نے اس حکم کی تعمیل کی کوہ طور پر اچانک ایل ابر چھا گیا جس میں بجلی کی چمک اور کڑک تھی بنی اسرائیل یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر جہاں پر تھے وہیں کھڑے رہ گئے۔ اس کے بعد کوہ طور کو دھوئیں نے ڈھانپ لیا اور اس کے درمیان میں ایک نور کا ستون تھا اس کے بعد ایک عظیم الرزہ محسوس ہو جس سے کوہ طور کا ہر پتھر کانپ اٹھا اور بجلی کی کڑک اور زیادہ سنی جانے لگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ بنی اسرائیل وصیتیں اور احکام شرعیہ سننے کے لئے قریب آئیں مگر بنی اسرائیل خوف کے مارے آگے نہ بڑھ سکے۔ تب یہ حکم صادر ہوا کہ حضرت ہارون حاضر ہوں اور علماء بنی اسرائیل ان کے قریب کھڑے رہیں چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی اللہ جل شانہ نے ان پر الواح نازل فرمائیں ۱۰ چالیس راتیں گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔

۱ عید الفصح عید یون کی عید کا نام ہے صحیح یہ ہے کہ وہ اس کو عید الفطر بھی کہتے ہیں (کذا قاله الطار)۔ ۲ علامہ ابن اثیر بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار بیان کرتا ہے کہ حضرت ہارون مقدمہ میں سے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ساق کے ساتھ تھے مورخ طبری کہتا ہے کہ نکلنے وقت موسیٰ کے ساتھ چھ لاکھ تیس ہزار سوار و ریش ہزار پیدل تھے ان کے عداوہ عورتیں اور بچے تھے جن کی تعداد کچھ ظاہر نہیں کی۔ نویں رات کو ہفتہ کے دن مصر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نکلے اور اس کی صبح کو فرعون کو ان کی روانگی کی اطلاع ملی۔ ۳ موسیٰ نے مصر سے نکلنے وقت بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ تم کو کتاب اللہ دی جائے گی جس میں تمام احکام درج ہوں گے بعد فرعون کی ہلاکت کے جب بنی اسرائیل طور سینا کے قریب ہو گئے تو موسیٰ سے کتاب اللہ گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل شانہ سے عرض کیا اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ پہلے تیس روز سے رکھو اور تہارت و صفائی سے رہو جب یہ مدت ختم ہو جائے گی تو تم کو کتاب عطا کر دی جائے گی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلی ذیقعدہ سے روزے رکھے ماہ کو ختم ہونے کے بعد جس وقت طور پر جانے لگے روزے کی وجہ سے منہ کی بو پسند نہ آئی آپ نے پیری اور کسی درخت کی ٹہنی توڑ کر مسواک کر لی اللہ جل شانہ نے اسی وقت وحی نازل فرمائی کہ ”کیا تم نہیں جانتے ہو کہ مجھ کو روزہ رکھنے کی وجہ سے منہ کی بو پسند اور محبوب ہے؟ تم دس روزے اور رکھو اور اس کے بعد کتاب لینے اور گفتگو کرنے کے لئے آؤ“ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذی الحج کے پہلے عشرے کے روزے رکھے اور کئی دس دن میں بنی اسرائیل گنو سالہ پرست ہو گئے یہ اس لئے کہ موسیٰ کی مدت مقررہ تیس دن کی ختم ہو گئی تھی وہ واپس نہیں آئے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بے ہوشی:..... اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا چنانچہ آپ نے دیکھنے کی تمنا ظاہر کی حکم ہوا کہ تم دیکھ نہیں سکو گے البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی اصلی حالت پر رہ جائے تو شاید تم دیکھ سکو گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پہاڑ کی طرف نظر اٹھانا تھا کہ بجلی ہاری کی تاب نہ لاسکے بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو اپنی جسارت کی معافی چاہی اس کے بعد اللہ جل شانہ نے ان کو تورات کے بہت سے ”صت“ کے احکام بتائے۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی قائم مقامی:..... حضرت موسیٰ علیہ السلام جس وقت کوہ طور پر جا رہے تھے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل میں قائم مقام بنا گئے وہ انہیں ہر حکم کی بجا آوری اور ممنوع چیزوں سے بچنے کی تعلیم کرتے تھے بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کے کہنے سے ایک گڑھا کھود کر اس میں آگ روشن کی۔ اور ان زیورات کو جو روانگی کے وقت مصر میں قبطیوں سے ادھار لئے تھے آگ میں ڈال دیا۔ اس لئے کہ وہ زیورات ان پر حرام ہو چکے تھے۔

گٹھ سالہ پچھڑے کی پوجا:..... سامری ۱ جادو گرا اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا اور اس پر کوئی چیز ۲ ڈال دی جو اس کے پاس موجود تھی جس سے وہ بجل یعنی گٹھ سالہ بن گیا چنانچہ بنی اسرائیل نے اس کی عبادت شروع کر دی۔ حضرت ہارون علیہ السلام اس خیال سے کہ بنی اسرائیل میں اختلاف نہ پیدا ہو جائے خاموش رہے۔ ۳

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی:..... موسیٰ کوہ طور سے مناجات کر کے واپس آئے تو بنی اسرائیل کو گٹھ سالہ پرست پایا اور اس کی اطلاع حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر دی گئی تھی آپ بہت برہم ہوئے اور تختیوں کو پھینک دیا۔ حضرت ہارون کے بال پکڑ کر کھینچا حضرت ہارون نے معذرت کی یہاں ام لا تاخذ بلحیتی ولا ہر اسی انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی طہ (یعنی اے میرے سر کے بال نہ کھینچو میں اس بات سے ڈر گیا تھا کہ کہیں تم یہ کہو کہ بنی اسرائیل میں تفرقہ پیدا کر دیا اور میرے حکم کا انتظار نہیں کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سن کر حضرت ہارون علیہ السلام کے بال چھوڑ دئے اور اس گٹھ سالہ کو جلا کر دریا میں پھینک دیا۔ ۴

۱ سامری کو بعض ”ہاجریموں“ میں شمار کرتے ہیں اور بعض اسے بنی اسرائیل سے کہتے ہیں۔ ۲ وہ چیز جس کو اثر رسول سے تعبیر کرتے ہیں جبرائیل کے گھوڑے کی مٹی تھی سامری نے یہ مٹی اس دن اٹھالی تھی جبکہ بنی اسرائیل درائے نیل عبور کر رہے تھے اور فرعون ان کے تعاقب میں تھا جبرائیل اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بنی اسرائیل کی مدد کے لئے آئے تھے جس طرف یہ جاتے تھے شک گھاس بنز ہو جاتی تھی سامری نے یہ دیکھ کر ایک مٹی خاک جبرائیل کے گھوڑے کے قدم کی اٹھالی تھی۔ بعض مؤرخ لکھتے ہیں کہ سامری نے ان زیورات سے تین دن میں گٹھ سالہ بنایا تھا اور بنی اسرائیل سے اس نے کہا تھا کہ هذا الہکم واللہ موسیٰ (یہ تمہارا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خدا ہے) اس وجہ سے بنی اسرائیل گمراہ ہو گئے تھے۔ لیکن یہ قول بظاہر قرآنی تفاسیر کے اجماع کے خلاف ہے ایسا نہیں ہے کہ اس نے سونے سے گھڑا بنا کر کوئی جاوٹی چیز بنادی تھی بلکہ اصل یہ ہے کہ بنی اسرائیل سے دھوکہ کر کے زیورات اپنے لئے اور ایک حقیقی اصلی گائے کا چھڑا لے آیا اور ان کو دھوکہ دیا کہ میں نے سونے سے بنایا ہے تفصیل کے لئے قصص النبیاہ از عبد الوہاب نجدی دیکھئے۔

۳ حضرت ہارون نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم لوگ فتنے میں پڑ گئے تمہارا خدا رحمان ہے تم میری اطاعت کرو چنانچہ بعضوں نے ان کی اطاعت کی اور اکثروں نے نافرمانی کی۔ ۴ گٹھ سالہ جلانے کے بعد بنی اسرائیل نے خدا کی طرف رجوع کیا اور توبہ کرنے لگے مگر اللہ جل شانہ نے ان کی توبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ یا قوم انکم ظلمت انفسکم بالاعزازکم العجل فلوبو الی باریکم فاقطلو انفسکم (یعنی اے قوم بے شک تم نے اپنے آپ پر گٹھ سالہ کی پرستش کر کے ظلم کیا چنانچہ اپنے خدا کی طرف رجوع کرو اور اپنے آپ کو قتل کرو) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر بنی اسرائیل اپنے آپ کو قتل کرنے لگے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے اسے منع فرما دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کے قتل کا ارادہ کیا مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہارون اور لعلت بھیج کر خاموش ہو گئے اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے نیک اور افضل ترین آدمیوں میں سے ہتر آدمیوں کو منتخب کر کے طور سینا کی طرف چلے گئے اس غرض سے کہ وہ ان لوگوں کو لے جا کر گٹھ سالہ پرستی کی توبہ کرائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کریں جب یہ لوگ طور سینا کے قریب پہنچے تو انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم خدا کا کلام سنتا چاہتے ہیں جناب موسیٰ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی اللہ جل شانہ نے ان کی یہ التجا قبول فرمائی اور قریب ہونے کی ہدایت فرمائی تو اس بادل کے نکلنے میں چھپ گئے جو خاص طور پر نمایاں ہوا تھا اور یہ سب اس بادل کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خدا سے ہم کلام ہو کر واپس آئے تو انہوں نے کہا بس یوم من لدن حتی سری اللہ جہوہ (البقرہ) (تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک بظاہر اللہ کو نہ دیکھ لیں گے) خدا ان کی جسارت سے ناراض ہوا اور ایک ایسی بجلی چمکی کہ جس سے سب مر گئے پھر موسیٰ کی دعا سے سب یکے بعد دیگرے زندہ ہوئے بعض مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ یہ واقعہ پہلے کا ہے بنی اسرائیل نے اس کے بعد بذریعہ خود کشی توبہ کی دہندہ مہم۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت شعیب علیہ السلام کی آمد:..... موسیٰ اور بنی اسرائیل کے نجات پانے کی خبر ان کے خسر شعیب علیہ السلام (یا بشیر) کو ملی تو وہ مدین سے چل کر اپنی صاحبزادی صفورا (زوجہ حضرت موسیٰ علیہ السلام) اس کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے بنی اسرائیل نے ان کی بہت عزت کی اس کے بعد جب بنی اسرائیل میں آپس میں جھگڑے بڑھتے ہوئے نظر آئے تو بحکم الہی آپ نے ہر سو یا پچاس یا دس آدمیوں کا ایک ایک افسر مقرر کیا جو ان کے مسائل اور آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ کرتا تھا اور خود اہم و دشوار معاملات حکم فرماتے تھے۔

قبہ عبادت و تابوت شہادت:..... اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شمشادو دیا گیا ”سلوط کی لکڑی اور چوپایوں کی کھ لوں اور بھیڑوں کی اون سے عبادت اور وحی کا قبہ بنانے اور اسے ریشم اور سونے چاندی سے مڈھنے کا حکم دیا گیا جیسا کہ اس کی تفصیلی کیفیت تورات میں مذکور ہے۔

”توریت مقدس میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور سے پہاڑ سے واپسی کے بعد حکم دیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل سے کہیں کہ خدا کے لئے شمشادو یا سلوط (شیشم) کی لکڑی کا ایک صندوق بنائیں جس کی لمبائی ڈھائی ہاتھ اور چوڑائی اور اونچائی ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ ہو اور اندر اور باہر سے اس پر سونے کے پترے چڑھائے جائیں اور اس کے گرد طلائی کلس ہوں اور چار حلقے ڈھلے ہوئے سونے کے دو ایک طرف دو ایک طرف لگائے جائیں اور شمشادہ کی لکڑی کے دو چوبیس بنا کر ان پر بھی سونا چڑھایا جائے اور چوبیس صندوق اٹھانے کے لئے ان حلقوں میں ڈالی جائیں مہندہ مہاق صندوق میں رکھا جائے (اسی صندوق کو تابوت شہادت کہتے ہیں)۔

ایک قبہ سونے کا ڈھائی ہاتھ ڈھائی ہاتھ لمبا ڈیڑھ ہاتھ چوڑا بنایا جائے اور دو کروبیوں (فرشتوں) کی صورت بن کر اس کے دونوں طرف لگا دی جائے اس صورت سے کہ دونوں قروبی آمنے سامنے ہوں ہوں ان کے پروں سے وہ قبہ ڈھکا ہوا ہو اور یہ قبہ اس صندوق (تابوت شہادت) پر رکھا جائے۔ قبہ کو کفار ”سرپوش“ کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں فرشتوں کے سامنے کھڑے ہو کر بات چیت کرتے تھے۔ اور ایک میز اسی درخت کی لکڑی کی دو ہاتھ لمبی ایک ہاتھ چوڑی ڈیڑھ ہاتھ اونچی بنائی جائے اور اس پر بھی سونے کا پانی چڑھا دیا جائے اور اس کے چاروں طرف طلائی کلس اور چار انگلی اونچی سنگیاں (کنہرے) لگائے جائیں اور اس کے چاروں پایوں کے سامنے چار حلقے سونے کے لگا کر ان میں چار چوبیس جس پر سونے کا پانی چڑھا ہو پہنا دی جائیں اور اس کے متعلق برتن، چمچے، سرپوش، پیالے، خالص سونے کے بنا کر اس پر رکھے جائیں اور اسی میز پر ہمیشہ نذر کی روٹیاں رکھی جائیں۔

اور ایک سونے کا شمع دان ”دس ہار یک کتان“ کے آسمانی، قرمزی، سرخ رنگ کے پردوں کا تیار کیا جائے اور اس میں فرشتوں کی صورتیں بنائی جائیں ہر پردہ کی لمبائی اٹھائیس ہاتھ اور چوڑائی چار ہاتھ ہو پانچ پانچ پردے ایک دوسرے سے اس طرح جوڑے جائیں کہ ایک طرف ان کے کنارے میں آسمانی رنگ کے پچاس ریشمی تکیے اور اس کے مقابل دوسری طرف پچاس گھنڈیاں لگائی جائیں تاکہ ان کے ملانے سے خیمے کی صورت بن جائے اور خیمہ کے بالائی حصہ (چھت) کے لئے گیارے پردے بکریوں کے بالوں کے بنائے جائیں جس کی لمبائی تیس ہاتھ چوڑائی چار ہاتھ پانچ پردے ایک میں اور چھ ایک میں ملا دئے جائیں چھنا پردہ خیمہ کے منہ کی طرف رہے ان میں بھی پچاس تکیے اور پچاس گھنڈیاں لگائی جائیں مگر ان کی گھنڈیاں پٹیل کی ہوں اور اس پورے خیمے کو ڈھانپنے کے لئے سرخ رنگ کی بکریوں کی کھالوں کا ایک بہت بڑا خیمہ بنایا جائے۔

اور شمشادہ ہی کے تختوں سے مسکن کے لئے بیس بیس تختے دس دس ہاتھ لمبے اور ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ چوڑے جن کے چالیس پائے چاندی کے ہوں

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) بہر کیف جب حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لے کر بنی اسرائیل کے پاس آئے اور انہوں نے اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل فلسطین کے پہاڑ کا ایک کھڑا ایک مربہ میل کے برابر ان کے سر پر ایک قد آدم کے فاصلے پر معلق کر دیا اور انہیں ان کے سامنے آگ دکھادی اور پیچھے سے دریا آگیا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا حدود ما اتیکم بقوة واسمعو (یعنی جو چیز ہم تم کو دیتے ہیں اس کو مضبوطی سے چرو اور سنو اور نہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا اور تم اس دریا میں ڈوبنے جاؤ گے آگے بھاگ نہ سکو گے کیونکہ آگ تم کو جلا دے گی بنی اسرائیل یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور مجبور ہو کر راضی ہو گئے اور بعد سے میں گریز سے گریز گئیں انہیں سے پہاڑ کو دیکھتے رہتے چنانچہ یہودیوں میں یہ رسم جاری ہو گئی کہ سال بھر میں ایک مرتبہ ایک رخ سے عہدہ کرتے تھے اس کے بعد بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے اپنے چچا زاد بھائی کو قتل کر دیا صبح کو قتل کی تلاش ہونے لگی قاتل کا پتہ نہیں مل رہا تھا اللہ جل شانہ نے گائے کی قربانی کا حکم دیا بنی اسرائیل اس پر سوال کرنے لگے اللہ تعالیٰ ان پر سخت قید لگا تا گیا یہاں تک کہ اس صفت کی گائے ایک ہی ملی اس قیمت پر کہ اس کی کھال میں سونا بھردیا جائے مجبوراً بنی اسرائیل نے اس گائے کو خرید لیا اور اس کو ذبح کر کے کی زبان یا کسی اور عضو سے مقتول کو مراد وہ حکم ابھی سے زندہ ہو گیا اور یہ بیان کر کے کہ مجھے فلاں شخص نے مارا ہے اس کے بعد دوبارہ مر گیا۔

شمال جنوب کی طرف اور مغرب کی جانب چھ تختے اور دونوں کونوں میں دو تختے جن کے نیچے سولہ پائے چاندی کے لگے ہوں رکھے جائیں اور یہ سب تختے سونے کے ٹڈھے جائیں اور یہ مسکن اسی طرح کھڑا کیا جائے جیسا کہ ”طور سینا پر“ دکھایا گیا ہے۔

اور ایک اور پردہ ”باریک کتان کا“ تیار کر لیا جائے جو آسمانی قرمزی اور ارغوانی رنگ کا ہو اور اس پر فرشتوں کی تصویریں بنی ہوں اور شمشاد کے چار ستونوں پر لٹکا دیا جائے جو سونے سے منڈھے ہوں اور ان ستونوں میں سونے کے حلقے ہوں تاکہ پردے کی گھنٹیاں ان میں پرودی جائیں اور اس کے پیچھے ”تابوت شہادت“ اور اس پر ”قبہ شہادت“ (یعنی کفارہ کا سرپوش) رکھا جائے اور میز پر پردہ کے باہر اور شمع دان میز کے سامنے مسکن کے شمال کی جانب رکھا جائے۔

اور ایک قربان گاہ (مذبح) شمشاد ہی کی لکڑی کا بنایا جائے جس کی لمبائی اور چوڑائی پانچ پانچ ہاتھ اور بلندی تین ہاتھ ہو اور اس کے چاروں کونوں پر سینک بنا کر پتیل چڑھا دیا جائے اور ایک آتش دن پتیل کا جالی دار بنایا جائے اور اس کی راکھ کے لئے پتیل کی پھاؤڑیاں، پیالے، سیخیں اور انگلیٹھیاں بنائی جائیں اور جالی کے چاروں کونوں پر چار حلقے پتیل کے بنا کر قربان گاہ کے اندر لٹکا دیا جائے اور قربان گاہ کے اٹھانے کے لئے شمشاد کی چوبیس پتیل سے منڈھی ہوئی تیار کی جائیں اور قربان کے آگے ایک صحن ہو جس کی لمبائی سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی پانچ ہاتھ کی ہو صحن باریک کتان کے پردوں سے بنایا جائے جس کے پائے اور میخیں پتیل کی ہوں اور مسکن کے سارے برتن پتیل ہی کے ہوں اس کے لیے بنی اسرائیل کو حکم دے کہ زیتون کا خالص تیل شمع دان کے روشن کرنے کے لئے لائیں اور تابوت شہادت کے پردے کے باہر ہارون علیہ السلام اور ان کے بیٹے صبح شام تک قربان گاہ کو آراستہ کریں۔ یہی دستور العمل بنی اسرائیل میں نسلا بسل جاری و قائم رہے۔ (مترجم)

قبہ عبادت:..... یہ ”قبہ عبادت“ وحی فصل ربیع کے پہلے دن نصب کیا گیا اور اس میں ”تابوت شہادت“ رکھا گیا تو ریت میں لکھا ہے کہ ”قبہ عبادت“ گوسالہ پرستی سے قبل“ پہلے موجود تھا اور وہ خانہ کعبہ کی حیثیت رکھتا تھا اسی کی طرف اور اسی میں بنی اسرائیل نمازیں پڑھتے تھے اور اسی کے ذریعے تقرب حاصل کرتے تھے قربان گاہ کی ساری خدمت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت ہارون علیہ السلام کے سپرد کی گئی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس میں داخل ہوتے تھے تو بنی اسرائیل اس کے ارد گرد کھڑے ہوتے تھے اور ایک بادل کا ٹکڑا اس کے دروازے پر نمودار ہوتا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑتے تھے اللہ جل شانہ اسی بادل کے ٹکڑے سے ہم کلام ہوتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے سامنے خاموش کھڑے رہتے تھے جب کوئی حکم الہی صادر ہوتا تھا اس سے بنی اسرائیل کو آگاہ کرتے تھے اور جب کبھی بنی اسرائیل میں کسی بات پر جھگڑا ہو جاتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم بناتے تھے اور اگر یہ فیصلہ نہ کر پاتے تو وہ اسی قبہ و قربان کے پاس آتے اور تابوت کے پاس فرشتوں کے سامنے خاموش کھڑے ہو جاتے اور مناجات کرتے تھے تب وحی نازل ہوتی اور مقدمات کا فیصلہ ہو جایا کرتا تھا۔

بنی اسرائیل کی شام روانگی:..... بنی اسرائیل شام سے نکل کر ”سینا“ کے میدان میں گرمی کے موسم کے شروع میں آئے تھے اور تقریباً تین مہینے مقیم رہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبال شام اور بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و حضرت اٹھ و یعقوب علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روانگی کے وقت بنی اسرائیل کو شمار کیا تو بیس سال کی عمر سے اس عمر تک کہ آدمی جو صلح ہو سکتے تھے چھ لاکھ یا اس سے کچھ زیادہ تھے پھر جہاد کے لئے لشکر کو آراستہ کیا مہینہ اور میسرہ مرتب کر کے ہر قوم کے لئے جگہ مقرر فرمادی ”تابوت شہادت“ اور قربان گاہ کو قلب میں رکھا اور اس کی خدمت بنی لاوی کو حوالے کر کے جنگ و قتال سے بری کر دیا اور ”بریہ فاران“ کی طرف بڑھے۔

بنی اسرائیل کی پریشانی:..... فاران کے قریب پہنچ کر بارہ قومس سے بارہ ۱ آدمیوں کو قوم جبارین کو خبر لانے کے لئے روانہ کیا یہ لوگ جس

۱ بارہ قومسوں سے بارہ اشخاص جن کو موسیٰ نے قوم جبارین کے ملک میں جاسوسی کے لئے بھیجا تھا ان کے نام اور قوم یہ تھے بنی روبن، سوع بن ذکور، بنی شمعون، صفت بن حوری، بنی یہودا سے کالب بن یوفنا، بنی اسکار سے اجاب بن یوسف، بنی دان سے عیسیٰ بن جملی، بنی اشیر سے سلور بن میکائل، بنی افراہیم سے یوشع بن نون، بنی بنیامین سے فلسے بن رنہ، بنو یون سے جدی ایل بن سودی، بنی منشی سے جدی بن سوی، بنی یغالی سے نحسی بن وئی، بنی جد سے جواہل بن ماکہ۔

وقت کنعین اور عمالقہ کے شہروں میں پہنچے ان کی عظمت ❶ اور جلال دیکھ کر گھبرا گئے، نامید اور افسردہ دل ہو کر واپس آئے اور بنی اسرائیل کو نڈ قوت و سطوت سے آگاہ کیا مگر یوشع بن نون بن الیشابن عمیہون بن بارص بن لعدان بن ناحس بن ثالح بن اریشف ابن رافع بن یریع بن فراہیم بن یوسف علیہ السلام اور کالب بن یوفنا بن حصرون بن بارص بن یہودا بن یعقوب نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون سے ان کے حالات بیان کئے۔ یہ دونوں وہی لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے انعام خاص سے سرفراز فرمایا تھا۔

بنی اسرائیل کا بیت المقدس جانے سے انکار:..... بنی اسرائیل کنعانیوں اور عمالقہ کی سطوت کی کیفیت سن کر ڈر گئے اور ان سے لڑنے اور ارض مقدس کی طرف جانے سے انکار کر دیا ❷ جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو دوسروں کے ہاتھوں ہلاک نہ کر دے۔ مدہجیل شانہ نے ان کی اس نافرمانی پر سخت ناراضگی ظاہر کی اور ان لوگوں کو کالب اور یوشع کے علاوہ ارض مقدس میں داخل ہونا حرام کر دیا۔

بنی اسرائیل پر عتاب الہی:..... چنانچہ بنی اسرائیل چالیس سال تک سینا اور فاران کے میدان میں شراۃ پہاڑ سرزمین سعیر ررب اور شوبہ کے درمیان حیران و پریشان پھرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے پیچھے اللہ تعالیٰ سے اس کے رحم اور شفقت کا سوال کرتے رہے اور ان کی سختیوں کو خدا سے دعا کر کے دور کرتے رہے انہی ایام میں بنی اسرائیل نے بھوک کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے من ❸ (یہ سفید رنگ کے دانے دھنئے کے دانوں کی طرح زمین پر پھیلے ہوئے ملتے تھے) نازل فرمایا بنی اسرائیل اس کو پیس کر اس کی روٹیاں پکا کر کھاتے تھے اس کے بعد ان کو گوشت کی خواہش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے سلویٰ (یہ ایک قسم کے پرندے تھے جو دریا کی جانب سے آتے تھے) اعرصے تک یہ من کی روٹیاں ورسوی کے کباب کھاتے رہے پھر بنی اسرائیل نے پانی مانگا موسیٰ کو پتھر پر عصا مارنے کا حکم ہوا جس سے بارہ چشمے نکل آئے۔

ان واقعات کے بعد قووح الصبیر بن قاہٹ ❹ (موسیٰ بن عمران بن قاہٹ کے چچا زاد بھائی) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخفی شروعات کر دی

❶ عداۃ ابن اثیر لکھتا ہے کہ کنعانیوں کے شہر میں جب یہ لوگ پہنچے تو سب سے پہلے عوج بن عسق سے ملاقات ہوئی یہ انہی میں سے تھا وہ ان سب کو بغل میں دبا کر پنی بیوی سے پاس لے گیا اور کہنے لگا کہ ”تو دیکھتی ہے کہ یہ لوگ ہم سے لڑنے کے ارادے سے ہیں حالانکہ میں چاہوں تو ان کو اپنے پاؤں سے روند ڈالوں“ اس کی بیوی نے اسے اس فعل سے منع کیا اور یہ کہا کہ انہیں چھوڑ دے تاکہ یہ پنی قوم میں جا کر یہ واقعہ بیان کریں چنانچہ عوج بن عسق نے انہیں چھوڑ دیا راستے میں ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر یہ واقعہ بنی اسرائیل سے بیان کیا گیا تو وہ بددین جائیں گے اس وجہ سے بنی اسرائیل سے نہ بیان کیا جائے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون سے بیان کیا جائے مگر جس وقت یہ لوگ بنی اسرائیل میں پہنچے تو دس نے عہد توڑ دیا اور ہر شخص سے یہ واقعہ بیان کیا لیکن کالب اور حضرت یوشع علیہ السلام اپنے عہد پر قائم رہے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون سے بیان کیا۔ ❷ اس واقعہ کو جناب باری تعالیٰ یس قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ جب موسیٰ نے کہا ہا یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التي كتب الله لكم ولا تردوا علی ادبارکم فتقلدوا حسریں (اماندہ ۲۱) (اے میری قوم داخل ہوزمین پاک میں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھا ہے اور نہ پھر جاؤ اپنی پیٹھ پھیر کر ورنہ لوگوں کے نقصان اٹھا کر) قالو یوموسیٰ ان فیہا قوم ما جبارین وان لن ندخلہا حتی یخرجو منها قانا داخلون (المائدہ ۲۲) (ان لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰ اس میں قوم جبارین ہیں ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اس سے نکلیں گے چنانچہ جب وہ اس میں سے نکل جائیں گے تو ہم ضرور اس میں داخل ہوں گے) فقال رجال من الدین یحافون انعم الله علیہا ادخلوا لباب قاد دحتموہ لانکم عابون (المائدہ ۲۳) (اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو) قالو یوموسیٰ ان تد کلہا ابداماً دامو فیہا قادیات وریثک فقاتلو ما ھب وین قوم الصسفین (المائدہ ۲۴) (ان لوگوں نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اس میں رہیں گے لہذا تو جائے اور تیرا رب جائے اور دونوں نریں ہم یہیں بیٹھے ہیں) فقال ربی الی لا املک الا نفسی و اخی فافرق بیننا و بین الصسفین (المائدہ ۲۵) (حجرت موسیٰ نے کہا کہ اے رب بے شک میں سوائے اپنی ذلت و ربھائی کے کسی پر اختیار نہیں رکھتا ہوں پس جدائی ڈال دے ہمارے اور نافرمان قوم کے درمیان) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا فافہا محرمۃ علیہم اربعین سۃ ینہوں فی الارض فلا تاس عی القوم الصسفین (المائدہ ۲۶) (بے شک وہ زمین مقدس ان پر چالیس برس کے لئے حرام کر دی گئی ہے وہ سرگرداں زمین میں پھریں گے پس تو نافرمان قوم پر افسوس نہ کر) (چھپا رہ سورۃ مائدہ) ❸ من سلویٰ کے اترنے سے پہلے بنی اسرائیل نے دھوپ کی شکایت کی تھی کیونکہ ان کے خیمے پھٹ گئے تھے ورنہ چوپ سے ان کو نہیں پی سکتے تھے اندہجیل شانہ نے ان پر سایہ کرنے کے لئے بادل کا ٹکڑا بھیج دیا جیسا کہ آیہ کریمہ ظللنا علیکم والغمام (البقرہ ۵۷) (یعنی ہم نے تم پر ابر کا سایہ کر دیا) سے ظاہر ہوتا ہے۔ ❹ قووح الصبیر کے ساتھ اس مخفی شروعات میں واہن، ابیرام، اون بن قلیت اور ڈھائی سو بنی اسرائیل کے نامی گرامی سردار شریک تھے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم اس وجہ سے نافرمانی کر رہے ہو کہ تمہارے افضل کہتے ہو نہ تم نے ہمیں انگور کے باغ اور سرسبز کھیت میراث میں دے دیں ہم کو وہاں لائے جہاں شہد اور دودھ کا دریا بہتا ہو تم ہمیں اس زمین سے نکال دے گے جس میں دودھ اور شہد کے دریا بہتے تھے (یعنی مصر سے) تاکہ اس بیابان میں ہم سب کو ہلاک کر دے اس پر طرہ یہ ہے کہ خود کو افضل ہی کہتے ہو (توریت)۔

اور ان کی شان کے خلاف نامناسب کلمات کہنے لگا۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ اس کے ساتھ مل گیا چنانچہ اللہ جل شانہ کے حکم سے زمین پھٹ گئی اور تمام مخالفین اس میں دھنس گئے اس کے بعد بنی اسرائیل نے دشمنوں کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں روکا مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آئے اور عمالقہ کے پہاڑوں پر چڑھ گئے فریقین میں لڑائی ہوئی چنانچہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور شکست دے دی حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لئے استغفار کرتے رہے۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات:۔۔۔ پھر ملک ”اروم“ سے ارض مقدسہ میں اسی ملک سے ہو کر جانے کی اجازت طلب کی مگر اس نے راستہ دینے سے انکار کر دیا اور ارج مقدسہ تک نہیں جانے دیا اس کے بعد حضرت ہارون کا ایک سو تیس سال کی عمر میں مصر سے نکلنے کے چالیسویں سال انتقال ہو گیا بنی اسرائیل کو ان کے انتقال کا سخت صدمہ ہوا کیونکہ حضرت ہارون ان پر بہت عنایت کرتے تھے اور ان سے بہت محبت رکھتے تھے حضرت ہارون کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے ”عیزاران“ ان کے قائم مقام بنے۔ ①

بنی اسرائیل کے معرکے:۔۔۔۔۔ پھر بنی اسرائیل نے کنعانیوں کے ایک بادشاہ سے جنگ لڑی اور اسے شکست دی اس کا مال و اسباب اور جو چہچہ ان کے ساتھ تھا لوٹ لیا اور ”سیون“ بادشاہ عمور (کنعان) سے اس کے ملک سے ہو کر ارض مقدسہ جانے کی اجازت مانگی مگر سیون نے اس سے انکار کر دیا اور اپنی قوم کو جمع کر کے بنی اسرائیل سے جنگ کی بنی اسرائیل نے اسے بھی شکست دے دی اور اس کے ملک پر حدود بنی عمون تک قبضہ کر لیا اور وہیں جا کر ٹھہر گئے۔ یہ شہر ”ہنوموآب“ کے تھے ان پر کسی زمانے میں ”سیون“ قابض ہو گیا تھا اس کے بعد یہ لوگ کنعان کے ایک بااثر شخص ”عوج بن عقیق“ ② اور اس کی قوم سے لڑے اس کے بعد اس کی اولاد کو قتل کر دیا اور اس کے ممالک میں سے اردن کے اطراف ”ریحا“ تک خود وارث اور مالک بن گئے ”بنی موآب“ کا بادشاہ ان واقعات کو سن کر بنی اسرائیل سے اتنا خوف زدہ ہو گیا کہ اس نے بنی مدین سے مدد مانگ لی اور انہیں اپنا معین و حامی بنا کر ”بلعام بن باعور“ ③ سے دعا کی درخواست کی ”بلعام بن باعور“ ایک ”زاحد اور مستجاب الدعوات“ اور خواہوں کی تعبیر بیان کرنے والا شخص تھا ”بنی عمون و بنی موآب“ کے علاقوں کے درمیان رہتا تھا جس وقت اس نے ”موآب“ کے بادشاہ کے ساتھ بلند اور اونچے مقام پر چڑھ گیا۔ اس نے اس کو بنی اسرائیل کی لشکر گاہ دکھائی اس نے ان کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اٹھا ”یہ لوگ موصل تک قابض ہو جائیں گے اس کے بعد ایک گروہ روم سے نکلے گا وہ ان پر غالب آجائے گا“ بادشاہ کو بلعام کی راتوں پر غصہ آیا اور وہ اپنے شہر واپس چلا گیا۔

بنی اسرائیل پر عذاب الہی:۔۔۔۔۔ پھر بنی اسرائیل ”موآب“ اور مدین کی عورتوں کے ساتھ بدکاری میں مبتلا ہو گئے۔ تو اللہ جل شانہ نے ان پر عذاب نازل فرمایا اور ان میں طاعون کی بیماری پیدا کر دی جس سے چوبیس ہزار بنی اسرائیل مر گئے ایک دن ”نحاص بن عیزار بن ہارون“ ایک بنی اسرائیل کے خیمے میں گھس گئے اس وقت وہ بنی مدین کی ایک عورت کو ساتھ لئے ہوئے سو رہا تھا ”نحاص“ کو اتنا غصہ آیا کہ برداشت نہ کر سکے اور اس

① حضرت ہارون کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل یہ رنگ لائے اور یہ کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو حسد کی وجہ سے قتل کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ سن کر سخت رنج و غصہ پیدا ہوا اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی خدا نے آپ کی دعا قبول فرمائی حضرت ہارون کا تابوت زمین و آسمان کے درمیان دکھائی دیا حضرت ہارون خدا کے حکم سے گویا ہوئے کہ مجھ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہیں مارا میں اپنی موت خود مرا ہوں تب کہیں جا کر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جان چھوڑی اور ان کی قصد یق کی۔ (ابن اثیر) ② عوج بن عقیق یا عقیق اتنا طویل قامت تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد دس گز تھا اور اتنا ہی ان کا عصا تھا اتنا ہی آپ نے جست لگائی تب کہیں جا کر عوج کی پٹھنیوں پر چوٹ آئی اور وہ گر پڑا اس کی عمر تین ہزار سال بتائی جاتی ہے (ابن اثیر) ③ بلعام بن باعور حضرت لوط کی اولاد میں سے تھا اس نے پہلے دن بنی اسرائیل پر بدعا کرنے کے لئے استخارہ کیا ممانعت آئی دوسرے دن امراء بنی ”موآب“ کے کہنے پر استخارہ کیا چنانچہ اس نے بنی ”موآب“ کی التجا قبول کرنے سے انکار کر دیا ”بنی موآب“ اس کی بی بی کے پاس گئے اور ہچھ دے کر اس کے ذریعے سے بلعام بن باعور کو مجبور کیا چنانچہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر چلا اس کا گدھا راستے میں تین بار بیٹھ گیا۔ مجبور ہو کر اس نے گدھا چھوڑ دیا اور پیدل ان کی طرف بنی اسرائیل کی لشکر گاہ دیکھنے کے لئے گیا۔ جب بدعا کرنے کا ارادہ کرتا تھا اس کی زبان میں لکنت آگئی۔ دوبارہ یہی سا ہی ہوا تیسری بار اس کی زبان سینہ تک لٹک آئی تب ”بلعام بن باعور“ نے کہا کہ مجھ سے دنیا اور آخرت دونوں گئیں اب سوائے مکاری اور حیلہ کے کچھ کام نہیں چلے گا اس کے بعد اس نے ”بنی موآب“ کو رائے دی کہ وہ اپنی عورتوں کو بنی اسرائیل میں خرید و فروخت کے لئے بھیج دیں اگر ان میں سے ایک نے بھی ان کے ساتھ زنا کر لیا تو کامیابی کی صورت نکل آئے گی ”بلعام“ کی اس رائے کو بادشاہ بنی ”موآب“ نے پسند کر لیا اور اس پر عمل درآمد کیا اس لئے بنی اسرائیل میں زنا پھیل گیا ”اور بلعام بن باعور“ بارگاہ ایزدی سے مردود قرار پایا۔ (ابن اثیر)۔

کے بعد ایک ایسا نیزہ مارا کہ دونوں چھد گئے اس کے بعد بنی اسرائیل سے قہر مٹ گیا اور طاعون دور ہو گیا۔

بنی اسرائیل کی جنگیں اور کامیابیاں:..... اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیزار (عزیز) بن ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل شمار کرنے کا حکم دیا گیا چالیس سال مدت پوری ہو جانے اور بنی اسرائیل کے اس گروہ کے فنا ہونے کے بعد جس پر ارض مقدسہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا (بنی مدین پر جنہوں نے کہ بنی "موآب" کی مدد کی تھی حملہ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارہ ہزار بنی اسرائیل کو فخاص بن عیزار کی ماتحتی میں بنی مدین کی طرف روانہ کیا بنی مدین بے جگری سے لڑے اور مسلسل بنی اسرائیل کے حملے کا جواب دیتے رہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل کامیاب ہو گئے اور انہوں نے ان کے بادشاہ کو قتل کر دیا ان عورتوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کے اموال کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ پھر بنی مدین اور مدین اور بنی موآب کے ممالک بھی چھین لئے اور انہیں تقسیم کر کے اردن کے کنارے جا کر مقیم ہو گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات:..... اللہ جل شانہ نے فرمایا "میں سے تم کو اردن سے فرات تک کا مالک بنا دیا جیسا کہ تمہارے آباء اجداد سے وعدہ کیا تھا" اور کسی مصیبت سے بنی اسرائیل کو "عیصو" سے لڑائی کرنے سے منع کر دیا اور ان کی شریعت اور احکام اور وصایا کی تکمیل کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک سوئس سو ۱ کی عمر میں اپنے جوار رحمت میں بلا لیا اور یوشع سے عہد لیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کے ساتھ ارض مقدسہ جائیں اور وہیں قیام

۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بال گھنگریالے قد اونچا اور غصہ تیز تھا ان کی زبان کے کنارے پر ایک داغ تھا جس کی وجہ سے کچھ لکنت تھی "قارون بن یصھر بن قاہط" آپ ہی کے زمانے میں بلکہ آپ کا چچا زاد بھائی تھا یہ بہت دولت مند شخص تھا اس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے خزانوں کی کنجیں چالیس فغروں پر لڑی جاتی تھیں اس نے کثرت مال و خزانہ کی وجہ سے بغاوت اختیار کر لی لوگوں نے اسے لاکھ سمجھایا مگر اس نے ایک نہ مانی حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس گئے اور اسے زکوٰۃ دینے کی ہدایت کی اور یہ فرمایا کہ ہر ہزار دینار میں سے ایک دینار اور اسی طرح ہر ہزار چیز میں سے ایک اسی چیز کی زکوٰۃ نکالنی چاہیے۔ قارون نے جب حساب کیا تو زکوٰۃ کا مال بے حساب بن گیا چنانچہ اس کی ماں سے محبت نے زکوٰۃ دینے سے روک دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زنا کی تہمت لگانے کے لئے تیار ہو گیا اور ایک عورت کو تیار کر لیا چنانچہ ایک دن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اوغظ فرما رہے تھے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا تہمت لگانے پر کوڑے پڑیں گے اور زانی کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر شادی شدہ ہوگا تو سنگسار کیا جائے گا قارون یہ سن کر بول اٹھا کہ اگر تم نے ہی یہ کیا ہو تو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میری بھی یہی سزا ہوگی۔ قارون نے یہ سنتے ہی عورت کو بلا لیا جسے پہلے سے تیار کر رکھا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عورت سے کہا کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں اس کی جس نے تو ریت نازل کی کیا میں نے تیرے ساتھ وہی کام کیا ہے جو یہ سب کہہ رہے ہیں؟ اس عورت نے کہا کہ نہیں بلکہ انہوں نے یہ بات کہنے پر مجھے مار دیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ سن کر سخت غصہ آیا اور آپ نے زمین سے فرمایا خذیم (یعنی ان کو پکڑ لے) زمین پھٹ گئی اور قارون دھنسنے لگا اور بار بار "اے موسیٰ مجھ پر رحم کر" کہتا رہا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے کہنے پر خیال نہ فرمایا حتیٰ کہ وہ سب کے سب زمین میں دھنس گئے۔ ان عجائبات میں سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں واقع ہوئے تھے اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک یا فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات تھی۔ مؤرخ ابن خلدون نے شاید شہرت کی وجہ سے سے ترک کر دیا ہے۔ بعض مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ جس موسیٰ کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی وہ یہ موسیٰ بن عمران نہ تھے بلکہ وہ مناسن یوسف کی اولاد میں سے تھے مگر عام طور پر یہ فقہ و مفسرین اس کے خلاف بیان فرماتے ہیں اور صاف لفظوں میں لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بن عمران جن پر تو ریت نازل ہوئی تھی وہی حضرت خضر سے ملے تھے۔

ان کا قصہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام ابن اسرائیل میں بیٹھے ہوئے وعظ فرما رہے تھے دوران وعظ ایک شخص نے کہا کہ اے کلمہ اللہ آپ رونے زمین میں سب سے بڑے عالم ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے خدا تعالیٰ نے اسی وقت وحی نازل فرمائی "میرا ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تجھ سے بڑا عام ہے" حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ سن کر ان سے ملنے کا شوق پیدا ہو گیا اور حسب ہدایت باری حضرت یوشع علیہ السلام کو ہمراہ لے کر خضر سے تعیم کی غرض سے ملنے کے لئے گئے اور ان کے ساتھ دریا کے راستے روانہ ہوئے پہلے واقعہ یہ پیش آیا کہ خضر نے کشتی سے اترنے کے وقت اس میں سوراخ کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فوراً اعتراض کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ اقل لك انك لن تسطع معي صبراً (الکہف ۷۵) (یعنی کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے گا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے معاف کر دیں میں بھول گیا تھا اب ایسا نہ ہوگا اس کے بعد تھوڑی دور چل کر چند بچے کھیلنے نظر آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان میں سے ایک کو مار ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر اعتراض کر دیا حضرت خضر نے پھر اس توں کی پھر یاد دہانی کرائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عذر کو انہی کی اور یہ کہا اب اگر پھر میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے اپنے سے جدا کر دیجئے گا اس کے بعد آگے بڑھے بھوکے پیاسے گاؤں میں پہنچے گاؤں والوں نے طلب کرنے کے باوجود ان کو کھانا نہ دیا گاؤں کے باہر نکلے تو سر راہ ایک نیڑھی دیوار نظر آئی حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو سیدھا رویا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ضہانہ ہو کر پھر اعتراض کر دیا تو حضرت خضر نے حسب وعدہ ہذا فراق یسنی و یسنک (الکہف ۷۸) (یعنی اس وقت مجھ سے اور تجھ سے جدائی ہے) کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ہمراہی سے عیدہ کر دیا اور عیدگی کے وقت ان تینوں باتوں کا سبب بتایا کہ کشتی توڑنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ غریب کی تھی وہ لوگ اس کے ذریعے سے (بقیہ گلے صفحہ پر)

پزیر ہوں اور اس شریعت پر جو ان پر فرض کی گئی ہے عمل کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تکفین کے بعد سرزمین ”موآب“ کی وادی میں دفن کر دیا گیا ان کی قبر کو آج تک کوئی نہیں جانتا۔

بلعام بن باعور: طبری کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال عمر پائی ”عہد افریدوں“ میں بیس سال اور زناہ حکومت ”منوچہر“ میں ایک سو سال تک رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام ”ریحا“ کی طرف بڑھے اور قوم جبارین کو شکست دی۔ ”بلعام بن باعور“ جباریوں کے ساتھ تھا اس نے حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے بددعا کی مگر قبول نہ ہوئی اور اپنی قوم جبارین پر لوٹا دی گئی سدی کہتا ہے کہ ”بلعام بن باعور“ جباریوں کے ساتھ تھا اس نے حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے بددعا کی مگر قبول نہ ہوئی اور اپنی قوم جبارین پر لوٹا دی گئی سدی کہتا ہے کہ ”بلعام بن باعور“ بلقاء کا رہنے والا تھا وہ اسم اعظم جانتا تھا کنعانیوں نے اس سے دُعا کی خواہش کی پہلے تو اس نے انکار کیا مگر جب کنعانیوں نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے ان کو التجا قبول کر لی اور بنی اسرائیل کے لئے ”جبل حسان“ پر چڑھ کر بددعا کی اللہ جل شانہ نے اس کی بددعا لوٹا دی تعزیت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ”بلعام بن باعور“ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں تھا اور انہی کے عہد میں مارا گیا۔

بنی اسرائیل کا شام پر قبضہ: سدی ”اریحا“ کی فتح اس طرح لکھتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام تابوت شہادت ہمراہ لے کر بنی اسرائیل کے ساتھ نہر اردن عبور کر کے کنعانیوں سے صف آراء ہوئے لڑائی کے دن آفتاب غروب ہو گیا تھا یوشع کی دُعا سے آفتاب ٹھہر گیا کہاں تک کہ کنعانیوں کو شکست ہوئی اس کے بعد وہ ”ریحا“ کا چھ مہینے تک محاصرہ کئے رہے ساتویں مہینے بنی اسرائیل نے ایسا طاقت ور حملہ کیا کہ شہر پناہ ٹوٹ گئی اور بنی اسرائیل شہر میں داخل ہو گئے اور اہل شہر کو گرفتار اور قتل کر دیا اور محلات کو جلا دیا اور آپس میں کنعانیوں کے ممالک کو تقسیم کر لیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

حضرت یوشع علیہ السلام کی شامی عمالقہ سے جنگ: سوانح کی کتب گواہی دے رہی ہیں کہ عمالقہ (جو شام میں تھے) جن سے حضرت یوشع علیہ السلام لڑے اور ان کے سب سے آخری بادشاہ کو قتل کر ڈالا اس کا نام سمیدع بن ہوبر بن مالک تھا۔ حضرت یوشع علیہ السلام اس سے اور بنی مدین سے انہی کے ممالک میں لڑے تھے۔ اسی واقعہ کی طرف عوف بن سعید البحر ہی اشارہ کرتا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ابن ہوبر غلٹی کا مقام ایلہ میں گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ یہود کے لشکروں نے اس پر حملہ کیا جن کی تعداد اسی ہزار تھی لان میں بعض بے زرہ تھے اور بعض زرہ پہنے ہوئے تھے۔

عمالقہ کا نسب: ”عمالقہ“ کے نسب کے بارے میں جتنا علماء نسب کا اختلاف تھا اسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور بلاشبہ یہ لوگ عملیق بن لاویا عمالق بن الیفاذ بن عیصو ثانی کی نسل سے ہیں۔ بنی اسرائیل اور علماء عرب کا یہی خیال ہے۔

دوسرے گروہ جو شام میں ان دنوں موجود تھے ان میں سے اکثر بنی کنعان سے تھے جن کا تذکرہ ان سے پہلے ہو چکا ہے اور ان کی شاخوں کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ ”بنی اردم اور بنی موآب“ جو حضرت لوط کی نسل سے ہیں اور تیسرے ان میں سے ”اہل یسعیہ اور اہل جبال شرآت“ ہیں اور یہ کرک اور شوبک و بلاق کے علاقے ہیں پھر بنی فلسطین ”بنی حام“ میں سے حکمران بنے ان کے بادشاہ کا نام ”جالوت“ تھا اور وہ کنعانیوں میں سے تھا۔ پھر بنی مدین اور عمالقہ کے حکمران بنے۔

چونکہ بنی اسرائیل کو کنعانیوں کے علاوہ ممالک کے دوسرے شہروں کی طرف بڑھنے کی اجازت نہ تھی لہذا انہی ممالک پر انہوں نے قبضہ کر لیا اور اسی کو آپس میں تقسیم کر لیا اور اسی کی ان کو میراث ملی اور گیر کنعانیوں کے ملک میں ان کو سوائے معمولی سے اختیار کے کوئی بات حاصل نہ تھی۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) معاش پیدا کرتے تھے اگر وہ درست رہتی تو بادشاہ اس کو جبراً لے لیتا۔ کیونکہ وہ ہر کشتی کو ظلم و ستم کی وجہ سے گرفتار کر لیتا تھا۔ اور بچے کو مارنے کی جہ یہ تھی کہ اس کے ماں باپ مسلمان تھے اور یہ بت پرست اور بد معاش بننا اور اس کے کفر سے ان کو صدمہ پہنچنے کا ہم کو خیال ہوا اس لئے اسے ہم نے مار ڈالا۔ اور یواریسیدھی اس جہ سے کر دی گئی کہ اس کے نیچے دو تیشوں کے خزانے تھے اور ان کے ماں باپ نیک کردار لوگ تھے خدا تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ جوانی کے بعد اپنے خزانے خود لے لیں اس جہ سے اس کو سیدھا کر دیا جس کے بعد خود حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت یوشع علیہ السلام سمیت مصر واپس آ گئے۔

بنی اسرائیل کا حجاز پر حملہ:..... کتب اخبارین میں تحریر ہے کہ بنی اسرائیل نے ملک شام پر قبضہ کرنے کے بعد چند لوگوں کو حجاز پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا وہاں عماقہ کا ایک قبیلہ رہتا تھا جو ”جاسم“ کے نام سے مشہور تھا اور ان کے بادشاہ کا نام ”ارم بن ارم“ تھا۔ بنی اسرائیل نے اس کو اور اس کی قوم کو زیر کر لیا اور فتح یابی کے بعد شام کی طرف واپس چلے گئے لیکن شام کے بنی اسرائیل نے فاتح گروہ کو شام میں داخل نہ ہونے دیا اور مجبور کر کے جز اور یشرب (مدینہ) کے علاقوں کی طرف جنہیں انہوں نے فتح کیا تھا واپس بھیج دیا چنانچہ ان لوگوں نے شام سے واپس ہو کر فتح کی تکمیل کی اور قیام پذیر ہو گئے انہی کی آخری نسلوں میں سے خیر و قریط کے یہود ہیں۔ لیکن بعض یہودی اس واقعہ کا اعتراف نہیں کرتے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ”طالوت“ کے زمانہ حکومت میں پیش آیا تھا۔ واللہ اعلم

بنی اسرائیل کی امارت

بنی اسرائیل کی سیاسی حالت:..... حضرت یوشع علیہ السلام کے انتقال اور فتح کی تکمیل کے بعد بنی اسرائیل نے شریعت کی پابندی چھوڑ دی احکامات کو ادا نہ کرتے اور گناہوں کے کام کرنے لگے چنانچہ دیگر قوموں میں جو سرزمین شام میں رہتی تھیں وہ ہر طرف سے بنی اسرائیل پر حملہ کرنے لگیں بنی اسرائیل کا ان دنوں یہ دستور تھا کہ وہ مشورے سے تمام کام کرتے تھے اور ایک شخص کو اپنی جماعت سے منتخب کر لیتے تھے اور ان کو یہ اختیار ہوتا تھا کہ جب وہ چاہتے کسی دوسرے کو جسے وہ افضل سمجھتے تھے اسے قائم مقام بنادیتے تھے کبھی کبھی کوئی نبی بھی مبعوث ہو جاتا تھا جو وحی اور الہام کے ذریعے سے ان کے کاموں کو سرانجام دیتا تھا۔ اسی کیفیت اور حالت کے ساتھ بنی اسرائیل نے تین سو سال گزاردیے مگر ان میں کوئی زبردست بادشاہ پیدا نہ ہوا اطراف و جوانب کے بادشاہ ان کو اپنے ہتھیاروں سے ڈراتے رہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے اپنے نبی ”شمویل“ سے التجا کی کہ ان میں ایک ایسا بادشاہ پیدا کیا جائے چنانچہ پہلے ”حضرت طالوت اور اس کے بعد حضرت داؤد پیدا ہوئے اس کے بعد پھر اس کی سلطنت مضبوط ہو گئی اور ان کے دشمن ذلیل و خوار ہو گئے۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ اس زمانہ کو جو حضرت یوشع علیہ السلام اور حضرت طالوت کے درمیان گزرا ہے اس کو ”زمانہ حکام“ اور زمانہ ”شیوخ“ کہتے ہیں ہم ان تمام حکام کو جو اس زمانہ میں گزرے ہیں بالترتیب نہایت صحیح طور سے بیان کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ طبری اور مسعودی نے لکھا ہے کہ ان سے صاحب حماۃ ۱ نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے اور ہر شیوخ مؤرخ روم نے اپنی کتاب میں اور اس کے مترجمین علماء قریطہ اور ”قسم ابن الصغ“ نے تحریر کیا ہے۔

فتح اریحا:..... یہ مؤرخین باتفاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوشع ”اریحا“ کی بات کے بعد نابلس کی طرف بڑھے اور اس پر قبضہ کر لیا اور وہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت کو دفن کیا جسے حضرت صدیق کی وصیت کے مطابق مصر سے روانگی کے وقت اپنے ساتھ لائے تھے طبری کہتا ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام نے اریحا کی فتح کے بعد شہر عالی (یہ شہر بھی بادشاہ کنعان کا تھا) پر چڑھائی کی تھی اس کے بادشاہ کو قتل کر کے شہر جلادیا تھا۔ اور ”حقیون“ (بادشاہ عمان) اور بارق (بادشاہ یروشلم) حضرت یوشع علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جزیہ دے کر صلح کر لی۔

شاہان شام کی اطاعت:..... اطراف دمشق سے ”شاہ ارمن“ نے ”حقیون“ پر حملہ کر دیا اس نے حضرت یوشع علیہ السلام سے امداد مانگی۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے اس کی مدد کی اور شاہ ارمن کا حوران تک تعاقب کیا اور اس کو گرفتار کر کے وہیں پھانسی دے دی اس کے بعد شام کے تقریباً کتیس بادشاہوں نے ان اطاعت قبول کر لی۔ اسی زمانے میں انہوں نے ”قیساریہ“ پر بھی قبضہ کر لیا اور ملک کو بنی اسرائیل میں تقسیم کر دیا۔ ”جبل مقدس“ کا لب بن یوقنا کو عطا کیا چنانچہ یہ ”بنی یہودا“ کے ساتھ شہر ”شہر یروشلم“ میں سکونت پذیر ہو گئے اور قبہ عبادت جس میں ”تابوت شہادت“ تھا اور قرباں گاہ اور میز اور شمع دان کو ”ضحر ا“ پر بیت المقدس میں رکھا اور بنی اسرائیل کو انہوں سے جزیہ لیتے تھے۔ اس کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام کا انتقال ہو گیا۔

۱ اسمعیل بن ایوب الملک المویہ ”عماد الدین ابوالانداء“ صاحب حماۃ میں حماۃ نے عکرم اللہ ۳۱۷ھ میں بنے اور اپنی وفات محمد بن ۳۲۷ھ تک وہاں رہے۔ تہذیب البلدان اور ”انصر فی اخبار البشیر“ ان کی مشہور کتابیں ہیں (مجموعہ الموقنین صفحہ نمبر ۲۸۲)۔

حضرت یوشع علیہ السلام کی وفات:..... ”سفر الحکام“ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام نے اپنی حکومت کے اٹھائیسویں سال ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ طبری کہتا ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام نے ایک سو چھبیس سال عمر پائی مگر پہلی روایت زیادہ قابل اعتماد اور صحیح ہے۔ پھر طبری کا یہ بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں حضرت یوشع علیہ السلام نے بیس سال منوچہر کے زمانہ میں اور سات سال افراسیاب کے زمانہ میں حکومت کی اور شاہ یمن ”شمر بن شمر بن الملوک حمیری“ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی طغفار کے زمانے میں تھا اس نے عمالہ کو یمن سے نکال دیا تھا۔

حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد:..... حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد کالب بن یوتام بن حصرون بن بارص بن یہوداہ بنی اسرائیل کے مصعب اور مدبر اور اور فحاص بن عیزر بن ہارون علیہ السلام بنی اسرائیل کی نماز اور قربان گاہ کے متولی بن گئے، طبری کہتا ہے کہ کالب کے ساتھ ”خرقل بن یودی“ بھی اصلاح و تدبیر کر رہے تھے ان کو ”ولد العجز“ (بڑھیا زادہ) بھی کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ ایسی ماں کے بوزھی اور پانچ ہونے کے بعد پیدا ہوئے تھے اور ”دہب ابن منبہ“ سے روایت کی گئی ہے کہ ”خرقل“ نے کالب کے بعد بنی اسرائیل کی اصلاح کی تھی مگر اس کا ذکر ”سفر الحکام“ میں نہیں آیا ہے۔

غزوہ و عسقلان کی فتح:..... حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد بنی یہود اور بنی شمعون جمع ہو کر کنعانیوں سے جنگ کرنے کے لئے گئے چنانچہ انہوں نے ان کو قتل کیا۔ ان کے شہروں کو لوٹ لیا ان کے بادشاہ کو ختم کر دیا اس کے بعد غزوہ اور عسقلان کو فتح کر کے ساری پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا مگر ”عوز“ سے انہوں نے جنگ نہیں کی۔

کوشان شقنائم کا بنی اسرائیل پر تسلط:..... بنیامین کی اولاد کے حصے میں یونانیوں کے ممالک تھے وہ ان سے خراج لیتے تھے رفتہ رفتہ یہ ان میں مل جل گئے اور فرط اختلاط سے یونانیوں کے بتوں کی عبادت کرنے لگے۔ اللہ جل شانہ نے ان پر جزیرہ کے بادشاہ کو مسلط کر دیا جس کا نام ”کوشان شقنائم“ (یعنی الظلم الظالمین) تھا۔ اس کے بارے میں لوگوں کے مختلف خیال بیان کئے جاتے ہیں بعض اس کو شاہ ارمن، جزیرہ، حوران اور صیدا کا بادشاہ تحریر کرتے ہیں بعض مؤرخ اس کو بحرین کا حاکم بتاتے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ یہ اردم کی اولاد میں سے تھا اور طبری کہتا ہے کہ یہ حضرت لوط علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا۔ بحریف ”کالب بن یوتام“ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل آٹھ سال تک کوشان شقنائم کی ماتحتی میں رہے۔

بنی اسرائیل کی کوشان سے جنگ:..... پھر ”عشیدال“ بن قناز بن یوتام (کالب کا بھتیجا) بنی اسرائیل کا پیشوا اور ان کے کاموں کا مدبر بنا اس نے کوشان سے جنگ لڑی اور اسے قتل کر کے بنی اسرائیل کو اس کی غلامی سے نکال لیا۔ ”عشیدال“ کا سارا زمانہ لڑائیوں میں صرف ہو گیا کبھی تو وہ بنی موآب سے لڑتے تھے اور کبھی بنی عمون (اسباط لوط) سے صف آرا ہوتے تھے اور کبھی ”عمالیت“ پر فوج کشی کرتے تھے غرض وہ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ اپنی حکومت کے چالیسویں سال انتقال کر گئے۔

بنی موآب کی بربادی:..... اس کے بعد پھر بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بادشاہ بنی موآب کو مسلط کر دیا جس کا نام ”عفلون“ تھا اٹھارہ سال تک وہ اس کی غلامی میں رہے۔ اللہ پاک کو ان کی بے وطنی پر رحم آگیا اور ایہوذ بن راکو جو افرائیم سے ہا بر وایت ابن حزم بنیامین کو نسل سے تھا بنی اسرائیل کا مصلح اور ان کے کاموں کا مدبر بنایا انہوں نے بنی اسرائیل کو ”بنی موآب“ کی غلامی سے نکالا اور ان کے بادشاہ ”عفلون“ کے پاس ایک قاصد بنی اسرائیل کی طرف سے کچھ تحفے اور بدیہ دے کر روانہ کیا قاصد نے تنہائی میں موقع پا کر عفنون کو ایک نیزہ مارا جس سے وہ مر گیا اور اس ترتیب سے ”عفلون“ کی زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا اس واقعہ کے بعد قاصد افرائیم کے پہاڑوں پر چلا گیا بنی اسرائیل یہ سن کر متحد ہو گئے اور بنی موآب کے شاہی محل پر حملہ کر دیا چنانچہ تقریباً دس ہزار محافظوں کو قتل کر ڈالا اور بنی موآب کے کاروبار کو زیر کر ڈالا۔ ”ایہوذ“ اپنی دولت حکمرانی کے اسی سال بعد انتقال کر گیا۔

بنی اسرائیل پر یافین کا غلبہ:..... اس کی جگہ ”شمکار نم عنماث“ (جو کا دی نسل سے تھا) بنی اسرائیل کا حاکم اور ان کے کاموں کا متولی بنا اور ایک سال حکومت

① ابن اثیر میں اس کا نام عتیل اور مردح الذہب میں عینا کل بن یوتام۔ ② ابن اثیر میں عجلون اور مردح الذہب میں عفنون لکھا ہے۔ ③ ابن اثیر میں احمو اور مردح الذہب صفحہ نمبر ۵۷ شاعران بن احمو لکھا ہے۔

کر کے مرگیا اور بنی اسرائیل بدستور سرکشی و خود رائی پر جیسے رہے اللہ تعالیٰ نے ان کا غرور توڑنے کے لئے بادشاہ کنعان کو ان پر غالب کر دیا جس کا نام میفین ❶ تھا اس نے اپنے سپہ سالار ”میرا“ کو بنی اسرائیل کو زیر کرنے کے لئے بھیجا جس نے ان کے ملک پر قبضہ کر لیا اور بیس سال تک ان پر حکومت کرتا رہا۔

دافورہ کا ہنہ کا کارنامہ:۔۔۔ اس کے بعد دافورہ ❷ نے نفتالی ❸ اور دوسری روایت کے مطابق افرائیم کی نسل سے تھی بنی اسرائیل کو لے کر کنعانیوں پر حملہ کر دیا اور کنعانیوں کو میدان میں سخت شکست دے کر ان کے سپہ سالار سمیرا کو قتل کر دیا اور بنی اسرائیل کو غلامی کی زلت سے نکال لیا اور پھر چالیس سال تک اپنے شوہر باریق بن ابی نوعم ❹ کی مدد سے حکومت کرتی رہی۔ ہر دہائی لکھتا ہے کہ اسی زمانہ میں سب سے پہلے طینیوں کا رومی بادشاہ انطاکیہ میں بنقش بن شطوش گزرا ہے جو روم کے قبضوں کا جد امجد ہے

دافورہ اپنی حکومت کے چالیسویں سال انتقال کر گئی اور بنی اسرائیل اس کے بعد دوبارہ کفر والحاد کے مرکز کی طرف لوٹ آئے اللہ تعالیٰ نے ان پر اس مرتبہ ”اہل مدین“ اور عمالقہ کو مسلط کر دیا۔

کدعون بن یواش:۔۔۔ طبری کہتا ہے کہ حضرت لوط کی اولاد جو حجاز میں رہتے تھے وہ ان کو سات سال تک محکوم پیسے ہے اس کے بعد بنی اسرائیل نے منسی بن یوسف کی نسل میں کدعون بن یواش کو منتخب کیا کدعون بن یواش ❶ جس وقت بنی اسرائیل کی اصلاح میں مصروف ہوا اس وقت مدین میں دو بادشاہ تھے ایک کا نام ”رائح“ اور دوسرے کا نام ”صلمناع“ تھا انہوں نے بنی اسرائیل کے خلاف اپنے سپہ سالاروں ”عودیف“ اور ”زدیف“ کی ماتحتی میں فوجیں روانہ کیں۔ بنی اسرائیل کو پہلے ان کا مقابلہ کرنا بہت مشکل اور دشوار لگا مگر کدعون کے استقلال سے بنی اسرائیل اس کے ساتھ نکلے اور بنی مدین کے لشکر کو مار بھگایا اور بے انتہا مال و غنیمت لوٹ لیا۔ کدعون نے چالیس سال کے اندر اپنے سارے دشمنوں کو زیر کر لیا اور بہت بڑے استقلال اور خوش اعتقادی کے ساتھ توریت کے احکام کا پابند رہا۔ اس کے ستر بیٹے تھے اسی کی حکومت کے زمانے میں شہر ”طرطوس“ جرجیس ابن عمید کا مطابق مسطیہ بھی آباد کیا گیا۔

ابو یلیخ بن کدعون:۔۔۔۔۔ اس کے انتقال کے بعد ”ابو یلیخ ابن کدعون“ اس کا قائم مقام بنا اس کی (یعنی ابو یلیخ کی ماں بنی شخام بن منسی بن یوسف) نا بلس میں سے تھی اس نے اس کو مال و اسباب سے مدد پہنچائی اور بنی ایسب کو نیست نابود کر دیا اس کے بعد ”بنی شخام“ سے عرصے تک لڑائیاں ہوتی رہیں انہی لڑائیوں میں جب کہ یہ کسی قلعے کا محاصرہ کئے ہوئے تھا شہر پناہ کی فسیل سے ایک عورت نے اس پر پتھر مارا جس سے یہ سخت زخمی ہو گیا اور اپنے خاص مصاحب سے کہا کہ مجھے راتوں رات یہاں سے لے چلو تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ اسے عورت نے مارا ہے چنانچہ یہ اسے لے کر روانہ ہو گیا اور اپنی حکومت کے تیسرے سال اسی زخم کے صدمے سے مر گیا اس کے ”طولاع بن فوا“ جو بآخر کی نسل سے تھا اس کا قائم مقام بنا۔

طولاع ابن فواسیط:۔۔۔۔۔ طبری لکھتا ہے کہ یہ ابو یلیخ کا چچا زاد بھائی تھا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ (یعنی طولاع اس کا ماموں زاد بھائی تھا کیونکہ یہ دوسری نسل سے ہے اور وہ دوسری نسل سے اس نے تیس سال تک بنی اسرائیل کی اصلاح کی۔ ہر دہائی بیان کرتا ہے کہ اس کے عہد حکومت میں ”شہر طرونیہ“ میں روم کا ماطینی حکمران ”برماش بنقش“ تھا اس نے تیس سال حکومت کی اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

بنی اسرائیل کی گمراہی:۔۔۔۔۔ الغرض اس کے مرنے کے بعد ”یاسر بن کلعاذ“ جو منسی بن یوسف کی نسل سے تھا بنی اسرائیل کا حاکم بنا یہ بائیس سال تک حکومت کی کرسی پر رہا اس کے بعد اس کے سارے بیٹے جو تیس کے قریب تھے بنی اسرائیل کے حاکم رہے جب یہ مر گیا تو بنی اسرائیل دوبارہ گمراہ ہو گئے اور بتوں کی پرستش کرنے لگے چنانچہ اللہ جل شانہ نے ان پر مبنی فلسطین اور بنی عمون کو مسلط کر دیا یہ ان کو اٹھارہ سال تک غلام بنائے رہے یہاں تک کہ ”یفتاح“ جو منسی کی نسل سے تھا بنی اسرائیل کا مصلح پیدا ہوا اور اس نے بنی اسرائیل کو گمراہی سے واپس لوٹایا۔

❶ ابن اثیر میں اس کا نام ”باہین“ لکھا ہے۔ ❷ نفتالی، ابن خلدون کے بعض نسخوں میں نفتالی ہے اور ابن اثیر نے نفتالی لکھا ہے۔ ❸ دافورہ: ہر دہائی یہ بیرونی نوعم کی بیوی تھی دافورہ، اپنے شوہر کو کنعانیوں سے لڑنے کا ترغیب دی رہی تھی اس نے تنہا لڑنے سے انکار کر دیا تب دافورہ نے بنی اسرائیل کو متحد کر کے اپنے شوہر کی معیت میں کنعانیوں پر حملہ کیا اور کامیاب ہوئی۔ ابن اثیر میں اس کا نام ”دورا“ لکھا ہے۔ ❹ ہمارے پاس موجود ابن خلدون مطبوعہ بیروت میں اس کا نام ”بارق“ اور ابن اثیر میں ”بارق“ لکھا ہے (ثناء اللہ محمود)۔ ❺ ابن اثیر صفحہ نمبر ۱۵۰ پر کدعون لکھا ہے۔

یفتاح سبط منسی کی کارگزاری:..... اس نے بنو عمون سے کسی بات کی التجا کی مگر جب انہوں نے پوری کرنے سے انکار کر دیا تو اس نے بنی اسرائیل کو لے کر بنی عمون پر حملہ کر دیا اور ان کے بائیس گاؤں چھین لئے حالانکہ وہ تیس سال سے بادشاہت کر رہے تھے پھر افرائیم کی اولاد نے بھی ان لڑائیوں میں کچھ حصہ لیا اور سارے بنی اسرائیل متحد ہو کر اپنے دشمنوں کو زیر کرنے لگے چھ برس تک اس نے بنی اسرائیل میں مصلحانہ زندگی بسر کی اسی کے زمانہ میں ”یونان“ میں بہت بڑا قحط پڑا جس میں لاکھوں آدمی جاں بحق ہوئے۔

ایصان سلمون بن نحشون:..... پھر جب یفتاح مر گیا تو بنی اسرائیل کی تدبیر و اصلاح کی باگ دوڑ ایصان کے ہاتھوں میں رکھی گئی جو یہودا کی نسل سے تھا اور بیت ”الغلم“ میں رہتا تھا اس کو مورخین حضرت داود علیہ السلام کا دادا بتاتے ہیں۔ ”ایصان سلمون بن نحشون بن عمینا ذاب بن رم بن حصرون بن جارس بن یہودا“ کا سردار تھا اسی زمانہ میں جب کہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مصر سے نکلے تھے اور نحشون ۱ کا انتقال انہی میدانوں میں ہوا جہاں بنی اسرائیل حیران و سرگرداں پھر رہے تھے۔ اس کا بیٹا سلمون حضرت یوشع علیہ السلام کے ساتھ ”اریحا“ میں داخل ہوا اور ”بیت الغلم“ میں ”بیت المقدس“ سے چار میل کے فاصلے پر مقیم ہو گیا ہر دشیوش کہتا ہے کہ ایصان ہی کے زمانے میں سریانیوں کا ملک چھن گیا اور قوط اور بھٹ کے ساتھ لڑائیاں ہوئی تھیں۔ واللہ اعلم۔

بنی فلسطین کا بنی اسرائیل پر حملہ: ایصان نے بنی اسرائیل پر سات سال تک حکومت کی اس کے مرنے کے بعد ذبولوں کی نسل سے ”ایون“ نامی شخص ان کے ذہنی اور دنیاوی امور کا متولی بنا اور دس سال تک ان کی اصلاح میں لگا رہا جب مر گیا تو عبدون بن بلال افرائیم کی اولاد سے آٹھ برس تک حکومت کرتا رہا۔ ابن عسدر روایت کرتا ہے کہ اس کا نام عکروم بن ہلیان تھا اس کے چالیس بیٹے اور تیس پوتے تھے ہر دشیوش کہتا ہے کہ اس کے زمانہ میں شہر طرونہ راہی شہان روم کا دار السلطنت ویران و خراب کر دیا گیا تھا ”عبدون کے مرنے کے بعد بنی اسرائیل میں پھر دینی پھیل گئی وہ بت پرستی کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ان سے سخت ناراض ہو گیا اور اسی وجہ سے ان کی حکومت چھین لی اور انہیں فلسطین کی رعایا بنا دیا۔

حضرت شمسون بن مانوح:..... بنی فلسطین ان کو چالیس سال تک اپنا محکوم بنائے یہاں تک کہ وہ ان کی اولاد میں سے ”شمسون بن مانوح“ نے انہیں چھڑایا شمسون کو شمسون القوی اس کی قوت تو انائی کی وجہ سے کہتے تھے اور بعضے اس کو ”شمسون بن مانوح“ نے انہیں چھڑایا شمسون کو شمسون القوی اس کی قوت تو انائی کی وجہ سے کہتے تھے اور بعضے اس کو ”شمسون الجبار“ بھی کہہ دیتے تھے کیونکہ یہ بہت بڑے رعب والا اس شخص تھا اس نے بنی اسرائیل میں حاکمانہ طرز سے دس بلکہ تیس سال تک زندگی بسر کی اس کی بنی فلسطین کی بہت سی لڑائیاں ہوئی تھیں اس نے ان کا علاقہ فتح اور ان کے بادشاہ کو گرفتار کر لیا تھا ایک دن بنی فلسطین کے خانہ خدا میں بتوں کو دیکھنے اور ان سے ہمکلام ہونے گیا اور ایک کھمبا سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اتفاق سے وہ کھمبا ٹوٹ گیا اور مکان گر پڑا چنانچہ اسی کے نیچے شمسون چند بنی اسرائیل کے ساتھ دب کر مر گیا اس کے مرنے کے بعد بنی اسرائیل میں وہ اتحاد باقی نہ رہا ایک نسل نے اپنے میں سے اپنا ایک متولی اور حاکم منتخب کر لیا۔ مگر ”کہونت“ عزیز ابن ہارون ہی کی اولاد میں رہی ”کہونت“ قربان گاہ کو قائم رکھنے اور احکام شریعہ کو نافذ کرنے نے اور ذبح کی شرائط پورا کرنے کو کہتے ہیں۔

میخائل بن راہیل: ابن عمید کہتا ہے کہ شمسون کے بعد بنی اسرائیل میں ایک دوسرا حاکم میخائل بن راہیل نامی پیدا ہوا۔ اس نے آٹھ برس تک حکومت کی مگر اس کی حکومت مستقل نہ تھی اس کے زمانہ میں بنی اسرائیل میں اکثر فتنے برپا ہوتے رہتے تھے انہی فتنوں میں بنیامین کی اولاد کا خاتمہ ہو گیا پھر فتنہ و فساد ختم ہو گیا۔

عالی بیطاط بن حاصاب: ان دنوں میں ان کا کاہن ”عالی بیطاط بن حاصاب بن الیان بن فحاص بن عزیز ابن ہارون“ تھا۔ فتنہ ہونے کے بعد بنی اسرائیل نے اپنے احکام اور لڑائیوں کی تدبیریں اسی سے پوچھتے تھے اس کے دو بیٹے تھے اور یہ دونوں کے دونوں نافرمان اور سرکش تھے اس

کے عہد حکومت میں بھی بنی فلسطین سے اکثر لڑائیاں ہوتیں رہیں اور ان دونوں بیٹوں کی بدولت بہت سی بدافعالیاں پیدا ہوتی گئیں۔ انبیاء وقت ان کو بہت سمجھتے رہے مگر انہوں نے اپنی حالت تبدیل نہ کی آخر کار ان کی بدکرداریوں نے یہ براون دکھایا کہ بنی اسرائیل کو بنی فلسطین نے شست دے دی اور بنی اسرائیل ”تابوت شہادت“ لے کر بھاگے اور بنی فلسطین نے دوسرے راستے سے پہنچ کر ”تابوت شہادت“ ان سے چھین لیا اور وہ بیٹات کا بن کے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیا۔

تابوت شہادت کی کارگزاری: ... ”عالی کا بن“ کو جس وقت ان کے مارے جانے کی خبر معلوم ہوئی تاسف اور حسرت سے اسی سال اپنی حکومت کے چالیس سال پورے کرنے کے بعد مر گیا۔ بنی فلسطین ”تابوت شہادت“ کے علاوہ بہت سا مال غنیمت لے گئے اور تابوت شہادت اپنے دارالخلافہ عسقلان پہنچا دیا اور بنی اسرائیل پر حزیہ بھی عائد کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے تابوت شہادت اٹھوا کر بنی اسرائیل کی حدود میں رکھوا دیا۔ جو بنی اسرائیل اس کے قریب جاتا تھا وہ مرجا تا تھا یہاں تک کہ حضرت شمویل کی اجازت سے دو شخص اسے اٹھا کر لائے اور اسے ان کی امداد کے پاس رکھ دیا یہ تابوت ”طالوت“ کی حکومت و سلطنت شروع ہونے تک وہیں رکھا رہا۔

حضرت شمویل علیہ السلام بن کننا کی تولیت: بنی فلسطین نے اپنے کامیابی کے ساتویں مہینہ تابوت شہادت واپس کر دیا ”عالی کا بن“ نے اپنی زندگی ہی میں اپنے بیٹے شمویل بن کننا بن یوام بن یابدین یا بدین بن سوف کو قربان گاہ وغیرہ کا کا بن اور متولی بنا دیا۔ سوف ”حاصب بن اسین“ کا بھائی تھا بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت شمویل فوج کی اولاد میں سے ہیں اور وہ ”قارون بن۔ یصمر بن قابٹ بن لادی“ ہے اور اسے اسی طرف سے طرہ منسوب کیا ہے۔

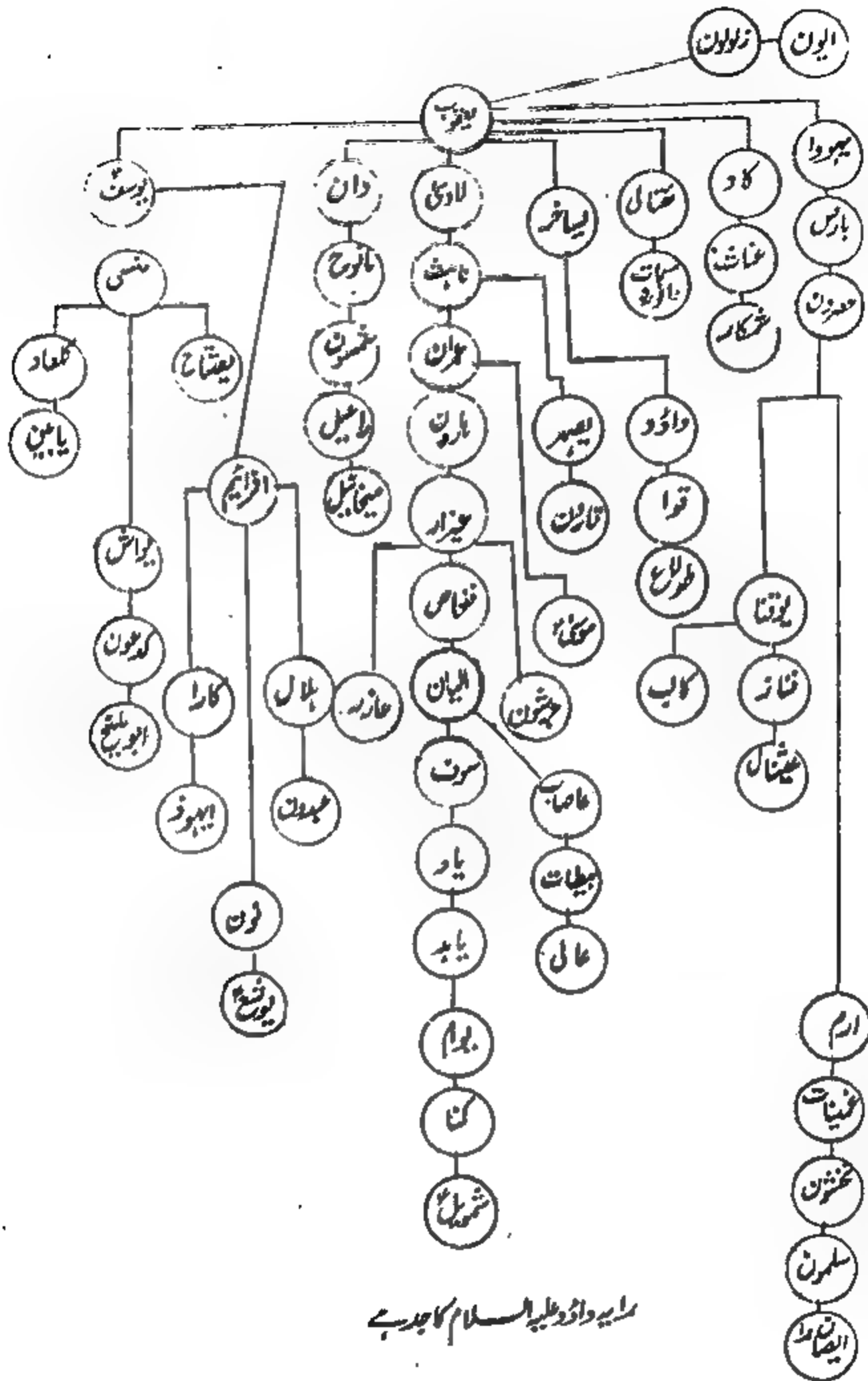
حضرت شمویل بن القنا: شمویل بن القنا بن یوحام بن یہوذ بن یوحان القنا بن قارون۔ شمویل بن القنا کی والدہ نے جس وقت یہ حمل میں تھے، یہ نذر کی تھی کہ انہیں مسجد کا خادم بنائے گی تو ”عالی بیطات کا بن کو دے آئیں“۔ عالی کا بن نے ان کی پرورش کی اور اپنے بعد ”کہونت“ کی وصیت کی۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ نے انہیں نبوت اور ولایت سے بھی سرفراز فرمایا حضرت شمویل بنی اسرائیل میں دس سال تک وعظ اصداغ کرتے رہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ وہ بیس سال ۱ تک حکومت کرتے رہے بنی اسرائیل پر ان کی تعلیم اور نصیحت کا بہت بڑا اثر پڑا اور وہ بت پرستی چھوڑ کر حق پرستی کی طرف مائل ہو گئے اور نہایت کم مدت میں اپنی پریشان قوت از سر نو جمع کر کے اہل فلسطین سے اپنے گئے ہوئے اور کھوئے ہوئے شہروں کو واپس لے لیا۔ اور اپنی خرابی حالت کو از سر نو درست کیا اس کے بعد حضرت شمویل نے حکومت و ولایت کے معاملات اپنے دونوں بیٹوں یوال اور ابیا کے سپرد کر دیئے مگر ان کی بد خصلتی اور بد کرداری کی وجہ سے بنی اسرائیل یکجا ہو کر حضرت شمویل کے پاس گئے اور خواہش کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ خاندان میں سے ایک بادشاہ پیدا کر دے چنانچہ حضرت شمویل کی دعا سے ”طالوت“ کی ولایت کی وحی نازل ہوئی اور اسی وقت سے بنی اسرائیل کے امراء و حکام ”ملوک“ کے نام سے موسوم ہونے لگے (واللہ معقب الامر بحکمة لادب غیرہ)۔

بنی اسرائیل کے حکمران

بنی اسرائیل کی حضرت شمویل علیہ السلام سے درخواست: جب یوال اور ابیا بن شمویل کی بد اطواریوں کی وجہ سے بنی اسرائیل نے ان کی سرداری ماننے سے انکار کر دیا اور سب متحد ہو کر حضرت شمویل کی خدمت میں گئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ایک بادشاہ ان میں سے مبعوث کریں تاکہ اس کے ساتھ مل کر اپنے دشمنوں سے لڑیں اور وہ ان کی منتشر قوم کو جمع اور متحد کر سکے اور ان سے ذلت و رسوائی کو دور کر سکے تو حضرت شمویل کی دعا سے ۱ وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ”طالوت“ کو ان کے کاموں کا متولی اور حاکم بناتا ہے اور اسے پاک و طاہر بناتا ہے بنی اسرائیل نے اس سے پہلے جب حضرت شمویل علیہ السلام نے طالوت علیہ السلام کی سرداری کا اعلان کیا تھا اس کی سرداری سے انکار کر دیا۔ مگر جس وقت قرعہ ڈالا گیا تو ”طالوت“ کے نام پر

قرعہ یاتب مجبوراً بنی اسرائیل نے ان کی سرداری و حکومت کو تسلیم کر لیا اور ان کو اپنا حاکم اور ولی بنالیا۔

شجرہ نسب بنی اسرائیل



حضرت طالوت کا تعارف:..... طالوت نہایت جسیم اور قد آور شخص تھا بنی اسرائیل اسے ”شاول“ کے نام سے یاد کرتے تھے یہ قیس بن فیل ابن صداد بن نخورت ۱ ابن اننین ابن نیز ابن افیل اپنے چچا زاد بھائی کو اپنی وزارت کا کام سپرد کیا۔ طالوت کے چار بیٹے ”ایہونا تان“ ۲ ”ملکیشو“ ۳ شہادت ۴، ابنیارات تھے۔

طالوت کی فتوحات:..... طالوت تخت حکومت پر بیٹھتے ہی تیار ہو گیا اور بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے کر ان کے دشمنوں ”بنی فلسطین“ ”بنی عمون“ بنی موآب، بعلقہ، مدین، سے جنگ لڑی اور ان سب پر غالب آ گیا۔ بنی اسرائیل کو ان جنگوں میں بہت بڑی کامیابی ملی سب سے پہلے جس نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا تھا وہ عمون کا بادشاہ تھا۔ وہ اپنے سرحدی علاقوں سے گذر کر مقام ”بلقاء“ آیا۔ طالوت نے تین لاکھ بنی اسرائیل کا شکرے کر بنی فلسطین پر حملہ کیا اور نہایت نیک نامی اور کامیابی کے ساتھ انہیں پسپا کر دیا اس کے بعد بنی اسرائیل کے سارے دشمن متحد ہو کر بنی اسرائیل سے لڑنے کے لئے نکل پڑے۔ حالات اور حضرت شمویل علیہ السلام کے مقابلے پر آئے اور انہیں شکست فاش دی۔

حضرت شمویل علیہ السلام کی طالوت سے علیحدگی:..... اس کے بعد حضرت شمویل نے طالوت کو عمالقہ کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ انہیں اور ان کے مویشیوں کو بلا تامل قتل کر ڈالیں چنانچہ طالوت نے ایسے ہی کیا۔ مگر عمالقہ کے بادشاہ ”اعاع“ کو اس کے التجا کرنے پر چھوڑ دیا اس لئے حضرت شمویل پر وحی نازل ہوئی کہ طالوت کی اس حرکت پر اللہ سخت ناراض ہے اور اس سے اس کی حکومت سلب کر لی حضرت شمویل نے اس وحی سے طالوت کو مطلع کیا اور اس سے ایسی علیحدگی اختیار کر لی پھر اس کے بعد اس سے نہیں ملے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی آمد:..... پھر حضرت شمویل علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو قدس میں داخل کر کے اپنا نائب بنائیں اور ان کی نشانی بتادی۔ چنانچہ حضرت شمویل ”بیت اللحم“ میں ”بنی یہودا“ کے پاس گئے ایسا اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو ان کی خدمت میں لے کر آیا۔ حضرت شمویل نے انہیں چھو اور انہیں پاک کیا۔

طالوت کی روحانی قوت جو اسے اللہ کی طرف سے مرحمت ہوئی تھی چھین لی گئی۔ اس کو اس کا سخت صدمہ ہوا اس کے بعد حضرت شمویل علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور جالوت نے بنی فلسطین کو ابھار کر بنی اسرائیل پر حملہ کر دیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام اور ”جالوت“ کی جنگ:..... ”طالوت بنی اسرائیل کا لشکر لے کر مقابلہ پر آیا جس میں حضرت داؤد علیہ السلام بن ایث (جو یہودا کی نسل سے ہیں وہ) بھی تھے، وہ اس زمانہ میں کمن تھے اپنے والد کی بکریاں چراتے تھے انہیں جنگ کے لئے ہتھیار نہیں دیئے گئے تھے۔ لڑائی کے وقت گوپھن (غیل) میں چھوٹے چھوٹے پتھر رکھ کر مار رہے تھے جو بالکل نشانہ پر لگتے تھے۔

طبری کہتا ہے کہ حضرت شمویل علیہ السلام نے طالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ سے ”جالوت“ کے مارے جانے کی خبر دی تھی اور اس کے قتل کی نشانی بھی بتادی تھی۔ بنی اسرائیل نے پہلے تو حضرت داؤد علیہ السلام کی کمسنی کی وجہ سے اعتراض کیا مگر جب وہ نشانی حضرت داؤد علیہ السلام میں دیکھی تو انہیں مسخ کر دیا۔ اور لڑائی میں شریک ہو گئے اور اس سے پہلے انہوں نے اپنے گوپھن میں پتھر رکھ لیا تھا جس وقت انہوں جالوت کو دیکھا تو فوراً پتھر کھینچ مارا جالوت اس پتھر سے زخمی ہو کر گر اور مر گیا چنانچہ ”بنی فلسطین“ کو شکست ہوئی اور بنی اسرائیل کی کامیابی کا ڈنکا بجا گیا۔

طالوت اور حضرت داؤد علیہ السلام:..... ”طالوت“ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنے مخلصین میں داخل کر لیا اور اپنی بیٹی سے ان کا نکاح کر کے انہیں اپنے اسخ خانہ کا نچارج مقرر کر دیا اور اکثر لڑائیوں میں بنی اسرائیل کے لشکر کا افسر اعلیٰ مقرر کرتا رہا اس وقت حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر یک روایت کے مطابق تیس سال تھی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ:..... حضرت داؤد علیہ السلام کے طرز حکومت اور طریقہ عمل سے بنی اسرائیل ان سے محبت سے پیش آنے لگے

۱۲ بن اثیر میں لکھا ہے کہ شاول بن قیس بن انمار بن ضرار بن محرف بن یفح بن ایش بن بنیامین بن یعقوب بن اسحاق۔

اور ہر کام میں ان سے رجوع کرنے لگے طالوت اور اس کے بیٹوں کو اس بات سے غیرت آئی چنانچہ اس نے آپ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور کئی مرتبہ اس ارادے سے نکلا مگر ناکام رہ جانے کی وجہ سے اپنے بیٹے یہونا تان کو حضرت داؤد علیہ السلام کے قتل پر مقرر کیا لیکن یہونا تان نے ان سے محبت کے باعث یہ کام انجام نہیں دیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی فلسطین روانگی:..... حضرت داؤد علیہ السلام اس راز سے واقف ہو کر فلسطین کی طرف چلے گئے۔ کچھ عرصے وہاں ٹھہرے پھر بنی موآب کے شہروں کی سیر کرتے ہوئے ”اطراف بیت المقدس“ میں اپنی قوم یہود میں آئے اور وہیں مقیم ہو گئے اور ان کے ہمراہ بنی فلسطین سے لڑتے رہے یہاں تک کے طالوت کو ان کے بارے میں معلوم ہو گیا اس نے بنی یہود سے ڈر کر حضرت داؤد علیہ السلام کو نکال دیا چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام بنی فلسطین کی طرف چلے گئے۔

بنی اسرائیل کی شکست:..... اس دوران طالوت کو ”بنی فلسطین سے لڑائی لڑنے کا اتفاق پیش آیا۔ بنی فلسطین نے اسے شکست دے دی چنانچہ طالوت تو لڑائی کے میدان سے پیچھے ہٹ آیا اور اس کے بیٹے لڑتے رہے یہاں تک کہ ”یہونا تان“ اور ”ملکیثوع“ ”تشبہات“ مارے گئے اور بنی اسرائیل کا لشکر شکست کھ کے بھاگ گیا بنی فلسطین نے ان کا تعاقب کیا جب اس نے اپنی زندگی کی کوئی صورت نہ دیکھی تو اس نے خودکشی کر لی۔ یہ واقعہ اس کی حکومت کے چالیسویں سال واقع ہوا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی امارت:..... اس واقعہ کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام دوبارہ ”بنی یہود“ کے پاس گئے انہوں نے ان کو اپنا حاکم اور ہر کام کا ولی بنالیا۔ یہ (یعنی حضرت داؤد علیہ السلام) ایشا بن عوفد بن ۱ بوغر ۲ (اس کا نام انصان ہے اور اس کا ذکر حکام بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے) ابن سہمون (جو اول زمانہ فتح میں بیت اللحم بن مقیم ہوا تھا) بن نخشون (یہ مصر سے خروج کر وقت بنی یہود کا سردار تھا) بن عمینا ذاب بن ارم ۳ بن حصرون بن ہارص بن یہودا کے صاحبزادے ہیں۔

یہود اور انصاری کی کتابوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب اسی طرح مذکور ہے لیکن ابن حزم اس سے انکار کرتا ہے اس وجہ سے کہ نخشون کا انتقال ”تہ“ (میدان) میں ہوا تھا اور بیت المقدس میں اس کا بیٹا ”سہمون“ پہنچا تھا اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے درمیان باتفاق چھ سو سال کا فیصلہ بیان کیا جاتا ہے اور نخشون اور حضرت داؤد علیہ السلام میں صرف چار پشتوں کا فرق ہے اور جب چھ سو سال چار پشتوں پر تقسیم کر دیئے جائیں گے تو گویا ان میں سے ہر ایک کے ایک ایک سو تیس برس کے بعد بیٹا پیدا ہوا اور یہ بات بعید از قیاس ہے۔

یشوشات بن طالوت کا قتل:..... الغرض جس وقت حضرت داؤد علیہ السلام کو بنی یہود کی حکومت مل گئی آپ ان کے شہر حصرون (قریب غلیل) میں آ کر سکونت پذیر ہو گئے اور بقیہ قوموں نے متفق ہو کر ”یشوشات بن طالوت“ کو یروشلیم کی حکومت حوالے کر دی اور اس کے کاموں کا منتظم اس کے باپ کا وزیر ”انین“ ۱ کو مقرر کیا گیا۔ اس کی حضرت داؤد علیہ السلام سے دو برس سے زائد دنوں تک لڑائیاں ہوتی رہیں۔ آخر کار آپس میں صلح ہو گئی اور بنی اسرائیل کو حضرت داؤد علیہ السلام کی سرداری کا یقین ہو گیا چنانچہ انہوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

(کتاب ”اسفار الملوک“ (اسرائیلیات) میں لکھا ہے کہ طالوت کے مرنے کے بعد ایک شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں اس کی اور اس کی اولاد کی بنی فلسطین کے سامنے ان کی شکست کے دوران موت کی خبر دی تھی اور حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس طالوت کا تاج لے کر آیا اور اس کے قتل کو عدلہ کی طرف منسوب کر دیا حضرت داؤد علیہ السلام کو اس کے قتل پر بڑا افسوس ہوا اور آپ رونے لگے اس کے بعد آپ بنی یہودا کے پاس گئے اور پھر یہاں یشوشات بن طالوت حکمران ہوا اور اسے) کچھ عرصے کے بعد اس کے ایک ملازم نے مار ڈالا اور اس کا نام اور سر لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا آپ نے اسے اس کے قتل کرنے کی وجہ سے قتل کروادیا اور یشوشات کے قتل پر سخت افسوس ظاہر فرما کر اس کے خاندان کی پوری طور سے

۱ ابن اثیر میں ”عویہ“ لکھا ہے۔ ۲ ابن اثیر میں ”باعز“ لکھا ہے۔ ۳ ابن اثیر میں ”رام“ لکھا ہے۔ ہمارے پاس موجود ابن خلدون عربی میں اس کا نام ”انید“ لکھا ہے۔ صحیح و استدارک ثناء اللہ محمود بنی فلسطین اصل کھانی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے فلسطین کو آباد کیا تھا۔ اس پر آج کل صحیحی قابض ہیں۔

کفالت فرمائی اور اس کی اولاد اور بھائیوں کو اپنی کفالت میں لے لیا اور بنی اسرائیل پر مستقل حکومت کرنے لگے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی فتوحات:..... پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے بنی کنعان سے لڑے اور ان پر غالب آئے اس کے بعد فلسطین پر مرصے تک جنگ کرتے رہے ان کے اکثر شہروں کو ان سے چھین لیا اور اس پر سالانہ خراج مقرر کر دیا۔

اس کے بعد ”موآب“ اور ”عمون“ اور اہل روم سے جنگ کی اور انہیں بھی زیر و زبر کر کے ان پر جزیہ قائم کر دیا ان کے آباد شہروں کو ویران کر دیا ”دمشق“ اور ”حلب“ میں آرمینیوں پر جزیہ قائم کیا اور افسروں کو جزیہ وصول کرنے کی غرض سے چاروں طرف روانہ کر دیا انطاکیہ کے بادشاہ نے بدیہ اور تحفے بھیج کر اطاعت قبول کر لی۔

مسجد کی تعمیر کا ارادہ اور منسوخی:..... انہی دنوں میں شہر صیہون پر حملہ کر کے تخت و تاراج کر دیا اور وہیں قیام پزیر ہو گئے۔

مقام قبہ میں ایک مسجد بنانے کا ارادہ کیا بنی اسرائیل تابوت عبد (شہادت) رکھتے تھے اور اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ اللہ جل شانہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بذریعہ وحی اس بات سے آگاہ فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام مسجد کو نہیں بنائیں گے بلکہ ان کا بیٹا اس مسجد کو بنانے کی عزت حاصل کرے گا اور اس کے ملک کا قیام ہوگا۔ حضرت داؤد علیہ السلام یمن کر بہت خوش ہوئے اور مسجد بنانے سے رک گئے۔

ایشلوم بن داؤد کی سرکشی:..... ان واقعات کے بعد ان کے بیٹے ”ایشلوم“ نے فتنہ برپا کیا اور اپنے بھائی امون کو قتل کر کے بھاگ گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کے قصاص میں اس کا خون مباح کر دیا اور اپنے آدمیوں میں اس کا اعلان کر دیا وہ چار سال کے بعد دوبارہ واپس آیا اور قوموں کو ابھار کر ان کی معیت میں لڑائی کے لئے نکلا۔ حضرت داؤد علیہ السلام ان دنوں سرزمین شام میں تھے مگر اس واقعہ سے مطلع ہو کر لڑائی کے لئے واپس آئے اور اس سے لڑ کر شکست دی جنگ کے دوران ہزار کے قریب بنی اسرائیل مارے گئے۔

ایشلوم بن داؤد کا قتل:..... ایشلوم کو حضرت داؤد علیہ السلام کے وزیر نے درخت کے پیچھے چھپا دیکھ کر گرفتار کر لیا اور اس کا سر کاٹ کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے آیا آپ کو اس کے مارے جانے سے محبت پوری کی وجہ سے سخت صدمہ ہوا اور اتنی زیادہ خون ریزی کے بعد اسباط حضرت داؤد علیہ السلام سے اور حضرت داؤد علیہ السلام اسباط سے راضی ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بنی اسرائیل کو شمار کیا جو بعد میں دس لاکھ نکلے جن میں سے چار لاکھ صرف بنی یہود تھے۔ اللہ پاک اس سے ناراض ہوا ۱ چنانچہ اس بات سے اس وقت کے انبیاء علیہ السلام نے حضرت داؤد علیہ السلام کو آگاہ کیا۔

زبور کا نزول:..... اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام طینان سے حکومت کرنے لگے اور ان پر وحی نازل ہوتی رہی اور زبور کی صورتیں اترتی رہیں اور حضرت داؤد علیہ السلام ”اتار“ اور ”مزامیر“ سے تسبیح کرتے رہے اکثر مزامیر جن کا ذکر تسبیح میں آیا ہے انہی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تابوت شہادت کے سامنے اور مزامیر سے تسبیح کرنے کے لئے ”سبط لادی“ سے بارہ کاہن مقرر کئے گئے جو ہر گھڑی اس کے سامنے تسبیح کرتے رہتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات:..... پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی حکومت کے چالیسویں سال اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنایا اور

۱ طبری لکھتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام کی اس خود رائی پر خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے سزائیں تجویز فرمائی تھیں (۱) تین برس کا قحط (۲) تین مہینے دشمنوں سے زیر بنہ (۳) تین روز تک نا اہل موت میں گرفتار رہنا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ ان تینوں سزاؤں میں سے جسے چاہیں اختیار کر لیں حضرت داؤد علیہ السلام نے پہلی سزا کو پسند کیا تھا جس سے ایک دن میں شمار بنی اسرائیل مر گئے تب حضرت داؤد علیہ السلام نے گھبرا کر جناب باری میں عرض کیا خدائی اور گناہ تو مجھ سے سرزد ہوا ہے بنی اسرائیل کیوں سزا کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں خدا یا اس عذاب کا مستحق ہوں تو میں ہوں خدا تعالیٰ کا دریائے رحمت حضرت داؤد علیہ السلام کے ان کلمات سے جوش میں آ گیا اور ناگہانی موت کی سزا بنی اسرائیل سے اٹھائی گئی۔

چاندی کے پتروں سے منڈھا ہوا تھا اور مکان کے دروازے ”صنوبر“ کی لکڑی کے تھے اور ان پر پھول پتیوں کے نقش و نگار کے علاوہ فرشتوں کی تصویریں بھی بنائی گئی تھیں اور یہ سب سونے کے پتھروں سے منڈھے ہوئے تھے اس ہیکل کی تعمیر سات سال میں تکمیل کو پہنچی اور اس کا ایک دروازہ سونے کا بنایا گیا اس کے بعد ایک ”بیت السلاخ“ صنوبر کے کھنبوں کی چار صفوں پر بنایا ہر صف میں پندرہ پندرہ کھنبے تھے اور اس میں دو سو ترس (یعنی ڈھال) اور تین سو ورقہ (ٹکڑے) سونے کے رکھے، ہر ”ترس“ میں چھ سو اعلیٰ قسم کے ”زمرود“ تھے اور ہر ٹکڑے میں تین تین سو ”یا قوت“ تھے۔

غریضۃ البنان: یہ مکان ”غریضۃ البنان“ کے نام سے موسوم کیا گیا اور اپنے بیٹھنے کے لئے ایک منبر بنوایا اور بہت سی کرسیاں تیار کرائیں جو ”ہاتھی دانت“ کی تھیں اور ان پر سونا منڈھا ہوا تھا اس کے بعد اس بنیاد پر ایک مکان فرعون مصر کی بیٹی نے بنوایا جس سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے مکان کر لیا تھا اور شہر ”صور“ کے معروف و مشہور کاریگروں سے اس گھر کے اخراجات کے لئے تانبے کے برتن بنوائے اور مذبح (قربان گاہ) اور ماندہ (میز) بیت المقدس میں سونے کا تیار کرایا اور پانچ منبر ہیکل کی دائیں جانب کے لئے اور پانچ بائیں جانب کے لئے، طلائی سہان اور آنگیٹھیوں کے ساتھ بنوائے اور وہ ”نقری“ اور ”طلائی برتن“ جو اس مقدس مکان کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام تک بذریعہ وارثت پہنچے تھے اس پاک مکان میں لا کر رکھے اور آپ کے حکم پر اسباط کے سردار اور کاتبین، تابوت عہد شہادت کو مقام صیہون (قریہ داؤد) سے اٹھالائے اور اسے اس مکان میں فرشتوں کی تصویروں کے بازوؤں کے نیچے مسجد اقصیٰ میں رکھا۔ ”تابوت عہد“ میں دو تختیاں پتھر کی تھیں جنہیں حضرت موسیٰ نے ٹوٹی ہوئی تختیوں کے بدلے میں بنوایا تھا۔ اسباط کے سردار اور کاتبین تابوت عہد کے ساتھ قہر بان (کفارہ کا سرپوش) اور اس کے برتن بھی مسجد لے آئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی قربانی: حضرت سلیمان علیہ السلام ایک دن مذبح کے سامنے کھڑے ہوئے اور خوشی میں تقرب الی اللہ کے لئے پانچ ہزار گایوں کی قربانی کی اس کے بعد ہر سال تین مرتبہ قربانی کرتے تھے اور بخوردیتے تھے قربانی اور تحفوں کے علاوہ ہر سال چھ سو چھپ سٹھ ”قطرہ“ سونا بیت المقدس پر چڑھاتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی کشتیاں سونا چاندی اور قیمتی اسباب ہاتھی مورد وغیرہ کے لئے دریائے ہند میں سفر کرتی رہتی تھیں اور مصر سے اچھی نسل کے گھوڑے منگواتے تھے۔ ہر وقت دو ہزار چھ سو گھوڑے لڑائی کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ کی ایک ہزار بیویاں تھیں جن میں سے تین سو ”حرم“ تھیں۔

ملکہ بلقیس کی خبر: مؤرخین کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حج کرنے بھی گئے تھے اور وہاں کچھ دن ٹھہرے بھی تھے اور ہر دن پانچ ہزار دنیاں پانچ ہزار گائیں ہیں ہزار بکریاں قربان کرتے تھے اس کے بعد ملک یمن کی طرف رخ کیا اور اسی دن سرزمین شام پہنچ گئے۔ ہد ہد کو طلب فرمایا۔ ہد ہد کو طلب فرمایا۔ ہد ہد اس وقت موجود نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد وہ ملکہ بلقیس کی خبر لے کر آیا جیسا کہ قرآن پاک میں اس کا بیان آگیا ہے۔

ہد ہد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی گفتگو: (مترجم) سورہ نمل میں اس طرح مذکور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہد ہد کو طلب فرمایا جب وہ نہ ملا تو آپ نے غصہ سے فرمایا لا عذبنہ عذاباً شدیداً ولا ذبحنہ اولیائینی بسلطن مبین (النمل ۲۱) بے شک اس کو سخت عذاب دوں گا یا اس کو ذبح کر دوں گا اگر اس نے کوئی عذر معقول نہ بیان کیا) جب تھوڑی دیر کے بعد ہد ہد آیا تو اس نے عرض کیا کہ میں ایسے مقام کو میری ہے جس کی آپ کو بھی خبر نہیں ہے میں آپ کے پاس ”سبا“ سے ایک نچی خبر لایا ہوں یہ کہہ کر سب کی تعریف کرنے کے بعد عرض کیا انسی وجدت امرأۃ تملکھم وأونیت من کل شیء ولہا عرض عظیم (النمل ۲۲) میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جو اس سرزمین کی مالک ہے اس کو ہر چیز دی گئی ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے (وجدتہا وقومہا یسجدون لشمس من دون اللہ وزین لہم الشیطن اعمالہم فصدہم عن السبیل فہم لا یہتدون) (النمل ۲۳) میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ کے بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے مزین کر دیا ہے چنانچہ ان کو راہ حق سے اس نے باز رکھا اور راہ نہیں پاتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اور بلقیس: حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ سن کر ان کی سورج پرستی پر سخت غصہ آیا پھر یہ خیال آیا کہ شاید ہد ہد اپنی غیر حاضری کی وجہ سے یہ قصہ خلاف واقعہ بیان کر رہا ہے آپ نے فرمایا ”دیکھیں گے کہ تو سچ کہتا ہے یا غلط بیان کر رہا ہے۔ لے یہ خط ان کے پاس لے جا اور دیکھ کر وہ

کیا جواب دیتے ہیں۔ ہمدرد یہ حکم پاتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط لے کر اڑا اور بلقیس کے پاس وہ خط ڈال دی بلقیس نے اس خط کو لے کر پڑھا اور اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر بولی یا آیتھا الملائکۃ النبی الی کتب کریم (النمل ۲۹) (اے سردار و میرے پاس ایک بزرگ کا خط لے کر اڑا اور بلقیس کے پاس وہ خط بے شک سلیمان کی جانب سے ہے) (و انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الاتعلوا علی و اتوبی مسلمین) (النمل ۳۰-۳۱) (وہ بے شک شروع ہے اللہ کے نام سے جو بخشش والا مہربان ہے) (مضمون اس خط کا ہے کہ) تم مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے پاس مسدود ہو کر چلے آؤ) بلقیس کے درباریوں نے یہ خط سن کر اپنی توانائی اور قوت جنگ کا اظہار کر کے فیصلہ اس کی رائے پر چھوڑ دیا۔

چونکہ بلقیس ایک ہوشیار اور انجام بین عورت تھی اس نے پہلے تو بادشاہوں کا یہ دستور بیان کیا کہ جب وہ کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اسے ویران کر دیتے ہیں اور اس کے بااثر اور معزز آدمیوں کو ذلیل کرتے ہیں ایسا ہی یہ بادشاہ بھی کرے گا۔ اس کے بعد اس نے یہ رائے قائم کی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس کچھ تحائف بھیجے جائیں اس کی نیت اور طبیعت کا اندازہ ہو جائے گا درباریوں نے اس رائے سے اتفاق کر کے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں تحائف روانہ کر دیئے۔

مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے تحائف کو واپس کر دیا اور اپنی طاقت اور جلالت کی ایک خوفناک دھمکی دی اس کے بعد اس کو قدرت الہی کا نمونہ دکھانے کی غرض سے اہل دربار سے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس تخت کو اٹھا لائے۔ اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس مسدود ہو کر آئیں ایک جن نے جواب دیا انا ائیک بہ قبل ان تقوم من مقامک (النمل ۳۹) (میں اس کو آپ کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ اپنے دربار سے اٹھوانی علیہ لقوی امین) (النمل ۳۹) (اور میں یقیناً طاقتور اور امانت دار ہوں) حضرت سلیمان علیہ السلام اس کا جواب نہ دینے پائے تھے کہ قال الذی عنده علم من الکتب انا ائیک بہ قبل ان یوتد نالیک طرفک (النمل ۴۰) (اس شخص نے جس کے پاس کتاب الہی کا علم تھا یعنی (صف بر خیا از فرزندان شمویل) میں اس کو تمہارے پاس چشم زن میں لے آتا ہوں۔ چنانچہ چشم زن میں بلقیس کا تخت آگیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کسی مصلحت سے اس کا حلیہ بدل دیا جب بلقیس آئیں تو ان سے کہا گیا ہکذا عرشک (النمل ۴۲) کیا اسی طرح کا تمہارا تخت ہے (بلقیس نے کہا کہ گویا وہی ہے) و اوتینا العلم من قبلها و کنا مسلمین (النمل ۴۲) (ہم کو اس آزمائش سے پہلے علم دیا گیا اور ہم آپ کی نبوت پر پہلے سے ایمان لائے ہوئے تھے) اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو توحید کی تعلیم دی اور بت پرستی سے منع فرما دیا اور پھر وہ محل یا دربار خاص میں داخل کی گئیں۔ بلقیس نے شیشے کے فرش کو پانی تصور کر کے پا بجھ اٹھائے۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ یہ محل شیشے سے بنایا گیا ہے بلقیس کو اپنی اس نا فہمی پر ندامت ہوئی۔ کلام مجید کی آیت سے بلقیس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا نکاح کرنا ثابت نہیں ہوتا اور مؤرخین اور مفسرین کے اقوال اس نکاح کے بارے میں مختلف ہیں۔ اس واقعہ کے علاوہ یہ تین واقعے (ایک) گھوڑوں کی قربانی کرنے کا (دوسرے) مورچہ کا قصہ (تیسرا) انگوٹھی گم ہونے اور دیو کا آپ کا جگہ پر بیٹھ جانے کے بیان کئے جاتے ہیں جنہیں ہم طوالت کے خیال سے نظر انداز کرتے ہیں۔ کلام مجید میں یہ واقعات مذکور موجود ہیں۔ اٹھنی کلام المعز جم)

ملکہ بلقیس کی اطاعت:..... بلقیس نے آپ کی خدمت میں بہت سے تحفے بھیجے تھے۔ آپ نے ان کو قبول نہیں فرمایا چنانچہ بلقیس نے آپ کی اطاعت قبول کر لی اور آپ کے دین پاک میں داخل ہو گئی اور اپنی حکومت و سلطنت کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا دین پاک میں داخل ہو گئی اور اپنی حکومت و سلطنت کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا دین میں داخل ہو کر اس سے انکار نہیں کرنا چاہئے۔ تب بلقیس نے ”سدو بن زرعہ“ سے نکاح کی خواہش ظاہر کی آپ نے بلقیس کا نکاح اس کر دیا اور اسے اپنی طرف سے ملک یمن کا گورنر مقرر کر کے ”بلقیس کو بدعتور“ سب کا حاکم اعلیٰ بنائے رکھا اس کے بعد آپ شام کی طرف واپس آ گئے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے بلقیس سے نکاح کر لیا تھا اور جنات کے ذریعے سے ”سلیمین“ اور ”عمد ان“ تعمیر کرائے اور اس کو دیکھنے کے لئے ہر ماہ ایک مرتبہ آپ تشریف لے جاتے تھے اور تین دن تک وہاں ٹھہرے۔ واللہ اعلم۔

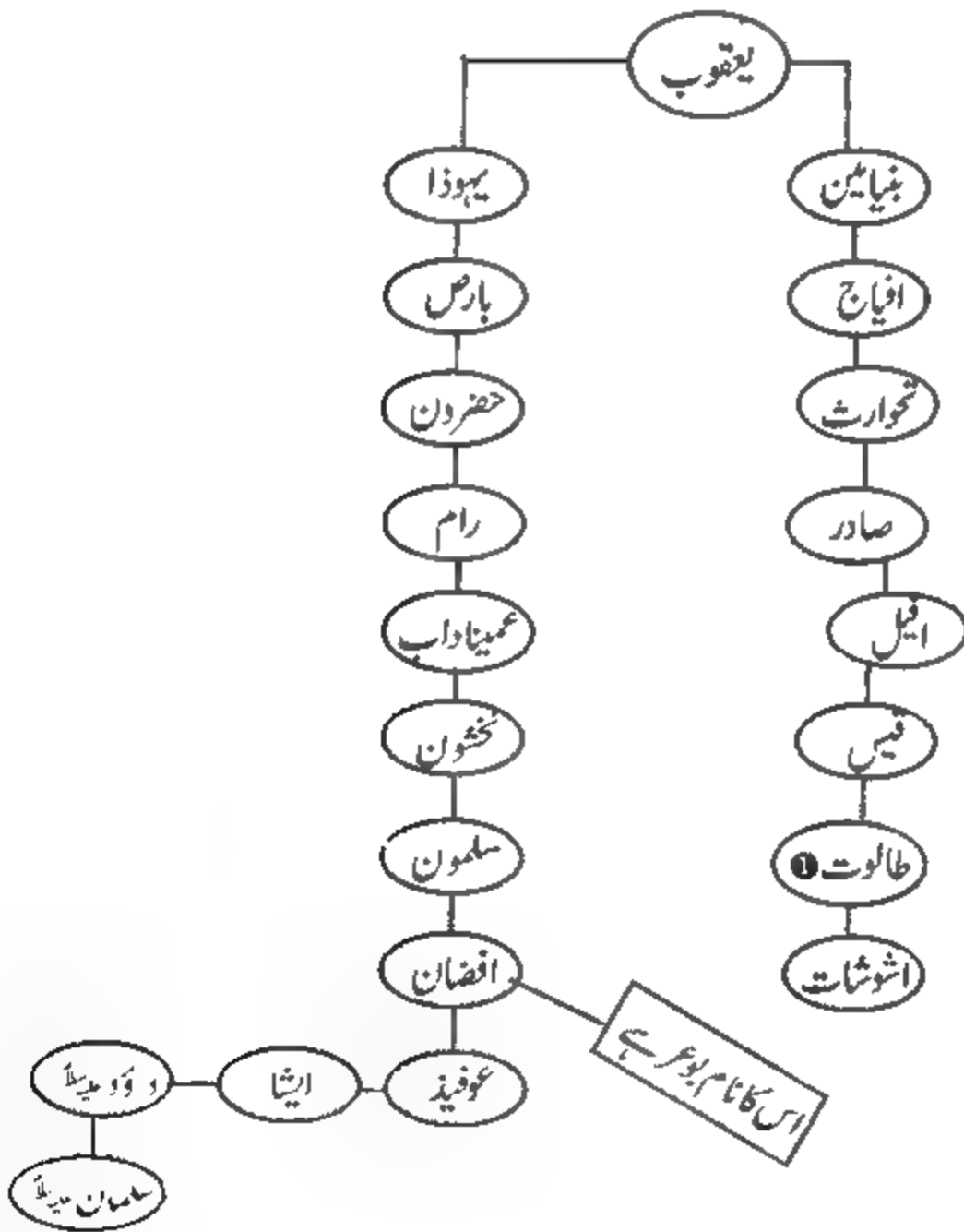
یمن پر قبضہ کرنے کی دوسری روایت:..... علماء بنی اسرائیل حضرت سلیمان علیہ السلام کے حجاز اور یمن جانے سے انکار کرتے ہیں یمن پر قبضہ کرنے

کی یہ صورت ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے یمن پر ”ملکہ سبا“ سے خط و کتابت کے ذریعے قبضہ حاصل کیا تھا وہ آپ کی خدمت میں برہنہ آئیں تھیں۔ ایک سو بیس ”قنطار“ سونے اور ”مروارید“ جو اہرات اور مشک وغیرہ تحفہ کے طور پر ارسال کیا تھا آپ نے اسے نہایت عمدہ خلعت عنایت فرمائی تھی اور اس سے حسن سوک سے پیش آئے تھے اور پھر وہ وہاں سے واپس چلی گئی تھی (ایسا ہی کتاب الانساب میں لکھا ہے جو ان کی کتابوں سے ہے)۔

بریعان بن نباط:۔ سلیمان علیہ السلام کے اخیر زمانہ حکومت کے آخر میں ہمدور (بادشاہارمن) نے دمشق میں اور بادشاہ اردم ہمدان نے بغوت کر دی تھی اور آپ نے بیت المقدس کے تمام علاقوں پر افرائیم کی قوم سے بریعان بن نباط کو حاکم مقرر کر دیا تھا مگر وہ نہایت ظالم و جابر نکلا۔ مدینہ نے وحی سے ذریعے اور اخیر نبی کے توسط سے اس کی تولیت اور حکومت پر غصہ ظاہر فرمایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مطلع ہو کر اس کے قتل کا ارادہ کیا۔ مگر وہ اس واقعہ سے آگاہ ہو کر مصر کی طرف بھاگ گیا اور وہاں پہنچ کر فرعون کی بیٹی سے نکاح کر لیا جس سے اس کا بیٹا ”نابط“ پیدا ہوا اور یہ مصر میں ہی ٹھہرا رہا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات:۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ان کی حکومت کے چالیسویں سال یا دوسری روایت کے مطابق باون سال کے بعد انتقال ہو گیا۔ چنانچہ اپنے والد حضرت داؤد علیہ السلام کے قریب مدفون کیے گئے ان کے بعد بنی اسرائیل کی حکومت میں تفرق پیدا ہو گیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا شجرہ نسب



بنی اسرائیل کے درمیان بیت المقدس کی تقسیم

رجعم بن سلیمان علیہ السلام اور ان کے خلاف بغاوت:..... حضرت سلیمان علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل نے ان کے صاحبزادے رجعم کو ان کا جانشین بنایا۔ چنانچہ رجعم ۵۱ نے حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی بیت اللحم وغزوہ وصور وایلہ کی عمارتوں میں اضافہ کیا اور بنی اسرائیل پر تشدد کرنے لگا۔ بنی اسرائیل نے ان سے ٹیکس میں تخفیف کی درخواست کی مگر اس نے رعایت کرنے کے بجائے ٹیکس بڑھانے کا ارادہ کیا بنی اسرائیل نے ان زیادتیوں سے دل برداشتہ ہو کر عہد شکنی پر مائل ہو گئے اسی زمانہ میں ”یرجم بن نباط“ مصر سے آگیا چنانچہ تمام بنی اسرائیل نے یہود اور بنیامین کی اولادوں کے علاوہ اس کی حکومت تسلیم کر لی اور اس کے ساتھ مل کر لڑائی کے لئے نکلے۔ فریقین نے جنگ شروع کی لیکن اس وقت کے کسی نبی کے کہنے سے فریقین جنگ کرنے سے باز آ گئے اور آپس میں صلح کر لی۔

شیشاق کی بیت المقدس پر فوج کشی:..... رجعم کی حکومت کے پانچویں سال شیشاق (بادشاہ مصر) نے بیت المقدس پر چڑھائی کی۔ رجعم لڑائی کے میدان سے بھاگ نکلا شیشاق نے اس کو لوٹا اور ان پر جزیہ مقرر کر دیا کچھ عرصہ کے بعد اسرائیل پھر اس کے مقابلہ کے لئے آئے اور اس کو بیت المقدس سے نکال دیا۔ اس کے بعد بنی داؤد، بنی یہود اور بنیامین پر بیت المقدس، عسقلان، غزوہ، دمشق، حلب، حمص اور اس کے سرحدی مقامات اور سرزمین حجاز میں حکومت کرنے لگے اور ”اسباط عشرہ“ نے اطراف نابلس فلسطین پر قبضہ حاصل کر لیا اور شام کے مشرق شمال اور فرات و جزیرہ سے متصل شہر شومرون (شمرہ یا سامرہ) میں جا کر مقیم ہو گئے اور اس کو اپنا دار السلطنت بنالیا۔ بنی اسرائیل کی حکومت ختم ہونے تک ان میں یہ اختلافات مسلسل قائم رہے اور وہ اس پریشانی میں مبتلا ہو گئے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے لکھ دیا تھا جیسا کہ ہم اسے آئندہ بیان کریں گے۔

افیا بن رجعم کی حکومت:..... ان واقعات کے بعد رجعم اپنی حکومت و سلطنت کے سترہویں سال مر گیا اس کے سبط یہود اور بنیامین پر بیت المقدس میں اس کا بیٹا حکومت کرنے لگا یہ سیرت میں اپنے باپ سے بہت مشابہ تھا۔ نہایت درجہ کا عابد اور روزہ دار تھا اس کا پورا دور حکومت ”یرجم بن انباط“ اور ”بنی اسرائیل“ سے لڑائی لڑنے میں صرف ہو گیا ایک دن بھی فراغت سے بیٹھنے نہیں پایا یہاں تک کہ اپنی حکومت کے تین سال پورے کرنے کے بعد مر گیا اسکے بعد اس کا بیٹا ”اسا“ بن افیا تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اس کا زمانہ حکومت کچھ طویل گزرا یہ نہایت نیک طبیعت اور اپنے دادا داؤد کی عادات و اخلاق پر تھا اس کے زمانہ میں بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء مبعوث ہوئے اس حکومت کے دوسرے سال ”یرجم بن انباط“ کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا ”ناداب“ تخت نشین ہوا مگر تھوڑے ہی دن بعد ”یعیشا بن احیا“ اسے ختم کر کے خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

اسا بن افیا:..... اس کے بعد اس کی ”اسامہ افیاض“ سے لڑائی چھڑ گئی ”اسا“ موقع پاکر شاہ دمشق کو اپنے ہمراہ لے کر ”یعیشا“ پر چڑھا آیا یعیشا ان دنوں یثرب کو آباد کرنے میں مصروف تھا وہ اس اچانک حملہ کا مقابلہ نہ کر سکا اور نہایت بے سرو سامانی سے تعمیر کا سامان چھوڑ کر بھاگ گیا ”اسا بن افیاض“ بادشاہ قدس (بیت المقدس) میں اسباب کو اٹھا لائے اور اس سے قلعے بنوائے اس کے بعد بنی داؤد پر ”زواج (بادشاہ کوٹش) نے ایک لاکھ افواج کے ساتھ حملہ کیا چنانچہ ”اسا“ نے نہایت جوانمردی سے اور مردانگی سے اس کا مقابلہ کیا اور نہایت سخت شکست دے کر اسے بھگا دیا۔ ”اسا“ اور ”اسباط“ میں سامرہ پر قبضہ کے لئے برابر لڑائیاں ہوتی رہیں اسی کے زمانہ میں سامرہ کو لوٹا گیا تھا۔ جیسا کہ ہم آگے ذکر کریں گے۔

اسا کا انتقال

یہوشافاط ۱۰ بن اسا: اسا اکتالیس سال حکومت کر کے انتقال کر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا یہوشافاط حکومت کی کرسی پر بیٹھا۔ یہ سیرت میں اپنے باپ سے بہت ملتا تھا اس کے زمانہ میں ”اہل سامرہ“ اور اس کے حکمرانوں کے درمیان صلح رہی۔ اس کے زمانہ میں بادشاہ عمالقہ (یاد دوسری روایت میں) اردم نے اس پر حملہ کی کوشش کی اور کچھ فوجیں جمع کر کے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے یہ خبر سن کر اس کا مقابلہ کیا اور نہایت ناکامی سے انہیں پسپا کر کے ان کا مال و اسباب لوٹ لیا۔

اردم کی بد عہدی: اس کے زمانہ حکومت میں انبیاء علیہ السلام میں سے ”حضرت الیاس ۱۱ بن شویاق“ اور الیسع ۱۲ بن شویات مدینہ تھے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ ”ایلیا اور یحییٰ“ اور عبودے کی کشتیاں ہند سے قیمتی قیمتی سامان لایا کرتی تھیں ایک مرتبہ مخالف ہوا سے کشتیاں ڈوب گئیں۔ اس نے پچیس سال تک حکومت کی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا ”یہورام“ تخت نشین ہوا۔ اردم نے بد عہدی کی اور اپنی قوم میں سے ایک حاکم کو مقرر کر لیا ”یہورام“ نے سن کر ان پر حملہ کیا اور انہیں پریشان، اور قتل اور گرفتار کر کے لوٹ آیا لیکن وہ بدستور اپنی بغاوت پر قائم رہے۔ اسی کے زمانہ میں موصل کے بادشاہ اور اسباط کے درمیان جو سامرہ میں تھے لڑائی شروع ہوئی اور ایک لمبے زمانہ تک وہ لڑائیاں جاری رہیں۔

یہورام کی وفات: ابن عمید کہتا ہے کہ ”موآب“ بنی یہوذا کو دو سو بکریاں کو دو سو بکریاں سالانہ جزیہ دیا کرتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے یہ جزیہ نہیں پہنچایا، ”ملوک قدس“ اور سامرہ متحد ہو کر لڑائی کے لئے نکلے اور سات دن تک ان کا محاصرہ کئے رکھا انہی دنوں جب پانی غائب ہونے کی وجہ سے الیسع نبی نے دعا کی اور وادی جاری ہو گئی تو اہل موآب پانی کی تلاش میں نکلے۔ بنی اسرائیل نے موقع مناسب پا کر ان پر حملہ کر دیا اور نہایت سختی سے قتل و گرفتار کیا یہورام ہی کے زمانہ حکومت میں حضرت ایلیا کو اٹھایا گیا اور ان کے اسرار حضرت الیسع کی طرف منتقل ہو گئے اس کے زمانہ میں انبیاء میں سے ”حضرت عبودیا نبی“ بھی تھے پھر اس نے اپنی حکومت کے آٹھویں سال انتقال کیا اور اپنے دادا حضرت داؤد علیہ السلام کے قریب دفن کیا گیا۔

احزیابا ہو کی جزیہ موصل پر فوج کشی: اس کے بعد اس کے بیٹے ”احزیابا ہو“ نے حکومت اپنے ہاتھ میں لی اس کی ماں غشلیا ۱۳ بنت عمری، احباب بن عمری کی بہن تھی۔ احزیابا ہو نے تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد اپنے ماموں ”احباب“ کا چلن اختیار کیا اور ایک یا دو سال حکومت کی بادشاہ جزیہ اور موصل پر چڑھائی کی اس لڑائی میں اس کے ماموں ”احباب“ کے بیٹے ”یہورام“ گورنر سامرہ نے بھی اس کا ساتھ دیا چنانچہ یہ دونوں حاکم جزیہ اور موصل سے لڑ بھڑ کر واپس آئے ”یہوشافاط بن الیشا“ نے جوئسی بن یوسف کی نسل سے تھا اور ”یہورام بن احباب“ کے قتل کی فکر میں تھا۔ موقع پا کر ایک ہی وقت میں دونوں کو قتل کر دیا۔

احزیابا ہو کا خاتمہ: ابن عمید کہتا ہے کہ ”یہورام بن احباب“ حاکم سامرہ ”احزیابا ہو“ کے ساتھ مل کر ”اردم“ اور بروایت دیگر ”کلعاد“ سے لڑنے کے لئے گیا تھا اور اسی لڑائی میں یہ دونوں مارے گئے تھے اس کے زمانہ میں انبیاء علیہ السلام میں الیسع اور ”عامور“ اور ”مخار“ نبی تھے۔

غشلیا بنت عمری کی حکومت: ”احزیابا ہو“ کے بعد اس کی ماں ”غشلیا بنت عمری“ حکومت کی کرسی پر بیٹھی اس کی حکومت ”قدس“ میں خوب

۱۱ بن اشیر میں ”سافاط“ ہے ہمارے پاس موجود ابن خلدون عربی میں یہوشافاط اور ترجمہ انڈی کراچی میں ”یہوشافاط“ لکھا ہے صحیح ”یہوشافاط“ ہے (شاء اللہ محمود)۔ ۱۲ جناب الیاس بن شویاق حضرت یوشع بن نون کی اولاد میں سے تھے اللہ جل شانہ نے اہل ملک کی طرف مبعوث فرمایا وہ لوگ ”بعل“ نامی بت کی عبادت کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں فرمایا تدعون بعلا و تذرون احسن الحالین الصفۃ (کیا تم لوگ ”بعل“ کو پکارتے یعنی پرستش کرتے) ہو اور چھوڑ دیتے ہو (احسن الحالین کو) میں ارشاد فرمایا ہے جناب ایسا ہی شریعت موسیٰ کے پابند تھے اور اسی کو تازہ اور لوگوں کو اسی کی تعلیم فرماتے تھے۔ ۱۳ حضرت الیسع بن شویات حضرت الیاس علیہ السلام کے شہرہ تھے اور آپ ہی کی دعا سے انہیں نبوت عطا ہوئی تھی۔ ۱۴ کتاب اسرائیلیات میں اس کا نام ”اضالیا“ لکھا ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ سلیمان کی لونڈیوں میں سے تھی۔ اور ابن اشیر میں اس کا نام عزلیت بنت عمر لکھا ہے۔

ترقی پزیر اور پرزور ہوئی اس نے تمام بنی "داؤد" کو مارڈالا لیکن مشیت الہی سے "یوآش" (احزیا ہوکارضائی بیٹا) اس کے پنجہ ظلم سے بچ گیا اسے اس کی پھوپھی "یوشیع بنت یہورام" نے بیت المقدس کے کسی گوشے میں چھپا رکھا تھا اور اس راز سے اپنے شوہر "یہودیادع" کو آگاہ کر دیا جو ان دنوں کا بن اعظم تھا۔ جب یوآش کا ساتواں سال پورا ہو گیا اور بنی یہود "اعشلیا" کے ناپسندیدہ کاموں سے بیزار ہو کر "یہودیادع" کا بن اعظم کے پاس جمع ہوئے اور اس کی حکومت سے بیزاری ظاہر کی۔ "یہودیادع" کا بن نے یوآش بن احزیا کو ظاہر کر دیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے ساتھ مل کر اس کی تانی "اعشلیا" اور ان لوگوں سے جو اس کے ہمراہ لڑے تھے اور انہیں تباہ اور پریشان کر دیا۔

یوآش ۱ بن احزیا ہو:۔۔۔ "یوآش" یہودیادع کے مشوروں سے نظام حکومت کرنے لگا کچھ عرصہ کے بعد "یوآش" بت پرستی پر مائل ہو گیا۔ حضرت زکریا ۲ نے منع کیا تو اس نے ان کو شہید کر دیا اس کے زمانہ حکومت میں حضرت السبع اور حضرت عوفریا اور حضرت زکریا نبی تھے۔ "یہودیادع" کا بن یوآش کی حکومت کے تیسویں سال انتقال ہو گیا۔ "یوآش" نے بیت المقدس میں کچھ کام کرائے تھا اور اس حکومت کے اڑتیسویں سال حضرت السبع نے وفات پائی اسی کے زمانہ میں "شریال" جو بابل میں "کسدانیوں" کا بادشاہ تھا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بادشاہ مینوی اور موصل نے اور ابن عمیدع کہتا ہے کہ "بادشاہ شام" نے بیت المقدس پر حملہ کیا اس نے تمام مال و اسباب جو شاہی خزانہ میں اور بیت المقدس میں تھا اسے دے دیا۔ اور اس کی اطاعت قبول کر لی یہاں تک کہ اس کے اراکین دولت اور وزراء نے اسے قتل کر دیا۔

بیت المقدس کی تاراجی:۔۔۔۔۔ اور اس کی جگہ اس کے بیٹے "امضیا ہو" تخت نشین کر دیا تھوڑے دنوں کے بعد بنی اسرائیل نے اس سے سرکشی شروع کی اور اپنی ماں کی مدد سے ان پر غالب آ گیا اور باغیوں کو تہ تیغ کر کے "اردم" کی طرف بڑھا اور ان پر بھی اسے کامیابی حاصل ہو گئی اس نے ان میں سے تقریباً بیس ہزار کو قتل کر دیا اس کے بعد بادشاہ "اسباط" نے (جو سامرہ میں تھا) اس پر فوج کشی کی اس نے اس کا مقابلہ کیا لیکن اسے شکست ہو گئی اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ بادشاہ "اسباط" نے اس کی گرفتاری کے بعد "بیت المقدس" کا محاصرہ کر لیا اور تقریباً چار سو گز شہر پناہ منہدم کر ڈالی اور شاہی محل کا خزانہ اور ہیکل کا مال و اسباب، برتن اور جواہرات لوٹ کر سامرہ واپس گیا اور یہاں پہنچ کر امضیا ہو (بیت المقدس) کے بادشاہ کو رہا کر دیا۔

عزیا ہو کی امارت:۔۔۔۔۔ "امضیا ہو" بیت المقدس پہنچ کر شہر پناہ کی منہدم دیواروں کو درست کر کے حکومت کرنے لگا کچھ عرصہ کے بعد بنی داؤد اس کی حکومت سے بیزار ہو گئے اور اس کی حکومت کے ستائیسویں سال اسے قتل کر کے اس کے بیٹے "عزیا ہو" کو حکومت کے لئے منتخب کیا اور اس کے زمانہ میں حضرت یونان اور حضرت ناحوم ۳ نبی تھے۔ اور حضرت عاموس کو بھی اس کے عہد حکومت میں نبوت دی گئی تھی۔ عزیا نے تریس سال تک حکومت کی۔ اس دوران بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔

مختلف واقعات:۔۔۔۔۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے پانچویں سال ششی اعتبار سے سنا ایجاد کیا گیا اور چھٹے سال موصل سے آرمینیوں کی حکومت ختم ہو گئی اور وہ ملوک بابل کے ماتحت ہو گئے اور بائیسویں سال بادشاہ "بابل" "نول" نامی نے شہر سامرہ پر حملہ کیا اور اس کی حکومت کے تیسویں سال یونانیوں پر سب سے پہلے ان کے بادشاہ شہر "انقیاس" میں حکومت کا رتبہ حاصل کیا اور اسی کے سلطنت کے اکیاون سال کے بعد "بخت نصر اول" بابل کا بادشاہ بنا اسی کے دور حکومت میں روم کا پہلا بادشاہ "فردوس نامی" بھی تھا اس کے زمانے میں حضرت یوشع ۴ اور حضرت غوریا ۵،

۱ "یوآش بن احزیا" عربی نسخے میں عربی نسخے میں "احزیا" بحوالہ ابن اثیر لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے بادشاہوں کی سب اولادیں ماری گئیں تھیں صرف یہی یوآش بن احزیا بچ گیا تھا۔ ابن اثیر (صفحہ نمبر ۲۷۱ ج ۱)۔ ۲۔۔۔ حضرت زکریا بن اردن حضرت زکریا بن اردن حضرت داؤد بن سلیمان کی اولاد میں سے تھے۔ ایثیع بنت عمران بن ماثان سے آپ نے نکاح کیا اور بڑھاپے میں جب اولاد ہونے سے ناامید ہو گئے تو حضرت عیسیٰ آپ کی دعا سے پیدا ہوئے ان دونوں بزرگوں کا تذکرہ قرآن مجید میں آیا ہے "ایثیع بنت عمران" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم کی بہن تھیں۔ ہیردوس بادشاہ نے اپنی محبوبہ کی ترغیب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ذبح کر ڈالا اور حضرت زکریا علیہ السلام کی سن کر اس خوف سے بھاگ گئے اور بیت المقدس کے قریب پہنچ کر ایک باغ میں چنچے ایک درخت نے حکم الہی آپ کو پکارا جب آپ اس کے قریب گئے تو وہ پھٹ گیا آپ اس میں چھپ گئے انجام کار آپ کی قمیض کا ایک کونہ باہر نکلا رہا۔ بادشاہ ہیردوس کے آدمی آپ کے تعاقب میں آئے ہوئے تھے اور آپ کو ڈھونڈ رہے تھے شیطان نے ان کو اس درخت تک پہنچا دیا جس میں حضرت زکریا چھپے ہوئے تھے۔ اور چادر کا کونہ کھا کر اپنی بات کو یقین کے درجے پر پہنچایا ان ناعاقبت اندیشوں نے آدے سے درخت کو چیر دیا اور حضرت زکریا شہید ہو گئے۔

حضرت اموص علیہ السلام، حضرت اشعیا علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام تھے اس کے لشکر کی تعداد تین لاکھ بیان کی جاتی ہے۔

عزیا کی وفات:..... احکام تورات کی مخالفت کی وجہ سے اس کے ”کاہن“ نے ”بدعادی“ چنانچہ حزیا ہو عارضہ برص میں مبتلا ہو کر ایک سال تک خانہ نشین رہا اور اس کا بیٹا ”یوآب“ سلطنت کے معاملات دیکھتا رہا۔ ہر دیوش مؤرخ روم کہتا ہے کہ اس نے زمانے میں کسدانیوں کے آخری بادشاہ ”شریال“ بابل میں اپنے سپہ سالار ”ارباط بن المادس“ کے ہاتھ مارا گیا اور ”ارباط“ حکومت بابل پر ممکن ہوا اس کے بعد اس نے بہت سی جنگیں کیں ”قوط“ اور ”عرب قضاہ“ سے لڑا اور وہاں سے کامیاب ہو کر لوٹا اس کے بعد ”حزیا ہو“ اپنی حکومت کے تین سال پورے کرنے کے بعد مر گیا۔

یوآب بن عزیا ہو:..... اور اس کی جگہ اس کا بیٹا ”یوآب بن عزیا ہو“ تخت نشین ہوا۔ یہ نیک اور متقی شخص تھا اس کے زمانے حکومت میں حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت عوف علیہ السلام تھے۔ اسی کے زمانے میں جزیرہ کے حاکم نے ابتدا یہود پر غلبہ حاصل کیا جو ”سریا بانیکن“ کے نام سے معروف تھے اور یوآب اپنی حکومت کے سولہویں سال مر گیا۔

احاز بن یوآب:..... پھر اس کا بیٹا حکومت کی کرسی پر بیٹھا اور اپنے آباء اجداد کے طریقے چھوڑ دئے اور بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے ارمن موصل کے بادشاہ کی مدد سے ان سے لڑا اور دمشق کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور جہاں تک اس سے بن پڑا وہ اسے لوٹ کر واپس چلا گیا اور پھر ”احازان“ کے مقابلہ پر نکلا چنانچہ ایک لاکھ بیس ہزار یہودی مارے گئے۔ اور ”احاز“ پسپا ہو کر بھاگا۔ ہر دیوش کہتا ہے کہ اس کے زمانہ حکومت میں ”ماربس“ کی حکومت کیرش (بادشاہ فارس) کے ہاتھوں ختم ہوئی اور ان کی حکومت سلطنت اس کی طرف منتقل ہو گئی۔ ابن عمید مسیحی روایت کرتا ہے کہ ”آغاز“ کے زمانہ حکومت میں ”فرنجہ“، یونان کے علاوہ سارے روم پر غالب آ گئے تھے اور شہر رومہ کو لوٹ لیا ہر دیوش یہ بیان کرتا ہے کہ اس کے زمانہ سلطنت میں لاطینیوں نے ”روٹس“ اور پھر ”مرکہ“ کا حاکم بنا اور شہر ”رومہ“ آباد کیا۔

خرکیا ہو بن احاز:..... اس کے بعد سولہ سال حکومت کر کے ”احاز“ مر گیا اور اس کا بیٹا ”خرکیا ہو“ تخت نشین ہوا اس نے بت پرستی یک قلم ختم کر دی اور اپنے جد امجد حضرت داؤد علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے لگا۔ بادشاہان بنی یہود میں اس جیسا کوئی بادشاہ نہیں گزرا۔ بادشاہان موصل دابلو کوریش کی مخالف کی اور بنی فلسطین کو فاش شکست دے کر ان کے قصبات کو اجاڑ دیا۔ اس کے اور اس کے باپ کے عہد حکومت میں ”شلیشار“ بادشاہ جزیرہ موصل نے سامرہ میں اسباط پر حملہ کر کے ان پر جزیرہ قائم کیا پھر اسکے زمانے میں ”شلیشار“ ان کی طرف بڑھا اور ان کا ملک چھین لیا۔ پھر اس کی

① یونس بن متی بنی اسرائیل کے انبیاء مرسلین میں شمار کئے جاتے ہیں جیسا کہ وہ ان موسیٰ لمن المرسلین (الصفۃ ۳۹) (اور چٹک یونس بن مرسلین سے) ثابت ہوتا ہے لیکن ان کے لئے کوئی مخصوص کتاب نازل نہیں کی گئی۔ شریعت موسیٰ کے پابند تھے اور الہ نیوی (سرزمین موصل) کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ عرصہ تک یہ وعظ و پند کرتے رہے مگر ان میں سے جب کوئی شخص آپ پر ایمان نہ لایا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے ان پر عذاب نازل کرنے کی دعا کی اللہ تعالیٰ نے عذاب بھیجے کا ارادہ فرمایا جب اس عذاب کے نزول کا وقت آیا تو حضرت یونس رات کے وقت شہر سے باہر چلے گئے صبح ہوتے ہی شہر کے برابر ایک سرخ بادل نمودار ہوا اور اس سے چنگاریاں نکلنے لگیں اہل شہر سے باہر چلے گئے صبح ہوتے ہی شہر کے برابر ایک سرخ بادل نمودار ہوا اور اس سے چنگاریاں نکلنے لگیں اہل شہر نے حضرت یونس کو اس غرض سے تلاش کرنا شروع کیا اگر وہ ملے تو اہل شہر ان پر ایمان لاتے، تو بہ کرتے لیکن وہ کہاں ملے والے تھے۔ وہ اس شہر کی سرحد سے فاصلہ کی وجہ سے باہر جا چکے تھے۔ بادشاہ نے اہل شہر سے کہا اگر حضرت یونس نبی تمہارے درمیان سے چلے گئے ہیں تو کیا ہوا خدا تعالیٰ تم سے دور نہیں کیا۔ چلو شہر کو چھوڑ دو اور میدان میں چل کر توبہ کرو چنانچہ اہل شہر ”بادشاہ“ کے کہنے سے شہر چھوڑ کر میدان میں آ گئے اور تین دن تک گریہ زاری کرتے رہے چوتھے دن ان کی دعا قبول کر لی گئی اور یہ عذاب ان سے اٹھایا گیا اور اہل شہر اپنے شہر واپس آ گئے، حضرت یونس اہل شہر سے بے زار ہو کر رفتہ رفتہ دریا کے کنارے پہنچے اور کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے جب کشتی دریا کے درمیان پہنچی اور کشتی کو مخالف ہوا سے نقصان پہنچا تب ان کو اپنی خطا کا احساس ہوا۔ قصہ مختصر آپ نے خود کو دریا میں ڈال دیا تو کشتی روانہ ہو گئی ادھر آپ کو چھلی نے نگل لیا اور چالیس دن اس کے پیٹ میں رہے اکتالیسویں دن حکم الہی اس کے پیٹ سے نکلے آپ میں اتنی توانائی بھی نہیں تھی کہ حس و حرکت کرتے یا باہر پھرتے چنانچہ چالیس دن تک دریا کے کنارے پڑے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے آپ کو رزق پہنچاتا رہا جب ان میں چلنے پھرنے کی توانائی آ گئی تو پھر وہ اسی شہر کی طرف بھیجے گئے۔ جہاں سے آپ غصہ ہو کر چلے گئے تھے۔ وہ لوگ تعداد میں ایک لاکھ یا اس سے کچھ زیادہ تھے اس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے اس مثال کے لئے یہی ایک ”امت“ ہے کہ اس پر عذاب آیا اور اس وقت ایمان لانے اور توبہ کرنے کی وجہ سے بچ گئے ورنہ کسی قوم پر جب بھی کوئی عذاب آیا تو اس وقت ایمان لانے اور توبہ کرنے سے وہ عذاب نہیں اٹھایا۔

حکومت کے چوتھے سال راضین ”بادشاہ مشق“ نے اس پر حملہ کیا اور بغیر لڑائی کے لوٹ گیا۔

سنجاریف کا محاصرہ بیت المقدس:..... اور چودہویں سال ”سنجاریف“ (بادشاہ موصل) سامرہ کی فتح کے بعد اس پر حملہ آور ہوا اور اس نے بنی یہودا کے اکثر شہروں کو فتح کر لیا اور اسے بیت المقدس میں گھیر لیا۔ ”خرکیا ہو“ نے تین سو قنطار چاندی اور تین قنطار سونے کے اکثر اور ہیکل اور شاہی محل کا تمام ماں ”سنجاریف“ کو دے کر واپس کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ عہد ٹوٹ گیا اور سنجاریف نے دوبارہ بیت المقدس پر حملہ کر کے اس کا محاصرہ کیا اور اس نے اس رقم معینہ لینے سے انکار کر دیا اور کہلا بھیجا۔ وہ شخص ہے جس کا خدا اسے میرے ہاتھوں سے نجات دے جب تک میں اس کو نجات نہ دوں۔ بنی اسرائیل اس کے کلمات سن کر ڈر گئے اور حضرت شعیان علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی گئی۔

سنجاریف کا خاتمہ:..... حضرت شعیان علیہ السلام نے دعا کی تو سنجاریف کے لشکر میں طاعون پھوٹ نکلا ایک ہی رات میں ایک بیس ہزار سپاہی مر گئے۔ چنانچہ سنجاریف مجبور ہو کر نینوی اور موصل کی طرف لوٹ گیا اور راستے میں خود اس کے بیٹوں نے اس کو مار ڈالا اور بیت المقدس کی طرف بھاگ گئے۔ تب اس کا بیٹا ”سرمعون“ تخت حکومت پر بیٹھا طبری کہتا ہے کہ بادشاہ بنی اسرائیل نے سنجاریف کو قید کر لیا تھا لیکن حضرت اشعیہ نے بالہام خدا سے چھوڑ دیا۔

منشا بن خرقیا ہو:..... پھر خرکیا ہوا نینس سال حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا ”منشا“ تخت حکومت پر بیٹھا یہ نہایت بدکار اور کج خلق شخص تھا۔ اس کے افعال انتہائی ناپسندیدہ تھے۔ وینیا مور میں بھی یہ مذہب کا پابند نہ تھا حضرت اشعیہ نے اسے اس کے افعال ناپسندیدہ سے روکنا چاہا۔ لیکن اسے آپ کی ہدایت و رہنمائی ناگوار گزری۔ چنانچہ اس نے حضرت اشعیہ کو آڑے سے کٹوا دیا اور انہی کے ساتھ صالحین کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے اسیسویں سال ”سنجاریف“ صغیر نے مملکت موصل پر قبضہ کر لیا اور ۴۵۰ء میں ”بادشاہ یواش“ نے ”بورنطیہ“ آباد کیا جس نے فلسطین میں ترمیم کر کے اسے اپنے نام سے موسوم کیا حکومت کے اکیانوہ سال ”سنجاریف“ بادشاہ موصل نے قدس شریف پر فوج کشی کی اور تین سال کے محاصرہ کے بعد حکومت کے چوہویں سال اسے فتح کر لیا۔

یوشیا بن امون:..... منشا کے بعد اس کا بیٹا ”امون“ حکومت کی کرسی پر بٹھایا گیا۔ اس کی حالت بالکل اپنے باپ کی سی تھی اس کے سو سال تک حکومت کی تیسرے سال کے شروع میں اس کے غلاموں نے اسے قتل کر دیا اس کے بعد ”یہودا نے متفق ہو کر ان غلاموں کو قتل کر کے اس کی جگہ اس کے بیٹے ”یوشیا“ کو بادشاہ بنایا اس نے نہایت سلامت روی کا طریقہ اختیار کیا۔ بتوں کو توڑ ڈالا اور دینی معاملات میں مضبوطی سے کام لینے لگا۔ بتوں کے ”مجاوروں“ کو قتل کر کے ان کے مکانات اور قبر بارگاہوں کو مسمار کر دیا جن کو ”یربعام ابن نباط“ نے بنوایا تھا۔ اس کے زمانہ حکومت میں حضرت صقونا، حضرت کلدی اور حضرت ناحوم نبی تھے اس کے دور میں بنی ہارون میں حضرت ”ارمیا بن الحیا“ کو نبوت دی گئی۔ انہوں نے بنی اسرائیل کو ج ب بابل کی طرف ستر سال کی جلاوطنی کی خبر دی تو ”یوشیا“ نے قبر باران اور ”تابوت عہد“ کو ایک گڑھے میں دفن کر دیا جس کا پتہ کسی کو نہ معلوم ہو سکا اس کے دور حکومت میں ”نحوس“ نے بابل چھین لیا۔

فرعون اعرج:..... اس کی حکومت کے اکتیسویں سال ”فرعون اعرج“ نے مصر پر قبضہ کر لیا اور حضرت مسیح سے لڑنے کے نئے فرات کی طرف چل دیا۔ ”یوشیا“ بھی اس کا مقابلہ پر آیا اور لڑائی کے میدان میں تیس سال حکومت کر کے ایک تیر لگنے سے مر گیا۔ جب وہ شکست کھا کر بھاگا جا رہا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا ”یواش“ (جس کو یہو یا حاز) بھی کہتے ہیں حکومت کرنے لگا۔ اس نے توریت کے احکام کو بالکل معطل اور بے کار کر دیا اور بدکرداری شروع کر دی۔ فرعون اعرج نے اس پر فوج کشی کی اور اسے گرفتار کر کے مصر واپس آگیا مصر پہنچ کر یواش کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد فرعون اعرج نے ممالک بنی اسرائیل پر قنطار چاندی اور تین قنطار سونے کا خراج مقرر کیا۔ ”یواش“ کا زمانہ حکومت تین مہینے رہا۔

بخت نصر کا حملہ:..... ”یواش“ کے بعد بنی اسرائیل نے ”الیا قیم بن یوشا“ کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا یہ نہایت بدطیبت اور کافر شخص تھا اور فرعون اعرج کے لئے بنی یہودا سے بہت زیادہ خراج وصول کرتا تھا اس کی حکومت کے ساتویں سال بخت نصر بادشاہ ”بابل“ نے اس پر حملہ کیا اور جزیرہ اس

سے چھین لیا پھر بیت المقدس کی طرف بڑھا اور بنی اسرائیل پر جزیہ قائم کیا الیا قیم نے اس کی حکومت تسلیم کر لی اور تین سال تک اس کا مطیع رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ”ارہم عمون“ موآب، کسدانیوں کو مسلط کر دیا کچھ عرصہ بعد اس نے کچھ لشکر جمع کر کے بخت نصر سے سرتابی کی وہ اسے رفر کر کے بابل کی طرف لے گیا مگر راستے میں الیا قیم اپنی حکومت کے گیارہویں سال مر گیا۔

بنی اسرائیل کی غلامی۔ ”بخت نصر“ نے اس کی جگہ ”ینخبون“ بن الیا قیم کو اپنی طرف سے تخت حکومت پر بٹھایا اس نے تین مہینے حکومت کی پھر کسی وجہ سے بخت نصر نے اس پر فوج کشی کی اور اس کا محاصرہ کر کے اس کی والدہ اور ارکان مملکت اور رؤسا شہر اور تمام بنی اسرائیل کو جو دسزار کے قریب تھے قید کر کے بابل کی طرف روانہ کر دیا اور تمام وہ چیزیں جو ہیکل اور شاہی خزانے میں تھیں اور وہ برتن جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ میں بنوائے تھے لوٹ گئے اور شہر قدس میں ”فقراء“ اور ”ماتواں“ کے علاوہ کسی کو نہ چھوڑا ”ینخبون“ بن الیا قیم بنی اسرائیل کا بادشاہ تیس سال تک اس کی قید میں رہا۔

ہیکل کی بربادی: ابن عمید کہتا ہے کہ ”بخت نصر“ نے قدس شریف پر ”الیا قیم“ کی حکومت کے تیسرے سال حملہ کر کے ان میں سے ایک گروہ کو قید کر لیا اور ہیکل کا تمام سامان لوٹ لیا اس وقت ایک ہی وقت میں حضرت دانیال علیہ السلام اور حضرت خانیا اور حضرت عزازیا اور حضرت مہیصائیل انبیاء تھے ایسا قیم کی حکومت کے پانچویں سال بخت نصر اور فرعون اعرج بادشاہ مصر کے درمیان لڑائی ہوئی۔

بخت نصر کی قدس شریف پر فوج کشی: آٹھویں سال میں ”بخت نصر“ نے قدس شریف پر دوبارہ فوج کشی کی اور اہل قدس پر خراج عائد کر کے الیا قیم کو اپنی طرف سے حکومت کی کرسی پر بٹھایا چنانچہ الیا قیم اس واقعہ کے تیسرے سال مر گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا ”ینخبون“ تخت نشین ہوا اس کے زمانے میں حضرت ارمیا اور یاہن شعیاء وری (حضرت حزکیا) کے والد تھے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو بھی اسی عہد میں نبوت ملی تھی پھر ”ینخبون“ کو بخت نصر بابل لے گیا۔

صدقیا ہو پر عتاب: طبری کہتا ہے ”ہروشیوش“ بھی اس سے اتفاق کرتا ہے کہ بخت نصر نے ”ینخبون“ بن الیا قیم کی جگہ اس کے چچا متنا معروف بہ صدقیا ہو کو تخت حکومت پر بٹھایا یہ بد چلن اور نہایت بد سیرت شخص تھا اس نے اپنی حکومت کے نویں سال بخت نصر پر سرکشی کی بخت نصر لشکر لے کر چڑھ آیا۔ اور بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا اور محاصرہ کی غرض سے اس کے چاروں طرف دھندے باندھ دے تین سال کے محاصرہ کے بعد بنی اسرائیل بیت المقدس سے نکل کر صحرائی طرف بھاگے کسدانیوں کے لشکر نے ان کا تعاقب کیا اور مقام اریحا انہیں جا گھیرا اور ان کے بادشاہ ”صدقیا“ کو گرفتار کر لیا اور اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دیں۔ اور اس کے سامنے کے بیٹے کو ذبح کر دیا اور اس کے بعد اس کو بابل لا کر چھوڑ دیا چنانچہ بابل میں ہی اس کا انتقال ہوا اور بعض بنی اسرائیل اس واقعہ سے جان بچا کر حجاز چلے گئے۔ اور عرب کے ساتھ وہیں مقیم ہو گئے اس زمانہ میں حضرت ارمیا اور حضرت حبون اور حضرت باروخ نبی تھے۔

یروشلم کی دوسری تباہی: .. اس کامیابی کے بعد بخت نصر نے اپنے سپہ سالار ”نیوزادون“ کو شہر قدس میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے جسے یہود یروشلم کہتے ہیں اس نے اس شہر کو اجاڑ دیا ہیکل کو ویران کر دیا اور ان ستونوں کو توڑ دیا جو سلیمان علیہ السلام نے مسجد میں نصب کرائے تھے ان میں سے ہر ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا تھا شیش محل اور تمام اٹار اور شاہی مکانات توڑ دیئے اور مال و اسباب جو کچھ پایا سب اٹھا لے گیا اور کاہن ساریہ ورحبرنث کو قیدیوں میں داخل کر کے ہیکل کو بابل کا ماتحت بنالیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ صدقیا ہو ایک زمانہ تک بابل کے قید خانہ میں رہا پھر جب چاہہ فارس بہمن کا مہندر یزدان بابل پر غالب آیا تو اس نے صدقیا ہو کو قید سے آزاد کر کے کچھ جاگیر بھی دی۔

فرعون اعرج کا قتل: ... مؤرخ حما لکھتا ہے کہ اور مسعودی نے بھی اس قول کی موافقت کی ہے کہ بخت نصر کی کامیابی اور بیت المقدس کی ویرانی کے بعد بنی اسرائیل کے بعض بادشاہ مصر جا کر فرعون اعرج کے پاس پناہ گزین ہوئے۔ بخت نصر نے اس سے بھی بنی اسرائیل کے بادشاہوں کو طلب کیا اس نے ان کو دینے سے انکار کر دیا چنانچہ بخت نصر نے ان پر حملہ کر کے فرعون اعرج کو قتل کر ڈالا اور مصر پر قبضہ کر کے مغرب کے اکثر شہروں کو فتح

کر لیا حضرت ارمیا بنی لادے کی نسل سے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ انہیں بعض لوگ خلقیا کا بیٹا بتاتے ہیں ”صدقیا ہو کے عہد حکومت میں تھے ان کو بخت نصر نے ان کے قید خانہ میں پایا تھا اور اس نے انہیں آزاد کر کے دوسرے قیدیوں کے ساتھ بابل بھیج دیا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ”ارمین“ بنی اسرائیل کی قید میں انتقال کر گئے۔ بخت نصر نے انہیں نہیں پایا اور اسی طرح بخت نصر حضرت دانیال بن حزقیل کو بنی اسرائیل کے ساتھ پکڑ کر بابل لے گیا تھا۔ واللہ اعلم

حضرت ارمیا کی وفات و تدفین:..... ابن عمید کہتا ہے کہ قدس شریف میں ان واقعات کے بعد ”جدلیا بن احان“ باغی کمزور یہود حکومت کرنے لگا۔ اس کی حکومت کے ساتویں مہینے میں اسمعیل نامی شخص شامی خاندان میں سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے ”جدلیا“ اور ان یہودیوں اور کسدانیوں کو مار ڈالا جو اس کے ساتھ تھے۔ پھر وہ مصر کی طرف بھاگ گیا اور یہیں اس کا انتقال ہوا۔ حضرت ارمیا بنی کو مصر، بابل، صور، صیدا اور مملوک کے علاقوں کی نبوت دی گئی اڑتالیس سال کے بعد انہیں اہل حجاز نے شہید کر دیا۔

ان پیشین گوئیوں میں سے جو حضرت ارمیا نے کی تھیں کہ بخت نصر مصر کی طرف آئے گا اور بیکل کو خراب اور ویران کرے گا اس کے رہنے والوں کو قتل کر ڈالے گا چنانچہ جب بخت نصر مصر آیا۔ آب کی لاش کو اسکندریہ لے جا کر دفن کیا اور بعضے بیان کرتے ہیں کہ ارمیا بنی حسب وصیت قدس شریف میں دفن کئے گئے اور خرقہ یہود نے بحالت قید قتل کر ڈالا۔

بنی اسرائیل کی بیت المقدس واپسی:..... طبری کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد بنی اسرائیل کے جلاوطن لوگ اطراف عراق میں پھیل گئے یہاں تک کہ انہیں بادشاہان فارس نے پھر بیت المقدس کی طرف بھیج دیا تب انہوں نے اسے دوبارہ آباد کیا مسجد بنائی اور اس میں ان کی دو کی دو حکومتیں قائم ہوئیں یہاں تک کہ ”طیطش“ نامی قیصر کے ہاتھوں کی ویرانی کا دوبارہ دور آیا اور جلوہ کبریٰ کا زمانہ آیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ اس مقام پر مناسب کلام کے لحاظ سے بخت نصر کا نسب اور جو کچھ اس میں اختلاف ہے ہم بیان کرنا چاہتے ہیں۔

بخت نصر کا نسب:..... بعضے کہتے ہیں کہ بخت نصر ”سنجاریف“ کی نسل سے تھا جس نے اسرائیل سے سامرہ اور قدس شریف میں جنگ کی تھی۔ ہشام بن محمد کلبی بروایت طبری کہتا ہے کہ بخت نصر بن نبوزر ازون کونرود بن کوش بن حام کی طرف منسوب کرتا ہے جس کا ذکر تورات میں ”اولاد کوش“ کے تحت آچکا ہے اور سنجاریف اور نمرود کے درمیان سولہ پشتیں بتاتا ہے ان میں سے پہلا ”دارپوش بن فالخ اور عصا بن نمرود“ غالب گمان ہے یہ نام صحیح نہیں اور عقلاً و روایتاً ان میں تبدیلی کا قوی شبہ ہے اور ان کے صحیح ہونیکا کم یقین ہو سکتا ہے کہا جاتا ہے کہ بخت نصر ”آشورین سام“ کی نسل سے ہے اگرچہ اس نسب کا ثبوت ہمیں ملا۔ اور شاید یہ پہلے سے صحیح تر ہو کیونکہ ”سنجاریف“ کا نسب جرمقہ میں اور اس کے بعد موصل میں بیان کر دیا گیا ہے اور وہ علماء فارس کے متفقہ قول کے مطابق ہے طبری نے ابن کلبی سے روایت کیا ہے اس کا اصلی نام ”خشمہ“ تھا جسے بخت نصر کے نام سے یاد کرتے ہیں ”ہراسپ اور یستاسپ“ اور بہمن (شاہان فارس) کے زمانہ میں ابوزر اور روم کے درمیان دجلہ کی غربی جانب کا حاکم تھا اس نے ان شہروں کو جو بابل اور شام سے متصل تھے فتح کیا اس کے بعد قدس شریف گیا اور اسے بھی فتح کر لیا اور بعضے کہتے ہیں کہ بہمن (شاہ فارس) نے قدس شریف کی طرف اپنا سفیر ان کو اطاعت کا پیغام دینے کے لئے روانہ کیا مگر اہل قدس نے اسے قتل کر دیا چنانچہ بہمن نے ایک لشکر ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جس میں ملوک یاری بن ثابت سے واردوش اور ملوک بنی غلیم بن سام میں سے کیرش بن کیکوس تھے اور ”احشوارش بن کیرش بن جاما بن“ جو اس کا رشتہ دار تھا روانہ کیا اور انہی کے ہمراہ بخت نصر بن نبوزر ازون بن سنجاریف حاکم موصل بھی تھا ان لوگوں نے بیت المقدس پہنچ کر اسے فتح کر لیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے بخت نصر (حاکم موصل) اس لشکر کے مقدمہ انجیش کا افسر تھا اور اسی کے ہاتھ میں قدس شریف فتح ہوا۔

بخت نصر کے متعلق بنی اسرائیل کی روایت:..... بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ بخت نصر کسدانیوں میں سے ہے اور وہ ”ناحور بن آزر (تاریخ) کی اولاد سے ہے ان کی حکومت بابل میں سے تھی اور یہ بخت نصر انہی کی نسل سے ہے اس نے پینتالیس برس حکومت کی اور بیت المقدس اپنی حکومت کے اٹھارویں سال فتح کیا اس کے بعد ”اول ملوہ“ نے تیس سال حکومت کی اس کے بعد اس کا بیٹا فیلسنصر بن اول ”تین سال تک

حکومت کرتا رہا پھر اس پر کورش غالب آ گیا یہ وہی کورش ہے جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف دوبارہ بھیج دیا تھا اور بنی اسرائیل نے ان کی حمایت سے بیت المقدس آباد کیا اور از سر نو وہاں اپنی حکومت کی بنیاد ڈالی۔

کورش کے متعلق مختلف روایات:..... کورش کے بارے میں جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف بھیجا تھا۔ وہ تاریخ نے اختلاف کیا ہے اور اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ یہ کورش فارس سے ہے چنانچہ بعضوں نے کہا ہے کہ یہ ”یستاسب“ ہے اور خوزستان وغیرہ کا سیقوس (کیکادوس) اور بنحسون بن سیاوش اور لہراسپ وغیرہ (شاہان فارس) کی طرف ایک عظیم الشان بلند جوصلہ گورنر تھا لیکن بادشاہ نہیں تھے جیسے کہتے ہیں کہ کورش اخشوارش بن جاماسپ بن ہراسپ کا بیٹا تھا اور اس کا باپ اخشوارش وہ ہے جسے بہمن نے بیت المقدس کی طرف روانہ کیا تھا اور جب وہ فتح کر کے واپس آیا تھا تو اسے اطراف ہند اور سندھ کی طرف بھیجا اور جب وہ گھوم پھر کر ابر کی طرف آیا تو اسے بابل کی حکومت دے دی اس نے بنی اسرائیل کے قیدیوں میں سے ابو حادیل الرحاک کی بیٹی یعنی مردعائی کی رضائی بہن سے اپنا عقد کر لیا تھا عیسائیوں کا خیال یہ ہے کہ اس کے پیٹ سے بابل یا ی اور مقام میں اس کا بیٹا کیرش پیدا ہوا۔ مردعائی نے اسے دین یہودیت کی تعلیم دی اور انبیاء وقت حضرت متینا، حضرت مازیا اور حضرت میثاکل اور حضرت عزیزینہ کی اس نے رفاقت پائی۔

بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر:..... حضرت دانیال اس کی حکومت کے منتظم بنے اس کے تمام امور یہی انجام دیتے تھے اور اس کو اس بات کی ہدایت کی کہ شاہی خزانہ میں جتنے برتن اور سامان ہوں انہیں ان کے مقامات پر واپس لے جائیں اور قدس شریف کی تعمیر میں مستعدی ظاہر کرے چنانچہ اس نے بیت المقدس کی از سر نو تعمیر شروع کی اور بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف بھیج دیا اور جب ان انبیاء نے بیت المقدس جانے کی خواہش ظاہر کی تو اس نے کسی مصلحت سے روک دیا۔

کیرش بن کیکو کا بنی اسرائیل سے حسن سلوک:..... اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ”کیرش“ کیکے بن غلیم بن سام کا بیٹا ہے جسے ”بہمن“ نے اپنے سپہ سالار ”بخت نصر“ کے ساتھ فتح بیت المقدس کے لئے روانہ کیا تھا اور ”بخت مرس“ کو بہمن نے بابل کا حاکم بنایا تھا اسے بخت مری کے نام سے مشہور کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کے بعد اس کے بیٹے نے تیس سال تک حکومت کی اس کے بعد اس کے بیٹے ”بلتصر“ نے ایک سال تک حکومت کی۔ پھر بہمن کو اس کے ظلم و ستم کی اطلاع ملی تو اس نے اسے معزول کر دیا اور بابل کی حکومت ”دار پوش المذہ بن باذاو دی“ پھر کچھ عرصہ کے بعد اسے بھی معزول کر دیا اور کیرش بن کیکو کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا اور بنی اسرائیل کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے اور ان کے رؤسا کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے اور انہیں ان کے ملک کی طرف لوٹادینے اور ان پر اس کو حاکم بنانے کی جسے وہ پسند کریں۔

حضرت دانیال علیہ السلام کی امارت:..... چنانچہ بنی اسرائیل نے حضرت دانیال علیہ السلام کو سرداری کے لئے منتخب کیا بعض علماء بنی اسرائیل کی طرف منسوب کر کے بیان کیا جاتا ہے کہ ”بلتصر“ بخت نصر کی نسل میں سے اور بابل اور کسدانیوں کا بادشاہ تھا اور دارا (بادشاہ مازی) جسے دار پوش بھی کہتے ہیں) اور کورش (یعنی کیرش) (شاہ فارس) اس کے مطیع تھے لیکن انہوں نے اس سے سرکشی کی وہ ان کے خلاف اپنا لشکر لے کر چڑھ آیا چنانچہ پہلے تو اسے شکست ہوئی پھر جب اس نے اپنے لشکر کے نامی سرداروں کو لڑائی کے میدان میں روانہ کیا تو اس نے انہیں شکست دے دی اس کے بعد اس کا خادم اسے سوتے میں مار کر ”دار پوش“ کے پاس چلا گیا اور پھر ان دونوں نے بابل پر چڑھائی کی اور کسدانیوں کو زیر کر لیا دارا اور اس کی قوم نے ”مازی“ کو اپنی سکونت کے لئے منتخب کر لیا اور میں یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ ”ولیم“ ہیں جو بابل اور اس کے اطراف میں آئے تھے اور ”کورش“ نے اس سے پہلے بیت المقدس کی مرمت اور مسجد کے برتن واپس کرنے اور جلاوطنان بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف واپس بھیجنے کی نذر کی تھی ”دارا“ کے مرنے کے پر کورش، فارس اور مازی بادشاہ بنا اور نہایت عمدگی سے اپنی نذر پوری کی۔ **هذا محصل الخلاف في بخت نصر كيرش ، والله اعلم .**

یربعام کی بیعت:..... ہم اس سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دولت و حکومت کے تذکرہ میں لکھ کر آئے ہیں کہ افرائیم کی اولاد سے ”یربعام بن نباط“ حضرت سلیمان علیہ السلام کی جانب سے یروشلم کے تمام افسروں کا حاکم تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ نابلس میں بنی یوسف کے افسروں کا گورنر تھا

چونکہ یہ ظالم اور سرکش تھا اس کی حکومت اور سرداری سے اللہ جل شانہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر ناراضگی ظاہر فرمائی اس لئے یربعام بھاگ کر مصر چلا گیا اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات ہوئی اور آپ کا بیٹا ”رجعم“ تخت حکومت پر بیٹھا۔ بنی اسرائیل اس کی ناپسندیدہ عادتوں اور نیکیوں کی زیادتی سے ناراض ہو کر اس سے علیحدگی اختیار کرنے پر تیار ہو گئے اور بنی یہود اور بنیامین کے علاوہ باقی دس قوموں کے لوگ ایک مقام پر جمع ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ انہوں نے یربعام کی بیعت کی اور اسے اپنا حاکم بنالیا تھا اور اس کے ساتھ مل کر ”رجعم“ اور ان سے جو اس کے ہمراہ تھے (بنی یہود اور بنیامین) سے جنگ کی اور انہیں یروشلم میں گھیر لیا پھر فلسطین (بنی یوسف) کی حکومت کا رخ کیا اور شہر نابلس میں اسباط عشرہ پر قابض ہو گئے اور ان کو قدس اور قربان گاہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

و ناذاب بن یربعام:..... ”یربعام“ ایک نابل، فاسق اور کج خلق شخص تھا اس کی رجعم بن سلیمان علیہ السلام اور اس کے بیٹے ایہا اور اسابن ایہا سے مسلسل لڑائیاں ہوتی رہیں۔ ایہا ان تمام لڑائیوں میں اس پر غالب ہوتا رہا پھر یربعام ایہا کی حکومت کے دوسرے سال اور اپنی حکومت کے تیسویں سال مر گیا اس کے بعد اس کی جگہ ”اسباط عشرہ“ نے اس کے بیٹے ”یونا ذاب“ کو تخت پر بٹھایا یہ بھی ظلم اور بت پرستی اور تمام عادتوں میں اپنے باپ کی طرح تھا۔

أعشاش بن احیا: ... اللہ تعالیٰ نے اس پر ”أعشاش بن احیا“ کو مسلط کر دیا اسے اور اس کے تمام خاندان والوں کو اس کی ٹھومت کے دوسرے سال قتل کر کے خود اسباط عشرہ پر حکومت کرنے لگا اور ”اسابن ایہا“ اہل قدس سے اپنے تمام زمانہ حکومت میں لڑتا رہا۔ ”اسا“ اکثر شاہ دمشق أعشاش کی امداد سے لڑا اور ایک مرتبہ خود شاہ دمشق کو ساتھ لے اس پر حملہ کیا یحیشا ان دنوں یثرب کی آباد کاری اس کی تعمیر میں مصروف تھا چنانچہ ”أعشاش“ اس کا مقابلہ نہ کر سکا اور تمام مال و اسباب چھوڑ کر بھاگ گیا چنانچہ ”اسا“ نے اسے لوٹ لیا اور اس کے سامان سے قلعے بنوائے پھر ”أعشاش“ (یعشاش) بن احیا چوبیس سال حکومت کر کے مر گیا اور شہر یصیا میں دفن کیا گیا۔

ایلیا بن أعشاش کا قتل:..... اس سے پہلے ان کے نبی نے اسے ہلاکت سے ڈرایا تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ایلیا اور بردایت دیگر ”لہووا“ اس کی حکومت چھبیسویں سال تخت حکومت پر بیٹھا اور دو سال تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے فلسطین کے بعض شہروں کی تسخیر کے لئے بنی اسرائیل کا لشکر روانہ کیا ذمری ”صاحب المركب“ یا ابن الیاقانے جو انہی اسباط میں سے تھا ایلیا پر اچانک حملہ کر کے اسے اور اس کے تمام خاندان کو قتل کر دیا اور خود تخت حکومت پر قابض ہو گیا۔

صی بن کسات کا قتل: چند دن تک یہی حالت رہی حتیٰ کہ بنی اسرائیل کو جو فلسطین کے محاصرہ پر گئے ہوئے تھے۔ اس واقعہ کی اطلاع ملی چنانچہ وہ اس کی حکومت اور سرداری سے راضی نہ ہوئے اور انہوں نے ”صی بن کسات“ کو اسی کی قوم سے حکومت کے لئے منتخب کیا اور ذمری کی طرف لوٹ آئے جس نے ان کے بادشاہ ایلیا کو قتل کر دیا اور اسے چاروں طرف سے گھیر کر شاہی دربار میں لے آئے اور اسے جلانے کے لئے آگ جلائی اور اس واقعہ کے ساتویں دن اسے جلا دیا۔ پھر ”عمری بن ناذاب“ ”صاحب الحرمہ“ افرائیم کی نسل سے تھا حکومت کا دعویدار ہوا اور ”صی بن کسات“ کو موقع پا کر قتل کر کے خود حکومت کی کرسی پر استقلال سے قابض ہو گیا۔ یہ واقعات حکومت کے اکتیسویں سال واقع ہوئے۔

بنی اسرائیل میں اختلاف:..... پھر بنی اسرائیل میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ان میں سے بعض نے ”بنیامین بن قتال کو جو ”یساخر“ کی قوم کا تھا اپنا حاکم بنایا اور ”عمری“ سے جنگ لڑ کے یہ ان پر غالب آ گیا۔ یہ شہر ”برصا“ میں رہتا تھا۔ اس نے اپنی حکومت کے چھٹے سال سامریا ❶ کو لوٹا اور بارہ سال حکومت کر کے مر گیا اس کو نابلس میں دفن کیا گیا۔ اس کے بعد ”اسباط عشرہ“ کا حاکم اس کا بیٹا ”احاب“ مقرر کیا گیا یہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح کفر و عصیان اور بت پرستی کا مذہب رکھتا تھا۔ اس نے ”شاہ صیدا“ کی بیٹی سے شادی کی اور سامرہ میں ایک یہکل بنوایا اور اس میں ایک بت رکھ کر اسے

❶ سامرہ جبل سمران میں ہے اسے ایک شخص ”سامر“ نے ایک قطار چاندی کے بدلے خریدا تھا اور اس نے اپنا محل بنوایا اور اس کا نام ”مسطیہ“ رکھا اور یہ شہر خریدنے والے کی طرف منسوب ہو گیا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ”سمران“ تھا جسے عرب کر کے اب سامرا کہتے ہیں یہ شہر حکومت ختم ہونے تک ان کے بادشاہوں کا دار السلطنت رہا۔

سجدہ کرتا تھا۔ اس نے انبیاء کے قتل میں سب سے زیادہ حصہ لیا۔

حضرت ایلیا کی ناراضگی:..... اس نے ”اریحا“ کو آباد کیا حضرت ایلیا علیہ السلام کی بددعا سے تین سال تک قحط پڑ گیا اور حضرت ایلیا ان سے لگ ہو کر ”بریہ“ چلے گئے اور وہیں مقیم رہے پھر وہاں سے واپس آ کر اور دعا فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پانی برسا دیا پھر انہوں نے ان لوگوں کو قتل کر دیا جو ”احاب“ کے ساتھ بت پرستی کرتے تھے۔ (ابن عمید نے ایسے ہی کہا ہے)۔

اسباط عشرہ پر عذاب: طبری کا خیال یہ ہے کہ جس نبی نے ان کے حق میں بددعا کی تھی وہ حضرت الیاس بن سین (یاسین) تھے جو انی ص بن عیزار کی نسل سے تھے اور وہ اہل ”بعثیک“ اور احاب اور اس کی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے انہوں نے اس کو جھٹلایا۔ اس وجہ سے تین سال تک قحط میں مبتلا رہے پہلے انہوں نے اپنے بتوں سے رجوع کیا جب ان سے کام نہ نکلا تو حضرت الیاس کی طرف رخ کیا اور ان سے دعا کی درخواست کی حضرت الیاس نے دعا کی تو پانی برس گیا لیکن یہ بدستور اپنے کفر اور نافرمانی پر قائم رہے اور ”احاب“ ان پر سختی کرتا رہا چنانچہ حضرت الیاس نے اللہ تعالیٰ سے اپنی وفات کی دعا کی اور لوگوں کو ہلاکت و تباہی سے آگاہ کیا۔

احاب بن عمری کی حکومت:..... حضرت الیاس کے بعد حضرت الیسع بن اخطوب“ کو (جو افرائیم کی نسل سے تھے) نبوت دی گئی۔ ابن عساکر کہتا ہے کہ آپ کا نام ”اسباط بن عدی بن سلیم بن افرائیم“ ہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ ”احاب“ کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے الیاس بن افرائیم بن یفسا کو پاک کر کے وحی نازل فرمائی تھی۔ اور ”نیزاردیم“ کو دمشق میں اور ”باہو“ اور شاہ بن اسرائیل کو قدس شریف میں پاک کرنے پر مامور کیا تھا اس کے بعد سنداب ”شاہ سورہ“ نے احاب بن عمری اور اسباط عشرہ پر حملہ کر دیا چنانچہ اس نے سامرہ سے نکل کر اس کا مقابلہ کیا اور دو مرتبہ سخت شکست دے کر پسپا کر دیا۔ سنداب لڑائی کے میدان سے بھاگ کر ایک قلعے میں چھپ گیا جب وہ بھی اسے محاصرین کے ہاتھوں سے پناہ نہ دے سکا تو وہ ایک دن اکیہ ”احاب“ کے پاس آ گیا۔ ”احاب“ نے اس کا قصور معاف کر دیا اور اسے اس کے ملک کی طرف واپس کر دیا اس وقت کے نبی نے اس کی اس حرکت پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اسے اس عذاب سے ڈرایا جو اس کی اولاد پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والا تھا اس کے بعد ”احاب“ شاہ اسباط“ یہوشافظ (شاہ بنی یہود) کے ساتھ سوریا کے بادشاہ سے لڑنے کے لئے نکلا۔ اور لڑائی کے دوران ایک پتھر لگنے سے مر گیا اور اسے سامرہ لے کر دفن کیا گیا۔

حضرت عاموص کی شہادت:..... ”احاب“ نے بائیس سال ابن عمید کے مطابق اٹھارہ سال حکومت کی اس کے بعد اس کے بیٹا خریا (یا سیا) کو تخت حکومت پر بٹھایا گیا۔ یہ نہایت بداظوار اور سرکش انسان تھا اس نے حضرت عاموص بنی کو شہید کیا اور بعل نامی بت کی پرستش شروع کی اور دو سال حکومت کر کے مر گیا۔

متفرق واقعات:..... اس کے بعد اس کا بھائی ”یوام“ بادشاہ بنا اس نے ”اسباط عشرہ“ پر بارہ سال تک حکومت کی اس نے پہلے ”بنی موآب“ پر جزیہ دینے کی وجہ سے حملہ کیا چنانچہ سات دن تک ”بنی موآب“ محاصرہ میں رہے۔ جب پانی ختم ہو گیا تو حضرت بسع کی دعا سے وادی جاری ہو گئی۔ ”بنی موآب“ پانی کے خیال سے باہر نکل آئے بنی اسرائیل نے ان کے بے شمار آدمیوں کو قتل کر دیا اس کے بعد ”ہداؤ“ (بادشاہ روم) نے ”سامرہ“ کے محاصرے کے لئے لشکر جمع کیا اور اس کا تین سال محاصرہ کئے رہا۔ یہاں تک کہ حضرت الیسع بنی کی دعا سے ناکام ہو کر واپس گیا۔

احزیا ہو بن یہورام کا قتل: اس حکومت کے بارہویں سال جب بادشاہ جزیرہ اور اردم کی لڑائی کے بعد ”خریا“ بن یہورام ”بادشاہ بیت المقدس“ کے ساتھ واپس آ رہا تھا۔ ”یہوشافظ بن یثاء“ (قوم نشی بن یوسف) نے موقع پا کر اسے اور خریا (شاہ قدس) کو قتل کر دیا اور خود سبط پر حکومت کرنے لگا۔

یہوشافظ کے ہاتھوں بنی احاب کا قتل:..... ابن عمید کہتا ہے کہ ”یوام بن احاب“ شاہ اسباط خریا (شاہ بیت المقدس) کے ساتھ روم سے

لڑنے کے لئے گیا تھا اور وہیں دونوں لڑائی میں مارے گئے ”یہوشافظ“ تخت حکومت پر بیٹھے ہی بنی احاب کے قتل عام میں مصروف ہو گیا اور تقریباً سارے بنی احاب کو قتل کر دیا جیسا کہ اسے حضرت الیسع علیہ السلام نے حکم دیا تھا یہ پینتالیس سال حکومت کر کے مر گیا۔

یوآش کا بیت المقدس:..... اس کے بعد اس کا بیٹا ”یواص“ اسباط عشرہ کا بادشاہ بنا اور سترہ سال تک حکومت کرتا رہا اسکے بعد اس کا بیٹا ”یوآش“ تخت نشین ہوا اس نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور اسے امصیا (شاہ قدس) کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اور اس کی چار سو ہاتھ لمبی شہر پناہ منہدم کر دی اور ”اہل قدس“ کو گرفتار کر لیا اور عزریا کا بن کی اولاد کو گرفتار کر لیا اور جو کچھ مسجد میں تھا اسے لوٹ کر سامرہ واپس آگئے کچھ دن کے بعد حضرت الیسع بیمار ہو گئے ”یوآش“ ان کی عیادت کے لئے گیا۔ انہوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ ”اردم“ کو ہلاک کرے گا اور اس کے خلاف تین بار کامیابی حاصل کرے گا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا اور یہ تیرہ سال حکومت کر کے مر گیا۔

یربعام بن یوآش اور امصیا کی جنگ:..... اس کے بعد اس کا بیٹا ”یربعام“ بادشاہت کرنے لگا یہ انتہائی بدخصت اور بداطوار شخص تھا اس نے ”امصیا“ بادشاہ یہود پر حملہ کیا اور بعض مورخ یہ کہتے ہیں کہ اس کے باپ ”یوآش“ نے بیت المقدس پر حملہ کیا تھا اور اس نے اس کے بادشاہ امصیا کو شکست دی تھی اور اسے گرفتار کر کے لے آیا تھا جو کچھ خزانہ شاہی میں ملا اسے لوٹ لیا تھا اور ”عزریا کا بن“ کو سامرہ میں قید کر دیا تھا۔ پھر اپنی حکومت کے اڑتالیس سال اور ”عزریا ہو بن امصیا“ کی گرفتاری کے ستائیسویں سال اس کو آزاد کر دیا تھا۔

زکریا بن یربعام کا قتل:..... ابن عمید کہتا ہے کہ بنی اسرائیل ”سامرہ“ میں گیارہ سال رہے اس کے بعد ”یربعام“ کے بیٹے زکریا کو ”عزریا ہو“ کی حکومت کے اڑتیسویں سال تخت حکومت پر بٹھایا اس نے صرف چھ مہینے حکومت کی اس پر قوم ”زبلون“ سے ”متاخیم بن کاو“ نامی ایک شخص نے جواہل برصا میں سے تھا حملہ کیا اور اسے قتل کر کے خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا اس نے بارہ سال تک حکومت کی۔

برصا کی فتح:..... اور ابن عمید کے مطابق اس کی حکومت کا زمانہ زیادہ سے زیادہ دس سال ہے وہ بیان کرتا ہے کہ ”عزریا ہو“ ”بادشاہ قدس“ کی حکومت کے انتالیسویں سال اس نے شہر برصا کو بزدور طاقت فتح کیا۔

فول کا موصل پر حملہ:..... انہی دنوں میں اس پر ”فول“ بادشاہ نے موصل نے حملہ کیا اور اس پر ایک ہزار قطار چاندی جزیہ مقرر کر کے واپس آگیا یہ نہایت بدعادات اور نہایت ظالم شخص تھا اس کے مرنے کے بعد ”تھیمان بن متاخیم“ ”عزریا ہو“ شاہ قدس کی حکومت کے چالیسویں سال تخت حکومت پر بیٹھا اور بارہ سال تک بادشاہانہ زندگی بسر کی۔

بارح بن آصلیا کا قتل:..... اس کے بعد اس کے عمال میں سے ”بارح بن آصلیا“ اس پر غالب آگیا یہ بھی اپنے اگلے بادشاہوں کی طرح گمراہ اور بے دین تھا۔ یہ اسباط پر سامرہ میں دس سال تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے زمانہ حکومت میں ”عزریا ہو بن امصیا“ شاہ قدس کا انتقال ہوا اور ”بارح بن آصلیا“ اپنی بدچلتی اور بت پرستی پر قائم رہا۔ یہاں ”ہوشیع بن ایلیا“ (سبط کاو) نے ”یوآب“ کی حکومت کے تیسرے سال اسے قتل کر دیا اور اسباط نے اس کی جگہ اسے بادشاہت و تخت حکومت پر بٹھایا۔ اس کی حکومت سات سال تک قائم رہی۔ اس کے زمانہ میں اس پر اثور اور موصل کے حاکموں نے حملہ کیا تھا چنانچہ اسباط نے خراج دینا قبول کر لیا تھا۔

ہوشیع کی گرفتاری:..... کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ مصر سے مدد مانگی اور اس کی اطاعت کرنے کی خواہش ظاہر کی جب اس بات کی اطلاع بادشاہ موصل کو ہوئی تو اس نے اس پر حملہ کر دیا اور تین سال کے محاصرہ کے بعد جو تھے سال سامرہ فتح کر لیا اور اپنی حکومت کے نویں سال ہوشیع کو قید کر لیا اور اسباط کے ساتھ اسے بھی موصل لے آیا پھر اصہبان (اصفہان) کے قصبات میں لا کر ان کو آباد کیا۔

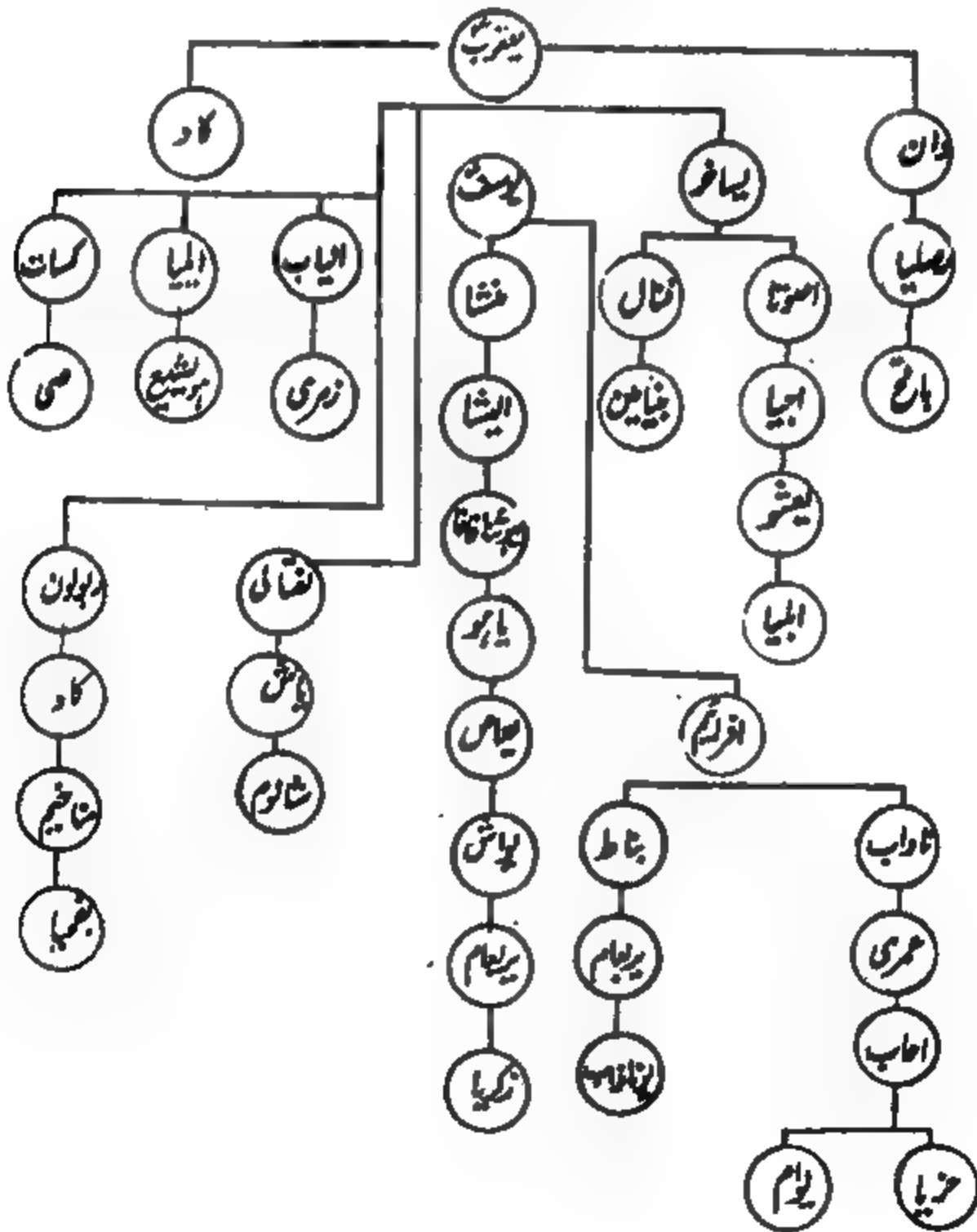
اہل سامرہ پر عذاب:..... ابن عمید کہتا ہے کہ مورخین یہ بیان کرتے ہیں کہ اہل ”سامرہ“ پر اللہ تعالیٰ نے درندوں کو مسلط کر دیا تھا وہ انہیں تنگ کرتے تھے چنانچہ اہل سامرہ نے ”بادشاہ موصل“ کے پاس چند آدمیوں کو ”سامرہ“ کے ستاروں کی چال معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ان سے بیان

کیا گیا کہ ”اہل سامرہ“ دین یہودیت قبول کر لیں گے تو درندے نہیں ستائیں گے چنانچہ یہودیوں کے بڑے بڑے کاہن سامرہ روانہ کئے گئے تاکہ انہیں یہودیت کی تعلیم و تلقین کریں ”سامرہ کی یہی اصلیت ہے کہ ان کے اہل ملت کے نزدیک نہ تو ان کے نسب میں ہیں اور نہ ان کے دین میں ہیں۔
(واللہ مالک الامور لارب ولا معبود سواہ)

بنی حشمنائی کی امارت

یوسف بن کریون کی کتاب:..... یہود کے وہ حالات جو ”بخت نصر“ کی جلا وطنی کے بعد بیت المقدس اور اس کے اطراف میں پیدا ہوئے اور ان کے ان دونوں حکومتوں کے حالات جو اس مدت میں قائم تھیں کسی مؤرخ نے تحریر نہیں کئے اور نہ میں نے فن تاریخ کی مہارت اور تلاش کے باوجود تاریخ کی کسی کتاب میں یہ حالات دیکھے۔ البتہ جن دنوں میں مصر تھا اتفاقیاً اسرائیل کے ایک فاضل کی ایک تالیف مل گئی جس میں بیت المقدس کے حالات اور بنی اسرائیل کی ان دونوں حکومتوں کا بیان لکھا ہوا تھا۔ جو بخت نصر اول کی ویرانی سے طیش مٹانی کی ویرانی کے درمیان زمانہ جلوت کبریٰ میں قائم ہوئی تھیں۔ مؤلف نے اپنے خیال میں اس زمانہ کے پورے پورے حالات لکھے ہیں اس کا نام ”یوسف بن کریون“ ہے۔

بادشاہانِ اسباطِ عشرہ کا شجرہ نسب



یوسف کی حکومت کا خاتمہ:..... یہ یہودیوں کا مشہور سپہ سالار اور رئیس تھا شہر صولت ۱ کی حکومت اس زمانہ میں اس کے قبضے میں تھی جس وقت روم نے بنی اسرائیل پر قبضہ کیا تھا اور ”اسینانوس“ (طیطش کے باپ) نے اس کا اور بیت المقدس کا محاصرہ کر کے صولت کو فتح کر لیا تھا۔ چنانچہ یوسف بھاگ کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر چھپ گیا اور قضا کار ”اسینانوس“ ایک روز تنہا اس طرف نکل آیا اس نے اس کو گرفتار کر لیا اور پھر اسے احسان کے طور پر چھوڑ بھی دیا۔ اسی طرح اس کے بیٹے طیطش نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس سے جلا وطن کیا تو اس نے ”یوسف“ کو عبادت کی غرض سے بیت المقدس میں ہی رہنے دیا۔

بنی حشمائی و بنی ہیردوس نامی دو حکومتیں:..... یہ تو مؤلف کے حالات تھے اب باقی رہی کتاب میں اس سے بیت المقدس اور ”یہود“ کے اس عرصے کے حالات اور ان کی دونوں حکومتوں ”بنی حشمائی“ اور بنی ”ہیردوس“ کے تذکرے اور اس زمانے کے نئے امور جیسا کہ میں نے اس تالیف میں دیکھے ہیں۔ اس مقام پر خلاصہ کر کے لکھوں گا۔ کیوں کہ میں نے سوائے اس تالیف کے ان حالات کو کسی اور کتاب میں نہیں دیکھا۔ اور ہر قوم اپنے سلف کے حالات دوسروں کے بہ نسبت زیادہ جانتی ہے۔ جب کہ ان واقعات کی مخالفت وہ نہ کرتا ہو جو اس سے پہلے گزرا ہو جیسا کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے فرمایا لا تصدقوا اهل الكتاب ۲۱ (اہل کتاب کی تصدیق مت کرو۔ اور پھر ارشاد فرمایا ولا لا تکذبوا ۲۲ (اور جھٹلاؤ بھی نہیں) باوجودیکہ ان یہود کے حالات انبیاء کے قصوں کی طرف اشارہ ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیات بھی نازل ہوئی اس دلیل سے کہ اس کے بعد فرمایا۔ قولوا امننا بالذی انزل الینا وانزل الیکم (العنکبوت ۲۶) اور ان واقعات کی دو خبریں جو کسی کی طرف مستند ہوں ان میں سے ایک شخص کی بھی کافی ہوگی جبکہ ان کے صحیح ہونے کا گمان غالب ہو۔ لہذا ہم اس خیال سے مناسب سمجھتے ہیں کہ ان حالات کو بنی اسرائیل کے حالات کے ساتھ شامل کر دیں جو پہلے لکھے جا چکے ہیں تاکہ ان کے ابتدائی زمانہ سے آخری زمانہ تک کے حالات کی تکمیل ہو جائے اور میں نے ان کی صداقت اور جھوٹ کا زیادہ احترام نہیں کیا۔

حضرت ارمیا کی پیدائش گوئی:..... طبری اور دوسرے آئمہ تاریخ کہتے ہیں کہ حضرت یرمیا (یا حضرت ارمیا) بن خلقیاء جو بنو لاوی میں سے تھے اور انبیاء بنی اسرائیل میں سے ”صدقیہ“ بیت المقدس کے آخری بادشاہ (شاہ بنی یہود) کے زمانہ حکومت میں تھے۔ جب ان لوگوں میں کفر و الجاد پھیلا تو حضرت یرمیا نے انہیں ”بخت نصر“ کے ہاتھوں ہلاکت سے ڈرایا۔ بنی اسرائیل نے حضرت ارمیا بنی کو قید کر دیا۔ جب بخت نصر نے بیت المقدس پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ کر کے انہیں دوسرے قیدیوں کے ہمراہ بابل روانہ کر دیا۔ حضرت ارمیا بنی کے ان اقوال میں سے جو انہوں نے بنی اسرائیل سے کہے تھے ایک قول یہ بھی تھا کہ بنی اسرائیل ستر برس کے بعد پھر بیت المقدس بھیج دئے جائیں گے۔ اور اس زمانہ میں بخت نصر اور اس کا بیٹا اور پوتا حکومت کر رہے گا اور وہ انہیں ہلاک کر ڈالے گا اور کسدانیوں کی حکومت ختم ہو جائے گی حضرت ارمیا نے بنی اسرائیل کو دوسرے الفاظ میں سمجھایا تھا کہ تم لوگ بیت المقدس کے ویران ہونے کے ستر برس کے بعد پھر اس کی طرف واپس بھیجے جاؤ گے۔

حضرت یسعیاہ بن امصیا کی بشارت:..... حضرت یسعیاہ بن امصیا نے جو ان کے انبیاء میں سے تھے یہ خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل شاہ فارس ”کورش“ کے زمانہ میں بیت المقدس کی طرف واپس بھیجے گئے جائیں گے۔ چنانچہ کورش نے جب بابل پر قبضہ کیا اور کسدانیوں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو اس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس واپس آنے اور مسجد بنانے کی اجازت دے دی اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنانے کی ہے چنانچہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کام کرنا چاہے وہ اس کو بنانے کے لئے جائے گا۔

بنی اسرائیل کی بیت المقدس واپسی:..... چنانچہ بیالیس ہزار بنی اسرائیل اس کام کے لئے روانہ ہو گئے اور ان میں زیریا فیل بن سالت ہیل بن یوحننا یعنی قدس کا آخری بادشاہ بھی تھا جسے بخت نصر نے قید کر لیا تھا اور حضرت عزیر (نبی) بھی ان کے ہمراہ تھے حضرت عزیر اور اشیموع کے درمیان چھ پشتوں کا فرق بتایا جاتا ہے۔ میں نے ان کے ناموں کی نقل پر اعتماد نہیں کیا اس لئے کہ ان میں رد و بدل کا غالب گمان تھا۔ بہر کیف ”کورش“ نے مسجد

۱ بیت المقدس کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔ کئی التوراة اور شاید اس کو اب مفعہ کہتے ہیں۔ ۲ اور کہو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر اور تم پر نازل ہوا ہے۔

اقصی کے برتن بھی واپس کر دئے جو کثرت کی وجہ سے بیان نہیں کئے جاسکتے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے پانچ ہزار چار سو طلائی اور نقرئی برتن تھے۔

بنی اسرائیل کی جلاوطنی کی مدت:..... بنی اسرائیل نے بیت المقدس پہنچ کر ”کورش“ کی مدد سے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی اور ان کے پرانے دشمن سامرہ کے رہنے والے ان سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگے اور بھی ستر برس کی مدت بھی پوری نہیں ہوئی تھی کیونکہ بیت المقدس کی دیرانی ”بخت نصر“ کی حکومت کے آٹھارویں سال ہوئی ہے۔ اور اس کی حکومت پینتالیس سال تھ رہی اور اس کے بیٹے اور پوتے کا عہد حکومت پچیس سال تک رہا۔ اس حساب سے ستر سال میں اٹھارہ سال کم ہوئے جو بیت المقدس کی دیرانی سے پہلے کی حکومت کے گزر چکے تھے۔

اہل سامرہ کی تعمیر بیت المقدس میں مزاحمت:..... اہل سامرہ بنی اسرائیل کو ”تعمیر قدس“ سے مسلسل روکتے رہے یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی بقیہ مدت بھی ختم ہو گئی اور ”دارا“ شاہ فارس کی حکومت کا زمانہ آگیا چنانچہ اہل سامرہ اسکی تعمیر کو ان کے ”دارا“ کے پاس گئے اور دارا کے ارکان حکومت نے عرض کیا کہ ”کورش“ نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی تعمیر کی اجازت دے دی تھی چنانچہ دارا نے بھی بنی اسرائیل سے کوئی مزاحمت نہیں کی اور بنی اسرائیل نے دارا اول کی حکومت کے دوسرے سال اسکی تعمیر مکمل کر لی۔ ان دنوں کے کاہن حضرت عزیر علیہ السلام تھے انہوں نے بیت المقدس آنے کے دوسرے سال توریت کی تجدید کی پھر ”زیریاہیل“ مر گیا اس کی جگہ ”ہیشیماس“ کو بٹھایا حضرت عزیر کے انتقال کے بعد شمعون الصفا (قوم بنی ہارون) کو ان کا نائب مقرر کیا۔

بلتھصر بن بخت نصر:..... یوسف بن کریون کہتا ہے کہ بخت نصر جب بابل کی طرف واپس گیا تو اس نے ستائیس سال مزید حکومت کی اس کے بعد اس کا بیٹا ”بلتھصر“ تین سال تک حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ ”دار یوش“ شاہ مادی (جس کو میں دہلم سمجھتا ہوں) اور کیرش (شاہ فارس) نے اس سے بدعہدی کی چنانچہ ان کی لڑائی ہوئی بالآخر بخت نصر کے لشکر نے ان کو شکست دے دی۔ اس نے اس کا میابی کی خوشی میں ایک ”جشن شاہی“ منعقد کیا اور اپنے کمندروں کو جمع کر کے بیت المقدس کے ان برتنوں میں انہیں شراب پلائی جنہیں اس کا باپ ہیکل سے اٹھا لیا تھا، اللہ تعالیٰ اس کے اس کام سے ناراض ہوا اور اس نے اسی وقت اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ ایک غیبی ہاتھ نے دیوار سے نکل کر ”مادی خط“ میں دیوار پر چند کلمات لکھے وہ کلمات عبرانیہ (اصی ”وزن“ نقد تھے) ”بلتھصر اور حاضرین یہ دیکھ کر سخت پریشان ہو گئے اور حضرت دانیال (نبی) سے انتہائی منت و سماجت کر کے اس کا مطلب پوچھا۔

بلتھصر کا قتل:..... وہب ابن منہ کہتا ہے کہ حضرت دانیال اکبر کی اولاد میں سے تھے انہوں نے ان کلمات کا مطلب یہ بیان کیا کہ یہ الفاظ تجھے تیرے ملک کے زوال سے ڈراتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری حکومت کے زمانے کو روک دیا اس نے تیرے اعمال کو تولیہ اور تیری قوم سے ملک چھین لینے کا حکم نافذ کر دیا۔ حکم الہی سے اسی رات بلتھصر مارا گیا۔

کورش کا بنی اسرائیل سے حسن سلوک:..... اور جیسا کہ ہم نے پہلے تحریر کیا ہے کہ کورش اور اس کی قوم ملک پر مستقل حکمران بن گئی بنی اسرائیل بے وطن واپس کر دئے گئے اور انہیں کسدانیوں کے خلاف کامیابی کے شکریے میں اس کی عمارت کی تعمیر کے لئے مال و متاع دے دیا گیا۔ بنی اسرائیل خوشی کے ساتھ بیت المقدس سے روانہ ہو گئے ان کے ساتھ حضرت عزیر علیہ السلام کاہن اور نجمنا اور مردخائی اور قربان گاہ سب بقہ حدود کے مطابق بنانا شروع کیا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قربانیاں کیں اس کے بعد کورش ان کو گیہوں، زیت، بکری، شراب اور تمام وہ چیزیں جن کی انہیں ضرورت تھی بیت المقدس کی مجاورت کے لئے سالانہ دینار ہاس اور اس کے علاوہ ان کے ساتھ اور بھی سلوک اور احسانات کرتا رہا اس کے بعد دوسرے بادشاہان فارس اس کی پیروی کرتے رہے۔

وزیر ہامان کی بنی اسرائیل کیساتھ محاصرت:..... مگر ”اخشوروش“ کے زمانہ حکومت میں ان سب کاموں میں کمی واقع ہو گئی اس کا وزیر ”ہامان“ نامی شخص عمالکہ کی قوم میں سے تھا وہ درپردہ بنی اسرائیل کا مخالف اور دشمن تھا رفتہ رفتہ اس کی خفیہ کوششوں نے یہ نتیجہ پیدا کیا کہ ”اخشوروش“ ان کے قتل پر تل گیا لیکن مردخائی کی سفارش نے بنی اسرائیل کو قتل ہونے سے بچالیا اس نے مردخائی کے کہنے سے بنی اسرائیل کو وہ جس حالت پر تھے اسی

حالت پر رہنے دیا۔

سکندر اور کاہن اعظم:..... یہاں تک کہ ”دارا“ کے مرنے سے حکومت فارس کا خاتمہ ہو گیا اور ملک فارس پر بنی یونان قبض ہو گئے اور ان میں سے ”اسکندر یہ بن فیفلوس“ حکومت کرنے لگا اس نے اپنے بہادر لشکر سے زمین کو روند ڈالا شاہی ساحل کو فتح کر کے بیت المقدس کی طرف گیا کیونکہ وہ بھی دارا کے ممالک مقبوضہ میں داخل تھا چنانچہ بنی اسرائیل کے کاہنین اس کے آنے کی خبر سن کر خوفزدہ ہو گئے۔ ایک مرتبہ سکندر عالم نے یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اسے کہہ رہا ہے میں تیری مدد کے لئے آیا ہوں اور اس نے اسے اہل قدس کو تکلیف دینے سے منع کیا اور اسے ان کی خواہشات پوری کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ جب سکندر یہ ”بیت المقدس“ پہنچا اور کاہن اعظم نے اس سے ملاقات کی اس نے کاہن اعظم کی بہت تعظیم و تکریم کی اور اس کے ہمراہ ہیکل میں داخل ہوا جہاں کاہن نے سکندر کے لئے دعا کی برکت کی۔

سکندر کی خواہش:..... پھر سکندر اس طرف مائل ہو گیا اور اس نے کاہن سے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس مقدس مقام پر اس کی سونے کی تصویر رکھ دی جائے تاکہ اس کا ذکر خیر بھی ہوتا رہے۔ کاہن نے کہا یہ ہمارے مذہب میں ممنوع ہے لیکن تو اپنی ہمت اور سخاوت اور قربان گاہ اور نمازیوں پر خرچ کروہ تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے اور تیری یادگار قائم کرنے کی غرض سے اس سال جتنے بچے بنی اسرائیل کے پیدا ہوں ان سب کے نام ترے ہی نام پر رکھے جائیں گے سکندر اس بات پر راضی ہو گیا۔

سکندر کی بنی اسرائیل پر نوازشات:..... چنانچہ سکندر نے بے انتہا مال دیا اور کاہن کو نہایت معقول معاوضہ دے کر دارا کی لڑائی کے بارے میں استخارہ کرنے کے لئے کہا کاہن نے کہا کہ جاؤ اللہ تمہارا مددگار ہوگا۔ پھر سکندر نے حضرت دانیال علیہ السلام سے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے تعبیر کی کہ تو دارا کے خلاف فتح پائے گا اس کے بعد سکندر بیت المقدس سے واپس چلا گیا اور اس کے اطراف و جوانب کو دیکھا ہوا وہاں سنبلاط ”سامری“ نے ملا اہل قدس نے اسے نکال دیا تھا۔ سنبلاط نے سکندر کی دعوت کی اور تحفے اور ہدایا دیئے اور طویل برید میں ہیکل بنانے کی اجازت مانگی سکندر نے اسے ہیکل بنانے کی اجازت دے دی اس کے بعد سنبلاط نے ہیکل تیار کر کیا اپنے داماد منشا کو اس کا کاہن مقرر کر دیا۔ یہودیوں کا یہ گمان ہے کہ توریت میں قول باری ﷻ اجعل البرکۃ علی جبل کربیم سے یہی مراد ہے۔ یہودی اپنی عیدوں میں سے اس نئے ہیکل کی طرف جانے اور اس پر نظریں چڑھانے لگے۔ رفتہ رفتہ وہ عظیم الشان بن گیا۔ اور اہل بیت المقدس اس سے دب گئے یہاں تک کہ ”ہرمایوس بن شمعون“ یعنی بنی حشمائی کے پہلے بادشاہ نے اسے ویران کر دیا۔

ہیکل کے اموال کی ضبطی کا منصوبہ:..... اس کے بعد سکندر اپنی حکومت کے بیس سال پورے کر کے مر گیا اور اس کا ملک اس کے اراکین سلطنت میں تقسیم ہو گیا۔ ”سلیاقوس“ سکندر کے بعد اس کے اراکین دولت میں سے ایک بارعب و جاہ شخص تھا وہ بھی فقراء اہل قدس کے لئے مال و اسباب بھیجتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے یہ خیال آیا کہ ہیکل میں نادر سامان اور جواہرات کے بہت سے ذخیرے ہیں اس نے اس کے لالچ میں ایک سپہ سالار کو جس کا نام ”اردوس“ تھا بیت المقدس کے مال و اسباب اور ذخیرے ضبط کرنے کے لئے روانہ کیا، کاہن خنیان نے اردوس کو اس فعل سے باز رکھنا چاہا اور یہ ظاہر کیا کہ اس میں فارس اور یونان کے بقیہ صدقات ہیں اور وہ چیزیں ہیں جو حال ہی میں ”سلیاقوس“ نے عطا فرمائی ہیں اردوس ”کاہن خنیان“ کے کہنے پر متوجہ نہ ہوا اور ہیکل کو لوٹنے پر تیار ہو گیا اہل قدس کی بددعا سے اردوس راستے ہی میں جب وہ ہیکل کو لوٹنے کے لئے آ رہا تھا سر کے درد میں مبتلا ہو گیا چنانچہ کاہن خنیان کی وجہ سے اردوس اس وقت اچھا ہو گیا اور اپنی دلیر پرندہ ہو کر لوٹ آیا اس واقعہ کے بعد ”سلیاقوس“ بیت المقدس کی اور زیادہ عزت کرنے لگا اور مقررہ مال و اسباب دو گنے بھیجنے لگا۔

توریت کا یونانی ترجمہ:..... ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد توریت کا یونانیوں کے لئے ترجمہ کیا گیا کہا جاتا ہے کہ ”سلمانے“ نے یونانیوں میان سے سکندر کے بعد مصر کی حکومت حاصل کی۔ یہ مقدونیہ کا رہنے والا علم دوست، حکمت و کتب الٰہیہ کا بے حد شائق تھا اس سے یہودی کتاب ”اسفار“ کا ذکر کیا گیا تو اسے اس کو دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا۔ قدس شریف کے کاہنوں کو اس کے بارے لکھا اور ان کو تحائف بھیجے۔ ستر عمائے یہود

اس کام کے لئے منتخب کئے گئے جن میں ”کاہن عاذر“ بھی تھے۔ جب یہ لوگ ان کے پاس پہنچے تو اس نے ان کی بہت بڑی عزت کی اور نہایت احترام سے ٹھہرایا۔ ہر ایک کیلئے ایک کاتب مقرر کیا جو کچھ وہ ترجمہ کر کے بتاتے تھے یہ کاتب لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ اسفار کا عبرانی زبان سے یونانی زبان میں ترجمہ ہو گیا۔ علمائے یہود نے اس کی تصحیح کی اور اس کو روایت کرنے کی اجازت دی ”ستلمائے“ نے اس کے صلہ میں تقریباً ایک لاکھ یہودیوں کو چھوڑ دیا جو مصر میں قید تھے اور ایک سونے کا منبر بنوا کر اس پر سرزمین مصر اور نیل کا منبر بنوا کر اس پر سرزمین مصر اور نیل کا نقشہ بنوایا اور اسے جواہرات سے مرصع کر کے ”قدس شریف“ میں بطور نذر بھیج دیا جو مکمل میاں لٹا کر رکھ دیا گیا۔

یہودیوں پر جبراً استبداد:..... پھر ظمائی حاکم مصر مر گیا اور ”انطیوخوس“ حاکم مقدونیہ، اطاکیہ، پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد مصر کی حکومت بھی حاصل کر لی اور ملوک طوائف نے ارض عراق میں اس کی اطاعت قبول کی اس لئے اس کی حکومت کی بنیاد مضبوط ہو گئی اور اس کا رعب ادب بڑھ گیا اس نے لوگوں کو بت پرستی کا حکم دیا اور اپنی شکل کا ایک بت بنوایا۔ مگر یہودیوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا فتنہ پردازوں نے اسے کہہ سن کر اسے یہودیوں کے خلاف ابھار دیا چنانچہ ”انطیوخوس“ یہودیوں پر حملہ آور ہوا اور انہیں قتل اور گرفتار کرنے لگا۔ یہودی پہاڑوں اور بیابانوں کی طرف بھاگ گئے۔ ”انطیوخوس“ ان کی خون ریزی کے بعد واپس گیا اور بیت المقدس میان اپنا ایک نائب فلپیلوس شخص مقرر کر گیا اسے حکم دیا گیا وہ یہودیوں کو بتوں کے سجدہ کرنے اور خنزیر (سور) کھانے اور سپنجر کے اعمال چھوڑنے اور فتنہ ترک کرنے پر مجبور کرے اور جو شخص اس کی مخالفت کرے اسے سزائے موت دی جائے۔ اس نے ایسا ہی کیا بلکہ اس سے زیادہ سختی اختیار کی اور وہ غمزے جو اس فتنہ کا باعث بنے تھے یہودیوں کی قتل و غارت پر دلیر بن گئے۔ انہوں نے عاذر کا ہن کو قتل کر ڈالا جس نے توریت کا یونانی میں ترجمہ کیا تھا جب کہ اس نے بت کے سجدہ اور ان کے نام کی قربانی کھانے سے انکار کیا۔

فلپیلوس کی جنگ:..... جو لوگ پہاڑوں اور صحراؤں کی طرف بھاگ گئے تھے ان میں ”متیتیا بن یوحنا“ بن شمعون کا بن اعظم بھی تھا۔ جو شمنائی بن حویا بنی نوزاب (نسل ہارون) سے معروف ہے یہ مرد یک، شجاع، دلیر تھا اپنی قوم کی تباہی اور بربادی سے غمزدہ ہو کر ایک سنسان، بیابان، میں مقیم تھا۔ جب ”انطیوخوس“ بیت المقدس سے کوچ کر گیا تو اس نے یہود کو اپنے ٹھکانے سے مطلع کیا اور انہیں یونانیوں پر حملہ کرنے کی ترغیب دی یہود نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور تیار ہو گئے ”فلپیلوس“ (انطیوخوس کا کمانڈر) یہ خبر پا کر اپنا لشکر لئے ہوئے متیتیا کی گرفتاری کے لئے چل پڑا چنانچہ یہود اور انطیوخوس کا مقابلہ ہوا فریقین نے جی توڑ کر مردانگی دکھائی مگر اس سے پہلے یہود کی کامیابی اور فلپیلوس کا مقابلہ ہوا فریقین نے جی توڑ کر مردانگی دکھائی مگر اس سے پہلے یہود کی کامیابی اور فلپیلوس کا لشکر بھاگ گیا۔

یہود بن متیتیا اور میقا نور کی جنگ:..... اس دوران متیتیا کا انتقال ہو گیا اور یہود ابن متیتیا حکمران بنا اس نے بھی فلپیلوس کو دوبارہ شکست دے دی۔ انطیوخوس ان دنوں اہل فارس کی لڑائی میں مصروف تھا اس کا شکست حال سن کر اپنے بیٹے ”افطرس“ کو اپنا قائم مقام بنا کر اس کی کمک پر اپنی قوم کے ایک سپہ سالار ”لیشاوش“ کو مامور کیا اور انہیں یہودیوں پر فوج کشی کا حکم دیا۔ ان لوگوں نے تین مشہور جرنیلوں میقا نور، تلمیاس، صدروس، کو یہودیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ اور ان سے یہودیوں کی پامالی اور قتل و غارت کا وعدہ لے لیا اور اطراف دمشق اور حلب کے تمام ”ارمنی“ اور دشمنان یہود فلسطین وغیرہ کے لوگ اس لشکر کے ساتھ مل گئے یہود ابن متیتیا نے پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنی فتح و نصرت کی دعا مانگی اور بیت المقدس کا طواف کیا اور تبرکات اس پر ہاتھ پھیرے۔ اس کے بعد مقابلہ پر آیا پہلے میقا نور کے لشکر سے مقابلہ ہوا اور پہلے ہی حملہ میں اسے شکست دے دی۔ چنانچہ اس کے لشکر یوں کو قتل کر کے اس کا مال و اسباب لوٹ لیا۔

بنی اسرائیل کی فتح: پھر دوسرے کمانڈروں ”تلمیاس اور صدروس“ سے لڑا اور انہیں بھی شکست دے کر پیچھے ہٹا دیا۔ اور انطیوخوس کے پہلے سالار ”فلپیلوس“ کو گرفتار کر کے آگ میں جلا دیا۔ اس کے بعد شاہ فارس سے انطیوخوس کے شکست پانے کی خبر آئی اس کے بعد ہی وہ خود بھی مقدونیہ پہنچ گیا اور یہودیوں کی کامیابی سے برہم ہو کر ایک بڑا لشکر مرتب کر کے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا۔ مگر راستے ہی میں ”عارضہ طاعون“ میں مبتلا ہو کر مر گیا اور وہیں دفن کر دیا گیا اس کے مرنے کے بعد ”تخت نشین“ ہوا اور اس کا نام اس کے باپ ”انطیوخوس“ کے نام سے موسوم ہوا۔

بیت المقدس کی تطہیر:..... یہوذا ابن متیتیا "ان لڑائیوں سے فارغ ہو کر قدس شریف میں واپس آ گیا۔ اور انطیوخوس کی بنوائی ہوئی قربان گاہیں اور بت تڑوا ڈالے اور مسجد کو بتوں کی نجاست سے پاک کیا اور ایک سے دوسرا نیا مذبح قربانی کے لئے بنوایا اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنی نشانی دکھلانے کی غرض سے اسے بغیر آگ روشن کر دے چنانچہ وہ لکڑیاں بغیر آگ کے جلنے لگیں یہ آگ مسلسل دوسری دیرانی کے زمانہ تک روشن رہی۔

عید العسا کر: اس دن کو یہودیوں نے عید کا دن قرار دیا اور اسے عید العسا کر کے نام سے مشہور کر دیا۔ اس کے بعد "افطر" نے دوبارہ اپنے باپ کی تمنا پوری کرنے کے لئے لیشاوش "کو یہودیوں سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ یہوذا ابن متیتیا نے اسے بھی شکست دے کر پسپا کر دیا۔ لیشاوش "بھاگ کر ایک قلعے میں چھپ گیا۔ یہوذا ابن متیتیا نے پہنچ کر محاصرہ کر لیا با آخر لیشاوش نے دب کر اس بات پر مصالحت کر لی کہ آئندہ لیشاوش ابن متیتیا سے لڑنے کے لئے نہیں آئے گا۔ اس معاہدہ میں یہوذا کی خواہش پر "افطر" بھی شامل کیا گیا۔ لیشاوش محاصرہ سے نجات پا کر اپنے ملک واپس چلا گیا اور یہوذا ابن متیتیا اپنی قوم کی اصلاح میں مصروف ہو گیا۔

رومیوں کا ابتدائی زمانہ:..... ابن کریون کہتا ہے کہ کتیم (روم) کی حکومت کا ابتدائی زمانہ تھا یہ رومیہ میں رہتے تھے ان کے تمام امور تین سو تیس رئیسوں کی شوری پر منحصر تھے ان میں سے ایک سردار فطین ہوتا تھا اسے وہ "شیخ" کے لقب سے یاد کرتے تھے وہ ان کے تمام کام انجام دیتا تھا جو غیر قومیں ان پر حملہ کرتی تھیں اس کی رائے سے ان کا مقابلہ کرتے تھے اس پر انہیں بڑا اطمینان تھا اس وقت تک تو ان کی یہی حالت تھی اس سے پہلے وہ یونانیوں پر غالب آچکے تھے اور ان کے ملک پر قابض ہو گئے تھے اور دریاعبور کر کے افریقہ تک کا علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔

انطیوخوس افطر کی "یہوذا ابن متیتیا" پر فوج کشی:..... غرض کہ متحد ہو کر انطیوخوس افطر اور اس کے چچا زاد "لیشاوش" شاہان یونان کی یادگار پر حملہ کرنے کی غرض سے انطاکیہ کی طرف بڑھے اور یہوذا شاہ بیت المقدس کو "انطیوخوس" اور یونانیوں کی اطاعت سے عہدہ ہونے کے لئے لکھا یہوذا نے ان کے لکھنے پر عمل کیا جب اس کی اطلاع "انطیوخوس افطر" کو ہوئی تو یہوذا ابن متیتیا کی عہد شکنی سے سخت برہم ہو کر فوج کشی کر دی۔

یہوذا ابن متیتیا اور انطیوخوس کی صلح:..... یہوذا ابن متیتیا نے نہایت ہوشیاری سے اس کا مقابلہ کیا اور شکست کھانے کے بعد "انطیوخوس افطر" نے صلح کا پیغام بھیجا چنانچہ شرائط صلح یہ قرار پائیں کہ یہوذا ابن متیتیا اپنے پرانے عہد پر قائم رہے گا اور "انطیوخوس" جو کچھ سالانہ بیت المقدس کو بطور نذر دیتا رہے گا اور وہ فساد جو لڑائی کا باعث ہوتے ہیں انہیں قتل کر ڈالے گا چنانچہ شمشادش کو قتل کر دیا گیا اور عہد و قرار اس پر قائم کیا گیا۔

دمتریاس کا انطاکیہ پر حملہ:..... اس کے بعد اہل روم نے اپنے سپہ سالار "دمتریاس بن سلپاقوس" کو ایک جرار فوج کے ساتھ انطاکیہ کی طرف روانہ کیا انطیوخوس افطر نے اس کا مقابلہ کیا مگر اس کی جی توڑ کوششوں نے اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچایا اور یہ اور اس کا چچا زاد بھائی "لیشاوش" لڑائی کے میدان میں مارے گئے چنانچہ اہل روم کامیابی کے ساتھ انطاکیہ میں داخل ہو گئے۔

یہوذا اور نیقانور:..... قیوس کا ہن ان یہودی فتنہ پردازوں میں سے تھا جو "انطیوخوس" کے پاس رہتا تھا اس نے دمتریاس سپہ سالار روم کو کامیابی کے بعد بیت المقدس کے مال و اسباب کی لالچ دلائی اور اس پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ اس نے "نیقانور" کو اس کو انجام دینے کی غرض سے روانہ کیا۔ یہوذا ابن متیتیا بادشاہ بیت المقدس نہایت پرتپاک کے ساتھ اس سے ملنے آیا۔ اور ہدایا اور تحائف اندازے سے زیادہ پیش کئے چنانچہ نیقانور یہوذا کی ان پسندیدہ کاروائیوں سے بے حد خوش ہوا۔ دونوں نے مراسم اتحاد قائم رکھنے کی قسمیں کھائیں قیوس کا ہن نے نیقانور کے چہنچے سے پہلے دمتریاس کو نیقانور اور یہوذا کی باہمی سازش کی اطلاع دے دی اور بیت المقدس پر قبضہ کرنے کی شیادہ ترغیب دی۔

نیقانور کی شکست اور قتل:..... اس کے بعد دمتریاس نے اپنے سپہ سالار کو ملامت بھرا خط لکھا اور اپنے حکم کی بجا آوری کی سخت تاکید کی اور یہ بھی تحریر کیا کہ یہوذا کو گرفتار کر کے لائے مگر یہوذا کو اس کے جاسوسوں نے اس واقعہ کی اطلاع دے دی تو وہ بیت المقدس چھوڑ کر سامرہ (مصطفیہ) چلا

گیا۔ نيقانور نے اس کا تعاقب کیا مگر یہود نے اپنے پلٹ کر حملہ کر دیا۔ اور نيقانور کو شکست ہو گئی یہود نے لشکر روم کے اکثر حصے کو قتل کر ڈالا۔ اور نيقانور کو گرفتار کر کے بیت المقدس میں ہیکل پر سولی دے دی۔ یہودیوں نے اس دن کو بھی روز عید مقرر کر دیا۔

یہود کی شکست اور قتل: . . . اس کے بعد دمتریاس نے اپنے سپہ سالار روم نے ایک دوسرے ہوشیار اور ماہر افسر ”یفرس“ کو تیس ہزار فوج دے کر یہودیوں سے لڑنے کے لئے بھیجا یہود کا لشکر لڑائی کے میدان سے اپنے بادشاہ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گیا اور مختلف گھاٹیوں میں جا کر چھپ گیا یہود گنتی کے چند آدمیوں کے ساتھ لڑتا ہوا بھاگا، یفرس نے تعاقب کیا اور جنگ کے دوران یہود امارا گیا اور اسے اپنے باپ مقیتیا کے قریب دفن کیا گیا۔

یونانٹال اور یحترس کی جنگ: . . . اس کا بھائی یونانٹال باقی یہودیوں کو لے کر مضافات اردن کی طرف چلا گیا۔ یحترس نے اس کا ”مقام برسیع“ میں پہنچ کر محاصرہ کر لیا اور طویل مدت تک کسی قتل و قتال کے بغیر یونانٹال کو محاصرہ میں رکھا۔ یونانٹال ایک آخری کوشش یا اپنی قسمت کا آخری فیصلہ کرنے کے لئے یہودیوں کے لئے کر برسیع سے نکلا لڑائی ہوئی اور بالآخر یحترس کو شکست دے کر گرفتار کر لیا اور اس شرط پر کہ یحترس زندہ یہودیوں سے لڑنے کے لئے نہیں آئے گا۔ چھوڑ دیا اس کے بعد یونانٹال مر گیا اور یہودیوں پر اس کا تیسرا بھائی شمعون حکومت کرنے لگا۔

شمعون کی حکومت اور جنگ: . . . شمعون کے حسن انتظام و خوبی سلوک سے اطراف و جوانب کے یہود جمع ہو گئے جس سے اس موجودہ فوج کی قوت اس قدر بڑھ گئی کہ اس نے اپنے سارے دشمنوں پر حملہ کر دیا۔ جس شخص نے اس پر حملہ کیا اسے پسپا کر دیا۔ دمتریاس سپہ سالار بھی اٹھا کیہ میں اس کے مقابلہ پر آیا۔ چنانچہ اس نے دمتریاس کو شکست دے دی اور رومی فوج کی ایک کثیر تعداد کو مار ڈالا۔ اس کے بعد روم نے لڑائی کا پھر دوبارہ حوصلہ نہ کیا حتیٰ کہ شمعون کو ”سلمان“ (شمعون کا بہنوئی) کی طرف بھاگ گیا۔ اس کا اصلی نام ”یوحان“ تھا یہ نہایت بہادر تھا اس نے اس سے پہلے کسی لڑائی میں ایک بہادر ہرقانوس کو مار ڈالا تھا اس وجہ سے قبول کر لی اور اس کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے۔

قلعہ داخون کا محاصرہ: . . . ”سلمان“ بھاگ کر قلعہ داخون میں چھپ گیا ہرقانوس نے اس کا محاصرہ کر لیا ایک روز تلمائی شہر پناہ کی فسیل پر پھر رہا تھا اتفاق سے ہرقانوس کی بہن اور ماں کو قتل کر کے قلعہ داخون سے بھاگ گیا۔

دمتریاس اور ہرقانوس کی صلح: . . . ابن کریون کہتا ہے کہ اسکے بعد سپہ سالار روم دمتریاس بیت المقدس پر حملہ کیا اور یہودیوں کا محاصرہ کر کیا یہودیوں نے عید کا زمانہ گزر جانے تک جنگ کی مہلت مانگی۔ چنانچہ دمتریاس نے اس شرط سے مہلت دی کہ قربانی میں سے اسے بھی کچھ دیا جائے اس کے بعد اس کے دل میں خدا جانے کیا خیال آیا جس سے دمتریاس نے بیت المقدس کے لئے تصویریں بھیجیں اور یہودیوں کو صلح کی درخواست پیش کرنے کا اچھا موقع ہاتھ آ گیا تھا۔ لہذا دمتریاس نے یہودیوں کی درخواست صلح کو قبول کر لیا اور جب ہرقانوس اس سے ملنے کے لئے گیا تو تین سونے کے حقے دمتریاس کو تحفہ دئے اس کے بعد دمتریاس بیت المقدس سے واپس آ کر اپنے دار الحکومت کی درستی و انتظام میں مصروف ہو گیا اس دوران روم اور فارس میں جنگ چھڑ گئی دمتریاس تمام کاموں کو چھوڑ کر لشکر روم لے کر موقع جنگ پر پہنچ گیا مگر ہرقانوس عید کی وجہ سے جنگ پر نہ جاسکا۔

ہرقانوس کا اہل رومہ پر حملہ: . . . یہاں تک کہ ”ہرقانوس“ کو دمتریاس کی شکست کی خبر ملی تو ہرقانوس نے موقع مناسب پا کر اپنے دشمن اہل شام پر حملہ کر دیا۔ نابلس اور روم کے قلعے جمع ثرات میں تھے فتح کر کے ان پر جزیہ عائد کر دیا اور ان کے تختے کرا دئے۔ انہیں احکام توریت کی پابندی پر مجبور کیا اور اس ہیکل کو جسے سنباط سامری نے اسکندر کی اجازت سے بنایا تھا ویران کر دیا اور اپنی سرحدی بادشاہوں کو زبردستی اپنا مطیع بنالیا۔

ہرقانوس کی رومی سرداروں سے صلح: . . . اس کے بعد اس نے یہودی رہنماؤں کو رومہ کے منتظمین اور اراکین دولت کے پاس روانہ کیا اور تمام چیزوں کو واپس مانگا جنہیں انطیوخوس اور یونان بیت المقدس سے اٹھا کر لے گئے تھے رومہ کے سرداروں نے ”ہرقانوس“ کے اس فرمان کی تعمیل کی اور خوشی سے معاہدے کی تجدید کی اور اس کو ملک الیہود (بادشاہ یہود) کے مبارک لقب سے مخاطب کیا۔

بنی حشمنائی کا پہلا بادشاہ: . . . اس سے پہلے اس کے آباؤ اجداد ”کابن“ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے لقب سے ملقب کیا اور عہدہ کہونت کو شاہی اختیارات میں شامل کر لیا۔ یہ حکمران بنی حشمنائی کا پہلا بادشاہ ہے۔

سامرہ کی تسخیر: . . . القصد ”ہرقانوس“ اردم کے قلعوں پر قبضہ کر کے شہر سامرہ کی طرف گیا اور اسے بزور تیغ فتح کر کے اس کی شہر پناہ کو ویران کر دیا اور اس کے رہنے والوں کو قتل کر دیا۔

بنی اسرائیل کے فرقے: . . . ابن کریون کہتا ہے کہ یہودیوں میں ان دنوں تین فرقے تھے ایک فرقہ فقہا اور اہل قیاس کا تھا جنہیں وہ فرد شیم (ربانین) کہتے تھے دوسرا فرقہ ظاہریہ ہے جو کہ کتاب کے ظاہری الفاظ پر عمل کرتے تھے اور ان کو وہ صدوقیہ (قراء) سے تعبیر کرتے تھے اور تیسرا فرقہ عبد کا تھا جو دنیاوی تعلقات قطع کر کے عبادت الہی میں مصروف رہتے تھے اور یہ ”حبید“ کہلاتے تھے۔ ہرقانوس کے آباء و اجداد فرقہ ربانین میں سے تھے لیکن اس نے بذاتہ اپنا مذہب ترک کر کے قراء کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔

ہرقانوس کی فرقہ ربانین سے برہمی: . . . مذہب کی تبدیلی کی وجہ یہ تھی کہ اس نے ایک دن یہودیوں کو ایک خاص مجلس میں جمع کیا اور یہود سے مخی طیب ہو کر بولا میں تم سے نصیحت چاہتا ہوں۔ ربانین کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید وہ حکومت و سلطنت سے دست بردار ہونا چاہتا ہے اس لئے بعض ان میں سے بول اٹھے تمہارے لئے یہ نصیحت ہے کہ تم اپنے کو کہنوت سے علیحدہ کر کے صرف حکومت کے رتبے پر اکتفا کرو کیونکہ کہنوت کی شرائط تم میں پائی جاتی۔ تمہاری ماں انطیوش کے زمانے کی قیدیوں (لونڈیوں) میں سے تھی۔ ہرقانوس نے غصہ ہو کر کہا تم لوگ اپنے حاکم اور والی پر حکومت کرنا چاہتے ہو میں آج سے اس مذہب کو چھوڑتا ہوں۔ ہرقانوس نے یہ کہہ کر مذہب قراء اختیار کر لیا اور فرقہ ربانین کے ایک بڑے گروہ کو قتل کر ڈالا۔ اسی وجہ سے یہود کے ان دونوں فرقوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا اور ایک لمبے عرصے تک دونوں میں برابر لڑائی ہوتی رہی۔

ارستبلوس بن ہرقانوس کی حکومت: . . . ہرقانوس اپنی حکومت و سلطنت کے اکتیس سال پورے کر کے مر گیا۔ اس کے بعد اس کا بڑا بیٹا ”ارستبلوس“ تخت حکومت پر بیٹھا۔ ہرقانوس کے اس کے علاوہ دو بیٹے اور تھے ایک کا نام ”انطیقوس“ تھا جسے ہرقانوس پیار کرتا تھا اور دوسرے کو اسکندر کہتے تھے۔ ہرقانوس نے ناراض ہو کر اسے ”جبل النیل“ کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔ جب ”ارستبلوس“ نے حکومت کے زینے پر قدم رکھا تو اس اپنے بھائیوں کو اپنے باپ کا مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا اور اسکندر اور اس کی ماں کو گرفتار کر لیا چنانچہ انطیقوس نے معافی مانگی تو ارستبلوس نے اسے اپنے لشکر کا افسر اعلیٰ مقرر کر کے لڑائیوں میں اسی کے جانے پر اکتفا کیا اور کہنوت کا تاج اتار کر شاہی تاج پہن لیا اس کے بعد انطیقوس نے ان لوگوں پر فوج کشی کی جو سرحدی مقامات پر رہتے تھے اور ارستبلوس کی فرمان برداری سے نکل گئے تھے۔ چنانچہ ان سب کو طاقت کے زور پر فرمانبرداری کے دائرہ میں کھینچ لیا۔

انطیقانوس بن ہرقانوس کے خلاف سازش: . . . اس دوران چند فتنہ پردازوں نے اس کے بھائی ارستبلوس سے اس کی شکایت کی اور اس کے کانوں کو انطیقوس کی شکایتوں سے بھر دیا۔ جب انطیقوس لڑائی سے واپس آیا تو اتفاق سے وہ زمانہ ”عید المظال“ کا تھا۔ اور اس کا بھائی بیماری کی وجہ سے گھر سے باہر نہ آتا تھا۔ انطیقوس شاہی محل میں جانے سے پہلے کنارہ کر کے ثواب کی غرض سے ”ہیکل“ چلا گیا۔ فتنہ پردازوں نے ارستبلوس سے یہ جزدیا کہ انطیقوس ہیکل میں کہنوت کا درجہ حاصل کرنے کے لئے گیا ہے اور تمہارے قتل کی فکر میں ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ تمہارے پاس مسلح آئے ارستبلوس نے یہ سنتے ہی اپنے ہی اپنے جاں نثاروں اور محل کے ملازمین سے یہ تاکید کر دی کہ اگر انطیقوس مسلح ہو کر آئے تو بلا اجازت و اطلاع ان کی گردن مار دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فتنہ پردازوں کو اپنی کوشش میں کامیابی حاصل ہو گئی۔

ارستبلوس کی پشیمانی اور وفات: . . . کچھ عرصہ کے بعد ارستبلوس کے سامنے ان فساد یوں کی سازش اور فریب کا پردہ چاک ہو گیا وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوا اور فرط غم سے اپنا سینا تباہ چینا کہ اسے ”ثذف الدم“ کا عارضہ لاحق ہو گیا اور اسے عارضے میں ایک سال کے بعد مر گیا۔

اسکندر ابن ہرقانوس: . . . اس کے بعد یہودیوں نے اس کے بھائی ”اسکندر“ کو قید سے نکالا اور اس کی بیعت کی اور حکومت کی کرسی پر بٹھایا اور اس کے بعد اس سے ”عکا اور صیدا“ والوں نے بد عہدی کی اور اہل قضہ قبرص کی طرف بڑھے اسکندر نے عکا پر پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا اس عرصہ میں ملکہ قلوپ طرہ اور اس کے بیٹے طیر و میں مخالفت ہو گئی۔ طیر و جزیرہ قبرص کی طرف چلا گیا اور اس پر قبضہ کر لیا چنانچہ اہل عکا نے اسے کہلوا یا کہ کہ ہم اس چھوٹے قبضہ کو لیں گے اگر اسکندر کے محاصرے ہمیں نجات مل گئی۔ چنانچہ طیر و لوٹ کر اسکندر کے ممالک کی طرف بڑھا اور پھر وہاں سے کوچ کر کے اردن پر حملہ آور ہوا۔

سرحدی امراء کی اطاعت:..... ان واقعات کے دوران ”اسکندر“ نے صیدا پر حملہ کر دیا اور اسے بزور طاقت فتح کر کے قدس شریف کی طرف واپس آ گیا اور سرحدی امراء نے اس کی اطاعت قبول کر لی چنانچہ اس طرح بغاوت کرنے والوں کا مزاج درست ہو گیا۔

ربائین کی شورش و سرکوبی:..... اس کے بعد یہود میں پھر از سر نو فتنہ اس طرح برپا ہو گیا کہ ”عید المظال“ کے دن تمام یہودی مسجد میں جمع ہو کر کھاپی رہے تھے اور اسکندر بھی ان میں موجود تھا۔ کچھ لوگ اس سے کچھ فاصلہ پر تیر اندازی کر رہے تھے اتفاق سے رباءین میں سے کسی کا تیر اسکندر کے قریب آگرا۔ رباءین اور قراء میں بحث ہوتے ہوتے جھگڑا ہونے لگا اور یہ جھگڑا اتنا زیادہ بڑھا کہ چھ سال تک فتنہ و فساد ختم نہ ہوا اس فتنہ میں تقریباً پچاس ہزار رباءین مارے گئے اور اسکندر قراء کا معین و مددگار رہا۔

دمتریاس کے خلاف فتح:..... ”ربائین“ میں دمتریاس (انطیوخوس) کے پاس وفد روانہ کیا اور اسے مال و اسباب دینے کا وعدہ کیا چنانچہ ”دمتریاس“ ان کے کہنے میں آگیا اور ایک لشکر جرار لے کر ”نابلس“ کی طرف بڑھا اسکندر نے اس کا مقابلہ کیا اور دمتریاس کو شکست دے کر بے شمار سپاہیوں کو مار ڈالا۔ پھر واپس آ کر رباءین پر حملہ آور ہوا اور ان کے خلاف بھی فتح حاصل کر لی اور تقریباً تین سو ”ربائین“ کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

دمتریاس کا قتل:..... اسکندر اس کے بعد دمتریاس کے تعاقب میں روانہ ہو گیا اور اس کے اکثر مقبوضہ علاقوں کو فتح کر لیا۔ دمتریاس یہ سن کر ایک آخری کوشش اور اپنی قسمت آزمائی کی غرض سے لڑائی کے میدان میں آیا لیکن اس کی تازہ کوششوں نے اسے کچھ فائدہ نہ پہنچایا بالآخر شکست کھا کر بھاگ گیا چنانچہ اسکندر نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ رباءین اور دمتریاس سے جنگ کر کے دو تین سال کے بعد بیت المقدس واپس آیا۔

اسکندر کی وفات:..... ان کامیابی کے بعد اس کا رعب و ادب اور بڑھ گیا اسے ایک قوت حاصل ہو گئی مگر اس کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور تین سال تک بیمار رہا۔ بیماری کے دوران اسے بعض قلعوں کے محاصرے کی ضرورت پیش آئی اس لئے ان قلعوں کے حکام نے اس سے سرتابی شروع کر دی تھی۔ لیکن اتفاق سے اسکندر کی موت نے اسے ان قلعوں کو فتح کرنے کی مہلت نہیں دی اور محاصرہ کے دوران وہ مر گیا اور مرتے وقت اپنی بیوی کو یہ نصیحت کر گیا کہ فتح ہونے تک میری موت کا حال چھپایا جائے اور لاش بیت المقدس لے جا کر دفن کر دی جائے۔

ہرقانوس و ارستبلوس پسران اسکندر:..... اسکندر کے بعد باغیوں نے عام طور سے اس کے بیٹے کی طرف دل کا میلان ظاہر کیا اور جنہوں نے شروع میں اختلاف کیا انہیں مجلس خاص میں جمع کر کے اپنی رائے سے متفق کر لیا۔ اسکندر کے دو بیٹے تھے۔ بڑے کا نام ہرقانوس اور چھوٹے کو ارستبلوس کہتے تھے۔ یہ دونوں اسکندر کے مرنے تک چھوٹے چھوٹے تھے یہ بڑے ہوئے تو ہرقانوس تو ”کہوت“ کے لئے منتخب کیا گیا۔ اور ارستبلوس کو لشکر کی سپہ سالاری دی گئی اور لڑائی کا انتظام سپرد کیا گیا۔

ہرقانوس اور ارستبلوس میں اختلاف اور صلح:..... ”ربائین“ نے اس کا ساتھ دیا چنانچہ اس نے عظیم الشان بادشاہوں سے خراج یہ اور ان کو اپنا مطیع بنالیا اس دوران رباءین اور قراء کے درمیان کچھ جھگڑا پیدا ہو گیا۔ یہ فتنہ کرنے کی غرض سے ارستبلوس کی ماں بیت المقدس روانہ ہوئی لیکن اس کی موت نے اس کی تمناؤں کا خون کر کے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور اسی کے زمانہ میں ہوا۔ الغرض جب اسکندر کے بیٹے ارستبلوس کو جو سپہ سالار لشکر تھا اس کے مرنے کی اطلاع ملی تو وہ قراء کو جمع کر کے ہرقانوس اور رباءین سے لڑنے کے لئے چل پڑا اور ان کا بیت المقدس میں محاصرہ کر لیا۔ سرداران یہود اور بڑے بڑے کاہن آپس میں صلح کرانے کی کوششیں کرنے لگے انجام کار اس پر صبح ہوئی کہ حکومت و سلطنت کا ارستبلوس مالک رہے گا۔ اور ہرقانوس بدستور کہوت پر قائم رہے گا یہ رائے طے پاتے ہی فتنہ و فساد ختم ہو گیا اور ارستبلوس کی حکومت مستقل ہو گئی۔

انطفتر ابو ہیردوس کا تعارف:..... کچھ عرصہ کے بعد ہرقانوس اور ارستبلوس میں ”انطفتر ابو ہیردوس“ کی وجہ سے جھگڑا پیدا ہو گیا۔ انطفتر ابو ہیردوس ان رؤساء بنی اسرائیل میں سے تھا جو حضرت عزیر علیہ السلام کے ساتھ بابل سے جمع ہو کر آئے تھے اس میں رعب اور ادب اور دیری کا قدرتی مادہ تھا

اس کے پاس مال و اسباب اور بے شمار مویشی تھے اسکندر نے اسے بلاد اردوم (جبال شرات) کا حاکم بنادیا تھا۔ چنانچہ وہ عرصے بلاد اردوم کا حاکم رہا وہیں سے اس نے اپنا نکاح کیا جس سے چار بیٹے (فیو (۱) (۲) ہیردوس (۳) فردا (۴) یوسف (۵) ایک لڑکی سموت پیدا ہوئی۔

انطفتر کی معزولی:۔۔۔ بعضے کہتے ہیں کہ انطفتر بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا بلکہ وہ اہل روم میں سے تھا بنی شمرائی کے خاندان میں پرورش پائی تھی۔ جب اسکندر مر گیا اور اس کی بیوی اسکندرہ حکومت کرنے لگی تو انطفتر کو جبال شرات کی حکومت سے معزول کر دیا گیا۔ انطفتر جبال شرات سے بیت المقدس چلا گیا اور وہیں ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ حکومت ارسنبلوس کے ہاتھ میں آگئی۔

انطفتر کی ریشہ دوانی:۔ ہرقانوس اور انطفتر کے درمیان پہلے سے مراسم قائم تھے۔ کچھ زمانہ کے بعد ارسنبلوس اپنے بھائی ہرقانوس سے ناراض ہو گیا اس لئے کہ اسے انطفتر کی چالاکیوں اور فریب کا پتہ چل گیا تھا۔ اس نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور خفیہ طور پر ارسنبلوس کے کاموں میں رخنہ اندازی کرنے لگا اور لوگوں میں یہ ظاہر کرنے لگا کہ ارسنبلوس۔ ہرقانوس اور اس کے ساتھیوں سے کینہ رکھتا ہے اسے حکومت نہیں دینی چاہیے۔ ہرقانوس اس سے بہت زیادہ حکومت اور سرداری کے لائق ہے پھر انطفتر نے ہرقانوس کو یہ جھانسنہ دیا کہ ارسنبلوس تیرے قتل کی فکر میں ہے۔ چنانچہ جب ہرقانوس کے دماغ میں یہ خیال بیٹھنے لگا تو انطفتر نے اس کے ساتھیوں سے ساز باز کر کے ارسنبلوس کی طرف سے اسے مکمل طور پر بدظن کر دیا۔ پھر عرب کے بادشاہ ”ہرشمہ“ کے پاس جانے کی رائے دی ہرشمہ اور قانوس میں مراسم پہلے سے تھے اس خیال سے ہرقانوس اس کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

ہرقانوس کی ہرشمہ سے مدد کی درخواست:۔۔۔۔۔ غرض دونوں عہد و پیمان کر کے ہرشمہ کے پاس پہنچ گئے ”ہرشمہ“ کو ارسنبلوس سے جنگ کرنے کے لئے ابھار دیا چنانچہ ارسنبلوس اور ہرشمہ کی لڑائی ہوئی اور لڑائی کے دوران ارسنبلوس کے لشکریوں کا بڑا حصہ ہرقانوس سے مل گیا چنانچہ ارسنبلوس میدان جنگ سے بھاگ کر قدس شریف میں چھپ گیا ہرقانوس اور ہرشمہ نے اس کا محاصرہ کر کے لڑائی برابر جاری رکھی۔

ہرقانوس کی عہد شکنی اور اس کا وبال:۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ عید الفطر کا زمانہ آ گیا۔ محصورین یہودی لڑائی کی وجہ سے اپنے مذہبی رسوم ادا نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے ہرقانوس کے مصاحبوں کے ذریعے قیمتی تحائف پیش کرنا چاہے۔ جب اس نے اسے منظور کر لیا تو انہوں نے اس سے بدعہدی کی اور بعض لوگوں کو جو ارسنبلوس اور اس کے ساتھیوں کے لئے دعا کر رہے تھے قتل کر دیا اس وجہ سے ان میں ایک دبا پھیل گئی جس سے ہزاروں لوگ مر گئے۔

باغیوں کی سرکوبی و اطاعت:۔۔۔ ابن کریون کہتا ہے کہ ارمن و مشق و حمص اور حلب کے علاقوں میں تھے یہ سب روم کے مطیع تھے انہی دنوں ان سب نے سرکشی کی چنانچہ روم نے اپنے سپہ سالار ”فمقیوس“ کو ان کی بغاوت رفع کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ ”فمقیوس“ نے اپنے مقدمتہ انجیش کا افسر ”سکانوس“ کو مقرر کر کے آگے بڑھنے کا حکم دیا اور ارمن نے گھبرا کر اطاعت قبول کر لی پھر ”سکانوس“ اور اس کے بعد ”فمقیوس“ دمشق میں داخل ہو گئے۔ ارسنبلوس نے قدس سے اور ہرقانوس نے مقام حصار سے اس پر لشکر کشی کی اور لڑائی چھیڑنے سے پہلے فمقیوس کے پاس مال تحائف روانہ کئے اس نے لینے سے انکار کیا اور ہرشمہ کو بیت المقدس میں داخل ہونے سے روک دیا اور بیت المقدس سے کوچ کر گیا اس کے ساتھ ہرقانوس و انطفتر بھی چلے گئے اور ارسنبلوس اور اسکے تحائف بیت المقدس واپس آ گئے۔

فمقیوس اور انطفتر کے درمیان سازش:۔۔۔ اس کے بعد انطفتر دوبارہ فمقیوس کے پاس مال و تحائف لے کر آیا مگر اس نے اس سے بدعہدی کی مجبور ہو کر انطفتر نے یہ چاپ اختیار کی اور اس سے یہ ظاہر کیا کہ ”میں ہرقانوس کا کاہن اعظم بظاہر مطیع رہوں گا تا کہ ارسنبلوس کی طاقت کم ہو جائے۔ چنانچہ فمقیوس نے انطفتر کی رائے پسند کی اور کہا کہ میں بہ ظاہر ”ارسنبلوس“ کی موافقت کروں گا لیکن درحقیقت میں بھی موقع اور وقت کا منتظر رہوں گا اور کامیابی کے بعد ہرقانوس کو بیت المقدس کی حکومت دے دوں گا اس مشورہ سے اگلے دن ہرقانوس اور ارسنبلوس سپہ سالار فمقیوس کے پاس آئے اور ایک دوسرے کی شکایت کرنے لگے انطفتر عام لوگوں کو جمع کر کے فمقیوس کے پاس لایا وہ لوگ ارسنبلوس کی شکایت کرنے لگے چنانچہ فمقیوس

نے ان لوگوں کی شکایتیں انصاف کے کاٹوں سے سنیں اور ایک منصفانہ حکم صادر کیا۔

ارستبلوس کی مصالحت کی پیش کش:..... لیکن ارستبلوس کو اس کا حکم شاق گزرا اور اس کی لشکرگاہ سے اٹھ کر چلا گیا اور بیت المقدس پہنچ کر قلعہ بندی کر لی۔ فمقیوس نے اس کا تعاقب کیا پہلے وہ اریحا میں اترا اس کے بعد قدس شریف کی طرف بڑھا چنانچہ ارستبلوس نے فمقیوس سے اس شرط پر صلح کر لی کہ فمقیوس اس کے بھائی ہرقانوس کی مدد نہ کرے اور ارستبلوس ہیکل کے تمام جواہرات اور اسباب فمقیوس کو دے دے۔

فمقیوس کے افسر کا قتل:..... چنانچہ فمقیوس نے اس شرط کو مان لیا اور اس کی شرط کو تعمیل و تکمیل کی غرض سے اپنے ایک جنگی افسر کو اس کے ساتھ بیت المقدس روانہ کر دیا۔ کابنوں نے ارستبلوس کو اس فعل سے روکا چنانچہ عام لوگ اس سے ناراض ہو گئے اور فمقیوس کے جنگی افسر دروس کے بعض ساتھیوں کو مار ڈالا اور باقی ماندہ کو بیت المقدس سے باہر نکال دیا۔

فمقیوس کا ہیکل پر قبضہ:..... فمقیوس کو یہودیوں کی اس حرکت سے ناراضگی پیدا ہو گئی اس نے اسی وقت حملے کا حکم دیا لیکن شہر پنہ کے دروازے بند ہونے کی وجہ سے اندر داخل نہ ہو سکا اور باہر سے لڑتا رہا اور شہر کے اندر ہرقانوس اور ارستبلوس کے گروپوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ جنگ کے دوران ایک یہودی نے شہر کا دروازہ کھول دیا چنانچہ فمقیوس بے خوف و خطر شہر کے اندر داخل ہو گیا اور شاہی محل پر قبضہ کر کے ہیکل کا محاصرہ کر دیا اور آلت حصار کے ذریعے ہیکل کے بعض برجوں کو منہدم کر کے اس پر بھی قبضہ کر لیا۔

فمقیوس کی مراجعت:..... جس وقت فمقیوس میں داخل ہوا لڑائی جاری رہنے کے باوجود کابنوں کو عبادت کرتے ہوئے پایا اس کے دل پر ایک ہیبت سی طاری ہو گئی چنانچہ ہیکل کے سامنے چپ چاپ کھڑا رہ گیا۔ اس کے مال و اسباب اور ذخائر کی طرف ہاتھ تک بھی نہ بڑھایا۔ اور ان پر ہرقانوس اور انطفتر کی نگرانی کے لئے اپنے سپہ سالار ہرقانوس کو بیت المقدس میں چھوڑ آیا جس نے اس سے پہلے دمشق اور بلاد ارمن کو فتح کیا تھا ارستبلوس اور اس کے دو بیٹے زنجیر سے بندھے روم کے لئے فمقیوس کے ہمراہ روانہ ہو گئے باقی تیسرا لڑکا سکندر روپوش ہو گیا۔

سکندر کا بیت المقدس کا قبضہ:..... فمقیوس جس وقت سرزمین شام فتح کرتا ہوا اپنے وطن جا رہا تھا۔ اس وقت ہرقانوس اور انطفتر نے عرب پر روم کا مطیع بنانے کے لئے حملہ کر دیا۔ ادھر اسکندر نے میدان کالی دیکھ کر بیت المقدس کا رخ کیا اہل قدس نے اس کا انتہائی خوشی سے خیر مقدم کیا اور اسے اپنا حاکم بنا لیا۔ اسکندر نے حکومت کی کرسی پر بیٹھتے ہی ہیکل کے ان برنجوں کو درست کرایا جنہیں فمقیوس نے منہدم کر دیا تھا۔ اس کی حکومت کچھ ایسی دہشمند بن گئی کہ ایک مخلوق اس کی مطیع ہو گئی۔ اس دوران ”ہرقانوس“ اور انطفتر واپس آئے چنانچہ اسکندر نے ان کا قدس شریف سے نکل کر چمکتی ہوئی تلواروں اور نوکدار نیزوں سے استقبال کیا ہرقانوس اور انطفتر کو اس واقعہ میں سخت ناکامی ہوئی۔ چنانچہ اسکندر نے ان کے لشکر پر نہایت سختی سے حملہ کر کے انہیں پسپا کر دیا۔

اسکندر کی شکست:..... ہرقانوس اور انطفتر نے ”کینانوس“ سپہ سالار روم سے مدد مانگی جو فمقیوس کے بعد بلاد ارمن کا ناظم بن کر آیا تھا وہ ان دونوں کو امداد کے لئے بلاد ارمن سے قدس شریف کی طرف آیا۔ مگر اسکندر نے انتہائی مردانگی سے اس کا مقابلہ کیا لیکن مقابلہ سے پہلے اس کے حصے میں شکست لکھی جا چکی تھی اس کی تازہ کوششوں نے اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچایا وہ میدان جنگ سے شکست اٹھا کر قلعہ ”اسکندرونہ“ میں پناہ گزین ہو گیا۔ ہرقانوس سے قدس شریف پہنچ کر اس پر قبضہ کر لیا۔ ”کینانوس“ سپہ سالار روم نے اسکندر کا تعاقب کیا اور قلعہ اسکندرونہ پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ چنانچہ اسکندر نے مجبور ہو کر ارمن کی درخواست کی جسے کینانوس نے فوراً قبول کر لیا۔

ارستبلوس کا فرار اور گرفتاری:..... انہی لڑائیوں کے دوران ارستبلوس اپنے بیٹے انطفتر کے ساتھ قید خانہ سے بھاگ گیا اور ایک رومہ کثیر جمع کر کے کینانوس کے مقابلہ پر آیا لیکن اس کی قسمت نے مدد نہیں کی اور وہ پہلی ہی لڑائی میں گرفتار ہو گیا۔ کینانوس نے اسے دوبارہ رومہ کے قید خانہ میں بھیج دیا چنانچہ وہ اسی قید خانہ میں اس زمانہ تک رہا جب تک کہ رومہ پر قیصر کو غلبہ حاصل نہ ہوا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد جن دنوں روم کو قیصر کے مقابلے کی ضرورت درپیش تھی اور فمقیوس رومہ کے باہر قیصر کی لڑائی کے لئے لشکر جمع کر رہا تھا۔

ارستبلوس کا خاتمہ:..... ارسٹبلوس دوبارہ قید خانہ سے نکل کھڑا ہوا اس مرتبہ اس کے ہمراہ چند کمانڈر بھی قید خانہ سے نکل آئے تھے ارمن اور یہودی پر فقیوں کی اذیت روک نے کی غرض سے حملہ کیا فقیوں نے انطفتر کو اس کے مقابلہ اور گرفتاری کے بارے میں خطوط لکھے چنانچہ اس نے یہودی کے چند آدمیوں کو ارسٹبلوس کے پاس روانہ کیا جنہوں نے بلاد ارمن میں چند دن کے بعد موقع پا کر ارسٹبلوس کو زبردستی دیا۔ اس کے بعد کینانوس کی ترغیب و تحریر سے شیخ (والی رومہ) نے ارسٹبلوس کے بقیہ بیٹوں کو آزاد کر دیا۔

تلمائی (شاہ مصر) کی معزولی و بحالی:..... ابن کریون کہتا ہے کہ انہی دنوں میں اہل مصر نے اپنے بادشاہ تلمائی کی بغوت کر کے تخت سے اتار دیا اور روم کا خراج بند کر دیا جس کے بعد روم نے مصر پر فوج کشی کر دی اور انطفتر نے تلوار کے زور پر کامیابی حاصل کر کے تلمائی کو دوبارہ حکومت کی کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کی سلطنت کے معاملات کو درست کیا پھر کینانوس بیت المقدس واپس آ گیا اور ہرقانوس کی قدس کی حکومت اور انطفتر کو اس کی وزارت کا عہدہ دے کر رومہ واپس چلا گیا۔

ہیکل کے مال پر عربنوس کا قبضہ:..... ابن کریون کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد فارس اور روم میں جھگڑا پیدا ہو گیا روم نے فارس سے جنگ کے لئے ایک کمانڈر عربنوس کو روانہ کیا وہ جس وقت قدس شریف سے ہو کر گزرا اور ہیکل کے ساتھ کبھی ایسا معاملہ نہیں کیا چنانچہ عربنوس نے پہلے یہودیوں سے ہیکل کا مال نہ لینے کا وعدہ کیا مگر جس وقت قابو پا گیا فوراً ہیکل کے تمام تحائف اور اسباب اور بادشاہوں کی نذریں اور تمام آلات برتن آلات وغیرہ عمارت کے شروع سے وقفہ وقتاً آتے رہتے تھے چھین لیے۔

رومی سپہ سالار کسنا کی کارگزاری:..... اس کے بعد عربنوس جنگ فارس پر چلا گیا فارس نے اسے شکست دے کر تمام وہ چیزیں جو اس نے ہیکل سے لی تھیں چھین لیں اور بلاد ارمن اور دمشق اور حلب اور ان کے اطراف و جوانب پر قابض ہو گئے اس واقعہ کی خبر جس وقت شاہ روم کو ملی کسنا نامی سپہ سالار کو ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ روانہ کیا کسنا ارمن کے مقبوضہ علاقوں سے گزر کر قدس شریف کی طرف گیا۔ وہاں یہودیوں اور ہرقانوس کو یہودیوں اور ہرقانوس کی مدد کی جب ہرقانوس کو یہودیوں پر غلبہ حاصل ہو گیا تو لشکر فارس سے لڑنے کے لئے بڑھا اور ان کو پہلی ہی جنگ میں شکست دے کر روم کا تابع بنالیا۔ اور ان کے بائیس بادشاہوں کو جو روم کے باغی تھے دوبارہ روم کا مطیع اور ہاگزار بنایا۔ مگر جب کسنا ان کے ملک سے واپس گیا تو انہوں نے دوبارہ بد عہدی کر دی۔

یولیاں قیصر (جولیس سیزر):..... ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصروں کا زمانہ شروع ہوا اور یولیاں روم کا حاکم بنا چوں کہ اس کی ماں حالت حمل میں مر گئی تھی اور اسے اس کا پیٹ پھاڑ کر نکالا گیا تھا۔ اس وجہ سے لوگوں نے اسے قیصر کا لقب دیا اور قیصران کی زبان میں کاننے واے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور یولیاں اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ ماہ پولیہ میں پیدا ہوا تھا جون کا پانچواں مہینہ تھا۔ اور یولیہ کے معنی پانچویں کے بھی ہیں اس سے پہلے ہم لکھ چکے ہیں کہ روم کی حکومت ایک جمہوری حکومت تھی جس میں تین سو بیس مرا اور ایک شیخ (صدر نشین) کے ذریعے سے حکومت قائم تھی جب قیصر بڑا ہوا اور شیخ صدر نشین نے اس کی شجاعت اور مردانگی کو دوسروں سے بہت زیادہ دیکھا تو وہ اس کو بھی پرانے دستور کے مطابق لشکروں کا سپہ سالار بنا کر غیر ممالک کے خلاف بھیجے لگا۔ ایک مرتبہ اسے مغرب کی طرف روانہ کیا اس نے بلاد مغرب کو نہایت سہولت اور مردانگی سے فتح کیا اور جب وہاں سے واپس آیا تو اس نے خود کو بادشاہ کے لقب سے مشہور کر دیا۔

قیصر کی فتوحات:..... روم کے ممبروں نے قیصر کو یہ خطاب لینے سے منع کیا اور وجہ یہ بیان کی کہ زمانہ حکومت کے شروع سے حکومت جمہوری ہے لہذا اس کے خلاف کرنا مناسب نہیں ہے اس سے پہلے فقیوں نے بلاد مشرق کو فتح کر کے پا کر رومی ممبروں پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر کے تنہا روم کا بادشاہ بن بیٹھا اور خود کو قیصر کے لقب سے مشہور کر کے فقیوں پر بھی حملہ کر دیا۔ یہ ان دنوں مصر میں تھا قیصر کو اس کے خلاف فتح ہوئی اور اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اور مصر سے واپسی کے وقت اس کے اطراف و جوانب میں فقیوں کے جنگی افسروں کو پھیلا دیکھ کر ان پر بھی حملہ کر دیا اور بلاد ارمن کی طرف سے ہو کر گزرا۔

شاہ دارمن مترواث اور انطفتر کی اطاعت:..... ارمن میں ان دنوں مترواث نامی بادشاہ حکومت کر رہا تھا چنانچہ اس نے قیصر کی اطاعت قبول کر لی اور اس کے حکم سے ارمنیوں کو لے کر ہرقانوس سے لڑنے کے لئے چل پڑا۔ ہرقانوس (بادشاہ یہود) نے اس کا عقیدان میں مقابلہ کیا چنانچہ ارمنیوں کو شکست ہوئی انطفتر اور یہودیوں کے لشکروں نے کامیابی کے ساتھ مصر پر قبضہ کر لیا۔ جب اس کی خیر قیصر کو ملی تو اس نے انطفتر کو بواہ۔ انطفتر مترواث کے ساتھ قیصر کے دربار میں حاضر ہوا قیصر نے اس کے عذر سن کر بڑے عہدے دیئے کا وعدہ کر لیا۔

انطقنوس بن ارستبلوس کا قتل:..... اس سے پہلے انطقنوس بن ارستبلوس نے قیصر سے مل کر ہرقانوس کی شکایتیں کی تھیں اور یہ ظاہر کیا تھا کہ ہرقانوس نے اس کے باپ کو اس وقت قتل کیا تھا جب اہل رومہ نے فمقیوس کو لڑائی پر روانہ کیا تھا مگر اسے انطقنوس کی شکایت سے کوئی برہمی پیدا نہیں ہوئی یک دن ہرقانوس اور انطفتر نے مل کر انطقنوس کو زہر دے دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد قیصر نے انطفتر کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کر کے فارس کی جنگ پر بھیج دیا۔

انطفتر کا غیر اعلانیہ قبضہ:..... اس جنگ میں انطفتر مختلف حالتوں میں مختلف مقامات پر طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار رہا۔ مگر تمام عصب سے بچتا ہوا جب بلاد فارس سے واپس آیا تو قیصر نے ہرقانوس اور انطفتر کو بیت المقدس کی حکومت پر بحال کر کے واپس بھیج دیا۔ ہرقانوس کمزوری کی وجہ سے لڑائیوں کے کام کا نہ رہا۔ اس لئے انطفتر امور سلطنت میں پیش پیش ہو گیا۔ اور اس نے اپنے بیٹے تیسو کو بیت المقدس کا ناظم اور دوسرے بیٹے ہیردوس کو جبل الخلیل کا گورنر مقرر کر دیا اور اسی طرح جب کوئی بیٹا انطفتر کے خاندان کا بڑا ہوتا تھا تو اسے شام کی کسی صوبے کی حکومت دے دیتا تھا رفتہ رفتہ ہرقانوس کے تمام علاقوں میں انطفتر کے بیٹے پھیل گئے۔

خرقیا کا قتل اور اس کا مقدمہ:..... انہی دنوں ایک سرحدی پہاڑی میں "خرقیا" نامی ایک شخص یہودیوں کے ایک گروہ کے ساتھ سکونت پزیر تھا۔ جو قافوں قفا کرارمن پر حملہ کر کے ان کا مال و متاع لوٹ کر لے جاتا تھا۔ جب اس کا ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا تو ناظم ارمن "سفیوس" (قیصر کے چچا زاد بھائی) نے ہیردوس جبل الخلیل کے گورنر سے خرقیا کی شکایت کی چنانچہ ہیردوس نے سفیوس کو اس واقعہ سے مطلع کیا چنانچہ اس نے ایک سریہ ۱ خرقیا کی گوشمالی کے لئے بھیج دیا۔ اتفاق سے اس لشخون میں خرقیا گرفتار ہو کر قتل کر ڈالا گیا ہیردوس نے سفیوس کو اس واقعہ سے مطلع کیا چنانچہ اس نے ہیردوس کا شکریہ ادا کیا اور تحائف بھیجے مگر بیت المقدس کی اور اسے قصاص کے لئے مجلس حکام میں طلب کیا۔ چنانچہ اس قضیہ کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک مجلس منعقد کی گئی جس میں یہودیوں کے سر شیخ مقدمہ کی سماعت کے لئے جمع ہوئے۔ ہیردوس، مسیح ہو کر تیور چڑھائے ہوئے آیا۔ ہرقانوس ہیردوس کے چڑھے ہوئے تیور دیکھ کر گھبرا گیا اور مقدمہ کی سماعت اور اس کا فیصلہ ہونے سے قبل ہی مجلس برخواست کر دی۔ چنانچہ یہودی اس سے ناراض ہو گئے اور ہیردوس بلاد ارمن کی طرف چلا گیا۔ "سفیوس" نے اسے اپنا خاص آدمی بنالیا۔

ہرقانوس کا قیصر سے تجدید معاہدہ:..... ان واقعات کے بعد "ہرقانوس" نے قیصر سے تجدید عہد کی درخواست کی۔ قیصر نے اس کی درخواست قبول کرتے ہوئے یہ حکم صادر کیا کہ اہل ساحل صیدا اور غزہ کے ساحل والے اپنا خراج بیت المقدس روانہ کریں اور یہودیوں کو تمام وہ علاقے واپس کر دیئے جائیں جو اس سے پہلے ان کے قبضے میں فرات اور اطراف الاذقیہ تک تھے اور جنہیں بنی حمنائی نے زبردستی دبا لیا تھا وہ بھی انہیں واپس کر دیئے جائیں کیونکہ فمقیوس نے اس معاملہ میں ان پر سخت ظلم کئے تھے۔ یہ عہد نامہ تانبے کے پتروں پر روم اور یونانی زبانوں میں لکھا گیا۔ اور صور (صیدا کی شہر پناہ) کے دروازوں پر لٹکا دیا گیا اور ہرقانوس کی حکومت از سر نو قائم کر دی گئی۔

قیصر کا قتل:..... ابن کریون کہتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد قیصر (بادشاہ روم) انطفتر (ہرقانوس کا وزیر) قتل کر دے گئے۔ قیصر کے قتل کا یہ واقعہ پیش آیا کہ کیسوس نامی فمقیوس کے ایک کمانڈر نے بحالت غفلت اس پر حملہ کر کے ایک ہی وار سے اسے قتل کر ڈالا اور زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر لشکر جمع کر کے دریاعبور کیا اور بلاد اشیت کو فتح کرتا ہوا قدس شریف کی طرف بڑھ گیا۔ اہل قدس سے ستر سونے کے حقے طلب کئے انطفتر اور اس کے

بیٹوں نے یہود سے لے کر پیش کر دئے پھر کیساوس بیت المقدس سے واپس آ کر مقدونیہ کی طرف چلا گیا۔ اور وہیں مقیم ہو گیا۔

انطفتر کا قتل: انطفتر کے قتل کا واقعہ یہ ہوا کہ یہود کی خواہش کے مطابق کیساوس واپسی کے وقت اپنا ایک سپہ سالار ”مدیکا“ بیت المقدس میں چھوڑ گیا تھا کچھ عرصہ کے بعد انطفتر اور ملیکا کے درمیان ناچاقی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ملیکا نے موقع پا کر چند یہودیوں کی سازش سے انطفتر کو زہر دے دیا۔ ہیردوس یہ واقعہ سن کر ہرقانوس کو قتل کرنے بیت المقدس آیا لیکن فیصلہ نے اسے اس ارادے سے باز رکھا۔

ملیکا اور کیساوس کا قتل: اس دوران کیساوس مقدونیہ سے صور کی طرف چل پڑا ہرقانوس اور ہیردوس اس سے ملنے کے لئے گئے اس کے سپہ سالار مدیکا نے شکایت کی اور انطفتر کے قتل کے واقعات بیان کئے مگر کیساوس نے ملیکا کے قتل کا حکم دے دیا۔ چنانچہ ملیکا قتل کر ڈالا گیا۔ اس کے بعد ”کینانوس“ (قیصر کا بھتیجا) اور اس کا سپہ سالار انطیسوس لشکر لے کر کیساوس سے لڑنے کے نکلے اور مقدونیہ کے قریب جنگ ہوئی چنانچہ کیساوس ناکامی کے ساتھ گرفتار کر کے قتل کر ڈالا گیا۔ اور کینانوس نے اپنے چچا کی جگہ متمکن ہو کر خود کو اپنے چچا اور ”اغشطش“ قیصر کے نام سے مشہور کیا۔

ہرقانوس کی اغشطش سے معاہدے کی تجدید: اس فتح و کامیابی کے ہرقانوس (بادشاہ یہود) نے کینانوس کی خدمت میں کچھ تحائف روانہ کئے جس میں ایک سونے کا ہیرے جڑا تاج بھی تھا اس نے تجدید عہد کی درخواست کی اور ان قیدیوں کی آزادی کی اپیل بھی کی۔ جو زمانہ کینانوس سے قید تھے وہ رعایتیں مانگیں جو اس سے پہلے کینانوس کے چچا قیصر نے یہود کو دے رکھی تھیں۔ اس کے بعد انطیسوس کو ساتھ لے بلا دارمن دمشق اور حلب کی طرف روانہ ہوا۔

کلبطرہ (کلوپطرہ): کلبطرہ ملکہ مصر نے (یہ ایک جادوگرنی تھی) قیصر سے ملاقات کی اور دارمن کی درخواست کی۔ قیصر نے اسے امن دے کر اپنی زوجیت میں لے لیا۔ اسی مقام پر چند لوگوں نے ”ہیردوس“ اور اس کے بھائی فسیلو کی شکایتیں کیں۔ مگر ہرقانوس نے ان کی تردید کی چنانچہ انطیسوس نے شکایتیں کرنے والوں کی گرفتاری کا حکم دیا چنانچہ ان لوگوں میں سے اکثر گرفتار کر کے قتل کر دیئے گئے۔ ہیردوس اور اس کے بھائی فسیلو اپنے دار الحکومت واپس آ گئے اور ہیردوس اپنے باپ کی جگہ سلطنت کا انتظام سنبھالنے لگا۔ اس کے بعد انطیسوس نے بلا دفرس پر حملہ کر کے ان کے سرسبز میدانوں میدانوں کو فتح مند گھوڑوں سے روند دیا۔ ان کے حکمرانوں کو زہر کر دیا۔ اور روم تک کا علاقہ فتح کرتا چلا گیا۔

انطیسوس کا بیت المقدس پر حملہ: ابن کریون کہتا ہے کہ انہی واقعات کے دوران انطیسوس یہودیوں کی ایک جماعت کے ساتھ سینا وریہ درخواست پیش کی کہ اگر اس کے چچا ہرقانوس کی حکومت چھین کر اسے دے دی جائے اور ہیردوس اور اس کے بھائی فسیلو کو قتل کر دیا جائے تو اس کے بدلے میں کئی سونے کے حقے اور آٹھ سولہ کھیاں یہودی رہنماؤں کی خدمت کے لئے پیش کی جائیں گی۔ چنانچہ بادشاہ فارس۔ انطیسوس کی اس درخواست پر ایک جرار لشکر لے کر روانہ ہوا اور بلا دارمن کو فتح کر لیا اور جو رومی سپہ سالار ملے ان کو قتل کر دیا اس کے بعد اپنے سپہ سالار کو اہل قدس کے لشکر لے کے ساتھ انطیسوس کی ہمراہی میں بیت المقدس میں نماز ادا کرنے اور ہیکل میں نذر نیاز پہنچانے کے بہانے سے روانہ کیا۔ وسط شہر میں پہنچ کر ان لوگوں نے شہر کو لوٹنا اور قتل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ہیردوس اس ناگہانی حملہ سے گھبرا کر قصر ہرقانوس میں حفاظت کی کی غرض سے گھس گیا اور فسیلو قلعے کو ان کے حملے سے بچا تا رہا۔ اگرچہ اس لڑائی کی صورت انطیسوس کے حق میں نتیجہ خیز دکھائی دے رہی تھی لیکن یہودیوں کے تیار ہو جانے کی وجہ سے انطیسوس اور فارسی سپہ سالار کو جان کے لالے پڑ گئے۔

ہرقانوس کا انجام: مگر اس موقع پر انطیسوس کا ایک جھانسا گیا اور وہ یہ تھا کہ وہ لڑائی سے ہاتھ کھینچ کر شاہی محل کے قریب گیا اور ہرقانوس اور ہیردوس کو قریب دینا شروع کر دیا۔ ہرقانوس اور فسیلو تو اس کے جھانسنے میں آ گئے اور اس کے ہمراہ شاہ فارس کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑے لیکن ہیردوس نے اس کی ایک بھی نہیں سنی اور برابر لڑتا رہا۔ سپہ سالار فارس اور انطیسوس نے مصلحتاً لڑائی موقوف کر دی اور فسیلو اور ہرقانوس کو لے کر شاہ فارس کی طرف روانہ ہوئے جس وقت بلا دارمن میں شاہ فارس کے پاس پہنچے۔ ہرقانوس اور فسیلو کو گرفتار کر لیا گیا چنانچہ فسیلو تو اسی رات کو مر گیا

اور ہر قانون زنجیروں سے بندھا ہوا فارس کی طرف روانہ ہو گیا۔ انطوقس کو ہر قانون کی اس بے چارگی پر بھی رحم نہیں آیا اور راستے میں ہی اس کے کان کٹوا دیے تاکہ ہونت کے قابل نہ رہے۔ پھر شاہ فارس نے اپنے دارالحکومت پہنچ کر ہر قانون کو آزاد کر دیا۔ یہاں تک کہ ہیردوس نے اسے بلا پایا۔ جیسے کہ آگے آئے گا۔

ہیردوس کی قیصر روم سے درخواست:..... اس کے بعد شاہ فارس نے اپنے ایک سپہ سالار انطوقس کے ہمراہ بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ہیردوس اس بات سے مطلع ہو کر اپنے اہل و عیال کو لئے کر قلعہ میں اپنے بھائی ”یوسف“ کے پاس چھوڑ کر قدس شریف سے جبل ثرات چلایا۔ وہاں سے پھر ناہوا قیصر ہوا قیصر روم کے پاس جانے کے ارادے سے مصر پہنچا۔ قلعہ ملکہ مصر نے اس کی بڑی عزت کی اور اسے ایک کشتی پر سوار کرا کے رومہ کی طرف بھیج دیا۔ ہیردوس روم پہنچ کر ”انطیائوس“ کے ہمراہ ”اغطش“ قیصر کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ اور شاہ فارس کے حملے اور بیت المقدس کے ناگہانی واقعات سے اسے مطلع کیا۔

ہیردوس کی بادشاہت کا اعلان:..... چنانچہ اغطش نے اس کی تسلی دی شاہی تاج پہنچایا اور رومہ میں بڑی سجاوٹ اور بد سے گھمبیر آئے آئے نقیب کہتے جاتے تھے۔ اغطش قیصر نے اسے بادشاہ بنایا ہے۔ اس کے بعد اغطش نے ایک دربار خاص منعقد کیا اور شیوخ رومہ کے سامنے تانے کے پتروں پر شاہی فرمان ”ہیردوس کی بادشاہت کا لکھوایا۔ ہیردوس کی بادشاہت کا یہی پہلا دن تھا۔

انطوقس کی مرمت:..... اس کے بعد ”انطیائوس“ لشکر لے کر شاہ فارس کی طرف بڑھا اور اٹلا کیہ کے قریب پہنچ کر ہیردوس اس سے میحدہ ہو کر دریا کے راستے قدس شریف کی طرف ”انطوقس“ سے لڑنے کے لئے روانہ ہوا۔ انطوقس اس کی آمد کی خبر سن کر بیت المقدس سے نکل کر ”جہاں ثرات“ کی طرف ہیردوس کے اہل و عیال کو گرفتار کرنے کے لئے بڑھا اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا اس دوران ہیردوس نے پہنچ کر انطوقس سے لڑائی چھیڑ دی۔ اور یوسف معقظ پا کر قلعہ کا دروازہ کھول کر نکل آیا اور انطوقس پر دوسری طرف سے حملہ کر دیا۔ انطوقس اس غیر متوقع حملے کا جواب نہ دے سکا۔ مجبور ہو کر لڑائی کے میدان سے پسپا ہو کر قدس شریف کی طرف بھاگ گیا۔ مگر راستے میں اس کے لشکر کا بڑا حصہ کام میں آ گیا۔

ہیردوس اور بیت المقدس کا محاصرہ:..... ہیردوس نے بیت المقدس پہنچ کر محاصرہ کر لیا انطوقس نے سپہ سالار ان لشکر روم سے ساز باز کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد انطیائوس (قیصر کے کمانڈر) کی فارس کے خلاف کامیابی کی خبر آئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کامیابی کے بعد واپس آ رہا ہے اور قرأت عبور کر چکا ہے۔ ہیردوس یہ سن کر اپنے بھائی یوسف کو سیسیا (رومی کمانڈر) کے ساتھ بیت المقدس کے محاصرہ کو چھوڑ کر ”انطیائوس“ کے استقبال کے لئے روانہ ہوا۔

انطوقس کی پسپائی:..... جس وقت ”ہیردوس“ دمشق پہنچا یہ خبر مشہور ہوئی کہ اس کا بھائی یوسف بیت المقدس کے محاصرہ میں انطوقس کے سپہ سالار کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور سیسیا انطیائوس کا کمانڈر اور لشکر روم پسپا ہو کر دمشق آ رہا ہے۔ ہیردوس یہ وحشت ناک خبر سن کر لوٹ کھڑا ہوا اور انطوقس کو پہلی ہی لڑائی میں شکست دے کر میدان جنگ سے بھاگ دیا۔ اور بیت المقدس تک ان کا تعاقب کرتا چلا گیا۔

سیسیا کا بیت المقدس پر قبضہ:..... ان سب واقعات میں سیسیا بھی ہیردوس کے ہمراہ تھا یہ لوگ ایک عرصہ تک بیت المقدس کا محاصرہ کئے رہے۔ اور بالآخر ایک چند سپاہی شہر پناہ کی دیوار پر کندھال کر چڑھ گئے اور محافظوں کو قتل کر کے دروازہ کھول دیا۔ ہیردوس اور سیسیا نے شہر پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ سیسیا نے یہودیوں کے قتل پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ مگر ہیردوس نے اس فعل سے کہہ کر باز رکھا کہ اگر تم میری قوم کو قتل کر دو گے تو مجھے کس پر حاکم بناؤ گے۔ غرض سیسیا یہودیوں کے قتل سے رک گیا اور سارا مال غنیمت یہودیوں کو واپس کر دیا۔ ہیردوس نے بیت المقدس میں تقرب کی نیت سے سونے کا ایک تاج رکھ دیا اور بہت سا مال نذر کے طور پر دیا۔

بنی حشمنائی کا زوال:..... کامیابی کے بعد سیسیا انطوقس کے پاس روانہ ہو گیا انطیائوس ان دونوں شام سے مصر آ گیا تھا۔ چنانچہ سیسیا انطیائوس

سے مصر میں ملا۔ اس کے بعد ہیردوس بھی آگیا۔ انطیانوس کی اجازت سے انطقیوس کو قتل کر کے مملکت یہود کا مستقل حکمران بن گیا۔ انطقیوس کے قتل کے بعد بنی حشمنائی کی حکومت ختم ہو گئی۔ (ولیعاء اللہ وحدہ)

ہیردوس کی بادشاہت

ہیردوس کی قسمت کا ستارہ:..... ہیردوس کی اقبال مندی کا ستارہ حقیقت میں اسی وقت عروج پر ہوا جس وقت ہرقانوس پر شاہ فارس نے حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اور اسے اہل فارس گرفتار کر کے لے گئے تھے۔ اور لے جا کر کان کاٹ دیئے اس غرض سے کہ وہ کہوت سے محروم کر دیا جائے چنانچہ یہود نے اس وجہ سے اسے معزول کر دیا لیکن جس وقت ہیردوس بیت المقدس کا حکمران بنا تو ہرقانوس کو فارس بلا کر نہایت تعظیم اور کریم سے عزت کی کرسی پر بٹھایا۔ ہرقانوس کی بیٹی اسکندرہ اسکندر کے نکاح میں اور اس کی نوایں مریم ہیردوس کے نکاح میں تھیں۔

ہرقانوس کی عرب میں پناہ کی کوشش:..... کچھ عرصہ کے بعد ان دونوں کو ہیردوس کی طرف سے بدگمانی پیدا ہو گئی جب رفتہ رفتہ یہ خیال مستحکم ہو گیا کہ ہیردوس ہرقانوس کے قتل کی فکر میں ہے تو اسکندرہ اور مریم نے ہرقانوس کو اس سے آگاہ کر کے بادشاہ عرب کے پاس جانے اور اس کے پاس جا کر پناہ گزین ہونے کا مشورہ دیا۔ ہرقانوس نے اس رائے سے اتفاق کرنے کے بعد ایک شخص کو خط لکھ کر شاہ عرب کی طرف روانہ کیا اس شخص نے اس دشمنی سے کہ ہرقانوس نے اس کے بھائی کو قتل کیا تھا ہرقانوس کے خط کو ہیردوس کے سامنے لے جا کر رکھ دیا۔ ہیردوس نے خط پڑھ کر واپس رکھ دیا اور یہ کہہ کر تم اس خط کو شاہ عرب کے پاس لے جاؤ اور جو کچھ وہ جواب دے اسے میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ اس شخص نے ہیردوس کے حکم کی تعمیل کی اور شاہ عرب کا جواب اسے لا کر دے دیا۔ شاہ عرب نے خط میں آدمیوں کو روانہ کرنے کا وعدہ کیا تھا اور قیام کی جگہ متعین کر دی تھی۔

بنی حشمنائی کا آخری تاجدار:..... ہیردوس نے شاہ عرب کے آدمیوں کو اپنے ملازمین کے ذریعے سے گرفتار کر لیا اور بعد کے ستر شیوخ کو ایک مجلس میں جمع کر کے ہرقانوس کا بلوایا اور اس کے سامنے اس کا خط اور شاہ عرب کا جواب پڑھا اور دکھایا۔ ہرقانوس سے اس کا جواب نہ بن پڑا۔ چنانچہ اس پر فرد جرم ثابت ہو گیا اور اس کی پاداش ہیردوس نے ہرقانوس کو اسی وقت قتل کر دیا۔ اور اس وقت وہ اپنی عمر کے اسی مرحلے پر پہنچ چکا تھا اور اس کی حکومت کو چالیس سال گزر چکے تھے۔ یہی بادشاہ بنی حشمنائی کا آخری بادشاہ تھا۔

اسکندر ابن ارستبلوس:..... اسکندر ابن ارستبلوس کا ایک بیٹا ارستبلوس نامی نہایت حسین اور خوبصورت تھا وہ اپنی ماں اسکندرہ کی کفالت میں پرورش پڑا تھا اور اس کی بہن ہیردوس کے وقت میں تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اسکندر کی ماں اور اس کی بہن کا یہ دلی مقصد تھا کہ اسکندر اپنے نان و بارہ قانوس کی جگہ بیت المقدس کا کاہن مقرر کیا جائے۔ لیکن ہیردوس نے کہوت کو بنی حشمنائی سے منتقل کرنے کے خیال سے عام کاہنوں سے ایک شخص کو کاہن اعظم مقرر کر دیا۔ یہ بات اسکندرہ بنت ہرقانوس اور اس کی بیٹی مریم زوجہ ہیردوس کو ناگوار گزری چونکہ اسکندرہ اور ملکہ کلوطرہ میں مراسم اتحاد تھے اسی وجہ سے اسکندرہ کلوطرہ کے توسط سے اس کے شوہر انطیانوس کی سفارش ہیردوس کے پاس لائی مگر ہیردوس نے یہ عز پریش کیا کہ کاہنین معزول نہیں کئے جاتے۔ اس کے بعد اسکندرہ نے انطیانوس کے سفیر سے ساز باز کر لی اور اسے تحائف و ہدایا دے کر اس بات کا اقرار لے لیا "وہ انطیانوس کے خلاف برا نگہیہ کر کے ارستبلوس کو اپنے پاس بلوا لے گا۔

کاہن اعظم اسکندر بن ارستبلوس:..... چنانچہ جب انطیانوس کا سفیر بیت المقدس سے واپس آیا تو اس نے انطیانوس کے کان بھرنا شروع کر دیے اور اسے ارستبلوس کے حسن و جمال کا ایسا گرویدہ کر دیا کہ اس نے ہیردوس سے ارستبلوس مانگ لیا اور نہ بھیجے کی صورت میں اپنی ناراضگی کی دھمکی دی۔ ہیردوس اس سے پہلے یہ انتظام کر چکا تھا کہ کاہن اعظم کو معزول کر کے ارستبلوس کو کاہن اعظم بنایا تھا۔ اس لئے پہلے تو یہ معذرت پیش کی کہ کاہن بیت المقدس چھوڑ کر سفر نہیں کر سکتا اور اگر میں اس بات پر راضی ہو جاؤں گا تو یہود اس کی سخت مخالفت کریں گے اس کے بعد انطیانوس کو ارستبلوس کا

خیاب ختم ہو گیا پھر اس نے کوئی تحریک نہیں کی۔

اسکندرہ کی گرفتاری و رہائی:..... ان واقعات کے بعد ہیردوس خفیہ طور پر اسکندرہ بنت ہرقانوس کی خفیہ طور پر نگرانی کرنے لگا کچھ عرصہ کے بعد اسکندرہ کا ایک خط ہیردوس کے ہاتھ لگ گیا جو اس نے ملکہ کلوپطرہ کے نام روانہ کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ”آپ چند کشتیاں چند آدمیوں کے ہمراہ ساحل یا قاپر بھیج دیجئے۔ میں اپنی بیٹی کے ساتھ دو تابوتوں میں میت کی شکل میں نکل آؤں گی“ ہیردوس یہ خط پا کر قبرستان میں ان تابوتوں کا منظر رہا وہ تابوت اس کے پاس ہو کر گزرے چنانچہ اس نے ان کو گرفتار کر لیا اور پھر اسے معاف کر دیا۔

ارستبلوس کا قتل:..... اس کے بعد اسے معلوم ہوا کہ ”ارستبلوس“ نے عید المظال کے دن قرآن میں جا کر لباس قدس پہن تھا اس سے عام لوگوں کا میل جول اس کی طرف زیادہ ہو گیا۔ چنانچہ ہیردوس کو اس سے کشیدگی پیدا ہو گئی اور خفیہ طور پر ارستبلوس کے قتل کا سوچنے لگا۔ جب ہیردوس ماہ منیساں میں اریحا گیا تو اپنے ساتھیوں اور مصاحبوں کو وہیں بلوایا ان میں ارستبلوس بھی تھا ارستبلوس کو اس وقت تک شاید یہ خیال بھی پیدا نہیں ہوا تھا کہ ہیردوس میرے قتل کی فکر میں ہے ورنہ وہ ہیردوس کے ساتھ دریا میں نہانے کے لئے نہیں اترتا اور نہ اسے ہیردوس کے غلام دریا میں ڈبوتے ہیردوس بظاہر ارستبلوس کے غرق ہو کر مرنے سے سخت رنجیدہ ہوا بڑے تجسس سے لاشد کھوائی معقول طریقہ سے تجھیز و تکفین کی غرض ارستبلوس کی موت اس طرح ستر برس کی عمر میں واقع ہو گئی۔ اور اسی وقت سے اسکندرہ اور اس کی بیٹی مریم زوجہ ہیردوس اور ہیردوس کی ماں بہنوں میں ناچاقی پیدا ہو گئی۔ پس میں شکوے شکایت کے دروازے کھل گئے۔

انطیانوس اور اوغشطش میں کشیدگی:..... ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد انطیانوس نے ہیردوس کو اوغشطش قیصر کے خلاف ابھار کر عہد شکنی پر تیار کر دیا۔ اور اسے بلو کر عرب سے لڑنے کے لئے بھیج دیا۔ اس کے ہمراہ ”اختیادن“ (کلوپطرہ کا کمانڈر) کو روانہ کیا اور اسے ہدایت کر دی کہ میدان جنگ سے جس وقت تیزی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ ہیردوس کو تنہا میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گیا تا کہ ہیردوس کو اس کے مخالفین مار ڈالیں اور اگر یہ بھی بھاگ کھڑا ہوگا تو اس پر شکست کا الزام لگا کر تخت حکومت سے علیحدہ کر دیا جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ مگر ہیردوس ایک سخت اور خون ریز لڑائی کے بعد کامیاب ہو کر بیت المقدس کی طرف واپس آ گیا۔ اس پاس کے سرحدی بادشاہوں نے اس سے صلح کر لی مگر عرب نے اطاعت قبول نہیں کی۔ کچھ عرصہ کے بعد ”ہیردوس“ پھر عرب سے لڑنے کے لئے گیا اور ان پر برائے نام خراج مقرر کر کے واپس آ گیا۔

انطیانوس کا قتل:..... انطیانوس نے جن دنوں میں ہیردوس کو عرب سے لڑنے کے لئے روانہ کیا تھا انہی دنوں خود رومہ کی طرف چلا گیا تھا اور قیصر سے لڑائی چھیڑ دی تھی بالآخر لڑائی میں ”اوغشطش قیصر“ نے انطیانوس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کے بعد مصر کی طرف بڑھا۔

ہیردوس کی قیصر سے معذرت:..... ہیردوس کو اس پیش قدمی سے سخت خطرہ پیدا ہوا کیونکہ یہ انطیانوس کا مطیع تھا مگر اس کے باوجود ”اوغشطش“ قیصر کی ملازمت حاصل کرنے سے پہلے اپنی ماں اور اپنی بہن کو قلعہ شرات میں اپنے بھائی کے پاس اور اپنی بیوی مریم اور اس کی ماں اسکندرہ کو قلعہ اسکندرہ میں اپنے بہنوئی یوسف کے پاس بھیج دیا اور اہل صور میں سے ایک شخص جس کا نام ”سوما“ تھا اپنی بیوی کے ساتھ کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ اگر قیصر مجھے قتل کر دے تو تم میری بیوی اور ساس کو قتل کرنے میں تاخیر نہ کرنا اس کے بعد کچھ تحائف اور ہدایا لے کر قیصر کی خدمت میں حاضر ہوا تو تم میری بیوی اور ساس کو قتل کرنے میں تاخیر نہ کرنا اس کے بعد کچھ تحائف اور ہدایا لے کر قیصر کی خدمت میں حاضر ہوا اوغشطش اس سے انطیانوس کا ساتھ دینے کی وجہ سے سخت متش میں تھا چنانچہ جب قیصر کے دربار میں حاضر ہوا تو قیصر نے اسے تیز نگاہوں سے دیکھ کر طیش میں آ گیا اور لپک کر اس کے سر سے تاج اتار لیا، مگر ہیردوس نے کہا کہ اے قیصر میں انطیانوس کا مطیع و محب آپ کی عداوت و دشمنی کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ عرب کی لڑائی کی وجہ سے میں نے اس سے مراسم پیدا کر لئے تھے۔ اگر آپ میرا تاج اتار لیں گے تو کوئی مجھے سرفراز نہیں کر سکتا اگر مجھے بحال رکھیں گے تو میں شکر گزار ہوں گا۔

کلوپطرہ (کلوپطرہ) کا قتل:..... قیصر اس تقریر سے خوش ہو گیا اور اسے نہایت عزت سے مصر کی مہم پر لشکر کا سپہ سالار مقرر کر کے روانہ کر دیا اور جب ہیردوس نے مصر پر قبضہ حاصل کر کے کلوپطرہ کو قتل کر دیا تو قیصر نے ہیردوس کو وہ تمام ممالک دے دئے جو انطیانوس کے قبضے میں تھے ان

واقعات کے بعد ہیردوس اپنے دارالسلطنت بیت المقدس کی طرف واپس گیا اور قیصر رومہ کی جانب چلا گیا۔

سوماصور اور یوسف کی سازش کا انکشاف:..... ابن کریون کا بیان ہے کہ ہیردوس کے بیت المقدس میں آنے کے بعد اس کے متعلقین قلعہ اسکندریہ سے اپنے بہنوئی یوسف اور صوما صوری کے ہمراہ بیت المقدس آئے چونکہ انہوں نے ہرقانوس اور استبلوس کے قتل کے واقعات ہیردوس کی بیوی اور ساس سے کہہ دئے تھے اس لئے وہ دونوں صوما صوری کے بعد بے حد ممنون تھے اور وہ اس سے مانوس ہو رہی تھی۔ پھر ہیردوس کی بہن نے اس کی بیوی مریم پر صوما صوری کے ساتھ الزام لگا دیا لیکن ہیردوس کو اس بات کا یقین نہ ہوا۔ کیونکہ اولاً دونوں عورتوں سے پہلے سے جھگڑا چلا آ رہا تھا اور ثانیاً ہیردوس کو اپنی بیوی کی پاکدامنی پر پورا پورا بھروسہ تھا۔

یوسف اور صوما صوری کا قتل:..... کچھ عرصہ کے بعد ہیردوس کو صوما صوری اور اس کے بہنوئی کی سازش کا پتہ چلا تو اس کا وہ شبہ قوی ہو گیا جو اس کی بیوی کی طرف سے اس کی بہن نے پیدا کرنا چاہا تھا مگر تامل اور غور سے کام لیتا رہا یہاں تک کہ بعض عورتوں نے اس کی بہن کے اشارے سے یہ کہہ دیا کہ مریم تیرے کھانے میں یوسف اور صوما کی سازش سے زہر ملانا چاہتی ہے ہیردوس نے اس کی خفیہ تحقیقات کی اور اس واقع کو صحیح پا کر اپنے بہنوئی یوسف اور صوما کی سازش سے زہر ملانا چاہتی ہے ہیردوس نے اس کی خفیہ تحقیقات کی اور اس واقع کو صحیح پا کر اپنے بہنوئی یوسف اور صوما صوری کو اسی دن قتل کر دیا۔

مریم اور اسکندریہ کا خاتمہ:..... ہیردوس نے پہلے تو چھوڑ دیا مگر کچھ سوچ سمجھ کر اسے بھی قتل کر دیا پھر اپنے کئے پر پشیمان ہوا اس کے بعد اسی قسم کی افواہیں اس کی ساس اسکندریہ کے بارے میں سنی گئیں۔ اس نے اسے بھی قید حیات سے آزاد کر کے دوسرے عالم میں پہنچا دیا اور اردم میں اپنے بہنوئی کی جگہ ایک دوسرے شخص کو مقرر کر دیا جس کا نام کرسوس تھا اور اسی کے ساتھ اپنی بہن کا عقد کر دیا۔

کرسوس کا قتل:..... ”کرسوس“ اردم پہنچ کر دین موسوی سے منحرف ہو گیا اور اس طریقہ کو ترک کر دیا جس کی تعلیم اسے ہرقانوس نے دی تھی اور اہل روم کو بہت پرستی کی طرف مائل کر دیا پھر ہیردوس کی بہن کو طلاق دے دی ہیردوس کی بہن اپنے بھائی کے پاس آ گئی ان تمام واقعات سے اسے مطلع کر دیا اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ کرسوس کے پاس بنی حشمنائی کے وہ لوگ جمع ہو رہے ہیں جو بارہ سال سے سلطنت اور حکومت کرنے کی خواہش کر رہے ہیں۔ ہیردوس یہ سن کر سخت غصہ ہو گیا اور اسی وقت اردم کی طرف بڑھا اور وہاں پہنچ کر کرسوس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔

بنی حشمنائی کے سازشیوں کا قتل:..... بنی حشمنائی ان لوگوں کو دربار میں بلوا کر ان کے لئے سزائے موت تجویز کی جو کرسوس کے پاس ملک و سلطنت کے لئے جمع ہو رہے تھے ان کے علاوہ یہودیوں کے اور بھی چند مشہور سرداروں اور رئیسوں کو قتل کر دیا جو اس کے خلاف کرسوس سے ساز باز کر رہے تھے اس واقعہ کے بعد ہیردوس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور لوگوں پر اس کا رعب چھا گیا۔

ہیردوس کے خلاف عوام میں ناراضگی:..... اس کے بعد خود اس میں بھی بے دینی آ گئی۔ وصایا تو ریت پرختی سے عمل کرنے لگا۔ بیت المقدس کی شہر پناہ درست کرائی۔ اور ایک گھر بنا کر اس میں مختلف قسم کے جانور چھوڑ دئے کبھی کبھی ان جانوروں سے لڑنے کے لئے آدمی چھوڑے دیئے جاتے تھے۔ عوام الناس کو اس کا یہ فعل ناگوار گزرا اور اہل حکومت نے اس کے قتل کی فکر کی لیکن ناکام رہے ہیردوس چونکہ لوگوں کے حالت معلوم کرتا رہتا تھا اور ان کی نگرانی کرتا رہتا تھا اس وجہ سے اس کی ہیبت عوام الناس کی نظروں میں دوچند ہو گئی۔ اس کے دور حکومت میں یہود میں رہائیوں کا دور دورہ تھا اور گروہ عباد (جیسید) کو بھی اس کے کاموں میں داخل تھا اور ان کی مناجیم نامی شخص پیشوائی کر رہا تھا جس نے اس کی لڑکپن میں ہی حکومت و سلطنت کی پیش گوئی کی تھی اور اس کے قوم کے حق میں دعا کی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بیت المقدس میں قحط:..... اتفاق سے جب ہیردوس کے زمانہ حکومت میں قحط پیدا ہوا اور مخلوق خدا مہنگا ہی گرائی اور غنہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے بھوکوں مرنے لگی تو اس نے غلے کے ذخیرے کھول دیئے اور تمام اطراف و جوانب میں غلہ پھیلا دیا۔ قیصر نے بھی قحط کا حال سن کر مصر اور رومہ کے اطراف سے بیت المقدس غنہ بھیجنے کا اعلان کر دیا اور دریا کے راستے کشتیاں غلے سے بھری ہوئیں بیت المقدس بھیجنے لگا۔ ہیردوس کو اس سے بہت تقویت مل گئی اور اس نے قحط کا نہایت معقول انتظام اور بندوبست کیا۔ بوڑھے، یتیم، بچے، بیوہ عورتوں، مسکین، فقراء اور محتاجوں کے لئے روانہ غنہ

پہنچی تارہ۔ پنی قوم کے مدد دوسرے مذہب کے پچاس ہزار آدمیوں کو روزانہ کھانا دیتا تھا۔ یہاں تک کہ قحط بالکل ختم ہو گیا اور ساری دنیا میں اس کا ذکر نیک نامی سے ہونے لگا۔

بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر:۔۔۔ ابن کریون کہتا ہے کہ جب اس کی حکومت مستقل ہو گئی اور اس کے غلبہ کو لوگوں نے تسلیم کر لیا تو اس نے بیت المقدس کو اس ہیئت و شکل پر بنانے کا ارادہ کیا جس صورت میں حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے بنوایا تھا کیونکہ جس وقت ”یہود کورش“ کی اجازت سے بیت القدس واپس آئے تھے تو بیت المقدس بنانے کے لیے ایک مقدار معین کر دی گئی تھی جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حدود تک نہ پہنچی تھی۔ ہیردوس نے تعمیر کرانے سے پہلے آلات و اسباب اور کاریگروں کو چھ سال کی مدت میں جمع کیا اور ایک ہزار ”کابنوں“ کو قدس شریف کے ارد گرد دیا تاکہ کوئی اس میں آنے نہ پائے۔ اس کے بعد اس نے بیت المقدس کو منہدم کر کے حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر کے مطابق تھوڑے سال کے عرصے میں از سر نو بنوایا اور بعض مقامات پر جیسا کہ اس کے دل نے چاہا کچھ اضافہ بھی کیا جب بیت المقدس بن کر تیار ہو گیا تو اس نے قربانیاں کیں اور عرصہ تک فقراء اور مساکین کو کھانا کھلاتا رہا۔ یہ زمانہ اس کی حکومت کے بہترین زمانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

اسکندر اور ارستبلوس کی ہیردوس سے ناراضگی:۔۔۔۔۔ ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہیردوس کو اس کی اولاد کے قتال میں ہتلاہ کیا اس طرح کہ مریم بنت اسکندرہ کے لظن سے اس کے دو بیٹے تھے ایک نام کا اسکندر اور دوسرے کا نام ارستبلوس تھا۔ یہ دونوں بھائی اپنی والدہ کے قتل کے وقت رومہ میں رومی زبان سیکھ رہے تھے جب یہ دونوں روم سے واپس آئے تو اپنی والدہ کے مارے جانے کا حال سنا تو انہیں اپنے باپ ہیردوس سے کینہ پیدا ہو گیا ہیردوس کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام اس کے دادا کے نام ”انطفتر“ کے نام پر رکھا گیا تھا اس کو اس کی ماں ”اریس“ ہیردوس کی نظروں میں زیادہ عزیز ہو گئی تو اس کا لڑکا انطفتر قدس شریف آیا اور ہیردوس نے اسے اپنا ولی عہد بنالیا اس نے مصلحتاً اپنے دونوں بھائیوں سے آمد و رفت اور مراسم مسلسل جاری رکھے اس خیر سے کہ یہ دونوں اپنے والد کو قتل کرنے کی فکر میں تھے۔

اسکندر اور ہیردوس کی صلح:۔۔۔۔۔ کچھ عرصہ کے بعد ہیردوس ان دونوں سے ناراض ہو کر ”اغشش قیصر“ کے پاس چل دیا اور اس کے ہمراہ اس کا بیٹا اسکندر بھی تھا۔ دونوں نے ”اغشش قیصر“ سے ایک دوسرے کی شکایت کی مگر اس نے آپس میں صلح کرادی۔ اسلئے ہیردوس بیت المقدس واپس آ گیا اور اسے تینوں بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور پھر ان کو اور عام آدمیوں کو وصیت کی اور ان سے میل جول نہ رکھنے کا عہد لیا اس خوف سے کہ ان دونوں کی باہمی میل جول کی وجہ سے کوئی بات پیدا نہ ہو۔

انطفتر اس کے باوجود اپنے دونوں بھائیوں سے ملا رہا اور در پردہ ان کی مخالفت کا رویہ کرتا رہا۔ اس معاملے میں اس کا چچا قدودا اور اس کی پھوپھی ”سلومنت“ بھی شریک تھی اور اس کے باپ سے اس کے دونوں بھائیوں کی اتنی زیادہ شکایت کی کہ اس نے انہیں قید کر دیا۔

قدودا اور سلومنت کی سازش کا انکشاف:۔۔۔۔۔ جب اس خیر کی اطلاع ”ارسلادش“ (بادشاہ کنکور) کو ملی جس کی بیٹی اسکندر کے عقد میں تھی تو وہ ہیردوس کے پاس آیا اس کو اس کے بھائی قدودا اور بہن سلومنت کی سازش سے مطلع کیا۔ ہیردوس کے سامنے جب یہ واقعات ظاہر ہوئے تو وہ اپنے سے ناراض اور اپنے دونوں بیٹوں ارستبلوس اور اسکندر سے راضی ہو گیا اس کے بعد ”ارسلادش“ اپنے شہر واپس چلا گیا۔

اسکندر اور ارستبلوس کا قتل:۔۔۔۔۔ لیکن انطفتر اپنی کوششوں اور در پردہ ان کی مخالفت میں مصروف رہا اور برابر اپنے باپ کو ان کی طرف سے برا بھلا کرتا رہا یہاں تک کہ ہیردوس نے دوبارہ اسکندر اور ارستبلوس سے ناراض ہو کر انہیں قید کر دیا اور انطفتر اپنے ہمراہ روپیہ لے گیا۔ اراکین دولت کو انطفتر کا یہ فعل ناگوار گزرا چنانچہ انطفتر نے ان کی بھی شکایت اپنے باپ ہیردوس سے کر دی اور یہ ثابت کر دیا کہ ان میں سے بعض اراکین دولت نے اسکندر سے سازش کر کے تجھے مراٹے کا پروگرام بنایا ہے اور اس کے بدلے اسے بہت سامان و اسباب دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ہیردوس نے اراکین دولت کو اور ان کے خاندان والوں کو اور حجام کو قتل کر دیا اور اس کے بعد اپنے دونوں بیٹوں اسکندر اور ارستبلوس کو گرفتار کر کے ”مصطبہ“ پر پھانسی دے دی۔

اسکندر اور ارسنبلوس کی اولاد سے حسن سلوک:..... اسکندر کے دو بیٹے ارسلادش کے لطن سے تھے ایک نام ”کو جان“ اور دوسرے کا نام اسکندر تھا اور ارسنبلوس کے تین بیٹے اعرباس، ہیردوس اور استردیلوس تھے۔

ہیردوس نے اپنے بیٹوں کے قتل کے بعد بہت پشیمان ہوا اور ان کی اولاد پر حد سے زیادہ مہربان ہو گیا کہ جان ابن اسکندر کا نکاح اپنے بھائی کی بیٹی سے اور ارسنبلوس کی بیٹی کا نکاح انطفر کے بیٹے سے کر دیا اور اپنے بھائی قددود اور اس کے بیٹے انطفر کو ان کی کفالت اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنے کی تاکید کر دی۔ لیکن ان دونوں کو ہیردوس کا یہ حکم ناگوار گزار چنانچہ انہوں نے اس حکم کی پابندی نہیں کی اور موقع پا کر ہیردوس کو قتل کرنے کا آپس میں عہد و پیمان کر لیا۔

قددود کی اسیری و خاتمہ:..... کچھ عرصہ کے بعد ہیردوس نے انطفر کو اوغشطش قیصر کے پاس بھیج دیا اس کے چھ جانے کے بعد قددود کی سازش اور ارادے کا پتہ چل گیا چنانچہ اس نے قددود کو اس کے گھر میں قید کر دیا قددود اقلید میں بیمار ہو کر مر گیا۔

انطفر کی سازش کا انکشاف: .. ہیردوس کو اس کے مرنے کے بعد معلوم ہوا کہ ”انطفر اور قددود نے“ ارسبس ”انطفر کی ماں کے سامنے عہد و پیمان کئے تھے اور انطفر کے خزانچی کے ذریعے سے اس کے قتل کا پروگرام بنایا تھا۔ ہیردوس نے خزانچی کو طلب کیا اور معلومات کیں تو خزانچی نے سارا حال کہہ دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ تمہارے قتل کے لئے مصر سے زہر منگوایا گیا تھا اور وہ اس وقت قددود کی بیوی کے پاس موجود ہے۔ قددود کی بیوی کو بھی گواہی کی غرض سے بلوایا چنانچہ اس نے بھی اس بات کا اقرار کر لیا اور کہا کہ قددود نے انتقال کے وقت اسے ضائع کرنے کی ہدایت کی تھی۔ میں نے سارا زہر ضائع کر دیا ہے البتہ اس میں سے کچھ زہر باقی ہے۔ چنانچہ ہیردوس نے اس سے یہ زہر لے لیا اور انطفر کو دوبارہ قیصر سے، نگہ ساراستے میں انطفر نے بھاگنا چاہا مگر ہیردوس کے ملازمین نے اسے بھاگنے نہیں دیا۔

انطفر کا قتل:..... انطفر جس وقت بیت المقدس پہنچا ہیردوس نے اسے ایک مجمع عام میں بلوایا اس جلسہ میں اوغشطش کا سفیر اور اس کا کاتب ”نیقانوس“ بھی موجود تھا یہ انطفر کی بجائے ہیردوس کے ان دو بیٹوں سے زیادہ محبت رکھتے تھے جو اس نے پہلے قتل ہو چکے تھے انطفر پر ہیردوس کی قتل کا الزام قائم کیا گیا اور گواہوں اور دلائل سے وہ الزام پایہ ثبوت تک پہنچایا گیا اور باقی زہر کا بعض جانوروں کو کھلا کر بھر بہ کیا گیا۔ چنانچہ اس جرم میں انطفر کو قید کر دیا گیا۔ ہیردوس بیمار ہوا اور خود کو قریب المرگ سمجھ کر اپنے کئے پریشمان اور نادام ہوا اور خود کشی پر تیار ہو گیا۔ مگر اس کے ہم نشینوں کے کانوں تک بھی پہنچی۔ انطفر قید خانہ سے نکلنا چاہتا تھا مگر محافظین نے اسے نکلنے نہیں دیا اور اس کی اطلاع ہیردوس کو کر دی ہیردوس نے اسی وقت اس کے قتل کا حکم دے دیا اس کے قتل کے پانچویں دن ستر سال کی عمر میں پینتیس سال حکومت کر کے خود بھی مر گیا انتقال کے وقت اپنے بیٹے ”ارکلاش“ کو اپنا ولی عہد بنا گیا۔

ارکلاش کی جانشینی:..... ہیردوس کے مرنے کے بعد اس کا کاتب نیقانوس باہر آیا اور مجمع عام میں وہ عہد نامہ پڑھا جو ہیردوس نے ”ارکلاش“ کی ولی عہدی کے بارے میں لکھا تھا۔ ان لوگوں کو ہیردوس کی انگوٹھی دکھائی۔ لوگوں نے ارکلاش کے ہاتھ پر بیعت کی اس کے بعد ہیردوس کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے اٹھایا گیا اور نہایت اہتمام سے دفن کر دیا گیا۔

ارکلاش کی روم میں طلبی و مراجعت:..... ”ارکلاش“ نے تخت پر بیٹھے ہی قیدیوں کو آزاد کرنا شروع کر دیا جس سے اس کی حکومت مستقل ہو گئی۔ عوام الناس ”ہیردوس“ پر طعن و تشنیع کرنے لگے کچھ عرصے بعد جب ”ارکلاش“ انہیں قتل اور تباہ کرنے لگا تو انہوں نے اس کی بھی مخالفت کرنا شروع کر دی۔ قیصر کے پاس اس کی شکایت لے کر گئے۔ قیصر نے ”ارکلاش“ اور اس کے کاتب ”نیقانوس“ کو طلب کر کے ان کی شکایتیں پیش کیں۔ مگر اس نے ان کے دعوے مسترد کر دیئے۔ روم کے سرداروں نے ارکلاش کو بحال رکھنے کی رائے دی اس وجہ سے قیصر نے اسے حکومت پر بحال رکھا اور قدس شریف واپس کر دیا۔

ارکلاش کی معزولی اور اسیری:..... ارکلاش واپسی کے بعد یہودیوں پر بہت سختی سے پیش آنے لگا اور اپنے بھائی اسکندر کی بیوی سے عقد کر لیا حالانکہ اس کے لطن سے اس کی اولاد تھی۔ اسکندر کی بیوی عقد کرتے ہی مر گئی اور یہودیوں نے اس کی شکایت قیصر تک پہنچی قیصر نے اپنا ایک سپہ

سالار روم سے بیت المقدس روانہ کیا۔ اس سپہ سالار نے قیصر کے حکم کے مطابق ارکلاش کو اس کی حکومت کے ساتویں سال گرفتار کر کے روم بھیج دیا۔
 اٹلیفیس کے خلاف علمائے یہودی کا احتجاج:..... اس کے بعد یہودیوں کا اس کے بھائی ”اٹلیفیس“ کا حاکم بنایا گیا۔ یہ ارکلاش“ سے زیادہ بد خصلت اور شریف تھا اس نے اپنے بھائی ”فیلقوس“ کی بیوی سے عقد کر لیا حالانکہ اس کے بیٹے اس کے لطن سے تھے علماء یہود اور کاهنوں نے اس کی مخالفت کی جن میں یوحنا (تکلی بن زکریا علیہ السلام) بھی تھے جن کو اس نے کچھ لوگوں کے ساتھ قتل کر دیا۔ یہی نصرانیوں کے ہاں معتمد کہلاتے تھے کیونکہ انہوں نے نصاریٰ کے گمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسطیلاخ (جسمہ) دیا تھا۔

”طبریانوس“ کا یہودیوں پر ظلم و تشدد:..... اس کے زمانہ حکومت میں غوطش قیصر کا انتقال ہو گیا اس کی جگہ طبریانوس تخت حکومت پر بیٹھا۔ یہ نہایت بد مزاج اور کمینہ خصلت تھا اس نے اپنے سپہ سالار ”معبلا“ کو مرنے کا بت دے کر ”قدس شریف“ بھیجا تا کہ یہودی اس کی پرستش کریں۔ یہودیوں نے اس بت کی پرستش کرنے سے انکار کر دیا اس پر ”معبلا“ نے ایک گروہ قتل کر دیا۔ چنانچہ یہودی جمع ہو کر اس کے مقابلہ پر آئے اور اسے مار بھگایا۔

اٹلیفیس کی جلاوطنی: طبریانوس نے ایک ہزار کے لشکر دوسرے سپہ سالار کے ساتھ روانہ کیا اور اٹلیفیس کو گرفتار کر کے ”طبریانوس“ کے پاس بھیج دیا اس نے اٹلیفیس کو اندلس کی طرف جلاوطن کر دیا اور وہاں جا کر مر گیا۔

اعریاس بن ارستبلوس کی حکومت:..... اس کے بعد یہودیوں پر اعریا بن ارستبلوس (مقتول) حکومت کرنے لگا۔ اسی کے زمانہ حکومت میں ”طبریانوس“ قیصر مر گیا۔ اور ”نبروش“ حکومت کی کرسی پر بیٹھا۔ یہ ان سب سے زیادہ شریک تھا جو اس سے پہلے گزر چکے تھے اس نے قربان گاہ اور بت خانہ بنوایا۔ یہودیوں کے علاوہ باقی سب نے اس کے مذبح اور بت خانہ کی پرستش کی۔ ”نبروش“ نے یہود کو زیروز بر کرنے کے لئے ”افیو حکیم“ کو ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا۔ چنانچہ اس نے یہود کو تنگ اور بہت زیادہ مجبور کرنا شروع کر دیا۔ اسی دوران اس کی بد کرداری اور بد فعلی کی وجہ سے اہل دوست نے اچانک نبروش پر حملہ کر کے قتل کر ڈالا اور اس کی لاش کو جنگل میں سرراہ پھینک دیا جسے جنگلی کتوں نے کھالیا۔

قربان گاہ اور بت خانہ کا انہدام:..... نبروش کے بعد ”قلد یوش“ قیصر رومہ کے تخت حکومت پر بیٹھا اس نے ”افیو حکیم“ اور ان لوگوں کو جو اس کے سات بیت المقدس گئے تھے واپس بلا لیا۔ اور نبروش کے بنائے ہوئے مذبح خانہ کو منہدم کر دیا اور ”اعریاس“ اپنی حکومت کے تیسویں سال مر گیا۔

بلا دیہود اور ارمن میں طوائف المملو کی:..... اس کے بعد اس کا بیٹا ”اعریاس“ یہود پر جس برس تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے زمانہ میں یہودی علاقوں اور ارمن میں طرح طرح کے فتنے فساد برپا ہوتے رہے ہزنی اور چوری اعلانیہ ہونے لگی۔ وہاں دن دھاڑے شہر میں چلنے والوں کو لوٹ لیا جاتا۔ اور ایک دوسرے کو ذرا سی بات پر قتل کر ڈالتے تھے۔ شہر کے اکثر باشندے اس خوف سے شہر چھوڑ کر چھپ گئے۔ انہی دنوں میں ”قلد یوش“ مر گیا اور اس کی جگہ ”فیلقوس“ حکومت کرنے لگا۔ فتنہ پرداز یوں نے ان یہود کی جو قدس شریف سے نکل آئے تھے شکایت کی کہ یہ رومیوں کی مذمت اور برائی کرتے ہیں اس نے بے دظنوں کے قتل کے لئے لشکر روانہ کر دیا جس نے ان کو نہایت ذلیل و خوار کیا اس زمانہ میں ان کا سب سے بڑا کاہن حنائی تھا۔ جس کا نام عازار تھا یہ بھی انہی لوگوں میں شامل تھا۔ جو قدس شریف سے نکل آئے تھے بد معاشوں کا ایک گروہ اس سے ساز باز کر کے یہودی علاقوں اور ارمن میں شب خون مارنے لگا اور ان کو لوٹ لیتا اور گرفتار کر کے قتل کرنا شروع کر دیتا۔

فیلقوس کے سپہ سالار کا بیت المقدس سے اخراج:..... چنانچہ ارمن نے اس کی شکایت فیلقوس قیصر سے کر دی۔ فیلقوس نے ایک سپہ سالار کو ان کی گرفتاری کے لئے روانہ کر دیا اس نے بجائے ان کو پکڑنے کے بیت المقدس پہنچ کر یہودیوں پر ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا۔ یہودیوں نے فیلقوس کے سپہ سالار کو بیت المقدس سے نکال دیا اور اس کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ کو مار ڈالا۔

فیلقوس کے سپہ سالار کی اغریاس سے ملاقات:..... فیلقوس کا سپہ سالار بھاگ کر مصر پہنچا یہاں اس نے اغریاس (بادشاہ یہود) سے ملاقات کی اس وقت وہ رومہ سے واپس آ رہا تھا چنانچہ فیلقوس کے سپہ سالار نے اس سے یہودیوں کی شکایت کی اور اس کی مخالفت کا ارادہ ظاہر کیا۔

اغریاس نے اسے نرمی کے ساتھ اس فعل سے باز رکھنا چاہا یہاں تک کہ یہ خبر قیصر کے کانوں تک پہنچی۔ پھر عازر عنائی نے موقع مناسبت دیکھ کر ان رومیوں پر حملہ کر دیا جو اغریاس کے ساتھ آئے تھے اور ان کو چین چین کر ان کے سپہ سالاروں کے ساتھ قتل کر دیا۔

یہودیوں کا قتل عام:۔ ان لوگوں کا قتل یہود کے سرکردہ لوگوں کو ناگوار گزرا۔ اس وجہ سے وہ سب کے سب جمع ہو کر ”عازر“ سے لڑائی کرنے کے خیر سے ”اغریاس“ کے پاس آئے یہ ان دنوں قدس شریف کے باہر پڑا ہوا تھا۔ اس نے ان سے تین ہزار جنگ آور سپاہی لڑائی کرنے کے لیے بھیجے۔ ”عازر“ اور یہودیوں کی لڑائی چھڑ گئی عازر نے ان کو شکست دے کر شہر سے باہر نکال دیا اور شاہی محل کو ویران کر کے اس کا سامان اور خزانہ بوٹ سی چنانچہ اغریاس اور کائناتین اور عمار اور شیوخ یہود قدس شریف کے باہر پرے رہ گئے اور جب انہیں یہ خبر پہنچی کہ ”ارمن“ نے دمشق اور اس کے اطراف اور قیساریہ میں یہود کو چین چین کر قتل کر دیا ہے تو یہ ان کے علاقوں کی طرف بڑھے اور اطراف دمشق میں جو امنی باتھ آئے انہیں قتل کر ڈالا اس کے بعد ”اغریاس“ قیصر کے پاس گیا اور اس کو اس واقعہ کی اطلاع دی اس نے اپنے اس سپہ سالار کو ”ارمن“ کی طرف جانے کا حکم لکھا جو فارس سے لڑائی کرنے کے لئے گیا تھا۔

رومی سپہ سالار اور عازر کی جنگ:۔ چنانچہ سپہ سالار روم کے خلاف کامیابی حاصل کرنے کے بعد ارمن کے علاقوں کی طرف بڑھا اس دوران دوسرے فرمان س مضمون کا صادر ہوا کہ ”ارمن“ سے اعراض کر کے ”اغریاس“ کے ہمراہ قدس شریف کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ جن شہروں سے گزرے ان کو ویران کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ عازر سے بھڑ گیا اور عازر کو پہلی لڑائی میں کامی ہو گئی اس وجہ سے وہ شکست اٹھ کر قدس شریف چلا گیا اور سپہ سالار روم ”اورکسیٹا“ (حاکم قیساریہ) بیت المقدس کے باہر ٹھہرے رہے پھر عازر نے یہودیوں کو جمع کر کے ان پر حملہ کر دیا۔ ستیا اور اغریاس لڑائی کے میدان سے ایسے بھاگے کہ انہوں نے قیصر کے پاس پہنچ کر دم لیا۔

قیصر کا یہودی علاقوں پر حملہ:۔ اتفاق سے اسی وقت اس کا سپہ سالار اعظم ”اسبنانوس“ بلاد مغرب سے اندلس فتح کرنے کے بعد آیا تھا قیصر نے اسے یہودی علاقوں پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کر دیا اور اسے یہودیوں کو نیست و نابود کرنے اور ان کے قلعوں کو مسمار اور ویران کرنے کا تاکید کی کا حکم دیا۔ چنانچہ اسبنانوس اور اس کا بیٹا شادر اغریاس (بادشاہ یہود) روم سے روانہ ہوئے اور انطاکیہ پہنچ کر اپنے لشکر کی ترتیب میں مصروف ہو گئے۔

یہودیوں کی دفاعی تیاریاں:۔ یہود بھی ان کی آمد کی خبر سن کر تیار ہو گئے اور تین گروپ بن کر تین طرف پھیل گئے۔ ان کے ہر گروپ کے ساتھ ایک کاہن تھا۔ عنائی کاہن اعظم دمشق اور اس کے آس پاس رہا اور اس کا بیٹا عازر کاہن بلاد اردم دم میں رملہ تک اور یوسف بن کریون کاہن طبریہ اور جبل النخیل اور اس کے اطراف پر متعین کیا گیا اسکے علاوہ جو علاقے حدود مصر تک باقی رہے ان کی حفاظت کے لئے کاہنوں کو مقرر کر دیا۔ چنانچہ ہر ایک کاہن نے اپنے قلعوں کی فصلیں درست کر کے لشکر مرتب کر لئے۔

یوسف بن کریون کی کارگزاری:۔ سپہ سالار ”اسبنانوس“ انطاکیہ سے نکل کر بلاد ارمن کی طرف بڑھا اور اس طرف سے یوسف بن کریون نے طبریہ سے نکل کر اس کا مقابلہ کیا اور اہل طبریہ نے اس کی غیر موجودگی میں روم کی اطاعت قبول کر لی۔ چنانچہ یوسف یہ واقعہ سن کر سخت برہم ہوا اور لڑائی کے میدان سے طبریہ چل دیا اور بختیہ رومیوں کو پایا قتل کر ڈالا۔ اہل طبریہ نے ڈر کر اس سے معافی مانگی اس کے بعد اہل جبل النخیل سے بھی یہی حرکت سرزد ہو گئی اور اس کی خبر یوسف کو مل گئی۔ یوسف نے ان کیساتھ بھی وہی برتاؤ کئے جو اہل طبریہ کے ساتھ کئے تھے۔ پھر اسبنانوس چالیس ہزار رومیوں کو لے کر ”عکا“ سے یوسف بن کریون سے لڑنے کے لئے آیا۔ اغریاس (بادشاہ یہود) اور اردم کے علاوہ تمام ارمنی اس کے ہمراہ تھے کیونکہ اردم زمانہ رقنوس سے یہود کے دوستوں میں سے تھے۔ غرض اسبنانوس نے یوسف بن کریون پر طبریہ پہنچ کر حملہ کیا لیکن پہلے ہی حملہ میں خود اس کے پاؤں اکھڑ گئے۔ مجبور ہو کر صبح کی درخواست کر دی۔ یوسف بن کریون نے اہل قدس کے مشورہ پر اس کی درخواست کی مقبولیت موقوف رکھی۔

یوسف بن کریون کی گرفتاری اور جان بخشی:۔ اس دوران اسبنانوس کو ایک خارجی مدد پہنچ گئی اور اسے اپنی کامیابی کا یقین ہو گیا چنانچہ اس نے دوبارہ قلعہ کے باہر سے لڑائی چھیڑ دی جب یوسف بن کریون کے سپاہیوں کی تعداد کم ہو گئی مجبور ہو کر یوسف نے قلعہ کا دروازہ بند کر دیا۔ پچاس دن تک پانی نہ ملتا تھا آخر تھوڑی سے جماعت کے ساتھ یوسف قلعہ سے باہر نکلا رومیوں نے اس کو روکا اور اسبنانوس نے اسے جان دے دی

چنانچہ یوسف کی طرف مائل ہونا چاہتا تھا اور اسدبانوس کی قوم یوسف کے قتل کی کوشش میں تھی چنانچہ یوسف نے یہ دیکھ کر ان کی رائے سے اتفاق کیا۔ جب وہ سب نے سب قتل ہو گئے اور ان میں کوئی باقی نہ رہا۔ تب یوسف اسدبانوس کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ یہود نے اسے یوسف کو قتل پر ابھارا مین اسدبانوس نے اس سے انکار کر دیا اور اسے آزاد کر دیا اور اعمال طبریہ کو ویران اور اس کے رہنے والوں کو قتل کر کے قیساریہ واپس چل گیا۔

یوحنا یہودی کی غارت گری: ابن کریون کہتا ہے کہ انہی واقعات کے دوران قدس کے یہودیوں میں اس وجہ سے فتنہ فساد پیدا ہو گیا کہ جیل انیل کے شہر کوشا۔ میں ایک یہودی ”یوحنا“ نامی رہتا تھا اس کے پاس چند اوباش طبیعت یہودی جمع ہو گئے تھے جن کی وجہ سے اس کی رہنمائی و قتل و غارت کی قوت بڑھ گئی۔ جس وقت روم نے کوشا پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑا اسی وقت یوحنا قدس شریف آ گیا اس نے ان شہروں کے اوباش طبیعت یہودیوں نے دوستی پیدا کر لی جس کو روم نے فتح کر لیا تھا۔ اس لئے اہل قدس پر بے جا حکومت کرنی شروع کر دی۔ عنائی کا بن اعظم نے اس کی مخالفت کی اور اس کی جگہ دوسرے شخص کو مقرر کرنا چاہا مگر شیوخ یہود نے عنائی کا بن کی رائے سے اختلاف کیا اور یوحنا کو اس کے اختلاف کی وجہ سے یہودیوں کو قتل کرنے کا موقع مل گیا۔

یوحنا کی اردم سے امداد طلبی: یہودی جب اس کے ہاتھ سے مارے جانے لگے تو وہ جمع ہو کر عنائی کا بن کے پاس گئے اور اس کے ساتھ مل کر یوحنا سے لڑنے کے لئے نکلے۔ یوحنا نے قدس شریف میں قلعہ بندی کر لی چنانچہ عنائی نے صلح کی درخواست پیش کی مگر یوحنا نے انکار کر کے اردم سے مدد مانگنے لگا چنانچہ اردم نے بیس ہزار جنگ آور سپاہیوں کو اس کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ عنائی شہر پناہ کی فیصلوں سے حملہ کرنے کا ایک روز صحت غفلت میں باہر سے اردم کے سپاہی ایک اچانک حملہ کر کے شہر میں گھس گئے اور اندر سے یوحنا جدوجہد کر کے نکل آیا اور اردم کے ساتھ مل کر پانچ ہزار افراد کو قتل کر ڈالا امراء اور اہل دولت کا مال و اسباب لوٹ لیا اور ان شہروں پر بھی حملہ کر دیا جو رومیوں کے سایہ امن میں تھے۔

عنائی کا بن کی اسدبانوس سے مدد کی درخواست: عنائی نے مجبور ہو کر ”اسدبانوس“ اور اس کے لشکر سے مدد مانگی چنانچہ اس نے قیساریہ سے یوحنا پر حملہ کیا۔ وہ دھڑے دھڑے پر پہنچا تو یوحنا بیت المقدس سے نکل کر پہاڑی گھاٹیوں میں چھپ گیا اسدبانوس نے تعجب کر کے اس کے ساتھیوں میں سے اکثر کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

بیت المقدس پر قبضہ اور لوٹ مار: ابن کریون کہتا ہے کہ یوحنا کی عدم موجودگی میں شمعون نامی ایک شخص نے بھی چند دن کے لئے شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے پاس چور اور اوباش طبیعت آوارہ گرد قسم کے بیس ہزار جمع ہو گئے۔ مگر اہل روم نے ایک لشکر ان کی سرکوبی کے لئے بھیج دیا مگر وہ شکست کھا کر واپس آ گیا اس نے شہر پر ٹھیک ٹھاک قبضہ کر لیا اور لوگوں کے مال و اسباب لوٹ لئے اور اس کے بعد بہادری کے جوش میں آ کر اردم سے لڑنے کے لئے گیا مگر اس دوران یوحنا نے پہنچ کر شہر قبضہ کر لیا جب وہاں سے واپس ہو کر آیا تو یوحنا کو شہر میں موجود پایا تو اس نے اس کا محاصرہ کر کے لگا تار حملے شروع کر دیے مگر یوحنا کو ان لڑائیوں میں کامیابی ہوئی اور ایک بڑی مخلوق کو اس نے قتل کر دیا۔ عوام الناس نے شمعون سے پھر مدد مانگی چنانچہ یہ ان کی خواہش کے موافق مدد کرنے کے لئے گیا مگر ان کے ساتھ اس نے بد عہدی کی اور بد کرداری میں یوحنا سے بھی آگے نکل گیا۔

نئے قیصر ”نطاؤس“ کا قتل: ابن کریون روایت کرتا ہے کہ اس کے بعد ”اسدبانوس“ کے کانوں تک یہ خبر پہنچی کہ جب وہ قیساریہ کے مضامات میں تھا ”قیصر روم“ مر گیا اور اس کی جگہ اہل روم نے ایک کمزور شخص ”نطاؤس“ کو حکومت کی کرسی پر بٹھا دیا۔ بطریقہ یہ سن کر سخت برہم ہو گئے اور انہوں نے اسدبانوس کی حکومت پر اتفاق کر لیا چنانچہ اسدبانوس اپنا آدھا لشکر اپنے بیٹے طیطوش کے پاس چھوڑ کر روم کی طرف ”نطاؤس“ سے لڑنے کے لئے گیا اور اسے شکست دے کر قتل کر دیا پھر ”اسدبانوس“ اسکندریہ کی جانب گیا اور وہاں سے کشتی پر سوار ہوا اور طیطوش قیساریہ میں آ گیا۔

بیت المقدس میں فساد: یہاں تک کہ سردی کا موسم ختم ہو گیا اور قدس کے یہودیوں میں فتنہ فساد اتنا زیادہ بڑھ گیا کہ گلی کوچوں میں خون بہہ رہا تھا کابنوں کو مذبح میں قتل کیا گیا تھا جو لوگ تھے وہ مسجد میں جا کر نماز نہیں پڑھ سکتے تھے کیونکہ تمام راستوں میں خون جاری تھا اور چھت پر سے دگ راہ چلتوں کو پتھر مار رہے تھے یہ وہ زمانہ تھا کہ یوحنا کو شمعون کے خلاف کامیابی ہو گئی تھی اور یہ خبیث شخص لوگوں کو تنگ کر رہا تھا۔

طیطوش کا محاصرہ بیت المقدس: یہاں تک کہ سردی کا موسم نہ گزرا تو طیطوش شہر روم کے حملہ کے ارادے سے بیت المقدس پہنچ کر شہر پناہ کے دروازے پر اپنا خیمہ نصب کر کے اپنے لشکر کے لئے قیام گاہ تجویز کرنے لگا اور اہل شہر کو صبح کا بیغہ مہیا کر اہل شہر اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے مگر اس سے اڑنے کے لئے کمین گاہوں میں چھپ کر مقابلہ کیا جس سے طیطوش کا غصہ بے حد بڑھ گیا اور اس نے دوسرے دن شہر کی شرقی جانب اہل زیتون پر جا کر قیام کیا اور لشکر کی ترتیب اور محاصرہ کے آلات حاصل کرنے میں مصروف ہو گیا۔

یوحنا، طیطوش اور یہودیوں کی لڑائیاں: ادھر یہودیوں نے آپس میں اتفاق کر لیا آپس کے جھگڑے دور کر کے اس سے لڑنے کے لئے مگر پسپا ہو کر بھاگے اور پھر واپس آ کر لڑے اور کامیاب ہو گئے اس کے بعد آپس میں دوبارہ ایک دوسرے کے مخفی ہو گئے اور باہم لڑنے لگے اس دوران یوحنا نے قدس شریف میں عید الفطر کے دن داخل ہو کر کابھوں کے ایک گروپ کو قتل کر دیا۔ اور ایک گروپ کو مسجد کے باہر طیطوش نے موقع مناسبت سمجھ کر حملہ کر دیا۔ مگر یہودیوں نے اسے نہایت سختی سے پسپا کر دیا اور اس کے لشکر گاہ کا تعاقب کرتے چلے گئے چنانچہ طیطوش نے صلح کے لئے اپنے سپہ سالار "ایق نور" کو یہود کے پاس بھیجا اتفاق سے اس کو ایک ایسا تیراگہا جس سے وہ ہیں ریا طیطوش اس مارے جانے سے سخت برہم ہوا اس نے لوہے کے چند ایسے برتن نوائے جو شہر پناہ کی فصیلوں کے سامنے تھے اس میں جگمگاتے اور سپاہیوں کی ایک معقول تعداد انہیں لڑائی کے لئے نکالا۔ آخر کار یہودیوں نے ان برجوں پر قبضہ کر کے ان کو توڑ کر جلا دیا اور پھر لڑائی کے میدان میں اس سے لڑنے کے لئے پہنچ گئے۔ یوحنا نے قدس شریف پر قبضہ کر لیا تھا اور اس کے ساتھ چوبہزار افراد تھے اور شمعون کے ساتھ دس ہزار یہود اور پانچ ہزار روم اور باقی یہود عازر کے لشکر میں تھے۔

طیطوش کا بیت المقدس پر دوبارہ حملہ: طیطوش نے دوبارہ حملہ کیا اور اس حملے میں اس نے شہر پناہ کے ایک برج کو توڑ کر اس پر قبضہ کر لیا۔ لیکن یہودیوں نے پھر اس کو درست کر لیا اور لڑائی کا بازار بے حد گرم ہو گیا۔ طیطوش خود ہتھیار ہاتھ میں لے کر اس کی تازہ کوششوں کے آلات کے ذریعے سے دوسرا برج منہدم کر دیا مگر یہودیوں نے پھر اسے دوبارہ بنایا اور اس کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا اسی حالت سے چار دن گزرے اس دوران طیطوش کی مدد کے لئے آس پاس سے لشکر آ گئے چنانچہ یہودیوں نے شہر پناہ کے دروازے بند کر دیئے چنانچہ طیطوش نے لڑائی بند کر کے ان کو صلح کے لئے بلوایا مگر یہود نے اس سے انکار کر دیا۔

بیت المقدس کا محاصرہ: چنانچہ پانچویں دن خود طیطوش آیا اور اس نے یہود کو مخفی طلب کر کے صلح کی دعوت دی مگر اس کے کہنے کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اتنے میں یوسف بن کریون آ گیا اور اس نے لوگوں کو سمجھایا اور ان کو رومیوں کے امن میں رہنے کی ترغیب دی اور حسن سلوک کا وعدہ کیا چنانچہ طیطوش نے ان کے قیدیوں کو آزاد کر دیا اکثر یہود اس کی طرف مائل ہو گئے لیکن ان کو ان یہودی سرداروں نے روکا جو شہر سے باہر تھے اور وہ ان یہودیوں کو قتل کرنے لگے جو رومیوں سے ملنے نکلتے تھے یہاں تک کہ شہر میں کوئی ان کا مخالف باقی نہ رہا۔ طیطوش نے یہودیوں کی سخت مزاحمت سے تنگ آ کر جنگ کے لئے محاصرہ جاری رکھا اور غلہ کی آمد و رفت روک دی جو لوگ اپنے مویشیوں کو لے کر چرانے کے لئے نکلتے تھے ان کو رومی قتل کر دیتے تھے اور پھانسی دے دیتے تھے آخر کار طیطوش کو ان کی بے بسی پر رحم آ گیا اور اس نے ان کو قتل کرنے سے اپنے سینہ کیوں روک لیا۔ اس کے بعد اس نے باقی یہودیوں پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا چنانچہ یہودیوں نے نہایت استقلال سے جواب دینا شروع کر دیا۔

کابھوں کا قتل عام: جب یہ لڑائی سخت اور خوفناک نظر آنے لگی اور بھوک حد سے بڑھ گئی تو شہر کی کابھیں روم سے امن کی درخواست کی یہ وہی شخص ہے جس نے شمعون کو یوحنا کے مقابلہ پر کھڑا کیا تھا مگر شمعون نے اسے اور اسکے بیٹوں کو اور کابھوں کے ایک گروپ کو قتل کر دیا۔ ان کے علاوہ عازر اور آئمنہ کو قتل کیا جو روم سے امن مانگتے تھے۔ عازر بن عنانی بھی اس رائے کا مخالف تھا لیکن وہ بیت المقدس سے نہ نکل سکا۔

محصورین کی دردناک حالت: اس محاصرے اور زندگی کیابی سے یہ نوبت پہنچی کہ اکثر یہود بھوک کی شدت سے مر گئے اور جانوروں کی کھانسی اور درختوں کے پتے اور مردار کھانے لگے اس پر بھی جب پیٹ کی خواہش ختم نہ ہوئی تو بعض لوگوں نے دوسرے مزرعہ دانوں کو کھانا شروع کر دیا اسی زمانے میں ایک عورت نے اپنے بیٹے کو کھالیا تھا۔ جب اس کی اطلاع یہودی سرداروں کو ملی تو ان کو اس حالت پر رحم آ گیا اور انہوں نے شہر سے

یہودیوں نے اجازت دے دی اجازت ملتی تھی کہ ایک بڑی تعداد شہر سے نکل گئی اور ان میں سے اکثر کھانا کھاتے ہی مر گئے اور بعضوں نے نفلتہ وقت جوہرات فرسونا نگاں یا تھا اس لئے رومی انہیں قتل کر کے ان کا پیٹ پھاڑ کر جوہرات اور سونا نکال رہے تھے۔

طیطوش کا بیت المقدس پر قبضہ: ... طیطوش کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے اپنے سپاہیوں کو روک دیا اور شہر پر قبضہ کرنے کے لئے حمہ کر دیا۔ یہودیوں میں تو اس کی قوت ہی باقی نہیں رہی تھی کہ اس کا مقابلہ کرتے چنانچہ اس نے شہر پناہ کے اس برج کو منہدم کر دیا جس میں یہودی جمع ہو رہے تھے۔ تب یہودیوں وہاں سے مسجد کی طرف بھاگے قلعہ والوں نے تھوڑی دیر مقابلہ کیا لیکن طیطوش کی قسمت میں اس سے پہلے فتح لکھی جا چکی تھی چنانچہ ان یہودیوں کو بھی شکست ہوئی اور اس نے شہر پناہ کی دیواروں سے مسجد تک کی عمارتیں منہدم کرادیں۔ ابن کریون اسی حالت میں ایک اونچی جگہ ہڑاہوا یہودیوں کو رومی اطاعت کا حکم دے رہا تھا چنانچہ کانہوں کی ایک جماعت طیطوش کے پاس آئی اس نے انہیں امان دے دی۔

ہیکل کی تاراجی: اس کے بعد باقی یہودی سرداروں نے عوام الناس کو امان لینے سے روکا۔ اس لئے طیطوش نے اسی خون ریزی سے ساتھ صبح کی۔ اور شام ہوتے ہوتے رومیوں نے مسجد پر قبضہ کر لیا یہ لڑائی کچھ دنوں تک جاری رہنے سے شہر پناہ منہدم ہو گئی۔ ہیکل کی دیواریں ٹوٹ گئیں اور رومیوں کے محاصرہ سے اکثر یہودی مر گئے اور بہت سارے بھاگ گئے۔ ہیکل میں رومیوں نے بت رکھے اور دروازوں پر آگ روشن کر دی۔ کانہوں نے اپنے دین کو یوں خراب ہوتے دیکھ کر آگ میں جل کر جانیں دے دیں شمعون اور یوحنا سیہون کی پہاڑیوں میں جا چھپے۔

طیطوش کی واپسی: طیطوش نے انہیں امان دینی چاہی لیکن انہوں نے اس رعایت کو منظور نہ کیا آچھ دن کے بعد راستہ کاٹ کر رات کے وقت بیت المقدس آ گئے اور طیطوش کے کمانڈر کو قتل کر کے اپنے ٹھکانے پر چلے گئے اس کے بعد اس کے تبعین اس سے علیحدہ ہو گئے۔ یوحنا مجبوراً طیطوش کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ طیطوش نے اسے قید کر لیا یوشع کا ہن مسجد کا سامان (جس میں وہ شمعدان اور سونے کی میز تھی) لے کر اس کے پاس آیا۔ فیص (ہیکل کا خزانچی) گرفتار کر لیا گیا۔ اس نے بیت المقدس کے خزانے کی چابیاں طیطوش کو دے دیں سارا مال واسباب اور خزانہ لے کر قیدیوں کے ہمراہ بیت المقدس سے کوچ کر گیا۔

بیت المقدس کے مقتولین کی تعداد: ابن کریون کہتا ہے کہ مناجیم کی روایت کے مطابق (جو مقتولین کے دفن کرانے پر مقرر تھا) اس واقعہ میں ان مقتولین کی تعداد جو دفن کے لئے شہر کے دروازے پر لائے گئے تھے ایک لاکھ پچیس ہزار آٹھ سو تھی مناجیم کے علاوہ دوسروں کا بیٹن ہے کہ ان ماشوں کے علاوہ جوڑھوں میں ڈالیں گئی تھیں باقلعہ کے باہر پھینکی گئی تھیں مقتولین کی تعداد چھ لاکھ تھی اور بعض کہتے ہیں کہ اس واقعہ میں ایک کروڑ ایک لاکھ افراد قتل کئے گئے اور ایک لاکھ قید کر لئے گئے۔ جنہیں طیطوش راستے میں درندوں کو کھلاتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سب قیدی ختم ہو گئے اس واقعہ میں شمعون بھی مارا گیا مگر عزاز بن عفان اس عام خون ریزی سے بچ گیا۔ کیونکہ جس وقت شمعون نے متیتیا کا ہن کو قتل کیا تھا اسی وقت سے یہ بیت المقدس سے نکل گیا تھا۔

یہودی بادشاہت کا خاتمہ: ... باقی یہود کا یہ حال ہوا کہ جب طیطوش بیت المقدس سے نکل کر کسی گاؤں میں پہنچا اور اس کا محاصرہ کر لیا تو اسے یہود کے جمع ہونے کی خبر ملی اس نے ایک لشکر اپنے کمانڈر "ملیاس" کے ہمراہ انہیں منتشر کرنے کے لئے بھیج دیا اس نے ایک مدت تک انہیں محاصرہ میں رکھا اس کے بعد وہ رومیوں کی طرف چلا گیا لڑائی ہوئی اور ان میں سے اکثر مارے گئے۔ یوسف ابن کریوناس کے اہل و عیال اس واقعہ میں گم ہو گئے ان کے حالات کا بعد میں بھی کچھ پتہ نہ چلا طیطوش نے اسے اپنے پاس رومہ میں رکھنا چاہا تھا لیکن اس نے نہایت عاجزی سے ارض مقدس میں رہنے کی درخواست کی چنانچہ طیطوش نے اس کی التجا قبول کر لی چنانچہ اسے روانگی کے وقت چھوڑ گیا۔ اسی وقت سے یہودی حکومت کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔

الحمد لله جلد دوم کا

حصہ اول مکمل ہوا

شجرہ نسب

بنی ہیردوس کے بادشاہوں کا شجرہ

یہ ملوک بنی ہیردوس کا مورث اعلیٰ اور ہرقانوس
اخیری بادشاہ شمنائی پر قابض ہو گیا تھا

انطفر

ہیردوس

انطفر انطیس ارستیلوس ارکلاوش اسکندرہ

ہیردوس عریاس رستیلوس

اغریاس

بنی شمنائی کے بادشاہوں کا شجرہ

یہ ملوک شمنائی کا مورث اعلیٰ اور نسل
ہارون علیہ السلام سے تھا

یوحنا کا بن اعظم

یوناٹال میتا شمعون

پہوذا ہرقانوس

انطوس اسکندرہ ارستیلوس

اسکندرہ ارستیلوس انطوس

انطوس اسکندرہ ارستیلوس

تاریخ ابن خلدون

جلد دوم

حصہ دوم

یوسف بن یعقوب بن ماثان: ”یعقوب بن یوسف نیجار“ کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ ماثان یعنی ”مثنیٰ“ ماثان حضرت اہل بیت سے ہیں۔ اس سے جیسے تھے ایک کا نام یعقوب تھا اور دوسرے کو ”یواقیم“ کہتے تھے ”یعقوب ماثان“ سے ”یوسف“ پیدا ہوا جو مریم کا منجیہ تھا۔ چنانچہ ”یعقوب“، ”یوشا“، ”یلوت“، ”یسوزا“ اور ایک بیٹی مریم تھیں۔ یہاں ”بیت احم“ میں رہتے تھے پھر وہاں سے ناصہ ۱۰ پت سے اور وہیں سے ”تیر“ کی تھی۔ یہوندہ باری ۱ سیوٹی تھی اور اسی سے ہر اوقات کرتے تھے اس وجہ سے ”نیجار“ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت مریم علیہا السلام کی پیدائش: ... یواقیم نے ”حنہ“ یعنی حضرت ایشاع (زوجہ حضرت زکریا علیہ السلام) کی بہن سے عقد کر لیا جب تئیس سال تک ”حنہ“ سے بچی نہ ہوئی اس نے نہیں ہوئی تو ”یواقیم“ نے جناب باری میں دعا کی۔ چنانچہ حضرت مریم علیہا السلام پیدا ہوئیں اس طرح مریم یواقیم کی بیٹی ہیں۔ ”یواقیم“ ماثان کا بیٹا ہے اور ماثان حضرت سلیمان بن ابن داؤد ابن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کی نسل سے ہیں اس صورت میں اس عہد میں کائنات پاک میں مریم بنت عمران (یعنی مریم بیٹی میں عمران کی) ۲ لکھا ہے یہ جواب کافی ہو سکتا ہے کہ ”عمران“ ہی وغیرہ ان زبان میں ”یواقیم“ کہتے ہیں اور یہ کثیر قوت ہے کہ یہ شخص کے وہ نام ہوا کرتے ہیں۔

حضرت مریم علیہا السلام کی محبت و کفالت: ... بطبری روایت کرتا ہے کہ ”حنہ“ (حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ) حاملہ نہیں ہوتی تھیں۔ اس سے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر میں حاملہ ہوئی تو اپنے بچے کو ”محرر“ کر دوں گی۔ یعنی اسے دنیاوی امور سے آزاد کر کے محض تیری عبادت میں صرف کر دوں گی چنانچہ ”محرر“ کا وضع حمل ہوا اور حضرت مریم علیہا السلام پیدا ہوئیں۔ تو ”حنہ“ انہیں ایک کپڑے میں پیٹ کر ”عبد“ میں اور ”محرر“ دے دیا۔ کانوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو لینے میں اختلاف کیا اور یہ ہوا کہ بیت المقدس کی محبت ”عورت“ انہیں کرسٹی۔ تب حضرت مریم علیہا السلام نے انہیں شافی جواب دے کر وہاں کے بعد ان کی کفالت اور پرورش سے بارے میں جھگڑا شروع ہو گیا جس کا فیصلہ قرعہ اندازی سے ذریعہ کیا قرعہ میں حضرت زکریا علیہ السلام ۳ کا نام نکلا چنانچہ انہوں نے مریم علیہا السلام مسجد میں حضرت زکریا علیہ السلام کی عظیم سے عبادت میں مصروف ہو گئیں اور عبادت میں اتنی مستغرق ہوئیں کہ لوگ مثالوں میں ان کا ذکر کرنے لگے۔ عبادت کے دوران حضرت مریم علیہا السلام پر عجائبات اور برکات بھی ظاہر ہوئے جن کا ذکر کلام پاک میں آگیا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا: ... ایشاع حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی بانجھ تھیں۔ دونوں میاں بیوی بوڑھے ہو چکے تھے اور کوئی بچہ پیدا نہیں ہو تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ کے حضور بیٹا ہونے کی دعا کی اور گزارش کی کہ ”وہ بیٹا ایسا ہو جو میرا اور آل یعقوب علیہ السلام کا وارث بن سکے“ یعنی نبی ہو۔ اللہ جل شانہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت حضرت یحییٰ ”بیردوس“ کے زمانہ میں پیدا ہوئے جنگل و بیابان میں رہتے تھے۔ مڈی اور شہدان ان کی خوراک تھی۔ اونٹ کے بالوں کا آپ کپڑا پہنتے تھے اور چمڑے ۴ کا کمر بند ہوتا تھا۔ چنانچہ یہود نے بیت المقدس کے کانوں کا آپ کو سردار مقرر کر دیا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت: ... اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت عطا فرمائی آپ کے زمانے میں یہودیوں پر ”قدس شریف“ میں ”نطیفس بن بیردوس“ حکومت کر رہا تھا جو اپنے باپ بیردوس کے نام سے مشہور و معروف تھا۔ یہ نہایت شریف اور فاضل تھا۔ اس نے اپنی بھائی کو اپنے گھر میں ڈال لیا اور اسے اپنی بیوی بنایا۔ حالانکہ اس کی بھانج صاحب اولاد تھی چونکہ یہ بات یہودیوں کی شریعت میں جائز نہیں تھی اس لئے علماء یہود اور کانوں نے جن میں حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی تھے۔ اس کے بعد اس فعل سے نفرت اور بے زامی ظاہر کی۔ مگر ”بیردوس“ نے ان سب کو حضرت یحییٰ علیہ السلام سمیت شہید کر دیا۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی وفات کب ہوئی؟: ... اس کے علاوہ لوگوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل سے اور بہت سے اسباب ظاہر سے متنبہ ہیں یہ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ علماء تاریخ کا اس میں اختلاف ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے وقت حضرت زکریا علیہ السلام زندہ تھے یا نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل کر دیے گئے تو بنی اسرائیل نے حضرت زکریا علیہ السلام کو ڈھونڈنا شروع کر دیا آپ جان کے خوف سے بھاگ کر

۱ ”نجاری“ بڑھی کا کام۔ ۲ التحریم آیت ۱۲ پر لکھا ہے۔ ۳ ال عمران آیت ۳۷ پر تذکرہ موجود ہے۔ ۴ ال عمران آیت ۳۷ پر تذکرہ موجود ہے۔

ایک ہاتھ میں پہنچے اور ایک درخت میں چھپ گئے۔ لیکن چادر کا ایک کونہ باہر رہ گیا جس سے لوگوں کو اس بارے میں پتہ چلا۔ ہذا انہوں نے اسے درخت میں چھپ گئے۔ لیکن چادر کا ایک کونہ باہر رہ گیا جس سے لوگوں کو اس بارے میں پتہ چلا۔ ہذا انہوں نے اسے درخت و حضرت زکریا علیہ السلام سمیت دو ٹکڑے کر دیا۔ اور انہوں کا بیان ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت یحییٰ کی شہادت سے پہلے انتقال فرما چکے تھے جو درخت میں چھپ گئے تھے اور جنہیں یہود نے دو ٹکڑے کر دیا تھا وہ حضرت شعیب علیہ السلام (نبی) ہیں۔ اور ان کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ علماء نے ان کے مدفن کے بارے میں بھی اختلاف کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ بیت المقدس میں مدفن کئے گئے اور یہی صحیح ہے۔ ابو عبیدہ سعید ابن مسیب کی سند سے روایت کرتا ہے کہ ”بخت نصر“ جب دمشق سے آیا اور اس نے حضرت یحییٰ بن زکریا کے خون کا جوش پایا تو اس نے اس خون پر ستھرا کر دیا اور قتل کیا جس سے اس خون کا جوش رک گیا۔ لیکن یہ روایت ۱۰ نہایت مشہور معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضرت یحییٰ بن زکریا حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک ہی زمانہ میں تھے۔ اور یہ بات باتفاق ثابت ہو چکی ہے کہ ”بخت نصر“ کے بہت زمانہ بعد میں پیدا ہوئے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی شہادت: اسرائیلیات میں ”یعقوب بن یوسف نجاز“ کی تالیف سے معلوم ہوتا ہے کہ ”بیر دوس“ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو قتل کیا تھا جبکہ مجوسی حضرت ایشوع (عیسیٰ) کو ڈھونڈنے آئے تھے۔ بیر دوس نے حضرت زکریا علیہ السلام سے ان کے بیٹے یوحنا (تین) کو بے رحمی سے ان کی طرف تل کی تھی اور اس کے خوف سے وہیں رہ پڑیں۔ چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے اٹنی ظاہری اور یہ کہا کہ وہ اپنی والدہ کے ہمراہ ہیں۔ بیر دوس نے آپ کے اس جواب کو وہ فی نہ سمجھ کر پہلے تو قتل کی اور اس کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کو شہید کر دیا اور پتھروں کے بعد خود بھی مر گیا۔ واللہ اعلم۔

حضرت مریم علیہا السلام کو بشارت: حضرت مریم علیہا السلام مسجد عبادت میں مصروف تھیں کہ اللہ جل شانہ نے انہیں وحایت سے سرفراز فرمایا۔ وہ نے ان کی نبوت کے بارے میں اختلاف کیا۔ اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ نبوت صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ کما قال ابو الحسن الاشعری اور اقلیقین کے دلائل ان کتابوں میں موجود ہیں۔ ان کے ذکر کرنے کی یہ جہت نہیں ہے۔ ہم کیف فشتوں نے حضرت مریم علیہا السلام و برزید کی بشارت دی کہ عادت نسائی کے واسطے کے واسطے تیرے ہاں رہا ہو اور وہ نبی ہوگا۔ حضرت مریم علیہا السلام اس سے تعجب ہوا تو فرشتوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس کے کرنے پر قادر ہے۔ حضرت مریم علیہا السلام یہ سن کر خاموش ہو گئیں اور انہوں نے بتوہین کیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ایک معجزہ ہے۔

یوسف نجاز (حضرت مریم علیہا السلام کا منگیتر): ”یعقوب بن یوسف نجاز“ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کی عمر اچھی آٹھ سال کی بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس سے پہلے ان کی والدہ ”دہ“ انتقال کر چکی تھیں۔ اور یہ بنی اسرائیل کے مذہب میں داخل تھا کہ جب کوئی عورت طریقہ ازدواج کو ناپسند کرتی تھی تو اس پر میکل کی مجاورت فرض ہو جاتی تھیں۔ اللہ جل شانہ نے یہ الہام فرمایا کہ قوم ہارون کو جمع کیا جائے اور حضرت مریم علیہا السلام ان کی طرف لوائی جائیں جس کے حصے کوئی نشانی ظاہر ہو یہ اس شخص کی زوجہ کے مشابہ ہوں گی۔ لیکن وہ ان سے حسب عادت نسائی تعلق پیدا نہیں کر سکے گا ”یوسف نجاز“ بھی اس مجمع میں تھا۔ اس کے عصا سے ایک سفید کھوڑا نکل کر اس کے سر پر بیٹھ گیا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے یوسف سے کہا کہ ”یہ تیری منگیتر ہے چنانچہ تو اس سے ساتھ میں بیوی کا تعلق پیدا کر سکے گا۔ یوسف یہ سن کر مجبور حضرت مریم علیہا السلام کو اپنے ہمراہ لے کر نہ صرف چلا گیا حضرت مریم علیہا السلام کی عمر اس وقت بارہ سال کی تھی یہ اپنے منگیتر کے ساتھ نہ صرف رہنے لگیں۔ ایک دن پانی لانے کے لئے چشمے پر گئیں وہاں پر ایک فرشتہ نے ظاہر ہو کر آپ سے باتیں کیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت دی جیسا کہ قرآن پاک سے واضح ہے اس کے بعد آپ بلا تعلق بشری حامد ہو گئیں اور حضرت زکریا علیہ السلام کے پاس بیت المقدس میں لیکن وہ ان کے پہنچنے سے پہلے انتقال کر

۱۔ تین بیویاں تھیں یہ نہایت سادہ زمانہ میں رہتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور دنیا کا سامان ان کی نظروں میں بالکل بچ تھا تحقیقی قول یہ ہے کہ انہیں زمین میں ہی نبوت مل گئی تھی جیسا کہ آیت کریمہ ”وہی علیہ السلام بقوۃ آئینہ الحکم صیاً سے ظاہر ہوتا ہے۔

چکے تھے۔ اس لئے حضرت مریم علیہا السلام دوبارہ مصرہ واپس آئیں۔ یوسف یہ حمل دیکھ کر سخت حیران ہوا اس نے اپنے منہ کو طمہ نچوں سے بال کر لیا۔ کیونکہ کانہوں نے اس سے بشری تعلق پیدا نہ کرنے کی شرط منوائی تھی۔ ❶

حضرت مریم علیہا السلام کو فرشتہ کی بشارت: حضرت مریم علیہا السلام نے یوسف کو اس واقعہ سے آگاہ کر دیا مگر اس کو ان کے ہاتھ پر یقین نہیں آیا۔ تب فرشتہ نے خواب میں کہا کہ یہ ”حمل روح القدس“ ہے۔ بتاتے ہیں کہ اپنے گھر میں لے کے چنانچہ یوسف وہاں سے بیدار ہوا۔ حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آیا اور تعظیماً اسے سجدہ کیا اور اپنے گھر لے گیا۔ انجیل متی میں یہ واقعہ یوں لکھا ہے کہ جب یوسف ❷ نے حضرت مریم علیہا السلام سے اپنی منگنی کی تو اس نے مریم علیہا السلام کو حاملہ پایا اس سے پہلے کہ وہ اس سے ہمبستر ہو ”یوسف“ نے بدنامی اور رسوائی کے خوف سے اسے چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر خداوند کریم کے فرشتے نے خواب میں آکر اس سے کہا کہ تو اسے قبول کر لے اور اسے اپنے پاس رکھنے سے مت ڈر کیونکہ جو اس سے پیدا ہوگا وہ ”روح القدس“ سے ہے۔ کیونکہ یوسف نیک اور سچا انسان تھا اس نے اس خواب کو سچا یقین کر لیا اور ہجرت یسوع علیہ السلام کے ہاں پیدا ہو گئے۔ انجیل۔

طبری کہتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام اور یوسف ابن یعقوب چچازاد بہن بھائی تھے۔ یہ دونوں بیت المقدس کی محاورت کرتے تھے اور ان رات وہیں رہتے تھے۔ قضائے حاجت کے علاوہ اور کسی وقت بیت المقدس سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ جس وقت ان کا پانی ختم ہو جاتا اس وقت قریب ترین جگہوں سے پانی لے جاتے تھے۔ ایک دن اتفاق سے حضرت مریم علیہا السلام پانی لینے کے لئے آئیں اور یوسف ان سے پیچھے رہ گیا۔ مریم پانی لینے کے لئے ایک گڑھے میں اتریں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسی وقت ظہر ہو کر کہا۔ اے امارسول ربك لاھب لك علاماً دكيا میں بے شک تیرے خدا کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تجھ کو ایک ہونہار بیٹا دوں۔

وہب ابن منبہ سے مروی ہے کہ جبرائیل نے مریم علیہا السلام کے پیڑوں میں چھونک دیا جس کا اثر رحم تک پہنچ گیا اور عیسیٰ کا منم رو گیا۔ یوسف نجار جو حضرت مریم علیہا السلام کا رشتہ دار تھا اور ان کے ساتھ ”انجیل صیہولان“ کی مسجد میں عبادت کر رہا تھا۔ یہ بیٹا حمل دیکھ کر رنجہ آیا اور اسے حمل سے سخت حیرانی ہوئی کیونکہ مریم علیہا السلام اس کی نظروں سے کسی وقت غائب نہیں ہوتی تھیں۔ اس نے اس بیٹے کو حمل کا سبب دریافت کیا تو مریم علیہا السلام نے قدرت باری کا حوالہ دیا۔ یوسف یہ سن کر خاموش ہو گیا اور اسی سرگرمی سے مسجد کی خدمت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس بیٹے کو حمل کی اطلاع ایسا (حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ) دہوئی اتفاق سے وہ بھی حاملہ تھیں اور حضرت یحییٰ بن زکریا کے منم مبارک میں تھے۔ ایسا نہ ہوا کہ میں دیکھتی ہوں کہ جو میرے حمل میں ہے وہ اسے سجدہ کرتا ہے جو مریم علیہا السلام کے پیٹ میں ہے۔ اس کے بعد یہودیوں کے خوف سے حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس سے جانے کا حکم ہوا چنانچہ یوسف انہیں اپنے ہمراہ لے کر راز کی طرف چلا مگر راستے میں دروازہ اٹھ ❸ اور وضع حمل ہو گیا یوسف انہیں گدھے پر سوار کر کے لایا اور لوگوں سے اس راز کو چھپا تا رہا یہاں تک کہ مدت تک بیٹا بارہ سال کے ہو گئے اور ان پر رات ظہر ہونے لگیں اور لوگوں میں یہ واقعات مشہور ہو گئے تب حضرت مریم علیہا السلام کو لے کر بیت المقدس آئیں یہاں ان کے معجزات ظہر ہونے سے یہ راز ان کے پاس آتے تھے اور اچھے ہو جاتے تھے۔ لوگ غیب کے حالات پوچھتے تھے۔

- ❶ مقدس متی نے حضرت مریم علیہا السلام سے بلا واسطہ عادت انسانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کو اپنی انجیل میں یوں تحریر کیا ہے کہ یسوع علیہ السلام کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام ”یوسف“ سے منسوب ہوئی اس سے پہلے کہ وہ ہمبستر ہو ”روح القدس“ سے حاملہ پائی گئی (پیدائش ۱۸) میں نہ بھاتے۔ (اس سے پہلے کہ وہ ہمبستر ہو) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شاید اجماعی حمل کے بعد حضرت مریم علیہا السلام ”یوسف“ سے ہمبستر ہوئی ہوں مگر مقدس متی نے حضرت مریم علیہا السلام کو مریمت فرمائی تھی اس کا التزام کیا اور شادی سے باز رہا۔ چنانچہ اسی خیال سے بعض علماء نے اس آیت (کہ اس سے پہلے کہ وہ ہمبستر ہوں) انجیل سے قطعاً انکار کیا ہے تاکہ حضرت مریم علیہا السلام کی دوشیزگی ثابت رہے۔ ❷ چونکہ مورخ نے مضامین انجیل سے اس کا ارادہ کر دیا ہے کہ وہ انجیل میں بتائے ہوئے شخصوں سے جو وہ ❸ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ”بیت المعم“ میں ہوئی تھی جو بیت المقدس سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ امام بیضاوی نے لکھا ہے کہ یہ زمانہ بڑی سردی کا تھا جبکہ سمجھو یہ غیہ سوکھی ہوتی ہیں اور معجزہ کے طور پر انہیں سمجھو دی گئیں۔ قصص الانبیاء (از عبد الوہاب نجار)۔

بیت اللحم کے لڑکوں کا قتل عام:۔ طبری سدی کی روایت سے لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مدینہ بیت المقدس کے قریب "مشرقی بیت اللحم" میں پیدا ہوئے تھے۔ مورخ جیسنی بن عمید کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا کے تین بیٹے کے بعد اور حکومت ہیردوس کے تیسویں سال اور اغشطش قیصر کے حکومت کے ۴۲ میں حضرت مسیح مدینہ پیدا ہوئے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ جب ہجرت مریم علیہا السلام یوسف سے منسوب ہوئیں تو وہ حمل کو چھپانے کے لئے بیت "بیت اللحم" چلی گئیں۔ اور وہیں آپ کا وضع حمل ہوا۔ اس کے بعد مجوس ۱ کے پچھوٹے (جن کو بادشاہ فرس) نے بھیجا تھا پوچھتے ہوئے ہیردوس کے پاس آئے کہ بڑا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے ہم اسے جدہ کرنے کے لئے آئے ہیں اور ہیردوس کے سامنے وہ سب باتیں ظاہر کر دیں جو کانہوں اور ماہرین علوم نجوم نے وادیت عیسیٰ مدینہ کی نشانیاں بتلائی تھیں اور یہ بھی کہ یہ بھی کہہ دیا تھا کہ مائیش دو سال ہوئے وہ بیت اللحم میں پیدا ہو چکا ہے۔ "اغشطش قیصر" نے جب یہ واقعہ مجوسیوں سے سنا تو اس نے ہیردوس سے پوچھا۔ ہیردوس نے اس واقعہ تصدیق کی اور بیت اللحم کے لڑکوں کو قتل کرانا شروع کر دیا۔ یوسف نجی رنجم ابی اس سے پہلے حضرت مسیح مدینہ اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کو لے کر مصر چلا گیا تھا اور وہیں بارہ سال تک ٹھہرا رہا اسی دوران حضرت مسیح کی کرامات ظاہر ہوئیں۔ پھر جب ہیردوس مر گیا جو حضرت مسیح کے قتل کی فکر میں تھا تو خدا کے الہام سے یوسف حضرت عیسیٰ مدینہ اور حضرت مریم علیہا السلام کو لے کر "ایلیا" واپس آیا غرض اس طرح خداوند کی پیش گوئی جو حضرت اشعیا کے معرفت ہوئی تھی میں نے تجھے مصر سے بلایا ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ مدینہ کی مصر روانگی اور واپسی:۔ یعقوب بن یوسف نجی کتاب میں لکھا ہے کہ جب یوسف نجی راز چھپانے کے لئے یروشلم سے نکل کر چلا تو راستے میں دردزہ اٹھا تو "بیت اللحم" میں پہنچ کر ایک غار میں وضع حمل ہوا اور بچے کا نام ایثوع رکھا۔ جب یہ دو برس کے ہوئے تو مشرق سے مجوسی آئے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ "ہیردوس" نے جناب مسیح مدینہ کے خوف سے "بیت اللحم" کے لڑکوں کو قتل کر دینا شروع کر دیا لیکن اس سے پہلے یوسف عیسیٰ مدینہ کو اور ان کی والدہ کو بالہام الہی مصر لے کر چلا گیا تھا۔

حضرت عیسیٰ مدینہ کے معجزے:۔ چنانچہ ۱۱ برس تک مصر میں رہا جب "ہیردوس" مر گیا تو فرشتے نے خواب میں کہا کہ ایسی حکم دیا۔ چنانچہ یوسف مصر سے واپس کرنا صرہ میں ٹھہرایا اور یہیں حضرت مسیح مدینہ کے معجزات مثلاً احیاء موتی (مردوں کا زندہ کرنا) اور کوڑھیوں کا اچھا کرنا اور چڑیوں کو پیدا کرنا ظاہر ہونے لگے۔ اس کے بعد "یوحنا معتمد" (حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام) بیان سے آئے تو بہ کا اعلان کر دیا لوگوں کو دین کی طرف بلایا پھر حضرت مسیح مدینہ ناصرہ سے آئے اور یوحنا سے اردن کے کنارے ملاقات کی "یوحنا" نے انہیں اصطباغ (بسمہ) دیا وہ اس وقت میں تیس سال کے تھے اس کے بعد جنگلوں کی طرف نکل گئے اور عبادت اور نماز اور رہبانیت میں مصروف ہو گئے اور اپنے ان بارہ تلامذہ کو منتخب کیا (۱) سمعان پطرس (شمعون بن یونان) (۲) اندراوس (اندراہ) (۳) یعقوب بن زبدی (۴) (۵) یوحنا بن زبدی (۶) فیلیس (فب) (۷) بزوماوس (برہلمی) (۸) توما (تہوماہ) (۹) متی باجدار (۱۰) یعقوب ابن صلفا (الشی) (۱۱) تداوس (لبی عرف تہدی) (۱۲) سمعان القانی (شمعون الکنعانی) (۱۳) یہوذا الاسخریوطی (یہوذا لیشکر بولی)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات:۔ کچھ عرصہ کے بعد ہیردوس ثانی نے حضرت یوحنا (حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام) کو گرفتار کر کے شہید کر دیا اور ان نابلس میں دفن کر دیا گیا۔ اور حضرت مسیح نماز، روزہ، اور تمام قربانیوں کی تعلیم دینے لگے بعض اشیاء کو حلال اور بعض کو حرام کیا۔ جب ان پر انجیل مانا ہوئی اور ان سے خوارق عادت اور معجزات ظاہر ہو چکے تو ان کا ذرا اطراف و جوانب میں پھیل گیا اور اکثر بنی اسرائیل ان کی پیروی کرنے لگے۔

یہودی سرداروں کی مخالفت:۔ یہودی سردار جو دنیا کی کشتیوں میں مبتلا ہو کر "دینی امور" کو چھوڑ بیٹھے تھے حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کرنے کا آپس میں مشورہ کرنے لگے حضرت مسیح مدینہ نے اپنے حواریوں کو جمع کر کے سب کو رات بھر اپنے پاس رکھا اور وعظ کے دوران یہ فرمایا کہ بے شک تم میں

۱ جس غلط کا ترجمہ اس مقام پر "مجوس" کیا ہے انگریزی ترجمہ ہاں "ویزمن" کا لفظ ہے جس کے معنی دانا آدمی کے ہیں اور رومی لفظ "مسی" ہے جس کے معنی "مجوس" لکھا ہے مگر حقیقت وہ لوگ جو آئے تھے "مجوسی" نہ تھے بلکہ قدیم حکماء کے فرقے سے تھے جو "حکمت و نجوم بیت" میں کامل اور اپنے مذہب میں مقتد اور پیشوا سمجھے جاتے تھے۔

سے بعض میرا انکار کریں گے۔ اس سے پہلے کہ مرغ تین آواز دے تم میں سے ایک شخص مجھے معمولی قیمت پر فروخت کو کھائے گا۔ اس کے بعد تم مجھ سے جدا ہو جاؤ گے۔ یہودی چونکہ آپ کی تلاش میں تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری: اتفاق سے یہود کو شمعون حواری رانستے میں مل گئے چنانچہ یہودیوں نے انہیں گرفتار کر لیا انہوں نے مسیح علیہ السلام کی پیروی سے انکار کیا تو یہودیوں نے انہیں چھوڑ دیا اس کے بعد ”یہود الاسخریوطی“ نے تیس درہم لے کر حضرت مسیح علیہ السلام کا پتہ بتا کر اس مکان تک پہنچا دیا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام رات کو رہتے تھے۔ یہودی انہیں گرفتار کر کے ”فلاطش“ (قیصر کے کمانڈر) کے پاس لے گئے اور ایک روم کا بنوں دروازوں کا بلایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے دین کو برباد کر رہا ہے اور ہمارے اسلاف کو برا کہتا ہے اور حکومت و سلطنت کا دعویدار ہے تم اس کو قتل کر دو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم: مگر فلاطش نے یہ سن کر خاموشی اختیار کر لی۔ چنانچہ رؤسا یہود چلا کر کہنے لگے ”اگر تو ہماری خواہش کے مطابق ایسوع کو قتل نہیں کریگا تو ہم اس کی اطلاع قیصر کے دربار میں کر دیں گے“ فلاطش نے یہ سن کر گھبرا گیا اور اس نے ان کے قتل کا حکم دے دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے پہلے حواریوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ یہود کو میرے بارے میں شبہ ہوگا۔

مصلوب حضرت عیسیٰ علیہ السلام: چنانچہ ایسا ہی ہوا ”یہود“ نے انہیں اپنی دانست میں قتل کر دیا اور سولی دے دی اور سات دن تک سوں پر رکھا۔ حضرت مریم عیساہا سلام روتی ہوئی صلیب کے پاس آئیں حضرت عیسیٰ علیہا السلام بھی وہاں آئے اور رونے کی وجہ دریافت کی تو مریم نے کہا کہ مجھے تمہاری حالت پر رونا آرہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اللہ جل شانہ نے مجھے اٹھالیا ہے اور مجھے بالکل کوئی تکلیف نہیں پہنچی، دریا ایک بات ہے کہ جس میں انہیں شبہ واقعہ ہو گیا ہے آپ میرے حواریوں سے فلاں جگہ پر ملنے کے لئے فرما دیجئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حواریوں کو ہدایت: چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مقررہ جگہ پر ملنے کے لئے گئے آپ نے ان سب کو اس پاس کے علاقوں میں تبلیغ احکام الہی کے لئے مقرر فرمایا ①۔ جیسا کہ اس سے پہلے مقرر کر چکے تھے علماء نصاریٰ کا یہ خیال ہے کہ حواریوں میں سے رومہ کی طرف پطرس کو روانہ کیا اور تالبعین میں سے پولس (پولوس) کو ان کے ہمراہ کر دیا اور سودان (حبشہ) اور اس کے مضافات میں ”متی با جدار“ کو اور اندرواس کو بابل میں اور مشرق میں تو ما کو اور ملک افریقہ کی طرف ”قیلیس“ کو اور افسوس (افسوس) (اصحاب کہف) کے شہر اور یروشلم میں ”یوحنا“ کو اور ممک عرب و حجاز میں ”برتولوماس“ کو اور سرزمین برقعہ و بربر میں شمعون القنانی کو مقرر کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری: ابن اسحاق کہتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد یہودیوں نے باقی حواریوں کو مستان شروع کر دیا اور انہیں ایذا پہنچانے لگے۔ رفتہ رفتہ یہ خبر قیصر کے کانوں تک پہنچی۔ سپہ سالر فلاطش نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزات اور حالت ان کے ساتھ یہودیوں کی شرارت اور کینہ اور حضرت یوحنا کے قتل کے واقعات لکھ کر بھیجے، قیصر نے فلاطش کو اس فعل سے یہود کو باز رکھنے کی سخت تاکید کی اغرض حواریان مسیح ان علاقوں میں چلے گئے جن کی جانب حضرت مسیح علیہ السلام نے انہیں بھیجا تھا۔ چنانچہ بعض لوگوں نے ان کی تصدیق کی اور دین مسیح میں داخل ہو گئے اور بعض نے نہیں جھنڈیا۔ یعقوب بن زبدی رومہ گئے مگر ان کو ”غالیوس قیصر“ نے قتل کر دیا۔ اور شمعون کو قید کر دیا پھر پچھ عرصہ کے بعد چھوڑ دیا چنانچہ وہ اٹھا کھینچے گئے۔ اس کے بعد فلودیش قیصر کے دور میں پھر رومہ میں آئے۔ اکثر رومیوں نے ان کی اتباع کر لی اور بعض قیصروں کی بیویاں ان پر ایمان لائیں شمعون کے کہنے سے قدس شریف آئیں اور صلیب کی لکڑی جس پر حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب دی گئی تھی مزبلہ سے نکالا اور اسے ریشم وغیرہ میں لپیٹ کر روم لے گئیں۔

انجیل کی تصنیف پطرس اور پولوس جنہیں حضرت مسیح علیہ السلام نے رومہ کی طرف بھیجا تھا دونوں رومہ جا کر کھبرے و ردین عیسویں کی تعلیم دیتے

① میرا خیال یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صرف یہودیوں کو نصیحت کی اور یہودیوں کے سوا اور کسی کو نہیں سمجھایا اور بحالت اپنے شاگردوں کو سوائے یہودیوں کے کسی کو نصیحت کرنے کو نہیں فرمایا جیسا کہ آیت ۲۶، ۱۹، باب ۱۱۵ اعمال متی سے ثابت ہوتا ہے لیکن بعد کو آپ کے حواری اطراف و جوانب میں گئے اور اکثر قومیں حضرت پر ایمان لیں۔

رہے وہیں پطرس ① نے رومی زبان میں انجیل لکھی اور اے شاگرد ”مرقس“ کی طرف منسوب کی اور بیت المقدس میں ”متی“ ② نے اپنی انجیل عبرانی زبان میں لکھی۔ ”لوقا“ ③ نے انجیل ”رومہ“ میں لکھ کر اکابر روم کے پاس بھیجی۔ اور یوحنا بن زبدي ④ نے رومہ میں انجیل لکھی۔

شریعت عیسوی کی تدوین:۔۔۔۔۔ اس کے بعد حواریوں اور ان کے رسولوں کا ایک جلسہ ۶۰ء میں ہوا اور انہوں نے باجماع اتفاقاً اپنے دین کے لئے قوانین شرعیہ بنائے اور اسے ”فلیپس“ پطرس کے شاگرد کی رائے سے مرتب کیا ان کی پرانی کتابوں میں سے یہ کتابیں ہیں۔ تورات پانچ اسفار۔ کتاب یوشع بن نون۔ کتاب القضاۃ۔ کتاب راعوث۔ کتاب یہوذا۔ اسفار الملوک (چار کتابیں) سفر بنیامین۔ سفر لمقب سین (تین کتابیں) کتاب عزیز الامام، کتاب اشیر، کتاب حصہ ہامان، کتاب ایوب صدیق، عزامیر داؤد النبی، کتاب سلیمان ابن داؤد (پانچ) نبوات الانبیاء الصغار و الکبار (سولہ کتابیں) کتاب یثوع بن شارخ اور کتب جدید (یہ ہیں چاروں انجیلیں) کتاب القتیلیقون (سات رسائل) کتاب بولس (چودہ رسائل) ایپیس (یعنی رسولوں کے قصے جسے اقلیمد کہتے ہیں) آٹھ کتابیں جس میں رسولوں کے احکام نو ابی کا ذکر ہے کتاب النصاری الکباران بطرقہ کے نام جو مقررہ علاقوں میں دین مسیح علیہ السلام کی تعلیم دے رہے تھے۔ جیسا کہ رومہ میں پطرس حواری تھے۔ جنہیں حضرت مسیح علیہ السلام نے اس طرف روانہ کیا تھا۔ اور بیت المقدس میں یعقوب نجرا اور اسکندر یہ میں پطرس کا شاگرد مرقس اور بزنطیہ (قطنطیہ) میں اندراس وغیرہ تھے۔

بطریق کا تعارف:۔۔۔۔۔ اس دین و مذہب کے مالک جو ان کے مراسم مذہبی کو قائم رکھنے والا ہوتا ہے۔ ”بطریق“ کہتے ہیں وہی ان کی ملت کا سردار اور حضرت مسیح علیہ السلام کا خلیفہ مانا جاتا ہے وہی اپنے نائبین اور خلفاء کو اس پاس اور ممالک بعیدہ میں دین مسیح کی تبلیغ کے لئے روانہ کرتا اور یہ لوگ

① ”پطرس حوری“ جن کو گریزی میں ”سائین“ کہتے ہیں یسڈا کے رہنے والے تھے سب سے پہلے یہی مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور پھر انہوں نے ہی سب سے پہلے ”مسیح علیہ السلام“ کا انکار کیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے آخری وقت میں یروشلم جاتے ہوئے پطرس سے کہا تھا۔ اے شیطان مجھ سے دور ہو جا تو میرے لئے ٹھوکر ہے کیونکہ تو خدا کی نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کی فکر کرتا ہے اور پھر فرمایا تھا کہ جو میرا انکار کرے گا میں اس کا پناہ پاپ (خدا) کے سامنے انکار کروں گا چنانچہ انہوں نے اس وقت صلیب کے خوف سے یہود کے سامنے حضرت مسیح علیہ السلام کی شاگردی سے تین بار انکار کیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی موجودگی میں پطرس نے زیادتی کی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے بعد سخت مخالفت کی ان کے حکم کے برخلاف ”غیر بنی اسرائیل“ کو ملت مسیح علیہ السلام کی دعوت دی اور یہ بات بتائی کہ مجھے مکافدہ ہوا ہے ”اور روح القدس“ نے ہدایت کی ہے چنانچہ ہی بنا پر اور ”د“ کریمیا ”و“ لوں کو عیسائی بنایا (سیت ۷ باب ۱۰) ہم اعلان کیا اور یہ ایسی مخالفت تھی کہ اس سے مختونوں کو حیرت ہوئی کہ غیر مختون پر روح القدس کی عنایت ہوگئی۔ اس دن سے غیر تو میں بھی عیسائی بننے لگیں اور اب تک یہی عمل انجیل کے خلاف عیسائیوں میں جاری ہے اور ان کے بانی یہی پطرس ہیں جب ان کا یہ حال ہے تو ان کی انجیل کا کیا اعتبار رہا۔

② متی کی انجیل کے بارے میں اختلاف ہے اکثر مقتدین مسیح علماء کا یہ قول ہے کہ یہ انجیل عبرانی میں لکھی گئی تھی جواب موجود نہیں ہے اور یونانی میں اس کا ترجمہ ہوا ہے۔ متاخرین مسیح علماء کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ انجیل دراصل عبرانی میں لکھی گئی اور یونانی انجیل ”اصل عبرانی“ کا ترجمہ ہے۔ مگر ترجمہ کے بارے میں معلوم نہیں کہ کون تھا اور کب درکہاں اس کا ترجمہ ہوا۔ اس انجیل کی تالیف کے وقت میں بڑا اختلاف ہے اس کی تالیف کا کوئی وقت معلوم نہیں ہوتا بہر کیف یہ سن ۳۷، ۳۸، ۴۱، ۴۲، ۴۸، ۶۱، ۶۲، ۶۳ یا ۶۴ عیسویں میں دئی۔ فاسٹن جو چوتھی صدی کے آخر میں تھا اور پردیسر بازرجمنی کہتا ہے کہ یہ انجیل متی کی تصنیف نہیں اس کے علاوہ باب آیت ۹ (یسرغ نے وہاں آگے بڑھ کر متی نامی ایک شخص کو بھسول کی چوکی پر بیٹھ دیکھا اور اس سے کہا کہ میرے پیچھے آ جا اور وہ اس کے پیچھے چل دیا خود گواہی دیتی ہے کہ ”متی“ کی تصنیف نہیں ہے۔

③ (لوقا) ”لوقا“ مصنف انجیل ثالث پولس کا شاگرد ہے ”پولس مقدس“ کا حال یہ ہے کہ وہ عروج و درخس مسیح تک حضرت عیسیٰ سے بڑی دشمنی رکھتا تھا اور لوگوں کو ان کے خلاف ابھارتا رہتا تھا مگر عروج و درخس مسیح علیہ السلام کے بعد وہ خود پر نزول روح القدس کا دعویٰ کر کے اور عیسائی بن کر حواریوں سے جا ملا ان بے چاروں نے اس کے شر سے بچنے کے لئے اسے قبول کر لیا یہ شخص اسرائیلی نہ تھا اس نے شریعت موسیٰ علیہ السلام کو بالکل ہی مٹا دیا اور صاف حکم دے دیا کہ اگر قانون چونکہ کمزور تھا اس لئے اٹھ گیا (آیت ۱۸ باب خط عبرانی) اور پاکوں سے سب کچھ پاک ہے (سیت ۱۲ باب چہارم) اور جو ناپاک جانتا ہے اس کے لئے ناپاک ہے چنانچہ جس کے استاد کا یہ حال ہوا اس کے شاگردوں کا کیا ہو چھٹا۔

④ یوحنا بن زبدي حوری کا تصنیف انجیل کا زمانہ بھی نہایت مجہول ہے بلکہ آیت ۲۲ باب ۲۱ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ”یوحنا“ کی تصنیف نہیں ہے ”اسڈن“ اپنی کتاب میں بتاتا ہے کہ بیشک انجیل یوحنا ”مدرسہ اسکندریہ“ کے کسی طالب علم نے لکھی ہے اور ”ہارنصاحب“ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ”فرقد الوجین“ نے جو دوسری صدی میں تھا اس انجیل میں ”یوحنا“ کی دوسری تصنیف سے انکار کیا ہے ان کے علاوہ عیسائیوں کے جو فرقے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی کے منکر ہیں وہ سب ان کے منکر ہوں گے اور اس کو محرف بتائیں گے۔ ”یوحنا“ کی ”سٹیکٹ“ ہے۔ اور جناب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدائی کے منکر ہیں وہ سب ان کے منکر ہوں گے اور اس کو محرف بتائیں گے۔ کیونکہ اسی میں مسئلہ ”سٹیکٹ“ ہے۔ ”یوحنا“ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چور اور ڈاکو کہا گیا ہے (آیت بائبل انجیل باب ۱۰ انجیل یوحنا) حالانکہ حواریان مسیح علیہ السلام میں سے کوئی شخص اس بات کا قائل نہ تھا

اسقف نہیں رہا۔ یہاں تک کہ ”وہس“ گیارہواں ”اسقف“ اساقفہ اسکندریہ سے مصر آیا۔

بطریق رومہ (پوپ): چونکہ ”اساقفہ“ بطریق کوآبا اور قسوس ”اساقفہ“ کو ”ابا“ کہتے ہیں اس وجہ سے نام ”اب“ مشتق ہے سمجھ کر فرق کرنے کے لئے بطریق اسکندریہ کے لئے ”بابا“ (پوپ) کا نام مختص کیا گیا اور وہ اسی نام سے مشہور ہو گیا کچھ عرصہ کے بعد یہ لقب بطریق رومہ کو دیا گیا کیونکہ وہ رسول مسیح علیہ السلام اور بڑے حواری پطرس کا قائم مقام تھا۔ چنانچہ رومہ کا بطریق اس وقت تک اسی لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

پطرس کا قتل: پھر ”فلودیش قیصر“ کے مرنے کے بعد ”نیرون قیصر“ تخت نشین ہوا اس نے پطرس (حواریوں کے سردار) کو پطرس قتل کر دیا اور پطرس کے بجائے رومہ میں ”ارنوس“ کو مقرر کیا اور ”مقس“ انجیلی پطرس کا شاگرد جو اسکندریہ میں سات سال سے دین مسمیٰ کی دعوت دے رہا تھا اسے بھی قتل کر کے ”صینیٹا“ کو متعین کر دیا یہی حواریوں کے بعد سب سے پہلا بطریق بنا۔ نیرون ہی کے عہد حکومت میں یہود نے یعقوب نجار کا قتل بیت المقدس پر اچانک حملہ کر عہد شکنی کی تھی اور صلیب کو ایک مزبد میں دفن کر دیا تھا۔ ہیلانہ (قسطنطین کی ماں) نے اسے کالاجیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ”نیرون قیصر“ نے یعقوب نجار کی جگہ اس کے چچا زاد بھائی شمعون بن کبانا کو بیت المقدس کا نائب بطریق مقرر کیا اس کے بعد قیصر نیرون میں دین و ملت کے اختیار کرنے اور چھوڑنے میں اختلاف پیدا ہو گیا۔

قسطنطین کا قبول عیسائیت: یہاں تک ”قسطنطین“ قسطنطنیہ کے بانی کا زمانہ آیا اور اس کی ماں ہیلانہ نے قسطنطین سے ۳۲ ق میں دین مسیحی اختیار کی اور صلیب کی جگہ پر آئی اور اس لکڑی کا معبود کیا جس پر یہود کے بقول حضرت مسیح علیہ السلام منصوب ہوئے تھے دونوں نے بتایا کہ صلیب فداں جگہ پر دفن ہے۔ وہاں پر ان دنوں شہر بھر کا کوڑا کرکٹ اور مردار جانور پھینکے جاتے ہیں۔ ہیلانہ نے اس لکڑی کو نکلوا کر اسے دھوا یا اور عطریات سے معطر کر کے ریشم اور زردوزی کپڑوں میں لپیٹ کر تہہ فاسی مقام پر نصب کر کے ایک کلیسا بنائی۔ خواہ یہ۔

بنی اسرائیل کی مسجد کا انہدام: اس خیال سے کہ یہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر ہے اور وہی مقام ”آب قدامہ“ کے نام سے مشہور ہے اور نے مسجد بنی اسرائیل کو مسمار کر کے حکم دے دیا کہ ”صحرا“ میں جس پر قبہ بنا ہوا ہے اور جو یہود کا قبلہ ہے شہر کا کوڑا کرکٹ اور مردار جانور پھینکے جائیں۔ چنانچہ ایسے ہی ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ سیدنا عمر ابن خطابؓ نے فتح بیت المقدس کے بعد اسے پاک و صاف کرایا۔ مورخین نے وراثت مسیح سے صلیب نکالے جانے تک کے وقت کو تین سو اٹھائیس سال بیان کئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

عیسائیت میں تثلیث کا آغاز

ایک مدت تک عیسائی اور ان کے ”بطریق“ اور اساقفہ دین مسیحی کے قائم رکھنے پر اسی طرح قائم رہے جیسا کہ حواریوں نے قوانین اور عقائد ادا کیا مذہبی قائم کئے تھے۔ اس کے بعد ان کے عقائد میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور شریعت اور احکام کی پابندی سے بالکل علیحدہ سوئے ”تثلیث“ سے قائل ہو گئے حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری (العیاذ باللہ) ایسے نہ تھے اور اس خطی کی وجہ حضرت مسیح علیہ السلام کا خدائی کلام ہے۔ کیونکہ عیسائیوں نے اسے تاویل نہیں کی اور نہ اس کے معنی سمجھ سکے۔ مثلاً عیسائی گمن کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب کے وقت فرمایا تھا کہ میں اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جا رہا ہوں یا یہ فرمایا۔ تھا کہ تم ایسی نیکیاں کرو تا کہ اپنے آسمانی باپ کے بیٹے بن جاؤ یہ کہ انجیل میں بحق مسیح ابن الوحید (اٹکو تا بیٹا) کہا گیا۔ جس بنا پر شمعون نے حضرت مسیح علیہ السلام کو حقیقتاً اللہ کا بیٹا مان لیا چنانچہ جب کہ ظاہری الفاظ سے یہ بات مان لی گئی تو عیسائیوں نے یہ کہا کہ عیسیٰ ابن مریم عیسیٰ السلام قدیمی باپ سے پیدا ہوئے ہیں اور اس کا اتصال مریم علیہا السلام کے ساتھ ایک روح کے ذریعے ہوا ہے جو کہ مسیح کے جسم میں حلول کر گئی تھی۔ چنانچہ جسم اور روح کے مجموعہ کا نام بیٹا ہوا اور وہ ناسوت ”کلی قدیم ازلی“ ہے اور مریم سے ازلی خدا پیدا ہوا قتل ”صلیب“ مریم سے ہوئے اور ان دونوں کو وہ ”ناسوت“ اور ”لاہوت“ سے جبر کرتے ہیں۔ ایک مدت تک عیسائی اس عقیدے کا معتقد رہے۔

بدعات کا آغاز ❶۔ کچھ عرصہ کے بعد ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ”نصرانیت“ میں طرح طرح کی بدعات ظاہر ہونے لگیں اور ان کے اقوال کفریہ روز بروز بڑھتے گئے ان میں ابن والقیان بہت ہی سخت اور تند مزاج تھا۔ اس قفہ اور بطارقہ اپنے مقلدین سے ان خیالات کو دور کرتے رہے یہاں تک کہ ”یونس شمیصی“ انطاکیہ کا بطریق قیسہ افادوش کی حکومت کے دور کے بعد ظاہر ہو کر خدا کے یکتا کی وحدانیت کا قائل ہو اس نے کلمہ اور روضہ کا انکار کیا ایک گروہ نے اس کی پیروی کر لی مگر جب وہ مر گیا تو ”اسقفہ“ نے پھر اپنے قول کی طرف رجوع کر لیا اور اس کے مذہب کو چھوڑ کر اسی تذبذب کی حالت میں قسطنطین ❷ بن قسطنطین کے زمانے تک رہے اس کے عہد حکومت میں ”اسکندروس“ (الکزنڈر) اسکندریہ کا بطریق تھا اور اریوش (اریس) اس گرجے کا ایک عہدے دار (اسقف) تھا وہ اس بات کا قائل تھا کہ بیٹا باپ سے بالکل جدا ہے بلکہ وہ خدا کی مخلوق ت میں سے ہے۔ اور حادث ہے اور اس نے ازلی باپ کی پردگی سے مخلوق کو پیدا کیا ہے اس لئے ازلی باپ پہلے ملت اور ازلی ہے اور بیٹا اصلیت اور درجے میں اس سے کمتر اور حادث (نیا پیدا) ہے اور اسی کے ذریعے سے بیٹے نے ساری دنیا کو پیدا کیا ہے۔

عیسائی علماء کا پہلا اعتقادی اجلاس اسکندریہ ”ڈس“ نے اس رائے سے سختی اور ایک شنی خطاطراف و جوانب کے ”اسقفہ“ کو بھیجا ان لوگوں نے قیصر قسطنطین کو اس کا مذہب مقرر کیا چنانچہ اس کے حکم سے قیصر کے انیسویں سال مطابق ۳۳۵ء میں کونسل منعقد ہوئی دور دراز ممالک سے علماء مسیحی بحث و مینظرہ کے لئے آئے۔ اس کونسل میں ”اریوش“ کی رائے کو رد کر دیا گیا اور اسکندروس کی رائے کو کہ بیٹا (عیسیٰ بیٹا) باپ کی اصیت کے برابر ہے قیسہ قسطنطین نے تسلیم کر کے ”اریوش“ کی تکفیر کی اجازت دے دی اور اسے گرجے میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔ اسی مجمع میں ”اسکندروس“ کی خواہش کے مطابق ۱۱ مذاہن سوچا میں رجول کے عہدے داروں کی موجودگی میں ایک محضہ لکھا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ سارے عیسائی اس کونسل کے ٹھہرائے ہوئے اعتقاد کے معتقد ہوں۔

بنسقیہ (نیکس) میں کونسل کا انعقاد۔ یہ کونسل شہر بنسقیہ (نیکس) میں منعقد ہوئی تھی اسی لئے اسے مجمع ”بنسقیہ“ کہتے ہیں اس کونسل کے

❶ عیسائی مورخ اس کے قائل ہیں کہ شروع سے عیسائی تثلیث کے قائل چلے آ رہے ہیں اور باپ اور بیٹے اور روح القدس تینوں کو خدا مانتے رہے ہیں اور اب تک اس فرقہ کو ”یتھوٹک“ کہتے ہیں یعنی ”عام مذہب“ لیکن مسلمان مورخ اس کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ قدامت عیسائی خدا کی ”وحدت“ کے قائل تھے تثلیث کا مسند تیسری یا چوتھی صدی میں رواج پزیر ہوا مگر میرے نزدیک پہلی صدی میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں اختلاف شروع ہوا ہے گو اس کا اثر اس وقت کچھ نہ ہوا کیونکہ ان کی پیدائش اور خلقت کی ہی تھی جس سے اختلاف کا ہونا ضروری تھا جو شخص اس کی ظاہری صورت کو دیکھتا تھا وہ یقین کرتا تھا کہ وہ انسان، رسول اللہ اور ابن مریم ہیں اور جو نہیں کرتا تھا کہ یہ بغیر ظاہری سبب کے پیدا ہوئے ہیں اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں تو وہ کہاں تھا ہے کہ یہ اللہ اور ابن اللہ ہیں اگرچہ عیسائی بھی اس کے قائل ہیں کہ پہلی صدی میں ”عیسائیوں“ کا ایک ایسا فرقہ تھا جو مسیح علیہ السلام کو نہ حقیقتاً انسان جانتا تھا بلکہ خدا کا بیٹا یعنی روح اللہ اور پیغمبر رسول اللہ کہتا تھا۔ اسماعیل ابولقد نے اس فرقہ کا نام تاریخ میں ”ماناتھ“ لکھا ہے۔ ❷ شہنشاہ قسطنطین (کانستین) چوتھی صدی عیسوی میں گزرا ہے اور اس سے پہلے ہی عیسائیت میں محضے پھیل چکے تھے۔ چنانچہ پہلی صدی میں عیسائیوں کا ایک فرقہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ”الواہیت“ کا قائل نہ تھا۔ بلکہ وہ انیس خدا کا پیغمبر جانتا تھا اور توریت کے اہم کام کی پابندی کرتا تھا دوسرے فرقے عیسائی مورخ کیقول کے مطابق تثلیث کے قائل تھے مگر پہلے فرقے والے اس صدی میں یہ بلکہ دوسری صدی تک رہے تھے۔ ❸ بنسقیہ کے دوسری صدی میں ایک فرقہ قطرین کے نام سے مشہور ہوا مگر درحقیقت یہ کسی فرقے کا نام نہیں تھا بلکہ جنہیں یونانی عیسائی کہتے تھے انہیں یہودی عقارت سے ”ظاہرین“ یعنی ناصری یا نصرانی کہتے تھے یہ فرقہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ”روح اللہ اور سنواری“ کے پینت سے پیدا ہونے کا یقین کرتا تھا۔ اور شریعت موسوی کے احکام ایک اعتدالی حالت میں پورے کرتا تھا اسی صدی میں ایک اور فرقہ ”لوائیٹس“ سرناوا کا ایک اور ”سپلیٹس“ کا پیر تھا یہاں فرقہ اس بات کا قائل تھا کہ خدا ایک ہے جو پاک کہلاتا ہے وہ ایک آدمی میں عیسیٰ اور بیٹا پکارا جاتا ہے حلوں کر گیا ہے دوسرا فرقہ کہتا تھا کہ خدا کی ”واہیت“ کا ایک حصہ الگ ہو کر انسان یعنی ”خدا کے بیٹے“ میں آگیا اور ”روح القدس“ الہیت کا ایک ویسا ہی جز ہے تیسری صدی میں یہ فرقہ ”یوڈوٹیس“ کی پیروی کرتا تھا اس کا یہ اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پید ہونے سے پہلے اس کا خدا کے سو کوئی وجود تھا مگر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ایک روح خود خدا سے نکل ان میں آئی چنانچہ وہ خدا کا ہی ایک جز بن گئی۔ اسی صدی میں ایک اور فرقہ پیدا ہوا جو یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ بیٹا اور ”روح القدس“ خدا میں اس طرح تھے جیسے انسان میں عقل اور قوت محرکہ چونکہ عیسیٰ علیہ السلام صرف آدمی پیدا ہوئے تھے مگر ان میں باپ کی ذاتی اتر آئی تھی اس جب سے ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہہ سکیں۔ غرض کہ ان تین صدیوں میں ”تثلیث“ کے باب میں کوئی ”تصفیہ“ نہیں ہوا تھا اس لئے چوتھی صدی کے شروع میں بہت جھگڑا اٹھا اور ”الکزنڈر“ اسب اسکندریہ اور اریس جو اس گرجے کا عہدے دار تھا آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہو گئے اور اسی فیصلے کے لئے ۳۳۵ء میں شہنشاہ کانستین نے مقام نیکس واقع ”سبیا“ میں ایک کونسل منعقد کرنے کا حکم دیا۔

صدر انجمن "اسکندروس بطریق اسکندریہ اور "اساتیس" بطریق اطاکیہ اور "فکاریوس" اسقف بیت المقدس تھے۔ "سسطوس" بطریق رومہ نہیں آیا تھا اس نے اپنی طرف سے ایک "قسیس" کو بھیج دیا تھا۔ قیصر قسطنطین "اسکندروس" کی اس کاروائی سے بہت خوش ہو کر اپنی خوشنودی کی طرح ظاہر کی کہ اسے اپنی ایک "انگوٹھی" اور ایک تلوار عطا کر دی۔

کونسل کا متفقہ عقیدہ وہ متفقہ عقیدہ جو اس کونسل میں طے پایا تھا جس کی بدولت "اریوس" کو گرجے نہیں بلکہ شہر سے بھی نکال دیا تھا اور جس کو عبد کدریم شہرستانی اپنی کتاب "المملک والنحل" میں اور ابن عمید مورخ نصاریٰ نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے۔

نؤمن بالله الواحد الاله مالک کل شیء و صانع مایری وما لا یری وبالبین الوحید الیسرع المسیح الاله ذکر الخلاق کلها و لیس بمصنوع الاله حق جوهر ایہ الذی بیدہ اتقنت العوالم و کل شیء الادی من اجل خلاننا بعث العوالم و کل شیء الذی نزل من السماء والتجل من روح القدس و ولد صلب البتول و صلب ایام فلاطوس و دفن ثم قام فی الیوم الثالث و صعد الی السماء و جلس علی یمن بیہ و هو مستعد للجمی قارة اخرى بالقضاء بین الاحیاء والاموات ونؤمن بروح الحق الذی من ایہ و بعمودیه واحده الغفران الخطایا والجماله قدسیه جائلیقه والقیام ابداننا بالخیوة الدایمة ابد لا بدین

ایمان لاتے ہیں لاتے ہیں ہم ایسے اللہ پر جو کیلایا یکتاب ہے مالک ہے ہر شے کا اور بنانے والا ہے ان چیزوں کا جو دیکھی جاتیں اور (ایمان لاتے ہیں ہم) اکلوتے بیٹے الیشوع مسیح خدا کے بیٹے پر جو تمام خلائق سے بہتر ہے اور مصنوع نہیں ہے سچا خدا ہے پیدا ہو ہے اپنے باپ کے جوہر سے جس کے قبضہ میں سارا عالم ہے اور تمام چیزیں ہیں۔ یہ وہ ہے جس نے ہمارے لئے اور ہماری نجات کیسے دنیا اور ہر چیز کو پیدا کیا۔ وہ ایسا ہے کہ اس نے آسمان سے نزول فرمایا اور مجسم ہوا اور روح القدس سے اور پیدا ہوا مریم بتول کے ظن سے در زمانہ فطوس میں صلیب پر چڑھایا گیا اور دفن کر دیا گیا۔ پھر تیسرے روز اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا اور اپنے باپ کے دائیں جانب بیٹھا ہے اور وہ دوبارہ زندوں اور مردوں میں حکم کرنے اور آنے کے لئے تیار ہے اور ایمان لاتے ہیں ایک عمودیه (صلیب) پر گناہوں کی بخشش کے لئے اور جماعت قدسیہ مسیحہ جائلیقه اور (ایمان لاتے ہیں) اپنے بدنوں کے ابدال آباد تک بزریعہ دائم زندگی قائم رہنے پر۔

یہ پہلی کونسل تھی اسے جلسہ نیقیہ کہتے ہیں۔ اس سے اشارۃ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ "حشراہاد" کے قائل تھے حالانکہ بعیسائی اس کے مخالف ہیں اور وہ لوگ باتفاق "حشراوح" کے معتقد ہیں اور اس عقیدہ کو "امانت" کے نام سے کرتے ہیں۔ اس عقیدے کے ساتھ شرعی قوانین بھی وضع کئے گئے تھے اور وہ اسے "ہمایوں" کہتے تھے۔

اسا قفقہ کے اجتماع کا حکم:..... "اسکندروس" بطریق کونسل کے پانچ مہینے بعد مر گیا اور جب "بلانہ" قسطنطین کی ماں نے کلیسے بنوائے اور خود بادشاہ نے اس مذہب کو عزیز سمجھ کر دوبارہ اساقفہ کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ تو "اوشانیوش" بطریق قسطنطنیہ نے "صور" میں ایک کونسل منعقد کی اس کونسل میں "ٹاش" بطریق اسکندریہ بھی شریک تھا۔ "اوشانیوش" بطریق قسطنطنیہ نے "صور" میں ایک کونسل منعقد کی اس کونسل میں "ٹاش" بطریق اسکندریہ بھی شریک تھا۔ "اوشانیوش" وہ شخص ہے جسے "اسکندروس" نے کلیہ اسکندریہ سے اریوش کے ساتھ علیحدہ کیا تھا اور اس کی وجہ سے "نیقیہ" کونسل منعقد ہوئی تھی اور تب امانت لکھی گئی تھی اس وقت اریوش کو اپنی مخالفت کی وجہ سے "اوشیانوس" کے ہمراہ کلیسہ سے باہر نکال دیا گیا تھا اور ان دونوں کو ملعون قرار دے دیا گیا تھا۔ لیکن کچھ دن کے بعد "اوشیانوس" کے ہمراہ کلیسہ سے باہر نکال دیا گیا تھا اور ان کو ملعون قرار دے دیا گیا تھا۔ لیکن کچھ دن کے بعد "اوشیانوس" نے دربار قیصری میں حاضر ہو کر "اریوش" اور اس کے عقائد سے برات و بیزاری ظاہر کی قیصر قسطنطین نے اس کی معذرت قبول کر لی اور اسے "قسطنطنیہ" کے "گرجے" کا بطریق بنا دیا۔

عیسائی علماء کی دوسری کونسل:..... جب یہ دوسری کونسل "صور" میں ہوئی اور ان میں "اوشانیوش" بھی تھا عقائد میں "اریوش" کی تائید کرتا تھا

”اوشانیوس“ بطریق قسطنطنیہ نے ”اشناش“ بطریق استندریہ کو ”اریوش“ کے عقائد پر بحث کرنے کی اجازت دے دی۔ ”اریوش“ نے کہا کہ ”اریوش“ کا یہ خیال نہیں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے دنیا کو پیدا کیا ہے بلکہ وہ اس بات کا قائل ہے کہ وہ کلمہ اللہ ہیں جس سے وہ بغیر کسی مدد کے پیدا ہوئے جیسا کہ ”انجیل“ میں آیا ہے۔ ”اشناش“ بطریق استندریہ نے کہا کہ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ ”خلق“ ہے اور وہ بغیر باپ سے پیدا کیا ہے اور وہ جب اس طرح پیدا کیا گیا تو باپ نے گویا کسی کو پیدا نہیں کیا اور جب اس نے کسی کو پیدا نہیں کیا تو وہ اپنے کام میں مصروف رہا۔ ”خواس“ ہو اور خود بخود کسی شے کا خالق نہ ہوا۔ حاکم وہ فی ”حدیث الخلق“ ہے اور اللہ ہی نہ تعوی اس سے کہ اور بڑی ہے اور ”اریوش“ کا یہ خیال ہے کہ باپ شیہ کی تکوین کا ارادہ کرتا ہے لیکن تب اس کی ”تکوین“ نہیں کرتا ہے تو اس نے بیٹے کا مکمل فعل اور مکمل ٹھہرایا کیونکہ باپ کی صفات مشیت اور خواہش ہوئی ہے اور بیٹا اسے وجود میں لاتا اور پیدا کرتا ہے اس معنی سے بیٹا کامل اور مکمل ٹھہرایا۔ اس معنی سے بیٹے کا فعل کامل اور باپ ناقص ہو اور اس عقیدے کا بطلان یہی ہے۔ اس تقریر سے ”اریوش“ کا عقیدہ باطل ہو گیا توگ ”اریوش“ کو مارنے لگے۔ لیکن مسیح علیہ السلام نے اسے بچا لیا۔ تاہم اسے گرجے میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

عیسائی علماء کا اختلاف: اس واقعہ کے دو سال کے بعد جب ”اوشانیوس“ مر گیا اور ممانعت سے باوجود رفتہ رفتہ ”اریوش“ نے عقائد میں ترقی کی تو اس کے مقصدین قیصر قسطنطنیہ کی خدمت میں جمع ہو گئے اور ”اریوش“ کے عقائد کی خوبیاں بیان کیں اور یہ ظاہر کیا کہ عقیدوں میں ”اریوش“ پر سخت ظلم کیا تھا اور اس پر بے حد زیادتیاں کیں اور راجح سے اس نے اس سے ملحدہ ہو گئے کہ ”باپ جوہریت میں بیٹے کا مساوی ہے“ اس بحث و تہریر سے ”قیصر قسطنطنیہ“ عقیدہ ”اریوش“ کا پابند ہونا چاہتا تھا۔ لیکن ”ایہ ش“ (بیت المقدس) کے رجبے کے عہدہ دار نے ایک سو فی فی دہائیہ اور ”اریوش“ کے کہنے پر توجہ نہیں کی۔ اس کے بعد ”ملوک قیصرہ“ مختلف ① احوال رہے بھی وہی اصل کی مختلف بجائے کوئی رائے کا پابند ہوتا تھا اور بھی کوئی ”اریوش“ کی رائے پر عمل کرتا تھا اور ان دونوں گروہوں کا غلبہ ایک دوسرے پر قیصر کی طبیعت سے اعتبار سے ہوتا تھا۔ بعض قیصر ان میں ایسے بھی گزرے ہیں جو اپنے مخالفین کے سخت دشمن ہوتے تھے اور انہیں زبردستی اپنے عقائد پر لانا چاہتے تھے اور ایسے بہت کم قیصر ہوئے ہیں جو ان دونوں گروہوں سے تعلق نہیں رکھتے تھے اور ان دونوں کو ہی اپنے اپنے مذہب پر چھوڑ دیتے تھے۔

کونسل قسطنطنیہ: اس کے بعد ۳۵۰ء میں ایک کونسل قسطنطنیہ میں اس مقصد سے منعقد ہوئی کہ ”مقدونیوس“ اور ”سیوس“ کے اس کلام پر غور کر کے مسیح کا جسم بغیر ”ناسوت“ کے ہے اور ”ناہوت“ نے اسے اس سے مستغنی کر دیا ہے۔ اس استدلال سے ”انجیل“ میں آیا ہے کلمہ ”وشت“ ہو گیا اور یہ نہیں کہا گیا کہ کلمہ انسان ہو گیا۔ ان دونوں نے باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے افضل مان لیا اور یہ کہتے ہیں کہ باپ ”قوت“ اور جوہریت میں ”غیر محدود“ ہے اس کونسل نے اس عقیدے کو ”بطان“ ② کا اشتہار کیا اور ”مقدونیوس“ اور ”سیوس“ کی تکفیر کا فتویٰ دے دیا اور ”مجمع عقیدہ“ کے منفقہ عقیدہ میں۔ **نومن بروج القدس المنقی من الاب**

اور بڑھا کر یہ مشہور کر دیا کہ اب جو عقیدہ میں کچھ ٹھنسنے یا بڑھانے کا دعویٰ ہے وہ ملعون سمجھا جائے گا اور رجبے میں داخل نہ ہونے پائے گا۔

مسیح ابن اللہ کا عجیب تصور: پھر اس کونسل کے چالیس سال کے بعد ”نسٹوریوس“ بطریق قسطنطنیہ کے کلام پر غور کرنے کے لئے ایک اور مجلس منعقد ہوئی۔ ”نسٹوریوس“ بطریق قسطنطنیہ کہتا تھا کہ مریم صیبا السلام کے بطن سے خدا نہیں پیدا ہوا بلکہ انسان پیدا ہو ہے۔ ہاں وہ مشیت میں خدا کے ساتھ متحد ہو گیا ہے، نہ کہ ”ذات“ میں اور وہ درحقیقت خدا نہیں ہے بلکہ خدا نے اسے اپنی جانب سے خدائی عطا فرمائی ہے یہ رجبے کے ”نسٹوریوس“ نے ظہری و دارنسل ”ناووس“، ”سقف“ اور ”دیووس“ مختلف کا عقیدہ تھا ان کے عقائد میں یہ تھی کہ حضرت مریم صیبا سلام سے جو پیدا ہوا وہ خالق خدا ہے اور باپ سے جو پیدا ہوا ہے وہ ”ابن ازل“ ہے اور ابن ازل پیدا ہونے والے میں حوول کر گیا۔ ہذا عقیدہ مرامت کے ذریعہ مسیح ابن اللہ کہا گیا۔ ابن

① میں سمجھتا ہوں کہ مورخ علامہ نے عیسائیوں کے تفریق و تعداد (فوق) کو بڑی ترتیب سے بیان کیا ہے۔ لیکن اس میں غلطیاں ہیں۔ یہ تاریخ مسیح کی پہلی صدی میں ہوئی تھی اور یہ واقعہ تیسری صدی کا ہے۔ بہر کیف عیسائی مذہب میں جو چوتھے اوقات واقع ہوئے ہیں وہ قابل ملاحظہ ہیں۔ ② ”ناطس“ ہونے۔

دنوں میں مشیت اور ارادہ کی وجہ سے اتحاد ہوا ہے اس عقیدہ والوں نے گویا اللہ تعالیٰ کے لئے وہ بیٹے قرار دیئے ایک جوہر ”ازلی“ اور دوسرے مسیح محدث۔

”نسٹوریوس“ بطریق کے عقیدہ کی مخالفت:..... ”نسٹوریوس“ کے اس عقیدہ کی خبر کرلس بطریق اسکندریہ کو ملی تو اس نے کلیسے بطریق رومہ اور یوحنا بطریق اٹھائیہ اور یونانوس اسقف یروشلم کو لکھا پھر ان کے مراسلہ کا جواب دیا اور دیا اور نہ اس نے اپنے قول سے رجوع کیا اس وجہ سے انہوں نے ”شہر افسیس“ میں ”دوسو گرجوں“ کے عہدے داروں کو باطل ٹھہرایا اور ”نسٹوریوس“ کی تکفیر کا فتویٰ دے دیا۔ کیونکہ بطریق اٹھائیہ یوحنا کا انتظار اس کونسل نے نہیں کیا تھا اور اس کی عدم موجودگی میں یہ رائے طے کر لی گئی تھی اس وجہ سے اس نے اس کی مخالفت اور ”نسٹوریوس“ کے عقیدے کی تائید کرنے کا چھ عرصہ کے بعد ”بادوناس“ نے ان سب میں صلح کرا دی۔ اور یہ سب ”نسٹوریوس“ کی رائے سے متفق ہو گئے۔ لیکن پھر جب مشرقی گرجوں کے عہدے داروں نے اپنے اپنے عقائد لکھ کر اس کے پاس بھیجے تو اس نے انہیں پسند کر لیا اور ”نسٹوریوس“ کو صعیہ (مصر) کی طرف نکال دیا۔ وہ اجمیر میں جا کر ٹھہر گیا اور وہیں سات برس کے بعد مر گیا۔ اس کے عقائد بیسائیوں مشرق اور فارس، عراق، جزیرہ، موصل میں فرات تک پھیل گئے۔

ویسٹورس بطریق اسکندریہ کا عقیدہ:..... گذشتہ کونسل کے بعد شہر ”میں ایک اور جلسہ منعقد ہوا جس میں چھ چونتیس گرجوں کے عہدے دار ان شامل تھے یہ جلسہ اس مقصد سے منعقد ہوا تھا کہ ”ویسٹورس“ بطریق اسکندریہ یہ کہتا تھا کہ مسیح علیہ السلام جو ہروں میں سے ایک جوہر ”مکرب“ ہیں اور ایک ”اقنوم“ (اصل مادہ) کے قائل نہ تھے۔ ویسٹورس نے عام علماء کے عقائد سے اختلاف کیا اور ایک روح ہیں جو دور روحوں سے وجود میں آئی ہے حالانکہ اس وقت کے عیسائی رہنماؤں ”جوہروں“ اور ”طبیعیاتوں“ اور ”روحوں“ اور ایک اقنوم (اصل مادہ) کے قائل نہ تھے۔ ویسٹورس نے عام علماء کے عقائد سے اختلاف کیا اور بعض گرجوں کے عہدے داروں کو اپنے خیالات سے آگاہ کر کے اس کے مخالفین پر لعنت کا فتویٰ دیا۔ ”مرقین قیصر“ چونکہ عام علماء اور پچھلے جلسوں کے متفقہ عقائد کا پابند تھا اس نے ”ویسٹورس“ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر گرجا کے عہدے داران کے کہنے سے رک گیا اور ان کے اشارے پر ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ”ویسٹورس“ کو بلایا گیا اور اس سے مناظرہ شروع ہو گیا مناظرہ کے دوران ملکہ قیصر نے ”ویسٹورس“ کو اپنی طرف مخاطب کرنا چاہا چونکہ وہ مناظرہ میں بے حد مضروف تھا اس لئے اس نے اس کا جواب بے اتفاقی سے دیا جس سے قیصر کی ملکہ نے براہم ہو کر اسے ایک ترنچہ مار کر نکال دیا اس کے بعد مرقیان قیصر نے اپنے ممالک مقبوضہ میں فرمان بھیج دیا کہ خلق دنیہ کا متفقہ فیصلہ نہایت صحیح اور واجب العمل ہے جو اس کی مخالفت کرے گا وہ واجب القتل سمجھا جائے گا۔

فرقہ یعقوبیہ کی ابتداء:..... ”ویسٹورس“ بڑی ذلت و رسوائی سے جلسہ سے نکل کر ”قدس شریف“ اور سرزمین فلسطین کی طرف چد گیا۔ جہاں جہاں یہ جاتا تھا لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔ لیکن چند دن کے بعد اس کی رائے نے شہرت پکڑ لی اور اس کے خیالات، تنے مشہور ہو گئے کہ اس کا ایک الگ فرقہ بن گیا اور اہل مصر اور اسکندریہ کے لوگوں نے اس کا مذہب اختیار کر لیا اس کے مذہب والے یعقوبیہ کہلاتے ہیں۔

یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ:..... ابن عمید کہتا ہے کہ ”ویسٹورس“ کے مقلدین کو ”یعقوبیہ“ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ”ویسٹورس“ کا نام یعقوب بھی تھا اور یہ اپنے مقلدین کو لکھا کرتا تھا من المسکین المتقی یعقوب (مسکین اور متقی یعقوب کی طرف سے) اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے شاگرد کا نام یعقوب تھا۔ جس کی طرف یہ فرقہ منسوب کیا گیا ہے۔ اور بعض دوسرے یہ لکھتے ہیں کہ ”شادریش“ یعقوب بطریق اٹھائیہ ”ویسٹورس“ کی ایجاد کیئے ہوئے عقیدہ کو سکھانے کے لئے بھیجا تھا اس لئے اس کے مذہب والے اس کی طرف منسوب کر دیئے گئے۔ واللہ اعلم۔

عیسائیت کے تین فرقے:..... ابن عمید کہتا ہے کہ اسی کونسل خلق دنیہ کے کلیساؤں اور اس کے عہدے داروں میں متحدی ہوئی اور وہ سب ان تین فرقوں ① یعقوبیہ، ملکیہ اور نسٹوریہ میں تقسیم ہو گئے۔

① عہدہ مؤرخ کا یہ قول اور تقسیم ان کے اصول کا لحاظ ہے ورنہ ان تین فرقوں میں بہت اختلافات واقع ہوئے ہیں جس کے دیکھنے اور سننے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ”مصحفہ“ فرقہ ہے۔ عیسائی مؤرخین کا قاعدہ ہے کہ جو لوگ الوہیت مسیح کے منکر ہیں انہیں ناسک کا لقب دیتے ہیں اور جو لوگ تثلیث کے منکر ہیں انہیں یونانی تیرن یعنی توحید کے قائل و جو لوگ تثلیث کے قائل ہیں ان کو تیرینی ترین کہتے ہیں اور عام عیسائی انہیں لوگوں کو عیسائی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ دوسرا فرقہ سچا عیسائی ہے۔

فرقہ ”یعقوبیہ“ جو ”ویسقورس“ کے عقائد کا پابند ہے جسے ہم نے ابھی بیان کیا ہے

فرقہ ”ملکیہ“ وہ گروہ ہے جو کوسل والے لوگ ہیں جو ”سٹوریوس“ کے تابع ہیں اور یہ ملک ایشیائے شرقی میں ہیں۔

یعقوبیہ اور ملکیہ فرقے دوسرے بادشاہوں کی طبیعت کے میلان اور ان کے کسی مذہب کا اختیار کرنے یا چھوڑنے کے لحاظ سے ایک فرقہ نشوونما

پاتا اور دوسرا فرقہ پستی میں پہنچ جاتا۔

مسئلہ تنازعہ اس مجلس کے ایک سو تیس سال کے بعد قسطنطنیہ میں یوہنا توں قیس کے دور میں اس بات کا فیصلہ کرنے سے ایک جسدہ ہوا کہ اس (ایک کرجے کا جسدہ وار) تنح کا قتل ہو گیا تھا۔ اور شہر کا انکار کرتا تھا۔ اور اس کے حامیہ ”انقرا“ اور ”الربا“ کے مرتبے کے اس قفسہ اس کے قتل ہو گئے تھے کہ حضرت مسیح مدینہ کا جسم مادی تھا۔ تو وہ قتل فانی ہے اور جو شخص فانی ہونے کے قائل ہے وہ اس کا قتل و قتل بھی ایسا ہی ہے اور ”انقرا“ نے کہا کہ مسیح مادی مردوں میں سے اس مقصد سے اٹھے گا کہ وہ جنت و رقیقہ مستحق تحقیق کرے اور مذہب ثابت ہوگی تو کوئی اس امر کا یہی مخالف ہو سکتا ہے اہل مجلس سے اس کا جواب چھوٹے بن پڑا مجبور ہو کر انہوں نے اس کی تلافی کا فتویٰ دے دیا اور اسے مستوجب لعنت قرار دے دیا اور اسے بھی ملعون ٹھہرا دیا جو اس کے عقائد کی پابندی کرے۔ غرض جیسائیوں کے فرقے اصول کے لحاظ سے تین گروہوں میں بٹ گئے۔ واللہ اعلم۔

(مترجم) چونکہ جیسائی مذہب کے اختلافات حضرت مسیح مدینہ کے اٹھانے جانے کے بعد ہی سے پتھایت پڑ گئے تھے۔ جن کے کوئی اصلی درجہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی تھی اور وہ یہ اختلافات تھے جن کا اثر نجات ابدی اور روحانی زندگی پر پڑتا تھا اور ان اختلافات کا دور ہونا بجانب مذہبیت کے بغیر ناممکن تھا۔ اس سے ۶۱۳ء میں وہابی آخر زمان ظاہر ہوا جس کا ذکر حضرت مہدی علیہ السلام نے کیا اور اس کی نبی حضرت موسیٰ مدینہ کی اور جس نے حضرت مریم علیہا السلام کے تمام بہتوں کو وہرا دیا۔ یہود انصاری کے اختلافات دور کر کے تمام مروجہ مذہب اور نہایت سچی سے خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ بتایا۔ رب صلی وسلم علی النبی الامی سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین۔

فارس

کیا نیہ۔ اہل فارس دنیا کے قدیم ترین لوگوں میں سے ہیں یہ اپنے زمانے کے دوسرے قوت و ثروت میں ثابت آئے تھے ان کی دونہایت تنظیمی اشان حکومتیں تھیں۔ ایک کا نام ”یانیہ“ تھا۔ تاریخ کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا ابتدائی زمانہ اور تاجدار کا ابتدائی زمانہ ایک ہی تھا۔ اور یہ تینوں حکومتیں ایک دوسرے کی ہم عصر تھیں۔ یہ حکومت کیا نیکو رہی ہے جس پر اسکندر نے قبضہ کیا تھا۔

ساسانیہ: دوسری سلطنت ”ساسانیہ کسرونیہ“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ساسانی بادشاہ حکومت روم کے (جوشم میں تھی) ہم عصر تھے اور اسی پر مسلمانوں نے قبضہ کیا تھا۔ ان دو حکومتوں سے پہلے جو حکومتیں سے پہلے جو حکومتیں تھیں ان کے حالات بالکل مختلف و بیک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں لیکن ہم ان کے وہی حالات بیان کریں گے جو ان میں مشہور ہیں۔

اہل فارس کس کی اولاد ہیں؟: بلا اختلاف علم انساب تحقیق اسی بات کے قائل ہیں کہ اہل فارس سام بن نوح مدینہ کی اولاد میں سے ہیں اور ان کا جد امجد جس پر ان کا سلسلہ نسب ختم ہوتا ہے وہ فرس ہے اور وہ ایران بن اشوز بن سام بن نوح مدینہ کی اولاد میں سے ہے ورنہ میں ایران کو عربی میں حاق کہتے ہیں۔ اور بعض مؤرخ یہ کہتے ہیں کہ اہل فارس ایران بن ایران بن اشوز اور بعض مؤرخین نسب کے لحاظ سے نایم بن سام کی طرف منسوب کرتے ہیں ورتوریت میں شاہ ہوا کا تذکرہ بنی غنیم کے ذکر میں آیا ہے اور ابو فرس میں ہے۔ بعض مؤرخوں کا یہ خیال ہے کہ اہل فارس کا نسب یافو بن ارم بن سام اور بعض کی روایات کے مطابق ایمر بن یافو اور بعض کے بقول حضرت یوسف علیہ السلام بن حاق مدینہ سے ملتا ہے۔ اس میں بھی بعض یہ فرق بیان کرتے ہیں صرف ساسانیہ حضرت اسحاق مدینہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ترک نام سے مشہور ہے جاتے ہیں اور ان کا جد امجد نوشہر بن خشتر بن فرہیں بن ترک ہے۔ اس ناموں کو مسعودی نے اس طرح نقل کیا ہے کہ اور جیسا کہ دیکھتے جاتے ہیں غیر محفوظ اور ناقابل اعتبار ہیں۔

ایران ابن افریدون: بعض مؤرخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اہل فارس، ایران ابن افریدون کی اولاد میں سے ہیں۔ جس کا ذکر کندہ ۱۰۰ گاہ میں ہے۔ پہلے فارس کے نام سے یاد نہیں کئے جاتے تھے اور پہلا شخص جو فارس کا بادشاہ بنا اس کا نام ایران تھا۔ اس کے بعد اس کا کندہ نسبتیں بادشاہت برتی رہیں۔ اس کے بعد وہ خراسان کے مالک بنے اور بظ و جرمقہ کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور ان کی حکومت مغرب میں سندھ تک اور مشرق میں باب الہواب تک وسیع ہو گئی تھی۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایران کی زمین وہی ہے جو ترک کی زمین ہے اور اسرائیلی مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ اہل فارس، بن یافث کی اولاد میں سے ہیں اور ان کے نسبی بھائی بنی مادی ابن یافث ہیں اور یہ سب ایک ہی حکومت تھی۔

علماء فارس کی روایت: علماء فارس اور ان کے علم انساب کے ماہرین ان تمام روایتوں کے مخالف ہیں اور وہ اہل فارس کو منسوب کئے بغیر سے کیومرث کی طرف منسوب کرتے ہیں اور وہ انہیں اپنے سلسلہ نسب کا خاتمہ کہتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک کیومرث کے معنی ابن الطین (مٹی کا بیٹا) ہے۔ شروع میں فارس میں رہتے تھے۔ یہ زمین انہی کے نام سے موسوم ہوئی۔ اور اشوز بن سام ان کے نسبی بھائی ہیں جو کہ یہی کیومرث کے مطابق۔ وہیم، خزر، بظ اور جرمقہ ہیں۔ اس کے بعد ان کی حکومت اسکندریہ تک بڑھ گئی۔

فارس کے بادشاہوں کے طبقات: اس عظیم الشان گروہ کے باتفاق مؤرخین کے چار طبقے بیان کئے جاتے ہیں۔ (۱) پہلے طبقے کو پیشدادیہ (۱) (فلشیدادیہ) (۲) دوسرے کو کیانیہ (۳) تیسرے کو اشکانیہ (اشعانیہ) (۴) چوتھے کو ساسانیہ (۵) کہا جاتا ہے۔ ان کی حکومت کا زمانہ کیومرث (فارس کے بادشاہ) سے فارس کے آخری بادشاہ (یزدگرد) تک ہے۔ جو حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کے زمانہ میں مارا گیا۔ دور حکومت چار ہزار دو سو اٹھ سی برس تک رہا۔ جیسا کہ ابن سعید نے کتاب تاریخ الامم جو علی بن حمزہ اصفہانی کی تصنیف ہے سے نقل کیا ہے۔ اہل فارس کا یہ خیال ہے کہ کیومرث پہلا بادشاہ ہے جس نے ملکی انتظام کو ترتیب دیا اور اس نے ایک ہزار سال کی عمر پائی۔ مسعودی نے اس نام کو گاف اور یاء کے ساتھ (یعنی کیومرث) لکھا ہے۔ اور سہیلی نے کاف کے بجائے جیم تحریر کیا ہے۔

کیومرث کون ہے؟: تمام علماء فارس کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کیومرث (۱) بنی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کا بیٹا ماش نامی تھا اور ماش کا بیٹا سیامک اور سیامک سے افرال پیدا ہوا اور سیامک کے افرال کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں بھی تھیں لیکن کیومرث کی نسل کا سلسلہ صرف افرال سے چلا اور باقیوں کی اولاد ختم ہو گئی جن کا کچھ پتہ نہیں چلتا افرال بن سیامک کی پشت سے اور شہنک اور پوشیداد (ہوشنگ) پیدا ہوئے۔ افرال کیومرث کے ملک کے وارث بنا اور اس نے ساتوں اقلیموں پر حکومت کی۔

اوشہنک بن عابر: طبری نے ابن کلبی کے حوالے سے لکھا ہے کہ اوشہنک بن عابر ابن شالخ ہے اور پھر وہی کہتا ہے کہ اہل فارس کا یہ دعویٰ اور خیال ہے کہ اوشہنک حضرت آدم علیہ السلام کے دو برس کے بعد پیدا ہوا اور نوح علیہ السلام کو ایک ہی شخص قرار دیا ہے۔ لیکن اس نے اس سے اختلاف کر کے اس بات کا انکار کیا ہے۔ کیونکہ اوشہنک کی شہرت اس غلط واقع کے مخالف ہے۔ اور بعض علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ اوشہنک پوشیداد (مہلاکل) اور اس کا باپ ”افرال قنین“ بنے اور سیامک انوش اور منشایش علیہ السلام کا اور کیومرث حضرت آدم علیہ السلام کا نام ہے۔

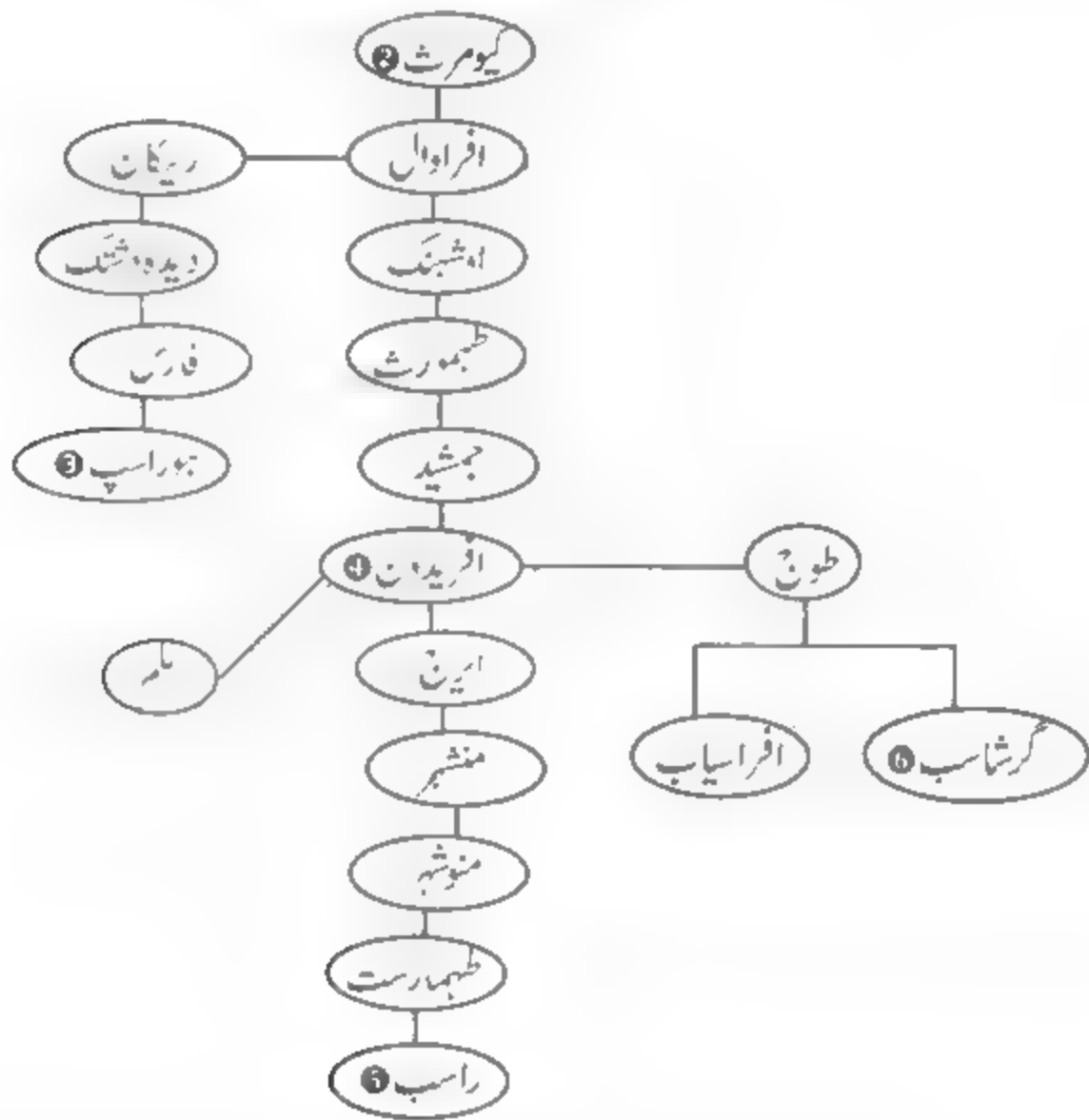
کیومرث کے متعلق دوسری روایت: اور بعض علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ کیومرث کو مر بن یافث بن نوح علیہ السلام کو کہتے ہیں یہ نہایت معمر اور بوڑھا تھا اور اپنے باپ سے علیحدہ ہو کر جبل دماوند (ملک طبرستان) میں آکر رہنے لگا اور اس کا مالک بن گیا اس کے بعد اس نے فارس پر قبضہ کیا اور ایک عظیم الشان بادشاہ بنا اس نے اپنی زندگی ہی میں بیٹوں کو اس پاس کے علاقوں کی طرف بھیجا چنانچہ انہوں نے بابل پر قبضہ کر لیا۔ کیومرث ہی نے سب سے پہلے شہر اور قلعے بنوائے اور گھوڑوں کو سواری کے لئے پسند کیا۔ ان کو آدم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے انہوں نے نوح کو اس بات پر مادیہ کیا کہ وہ اسے اس نام سے پکاریں اہل فارس اس کے بیٹے ”مادائے“ کی اولاد میں سے ہیں ابتدائے زمانہ سے اسی کی اولاد کی کیا نیہ اور سرویہ میں حکومت

① یہ طبقہ قدیم ہے مگر بادشاہ پوشیداد کہلاتا تھا اس کے معنی یہ ہیں کہ ”پہننے سیرت عدل ہے۔“ ② ساسانیہ کا کاسرہ بھی کہتے ہیں۔ اسلاماتی طبقہ پر غالب آیا تھا۔ ③ یہ جرمقہ میں ہے۔ آدم علیہ السلام نے شہر جرمقہ کو امور بن کا والی مقرر کیا تھا۔ اور کیومرث کو دنیاوی حکومت کا افسر بنایا تھا۔ والہ اعلم۔

شہ کے مرنے کے بارہواں کے بعد ہوا۔ یہ نہایت نیک و یرت اور صبیح پسند و راسخ شخص تھا۔ اس نے بابل کی باری بونی حالت اور فراسیاب کی تباہی ہوئی آبادی کو نئے سرے سے رونق دی۔ اس نے مصافحات میں خبر اب نکالی اور اس کے کنارے پر شہ آباد کیا اور نامزدہ ای رہا مہر ج کے درخت پھوس، پھل دار درخت لگائے طرح طرح کے کھانے ایجاد کئے مال غنیمت کو اہل لشکر پر تقسیم کیا۔

گرشاسب: ... گرشاسب ① (گرشاپ) طوج بن افریدہ ان کی اولاد است اور بعض دہے مورخین کے مطابق منوشہر کی اولاد میں سے ہے اور اس کا نائب جہل اہل فارس میں سے ایک عظیم الشان شخص گرشاسب ہے۔ لیکن بادشاہ نہیں بنا اور بادشاہت زور بن طہر راست کرتا تھا۔ زور مانی حکومت کے تیس سال مر گیا۔ اسی کے زمانے میں بنی اسرائیل وادی "تیم" سے نکلے تھے۔ اور حضرت یونسؑ نے اپنے ریا وفاق کیا تھا۔ یہاں سے مرنے کے بعد فارس کے بادشاہوں کے دوسرے طبقے کی حکومت کا سلسلہ چلا جن کا بادشاہ یقباد تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس طبقے کی حکومت کا زمانہ دو ہزار چار سو ست سال تک رہا۔ جیسے کہ بیہقی اور اصفہانی نے تحریر کیا اور ان کے بادشاہوں میں اسے صرف انہی نو بادشاہوں کا ذکر کیا ہے جن کا طبقہ کی نے ذکر کیا ہے۔ واللہ وادث الارض ومن علیہا (التدعی ہی زمین اور زمین پر موجود ہر شے کا مالک ہے)

فارس کے پہلے طبقے کے بادشاہوں کا شجرہ نسب



- ① گرشاسب کے بارے میں بعض مورث لکھتے ہیں کہ یہ دکانائب تھا اور بابل میں رہتا تھا اس نے بغادت کر کے اس ملک کے بادشاہ کا لہیا تھا اور جس کی تک حکم رہا۔ ② کیومرث فارس کے نزدیک ہی آدم پیدا ہیں۔ ③ ہوراسپ کو خاک کہتے ہیں جس نے جشید پر حملہ کیا تھا۔ ④ سب سے پہلے فریدون کے تہے ملقب ہوئے۔ ⑤ راسپ ہورام بھی کہتے ہیں۔ ⑥ بعضوں نے اسے ملوک فارس سے شمار کر کے اسی طبقہ فیشتادویہ کو ختم کیا ہے لیکن، حقیقت یہ بادشاہ نہ تھا جیسے کہ عامہ مورث نے بیان کیا ہے۔

فارس کے بادشاہوں کا دوسرا طبقہ

کیقباد: فارس کے بادشاہوں کا دوسرا طبقہ کیانیہ کے نام سے مشہور ہے ان کے ہر بادشاہ کا نام ”کے“ کے لفظ سے شروع کیا جاتا ہے ان کا پہلا بادشاہ یقباد ہے جو منشہر سے چار پشتوں کے فاصلے سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس نے ترک سرداروں میں اپنی شادی کی جس سے اس کے پانچ بیٹے پیدا ہوئے (۱) کے وافی (۲) کیکاؤس (۳) کے آرش (۴) کے نیہ (۵) کے فاکسن۔ طبری کا قول ہے کہ کیانیہ اور ترکوں میں اکثر جنگیں ہوتی رہیں۔ ان کا پہلا بادشاہ یقباد و نہر بخ کے قریب جسے جیجون کہتے ہیں رہتا تھا۔ اس نے ترکوں کو فارس کی سرزمین پر آنے سے روکا اور سو سال حکومت کی۔

کیکاؤس: اس کے بعد کیکاؤس بن کنیہ بادشاہ بنا اس سے اور افراسیاب ترک کے بادشاہ سے بہت سی جنگیں ہوئیں۔ جس میں اس کاڑکاسیا خوش مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ داؤد علیہ السلام کے زمانے میں تھا اور عمر ذوالاؤعار بادشاہ تباہ سے لڑنے کے لئے اس کے ملک گیا جب عمر ذوالاؤعار قتل کر کے کیکاؤس کو آزاد کرالیا۔

رستم اور کیکاؤس: ... طبری کی تحریر یہ گواہی دیتی ہے کہ کیکاؤس نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا اس نے اپنے لڑکے سیاوخش (سیوش) کو تعلیم و تربیت کے لئے رستم بن دستان کے حوالے کیا۔ رستم بختان میں اس کا نائب تھا۔ اس نے سیاوخش کو گھوڑے کی سواری سکھائی اور لڑائی کی تربیت دی۔ جب اس کی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی تو باپ کے سامنے آیا اور امتحان میں پورا کامیاب ہوا۔

سیوخش بن کیکاؤس کا قتل: ... کیکاؤس کی بیوی آبرخ جو افراسیاب کی بیٹی تھی سیاوخش پر عاشق ہو گئی۔ جب سیاوخش نے اپنے سے انکار کیا تو آبرخ نے کیکاؤس کے سامنے سیاوخش کی چغلی کھائی کیکاؤس نے اپنے ہاتھ سے بیٹے کا قتل نامناسب سمجھ کر کے تھوڑی سی فوج دے کر افراسیاب سے لڑنے کے لئے بھیج دیا تاکہ اس کے ہاتھ سے مارا جائے۔ مگر لڑائی نہ ہوئی صلح ہو گئی۔ کیکاؤس نے یہ خبر سن کر لڑنے کا حکم دیا۔ سیاوخش بد عہدی کو برا سمجھ کر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا۔ اس نے یہ خبر سن کر لڑنے کا حکم دیا۔ سیاوخش بد عہدی کو برا سمجھ کر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا۔ اس نے اپنی بیٹی کی اس سے شادی کر دی۔ جب اس سے حمل ٹھہر گیا تو اس نے جان کے خوف یا ملک کی تقسیم کے خیال سے اپنی بیٹی کے ذریعے سیاوخش کو قتل کرادیا اور اپنی بیٹی کا حمل ۱ گران چا ہا لیکن نہ گرسکا اور اس کے بدن سے خسر پیدا ہوا۔ کیکاؤس نے یہ سن کر اپنی بہو اور پوتے کو اغوا کر کے اپنے پاس بلایا۔

کیکاؤس کی لشکر کشی اور گرفتاری: ... بعض مؤرخ یہ کہتے ہیں کہ جب کیکاؤس کو اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر ملی تو اس نے نامی گرمی سپہ سالاروں کے ساتھ فوجیں روانہ کیں۔ جنہوں نے ترک کو خوب تباہ کیا اور افراسیاب کے بیٹوں کو قتل کیا۔ طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس نے یمن پر چڑھائی کر دی تھی۔ عمر ذوال ذغار نے حمیر اور قحطان کو ساتھ لے کر اس کا مقابلہ کیا اور کیکاؤس کو شکست دے کر اسے گرفتار کر کے ایک کنویں میں قید کر دیا اور اس کے منہ پر ایک پتھر رکھ دیا۔

کیکاؤس کی رہائی: ... اس کے بعد بختان سے رستم کیکاؤس کو چھڑانے کے لئے آیا اور ذوالاؤعار کو شکست دینے لگا۔ آخر کار رستم نے ذوال ذغار سے کیکاؤس کے واپس لینے پر صلح کر لی۔ چنانچہ رستم کیکاؤس کو یمن سے چھڑا کر بائبل واپس لے آیا کیکاؤس نے اس احسان کے بدلے رستم کو تمام قوانین اور بادشاہ کی فرمانبرداری سے آزاد کر دیا اور اس کے بیٹھنے کے لئے سونے چاندی کا ایک تخت بنوا کر اپنے تخت کے برابر رکھوایا۔ بختان اور ابستن جاگیر میں دیئے۔ یہ ڈیڑھ سو سال حکومت کر کے مر گیا۔

کنخسرو بن سیاوخش: کیکاؤس کے بعد طبری اور مسعودی اور بیہقی عام مؤرخین کی روایت کے مطابق اس کا پوتا کنخسرو بن سیاوخش تخت پر بیٹھا۔

۱۔ بعض مؤرخ لکھتے ہیں کہ جب حمل گرانے سے نہیں گرا تو اس نے اپنی بیٹی کو فیروان نامی ایک امیر کے حوالے کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ جب بچہ پیدا ہو تو مار ڈال۔ لیکن فیروان نے بچہ پیدا ہونے پر اسے نہیں مارا بلکہ چھپا دیا۔ جب کیکاؤس نے سنا تو اپنی بہو اور بچے کو چرا کر منگا لیا۔

علاوہ سبھی لکھتے ہیں کہ خسرو تین بادشاہوں کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا تھا پہلا کیکاؤس اس کے بعد اس کا بیٹا "کینہ" اس کے بعد اس کا لڑکا "اجوان" "کینہ" کے بعد اس کا چچا سیاہ خش بن کیکاؤس بادشاہ بن چھ تینوں کے بعد کخیسرو بن سیاہ خش تخت نشین ہوا لیکن یہ بالکل خد فقیس ہے کیونکہ تمام مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے کہ سیاہ خش اپنے باپ کی زندگی میں ترکوں کی لڑائی میں مارا گیا ہے۔

کخیسرو کا افراسیاب پر حملہ:۔ طبری کہتا ہے کہ "کیکاؤس بن کیقباد" نے کخیسرو کو اسی وقت اپنے بجائے تخت نشین کر دیا تھا۔ جب وہ اپنی ماں واسفا قدین بنت افراسیاب کے ساتھ ترک سے آیا تھا اور "کخیسرو" نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی ایک فوج سپہ سالار "اجوانی" کی ویادت میں اصفہان کی طرف اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کی نیت سے افراسیاب سے جنگ کرنے کیلئے روانہ کر دی افراسیاب نے کخیسرو کو نہایت ناکامی سے پسپا کر دیا۔ کخیسرو نے خود اپنے کیا اور وہاں سے لشکر اور نامی رومی سپہ سالاروں کو جمع کر کے افراسیاب پر حملہ کر دیا اس لڑائی میں افراسیاب و شہست ہوئی اور اس کے بڑے بڑے سردار مار گئے اس میں وہ شخص بھی مارا گیا جو کیکاؤس کا قاتل تھا۔

افراسیاب کا قتل:۔ اس کے بعد افراسیاب نے صلح کی درخواست کی مگر کے خسرو نے اسے نامنظور کر کے لڑائی اسے نامنظور کر کے لڑائی جاری رکھی یہاں تک کہ افراسیاب میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ کے خسرو نے اس کا تعاقب کیا اور آذربائیجان میں اسے گرفتار کر کے ذبح کر ڈالا اور اس کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ اس فتح میں اس کے ساتھ "شاہ فارس" کے اوجن بن حنیوش بن کیکاؤس ابن "کینہ" بن کیقباد بھی تھا۔ اور طبری کے نزدیک کبیر سف (بہر سف) کا باپ ہے جو کے خسرو کے بعد بادشاہ بنا تھا جیسا کہ ہم اندہ بیان کریں گے اور افراسیاب کے بعد ترک میں جو راسف بنشر اسف (برادر افراسیاب) تخت پر بیٹھا۔

کبیر اسف:۔ ان واقعات کے بعد کے "خسرو" نے دنیا چھوڑ کر اپنی جگہ کبیر اسف (بہر اسف) بن "کے اوجن" کو تخت پر بٹھایا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے بعد کے "خسرو" بیابان کی طرف چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مرگیہ بہر کیف یہ ساٹھ سال حکمرانی کر کے غائب ہو گیا اور اس کی جگہ کبیر اسف (بہر اسف) تخت پر بیٹھا اس کے ابتدائی زمانہ حکومت میں ترک کا رعب اتنا زیادہ بڑھا کہ اس نے ان سے لڑنے کے لئے اپنا دارالسلطنت چھوڑ دیا اور نہر جیحون کے کنارے شہر بننے میں رہائش اختیار کر لی اور اکثر اوقات انہی لڑائیوں میں مصروف رہتا تھا۔ اس کے عہد حکومت میں "ککتر بسی" جو بخت نصر کے نام سے مشہور ہے عراق، ہوازا، اور روم پر اس کا گورنر تھا۔

کبیر اسف کی فتوحات:۔ کبیر اسف نے بخت نصر کی حکومت کا دروازہ کسی قدر وسیع کر کے سرحدی ممالک فتح کرنے کی اجازت دے دی۔ اور خود ملوک فارس کے بادشاہوں کی طرف اور بخت نصر بادشاہ موصل و سنجاریف کے ساتھ شام کی طرف بڑھا اور بیت المقدس فتح کر لیا۔ یہودیوں کو غلوب کر کے انہیں ادھر ادھر منتشر ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہ بخت نصر ہی ہے جو عرب سے بھی لڑا تھا اور ایک مدت تک انہیں پریشان کرتا رہا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ "کے بہمن" کے عہد حکومت میں تھا جو کبیر سب (کیثا شب) بن کبیر اسف (بہر اسف) کا پوتا ہے۔

معد بن عدنان:۔ ہشام ابن محمد کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے اللہ جل شانہ نے ارمیانی عیسا کو جی کے ذریعے مطلع کیا تھا کہ بخت نصر بڑا ظالم ہو گا۔ اس وجہ سے ان عربوں کو ادھر ادھر کر دیا جن کے گھروں میں دروازے نہیں ہیں اور انہیں اس کی طمانہ حرکات سے خبردار کر دیا اور یہ بتا دیا کہ یہ سب تمہارے نذر و نفرا فرمانیوں کی وجہ سے ہونے والا ہے۔ بنی اسرائیل کی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ جی ارمیانی بن خلیفہ کی طرف آئی تھی جن کا ذکر اس سے پہلے آچکا ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لیں اور حکم الہی چوراہوں تک ان کی گالت کریں ہشام کہتا ہے کہ بخت نصر نے عرب پر حملہ کیا اور انہیں سامان و رسد دینے پر مجبور کیا۔ چنانچہ عرب نے اسے تسلیم کر لیا اور اس نے انہیں "انبار اور حیرہ" میں ٹھہرایا۔ ہشام کے علاوہ دوسرے مؤرخین لکھتے ہیں کہ بخت نصر نے عرب سے مقام جزیرہ ایلہ اور ایلہ کے درمیان جنگ لڑی اور اس میدان کو سوار اور پیدل فوج سے بھر دیا۔ بنی عدنان نے پہلے تو خود اس کا مقابلہ کیا۔ مگر پھر اس نے انہیں "مقام حضور" تک نہایت نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔

معد بن عدنان اور بنی اسرائیل:۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ارمیانی اور یوحنا عیسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ معد بن عدنان کو جس کی امداد میں حضرت

محمد ﷺ و خاتم النبیین پیدا ہونے والے میں عرب سے نکال لائیں معد بن عدنان اس وقت بارہ سال کے تھے حضرت یوحنا انہیں اپنے ساتھ براق پر بٹھا کر حران لے آئے اور انہوں نے ابناء بنی اسرائیل کے ساتھ حج کرنے کے لئے مکہ آئے اور وہیں اپنی قوم میں رہ گئے۔ معانہ بنت ان رت بن مضاض جرہمی سے نکاح کر لیا جس سے نزار بن معد پیدا ہوئے۔

کیستاسب:۔۔۔ کیہر اسف نہایت نیک سیرت بادشاہ تھا مشرق اور مغرب کے بادشاہ اسے تختے تحائف بھیجا کرتے تھے اس نے اپنی زندگی میں ہی ترک دنیا کر کے اپنی جگہ کیستاسب (کیاشب) اپنے بیٹے تخت پر بٹھا دیا۔ کیستاسب نے بھی اپنی عمر کا زیادہ حصہ ترکوں سے جنگ کرنے میں گزارا اور ان کی بغاوت و سرکشی دور کرنے کی غرض سے اپنے بیٹے اسفند یار کو میدان جنگ میں بھیج دیا۔

ذرتشت یا ذرشت:۔۔۔ کیستاسب کی حکومت کے زمانہ میں ذر دست (ذر دشت) حکیم ظاہر ہوا اس کی نبوت پر مجوسی ایمان رکھتے ہیں۔ بعض اہل کتاب یہ کہتے ہیں کہ یہ اہل فلسطین میں سے ہے۔ یہ حضرت ارمیا نبی کی خدمت میں رہتا تھا اور انہی سے تعلیم حاصل کرتا تھا۔ پھر ان کا مخالف ہو گیا۔ بددعا سے محذور ہو گیا اور ان سے صلح ہو کر آذربائیجان چلا گیا۔ دین مجوسیت کی بنیاد رکھی کیستاسب کو اپنی طرف مائل کر لیا اس نے دوں و مجوسی دین اختیار کرنے پر مجبور کیا اور اس کے مخالفین کے قتل کا حکم دیا۔ علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ ذر دشت شاہ منوشہر کی نسل میں سے ہے۔ ورنہ بنی اسرائیل میں سے کسی نبی نے اس کو کیستاسب کی طرف اس وقت مبعوث کیا تھا جن دنوں وہ تلخ میں تھا۔ ”ذر دشت“ اور ”جاماسب“ عالم دونوں منوشہر کی واد میں سے ہیں یہ دونوں زبان فارسی میں لکھا کرتے تھے جو کچھ وہ نبی عبرانی میں کہتا تھا۔ ”جاماسب“ عالم عبرانی زبان جانتا تھا اور وہ ذر دشت و تر جمہ مراد پتا تھا یہ واقعہ کیہر اسف کے دور کے سن ۳۰۰ کا ہے۔

ذر دشت اور اس کی کتاب علماء فارس کی نظر میں:۔۔۔ علماء فارس کہتے ہیں کہ ذر دشت ایک کتاب لایا تھا اور اس کے وحی ہونے کا دعویدار تھا یہ کتاب بارہ صدوں میں تھی اور اس کے ساتھ ایک سونے بھی تھا کیستاسب نے اس کتاب اور نقش کو خطی کے بیگل میں رکھا اور اس پر لوگوں کو متعین کر کے عام لوگوں کو اس کی تعلیم کی ممانعت کر دی مسعودی کہتا ہے کہ اس کتاب کا نام ”نساء“ تھا خود ذر دشت نے اس کی تفسیر کی یہ کتاب انہی ساٹھ حرف پڑھنی تھی اور اس کا نام ”ژند“ رکھا پھر اس تفسیر کی دربارہ تفسیر کی اور اس کو ”زندہ“ کے نام سے موسوم کیا یہ وہی لفظ ہے جس کو عرب متعرب کر کے کہتے ہیں۔

کتاب کی تعلیمات اور مجوسیوں کی رائے:۔۔۔۔۔ مجوسیوں کے نزدیک یہ کتاب تین حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ میں گذشتہ امتوں کے حالات ہیں اور دوسرے حصے میں آئندہ باتوں کی پیشن گوئیاں ہیں تیسرے حصے میں مذہبی عقائد اور ان کے شرعی احکام ہیں۔ مثلاً: مشرق قبلہ ہے اور نماز وقت طلوع اور زواں اور غروب کے وقت پڑھنی چاہیئے اور آفتاب کو سجدہ کرنا اور اس سے دعا کرنی چاہیئے۔

عید مہر جان اور جشن نوروز کی ابتداء:۔۔۔۔۔ ذر دشت نے از سر نو وہ آتشکدے بنوائے جن کو منوشہر نے ٹھنڈا کر دیا تھا۔ اور ان کے لئے دو عیدیں مقرر کیں۔ ایک عید نوروز اعتدال ربیعہ میں اور دوسری عید مہر جان اعتدال خریفہ میں اور ان کے علاوہ اور بھی احکام ① ہیں۔ غرضیکہ جب فارس کی حکومت اولاً منقرض ہوئی تو اسکندر نے ان کتابوں کو جلا دیا پھر جب اردشیر کا زمانہ آیا تو اس نے تمام اہل فارس کو ایک سورت کی قراوت پر جمع کیا جسے ”اسبا“ کہتے تھے۔ ②

کیستاسب اور ذر دشت:۔۔۔۔۔ مسعودی کہتا ہے کہ کیستاسب نے ذر دشت سے اس کی نبوت کی پینتیسویں برس دین مجوسی کی تعلیم اور ریت سب نے بجائے ذر دشت کے اہل آذربائیجان کے عالم جاماسب کو مقرر کیا یہ فارس کا پہلا موبد (مغان) ہے۔ اتنی۔

جنگ کیستاسب و خزر اسب:۔۔۔۔۔ طبری لکھتا ہے کہ دین مجوسی اختیار کر لینے کی وجہ سے کیستاسب ترکی کے بادشاہ خزر سب میں متعدد ویرانیاں ہوئیں۔۔۔ بہت بڑی خون ریزی ہوئی ذرین بن کیستاسب انہی معرکوں میں کام آیا ترک کو آخری لڑائیوں میں شکست ہوئی شاہ فارس نے اس سے

① ان احکام کے علاوہ اس کتاب میں یہ بھی تھا کہ اس، ہمیں شراب حلال ہے۔ آگ کو پوجنا چاہیے ایک نکی کا خدا ہے جسے ایزد کہتے ہیں اور وہ ہر آدمی کا خدا ہے جو اس کی بات ہے (نمود باللہ) مترجم۔ ② تصحیح و استدراک (شاء اللہ محمود)۔

رحمی سے پامال کیا اور ترک کے ساحر قید و شق کو مار ڈالا کامیابی کے بعد کیتا سب بٹن کی طرف واپس آیا اس کے لڑکے اسفندیار نے ترکی کے بادشاہ کی سفارش کی جس سے کیتا سب نے برہم ہو کر اسفندیار کو قید کر دیا اور خود کرمان اور جستان کے پہاڑوں میں تارک الدنیا ہو کر سکونت پزیر ہو گیا۔

کہر اسف کا قتل: بٹن میں اس کا باپ رہتا تھا اس کو اچھڑا پھرنے کی کام نہ رہا تھا بٹن میں اس کے پاس مال و خزانہ بہت تھا بادشاہ ترک نے موقع پا کر بٹن پر حملہ کر دیا مقدمہ آگیش کا افسر اس کا بھائی جو تھا اس نے نہایت تیزی سے ایک ہفتہ کی لڑائی میں بٹن پر قبضہ کر لیا اور پھر اسف کا قتل کر کے اس کے تمام مال و اسباب کو وٹ لیا۔ آتش دہن کو منہدم کر دیا شمالی بستان ستاسف اور اس کی بہن کو رفقہ ترک لوندی بنایا۔ اس لڑائی میں خزر اسف بادشاہ نے فریبوں سے ان کے بڑے جھنڈے کو چھین لیا جس کو وہ زرش (دیش) کا دیان کہتے تھے یہ وہ جھنڈا تھا جس کو ”کاوی حداد“ نے ضحاک کی مخالفت میں بلند کر کے اس کو قتل کیا تھا اور افریدون کو بجائے اس کے تخت نشین کیا تھا شاہان فارس نے اس کو اسی کے نام سے موسوم کیا اور اس کو جواہر سے مزین کر کے اپنے خزانے میں رکھا۔ لڑائیوں میں اس کو تباہ کالتے تھے اسی جھنڈے کو مسلمانوں نے جنگ قدسیہ میں اہل فارس سے چھین لیا تھا۔

ترک بادشاہ خزر اسب کی شکست اور اس کا قتل: ترک بادشاہ خزر اسب بٹن کی مہم سے فارس ہو کر جستان کی طرف بڑھا جہاں کیتا سب تارک الدنیا ہو کر عبادت میں مصروف تھا۔ اس نے بادشاہ ترک کے آنے کی خبر سن کر اسفندیار کو قید سے رہا کر کے ”جواہر عالم“ کے ساتھ تینوں سے لڑنے کو بھیجا۔ اسفندیار نے خزر اسب کو نہایت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا اور تمام چیزیں جن کو ترکوں نے لوٹ لیا تھا پھر واپس لے لے لے اور زرش کا دیان کو بھی چھین لیا خزر اسب کو شکست کے بعد سنبھلنے کا موقع نہ ملا وہ شکست پہ شکست کھاتا ہوا اپنے ملک پہنچا اور اسفندیار اس کا تعاقب کرتا چلا آیا اور اس کے ملک کو بزرگوار فتح کر لیا سب سے آخری لڑائی میں خزر اسب اور اس کا بھائی مارا گیا اس کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا عورتیں رفقہ کر لی گئیں۔ اس کے بعد وہ افراسیاب نامی شہر میں داخل ہوا اور مختلف علاقوں کو فتح کرتا ہوا موصل کے علاقوں اور تبت تک جا پہنچا اور جہاں جہاں ترکوں کے علاقے تھے ان سب پر قبضہ ہو گیا۔ اس کی کامیابی کے بعد اسفندیار ترکوں پر خراج مقرر کر کے واپس ہو کر بٹن کو آیا۔

رستم پر حملہ اور کیتا سب کی وفات: ہشام ابن محمد کہتا ہے کہ اس کے بعد کیتا سب نے اسفندیار کو جستان کے حکمران رستم سے جنگ کرنے سے روک دیا۔ جس نے اس کے دادا یقباد کو قید بٹن سے چھڑایا تھا۔ اور یقباد نے اس کو یہ ملک اس کے حسن خدمت کے بدلے میں دیا تھا اسفندیار رستم میں بھی لڑائیاں ہوئیں اس دوران کیتا سب ایک سو بیس عمر کا ہو کر مر گیا اور یہ خود بھی انہی لڑائیوں میں مارا گیا۔

بنی اسرائیل کو واپس کون لایا؟: بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کو ان کے شہروں کی طرف واپس کر دیا تھا اور اس کی ماں بنی طلوت ست تھی۔ اور ایک قول کے مطابق وہ اس کا بیٹا بہمن تھا۔ اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف واپس کیا تھا وہ بہمن کے زمانے میں بابل کا بادشاہ ورش تھا اور اس کے حکم سے اس نے بنی اسرائیل کو واپس لایا تھا پھر اس کے بعد بادشاہ جس کا نام بہمن ہے بعض مؤرخین یہ کہتے ہیں کہ اس کا لڑکا ارشیر بہمن ہے۔

اردشیر بہمن اور اس کی فتوحات: کیتا سب اور دوسری روایت کے مطابق اسفندیار کے بعد اردشیر بہمن تخت حکومت پر بیٹھا یہ بہت بڑے رعب اور دبدبہ والے بادشاہ تھا اسی وجہ سے لوگ اس کو ”طویل اباغ“ کہتے ہیں اس نے غلبت اقصیٰ پر حکومت کی۔ ہشام ابن محمد کہتے ہیں کہ ”بہمن“ تخت پر بیٹھنے کے بعد اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے جستان چلا گیا رستم بن دستان اس کے مقابلے کے لئے آیا اور خوب دل جمعی سے لڑا لیکن اس نے عروج کے دن چورے ہو چکے تھے اور اپنے بھائی اور بیٹوں سمیت ان لڑائیوں میں مارا گیا۔ اس کے بعد بہمن نے روم پر حملہ کیا اور ان پر خراج مقرر کیا اسے تمام بادشاہان فارس میں سب سے زیادہ عظیم الشان تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس نے سواد میں ایک شہر آباد کیا تھا اس کی ماں طلوت کی نسل میں سے تھی۔ اس میں اور طلوت میں چار پشتوں کا فرق تھا۔ راسف نامی باندی سے اس کا ایک لڑکا سامان تھا۔ راسف بنی اسرائیل کی قیدی عورتوں میں سے اور اس نے زریا فیل کی بہن تھی جس کو یہود نے بیت المقدس کا حاکم بنایا تھا۔

بہمن کی اپنی بیٹی سے شادی اور اسے اپنی ملکہ بنانا:..... بہمن نے خنالی کی ذہانت اور فراست کی وجہ سے فارس کا بادشاہ بن دیا۔ اس کو شہر زاد کہا کرتے تھے بعض مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ بہمن کی بیٹی تھی اور اس نے اس سے شادی کر لی تھی، مجوسی دین میں ایسا چہرہ تھا جب خنالی اس سے حامد ہو گئی تو اس نے کہا کہ تاج و تخت اس کو دینا جو میرے وطن سے پیدا ہوگا حالانکہ حکومت اور سلطنت کا مستحق سامان تھا۔ مگر بہمن نے اس کے کہنے پر عمل کیا تو سامان ناراض ہو کر اصرار چلا گیا۔ اور وہیں زہد و عبادت میں مشغول ہو گیا اور بکریاں چرانے لگا۔

خنالی اور دارا بن بہمن:..... بہمن کے مرنے کے بعد چونکہ دارا کبرکم سن تھا خنالی خود حکومت کرنے لگی یہ بڑی مدبر اور ہوشیار تھی اکثر ریوں میں اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کرتی تھی۔ جب اس کا لڑکا دارا کبر جوان ہوا تو ملک اس کے حوالے کر دیا اور خود فارس سے ہوتی ہوئی روم سے لڑنے کے لئے چلی گئی پھر وہاں سے کامیاب اور کامران ہو کر واپس آئی۔ دارا تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد بابل گیا اور آس پاس کے بادشاہوں سے لڑا اور ان سے خراج لیا اور بارہ برس حکومت کر کے مر گیا۔

دارا ابن دارا:..... اس کی جگہ اس کا بیٹا تخت حکومت پر بیٹھا اس کا نام بھی دارا تھا اس نے اپنے باپ کے وزیروں کو قتل کر ڈالا رفتہ رفتہ۔ سرے سے اراکین سلطنت اس سے ناراض ہو گئے۔ ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ دارا ابن دارا نے چودہ برس تک حکومت کی یہ نہایت بد سیرت، کینہ پرور، اور سنگدل تھا اس کے عہد حکومت میں اسکندر بن فیلفوس یونان نے فارس پر چڑھائی کی تھی دونوں میں لڑائیاں ہوئیں۔

دارا ابن دارا کا قتل:..... دارا کے بعض سپاہیوں نے دارا کو لڑائی کے دوران قتل کر ڈالا اور اسکندر کے پاس چلے آئے اور اس کے قتل کے ذریعے سے اسکندر سے تقرب حاصل کرنا چاہا مگر اسکندر نے ان کو قتل کر دیا اور یہ کہا کہ اس کا بدلہ ہے جو اپنے بادشاہ کے ساتھ برائی اور نمک حرامی کرے۔

اسکندر کی دارا کی بیٹی سے شادی:..... اسکندر نے فتح یابی کے بعد روسک بنت دارا سے بیاہ کر لیا جیسا کہ اسکندر کے حالات میں بیان کیا کریں گے۔ طبری کہتا ہے کہ بعض مؤرخین کا یہ قول ہے کہ دارا کے قتل کے وقت اس کی چار اولادیں تھیں تین لڑکے (۱) شک (۲) ہنودار (۳) اردشیر۔ اور ایک لڑکی روشک جس نے اسکندر سے شادی کی تھی۔ دارا نے چودہ برس حکمرانی کی یہ وہی حالات ہیں جو اہل فارس میں زمانہ کی قباد سے آخری بادشاہ دارا تک مشہور ہیں۔

بابل کی تباہی:..... ہروشیوش مؤرخ روم فارس کی ابتدائی حکومت میں تحریر کرتا ہے کہ یہ لوگ بنی اسرائیل کے شام میں داخل ہونے کے بعد عشیال بن قناز بن یوقا کے زمانے میں گزرے ہیں۔ ”عشیال“ کالب بن یوقا کا بھائی تھا یوشع علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کا عابد اور مصیح گزرا ہے۔ اسی کے زمانہ میں ابوالفرص آسیا کے علاقے سے جس کو عربی میں فارس، یونانی میں شور، فارسی میں پرشیش کہتے ہیں اور آس پاس کے علاقوں میں جا کر ٹھہرا۔ اور وہاں کے رہنے والوں پر غالب آ گیا اسی وجہ سے یہ گردہ اس کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ اور یہ لوگ برابر ترقی پذیر رہے یہاں تک کہ کیرش کی حکمرانی کا زمانہ آیا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ کسریٰ اول تھا۔ اس نے قضایوں کو مغلوب کیا پھر شہر بابل پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا۔ سریانیوں سے جنگ لڑی اور انہی لڑائیوں میں مر گیا۔

قنیشاش بن کیرش:..... اس کے بعد اس کا لڑکا قنیشاش بن کیرش حکمران بنا اس نے مصر پر چڑھائی کی۔ مصریوں کے بتوں کو توڑ دینے کے شرعی احکام اور ساحروں کو نیست نابود کرنا واقعہ مملکت فارس کی ابتدا سے ہزار سال کے بعد واقع ہوا۔ قنیشاش کے بعد دارا نے روم حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اس نے بھی باقی ماندہ ساحرین مصر کو قتل کر ڈالا اور سریانیوں کے عمال کو واپس کر دیا اور بنی اسرائیل کو شام کی طرف بھیج کی دیا اس کے بعد وہ روم کے مغربی مدقوں پر چڑھا آیا شاہ لڑائی میں خود دارا کے سپہ سالاروں میں ایک نے اس کی حکومت کے تحسویں برس میں اچانک حملہ کر کے اس کو قتل کر ڈالا۔

ارتخشار:..... اس کا لڑکا ارتخشار چالیس برس تک اور اس کے بعد دارا بن ارتخشار چالیس برس تک اور اس کے بعد دارا بن ارتشی رتیرہ برس تک حکمران رہا پھر ارتشی ربن دارا بادشاہ ہوا اس کی کیرش بن نوطوس لڑائی ہوئی کیرش مارا گیا اور یہاں اسکے ملک پر قابض ہو گیا اس کے بعد اہل روم نے اہل مصر کی مدد

عظیم الشان ہوگا پہلا تو یہ ہے اور دوسرا بادشاہ دارا بن گستاپ ہے جو خطی میں مذکور ہے تیسرا دارا بن الامتہ ہے اور چوتھا جس کو اسکندر نے قتل کیا۔

دارا نوش بن گستاپ: ... بیت المقدس کو ویران ہوئے انہتر برس ہو چکے تھے کہ دارا نوش بن گستاپ نے بابل میں اپنی حکومت کا آغاز کیا اور اس کی حکومت بابل کے تیسرے سال بیت المقدس کی تعمیر تکمیل کو پہنچی اس کے بعد اسروویوس مجوسی ایک برس تک بادشاہ رہا یہ پہلا بادشاہ ہے جو مجوسی کے لقب سے مشہور ہوا کیونکہ زرتشت کا مجوسی دین اس کے عہد حکومت میں زیادہ پھیلا اسروویوس کے بعد اخشوریش بن دارویوس بیس برس تک حکومت کرتا رہا اس کا وزیر ہامان عملی تھا اس کے بعد ارطخشاش بن اخشوریش بادشاہ ہوا یہ طویل الیدین کے لقب سے مشہور تھا اس کے زمانے میں یہود نے فارس کے ہاتھ سے نجات پائی اس نے اپنی حکومت کے بیسویں سال بیت المقدس کی شہر پناہ منہدم کرنے کا حکم دیا لیکن حضرت عزیر علیہ السلام نے اسے روک رکھا اور اسے شہر پناہ کر دیا۔

عزیر کون ہیں: ... ابن عمید خطی سے روایت کرتا ہے کہ یہ عزیر عزرا کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے بعد چودھویں رہند تھے انہوں نے بنی اسرائیل کے لئے توریت اور انبیاء سلف کی کتابیں اپنی یادداشت کے بموجب اپنی پہلی جلاوطنی سے لوٹنے کے بعد تحریر کیں۔ کیونکہ بخت نصر نے کل کتابوں کو جلا دیا تھا۔ بعض مؤرخین یہ بیان کرتے ہیں کہ توریت اور دیگر کتب انبیاء کے لکھنے والے یثوع بن ابوصادق میں ارطخشاش کے بعد پانچ برس تک ارطخشاش ثانی بادشاہ ہوا اسی کے زمانے میں حکیم بقراط اور سقراط ”شہر اشیا“ میں تھا اس کے بعد صغرتیوش تین برس حکومت کر کے مر گیا۔

دارا ابن الامتہ: ... اس کے بعد دارا ابن الامتہ جس کا لقب ناکیش تھا اور بروایت دیگر داریوش الیاد یوش تھا۔ سترہ برس حکمران رہا اسکے زمانے میں سقراط فیثاغورس اقلیدوس ثانی حکماء یونان تھے اس کی حکومت کے پانچویں برس اہل مصر یونان سے بغاوت کر کے ایک سو چوبیس برس کے بعد پھر بادشاہ بن بیٹھے۔

ارطخشاش اور اس کی نسلی بادشاہت: ... دارا ابن الامتہ کے بعد ارطخشاش جو کہ کورش بندار یوش کا بھتیجا تھا اس نے گیارہ یا بیس برس تک حکومت کی اس کے زمانے میں الیا قیم کا بن تھے۔ پھر اس کے بعد ارطخشاش مسمیٰ بہ اخوش یا دوش بیس برس تک بادشاہ رہا اس نے مصر پر فوج کشی کی اور اس پر قبضہ کر لیا اس کا فرعون ساناق بھاگ کر مقدونیہ میں جا چھا۔ ارطخشاش نے مصر میں ایک شاندار محل اور اس میں ایک ہی کل بنوایا جس کا عمر العاص بنی ٹوٹنے کا محاصرہ کیا تھا اور اس پر قابض ہو گئے تھے۔

چوتھا دارا: ... ابن عمید ابوراہب سے روایت کرتا ہے کہ یہ چوتھا دارا ہے جس کی طرف دانیال علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہے۔ یہ نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا۔ اس نے یونان سے اپنا خراج وصول کیا جو اس کے آباؤ اجداد یونان سے لیتے تھے تھوڑے عرصے کے بعد جب اسکندر بن فیلقوس بادشاہ یونان ہوا اس وقت اس کی عمر سولہ برس کی تھی دارا نے اس سے خراج طلب کیا اسکندر نے سختی سے جواب دیا۔ جس سے دارا براہم ہو کر حمہ آور ہوا اسکندر نے اس کا مقابلہ کیا اور اس کو شکست دے کر ملک فارس اور اس کے آس پاس کے علاقوں پر بھی قابض ہو گیا۔ اتنی کلام ابن العمید۔

فارس کے حکمرانوں کے تیسرے طبقے کا ذکر

ملوک الطوائف کا تعارف: ... فارس کے حکمرانوں کا یہ طبقہ اشکانیہ (اشغانیہ) کے نام سے مشہور ہے یہ لوگ اشکان بن دراکبر کی اولد میں سے ہیں جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے بادشاہوں کے گروہوں میں سے اس طبقہ کے بادشاہ عظیم الشان گزرے ہیں جن کا حال تحریر کیا جاتا ہے جب اسکندر ابن فیلقوس نے فارس پر قبضہ کر لیا اور دارا الصغیر لڑائی میں مارا گیا تو اس نے ان حکمرانوں کے بارے میں ارسطو سے مشورہ کیا ارسطو نے کہا کہ فارس کے شاہی خاندان میں سے چند آدمی مختلف مقامات پر حکمران بنادیئے جائیں وہ آپس میں لڑائی جھگڑے کریں گے اور یونان محفوظ رہے گا یہ وجہ سے اسکندر نے فارس کے نامور لوگوں کو فارس کا حکمران بنادیا انہی حکمرانوں کا نام ملوک الطوائف ہے۔

اسکندر کی موت اور ملک کی تقسیم:..... جب اسکندر مر گیا تو اس کا ملک اس کے چار امرا میں تقسیم ہو گیا۔ مقدونیا اور اناطولیہ اور اس کی سرحد پر واقع روم کے ملکوں کا حکمران فلش بن گیا جو اسکندر کا سپہ سالار تھا۔ اسکندر نے مصر اور مغرب پر فیلاؤس حکومت کرنے لگا جس کا لقب بطلموس تھا۔ شام، بیت المقدس اور اس کے سرحدی ممالک و مطوس کے قبضہ میں آ گئے۔ سواد، ابواز اور فارس پر یلاؤش سیلئس ملقب بہ انطیش نے قبضہ کر لیا اس کا لقب انطیش تھا اور یہ چون برس ۱ تک ان علاقوں کا حکمران رہا۔

اشک بن دارا کے متعلق طبری کی تحقیق:..... طبری کی تحقیق یہ ہے کہ اشک بن دارا اکبر اپنے باپ کے بعد رے میں رہا اور وہاں سے نشوونما پائی جب یہ بڑا ہوا اور اسکندر مر گیا تو اس نے لشکر جمع کر کے انطیش پر حملہ کر دیا۔ موصل میں دونوں سے لڑائی ہوئی۔ انطیش نزاری میں مارا گیا اور اشک بن دارا نے سوار پر موصل سے رے اور اصفہان تک قابض ہو گیا۔

اشک بن دارا کی شرافت و عظمت:..... ملوک الطوائف شرافت و نسب کی وجہ سے اس کی تعظیم کرتے اور اکثر تحفے تحائف بھیجتے رہتے تھے۔ بچے اس کے کہ اس کو ان کے معزول کرنے اور حکمران بنانے میں کچھ دخل ہوتا وہ لوگ اس کی عزت کرتے اور اپنے خطوط میں اس کا نام تعظیم سے لکھا کرتے تھے لیکن ساتھ ساتھ وہ لوگ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ بعض مورخین کی تحریر یہ ہے کہ ایک شخص فارس کے حکمرانوں کی نسل کا اصفہان اور سواد پر اسکندر کے مرنے کے بعد قابض ہو گیا تھا اور اس کے بعد اس کا لڑکا مالک حکمران ہوا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد لشکر جمع کر کے تمام ملوک الطوائف کا سردار بن بیٹھا۔ چنانچہ اس وجہ سے ان کے علاوہ دوسرے ملوک الطوائف کا ذکر ترک کر دیا گیا۔

اشک بن دارا سے متعلق تیسری روایت:..... بعض لکھتے ہیں کہ یہ شخص اشک بن دارا تھا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے تحریر کیا ہے اور یہی اہل فارس کا قول ہے اور بعض محققین کے مطابق اسفندیار بن گستاہ کی اولاد میں سے ہے۔ اس میں اور اسفندیار میں چھ پشتوں کا فرق ہے بعض محققین کے مطابق اشک بن اشکان اکبر کینہ بن یقباد کی نسل سے ہے (اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ اشغانیہ کے حکمرانوں میں سے سب سے بڑا بادشاہ تھا ۱)۔ اس نے ملوک الطوائف پر حکمرانی کی۔ اصطر اور بلاد فارس پر قابض رہا جس تک اس کی حکومت رہی۔ اس کے بعد جو ابن ازک بادشاہ بنا اس نے بنی اسرائیل پر یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے قتل کی وجہ سے حملہ کیا۔ مسعودی کہتا ہے کہ اشک بن اشک بن دارا ابن اشکان اول نے دس برس حکومت کی اور اس کے بیٹے سابون نے ساٹھ برس تک حکومت کی اس نے بنی اسرائیل پر شام میں حملہ کیا اور ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور اور روم اور یلادش کی جنگ:..... اس کی حکومت کے اکتالیسویں سال فلسطین میں جناب عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے۔ پھر اس کے چچا جو نے دس سال تک حکومت کی پھر نیرو بن سابور اکیس برس تک بادشاہ رہا اسی کے زمانہ حکومت میں طیطش قیصر نے بیت المقدس پر قبضہ کر کے اس کو ایران اور یہود کو جلا وطن کیا تھا۔ جیسا کہ اس سے پہلے لکھا گیا۔ نیرو کے بعد جو بن نیرو انیس سال تک پھر اس کے بعد اردوان بن ہرمز پندرہ برس حکمران رہا۔

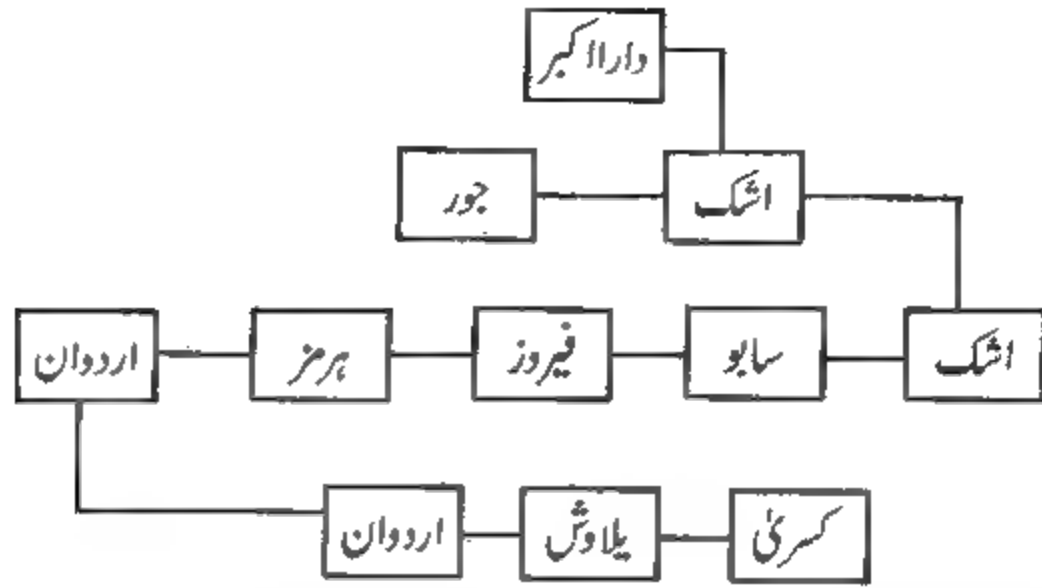
خسرو بن اردوان:..... پھر اس کا بیٹا کسریٰ (خسرو) بن اردوان نے چالیس برس تک حکومت کی پھر اس کا یلادش بادشاہ بنا اس نے چوبیس برس تک حکمرانی کی اس کے زمانے میں روم نے قیصر کی مدد سے انطیش کے خون کا بدلہ لینے کے لئے یونان سے نکل کر یلادش پر حملہ کیا یلادش نے فارس اور عراق سے لشکر جمع کر کے چار ہزار فوج سے اس کا مقابلہ کیا اس فوج پر یلادش پر حملہ کیا یلادش نے فارس اور عراق سے لشکر جمع کر کے چار ہزار فوج سے اس کا مقابلہ کیا اس فوج پر یلادش کی طرف سے سواد کا بادشاہ حضرت نامی افسر تھا اس نے قیصر پر شب خون مارا اس کے لشکر کو منتشر کر دیا اناطولیہ کو لے لیا اور خلیج تک بڑھ گیا۔ اس واقعہ کے یلادش مر گیا اور اس کی جگہ اردوان بن یلادش تیرہ برس تک حکومت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اردشیر بن بابک بن ساسن نے بغاوت کی ملک فارس کو ملک الطوائف سے چھین کر از سر نو دولت و حکومت کی بنیاد ڈالی جس کو ساسانیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش:..... طبری کی تحقیق یہ ہے کہ سملک الطوائف کے زمانے میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پیدا ہوئے جبکہ

۱۔ اس عربی نسخے میں ۴۵ کی بجائے ۵۴ برس لکھا ہے۔ اس کے مطابق تصحیح کر دی گئی ہے۔ (شاء اللہ محمود) ۲۔ تصحیح و استدراک۔ (شاء اللہ محمود)۔

بابل پر تین سو بیستھ برس اسکندر کے قبضہ کو ہو چکے تھے۔ اور اسکانیہ کو حکومت کرتے ہوئے اکیاون سال گزر گئے تھے نصاریٰ کی تحقیق یہ ہے کہ بابل پر اسکندر کے غلبہ کے تین سو ترےستھ برس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے واللہ اعلم بطبری کہتا ہے کہ ملوک الطوائف کا زمانہ اسکندر کے بعد سے اردشیر بن بابک تک دو سو تھ برس رہا بعض لوگوں کی تحقیق یہ ہے کہ پانچ سو ترے برس تک رہا۔ کہ اس مدت میں ۹۰۰ سو بادشاہوں نے نوے گروہوں پر حکمرانی کی لیکن ان میں ایک ملوک اشکانیہ عظیم الشان اور نامور تھے۔

فارس کے حکمرانوں کے تیسرے طبقہ کا شجرہ نسب



فارس کے بادشاہوں کا چوتھا طبقہ

یہ حکمران خاندان دنیا کی چوتھی عظیم الشان سلطنتوں میں سے ایک ہے اس کو مورخین حکومت ساسانیہ یا حکومت اکاسرہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ان دو حکومتوں (یعنی حکومت اردشیر بن بابک ① سے شروع ہوتا ہے جو مرو کا بادشاہ اور ساسان بن بابک بن ہرمز بن ساسان اکبر ابن کے بہن کا بیٹا تھا اس سے پہلے ہم بہن اور اس کے بیٹے ساسان کا حال بیان کر چکے ہیں جس وقت اس کا بھائی دارا اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اسی وقت بہن نے ساسان سے نکال دیا تھا اور یہ جہاں اصطر میں جا کر رہنے لگا وہیں اس کی نسل آگے بڑھی یہاں تک کہ ساسان اصغر پیدا ہوا اور اصطر سے تئیں کدہ کی دیکھ بھال کا کام اس کے سپرد ہوا یہ نہایت شجاع اور دلیر تھا۔ اس کی بیوی شاہی خاندان سے تھی اس سے اس کا بیٹا بابک اور بابک سے اردشیر پیدا ہوا۔

اردشیر کی تربیت:..... ان دنوں میں اصطر میں ملوک الطوائف میں سے ایک بادشاہ حکومت کر رہا تھا اس کا گورنر داراب جرد (داراب جرد) میں رہتا تھا جب اردشیر ست برس کا ہوا تو اس کے دادا ساسان نے اس کو بادشاہ اصطر میں پیش کر کے یہ درخواست کی کہ اسے گورنر داراب جرد کے پاس عہد و تربیت کے لئے بھیج دیا جائے بادشاہ اصطر نے اسے منظور کر کے اردشیر کو گورنر داراب جرد کے پاس بھیج دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد داراب کا گورنر مر گیا اس کے بعد اردشیر اصطر کے بادشاہ کے حکم سے اصطر داراب جرد کا گورنر مقرر ہوا بعد اس نے اپنے باپ کو ان حالات سے آگاہ کیا اور اصطر پر بھی تلوار کے زور سے قبضہ کر لیا۔

اردشیر کی فتوحات:..... مورخین نے اردشیر کی لڑائیوں میں اس کے سلسلے فتوحات کو اس طرح تحریر کیا ہے کہ اردشیر نے بادشاہ اردوان سے جو اصطر پر حکومت کر رہا تھا امداد طلب کی جب اس نے سختی سے جواب دیا اور جنگ کرنے پر تیار ہو گیا تو اردشیر نے اصطر پر حملے کی تیاری مکمل کر لی اور اصطر جاتے ہوئے کرمان پر قبضہ کر کے اپنے بیٹے کو وہاں کا حاکم بنا دیا اردوان نے اس کی پیش قدمی پر اردشیر کو دھمکی دی ابواز کے بادشاہ کو اس کے مقابلے کے لئے بھیجی ابواز کا بادشاہ شکست کھا کے واپس آ گیا اس کے بعد اردشیر نے اصفہان پر حملہ کر دیا اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے اردوان سے لڑا اور اسے شکست دے کر قتل کر دیا۔

① اسکندر کے پانچ سو چودہ برس کے بعد ہوا اور بقول تریسا پانچ سو پچاس اور بقول مخان دو سو چھیاسٹھ سال کے بعد ہوا۔

ہمدان، آذربائیجان، آرمینیہ وغیرہ کی فتح..... ہمدان، جبل، آذربائیجان، آرمینیہ اور موصل کو کامیابی کے ساتھ فتح کر لیا پھر ان سے فرار ہو کر سوڈان پر قبضہ کیا اور وجہ کے مشرقی شہروں کے پاس ایک شہر آباد کیا پھر وہاں سے واپس اصطخر واپس آیا۔ پھر جستان، جرجان، مرو، بخارا، مرو کی حدود خراسان تک فتح کر لیا۔ اس کے بعد فارس کی طرف آیا۔ بادشاہ کوشان اور مکران نے اس کی فرماں برداری قبول کر لی اس کے بعد ایک حویل محاصرہ کے بعد بحرین پر قبضہ کر لیا۔ بحرین کا بادشاہ لڑائی کے دوران دیا میں ڈوب کر مر گیا۔ اس کے بعد اردشیر لوٹ آیا۔

سابور کی فتوحات اور اردشیر کی موت:..... اس کا بیٹا سابور اٹھا اس نے بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیں اردگرد کے بادشاہوں کو زیر کیا اکثر نئے شہر آباد کئے بہت سی عمارتیں بنوائیں۔ مختصر یہ کہ اردشیر چودہ برس حکومت کر کے مقام اصطخر میں مر گیا۔

اردشیر کی خواہش:..... ہشام بن کلثبی کہتے ہیں کہ اردشیر اپنے زمانہ حکومت میں یہ چاہتا تھا کہ جو ممالک ملوک الطوائف کی طرف سے اس کے باپ دادا کے قبضے میں تھے ان سب پر یہ اکیلا حکمران بن جائے اس وقت اردوانیوں پر اور ارمانیوں پر بابا بادشاہت کر رہا تھا۔ اور ان دونوں نے متوجہ ہو کر اس کا مقابلہ کیا۔ اردشیر مصلحتاً بابا سے صلح کرنا چاہتا تھا اسی دوران اردوان مارا گیا اردشیر نے سواد پر قبضہ کر لیا اس کے بعد بابا نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ اور تمام سلاطین مغلوب ہو گئے اس کے بعد اردشیر عرب کی طرف متوجہ ہوا۔

اردشیر کے دور میں عربوں کی حالت اور ان کے گروپ:..... اکثر اہل عرب، عراق اور حیرہ میں رہتے تھے۔ ان کے تین گروپ تھے۔ ایک تنوخ تھے جن میں قضاعہ بھی شامل ہے جو تباعہ کے کسی بادشاہ کے ساتھ مل کر ملوک فارس سے لڑتے تھے۔ یہ لوگ انبار اور حیرہ کے درمیان فرات کے مغرب میں خیموں میں گزارا کرتے تھے ان لوگوں نے اردشیر کی سلطنت اور مہمکت میں قیام کرنا پسند کیا غریبی فرات سے نکل کر عرب کے خشکی دے علاقوں میں چلے گئے۔ دوسرا گروپ عباد کا تھا۔ جو خاص حیرہ میں سکونت پذیر تھا۔

”احلاف“ کا عرب گروہ اور ان کی حکومت:..... تیسرے احلاف تھے۔ جو ان کے نسب سے نہ تھے مگر ان میں مل جل گئے تھے وہ نہ تو تنوخ میں شامل تھے جو فارس کی اطاعت اور فرماں برداری کے منکر تھے اور نہ عباد میں سے تھے جن میں یہ ملے ہوئے تھے لیکن اتفاقاً زمانہ ہی احلاف انبار اور حیرہ کے مالک بنے اس کو انہوں نے خراب اور ویران کر دیا انہی میں سے عمرو بن عدی اور اس کی قوم تھی جس نے حیرہ اور انبار کو نئے سرے سے آباد کیا۔ ان دونوں کو عرب نے بخت نصر کے زمانے میں بسایا تھا اس کے بعد بنی عمرو بن عدی نے اس کو آباد کیا یہاں تک کہ عرب مسلمانوں نے شہر کو لوٹ لیا اور حیرہ تباہ و برباد ہو گیا۔

اسکائیوں کا قتل اور اسکائی عورت سے سابور کی پیدائش:..... اردشیر نے کامیابی کے بعد اپنے دادا کی وصیت کے مطابق اسکائیوں کو چن چن کر قتل کیا لیکن ایک عورت شاہ اردون کے محل میں اپنا نام و نسب چھپا کر بیچ گئی جس کو اردشیر نے اپنی باندی بنالیا۔ جب وہ اس سے حاملہ ہوئی تو اس نے اپنا نسب ظاہر کیا۔ اردشیر کو یہ فعل ناگوار گزرا اس عورت کو قتل کرنے کے لئے ایک (مرزبان) کے حوالے کیا اس مرزبان نے اس کو قتل نہیں کیا مگر جب اس سے لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام سابور رکھا اور درپردہ اس کی تعلیم و پرورش کرتا رہا۔

سابور کے راز کا انکشاف:..... اردشیر نے اپنے آخری زمانے میں بے اولاد ہونے اور نسل اور سلسلہ نسب منقطع ہونے کا شکوکہ کیا اور اس عورت کے قتل اور حمل ضائع ہونے پر شرمندہ ہوا تو اس مرزبان نے کہا کہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا وہ عورت زندہ ہے۔ اس کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کا نام سابور رکھا ہے۔ اور اب اس کی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی ہے۔ اردشیر یہ سن کر خوشی سے اچھل پڑا اور اسی وقت سابور کو بل کر اپنا ولی عہد بنایا۔

سابور کی بادشاہت:..... اردشیر کے مرنے کے بعد سابور بادشاہ اس نے انعام و اکرام کی بارش سے لوگوں کو اپنا فرمان بردار بنایا اور اچھے اچھے وزیر مقرر کئے خراسان گیا اور وہاں کا انتظام درست کیا۔ پھر لوٹ کر نصیبین پر جا پہنچا اور اس کو لڑ کر چھین لیا اس کے بعد اس نے شام کے اکثر شہروں کو فتح کر لیا۔ انطاکیہ کا محاصرہ کر کے اس کے بادشاہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا کچھ عرصہ کے بعد بہت سامان و اسباب لے کر اس کو رہا کیا۔ بعض محققین کہتے ہیں کہ اس کو قتل کر دیا تھا۔

ساطر و ن۔ تکریت کے پہاڑوں میں دجلہ و فرات کے درمیان ایک شہر حضر نام کا تھا اس میں جرمقہ کی حکومت تھی ساطر و ن نامی ایک شخص ملوک

طوائف میں سے وہاں حکومت کر رہا تھا۔ جس کے بارے میں شاعر کہتا ہے کہ:

واری الموت تدلی من الحضر ☆ علی رب اہلہ الساطرون

والقد کان ربنا اللہ واہی ☆ دائرو جوہر مکنون

ترجمہ میں موت کو دیکھ رہا ہوں حضر نامی شہر کے رہنے والوں کے بادشاہ ساطرون سے قریب ہوتے ہوئے جو مصیبتوں سے محفوظ اور مال و دولت اور موتیوں میں مشغول ہیں۔

مسعودی کہتا ہے کہ ساطرون بن اسطرون ہریانی بادشاہوں میں سے ہے۔ طبری کہتا ہے کہ عرب اس کو فیروزون کہتے ہیں۔ ہشام بن محمد کلبی لکھتا ہے کہ یہ قضاہ میں سے تھا اس کا پورا نام فیروزون بن معاویہ بن العمید بن الاجدام بن عمرو بن النخع بن سلیم ہے۔ سلیم کا نسب ہم قضاہ میں بین بن زید سے۔ یہ سرزمین جزیرہ میں رہتا تھا قبلی قضاہ کے بہت سے لوگ اس کے ساتھ رہتے تھے اس کی حکومت شام تک پھیلی ہوئی تھی۔

سابور اور اساطرون:..... سابور نے خراسان کی مہم کی وجہ سے اس سے چھینر چھاڑ نہیں کی تھی جب وہ ان شہروں سے ذریعہ ہو تو اس کی طرف متوجہ ہوا چار برس تک اس کا محاصرہ کئے رہا۔

اساطرون کی بیٹی کی غدار کی اور سابور کا قتل:..... ایک روز ساطرون کی لڑکی نصیرہ سوادشہر میں سیر کے لئے نکلی چونکہ یہ حسین و خوبصورت تھی اور سابور بھی خوبصورت تھا دونوں کی آنکھیں چار ہوتے ہی دلوں میں محبت نے جگہ بنالی۔ اسی خانہ خراب محبت کی وجہ سے نصیرہ نے سابور کو قلعہ کے پوشیدہ راستے بتل دیئے جس سے اگلے دن سابور قلعے میں گھس گیا اور فیروز کو قتل کر کے قلعے پر قابض ہو گیا بنی قضاہ جو اس کے ساتھ قلعے میں رہتے تھے جنگلات کی طرف چلے گئے اور بنی حلوان تقریباً فنا ہو گئے اور قلعہ حضوریران اور تباہ و برباد ہو گیا۔

ساطرون کی بیٹی کی شادی اور قتل:..... سابور نے فتح یابی کے بعد نصیرہ سے شادی کر لی شادی کی رات اس کے ساتھ رہا نصیرہ کے بستر میں آس کے پتے بھرے ہوئے تھے نصیرہ کو اس کی سختی سے تکلیف ہوئی سابور نے اس سے پوچھا تیرا باپ تجھے کیا کھلاتا تھا نصیرہ نے جواب دیا۔ بکھن، گوشت، شہد، بھجور، شراب سابور کو نصیرہ کی اس نزاکت پر بہت غصہ آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں لعنت بھیجتا ہوں تیرے باپ کی اس محبت پر جس کی وجہ سے تو اتنی نازک مزاج ہو گئی ہے یہ کہہ کر سابور اٹھا اور ایک شخص کو حکم دیا کہ تیز گھوڑے پر سوار ہو کر نصیرہ کے بال اس کی دم میں باندھ کر دوڑائے۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا نصیرہ کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور وہ انتہائی ذلت و رسوائی کے ساتھ مر گئی۔

ابن اسحاق کی تحقیق اور علامہ سہیلی کی تردید:..... ابن اسحاق کی تحقیق یہ ہے کہ جس نے قلعہ حضور کو فتح کر کے ویران اور ساطرون کو قتل کیا تھا وہ سابور ذوالاکتاف ہے لیکن علامہ سہیلی نے اسے انکار کیا ہے کیونکہ ساطرون ملوک الطوائف میں سے ہے اور جس نے ان کی حکومت اور سلطنت حاصل کی تھی وہ اردشیر اور اس کا بیٹا سابور ہے اور سابور ذوالاکتاف اس کے بہت دنوں کے بعد پیدا ہوا ہے۔ اور وہ ملوک بنی اردشیر کا نوں بادشاہ تھا۔ پھر آگے چل کر علامہ سہیلی لکھتے ہیں کہ پہلے جس نے ساسانی بادشاہوں سے حیرہ چھینا تھا وہ سابور بن اردشیر تھا۔ جب کو اپنے مصلح کر لیا تو ان پر اس نے اپنی طرف سے عمرو بن عدی (جدال منذر) کو وہاں کا حاکم بنایا۔ عمرو بن عدی نے نہایت خوبی سے وہاں کا انتظام سنبھالا اور مسلسل سال نہ خراج دیتا رہا اس کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا امر القیس بن عمرو بنی عدی وہاں کا گورنر بنا اس کے بعد یہ ملک آل منذر کی حکومت میں نسلی طور پر چلا گیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

ہرمز اور مانی زندیق:..... سابور تیس سال حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا لڑکا ہرمز ۱۰ تحت حکومت پر بیٹھا ۲۱۔ نے صرف ایک برس حکمرانی کی اس کے بعد بہرام بن ہرمز بادشاہ بنایا نہایت حلیم اور نیک سیرت تھا اس نے اپنے بزرگوں کی پیروی کی مانی مثنوی زندیق جو نور کا قائل اور اندھیرے کا منکر تھا اور اس کے دادا (سابور) کے عہد حکومت میں ظاہر ہوا تھا جس کی کچھ عرصہ سابور نے بھی اتباع کی تھی اس کے بعد پھر مجوسی بن گیا تھا۔

۱۔ یہ پہلوان بہادر عظیم القامت شدید القوت تھا اس نے ابو از زمین شہر ہرمز بسایا۔

بہرام اور مانی زندیق: جب بہرام بن ہرمز بادشاہ بنا تو اس نے لوگوں کو جمع کر کے مانی زندیق کو سردار بنادیا اور اس سے اس کے عقائد دریافت کئے لوگوں نے اس کے عقائد سن کر اسے کافر قرار دیا۔ چنانچہ بہرام بن ہرمز نے اسے قتل کرادیا۔

زندیق کے معنی: مسعودی کہتا ہے کہ زندیق ان کی اصطلاح میں شخص کو کہتے تھے جو زرتشت کی کتاب کے ظاہری معنی سے ہٹ کر اپنے من گھڑت معنی بیان کرے۔ چونکہ اس کتاب کا نام ”زندہ“ تھا اس سے اس کے من گھڑت معنی بیان کرنے والے کو زندہ کہنے لگے اس کے بعد عرب نے اس کو عربی زبان میں زندیق کہا اس میں وہ تمام لوگ شامل ہو گئے جو ظاہری معنی کی مخالفت کریں۔ اور حقیقت معنی کے انکار کرنے والے ہوں۔ اس کے بعد وہ شرعی اصطلاح میں زندیق کہا جانے لگا جو بظاہر اسام کا قائل ہو اور درحقیقت کفر کا پابند ہو۔

بہرام بن بہرام: بہرام بن ہرمز تین سال تین مہینے حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا بہرام بادشاہ بنایا یہ تخت پر بیٹھتا ہی تھا اور کھیل کود میں مبتلا ہو گیا۔ اس کے ہر کام سے عوام کو ظلم و ستم سے پریشان کرنے لگے گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر ویران ہو گئے۔

بہرام کی عبرت ناک توبہ: ایک روز یہ شکار سے واپس آ رہا تھا اتفاق سے والو یک درخت پر ویرانہ میں ٹپٹے بول رہے تھے۔ بہرام نے کہا کہ کاش میں پرندوں کی زبان سمجھتا دو مغالوں نے جو اس وقت موجود تھے غرض کی کہ بہرام ان کی زبان سمجھتے ہیں یہ دونوں ادا شادی کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ مادہ ہتی ہے کہ میں میں ویران شہر میں لے کر تیرے ساتھ نکلتا کروں گی۔ نہ لوے اس وقبول کر لیا اور بتا کہ اس بہرام کا زمانہ حکومت کچھ عرصہ مزید باقی رہ گیا تو میں تجھ کو دیکھ سکے۔ بجائے ہزار ویران شہروں کا۔ بہرام یہ سن کر خواب نفست یہ سن کر خوب نفست سے چونک پڑا اور خود امور سلطنت کو دیکھنے لگا اس کا آخری زمانہ حکومت اس کے ابتدائی زمانہ حکومت سے عدل و انصاف، انتظام و تدبیر میں بڑھ گیا تھا۔

بہرام بن بہرام بن بہرام۔ فرسین ہرمز: اس کے مرنے کے بعد بہرام بن بہرام بن بہرام تخت نشین ہوا اس کو شہنشاہ۔ قبست مخاطب کیا جاتا تھا بختان اس کا دار الحکومت تھا۔ یہ چار برس حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بھائی فرسین بادشاہ بنا لوگ اس کی سخت طبیعت کی وجہ سے اس سے ڈرتے تھے پھر اس نے اپنی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا اور عوام کے ساتھ نیکی اور نرمی کا معاملہ کرنے لگا۔ اس کا زمانہ حکومت سات برس تک رہا یہ بادشاہ مقام جندیابور (مضافات خراسان) میں رہتے تھے۔

سابور ذوالاکتاف کا تعارف: ہرمز کے مرنے کے بعد اس کی کوئی اولاد نہیں تھی اراکین حکومت اس وجہ سے زیادہ پریشان ہو رہے تھے اتفاق سے اس کی ایک بیوی حامدہ پانی گئی اراکین حکومت نے کسی اور شخص کو خاندان شاہی سے تخت نشین نہ کیا تھا۔ بلکہ بچہ کی پیدائش کا انتظار کرتے رہے۔ جب لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام سابور رکھا اور اسی وقت سے اس کو تخت نشین کر دیا اور خود کو انتظام کو سنبھالنے لگا۔

ترک اور روم کی حکومت پر نظر: بعض تاریخ دان کہتے ہیں کہ ہرمز نے یہ وصیت کی تھی کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد جولڑکا پیدا ہو وہی تخت نشین کیا جائے۔ بہرام حال دودھ پیتا بادشاہ بنا دیا گیا اور ارد گرد میں یہ خبر مشہور ہو گئی تو ترک اور روم نے حکومت پر نظر جمائی شروع کر دی۔

عربوں اور فارس کے علاقوں میں لوٹ مار: بلا عرب ان کے سرحدی ممالک کے بہت ہی قریب تھے وہاں کے رہنے والے قحط اور م پیداوار کی وجہ سے ہمیشہ فارس کے شہروں کے غنہ کے محتاج رہتے تھے۔ وہ بھی موقع مناسب سمجھ کر لوٹ مار کرنے لگے۔ بحرین، بدقیس و درحظ کے دیہاتی عرب جماعتیں ”جوق درجوق“ فارس کے ملکوں میں آئے گئیں۔ لوٹ مار اور فساد کا بازار گرم ہو گیا اسی حالت میں ایک زمانہ نہزر گیا لیکن اہل فارس میں سے کسی نے بادشاہ کی کم عمری کی وجہ سے نہ تو ان سے چھیڑ چھاڑ کی اور نہ ان کو بھگانے کی کوشش کی مگر جب بادشاہ سولہ سال کا ہو گیا تب اراکین حکومت نے اس سے ملک کا حال، عرب مار اور ترک اور روم کے واقعات بیان کئے۔ سابور نے سب سے پہلے عرب پر حملہ کرنا مناسب سمجھ کر شکر کی تیاری کا حکم دیا اور خود ان کی نگرانی کرتا ہوا اپنے دار الحکومت سے روانہ ہوا عرب کے غیرے اس وقت فارس کے شہروں میں موجود تھے ان کو اس

ن خبر نہ تھی۔ اچانک ان کے سروں پر پہنچ گیا اور ان کو مارتا نکالتا۔ بحرین تک بڑھ گیا اور وہاں پہنچ کر قتل و غارت کا حکم دیا۔

سابور کا عرب قبائل پر حملہ:۔۔۔ اس کے بعد رؤسائے عرب تمیم، بکر اور عید قیس پر چڑھائی کی اور نہایت سختی سے لڑائی شروع کر دی۔ عید قیس شہر چھوڑ کر ریگستانوں میں چلے گئے پھر وہ یمامہ آیا وہاں بھی قتل و غارت کی لوگوں کو قید کیا پھر وہاں سے بکر و تغلب کے شہروں کی طرف متوجہ ہوا جو مملکت فارس اور منظر روم کے درمیان شام میں تھے وہاں بھی جس عرب کو پایا اس کو قتل کر دیا ان کے گھروں کو لوٹ لیا اور ان کے پانی کو خراب کر ڈالا۔ اس سے بعد جس شخص نے اس سے پناہ مانگی اس کو اس نے پناہ دی چنانچہ بنی تغلب میں سے (جو بحرین اور خطہ سے آئے تھے) ان کو دارین میں، اہل بن تمیم کے لوگوں کو "بجر" میں بکر بن وائل والوں کو "کرمان" میں بنی حنظلہ کو ابوز میں رہنے کی جا دی۔ اور شہر انبار اور کرخ اور سوس آباد کئے۔

بنوایاد سے جنگ:۔۔۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ بنوایاد جزیرے میں پھیلے رہتے تھے۔ گرمیوں میں عراق میں آ جاتے تھے لوٹ مار کرتے تھے چونکہ بنوایاد ان دنوں ان شہروں پر چھائے ہوئے تھے اس لئے ان کو طم کہا جاتا تھا ① سابور ان دنوں کم سن تھا جب یہ بڑا ہوا تو حکومت سنبھالنے لگا تو وہ ان کو بھگانے کی طرف متوجہ ہوا اس زمانے میں ان کا سردار حرث بن اغریاد بن نزار کی اولاد میں سے تھا سابور کی روانگی سے پہلے ایک شخص نے بنی ایاد میں سے ② جو دار اسطنت فارس میں رہتا تھا حرث بن اغریاد کی کو سابور کے ارادے سے مطلع کیا اس کو سابور سے لڑائی کرنے سے ڈرایا۔

بنوایاد کا حال:۔۔۔۔۔ حرث نے اسے کہنے پر عمل نہ کیا انجام یہ ہوا کہ سابور کے لشکر نے پہنچ کر اس کو قتل کرنا شروع کر دیا وہ لوگ جلد وطن ہو کر سرزمین موصل اور جزیرہ کی طرف چلے گئے پھر لوٹ کر عراق نہیں آئے جب مسلمانوں کے بہادر سرداروں نے ان شہروں کو فتح کیا اور ان سے جزیرہ (خران) طلب کیا تو انہوں نے جزیرہ دینے سے انکار کر دیا اور روم چلے گئے۔

سابور کی شکست اور ذوالا کتاف کی وجہ تسمیہ:۔۔۔ علامہ سیہلی نے سابور بن ہرمز کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ اس نے عرب کی یہ سزا مقرر کی تھی کہ جس کو گرفتار کرتا تھا اس کے ہاتھ کندھوں سے کٹوا دیتا تھا ③ اس وجہ سے عرب اس کو ذوالا کتاف (کندھوں) والا کہنے لگے بحرین میں اس نے عرب کے سردار عمرو بن تمیم کو گرفتار کیا اس وقت اس کی عمر تین سو برس ہو چکی تھی اس سے سابور نے کہا کہ میں سب لوگوں کو قتل کر دوں گا تم لوگ حکومت و سلطنت کے دعویدار ہو تمہارا یہ خیال ہے کہ ساری دنیا میں تمہاری حکومت پھیلی ہوئی ہے؟

عمرو بن تمیم اور سابور:۔۔۔۔۔ عمرو بن تمیم نے جواب دیا کہ اے بادشاہ یہ بات آپ کی شان کےائق نہیں درحقیقت ان کا کوئی حق ہے اور وہ اس کے استحقاق ہیں تو تمہارا قتل کرنا ان کو روک نہیں سکتا اور اگر کوئی حق اور استحقاق نہیں ہے تو تجھ کو ان پر قبضہ مل گیا ہے ان کو یوں ہی رہنے دے تیری کندھ اولاد ان سے فائدہ اٹھائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سابور کو عمرو بن تمیم کے اس جواب پر رحم آ گیا اس نے ان کے قتل و غارت سے ہاتھ اٹھایا۔

روم پر چڑھائی:۔۔۔ اس کے بعد اس نے روم کے شہروں پر حملہ کیا ان کے اکثر قلعوں کا محاصرہ کیا اس کے عہد حکومت میں رومیوں کا بادشاہ قسطنطین تھا جس نے روم کے بادشاہوں میں سے سب سے پہلے عیسائی مذہب اختیار کیا تھا قسطنطین کے مرنے کے بعد اسی کے خاندان سے یونان نامی ایک شخص تخت حکومت پر بیٹھا اور عیسائیت چھوڑ دی قوم کے بڑے بڑے لوگوں کو قتل کیا اور گرجوں کو گرا دیا۔

الیانوس کی سابور سے مقابلہ کی تیاری:۔۔۔۔۔ اس نے سابور سے لڑنے کے لئے ایک بڑی تعداد میں فوج جمع کر لی عرب کے قبائل بھی سابور سے انتقام لینے کے لئے قیصر کی فوج میں شامل تھے اس لشکر ④ کا سپہ سالار "یوسانوس" تھا جس کو الیانوس قیصر روم نے ایران کو ویران کرنے کے لئے بھیجا تھا اس رومی لشکر کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار بیان کی جاتی ہے جس وقت یوسانوس رومی فوج کے ساتھ سرزمین فارس میں پہنچا تو سابور نے بھی لشکر

① مورخین نے لکھا ہے کہ یہ سابور کا کاتب (یعنی) تھا اس نے ایک خط حرث کے پاس بھیج دیا جس میں سابور کے ارادے کا ظاہر کیا تھا۔ ② مورخین جتنے میں اس نے عرب کے سردار رومیوں کے بازو کاٹ ڈالے تھے۔ (ملخص از ابن اثیر)۔ ③ صحیح المستدرک (ثناء اللہ محمود)۔ ④ انگریزی مورخ اس بڑی فوج کے حوالہ دیتے ہیں شاید عربی مورخ نے اس کو یوسانوس لکھا ہو۔

کے کررومیوں کا مقابلہ کیا۔

سابور کی شکست اور فرار:..... رومیوں نے پہلے ہی حملے میں سابور کو پسپا کر دیا۔ عرب کے سروہ نے اس کا تعاقب کیا لیکن وہ اتنی سی پانچویں نوے راجن بجا کر بھاگ نکلا۔ رومیوں نے اس کے خزانے پر قبضہ کر لیا اور شہر سمسون پر اپنی کامیابی کا جھنڈا کھڑا کیا۔ رومیوں نے اس سے متفر ہو کر جلاوطن ہو گئے اور رومیوں نے وہاں رہائش اختیار کر لی اور نہایت عزت و اقتدار سے رہنے لگے۔

یوسانوس کا اقتدار:..... کچھ عرصہ کے بعد الیانوس ایک لڑائی میں تیر لگنے سے مارا گیا۔ رومیوں نے یوسانوس کو اپنا سردار بنادیا۔ یوسانوس نے اس شرط پر کہ رومی پھر سے عیسائی مذہب اختیار کر لیں گے جیسا کہ زمانہ حکومت قسطنطین میں تھا انہوں نے حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ رومی پھر عیسائی ہو گئے۔

سابور اور یوسانوس کی مصالحت:..... اس کے بعد سابور نے پھر فوج جمع کر کے حملہ کرنے کی یوسانوس کو ہتھیاری ور یہ پیغام دیا۔ اپنی رعایا کا انتقام لینے کے لئے آ رہا ہوں تم ہوشیار ہو جاؤ۔ یوسانوس یہ سن کر گھبرا گیا اور اسی رومی افسروں کو لے کر سابور کے پاس گیا۔ سابور اس سے گلے ملا اور نہایت عزت سے ٹھہرایا اور اس شرط پر صلح کر لی کہ رومی سارا مال غنیمت واپس کر دیں اور خون بہا کے بدلے نصیبین ① کر دیں جس پر رومیوں نے فارس سے لیا تھا۔ چنانچہ یوسانوس نے ”نصیبین“ واپس دے دیا پھر سابور اصطر صہبان (اصفہان) کے آڈیوں کو وہاں دوبارہ آباد کر کے اپنے اور سلطنت کی طرف دوبارہ واپس چلا گیا اس واقعہ کے تھوڑے دنوں کے بعد یوسانوس مر گیا۔

سابور کی گرفتاری اور فرار:..... بعض مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ سابور بھیس بدل کر روم گیا اور وہاں وہ گرفتار کر لیا گیا۔ قیصر نے اس کو بیل کی کھال پہنائی اور اس کو اپنے ساتھ لے کر چند یابور کی طرف بڑھاتا کہ وہ اپنے آنکھوں سے اپنے ملک کی بربادی دیکھے لیکن سابور راستے میں موٹ پا کر بھاگ نکلا۔

قیصر پر سابور کا حملہ اور فتح:..... پھر وہ چند یابور کے لشکر میں شامل ہو کر رومیوں کے مقابلے پر آیا اور ان کو شکست دے کر ان کے بادشاہ کو گرفتار کر لیا اور اس سے مزدوروں کی طرح عرصہ تک کام لیتا رہا کچھ عرصہ کے بعد اس کی ناک کاٹ کر ایک گدھے پر سوار کر کے رومیوں کے پاس بھیج دیا لیکن یہ ایسا قصبہ ہے کہ جس کے جھوٹ ہونے کی گواہی عادت دے رہی ہے مختصر یہ ہے کہ سابور اپنی حکومت اور عمر کا بہتر وصال پورا کر کے انتقال کر گیا۔ اس نے سوادیشاپور میں جستان آباد کیا اور ایک محل بادشاہوں کے رہنے کے لئے بنوایا۔ اس نے اپنی طویل سلطنت میں رعایا کو بہت خوش رکھا۔

اردشیر ثانی اور اس کے بعد کے حکمران:..... سابور مرتے وقت اپنے بھتیجے اردشیر بن ہرمز کے حق میں حکومت کی وصیت کر گیا تھا جس کی وجہ سے اراکین حکومت نے اس کو تخت نشین کیا چار برس کے بعد اس سے حکومت چھین لی گئی اور بجائے اس کے سابور بن سابور ذوالاکتاف کو تخت حکومت پر بٹھایا گیا لوگوں نے اس کی بادشاہت کی خوش منائی یہ نہایت نیک سیرت تھا۔ رعایا اور لشکریوں سے نرمی کا برتاؤ کرتا تھا۔ اس کی بنیاد سے اکثر لڑائیاں ہوئیں جس کی طرف بنی یاد کا شاعر اس شعر میں اشارہ کرتا ہے۔

علی رغم سابور بن سابور صحبت ☆ سابور بن سابور کی وجہ سے بنو یاد کی لہارتوں

قباہ آباد حولہا الخیل والنعم ☆ کے اطراف گھوڑے اور بکریاں گھومنے پھرنے لگے۔

بعض محققین کہتے ہیں کہ یہ شعر سابور ذوالاکتاف کے بارے میں کہا گیا ہے واللہ اعلم۔

کرمان شاہ کی تخت نشینی اور موت:..... بحر حال سابور پانچ سال حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بھائی بہرام جس کا لقب کرمان تھا تخت نشین ہوا یہ بہترین منتظم اور نیک سیرت تھا یہ بھی گیارہ سال حکومت کر کے مر گیا اس کے انتقال کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی یا فوج کے فساد

① اس عہد نامہ میں جس کی رو سے صلح ہوئی تھی وہ پانچ سو بے بھی تھے جو بدلتے شرق میں واقع تھے جن کو عہد حکومت میں روم نے ایرانیوں سے چھین لیا تھا۔

اور رستم میں سے ایک تیرا کر لگا جس سے اس کا انتقال ہو گیا۔

یزدجرد اول شیم کا تعارف، حکومت اور موت:..... اس کے بعد یزدجرد اول شیم (یعنی یزدگرد) بادشاہ بنا اکثر اس کو بہرام کا بیٹا بتاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ اس کا بھائی تھا۔ ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ یہ نہایت غصہ آور، مکار، دغا باز، فریبی، جابر اور من مانی کرنے والا تھا۔ تھوڑی سی غرض پر بہت بدن مزاج اور رز اور معافی کا بالکل عادی نہ تھا۔ اعلیٰ درجے کا بد خصلت، بد اخلاق، بد مزاج تھا۔ اس کے ابتدائی حکومت میں رن حکیم جوہر نری ورمہ مرہ کے نام سے مشہور تھا لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ اہل حکومت اس وجہ سے اور بادشاہ کے ظلم و ستم پریشان تھے اتفاق سے ایک روز اس نے جس اہل خیال کا ایک گھوڑا بھاگ گیا کوئی اس گھوڑے کو پکڑ نہیں سکتا تھا یزدجرد یہ دیکھ کر چلایا اور خود گھوڑا پکڑنے کے لئے گھوڑے کے پاس پہنچ کر ایک نیزہ مارا۔ گھوڑے نے اس پر لات چلائی یزدگرد زخمی ہو گیا۔ اس زخم کی وجہ سے مر گیا یہ واقعہ اس کی حکومت کے اکیسویں سال واقع ہو۔

بہرام بن یزدگرد کا تعاقب اور حکومت:..... بہرام بن یزدگرد بادشاہ بنا اس کا لقب ”بہرام جور“ تھا اس نے حیرہ میں عرب کے ساتھ پرورش پائی تھی اس کے باپ نے اس کو نعمان بن امیہ القیس کے سپرد کر دیا تھا اس نے اس کو سواری، لڑائی اور علم کی تعلیم دی اس کا باپ مر گیا تو اہل فارس نے ایک شخص کو جو کہ اردشیر کی نسل میں سے تھا بادشاہ بنادیا۔ بہرام جور نے یہ سن کر نعمان بن منذر کی ① مدد سے فارس پر حملہ کر دیا اور اس سے ز کے خود بادشاہ بن گیا۔ جیسا کہ سال منذر کے حالات میں ہم بیان کریں گے اس کے زمانہ حکومت میں ترکی کے بادشاہ خاقان نے صغد شہر پر جن پر اس کا قبضہ تھا فوج کشی کی بہرام نے اس کا مقابلہ کیا اور نہایت بہادری سے اس کو پسپا کر کے اس کو قتل کر دیا اس کے بعد اس نے ہندوستان پر حملہ کیا اور ہندوستان کے بادشاہ کی ترکی کے ساتھ شادی کی۔ روم کے بادشاہ اس سے ڈرتے تھے اور ہمیشہ سالانہ نذرانہ بھیجتے تھے انیس برس ② اس نے حکومت کی اس کے بعد یزدجرد بن بہرام جو حکمران بنایا گیا اس نے مہرزی حکیم کو اپنا وزیر مقرر کیا یہ نہایت نیک سیرت، عادل اور نجی تھا۔ یہی بادشاہ ہے جس نے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک شہر پناہ کی فصیل بنانے کا آغاز کیا اور اس فتح نامی پہاڑ کو اپنے ملک اور نجی (غیر ملکی) سرحدوں کے درمیان بطور رکاوٹ استعمال کیا ③ بیس برس حکومت کر کے مر گیا۔

ہرمز بن یزدگرد کی حکومت، گرفتار اور فیروز بن یزدگرد کی حکومت:..... اس کے بعد ہرمز بن یزدگرد بادشاہ ہوا اس کا بھائی فیروز ان دنوں یہاں موجود نہ تھا جب اس کو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ایک بہت بڑا لشکر لیکر چڑھ آیا اور اپنے بھائی کو قید کر کے خود بادشاہ بن گیا اس کی حکومت کے وقت میں رومیوں نے خراج دینا بند کر دیا تھا اس ایک لشکر وزیر مہرزی کی سربراہی میں ان کو زیر کرنے کے لئے روانہ کیا وزیر مہرزی نے ان کو مار پیٹ کر پھر سے اپنا فرمان بردار بنالیا۔

قحط کے دوران اس کا اہم کردار:..... سات سالوں کا قحط اس کے عہد حکومت میں پڑا تھا اس نے اس کا نہایت معقول انتظام کیا لوگوں میں بڑا امتیاز غنہ تقسیم کرتا تھا ٹیکس بالکل معاف کر دیا تھا اس قحط میں کوئی شخص بھوکوں نہیں مرنے پایا۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ یہ قحط کے زمانے میں عوم کے لئے پانی بھرا کرتا تھا اور عوام پیتے تھے بحر حال اس کے اچھے انتظام کی وجہ سے ملک بہت جلد دوبارہ خوش حال ہو گیا۔ چونکہ سیاطلہ نے اس کے بھائی ہرمز کے خلاف اس کی مدد کی چنانچہ اس مدد کے بدلے میں اس نے سیاطلہ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور طخارستان اور خراسان کے اس پاس ان کو آباد کیا۔ ④

① بعض ایرانی مورخ یا قصہ گو اس واقعہ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ بہرام عربوں کو لے کر ایران پر چڑھا لیکن ایرانیوں کی خون ریزی ناپسند کر کے اس امر کو منحصر حد قرار دیا کہ تین دو شیریں کے درمیان رکھ دیا جائے دونوں تاج خواہوں میں سے جو تاج اٹھالائے وہی تاجدار ایران سمجھا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا خسرو نے مارے خوف کے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی لیکن بہرام دیر اندھ اور شیریں کو مار کر تاج اٹھالیا۔ لوگوں نے خسرو کو تخت سے اتار کر بہرام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ ② اصل عربی نسخہ میں ۱۹ کے بجائے ۲۹ لکھا ہے۔ (شاء اللہ محمود) ③ صحیح (شاء اللہ محمود)۔ ④ استدراک (شاء اللہ محمود)۔

سیاطلہ کے ساتھ فیروز کی جنگ اور فیروز کی شکست: سیاطلہ نے اسی کے زمانہ حکومت میں اس کے ملک کے ساتھ پھیر پھار شروع کی۔ طغارستان اور خراسان کے اکثر حصوں پر قبضہ کر لیا۔ فیروز نے اس کی روئے قدامت کے لشکر جمع کر کے مدینہ یا مدینہ نامی علاقہ کے ان کو شکست دے دی اس کے چار بیٹوں اور چار بھائیوں کو قتل کر دیا اور ہر سال پرتق پیش دے۔ اس کے بعد فارس کے شاہوں نے اس سے ایک سال کے لیے زکارت لینے لیا۔ اس نے سیاطلہ کو مغلوب کر کے خراسان سے ہٹا دیا اور وہ فارس کے بادشاہ بن گیا۔ اس نے جو لوٹ لیا تھا اور قید کر لیا تھا۔

فیروز کی موت: فیروز اپنی حکومت کے ستائیسویں سال مر گیا اس نے رے، تارباغان، جرجان میں موت سے شہ تباہ تھے۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ سیاطلہ کا بادشاہ جس نے فیروز پر حملہ کیا تھا اس نے نامحشہ تھا اور جس شخص نے خراسان کو اس سے چھینا وہ خرمس تھا اور منوشہ کی نسل میں سے تھا۔ اس کو فیروز نے جنگ پر روانہ ہوتے ہوئے اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ اس نے فیروز کی شکست کے بعد جو زمینیں ہار گزاری کی وہ ظاہر ہے۔

قباد: فیروز کے مرنے کے بعد یلداش بن فیروز بادشاہ بنا قباد الملک بن فیروز نے یلداش اس پر قابض ہو گیا وہ بھارت میں بادشاہ خاقان کے پاس چلا گیا یلداش نیک سیرتی اور انصاف سے چار برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس نے اپنے حواریوں کو اپنے تبار شدہ ملک و دیار پر قبضہ کرنے کے کام پر دوبارہ لگایا اور مدائن کے قریب سیاطلہ نامی شہر آباد کیا ① اس کے بعد قباد الملک خاقان کا تہذیبی اور علمی کی جدت پر مبنی جس وقت قباد اپنے بھائی یلداش سے شکست کھا کر خاقان کے پاس بھاگا جاتا تھا تو پیش پور سے ہو کر نر اور ہاں رات ایک عورت کے ساتھ ہمبستی کی اتفاق سے وہ اس سے حاملہ ہوئی مدت حمل پوری ہونے کے بعد اس سے لڑکا پیدا ہوا پھر جب قباد چار برس کے خاقان کا شہر کے یلداش کے لڑنے کے لئے تیار تھا اس کا نرغیشا پور میں ہوا تو اس نے عورت کو بایا وہ عورت اپنے بیٹے سمیت قباد کے پاس آئی جو اس کے پیٹ اور اس کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ اسی دوران یلداش کے مرنے کی خبر بھی آئی قباد اس کے خوش قسمت سمجھ کر اسی وقت روانہ ہو گیا اور اس کی اسطقت آتی رہی تخت حکومت پر بیٹھ گیا سرحد کے وزیر (سواخرائی) نے اس کو یلداش کی صریح موت پر یلداش بنایا اور وہ اسی انداز اس نے اختیار سے مبنی جب اس کے قدم حکومت کے بیسویں سال اس کو قید کر دیا گیا پھر رہا کر کے خلعت و عطا کی گئی اور دوبارہ بادشاہ بنا دیا گیا۔ ② اسی کے زمانے حکومت میں مرہک زندیق (مزدق زندیق) ظاہر ہوا یہ چیز کو جائز قرار دیتا تھا اور کہتا تھا کہ ماں و اسباب اور عورتیں کی خاص شخص کی ملکیت نہیں جس کو جی چاہے اس کو با آہنجب اختیار کر لے کیونکہ یہ سب چیزیں اللہ کی ہیں اور سب ایک ماں باپ کے ہیں۔

قباد کا اب جیت اختیار کرنا اور اس کی معزولی: قباد نے اس کا دین قبول کر لیا جس سے اراکین حکومت نے براہم سو اس کو تخت حکومت سے اتار کر قید کر دیا اور اس کے بدلے جاماسب (جاماسب) بن فیروز کو تخت پر بٹھایا اس کے بعد زرمیر جو اس کا دوست اور مددگار تھا وٹوں و مزویہ (مزدق زندیق کے مزیدوں) کے قتل پر ابھار کے قباد کو دوبارہ تخت پر بٹھایا لیکن مزدق زندیق کا فتنہ پھر چل گیا اور اراکین حکومت نے قباد زرمیر و مزدق کا معتقد و مرید سمجھ کر پھر تخت سے اتار کر قید کر دیا اور پھر جاماسب و بادشاہ بن گیا۔ مگر قباد کی طرہ قید خانہ سے بھاگ کر سیاطلہ کے پاس چلا گیا۔

قباد اور سیاطلہ کا گٹھ جوڑ اور جاماسب کی شکست: راستے میں پوشہر سے ہو کر نر اور وہاں کے حمران کی نر سے شادی کر لی جس سے نوشیرواں پیدا ہوا۔ اس کے بعد سیاطلہ کے بادشاہ کی مدد سے چھ برس کے بعد جاماسب پر حملہ کر دیا اور جاماسب کو اس میں شکست ہوئی اور قباد حکومت پر قابض ہو گیا اس کے بعد رومیوں سے لڑنے کے لئے نکلا اور آمد کو فتح کر کے اس کے رہنے والوں کو بے بنایا اس نے بہت سے شہ تباہ کیے ان میں سے ارجان بھی ہے جو ابواز اور فارس کے درمیان واقع ہے۔ اس کا زمانہ حکومت چونتیس برس ③ تک رہا۔ بعد نوشیرواں بن قباد بن فیروز و جرد بادشاہ بنا۔

انوشیرواں کے بادشاہت اور انتظام حکومت: انوشیرواں بن قباد نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے ملک کو چار حصوں پر منقسم کیا پہلے حصے

① تصحیح و استدراک (شاء اللہ محمود) ② تصحیح و استدراک (شاء اللہ محمود) ③ اصل عربی نسخہ میں ۳۳ برس ہے ۵۰ نہیں ہے (تصحیح سلمان محمود)

میں خراسان، سیدتان اور کرمان تھا اس کا دار الحکومت خراسان تھا۔ دوسرے حصے میں دو زمینیں تھیں جو کوم اور اصغہبان کے درمیان تھیں ان میں آرمینیا، مدینہ، بایبٹن کے صوبے شامل تھے اس کا دار الحکومت آذربائیجان تھا تیسرے حصے میں فارس اور چوتھے میں عراق تھا جس کی حکومت حکومت مرشد تہمتی مرقی ان صوبوں سے انتظام اور اہتمام کے لئے عمدہ عمدہ قوانین بنائے اور ایک عہدہ دار کو اس کے مکمل درآمد کی ہدایت کی اس کے بعد اس نے ان ممالک کے واپس لینے کے لئے جس پر ارد مراد شاہ حکمرانی کر رہے تھے جیسے سندھ، بستان، رنج زابلستان، طخارستان، دھوتن، وغیرہ کے لئے کوششیں کیں۔ اس میں ۱۰۰ ممالک ہوئے آرمینیا کے باغیوں کو آذربائیجان میں اور یہاں کے ترکوں کو آرمینیا لے جا کر آباد کیا ظلم و ستم کو جوڑے اکھڑا دیا۔

”باب“ باب ”نامی“ ”شہر پناہ“: اس نے باب الاہواب نامی شہر پناہ بنوایا جس کے بنانے کی ابتداء اس کے دادا نے کی تھی۔ یہ شہر (یعنی) تہمتی مرقی کے صوبے میں تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنے بیٹے کی تہمتی مرقی اور جو تہمتی پر بنایا ”وہ خیل فتح“ پر چالیس فرسخ کا ہے طبرستان سے تین میل دور اس دیوار کا ایک راس ہے۔ یہ دیوار ایک رومہ کو اس میں آباد کیا تاکہ کوئی مخالف اس میں نہ آ سکے۔ مسعودی کہتا ہے کہ یہ ہمارے زمانے تک باقی تھا لیکن غائب مان یہ بت سہتا تو یہاں نے اس کو برباد کیا: کب جب وہ ساتویں صدی میں ممالک اسلام پر غالب آئے تھے۔ (اور آج کل یہ حد قدیمہ و شیخان کی مملکت میں واقع ہے)۔ ①

انوشیروان کی فتوحات: مختصر یہ ہے کہ انوشیروان نے اپنی حکومت کا ابتدائی زمانہ عوام کے حالات کی بہتری اور انہیں مملکت اور قلعوں کی تعمیر و مرمت میں صرف کیا اس کے بعد رومی بادشاہ پر چڑھائی کی۔ حلب، قبرس، حمص، اور اطاکیا وغیرہ کو فتح کر کے اسکندر یہ بھی لے گیا۔ قسطنطین بادشاہ پر خراج قائم کیا۔ رومیوں کو بتی بادشاہوں نے اپنے تختے تحائف بھیجے اس کے بعد اس نے خزر نامی شہر پر حملہ کیا اور انہوں نے اس کے ملک میں فتنہ پیدا کیا تھا اس کے بدلے میں نہیں قتل کر کے لوٹا پھر ابن ذی یزن (جو تابعہ کی اولاد میں سے تھا) اس کے پاس یمن کے بادشاہ حبشی کے ظلم کی فریاد لے گیا۔ انوشیروان نے دیہی شکر کو اپنے سپہ سالار کی نگرانی میں اس کے ساتھ کر دیا اس نے یمن میں پہنچ کر مسروق حبشی بادشاہ یمن کو قتل کر کے ابن ذی یزن کو وہاں کا حکمران بنادیا۔ اسی زمانے میں انوشیروان نے سرانندیپ پر فوج کشی کی اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے اس پر قہر بھرا دیا۔

فتوحات اور عہد دوستی: عرب میں شہر حیرہ پر قبضہ کیا پھر وہ سیاطلہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے اس کے خاندان سلطنت کو بھی تباہ کر دیا اس کی فتوحات کا سلسلہ بلخ اور ماوراء النہر سے بھی آئے نکل گیا۔ اس کا لشکر فرمانہ میں اترا ہوا تھا روم میں اس نے بڑی بڑی کامیابیوں حاصل کیں۔ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا اسی کے زمانہ حکومت میں کتاب کلید و منہ کا عبرانی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ جناب رسوں اکرم علیہ السلام اسی کی حکومت کے بیایسویں برس عام الفیل میں اور آپ کے والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اس کی حکومت کے چوبیسویں برس میں پیدا ہوئے تھے۔

ہرمز بن انوشیروان: انوشیروان نے آل منذر کو دوبارہ حیرہ میں آباد کیا مزوتی گروہ کو قتل کر کے قوم ملت مجوسیہ کو قائم کیا۔ اکثر شہر آباد کئے وہ اڑتالیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس کے بعد ہرمز بن انوشیروان بادشاہ بنا۔ ہشام لکھتا ہے کہ یہ بھی عادل، منصف اور نیک مزاج تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ شرفاء رؤسا اور علماء کو قتل کرتا تھا ترکی بادشاہ شاپور نے تین لاکھ فوج لے کر ہرمز پر حملہ کر دیا جب ہرمز اس سے ٹرنے کے لئے ہرات اور بادغیس کی طرف گیا تو اس کی غیر موجودگی میں روم کا بادشاہ عراق پر اور خزر کا بادشاہ باب الاہواب پر اور عرب کا ایک گروہ خرابت کے ساحلی شہروں پر چڑھ کر یا غرض چاروں طرف سے دشمنوں نے فتنہ فساد برپا کر دیا۔

ہرمز کی فتوحات: ہرمز نے خراسان پہنچ کر بہرام چوہین کو ترک بادشاہ سے مقابلہ کے لئے بھیجا اور خود وہیں ٹھہرا رہا۔ بہرام نے ترک بادشاہ کو قتل کر کے اس کے لشکر کو پسپا کر دیا۔ مال و اسباب لوٹ لیا اس کے بعد ہرمز مومہ ② بن شاپور ترک بادشاہ ترکوں کو جمع کر کے پھر ٹرنے آیا اور ہرمز سے بہرام کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا بہرام نے اس کو ہرمز کے پاس قید کر کے بھیج دیا۔ اور اس کے ساتھ جواہر، برتن اور آلات جنگ جو غنیمت میں اس کو ملے تھے روانہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مال و غنیمت دو لاکھ پچاس ہزار اونٹوں پر لدا ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

① تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ② اصل عربی نسخہ میں ہرمز مومہ ”باء کے ساتھ مذکور ہے“ (ثناء اللہ محمود)۔

ہرمز کی معزولی اور اس کے بیٹے کی تاج پوشی:..... ہرمز کو بہرام کی اس کامیابی سے خطرہ پیدا ہوا اس وجہ سے بہرام کی عزت ہرمز کی آنکھوں میں دوگنی ہو گئی تھی اراکین حکومت نے ہرمز کو بہرام کی طرف سے بدظن کر دیا اور ادھر ادھر لگانے بچانے والوں نے بہرام کے کان بھر دیئے بہرام نے جان کے خوف سے جلا دوں کو ملا کر یہ رائے قائم کی کہ ہرمز کو تخت سے اتار کر اس کے لڑکے (پرویز) کو بادشاہ بنانا چاہیے۔ اس صلح مشورہ میں ہرمز کے اراکین سلطنت بھی شامل تھے۔ پرویز ان دنوں آذربائیجان میں تھا وہاں فوجی اور ملکی افسروں نے جمع ہو کر اس کے سر پرش ہی تاج رکھ دیا اور ہرمز کو تخت سے اتار کر اس کو قید کر دیا۔

پرویز:..... پرویز بادشاہ بن جانے اور ملک پر قبضہ حاصل کر لینے کے بعد بہرام سے ملنے اور اس کو اپنا مطیع بنانے کی غرض سے چلا دونوں کی نہر کے کنارے مذاقت ہوئی پرویز نے اطاعت کی چند شرائط پیش کیں جن کو بہرام نے تسلیم نہیں کیا اس وجہ سے دونوں میں لڑائی ہو گئی بہرام نے پرویز کو پسپا کر۔ پرویز سنبھل کر پھر دوبارہ لڑائی کے میدان میں آیا لیکن اس کی تازہ کوششوں نے اس کی کچھ مدد نہیں کی اس کے نامی گرامی سردار مارے گئے اور یہ جان بچی کر مدائن کی طرف بھاگا۔ پرویز کا باپ ہرمز طبسون میں قید تھا اس کو یہ خبر دی گئی اور اس بارے میں مشورہ لیا گیا۔ اس نے روم کے بادشاہ مور بق کے پاس جانے اور اس سے امداد طلب کرنے کا مشورہ دیا چنانچہ پرویز اس کے پاس گیا اور اپنی حکومت کے بارہویں برس موٹ کر آیا۔

پرویز کے بارے میں دوسری رائے:..... بعض نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا کہ پرویز کی جب اپنے باپ سے نہ بنی تو وہ جان کے خوف سے آذربائیجان چلا آیا وہاں امراء اور ملکی افسران اور فوجی جمع ہوئے مگر کوئی نئی بات سامنے نہیں آئی اسی دوران ہرمز نے ایک سپہ سالار کو بہرام سے لڑنے کے لئے بھیجا بہرام نے اس سپہ سالار کو قتل کر ڈالا فوج سردار سے محروم ہونے کی وجہ سے مدائن کی طرف بھاگی بہرام نے اس کا تعاقب کیا۔ ہرمز یہ واقعہ سن کر پریشان ہو گیا پرویز اپنے باپ کی پریشانی دیکھ کر نکل پڑا اور اس کو گرفتار کر کے بہرام چوبین کے مقابلے پر کوڈ آیا یہ بھی بہرام سے شکست کھا کر بھاگا اس کے باپ ہرمز نے بادشاہ روم کے پاس جانے کا مشورہ دیا لیکن پرویز کے ماموں نے یہ کہا کہ ہم کو ڈراں بات کا ہے کہ بہرام کہیں مدائن نہ چلا آئے اور تیرے باپ کو دوبارہ تخت پر نہ بٹھا دے اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ مدائن میں پہنچ کر ہرمز کو قتل کر کے روم کے بادشاہ سے من چاہیے پرویز نے اس رائے کو پسند کیا اور فرات سے عبور کر کے مدائن کی طرف بڑھا مگر بہرام کے تعاقب کی وجہ سے مجبور ہو کر روم کی طرف بھاگا اسی افراتفری کے عام میں پرویز کے ماموں نقد دیہ کو بہرام نے گرفتار کر لیا روم کی سرحد تک اس کا تعاقب کر کے واپس آ گیا۔

قیصر اور پرویز کی نگرانی میں:..... پرویز ان لوگوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ تھے انطاکیہ پہنچا اور قیصر مور بق سے مدد مانگی قیصر مور بق نے اس کی تعظیم و تکریم کی اور اپنی لڑکی مریم کی اس سے شادی کر دی ساتھ ہزار فوج اپنے ماموں ناطوس کی نگرانی میں اس کی کمک کے لئے روانہ کی۔ پرویز جس وقت روم کے لشکر کو لئے ہوئے آذربائیجان پہنچا اس کا ماموں بھی بہرام کی قید سے بھاگ کر اس سے آ ملا اور پرویز نے نہایت اطمینان سے بہرام پر حملہ کیا بہرام شکست کھا کر ترک چلا گیا اور پرویز مدائن میں داخل ہوا روم کے لشکر کو ہزار ہارویں کا مال و اسباب لاکھوں روپے دے کر رخصت کیا۔

پرویز کی موت:..... اس شکست کے بعد بظاہر بہرام ترک کے بادشاہ کے پاس رہتا تھا مگر اپنے کسی خاص ارادے کو پورا کرنے میں مشغول تھا ممکن تھا کہ اس کا یہ ارادہ پورا ہو جاتا لیکن پرویز کی سازش سے اب تک کے خاقان کی بیگم نے بہرام کو زہر دے کر مار ڈالا۔ خاقان ترک نے اس وجہ سے اپنی بیگم کو طلاق دے دی اور بہرام کی بہن سے شادی کرنا چاہی مگر بہرام کی بہن نے اس سے انکار کر دیا۔ پرویز نے تاحیات قیصر سے بنا کر رکھی اور اس سلوک کے بدلے میں جو قیصر نے اس سمپرسی کی حالت میں اس کے ساتھ رکھا تھا ہمیشہ تحائف اور ہدایا بھیجتا رہا لیکن قیصر کو رومیوں نے تخت سے اتار کر مار ڈالا اور اس کے بدلے نو قاقا (فوکس) قیصر کے تخت پر بٹھایا۔

قیصر کے خون کا بدلہ:..... پرویز رومیوں سے قیصر کے خون کا بدلہ لینے کے بہانے بھڑ گیا بظاہر اس کو قیصر کے بیٹے کے قتل جانے سے یہ بہانہ مل گیا اس نے تین سپہ سالاروں کو تین اطراف سے رومیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا ایک سپہ سالار کو سرزمین شام کی طرف روانہ کیا اس نے فلسطین، بیت المقدس تک فتح کر لیا اور ان کے روحانی پیشواؤں کو گرفتار کر لیا اصلی صلیب کو جو سونے کے صندوق میں زمین میں دفن تھی زمین سے نکلوا یا اور بڑی

دھوم دھام سے سری فارس (پرویز) کے پاس بھیج دیا دوسرا سپہ سالار مصر کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اس نے منہ سکندریہ، یوپی، برہنہ یا قیہ یا قسططنیہ روئے کیا اس نے خلیج قسططنیہ پر اپنا خیمہ نصب کیا اور وہی ملک پر حملہ کرنے کا لیکن رومیوں میں سے کسی نے اس کا مقابلہ نہیں کیا۔ (جی) کی حالت قبول نہ کی بدنامیوں کے فتنے و فوری مچے سے اپنے نام کے قیہ توق و ہار و ہار قتل و تفت قیہ کی پرہیز کیا۔

ہر قل کی بادشاہت اور کسری پر چڑھائی۔ ہر قل نے تخت پر بیٹھتے ہی بادکسی فرس (یرویز) پر فوج کشی کر دی اور سمیعین تک پہنچ گیا۔ یرویز نے اپنے ایک سپہ سالار کو ہر قل کے مقابلے پر بھیجا یہ موصل میں پہنچی کر رومیوں کی آمد کی روک تھام کر رہا تھا کہ ہر قل نے اس کی طرف سے کئی فوجیں جمع کر لیں اور کسری کے نژاد کا خمدادے دیا اس نژاد میں کسری شہست تھا اپنی فوج کے ساتھ میدان جنگ سے جمے گا۔ ہر قل نے اس وقت تعاقب کر کے ٹھہر گیا کسری نے ہاری ہوئی فوج کو بہت سخت سزا دی۔

سہراب کی ہر قتل کے مقابلے میں روانگی: پھر سہراب کو خراسان سے طلب کر کے ہر قتل کی لڑائی پر اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کر کے روانہ کیا۔ سری اور ہر قتل کے لشکروں کا مقابلہ اترکات اور بصرہ میں متبادل ہوا۔ بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ شہر فارس نے ہر قتل کو شکست فاش دی۔ سہراب روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے آباء علاقوں کو ہیران اور وہاں کے باشندوں کو قتل کرتے ہوئے قتل و غارتگری کا پروگرام بنایا۔ اس نے خراسان کی مہم سے ہٹ کر اس کے بھائی کو وہاں کا گورنر بنادیا اور روم کی اسی فتح و شکست کے بارے میں سورۃ روم کی پہلی آیات شریفہ قارئین کو بتائی ہیں۔ یہی کتاب ہے کہ آیت کریمہ ”ادبسی الارض“ سے اترکات اور بحری مراہٹیں جہاں پر فارس اور روم کی آپس میں لڑائیاں ہوئی تھیں پھر روم نے اس واقعہ سے سات برس کے بعد فارس پر غلبہ حاصل کیا اور مسلمانوں نے جناب باری تعالیٰ کے وعدے سے وہیں کو مطلع کیا۔ کیونکہ تائش بت پرستی کی وجہ سے فارس کی حمایت کرتے تھے اور مسلمان اہل کتاب ہونے کی وجہ سے روم کی حمایت کرتے تھے۔ لیکن طرف جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی نامہ مبارک دے کر بھیجی تھا اور اسلام کی طرف دعوت دی تھی جیسا کہ ہم آئندہ ہجرت کے احوال میں بیان کریں گے۔

پرویز کا ظلم و ستم: پرویز نے اپنے آخری زمانے میں اپنی طویل بادشاہت کے باعث بڑھتی ہوئی شیعہ دنیاوی قوتوں کو سامنے دیکھا۔ چھین لیتا تھا کسی کی فریاد نہ سنتا فریادی کو دھکے دے کر نکال دیتا تھا خواہ اس وجہ سے اس سے بدشامتی ہو یا نہ ہو۔ بادشاہ ہوتا ہے یہ جتنا پرویز کا اثر نہ تھا تو خزانہ فارس کے بادشاہوں میں سے کسی کے پاس نہ تھا۔ اس کی سلطنت کی وسعت قطیف، نجد اور افریقیہ تک پہنچ گئی تھی مدائن میں عربوں نے زارتا تھا اور کرمیوں میں ہمدان چلا جاتا تھا۔ اس کی بارہ ہزار بیگمات تھیں ہزار جنگی باقھی پچاس ہزار سوار بہروز اسلامی وقت تھے یگانہ روزگار تھے۔ ان میں ہزار ہائے ہی رہنما مقرر کئے اس کے اخراجات نے سے اپنے ملک کا انھار برس کا خرارج مقف کر دیا۔ اس نے خزانے کی وہی حد اور تور نہ تھا۔

بیٹے کے ہاتھوں ہلاکت: آخری زمانے میں اتنا مفرور ہو گیا تھا کہ شرفی روسا کو بقیہ سمجھنے لگا پھتیس ہزار قیدیوں، ہارون نے ہاتھ دے دیے جس سے اراکین حکومت نے اس کی مخالفت کی مگر ان قید خانے نے ان سب کو چھوڑ دیا۔ اور انہی کے ساتھ اس کے بیٹے شیر و یہ بھی چھوڑ دیا اس کا نام قباد تھا اس کو بھی پرویز نے دوسرے لڑکوں کے ساتھ قید کر دیا تھا کیونکہ نجومیوں نے اس سے کہا رہا تھا کہ تیرا ہی رُک کا تجھ کو مل کرے گا۔ اغرض شیر و یہ کے پاس وہ سب قیدی جن کو مار دینے کا پرویز نے حکم دے دیا تھا جمع ہو گئے تو انہوں نے شہابی محل پر حملہ کر دیا پرویز کو گرفتار کر لیا پرویز نے خط و کتابت کر کے اپنی جان بچانے کی راہ نکالی لیکن اہل حکومت کی مخالفت سے مجبور ہو کر شیر و یہ نے اپنے باپ کو اس کی حکومت کے زمیں دار کے بعد قتل کر دیا۔ جب اس کی خبر اس کی دونوں بہنوں بوران اور ازمدخت کو ہوئی تو وہ روٹی مونی آئیں اور شیر و یہ کو سخت عنت ملامت کرنے لگیں شیر و یہ جی رونے لگا سر سے تاج اٹھ کر پھینک دیا۔ ٹھہ مہینے حکومت کر کے طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر انتقال کر گیا اس کا انتقال ہجرت کے ساتویں سال ہوا جیسا کہ علامہ سیل نے لکھا ہے۔

اردشیر اور شہر ایران: ... شیرویہ کے مرنے کے بعد اردشیر پادشاہ بنایا گیا۔ یہ اس وقت سات برس کا تھا اس کے دادا و ستا ہی خاندان میں کوئی مرد موجود نہ تھا کیونکہ پردیز نے چھوٹے بڑے لڑکے پوتے سبھی کو قتل کر ڈالا تھا۔ حشیش بہادر (خواںسار) نے ملک کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اس

نے، چھٹی حکومت کی۔ شہریران (شہر یار) نامی ایک شخص اٹھا کیہ میں رہتا تھا وہ پرویز کی سلطنت کا رکن سمجھا جاتا تھا شام اس کو جاگیر میں دیا گیا تھا چونکہ اس وقت بوقت تخت نشینی اردشیر کی تخت نشینی کے وقت مشورہ نہیں لیا گیا تھا اس وجہ سے یار دشیر کی کم عمری کی وجہ سے بگڑ گیا لشکر لے کر چڑھ یا شہنشاہ بہادر کا شہر طیسون میں محاصرہ کر لیا لڑائی میں کسی سپاہی نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔

اردشیر اور شہریران کا قتل:..... شہریران قلعہ میں داخل ہو گیا۔ شہنشاہ کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اس واقعہ کے بعد اردشیر اٹھ لیکن اٹھتے ہی مار گیا ڈیڑھ برس اس کی حکومت رہی اردشیر کے قتل کے بعد شہریران تخت حکومت میں بیٹھا حالانکہ یہ شاہی خاندان سے نہ تھا۔ اراکین سلطنت کو شہریران کی حرکت اچھی نہیں لگی وہ لوگ چپکے چپکے اس کے قتل کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ ایک روز یہ ایرانی فوج کا جائزہ لے رہا تھا ایک سوار نے نیزہ مار کر گھوڑے سے نیچے گرا دیا پھر کیا تھا جتنے سوار اس وقت موجود تھے سب نے مارنا شروع کر دیا۔

پرویز کی بیٹی اور بوران کی حکومت:..... جب شہریران کا کام تمام ہو گیا تو بادشاہ بنانے کی فکر ہوئی چونکہ شاہی خاندان میں کوئی فرد موجود نہیں تھا اس وجہ سے بوران بنت پرویز کو تخت حکومت پر بٹھایا گیا اس نے انتظام و انصرام ممالک کے لئے ”فرخ بن اجد“ شیراز کو جو اصطخر کا رہنے والا اور شہریران کا رشتہ دار تھا اپنا وزیر بنایا اس نے ٹیکس محصول، خراج معاف کر دیا داد و بخش سے عوام کو خوش رکھا صلیب کو یروشلم میں واپس بھیج دیا ۱۰ یہ ایک برس چار مہینے حکومت کر کے مر گئی۔

ارزמידخت بنت پرویز کی حکومت اور خراسان کے گورنر کا قتل:..... اس کے بعد خشندہ (اس کا چچا زاد بھائی) بیس روز حکمران رہا ارزמידخت بنت پرویز حکمرانی کے لئے منتخب کی گئی۔ یہ نہایت حسین جمیل عورت تھی۔ فرخ ہرمز خراسان کا گورنر اس پر عاشق ہو گیا شادی کا پیغام بھیجا ارزמידخت نے جوابی پیغام بھیجا کہ تم نے یہ پہلے سے کیوں نہ کہا اب چونکہ میں ایران کی ملکہ ہو گئی ہوں اور یہ مجھ پر حرام ہے تم رات کے وقت میرے پاس آؤ میں دربان سے کہہ دوں گی۔ فرخ ہرمز یہ سن کر مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا خراسان میں اپنے بیٹے رستم کو چھوڑ کر ارزמידخت کے پاس پہنچا رات کے وقت شاہی محل میں داخل ہونے کے لئے چلا ارزמידخت نے شاہی دربان سے پہلے ہی اس کے قتل کا حکم دے رکھا تھا اس نے اس کے پہنچتے ہی قتل کر ڈالا جب اس واقعہ کی خبر رستم کو ہوئی تو بڑی تعداد میں فوج لے کر مدائن پر چڑھ دوڑا ارزמידخت تاب مقابلہ نہ کر سکی بعض کہتے ہیں کہ گرفتار کر کے قتل کی گئی بعض محققین کا خیال یہ ہے کہ زہر دے کر ماری گئی۔ بحر حال چھ مہینے تک اس کی حکومت رہی۔

ملکہ ارزמידخت کے بعد کے حالات:..... اس کے بعد اردشیر بابک کی نسل سے ایک شخص بادشاہ بنایا گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد اس کو بھی مار ڈالا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص پرویز کی اولاد میں سے تھا فرخ زاد بن خسرو اس کا نام تھا حکومت کے خیر خواہ نصیبین کے قریب سے حجارہ نامی قلعے سے اس کو ڈھونڈ کر مدائن لائے تخت حکومت پر بٹھایا پھر اس کے مخالف ہو کر اس کو تخت سے اتار کر مار ڈالا بعض کہتے ہیں کہ جب کسری ابن مہر شہنشاہ مارا گیا تو اراکین سلطنت بادشاہ بنانے کے لئے شاہی خاندان میں سے کسی کو تلاش کرنے لگے۔ اتفاق سے یسائی میں ایک شخص مل گیا جس کا نام فیروز بن شہنشاہ تھا اس کو خشندہ بھی کہتے ہیں اس کی ماں چہار بخت بنت برادر بن نوشیرواں تھی اس کو لوگوں نے مجبوراً بادشاہ بنایا اور چند دنوں کے بعد اس کو تخت سے اتار کر مار ڈالا۔ اس کے بعد ایک شخص حجارہ کے قلعے سے لایا گیا تخت حکومت پر بٹھایا گیا پھر چھ مہینے کے بعد اس کو تخت سے اتار کر قتل کر دیا گیا۔

یزدگرد:..... اس کے بعد یزدگرد بن شہر یار بن پرویز حکمران بنا جو اپنے دادا کے خوف سے بھاگ گیا تھا اور اصطخر کے آتش کدہ میں رہتا تھا جب اہل اصطخر کو یہ خبر پہنچی کہ اہل مدائن والوں نے ابن خسرو فرخ زاد کو تخت سے اتار دیا ہے تو اس کو اپنے ساتھ لئے ہوئے مدائن آئے اور فرخ زاد کو اس کی حکومت کے ایک سال کے بعد مار کر یزدگرد کو بادشاہ بنایا یہی فارس کا آخری بادشاہ ہے اس نے مستقل حکومت کی اسی کے زمانے میں فارس کی حکومت کمزور ہوئی چاروں طرف سے دشمن نکل پڑے اسی کی حکومت کے دوسرے برس اور بعض روایت کے مطابق چوتھے برس مسلمانوں نے فارس پر حملہ کیا

۱۰ انگریزی مؤرخ اس واقعہ کا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب ہرقل ایران سے واپس گیا تھا تو وہ اپنے ساتھ صلیب کو لیکر گیا تھا جو اس کی کامیابی کی بہت بڑی یادگار سمجھی جاتی ہے۔

یونان روم اور لاطینیوں کا سلسلہ نسب

دنیا کے عظیم الشان گروہوں میں سے حکومت و سلطنت کے لحاظ سے ایک گروہ یہ بھی ہے ان کی دو بڑی حکومتیں تھیں ایک: کندر کی دوسری قیصرہ کی جن کا زمانہ اسلام نے پایا ہے یہ وہی لوگ ہیں جو شام میں حکومت کر رہے تھے۔ باتفاق محققین یہ سب یافث بن نوح علیہ السلام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ کندی سے روایت کی جاتی ہے کہ ”یونان“ عابر بن فالخ کی نسل سے ہے اور وہ اپنے بھائی قحطان سے ناراض ہو کر اپنے بل و حیل کے ساتھ یمن سے ہجرت کر کے افرنجہ (فرانس) اور روم کے درمیان آ کر مقیم ہوا اور ان میں اس کا نسب مل گیا لیکن ابوالعباس نے اس کی مخالفت کی ہے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے۔

تخلط یونان بفحطان ضلة

لعمری لقد باعدت بینہما جسدا

تم نے غلطی کرتے ہوئے یونان کو قحطان کے ساتھ ملا دیا

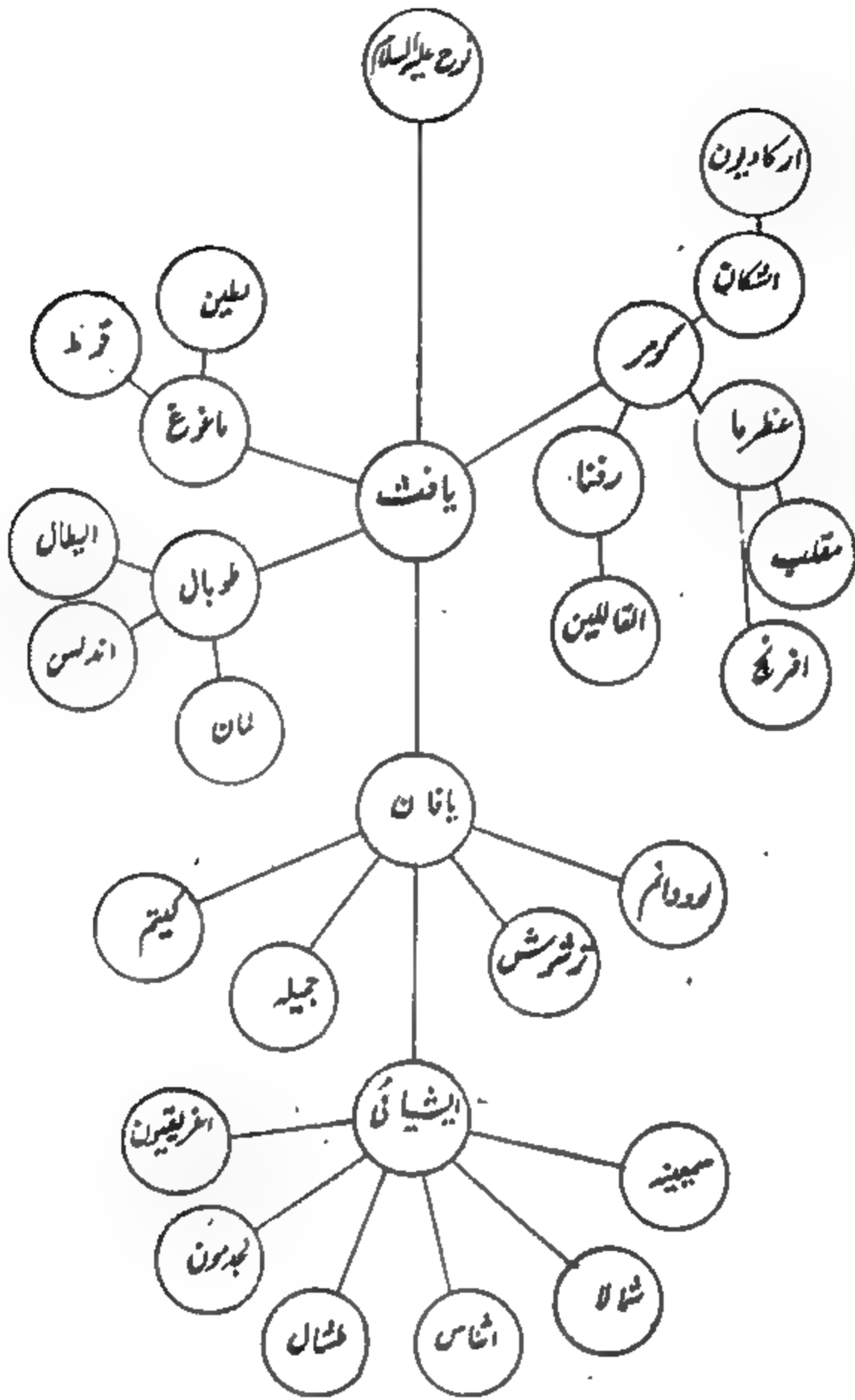
اہل یونان کا نسب اور اسکندر کے نسب کا تعین:..... اس وجہ سے اسکندر کو تیج میں شمار کرتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ یافث کی نسل میں سے ہے اس کے بعد محققین سارے روم کو یونان افریقی لاطینیوں کی طرف منسوب کرتے ہیں یونان کا ذکر توریث میں آیا ہے کہ وہ یافث کی صلبی اولاد میں سے ہے اس کا نام یافان تھا عرب نے اس کو عربی میں ڈھال کر یونان کر دیا۔

غریقیوں کے پانچ گروہ:..... مؤرخ ہرودشوش نے غریقیوں کے پانچ گروہ قائم کئے ہیں جو ہر ایک یونان کے پانچ لڑکوں کیتم، حیلہ، ترشوش، دوام اور ایشیائی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ایشیائی کی نسل شاخوں میں بحیدہ، اشاس، شمالا، طشال، بجدمون کو شمار کیا ہے اور روم لاطینیوں کو انہیں کی طرف منسوب کیا ہے لیکن ان پانچوں میں سے کسی خاص کی طرف ان کو منسوب نہیں کیا ہے اور افرنجہ کو غطرمابن عومر بن یافث کی نسل میں لکھا ہے اور صقالہ کو اس کا نسبی بھائی بتایا ہے، وہ تحریر کرتا ہے کہ اس گروہ میں سے بنی اشکان بن عومر حکومت کر رہے تھے اور قوط کو مازانی ① بن یافث کی طرف منسوب کیا ہے اور ارمن کو ان کا نسبی بھائی قرار دیا ہے۔ پھر دوبارہ قوط کو اغوغ بن یافث کی طرف منسوب کر کے لاطینیوں کو ان کا نسبی بھائی قرار دیا ہے اور ان میں سے فلاہین کورفا بن غومار کی طرف اور طوبال بن یافث کی طرف اندلس ایطالیہ اور ارکادسیوں کو اور طیراش بن یافث کی طرف اجناس ترک کو منسوب کیا ہے۔

غریقی اور لاطینی کی تقسیم:..... اس کے نزدیک غریقیوں کا نام یونان کی سب نسلوں کو شامل ہے اس نے روم کو غریقیوں اور لاطینیوں پر تقسیم کیا ہے۔ ابن سعید ہرودایت بیہقی تواریخ المشرق سے نقل کرتا ہے کہ یونان علجان بن یافث کا لڑکا ہے اس وجہ سے ان کو علوج کہتے ہیں۔ اس نسب میں ترک کے سوا سب شمال والے شریک ہیں اور یقینی تین قبیلے یونان کی اولاد سے ہیں۔ افریقی افریقش بن یونان کے روم رومی بن یونان کی اور لاطینی لطین بن یونان کی نسل میں سے ہیں۔ اور اسکندر رومیوں کی نسل میں سے ہے۔ واللہ اعلم ان میں سے جہاں تک ہمیں علم ہے سردست ہم ان کی ان حکومتوں کا ذکر کرتے ہیں جو زیادہ مشہور معروف ہیں۔ واللہ الموفق للصواب۔

① عربی کتب میں مازانی کے بجائے ”مادائے“ لکھا ہے۔ (ثامانہ محمود)۔

یونان اور روم وغیرہ کا شجرہ نسب



حکومت یونان کی تاریخ

یونان کی تقسیم: یونانیوں کے دو شعبے ہیں ایک عزیزی دوسرا لاطینی، ان لوگوں نے اپنے رہنے کے لئے اپنے سب بھائیوں مثلاً یافث، سہیل، ترک اور افرنجہ وغیرہ کے معمور عالم میں شمالی جانب کی اختیار کیا اور اس کے وسط میں جزیرہ اندلس کے درمیان ترک جزیرہ تک مشرق میں لمبائی کے رن و، بحر وقینوس اور بحر رومی کے درمیان چوڑائی کے رخ پر قبضہ کر لیا۔ لاطینیوں نے ان کی مغربی جانب کو اور غریقیوں نے مشرقی جانب کو اپنا

مسکن بنایا۔ ان دونوں کے درمیان خلیج قسطنطنیہ واقع ہے ان دونوں قبیلوں کی دو بڑی مشہور سلطنتیں نژدی ہیں۔ غریقیوں نے اپنے یونانیوں کے نام سے سوس اور موسوم یا انہی میں سے اسکندر بھی تھا جو دنیا کے نامور بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

غریقیوں کا علاقہ :۔ یہ لوگ جیسا کہ بیان کیا خلیج قسطنطنیہ کے مشرقی جانب ترکی و سرحد شام کے درمیان مہر رہتے تھے۔ ① اس کے بعد انہوں نے ترکی، عراق، ہند اور آرمینیہ وغیرہ شام اور مقدونیہ مصر، و اسکندریہ پر قبضہ کر لیا ان کے بادشاہ "ملائکین مقدونیہ" کے نام سے معروف ہیں۔ روم کا مورخ ہرودیشیوش غریقیوں میں بنو جدمون اور بنو اشناش کو شمار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ حکمہ اشناشیون انہیں کی طرف مذہب ہوتے ہیں ② اور ان کی نسبت ان کے شہر "آجدہ" کی طرف کی جاتی ہے ③ انہی کے قبیلوں سے بنو طہمان ہیں اور سارے جدمون ہوشا ابن الہتیا ہیں لیکن پھر دوسرے مقام میں لکھا ہے کہ جدمون شمالا کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اغریقش بن یونان :۔ اس گروہ کا یہ خاندانی تفرقہ فارس و قبط و بنی اسرائیل سے پہلے نژدہ پڑتا ہے ان میں اور ان کے سبھی بھی یوں یعنی اطمینیوں میں اکثر نژادیاں ہوئیں اور فسادات ہوتے رہتے۔ فارس کے تحت پرشاپان مینیہ کے مینٹے کا دور آیا انہوں نے ان کو اپنی اطاعت پر مجبور کرنا چاہا انہوں نے انکار کیا فارس والوں نے ان کے خلاف قبط کو ابھر کر ان سے لڑا دیا۔ یونانیوں کو اس لڑائی میں ناکامی ہوئی اور انہوں نے مجبور فارس کو خراج دینا قبول کر لیا فارس والوں نے صرف خرچ لینے پر اکتفا نہ کر کے اپنی طرف سے ایک شخص واپس ورنہ مقرر کیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ فریدون نے اپنے بیٹے کو ان کا حاکم بنایا تھا اسکندر کی دہائی اس کی نسل سے تھی۔ جب مصر اور مغرب کے علاقوں پر بخت نصر نے قبضہ کیا تو انہوں نے اجماعت کر لی کاہن کے اسے واپس بھیج دیا۔ یہ اپنا خراج فارس کے بادشاہ تک لے جاتے تھے جو کہ انڈوس کے برابر سونے کی ڈالیاں ہوتی تھیں اور جب یہ لوگ اہل فارس کی اس پابندی سے فارغ ہو گئے اور ان کے بادشاہ وہاں سے واپس بھیج دیا تو انہوں نے اپنا رخ اطمینیوں سے جنگ کی طرف مڑ دیا۔ پھر ایشیا یونان اور غریقیوں کا سلسلہ اٹھ کھڑا ہوا اور جرمنی سے ان کی سخت چبہ آزمائی ہوئی یہ ان پر غالب آ گئے اور اس کے بعد اطمینیوں، فراسیسیوں اور تھائیوں پر غالب آئے۔ پھر سارا یورپ ان کے ہاتھ میں آیا اور ان کی سلطنت مضبوط ہو گئی۔ ④ ابن سعید کہتا ہے کہ یونان کے بعد اس کا لڑکا اغریقش مشرقی خلیج قسطنطنیہ کا حکمران بنا اس کے بعد اس کے لڑکے نسل در نسل حکمرانی کرتے رہے انہوں نے اطمینیوں اور روم کو زیر کیا ان کی حکومت کا دائرہ کار آرمینیہ تک بڑھ گیا۔ ان میں سب سے بڑا بادشاہ ہرقل جبار بن مکان بن سلقوس ابن اغریقش نژدہ ہے۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ اس نے ہفت اقلیم کے بادشاہوں سے خراج لیا۔

یلاق بن ہرقل :۔ اس کے بعد اس کا لڑکا یلاق بادشاہ ہوا اس کی طرف یا قیہ منسوب ہوتے ہیں۔ جو اس وقت تک بحیرہ ان کے کنارے پر موجود ہیں۔ یہ ملک اسی کی اولاد کے قبضے میں رہا تھا یہاں تک کہ اس کے سبھی بھائی روم کا خلیفہ بنے ہوئے ان کا پہلا بادشاہ دوم بن منظر و بن رومی بن یونان ہوا اس نے قینوں گروہوں (لاطینی، رومی، یونانی) پر حکومت کی۔ اس کے بعد ہر بادشاہ اس کے لقب سے پکارا جاتا رہا (یہودی بن شام بن اس شخص کو جو اس کا قائم مقام ہوتا تھا اسی نام سے پکارا کرتے تھے اس کے لقب سے پکارا جاتا رہا) یہودی بن شام بن اس شخص کو جو اس کا قائم مقام ہوتا تھا اسی نام سے پکارا کرتے تھے اس کے بعد اس کا لڑکا ہرمس بادشاہ ہوا اس سے اور اس کی اہل فارس سے اکثر نژادیاں ہوتی رہیں یہاں تک کہ اہل فارس سے یہ مغلوب ہوا اور انہوں نے اسے اپنا فرمانبردار بنایا اسی کے زمانے سے یونانیوں کی حکومت کمزور ہوئی اور ان میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہوئیں اغریقشوں نے اپنا ایک سردار علیحدہ بنالیا اس طرح سے اطمینیوں نے بھی ایک رئیس مقرر کیا مگر یہ کہ شہنشاہ کا لوب صرف روم کے بادشاہ کے سے مخصوص رہا۔ ہرمس کے بعد اس کا لڑکا معطریوس تخت حکومت پر بیٹھا یہ بھی بدستور بادشاہ فارس کو خراج دیتا رہا اس کا پورا زمانہ حکومت اطمینیوں اور غریقیوں کی لڑائی میں صرف ہوا۔

① موجودہ یونان اور اس کا دارالحکومت اٹین ہی وہ جگہ ہے جہاں غریقیوں نے اپنے وطن بنایا اور ان کی تاریخ میں اس کا درایہ نامور شمار ہوتا ہے۔ (شہادت محمود)۔ ② اصل : میں یہاں جگہ خالی چھوڑی گئی ہے اور کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ (شہادت محمود)۔ ③ استدراک (شہادت محمود)۔ ④ بریکٹ کے درمیان تمام عبارت ترجمہ میں چھوٹی تھی۔ (شہادت محمود)۔

فیثقوس ابن مطریوس: اس کے بعد فیلقوس ابن مطریوس حکمران بنا اس کی ماں سرم کی نسل سے تھی اور وہ افریدیون کی نسل سے تھا افریدیون نے اپنی طرف سے یونان کا حکمران مقرر کیا تھا۔ جس وقت یہ تخت حکومت پر بیٹھا اس نے شہر اغریقیہ کو ویران کر کے شہر مقدونیا اپنے زیر قبضہ ملکوں کے بیچ میں خلیج قسطنطنیہ کی مغربی جانب آباد کیا۔ علم دوست تھا علماء سے محبت رکھتا تھا اس وجہ سے اس نے زمانہ حکومت میں علم و حکومت کی بہت ترقی ہوئی اس کے بعد اس کا لڑکا اسکندر بادشاہ بنا اس کا معلم حکیم ارسطو تھا۔

اسکندر: . . . ہر وشیوش تحریر کرتا ہے کہ اس کا باپ فیلقوس اسکندر بن تروش کے تحت حکومت پر بیٹھا اور فیلقوس نے نیا دوست تروش کا دانا دیا جس نے اسکندر اعظم پیدا ہوا۔ اسکندر بن تراشلی حکومت چار ہزار آٹھ سو ۲۸۰ میں روم کے چار سو برس بعد ہوئی ہے۔ اور وہ اپنی حکومت کے ساتویں برس روم کے مصرہ کے دوران الاطینیوں کے ہاتھوں مارا گیا۔

فیلقوس بن آمنہ بن ہرکلیش :..... اس کے مارے جانے کے بعد اغریقویوں اور روم کا حاکم اس کی بہن کا داماد فیلقوس ابن آمنہ بن ہرکلیش بن لوگوں نے اس کے ابتدائی زمانہ حکومت میں بہت بغاوتیں کیں لیکن اس کے حسن تدبیر اور کوششوں اور خوفناک لڑائیوں نے ان کو اس کا فرماں بردار بنا دیا اور اس نے لوگوں پر تسلط اور غلبہ حاصل کیا۔ اس نے قسطنطنیہ بنانا چاہا لیکن جرمانیوں نے مزاحمت کی تب اس نے تمام روم اور غریقویوں کو جمع کر کے ان پر حملہ کر کے المانیہ سے جبال ارمینیہ تک قبضہ کر لیا اسی زمانہ میں اہل فارس، شام اور مصر پر حکمرانی کر رہے تھے اس نے ان سے ٹرنے کا راہ دیکھ لیکن راستے میں کسی الاطینی نے بزدلانہ حملہ سے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

اسکندر کی تخت نشینی اور دارا سے جنگ :- اس کے بعد اس کا لڑکا اسکندر تخت نشین ہوا۔ بادشاہ فارس نے بدستور سابق اس سے خراج طلب کیا جیسا کہ اس کے باپ فیلقوس کے زمانے میں خراج جاتا تھا اسکندر نے یہ پیغام بھیجا کہ میں نے اس مرغی کو ذبح کر کے کھاؤ والا جو سونے کا اندادیتی تھی اس کے بعد اسکندر نے شام پر حملہ کر کے بیت المقدس کی بخت نصر کی فتح کے ڈھائی سو برس کے بعد فتح کیا اور نہایت نیک نیتی سے قربانی کی۔

اہل فارس کی جوابی کارروائی کی کوشش :..... اہل فارس کو اس کی کامیابیاں بہت بری لگیں اس وجہ سے انہوں نے دارا کو اس کی مراثی پر بھرا چنچہ دے کر اسے ساٹھ ہزار سوار لے کر اسکندر پر حملہ کیا اسکندر نے بھی ۱ چھ سو اپنے ہم قوم کو لے کر موصل میں دارا کا مقابلہ کیا دارا کو اس مراثی میں شکست ہوئی اور اسکندر اکثر شام کو فتح کر کے طرسوس لوٹ آیا دارا نے اس کا طرسوس میں محاصرہ کیا لیکن پھر بھی ناکام رہا اسکندر نے دارا کی شکست کے بعد اسکندر یہ کوآباد کیا اس کے بعد بد قسمتی سے دارا نے پھر اس پر حملہ کر دیا اور لڑائی میں دارا کو دو سپاہیوں نے جو اس کے لشکر کے ساتھ تھے مار ڈالا۔ تب اسکندر نے بغیر کسی رکاوٹ کے فارس پر قبضہ کر لیا شاہی شہر کو تباہ کر دیا۔

ارسطو کی ترکیب:..... اس کے استاد ● ارسطو نے یہ تدبیر بتائی کہ فارس پر چھوٹے چھوٹے بادشاہ انہیں میں سے مقرر کر دیئے جائیں یہ سب

۱ عربی نسخہ میں چھ لاکھ فوج کا تذکرہ ہے۔ (شہداء احمد محمود)۔ ۲ معلم ارسطو کا نام ارسطاطالیس فلسفی ہے۔ یہ ننانوے اولیبیا کے پہلے سنہ میں پیدا ہوا اور ایک سو چودہ اور انبیاء کے ۳۰ میں انتقال کیا۔ تریسٹھ برس کی عمر پائی۔ اس کے باپ کا نام بقو ماقوس تھا یہ مقدونیہ کے بادشاہ کا مصاحب تھا اور سٹو شہر استاجرو مضافات مقدونیہ میں پیدا ہوا اس کے ماں باپ اس کے بچپن میں انتقال کر گئے تھے اس کی ابتدائی عمر فسط و فوج میں گزری، باپ کا سارا سرمایہ پیش و عشرت میں اڑا دیا۔ جب تنگدستی نے ستایا تو سپاہ گری سیکھنے کے لیکن مزین موافق نہ ہونے کے وجہ سے گھبرا تا تھا۔ ایک روز جنگ کرکوتھیس کا بہن کے پاس گیا اس نے اس کو شہر اٹھایا جانے اور علم و حکمت سیکھنے کی ہدایت کی۔ اس وقت اس کی عمر اٹھارہ برس کی تھی کا بہن کی ہدایت کے مطابق کیرتھبہ افلاطون کے مدرسہ میں جیس برس تک پڑھا تا رہا تنگدستی کی وجہ سے بعض خاص خاص دوائیں اپنے ہاتھوں سے بنا کر ملائق اشیاء پہنچ کر کتبہ افلاطون کے مدرسہ میں جیس برس تک پڑھتا رہا اور ایک سال میں چوبی پندرہ لیاں پتلی بات لوجہ دی سمجھنے والا تھا۔ اکثر علمی مسائل میں اپنے استاد کا مخالف ہو جاتا تھا۔ جب یہ افلاطون کے مدرسہ سے فارغ ہو کر آیا تو شہداء ۳۰ نے اس کو بادشاہ فیلیپس (فیلیطوس) اسکندریہ کے باپ کے پاس اپنا سفیر بن کر بھیجا اس نے سفارت کا حق خوب ادا کیا جب وہاں سے کافی عرصہ کے بعد وہیں شہر اٹھایا تو افلاطون کے مدرسہ میں معلم اسیو قراط کو درس دیتے ہوئے دیکھ کر خوب درس و تدریس میں مشغول ہو گیا۔ اور افلاطون کے مذہب کے خلاف ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس میں تمام علوم اور بالخصوص فلسفہ و ریاست میں اس کی بہت شہرت ہوئی چھ عرصہ کے بعد بادشاہ فلپ نے اس کو شہر مقدونیہ میں اپنے نژاد کے اسکندر کو تعلیم کی غرض سے طلب کیا اسکندر نے مہراں وقت چارو برس کی تھی یہ آٹھ برس تک اسکندر کو تعلیم دیکر پھر شہر اٹھایا میں چلا آیا اور تیرہ برس تک لوگوں کو تعلیم دیتا رہا۔ سنبلی کے کسی کا بہن نے اس پر کفر اٹھائی تبہست لگائی جانے کے خوف سے اٹھیا چھوڑا کہ یہاں مذہب ۳۰ یوں رہتا ہے ۳۰ نے پانچویں گریہ اتفاقاً قدونیہ میں، جب کہ وہ جڑیاں کھا رہا تھا بعض سبب سے جین کہ ارسطو پینت کے روٹی بیماری میں مر و امداد طلب۔ (تاریخ فلسفہ)

تیس میں لڑیں گے اور یونان ان کی طرف سے بے فکر رہے گا۔ اسکندر نے یہی تدبیر کی فارس میں بہت چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کر کے چھوٹے چھوٹے فارس میں اس وقت سے خانہ جنگی کا زمانہ شروع ہوا۔

حکیم ارسطو کا تعارف:۔۔۔۔۔ ارسطو یونانیوں میں سے ہے اس کا مسکن شہر اثنیا میں تھا اور بہت بڑے حکماء میں اس کا شمار ہے یہ حکیم افلاطون حکمت میں شاگرد تھا اس کی ڈولی (پاکی) کے ساتھ سینکڑوں شاگرد پڑھتے ہوئے چلتے تھے اسی وجہ سے اس کے شاگرد مشائخ کے نام سے مشہور ہوئے۔ افلاطون حکیم قراط کا شاگرد تھا۔ اس کو خود اس کی قوم نے زہر دے کر مار ڈالا تھا۔ اس وجہ سے اس نے ان کو بت پرستی سے منع کیا تھا اس نے علم و حکمت کی تعلیم فیثاغورس سے حاصل کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ فیثاغورس تالیس حکیم ططیہ کا شاگرد تھا اور تالیس شاگرد تھا القمان حکیم کا ان کے علاوہ حکم۔ یونان میں سے وسیقراطیس اور افلیثاغورس بھی ہیں۔ یہ لوگ علم و حکمت کے علاوہ علم طب میں بھی مکمل مہارت رکھتے تھے۔ اس کے شاگردوں میں سے جہینوس بھی تھا جو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں گزرا ہے اس کی قبر سسلی (صقلیہ) میں ہے۔

ارسطو نے کتاب ہرمس کی شرح لکھی تھی جس کا ترجمہ مصری زبان میں یونان سے ہوا اس میں اکثر علوم، حکمت اور طلسمات کے اسرار اور اس کتاب کا اسمائیس میں اہل ہفت اقلیم کی عبادات کا حال تھا کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ستاروں اور سیاروں کی عبادت کرتے ہیں وغیرہ اور کتاب سطرطیس میں شہروں اور قلعوں کے فتح کرنے کی تدابیر (جادو کے ذریعے سے) کی گئی ہیں۔ اس میں پانی برسانے پانی کھینچنے کے جادو بھی مذکور ہیں۔ اور کتاب شطرطاش میں چاند کی منازل کا بیان ہے علاوہ ان کے ان کی تصانیف میں اور کتابیں بھی ہیں جن میں اس نے الگ الگ حیوانات، پتھروں اور درختوں اور جڑی بوٹیوں کے فائدے اور خواص لکھے ہیں۔

اسکندر کا عروج اور موت:۔۔۔۔۔ مختصر یہ ہے کہ فارس پر قبضہ کرنے کے بعد ہند کی طرف بڑھا اکثر حصہ پر قبضہ کیا اس کے بادشاہ نور و شکست سے کرم تعدد لڑائیوں کے بعد گرفتار کر لیا۔ چین اور سندھ کے حکمران اس کے فرمانبردار ہو گئے افریقہ، مغرب، افرنجہ، (فرانس) اقصالیہ، سوڈان خراسان و تبرک کے بادشاہ اس کو سالانہ خراج و نذرانہ بھیجتے تھے۔ غالباً پوری دنیا کے بادشاہ اس کے تابعدار بن گئے تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ پینتیس دشاہ تھے ۱۰ بابل میں اس کا انتقال ہوا جبکہ اس کی عمر بیالیس سال تھی اور بارہویں سال اس کی حکومت کا تھا یعنی سات برس دارا کے انتقال سے پہلے اور پانچ برس اس کے بعد۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ زہر دینے سے مرا ہے اس کے گورنر نے جو مقدونیہ میں رہتا تھا اس کو زہر دے کر مار ڈالا وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اسکی ماں نے اسکندر سے اس کی کچھ شکایت کی تھی اور اسکندر نے اس کی سزا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ واللہ اعلم۔

بطلمیوس کی حکومت:۔۔۔۔۔ طبری کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد جب اس کے لڑکے اسکندروس کو تخت نشین کیا تو اس نے حکومت اور بادشاہت ترک کر کے فقیرانہ زندگی اختیار کی اس وجہ سے شاہی خاندان کا ایک دوسرا شخص بطلمیوس نامی تخت حکومت پر بٹھایا گیا اس نے بطلمیوس کا لقب اختیار کیا۔ مسعودی کہتا ہے کہ اس کے بعد ہر بادشاہ بطلمیوس کا لقب اختیار کرتا تھا۔ یہ لوگ شہر مقدونیہ کے رہنے والے تھے۔ لیکن اس نے اپنا دارا حکومت اسکندریہ کو بنا ہا تھا ان میں تین سو برس کے اندر چودہ بادشاہوں نے حکومت کی۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسکندر کی زندگی ہی میں اس کے چار امراء دور و نزدیک کے لوگوں پر صمرانی کر رہے تھے۔ چنانچہ بطلمیوس، فلپاد، اسکندریہ، مصر اور مغرب پر اس نے اسکندر کو زہر دیا تھا اور دھڑلے سے اس کو اور سلقوس فارس و شرق کے حکمرانی کر رہا تھا۔ جب اسکندر مر گیا تو انہی چاروں نے اپنے مقبوضات اور مشقہ صوبوں کو اپنا بنا لیا تھا۔

بطلمیوس کی فتوحات:۔۔۔۔۔ ہر وشیوش کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد اس کا سپہ سالار بطلمیوس بن لادی حکمران بنا اور اسکندریہ کو اس نے اپنا دار حکومت قرار کیا۔ کلش بن اسکندر اپنی ماں روشنگ بنت دارا اور اسکندر کی ماں کے ساتھ فمشار اطاکیہ کے گورنر کے پاس چلا گیا۔ اطاکیہ کے گورنر نے ان سب کو قتل کر ڈالا اور افریقیوں نے بطلمیوس کی حکومت کی مخالفت کی بطلمیوس نے سب سے لڑ کر انہیں فرماں بردار بنالیا۔ اس کے بعد فلسطین کی طرف بڑھا جو کو شکست دے کر ان میں سے بعض کو قتل کیا اور ان کے سرداروں کو فلسطین سے مصر میں جلاوطن کر لایا۔ چالیس برس اس کی حکومت رہی اس کا نام

شنوئن بن غوش ہے۔

یہودیوں کی رہائی اور عزت افزائی:۔ اس کے بعد اس کا بیٹا فلڈیفیس (حکمران بن اس نے یہودی قیدیوں کو مصر سے آزاد کیا۔ بیت المقدس کے قیدی برتن واپس کر دیئے بلکہ سونے کے برتن اپنی طرف سے اور انہیں بیت المقدس میں رکھنے کا حکم دیا ۱ ستر ہزار (۷۰۰۰) یہودیوں کے توریث کا عبرانی زبان سے زبان رومی اور لاطینی میں ترجمہ کرایا اس نے انہیں سال حکومت کی۔

انظرلیس اور اس کے بھائی کی حکومت اور یہودیوں کا قتل عام:۔ اس کے بعد انظرلیس (اور انظرلیس) حکمران بن اس کے بھی حسب معمول مخصوص لقب بطلموس سے نوازا گیا۔ یہ نہایت صلح پسند امن دوست شخص تھا۔ اس نے اہل افریقہ سے صلح کر لی اس کے زمانہ میں روم کے سپہ سالار نے افریقیوں پر حملہ کیا ساورو فائدہ میں رہے چھتیس برس حکومت کر کے ہلاک ہو گیا۔ پھر اس کا بھائی فلوز بازی (فیونطول بادشاہ بن اس پر روم کے سپہ سالار نے چڑھائی کی۔ اس نے سپہ سالار روم کو شکست دی اور نہایت بے رحمی سے اس کی فوج کو مارا ہوا روم تک پہنچا دی اس کے بعد اس نے یہودیوں پر حملہ کیا اور شام کو ان سے چھین کر اپنی طرف سے شام کے ایک شخص کو حاکم مقرر کیا لڑائی کے دوران اس اور اس کے بعد بھی یہودیوں پر نہایت سختی کا برتاؤ جاری رکھا یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے تقریباً ساٹھ ہزار یہودیوں کو قتل کیا سترہ برس اس کی حکومت رہی۔

روم اور افریقہ میں جنگ:۔ اس کے بعد اس کا لڑکا ایفانش (افیفوس) بادشاہ بن اس کی حکومت میں اہل روم و اہل افریقہ میں جھگڑا پیدا ہو جو تقریباً تیس برس تک جاری رہا اور اہل روم نے حقدیہ کو فتح کر لیا جیسا کہ ہم ان کے تذکرے میں بیان کریں گے۔ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی یہ مصر، فیک اور نجوم خوب جانتا تھا کتاب اٹلی کی ہے۔ زمانہ اور روزہ وار شخص تھا سترہ برس کی حکومت پائی۔

قلوہ ظر کی حکومت:۔ اس کے بعد اس کا لڑکا قلوہ ظر تخت پر بیٹھا ساس کے زمانہ میں افریقیوں نے روم پر چڑھائی کی افریقیوں کے ساتھ اس حملے میں مقدونیہ کے گورنر، اہل آرمینہ، عراق والے اور نوبہ کا بادشاہ بھی شریک تھا لیکن رومانیوں نے ان سب کو شکست دے کر مقدونیہ کے گورنر کو گرفتار کر لیا قلوہ ظر بطلموس اپنے دور حکومت کے ۳۵ میں ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد ایریاٹش تخت نشین ہوا اس زمانہ میں اہل روم کی حکومت حالت ور ہوئی تو انہوں نے اندلس پر چڑھائی کی پھر دریا کو عبور کر کے افریقہ پر چڑھ گئے اور اس کے بادشاہ اسد دریا کو مار ڈالا اس کے شہر کو اس کی تعمیر کے نو سو برس کے بعد ویران کر دیا جیسا کہ ہم ان کے تذکرے میں بیان کریں گے۔

اہل روم کا افریقیوں پر حملہ:۔ پھر اہل روم نے افریقیوں پر حملہ کر کے ان کی حکومت چھین لی ان کے سب سے بڑے شہر قرطاجہ پر قبضہ کر لیا اس بطلموس کی ستائیس برس پھر اس کے بعد اس کا بیٹا دیونشیش ایک سو بیس برس حکمرانی کرتا رہا۔ اس کے زمانہ میں رومانیوں نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور قیصر بولش نے اپنے سپہ سالاروں کے ساتھ فوج افریقہ پر اور اسی کے زمانے میں ترکوں نے خروج کر کے مقدونیہ پر حملہ کیا لیکن رومانیہ کے سپہ سالار شرق باس نے ان کو واپس بھگا دیا۔

دیونشیش کی موت اور قلوہ پطرہ کی حکومت:۔ اس کے بعد دیونشیش مر گیا اس کے بعد اس کی لڑکی قلوہ پطرہ (فیونطورا) دو برس حکمران رہی بروایت ہرشیوش تقریباً پانچ ہزار برس یا اس سے کچھ زیادہ ابتدائے تخلیق سے اور روم کے وجود کے سات سو برس کے بعد اس کا زمانہ حکومت آیا تھا ای کے عہد سلطنت میں قیصر بولش جو اس نے روم پر قبضہ کر کے رومانیوں کی حکومت کا خاتمہ کیا اور یہ واقعہ اس وقت ہوا جب کہ قیصر جنٹ فرن (فراس) سے واپس آیا تھا اس کے بعد قیصر نے مشرق کا رخ کیا۔

آرمینہ کے بادشاہ کا قلوہ پطرہ کے ہاتھوں قتل:۔ بادشاہ آرمینہ سانش مقابلہ پر آیا لیکن قیصر نے شکست کھا کر مدد حاصل کرنے کے لئے مصر کے پاس گیا۔ مصر کی ملکہ ان دونوں قلوہ پطرہ بھی اس نے بادشاہ آرمینہ کو بجائے مدد دینے یا پناہ دینے کے اس کا سر کاٹ کر اپنا غنا بڑھانے کے

سے قیصر کے پاس بھیج دیا۔ لیکن اس سے ملکہ قلوپطرہ کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا قیصر نے اس پر بھی حملہ کر کے مصر اور اسکندریہ اس سے چھین لیا۔ یونان کی آخری بطیموس بھی اسی وقت سے یونانیوں کی حکومت جاتی رہی اور قیصران کی طرف سے مصر اور اسکندریہ اور بیت المقدس کا حکمران ہو گیا۔

بہت ہی کے مطابق قلوپطرہ کی موت کی روایت:..... علامہ بیہقی نے تحریر کیا ہے کہ ملکہ قلوپطرہ نے لاطینیوں پر حملہ کر کے اسے مغلوب کیا تھا۔ اس کا ارادہ اندلس تک جانے کا تھا۔ لیکن راستے میں پہاڑ حائل ہونے کی وجہ سے رک گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد دھوکے سے اندس گئی اور اس کو بھی فتح کر لیا۔ اس کی بدلت اور غشطش بولش ثانی قیصر کے ہاتھ سے واقع ہوئی۔ ایسا ہی مسعودی نے ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے بائیس برس حکمرانی کی اس کا شوہر انطونیش (مطرنیوس) حکومت مقدونیہ اور مصر میں اس کا مددگار تھا۔

او غشطش کی فتح اور قلوپطرہ کے ساتھ اس کی موت:..... جب او غشطش قیصر نے اس پر حملہ کیا اور اس کا شوہر انطونیش لڑائی میں مار گیا تو قیصر او غشطش نے فتح کے بعد زبردستی اس سے نکاح کرنا چاہا تھا اس وجہ سے کہ یہ بقیہ حکماء یونان سے تھے لیکن ملکہ قلوپطرہ نے اس کو پسند نہ کیا (پنے دور کے مارنے کی یہ تدبیر ۱ نکالی کہ ایک بچے ہوئے باغ میں ایک زہریلا سانپ پکڑ کے شیشین کے گلدستے میں رکھ دیا اور جب قیصر کے آنے کا وقت ہوا تو اس نے خود گلدستہ اٹھا کر سو گھنٹا لیا جس سے اسی وقت مر گئی اور اسی حالت میں بیٹھی رہی جب قیصر آیا اور وہ اس عجیب و غریب واقعے سے بے خبر تھا اس نے بھی گلدستے کو جیسے سو گھنٹا چاہا سانپ نے اسے بھی کاٹ لیا اس طریقے سے ان دونوں کا خاتمہ ہو گیا۔

حکومت یونان کا خاتمہ:..... ملکہ کے خاتمہ سے یونان کی حکومت کا بھی خاتمہ ہو گیا ان کے علوم بھی ختم ہو گئے لیکن کچھ تھوڑی بہت کتابیں کتب خانوں میں باقی رہ گئی تھیں ۲ جن کو خلیفہ مامون رشید نے (Syprys) ساپرس سے منگوا کر عربی میں ترجمہ کر لیا۔

ابن عمید کے بقول شاہان اسکندریہ کی تعداد:..... ابن عمید نے مصر اور اسکندر کے بادشاہوں کو اسکندر کے بعد چودہ افراد قرار دیا ہے جن کی آخری حکمران ملکہ قلوپطرہ ہے یہ سب بطیموس کہلاتے تھے جیسا کہ مسعودی نے لکھا ہے لیکن اس نے اسکندر کے بعد ملک کو تقسیم کیا تھا یونانیوں میں سے بادشاہ اٹھ کیے کا کچھ تذکرہ آگیا ہے۔ جیسے انطوخس اس نے مصر کے حکمرانوں کے نام بھی لکھے ہیں اگرچہ ان کی تعداد میں سخت اختلاف ہے مگر اس بات پر سب نے اتفاق کر لیا ہے کہ ہر ایک ان میں سے بطیموس کہلاتا تھا۔ بطیموس اول اسکندر کا بھائی یا غلام تھا۔ اس کا نام فدا فزافس یا رندو اس یالوغس یا فیلس تھا۔ کسی نے اس کا زمانہ حکومت سات برس اور بعض نے چالیس برس تک تحریر کیا ہے۔

سیلقوس کے بارے میں ابن عمید کی رائے:..... ابن عمید کہتا ہے کہ اسی کے زمانے میں سلقیوس (میراخیل یہ ہے کہ یہ بادشاہ شوق ہے) نے قدامہ حلب، قنسرین، سلوقیہ آباد کیا تھا۔ ان دنوں قدس شریف میں سمنان بن حوینا تھا اس کے بعد اس کا بھائی عاذر کا بن، عظیم ہوا اس کی حکومت کے نویں سال انطوخس بادشاہ انطاکیہ نے یہود پر حملہ کیا تھا۔ اور گیارہویں سال حکومت میں روم سے لڑائی ہوئی جس میں اس کا لڑکا افتخار کش سے ہوا اور غش نے بیت المقدس کو اپنے قبضے میں لے لیا اورانیہ ویں سال میں اہل فارس اور مشرق نے اپنے اپنے بادشاہوں کو تخت سے اتار کر مارڈالا اور ان کے بیٹوں کو تخت پر بٹھایا کے بعد انوش مر گیا۔

بطیموس ابن اسکندر:..... پھر ابن عمید کہتا ہے کہ ایک سو اکتیس برس کے بعد بطیموس ابن اسکندر یونان کا بادشاہ بن اس کا لقب ”عالم شہ“ تھا اس نے مصر اور اسکندریہ اور مغربی علاقوں پر اکیس برس حکمرانی کی فیلا دلفوس یعنی بھائی سے محبت کرنے والا کہتے تھے اسی نے ستر سال یہود کو جمع کر کے تورات اور کتب انبیاء علیہم السلام کا عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کرایا انہی علماء میں شمعان (جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) اور عاذر بھی تھے جس کو انطوخس نے اس وجہ سے قتل کیا کہ انہوں نے بت پرستی سے اس کو منع کیا تھا۔

۱ اس واقعہ کا کچھ حصہ کامل ابن اثیر سے لیا گیا ہے علامہ ابن خلدون نے اسے ذکر نہیں کیا ہے (حکیم احمد حسین)۔

۲ کاش یہ بقیہ علوم بھی مندرس ہو جاتے تاکہ دین اسلام ان کی آمیزش سے پاک و صاف ہو جاتا۔

صمانی بطلمیوس سکون تھا: اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تلمائی بطلمیوس تھا یہ مقدونی حکمرانوں میں سے ہے جس نے مصر پر حکمرانی کی یہ ہند ابن کریون نے لکھا ہے کہ اسی زمانے میں تلمائی نے جوائے مقدونیہ سے تھا۔ مصر پر قبضہ کیا یہ علم دوست تھا اس نے یہود کے ستر سال جمع کر کے قریت اور کتب انبیاء عظیم اسلام کا ترجمہ عبرانی سے یونانی زبان میں کرایا اس کے زمانے میں صادق کا بن تھا۔ اور اس نے پینتالیس برس حکمرانی کی اس کے بعد بطلمیوس اربنا حاکم بنا یعنی اس کا نام رعادی اور بعضے راکب الانبر کہتے ہیں اس نے چوبیس یا ستائیس برس حکومت کی یہودی نے اس نے سکندریہ میں گھوڑ دوڑ کا میدان بنوایا تھا۔ زمانہ زینون قیصر میں جلایا گیا۔

بطلمیوس محبت برادر بطلمیوس محبت مادر: اس کے بعد بطلمیوس (بھائی سے محبت کرنے والا) حکمران بنا بعض اس کا نام غنسطس اور بعض فیڈفس بتاتے ہیں اس کا زمانہ حکومت سولہ برس رہا اس کے زمانہ میں انجیم کا بن تھا پھر بطلمیوس انصاری اس کا بھائی پانچ برس یا پچیس برس حکمران رہا یہ بتائی گمرہ ورنہ لکھا تھا یہاں تک کہ اس نے اپنے بعض خادموں کو گلا گھونٹ کر مارا تھا۔ ① اس کے بعد بطلمیوس محبت پدر باپ سے محبت کرنے والا حکمران بنا اس کا نام فطر بتایا جاتا ہے اس نے ستر برس حکومت کی یہودی سے جزیہ لیا اس کے بعد بطلمیوس مظفر یا بطلمیوس غالب باپ سے محبت کرنے والا بیس برس یا چوبیس برس بادشاہت کرتا رہا اس کی حکومت کے انیسویں سال مکتیہ بن یونس ابن شمعون کا بن انطیم نے بنی یونان بابل سے ہارون بنیلا پر خروج کیا۔

انطیخوس اور غلش: انطیخوس انطاکیہ کے بادشاہ نے اپنے بڑے کاٹش کو فوج کے ساتھ قدس شریف پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا اس نے اس پر قبضہ کرنے میں تدبیر سے کام لیا غلش نے کاٹش کو قتل کر ڈالا اور بنی اسرائیل کو بت پرستی پر مجبور کیا مکتیہ بن یونس یہودیوں کا ایک روپ پیر پہاڑوں میں چھپ گیا ورجب یونان کا لشکر نکلا تو وہ قدس شریف میں واپس آیا اور ایک بدنخ خانے کے پاس سے گذرتے ہوئے ایک یہودی کو خنجر بزدلی کرتے ہوئے دیکھا ② اس واقعہ کو بنی حشمانی کے حالات میں تحریر کیا ہے۔

بطلمیوس محبت پدر: بطلمیوس محبت مادر (ماں سے محبت کرنے والا) کے بعد بطلمیوس باپ سے محبت کرنے والا پچیس برس حکمران رہا اس کے زمانہ میں قدس میں یہود ابن مکتیہ اور اس کے بعد یونان بابل اس کے بعد اس کا بھائی شمعون اس کے بعد یہ قدس کے زمانے میں یہودیوں نے بنی حشمانی سے پہلا وہ شخص ہے جو بنی حشمانی میں بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا اس نے اپنے بڑے یوحنا کو قید خانے میں سال رہا اس کے بعد اس نے اپنے بھائیوں نے اس کو شکست دے اور یہود کا جزیہ دینا بند کر دیا جو وہ بادشاہ سور یہ فیلیطوس بادشاہ مشرق کے زمانہ سے دیتے پہلے چلے آ رہے تھے بطلمیوس باپ سے محبت کرنے والے کے بعد بطلمیوس ارعادی ہوا اس نے بیس برس حکومت کی۔

انطیخوس اور انطاکیہ: اس کے زمانے میں انطیخوس نے نئے سرے سے انطاکیہ آباد کیا اور اپنے نام پر اس شہر کا نام رکھا یہ قدس اور اس کے تینوں ترے قدس میں حکمران ہوئے۔ شہر سامرہ و وسطیہ ویران کیا گیا۔ انطیخوس نے قدس شریف پر حملہ کیا اس کے بعد بطلمیوس شخص یا متہ و صون حاکم ہوا اس نے اٹھارہ برس یا پچیس برس یا ستائیس برس بادشاہت کی اسی کے زمانے میں اسکندریہ تلمائی بن برقانوس ساتواں بادشاہ بنی حشمانی کا قدس شریف میں تھا اس وقت یہود کے تین فرقے تھے (اربابی ۲ قرآن جنہیں انجیل میں زندیق کہا گیا ہے ۳ وہ جنہیں انجیل میں کہتے ہیں ۴) ③۔ یہ قیقتس یا اسکندریہ ابن مکتیہ دس برس حکمران رہا اس کے زمانے میں ملکہ اسکندریہ قدس شریف میں تھی اور مملکت شام کا دوسرا ستر برس کے بعد اس کے ہاتھوں خاتمہ ہوا اس کے بعد بطلمیوس قینس یا ابزیلیس یا منفی آٹھ برس یا تیس برس یا اٹھارہ برس حاکم رہا۔

بطلمیوس منفی: منفی اس کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ملکہ قلوپٹرہ نے اس کو ملک سے نکال دیا تھا بعض مؤرخ اس کو بطلمیوس میں شمار نہیں کرتے اس کے بعد بطلمیوس بوناشیش اکیس سال یا اکتیس سال یا تیس سال حکومت کرتا رہا۔ اس کے زمانے میں ارسطیلوں اور اس کا بھائی ہرقیوس قدس شریف میں تھے۔

قدیمہ بڑے یونانی شیش اس کے بعد ملکہ قلوپطرہ بنت یونانی شیش ملکہ بنی اس کا دور حکومت تیس یا تیس برس رہا۔ بڑی حد تک اس کے تیسرے سال خلیج اسکندریہ کو درست کیا گیا اور اسکندریہ میں ہیکل داخل اور اسی میں یہ میناں اور دوسرا شہر الضنا میں بنایا گیا اور حکومت سے پوچھتے سال میں آغا نیوس اول روم کے قیصروں کے تحت پر ہٹایا چار برس اس کی حکومت رہی اس کے بعد پویش تین برس تک حاکم رہا پھر غشٹش بن مونیو جب حکمران ہوا اس نے ارد گرد کے ممالک پر قبضہ کر لیا۔

”حانط الجوز“ نامی دیوار جب اس کی ملک گیری کی خبر ملکہ قلوپطرہ کو ہوئی تو اس نے اپنے شہر کو بھیڑنے کی نگرانی کرنا شروع کر دی۔ اس کے مشرق جانب غراء سے نو پتہ تک ایک دیوار اور دوسری اسکندریہ سے نو پتہ تک نیل کے غریب جانب بنائی یہ اس وقت کے حانط الجوز (بڑی دیوار) کے نام سے مشہور ہے۔ غشٹش قیصر نے اپنے سپہ سالار قطر یوس کو مصر پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا اس کے ساتھ مترداب ارمن کا بادشاہ بھی تھا۔ ملکہ قلوپطرہ نے اس کے ساتھ دغا بازی کی چال کی سے اس کے ساتھ نکاح کر لیا اور غشٹش قیصر سے باغی ہو گیا اور غشٹش قیصر نے اس پر فوج کشی کی اور مصر پر فوج کرنا ملکہ قلوپطرہ نے اور غشٹش کے لئے اپنی مجلس میں زہر رکھ دیا جس سے اور غشٹش کی ہلاکت ہوئی۔ واللہ اعلم۔

ملکہ قلوپطرہ کے ہلاک ہوتے ہی مصر اور اسکندریہ و مغرب سے یونان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور یہ ممالک اسلامی فتوحات کے زمانہ تک رومیوں کے قبضے میں رہے۔ انتہی کلام ابن العمید (ابن عمید کا کلام ختم ہوا) اس نے جو اختلافات نقل کئے ہیں وہ مورخین سعید بن بطریق، یوحنا بن مذہب، نجی، ابن الرہب اور الوفانیوس وغیرہ کی روایات ہیں بظاہر یہ لوگ عیسائی مورخین ہیں۔ والبقاء لله الواحد القهار سبحانه لا اله غیرہ والا معبود سواہ۔

بطلموس بادشاہوں کا شجرہ نسب

غش ①۔ فلداقیس (ب)۔ فلوز بازی (د)۔ قلنش۔ ایفانس۔ قلوماظر۔ ایریاطیس (ز)۔ شوہار (ح)۔ دیوٹھیش (ط)۔
ملکہ قلوپطرہ ②۔ (۴) (ی)۔ انطریس (ج)۔

بادشاہ یونان کا شجرہ نسب

رومی۔ منطرون۔ ہرودس (ج)۔ ہرمس (د)۔ متریوس (ه)۔ فیلیقوس (و)۔ اسکندر (ذ)۔ اسکندر ① یونان۔ اغریٹس۔
سمتھس۔ مکان۔ ہرقل جبار ④۔ یلاق

روم

اہل رومہ کا نسب:۔ یہ گروہ عالم کے مشہور ترین گروہوں سے ہے بخیاں بروشیوش غریقوں کا دوسرا فرقہ ہے اور یہ دونوں نسباً یونان میں مجتمع ہوتے ہیں اور بخیاں پہلی یہ غریقوں کا تیسرا گروہ ہے اور یہ تینوں نسباً یونان بن علجان بن یافث میں شریک ہیں اور روم کے نام سے یہ قوم فرقتے موسوم ہوتے ہیں کیونکہ ان میں رومیوں ہی کی بڑی سلطنت ہوئی ہے۔

فنش بن شطرنش۔ ان لاطینیوں کا ملک خلیج قسطنطنیہ کے غریب جانب بلاد افرنجہ تک بحر محیط اور بحر رومی کے درمیان پھیلا ہوا تھا۔ ہروشیوش کہتا ہے

① اغریٹس یونان کے بعد سب سے پہلے بادشاہ بنا اس کے بعد جو بادشاہ یونان ہوئے وہ ترتیب حروف ابجد لکھے ہوئے ہیں۔ ② یہ اپنے باپ مندوس کے بعد تخت نشین کیا گیا۔ لیکن اس نے حکومت پسند نہ کی۔ ③ یونان کے شاہی خاندان سے تھا اس کا لقب بطلموس تھا۔ پھر اس کے بعد جو بادشاہ ہوئے وہی لقب سے معروف ہوتے رہے اس کے بعد مدت حکومت بطالمہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسکندر کے بعد یہ مصر و اسکندریہ کا بادشاہ ہوا ان پر بھی حسب ترتیب حکومت حروف ابجد لکھے ہوئے ہیں۔ ④ یہی آخری حکمران یونان ہے اس کے بعد مکہ یونان رومیوں کے قبضہ میں اسلامی فتوحات کے زمانہ تک رہے۔

فلسطینیوں میں سب سے پہلے جس نے حکومت کی وہ فنش بن شطرنش بن ایوب تھا۔ یہ زمانہ بنی اسرائیل میں گزرتا ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا بریمش اور اس کی سہولہ اولاد حکومت کرتی رہی انہیں میں سے کرمنش بن مرشد بن سمین بن مرکبہ ہے جس نے زبائن بنیانیوں کے حروف کی ترتیب تالیف کی یہ یواکر بن کلعاد (سکام بنی اسرائیل) کے زمانہ حکومت میں سند دنیاوی کے چار ہزار پچاس برس بعد ہوا۔

رتینی اور انگریزی چشمک:..... اٹلیوں اور مغربیوں میں ہمیشہ ان بن رہی دونوں ایک دوسرے کی تباہی کی کوشش کرتے رہے۔

برقاش کی حکومت اور روم کی آبادی

مغربیوں کے ہی ہاتھوں فلسطینیوں کا دار السلطنت چار ہزار ایک سو بیس سال کے بعد مبدون (بادشاہ بنی اسرائیل) کے زمانہ میں ویران ہوا۔ ان دنوں ان کا بادشاہ اناش (بریمش بن فنش بن شطرنش کے اولاد سے) تھا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا انش حاکم بنا۔ ان نے شہر آباد کیا۔ اس کے بعد مکہ سی کے خاندان میں رہا۔ اسی کی اولاد سے برقاش بھی تھا جس کا دور حکومت وہ زمانہ ہے جب کلدانی بادشاہوں کی حکومت ختم ہو رہی تھی بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے عریاہ بن امصیا حکومت کر رہا تھا۔ برقاش کو حکومت کی کرسی مازینوں اور سریانیوں کے آپس میں اختلاف کی وجہ سے نصیب ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا رولس اور امیش کے بعد دیگرے حاکم بنے یہ وہی ہیں جنہوں نے دنیا بننے کے ۵۵۰۰ سال کے بعد بنی اسرائیل کے بادشاہ حزقی بن احاذ کے حکومت کے زمانہ میں شہر طروبہ کے ویران ہونے کے چار سو سال کے بعد روم کو آباد کیا شہر روم دنیا بھر کے شہروں میں بڑا عظیم الشان اور مشہور سمجھا جاتا تھا۔ اس کی لمبائی شمال سے جنوب کی طرف بیس میل اور چوڑائی بارہ میل تھی اور شہر پنہاں دیواریں اڑتالیس گز اونچی اور دس گز چوڑی تھیں۔ اور اس شہر کی آبادی اس وقت دنیا کے سب شہروں سے زیادہ تھی یہی شہر اسلام کے آنے تک رومیوں و رانیوں میں سے قیصرہ کا دار الحکومت رہا۔ اور یہی اس کے حاکم رہے۔

جمہوریت کی ابتداء:..... پھر ان میں رولس اور امیش اور اس کی دو چار نسلوں کے بعد شخصی حکومت کا نام و نشان اڑا دیا گیا۔ اور جمہوری حکومت کی بنیاد لی گئی۔ ہر شیوش لکھتا ہے کہ ستر وزراء سلطنت کا کاروبار دیکھتے تھے۔ اور اس کو وہ فنشلش^۱ (یعنی جسدہ وزراء) کہتے تھے۔ سات سو برس تک سی طرح حکومت کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ قیصر بولش بن غالیس قیصرہ کا پہلا بادشاہ ان پر غالب آ گیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

جمہوری حکومت کی فتوحات: یہ گروہ اپنے زمانہ ترقی میں ہمیشہ پڑوسی ملکوں سے لڑتا بھڑتا رہا چنانچہ پہلے یونانیوں سے لڑ پھر فارس سے جنگ ہوئی اور شام و مصر پر غالب آیا پھر جزیرہ اندلس اس کے بعد صقلیہ پر قبضہ کیا اس کے بعد افریقہ کی طرف بڑھا اور اس پر بھی قبضہ ہو کر شہر قسیر حاجنہ کو ویران کر ڈالا اہل افریقہ نے دوسری طرف سے عبور کر کے روم کا محاصرہ کیا تقریباً بیس برس تک فتنہ و فساد کی آگ جلتی رہی۔

رومیوں کے نسب کے بارے میں دوسری تحقیق:..... بعض مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ سروم، امیسو بن اسحاق بنیاد کی والدہ سے ہیں بن کریون کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کا تابوت دفن کرنے کے لئے مقام خلیل کی طرف جا رہے تھے عیسوی اول دن ان سے لڑائی کی لیکن جناب موصوف نے ان کو شکست دے کر ان میں سے صفوا بن الیفاز بن عیسو کو گرفتار کر کے افریقہ کی طرف لے کر وطن کر دیا۔ صفوا بن الیفاز کچھ عرصہ شاہ افریقہ کے پاس رہا۔

اغنیس (حاکم افریقہ) اور کتیم:..... جب شاہ افریقہ اغنیس اور کتیم میں مخالفت پیدا ہوئی اور اغنیس نے اہل افریقہ کو جمع کر کے کتیم پر حملہ کیا تو صفوا بن الیفاز کو اپنی بہادری دکھانے کا موقع ملا اس نے کتیم کو کئی بار شکست دے کر پیچھے ہٹا دیا۔ اس کے بعد صفوا بن الیفاز افریقہ کی وجہ سے کتیم سے جا ملا۔ اس کے مل جانے سے کتیم کا رعب و ادب بڑھ گیا۔ سرحدی بادشاہ اس سے ڈرنے لگے۔ کتیم نے اس کی شادی اپنی قوم میں سے ایک

۱ یہ فطرس عربی نسخے میں انشش ہے جو انگریزی میں مستقل ہونے کے بعد کول ہو گیا ہے۔

اور اپنا حاکم بنایا۔ یہ پہلا شخص ہے کہ جس نے (ہسپانیہ) اسپانیا (یعنی اسپین) میں سب سے پہلے حکومت کی پچپن برس تک حاکم رہا اس کے بعد بن کر یونان نے سولہ بادشاہوں کو اس کی اولاد میں سے شمار کیا ہے۔ جن کا آخری بادشاہ رومس ہے جو رومہ کا بانی ہے یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں تھے جناب مصوف سے ڈر کر شیر رومہ آباد کیا اور اس میں بیگل بنوایا۔

شخصی حکومت کا خاتمہ:..... اس کے بعد ابن کریون نے پانچ بادشاہوں کا ذکر کیا ہے پانچواں بادشاہ ہے جس نے کسی شخص کی بیوی سے ناجائز تعلق پیدا کر لیا تھا جب اس شخص نے دیکھ لیا تو اس کی بیوی نے خودکشی کی اور اس شخص نے اس کو بیگل میں مار ڈالا اس کے بعد بن رومہ شخصی حکومت کا نظام کر کے جمہوری سلطنت کی بنیاد ڈالی اور ملک کا انتظام تین سوئس وزیروں کے حوالے کیا۔ یہی لوگ حکومت کی دیکھ بھال کرتے رہے اور خوب خوب ترقیوں کرتے رہے یہاں تک کہ قیصر کا زمانہ آیا اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے نام سے موسوم کیا اس کے بعد جو بو دی بادشاہ کہیں یا۔ انکی کلام ابن کریون و ابن کریون کا کلام ختم ہوا۔

ابن کریون اور ہروشیوش کا اختلاف:..... ابن کریون کا یہ قول ہروشیوش کے خیال کے مخالفت کرتا ہے کیونکہ اس کا یہ بیان ہے کہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں روم آباد کیا گیا ہے۔ اور ہروشیوش کہتا ہے کہ حزقیا (چودھواں بادشاہ بنی یہودا) کے زمانہ حکومت میں روم کی بنیاد رکھی گئی۔ ان دونوں مدقوں میں بہت فرق ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الامر (حقیقت سے تو اللہ ہی واقف ہے)۔

قیصرہ (کتیم)

کتیم کی فتوحات:..... روم میں تقریباً سات سو برس تک (روم آباد ہونے سے یا اس سے تھوڑے دنوں پہلے سے) جمہوری حکومت قائم رہی ہر سال وزراء کا انتخاب ہوتا تھا اور جس سپہ سالار کا نام قرعہ میں نکلتا تھا وہی ارد گرد کے بادشاہوں پر حملہ کرنے کے لئے جاتا تھا اجنبی ممالک کو فتح کرتا تھا یہ لوگ پہلے یونانی روم کے ماتحت تھے جب اسکندر مر گیا اور انہوں نے قرطاجنہ کو ویران کر کے پھر آباد کیا اندلس شام اور ارض حجاز پر قبضہ کر رہے بیت المقدس کو فتح کر کے اس کے بادشاہ کو قید کر لیا۔ ان دنوں یہود کا بادشاہ استنبوس بن اسکندر (آٹھواں بادشاہ بنی حشمائی) بیت المقدس میں حکومت کر رہا تھا اس کو قید کر کے روم لے گئے اور اپنے ایک سپہ سالار کو شام کا حاکم مقرر کیا پھر انہما نے اس سے لڑائی کی۔

بولس بن غالیس:..... اس دوران بولس بن غالیس ظاہر ہوا اور اپنے چچا زاد بھائی لوجیار بن مدکہ کے ساتھ اندلس کی طرف گیا افرنج اور جلد لقمہ سیاست کی ٹرائی ہوئی برطانیہ و اشبونہ پر قبضہ کر کے روم واپس آیا اور اندلس میں اکبتیان اپنے بھائی کے لڑکے کو چھوڑ آیا جب یہ روم میں آیا اور وزراء کو اس کی رائے کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے اس کے قتل کی فکر کی اکبتیان یہ سن کر اس سے ایک بڑی فوج کو لے کر آ پہنچا۔ بولس اس کی مدد سے رومہ قسطنطنیہ، فارس، افریقہ، اندلس پر قابض ہو گیا اور یہ قیصر کے لقب سے مشہور ہوا۔ پھر اس کے بعد جو بادشاہ ہو ادبی قیصر کہلے یا۔

قیصر کا لقب اور اس کی وجہ تسمیہ:..... لفظ قیصر عربی میں ڈھالا گیا ہے اصل لفظ جاشرتھا۔ جاشر رومیوں کی لغت میں بال کو کہتے ہیں اور اس کو بھی کہتے ہیں جو چھڑا گیا ہو۔ اور اس کی قیصر اس لئے کہتے ہیں کہ جب یہ پیدا ہوا تھا تو اس کے بال اس کی آنکھوں تک پہنچ رہے تھے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قیصر کی ماں جس وقت حمل کی حالت میں مر گئی تھی اور یہ اس کا پیٹ پھاڑ کر نکالا گیا تھا لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔ یہ فخر کرتا تھا کہ مجھے کسی عورت نے نہیں جنا۔ اس نے پانچ سال حکومت کی اس کے بعد اس کی بہن کا بیٹا اکبتیان قیصر بنا۔ اس نے شمالی حصے پر نبرد کی حکومت قائم کی۔ مشرق کے بادشاہوں کے نمائندے وفد کی شکلوں میں اس کے پاس پہنچے اور دوستی کا ہاتھ بڑھایا اس نے ان کی درخواست قبول کر دی چنانچہ پڑوسی ملکوں سے اس کے اچھے تعلقات قائم ہو گئے دو دروازے کو ملکوں نے جزیہ بھی ادا کیا۔ یہ اسکندر یہ کے بادشاہوں اور مقدونیہ کے خزانے رومہ اٹھالیا۔ سب

مشرق اور شام کے بادشاہوں نے اس کی اطاعت قبول کی شام میں اس کا عامل (گورنر) ہیردوس بن الطفتر تھا۔ اور مصر میں مذیش اس کی طرف سے حکومت کر رہا تھا۔ مسیح ۳۲ء میں پیدا ہوئے قیصر مذکور چھپن برس ① حکومت کر کے روم بننے کے سات سو پچیس برس بعد ۵۲۰۰ء دنیاوی میں مر گیا۔ انتہی کلام ہروشیوش (ہروشیوش کا کلام ختم ہوا)۔

آغانیوس: ابن عمید عیسائی مورخ بیان کرتا ہے کہ ابن قیصرہ سے پہلے رومہ کا انتظام وزیروں کی کونسل کے حوالے تھا وہی حکومت کی دیکھ بھال کرتے ان لوگوں کی تعداد تین سو بیس تھی سب نے قسمیں کھائی تھیں کہ شخصی حکومت کسی کو نہ دیں گے ان میں سے جس کا نام قمرہ میں ملتا تھا وہ جیڑمین ہوتا تھا اور اس کی رائے و رایوں کے قائم مقام سمجھی جاتی تھی یہ انتظام آغانیوس تک جاری رہا۔ اس نے چار برس تک رومہ کا انتظام یہی قیصر کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اس کی ماں اس وقت مری تھی جب یہ حالت حمل میں تھا۔ یہ اس کا پیٹ پھاڑ کر نکال گیا جب یہ سن شعور کو پہنچی تو وزیروں کی حکومت کا زمانہ ختم ہو گیا اس نے رومہ میں چار برس تک حکومت کی پھر اس کے بعد بولیوس قیصر تین برس حاکم رہا اس کے بعد وغشطش قیصر بن خوشش بادشاہ بنا۔

وغشطش اور اس کی فتوحات: ... ۱۰. وغشطش ② قیصر روم کی امیر مجلس کا ایک سپہ سالار تھا جو اس کی اجازت سے اس کے لشکر کے کرمغرب اور اندس فتح کرنے گیا تھا۔ اور وہ جب وہاں سے کامیاب ہو کر رومہ واپس آیا تو اس نے جیڑمین کو معزول کر دیا اور خود حاکم بن گیا۔ لوگوں نے اس تبدیلی میں اس کی حمایت کی روم کی وزراء کونسل کے جیڑمین کا نائب ققیوس ممالک مشرقیہ میں تھا اس کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ لشکر لے کر رومہ پر چڑھ آیا اور وغشطش نے اس کو شکست دے کر قتل کر ڈالا اور ممالک مشرقیہ پر قبضہ کر لیا اس کے بعد ایک لشکر جرار اپنے دو سپہ سالاروں انطونیوس اور متردب بادشاہ رمن کے ماتحت مصر فتح کرنے کے لئے بھیجا۔ ان دونوں ملکہ قلوپطرہ جو بطلمیوس بادشاہوں کی آخری یادگار تھی مصر اور اسکندریہ میں حکومت کر رہی تھی اس نے اس نقل و حرکت کی اطلاع پا کر اپنے شہروں کو محفوظ رکھنے کی غرض سے نیل کے دونوں کناروں پر نو پہرے سے اسکندریہ تک غر باور فرما تک شرقاً و یوایس کھینچوا دیں جب انطونیوس مصر کے میدان میں لڑنے کے لئے آیا تو اس نے قلوپطرہ سے دھوکے میں کر نکاح کر لیا اس نے اپنے دوست متردب کو قتل کر ڈالا اور وغشطش قیصر سے باغی ہو گیا۔ وغشطش قیصر اس کی حرکت سے ناراض ہو کر خود ایک فوج لے کر مصر پر چڑھ آیا انطونیوس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ ملکہ قلوپطرہ اور اس کے دونوں لڑکوں شمس و قمر کو بھی مار ڈالا مصر و اسکندریہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔

حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کی ولادت: ... یہ واقعہ اس کی حکومت کے بارہویں برس کے بعد واقع ہوا اور اس کی حکومت کے بیالیسویں سال مسیح ۳۳ء کی تین مہینے پہلے حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہو چکے تھے۔ یہ دنیا کا پانچ ہزار پانچواں اور بیت المقدس پر ہیردوس کی حکومت کا بیسواں سال در بوض کہتے ہیں کہ اس کی حکومت کا پینتیسواں سال تھا لیکن اس بات پر سب متفق ہیں۔ کہ وغشطش قیصر کی حکومت کے بیالیسویں سال بعد مسیح ۳۳ء کی ولادت ہوئی۔

مختلف انبیاء علیہم السلام کے ادوار سے حضرت مسیح علیہ السلام کا فاصلہ: ... تاریخ کے بغور مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ۳۳ء کی ولادت پانچ ہزار پانچ سو شش سال میں ہوئی کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام تک ایک ہزار چھ سو سال ہوتے ہیں۔ اور نوح علیہ السلام سے صوفیٰ تک چھ سو سال اور طوفان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک ایک ہزار بہتر سال اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام تک چار سو پچیس سال و موسیٰ علیہ السلام سے حضرت داؤد علیہ السلام تک سات سو سٹھ سال اور حضرت داؤد علیہ السلام سے اسکندر تک سات سو ساٹھ سال اور اسکندر سے ولادت مسیح ۳۳ء تک تین سو انیس سال ہوتے ہیں ابن عمید نے ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ اور یہ عیسائیوں کی بیان کردہ تواریخ ہیں۔ ان کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا اس کلام سے ہوتا ہے کہ قیصر وغشطش کے زمانہ حکومت ۳۲ء میں مسیح ۳۳ء پیدا ہوئے۔ جس وقت بیت المقدس میں ہیردوس حکومت کر رہا تھا۔ اور اس کے انتقال و دنیا کے پانچ ہزار دو سو دس سال میں لکھتا ہے حالانکہ ابن عمید ہی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ قیصر وغشطش کی حکومت دنیا کے پانچ ہزار پانچ سو پندرہویں سال

① عربی نسخے میں پانچ برس اور اردو ترجمے میں چھپن برس لکھا ہے۔ (شاء اللہ محمود)۔ ② یہ اصل میں اکٹس ہے جس کے نام پر شمس کیلندر کامیہ ۱۱۱۱ ت ہے۔

رہی تھی۔ واللہ اعلم بالحق۔

عیسائیوں کی مخالفت:..... بحر حال اس کے بعد طیاریش قیصر حکمران بناس کے زمانہ حکومت میں مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوا یہودیوں نے بغاوت شروع کر دی اللہ جل جلالہ نے جناب موصوف کوزمین سے اٹھالیا۔ حواریوں نے دین مسیح علیہ السلام کو بار اپنے سر لے لیا۔ یہودین کی مخالفت کرنے سے بدیت اور شاد سے روستے قید کرتے اور مارتے تھے بلاطس نبطی جو یہود کا سردار بیت المقدس میں قیصر کی طرف سے مقرر تھا اس سے مسیح علیہ السلام کی حالت اور یہود کی بغاوت اور یوحنا سمعہ سے مخالفت کی تفصیلات ”طیاریش قیصر“ سے بیان کیں اور اس کے بعد حواریوں کی بے چارگی یہودی زیادتی اور بے جا ظلم سے واقعت بھی سنائے اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ لوگ حق پر ہیں ”طیاریش قیصر“ نے یہ سن کر ان لوگوں کو یہود کے ظلم سے بچانے کا حکم دیا اور خود ان کا دین اختیار کرنے کی طرف مائل ہو گیا لیکن اس کی قوم نے اسے اس کام سے روکا اس کے بعد ہیردوس گرفتار کر کے روم لایا یہاں سے اسے جلاوطن کر کے اندلس بھیج دیا گیا۔ یہ وہیں مر گیا۔ اس کی جگہ پر اغرباس اس کے بھائی کا لڑکا تخت پر بٹھایا گیا۔ اور حواریان مسیح شہادت دین کے لئے مختلف ممالک چلے گئے لوگوں کو اللہ کی عبادت کی تعلیم دینے لگے اس کے بعد طیاریش قیصر نے اغرباس کو قتل کر ڈالا روم میں حواریوں کے ہارنے والے قتل کئے گئے پھر تباریش تیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس نے اپنی حکومت کے زمانے میں ظہیر نامی شہر ملک شام میں آباد کیا۔ جو ”اس“ کے نام سے موسوم اور اسی نام سے بنایا گیا ہے اس کے بعد غانیس قیصر حاکم بنا ہر دیشیوش لکھتا ہے کہ یہ طیاریش کا بھائی اور قیصر روم کا چوتھا قیصر تھا یہ نہایت تند مزاج تھا یہود نے بیت المقدس میں اس کا بت بنانا چاہا تھا۔ لیکن اس نے روک دیا۔

یعقوب اور یوحنا کا قتل:..... ابن عمید لکھتا ہے کہ اس کے زمانے میں عیسائیوں پر بہت سختیاں ہوئیں۔ یعقوب اور اس کا بھائی یوحنا حواری قتل کر دئے گئے پطرس قید کیا گیا پھر قید خانہ سے نکل کر اٹھاکہ کی طرف بھاگ گیا اور وہیں رہنے لگا اس کی جگہ دوسرا بطریق مقرر ہوا اس کے بعد اٹھاکہ سے غانیس کی حکومت کے دوسرے سال وہ روم میں آیا اور غیسائییت کے پھیلاؤ کی کوشش کرتا رہا اور پچیس سال تک روم کے انتظامات کی دیکھ بھال کرتا اور بہت سے پادری مقرر کئے ① کچھ عرصہ کے بعد اتفاق سے شاہی خاندان کی ایک عورت عیسائی ہو گئی جس سے عیسائیوں کو ایک طرح سے قوت حاصل ہو گئی اسی دوران شام کے اکثر یہودیوں نے بیت المقدس کے عیسائیوں کو تکلیف ابراہیمائیں پہنچائیں ان دنوں ان کا پادری یعقوب بن یوسف خطیب تھا۔

غانیس اور فیلیقس:..... ابن عمید مسیح سے نقل کرتا ہے کہ غانیس کی حکومت کے پہلے سال مصر کے بادشاہ فیلیقس نے یہودیوں پر حملہ کیا اور سات سال تک ان کو پریشان کرتا رہا۔ اور پھر اپنی حکومت کے چوتھے سال اپنے گورنر کو یہ پیغام بھیجا کہ سورہ (یعنی اور شام) میں رہتا تھا یہودیوں کی عبادت گاہوں میں بت رکھ دئے جائیں اس کے بعد اس کے کسی سپہ سالار نے اچانک حملہ کر کے اس کی زندگی کا ناتہ تردید اس کے بعد فلودیش قیصر حکمران ہوا۔

اناجیل اربعہ کی تصنیف:..... ہر دیشیوش کہتا ہے کہ یہ طیاریش کا بیٹا تھا اس کے زمانہ حکومت میں تین انجیلیں لکھیں گئیں۔ متی حواری نے اپنی انجیل بیت المقدس میں عبرانی زبان میں لکھی ابن عمید کہتا ہے کہ یوحنا نے اس انجیل کا یونانی زبان میں ترجمہ کیا حواریوں کے سردار پطرس نے اپنی انجیل رومی زبان میں لکھ کر اپنے شاگرد مرقس کی طرف منسوب کر دی۔ لوقا حواری نے بھی رومی زبان میں انجیل لکھی اور اس کو روم کے جنس بڑے دوں کے پاس بھیجا۔

بیت المقدس کی ویرانی:..... اسی زمانے میں یہودیوں میں فتنہ فساد شروع ہو گیا ان کا بادشاہ اغرباس رومہ چلے آیا فلودیش قیصر نے اس کی مدد کے لئے اپنا لشکر اس کے ساتھ کر دیا۔ جنہوں نے بیت المقدس میں پہنچ کر ایک بڑے گروہ کو قتل کر ڈالا اور بے شمار یہودیوں کو گرفتار کر کے اٹھایا اور رومہ کی طرف بھیج دیا۔ بیت المقدس میں ویران کر دیا گیا۔ اور اس کے رہنے والے جلاوطن کر دیئے گئے۔

یہودیوں کے سات فرقتے: . . . اسی وجہ سے ایک زمانے تک روم کے بادشاہوں کی طرف سے بیت المقدس میں کوئی گورنر مقرر نہیں کیا گیا۔ اسی زمانے سے یہودیوں سے یہودیوں میں بہت سے فرقتے قائم ہو گئے مگر سب سے بڑے ان میں سات ہیں۔ فلودیش کی حکومت کے ساتویں سال روم کے ایک بطریقہ نے شمعون صفا کے ہاتھ سے اصطباع (پتسمہ) حاصل کیا اور بیت المقدس میں صلیب نکالنے کے لئے نئی نین کا مہم سوار روم واپس چلی گئی۔

نیرون کی تخت نشینی اور پطرس کا قتل: . . . اسی زمانہ میں چودہ برس حکومت کر کے فلودیش قیصر مر گیا اس کی جگہ اس کا بیٹا نیرون تخت نشین ہوا۔ وشیوش کہتا ہے کہ یہ چھٹا قیصر تھا اس کا ظلم اور فسق و فجور حد سے زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ اکثر رومی عیسائی مذہب اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ تو اس نے غصہ میں اس کے قتل عام کا حکم دے دیا۔ اسی زمانہ میں پطرس (حواریوں کا سردار) مارا گیا اور اس کی جگہ ایش روم کا بطریق مقرر ہوا۔ پطرس رومہ میں پچیس برس بطریق رہا یہ حواریوں کا سردار اور رومہ کی طرف سے مسیح کا نمائندہ تھا۔ مرقس انجیلی اسکندریہ میں اس کی حکومت کے بارہویں سال، راگیا۔ اس کے قتل سے سات سال پہلے اسکندریہ مصر اور دیگر مشرقی ملکوں میں عیسائیت خوب پھل پھول رہی تھی اس کی جگہ حنا نی بطریق مقرر کیا گیا یہ مرقس انجیلی کے بعد اسکندریہ کا پہلا بطریق تھا۔ اس نے اپنا نائب بنانے کے لئے بارہ پارہ یوں کو منتخب کر رکھا تھا۔ ابن رمیدہ مسیحی سے قتل کرتا ہے کہ نیرون کی حکومت کے دوسرے سال یہودیوں کا قاضی مجلس جو روم کی طرف سے معزول کیا گیا اور اسی کی جگہ قسطنطس قاضی بھی مر گیا۔

عیسائیوں کا قتل عام اور بیت المقدس سے بے دخلی: . . . یہود نے بیت المقدس کے عیسائیوں پر اچانک حملہ کر کے ان کے پادری یعقوب بن یوسف نجار کو، رڈالان کے عبادت خانے کو گرا دیا۔ صلیب کو چیمین کر زمین میں دفن کر دیا۔ یہاں تک کہ ہلانہ قسطنطینیکی مان نے اس کو نکار جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ یعقوب بن یوسف نجار کے قتل کے بعد اس کا چچا زاد بھائی شمعون بن کنایا عیسائیوں کا پادری بنا پھر دسویں سال یہود نے بھڑک کر عیسائیوں کو بیت المقدس سے نکال دیا۔ وہ بے چارے جلاوطن ہو کر اردن کے کنارے آئے۔

بیت المقدس پر حملہ: . . . نیرون نے یہودیوں کی سرکوبی اور بیت المقدس کو ویران کرنے کے لئے اپنے سپہ سالار اسباشیان کو یروشلم کی طرف روانہ کیا یہود نے بیت المقدس کی قلعہ بندی کر لی اور اس کو بچانے کے لئے تین طرف سے جدید قلعے بنائے لیکن ان کو ان کوششوں سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ ان کی قسمت میں اس سے ناکامی اور ذلت لکھی جا چکی تھی۔ اسباشیان نے یہود کا چاروں طرف سے محاصرہ کر کے ان کے قلعوں کو توڑ کر جلا دیا اور ایک سال تک وہیں ٹھہرا رہا۔ ہروشیوش کے کلام سے نکل گئے اہل ارمینہ اور شام اور فارس کے مطیع ہو گئے نیرون نے اپنی بہن کے داماد شبشیان بن لوجیہ کو لشکر دے کر باغیوں پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا اس نے ان کی بغاوت کو ختم کر کے شام کے یہودیوں پر حملہ کیا کیونکہ یہ بھی قیصری حکومت کے خلاف سراٹھائے ہوئے تھے۔

نیرون کی موت: . . . دوران محاصرہ بیت المقدس میں نیرون اپنے لشکریوں کے ہاتھ مارا گیا اس کی حکومت کا چودھواں سال پورا ہو چکا تھا اس نے اسی بغاوت کے زمانے میں ایک سپہ سالار اندلس اور سرزمین جوف کی طرف بھی بھیجا تھا جو برطانیہ کو فتح کر کے نیرون کے قتل کے بعد رومہ میں آیا اور رومیوں نے اس کو اپنا حاکم بنالیا۔

مسجد اقصیٰ کی تباہی: . . . جب ان واقعات کی اطلاع شبشیان کو ہوئی اور اس کے مشیروں نے اس کو رومہ کی طرف واپس ہونے کی رائے دی اور یہودیوں کے سردار نے اس کی بادشاہت کی خوشخبری دی جو اس کے یہاں کے قید تھا (معلوم ہوتا ہے کہ یہ یوسف بن کریون ہے جس کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے) تب اپنے یروشلمین اپنے لڑکے طیطش کی بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑ کر رومہ چلا آیا طیطش نے بیت المقدس کو فتح کر کے مسجد اقصیٰ کو تباہ کر دیا اس کی عمارات کو گرا دیا جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔

یہودیوں کی کم بختی: ہروشیوش کہتا ہے کہ اس واقعہ میں لاکھوں یہود مارے گئے اور اتنے ہی محاصرہ میں بھوکوں مر گئے نوے ہزار کے قریب غلام بنا کر فروخت کئے گئے اور تقریباً ایک لاکھ یہودی رومہ اس غرض سے لاکر باقی رکھے گئے کہ رومی بچے جنگی تعلیم کے دوران ان پر اپنا ہاتھ صاف

مرتے تھے۔ یہودیوں پر یہ سب سے بڑی مصیبت تھی یہ واقع ایک ہزار ایک سو ساٹھ سال کے بعد دنیا بننے کے پانچ ہزار دو سو تیس سال کے بعد اور روم بننے کے آٹھ سو بیس سال بعد واقع ہوا۔

شیشیان نے روم پہنچ کر اس سپہ سالار کو تخت سے اتار کر ذلت سے دوچار کر دیا جو اس کے آنے سے پہلے قتل کے بعد تخت پر بیٹھا تھا۔ یہی تھا۔ اسی وقت سے ہوش خاندان سے ایک سو سولہ برس کے بعد حکومت و سلطنت کا مستقل حکمران شیشیان بن گیا اور دنیا قیصر کو بطور لقب فقیہ رہا۔ اسی کا نام ہروشیوش۔ (ہروشیوش کا کلام ختم ہوا)۔

ابن عمید کی تحقیق: ابن عمید روایت کرتا ہے کہ اسباشیائس کو جبکہ وہ قدس شریف کا محاصرہ کئے ہوئے تھا نیردن کے قتل کی خبر پہنچی اور مصر پر چھوڑ کر شکر ساتھ لے کر روم پر حملہ کا ارادہ کیا۔ لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے اہل روم نے خلیان بن قیصر کو اپنا حکمران بن لیا تھا۔ خلیان نہایت بد خلق اور ظالم تھا اس کی حکومت کے نویں مہینے کے بعد اس کو تخت سے اتار کر اباطلس کے سر پر تاج قیصری رکھا یہ آٹھ مہینے تک حکومت کرتا رہا اس سے بعد اسباشیائش نے (جس کو ہروشیوش (شیشیان لکھتا ہے)۔ دو سو سالاروں کو روم کی طرف بھیجا انہوں نے اباطلس کو شکست دے کر مار ڈالا۔ اسباشیائش نے اس واقعہ کے بعد روم کی حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اسی دوران طیطش نے بیت المقدس کو فتح کر کے بے شمار مال غنیمت و لا تعداد یہودی قیدیوں کو روم میں اپنے باپ کے پاس بھیجا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس واقعہ میں ایک لاکھ یہودی مارے گئے اور تقریباً نوے ہزار یہودی گرفتار کئے گئے۔ رومیوں نے ان قیدیوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا بیت المقدس سے روم آتے ہوئے راستے میں یہودیوں کو جیتے جی درندوں کے سامنے ڈال دیتے تھے بعضوں کو پورے میں باندھ کر شکاری کتوں کے سامنے پھینک دیتے تھے وہ ان کو پھاڑ ڈالتے تھے غرضیکہ اسی طرح یہ سب قیدی مار ڈالے گئے۔ واللہ اعلم۔

عیسائیوں کی واپسی:..... طیطش کی اس کامیابی سے جتنا یہودیوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا اتنا ہی عیسائیوں کو فائدہ ہو وہ عیسائی جو جلد وطن ہو کر اردن کی طرف چلے گئے تھے۔ پھر بیت المقدس میں واپس آئے اور ایک کنیسہ (گرجا) بنایا۔ ان دنوں ان کا پادری شمعون بن کلویا۔ جو یوسف نبی کا چچا زاد بھائی تھا یہ بیت المقدس کا دوسرا پادری ہے۔

طیطش:..... اسباشیائش (یعنی شیشیان) اپنی حکومت کے نویں سال مر گیا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا تخت نشین ہوا۔ ابن عمید کے مطابق وہ یہ تین سال حکمران رہا۔ یہ حکومت اسکندر کے چار سو سال کے بعد ہو اتھا۔ علوم حکمیہ سے خوب واقف اور نہایت نیک مزاج اور سخی تھا۔ ایشیائی اور مغربی زبانیں بھی جانتا تھا۔ اس کے بعد اس کا بھائی دومریان پندرہ سال حکمران رہا فرانس کی لڑائی میں مارا گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ نیردن کا بھائی تھا۔ قتل سفاک اور عیسائیوں کا دشمن تھا یوحنا حواری کو اسی نے قید اور یہود ابن یوسف کو قتل کیا تھا۔ ابن عمید نے اس کو داسطیانوس کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور اسی کے زمانہ حکومت سو سولہ سال بتاتا ہے۔ یہود کا سخت دشمن تھا حکومت کے ڈر سے حضرت داؤد علیہ السلام نے خاندان کے بچے بچے کو قتل کیا۔

یہود ابن یوسف حواری کی اولاد کی گرفتاری:..... چونکہ اس زمانے کے بعض عیسائیوں کا یہ اعتقاد تھا کہ مسیح کچھ عرصہ کے بعد پھر آئیں گے اور حکومت کریں گے اس وجہ سے اس نے ان کے قتل کا بھی حکم دے دیا تھا یہود ابن یوسف حواری کی اولاد کو قید کر کے روم بھیج دیا ان لوگوں سے بھی دوبارہ مسیح ملنے کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے جواب دیا کہ مسیح علیہ السلام دنیا ختم ہونے کے بعد آئیں گے۔ رومیوں نے یہ سن کر ان کو چھوڑ دیا اس کی حکومت کے تیسرے سال اسکندر یہ کا بطریق نے اس کی جگہ تیرہویں سال مکمل ہوا اور اس کے مرنے کے بعد کرما ہو مقرر ہوا۔

یوحنا کی آزادی: ابن عمید مسیحی کی روایت سے تحریر کرتا ہے کہ اس کے زمانہ میں جادوگر لیونیس کا واقعہ پیش آیا داسطیانوس نے اس کو در سب فلاسفوں و رنجویوں کو روم سے نکلوا دیا اور یہ حکم دے دیا کہ ان کو کسی قسم کا انعام و اکرام نہ دیا جائے۔ اس کے بعد داسطیانوس جسے ہروشیوش دومریان کہتا ہے مر گیا اس کی جگہ طیطش کا بھتیجا برما دوبرس حکمران رہا اس نے یوحنا حواری کو قید سے آزاد کر دیا اور مذہبی آزادی دے دی۔

عیسائیوں کی آزادی: اس نے بے اولاد ہونے کی وجہ سے مرتے وقت طبرانس سپہ سالار کے حق میں بادشاہت لی وصیت کی ابن عمید اس کو

ساتویں سال الیاناوس حکیم مرگیا۔ یہ بہت دلعزیز تھا^①۔ بطیموس مجبلی کا مصنف کہتا ہے اور الیاناوس حکیم نے اعتدال خریفی کی رصد گاہ انطونیش کی حکومت کے تیسرے سال بنوائی۔

انطونیش: انطونیش اسکندر کے چار سو تریسٹھ سال کے بعد پیدا اور بائیس سال حکومت کر کے مرگیا اور الیاناوس جو انطونیس کا بھائی تھا اور اس کا نام وراثت تھا حکمران بنایا گیا اس کو انطونیش اصغر (چھوٹا) کہتے تھے یہ اہل فارس سے اکثر لڑتا رہتا تھا پہلے انہوں نے ارمینیا اور سوریا (شام) کو اس کے مقبوضہ ملکوں سے نکال دیا تھا لیکن آخری لڑائیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ انطونیش اصغر نے فارس کو مغلوب کر کے اپنے ملک سے نکال دیا اس کی حکومت میں وہاں قحط کا بہت زور شور ہوا۔ عیسائیوں کی دعاؤں سے پانی برسا دیا قحط دور ہوا اس کے بعد عیسائیوں پر بہت سختیاں ہو چکی تھیں اور ایک بڑی تعداد اس کو ن میں سے مار ڈالا گیا تھا۔ نیرون کے بعد یہ چوتھی سختی تھی ابن عمید لکھتا ہے کہ اس کی حکومت کے ساتویں سال اغریقوس۔ اسکندر یہ کا بطریق بنا اور بارہ سال کے بعد اس کی حکومت کے ۱۹ سال میں مرگیا۔

عیسائیوں میں بدعتیں: اس کے بعد اس کی حکومت میں عیسائیوں میں طرح طرح کی بدعتیں ظاہر ہوئیں آپس کے اختلافات بہت زیادہ ہو گئے مذہب و ملت سے کچھ سروکار نہ رہا من مانی باتیں گھڑنے لگے ابن ویصان ایسے ہی بدعتیوں میں سے تھا جن سے اہل حق پادریوں نے بحث و مباحثہ اور جھگڑے کئے اور ان کی بدعات کو ختم کرنے کی کوشش کیں اور اس کے انیسویں سال انطونیس مرگیا۔^②

اردشیر بابک اور حکیم جالینوس: اور اس کی حکومت کے دسویں سال اردشیر بن بابک ساسانیہ کا ظاہر ہوا اور حکومت فارس پر قبضہ کر لیا۔ اکثر سفر رہتا تھا بہت بڑی جماعت کا مالکین گیا تھا اس کی اپنی جماعت ہی اس پر غالب آ گئی اور اس کو قتل کر دیا اس کا قصہ مشہور معروف ہے^③ جالینوس طبیب بھی اسی کے زمانے حکومت میں تھا بلکہ اسی کے ساتھ اس کی بھی پرورش ہوئی تھی۔ جب اس کو خبر معلوم ہوئی کہ انطونیش دوم کا بادشاہ ہے تو وہ یونان سے روم اس کے پاس چلا آیا ویمقرطس نامی حکیم بھی اسی کے زمانے میں تھا اس کے مرنے کے بعد کمودہ قیصر تیرہ برس تک اس کے بعد رمتیلوش مہینے تک تخت قیصری پر بیٹھا رہا ابن رمید کہتا ہے کہ ابن بطریق اس کا نام قرطوس بتاتا ہے علاوہ اس کے اور لوگوں نے قرطوس اور صعیدون نے برج لوس بتایا ہے اور زمانہ حکومت کو بالاتفاق دو مہینے تک بتاتے ہیں رومی مؤرخ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کا نام لمیس بن طے جلس تھا اور وہ مودہ قیصر کا تھا اور کہا کہ صرف ایک سال حکومت کی تھی اس کے سب سالاروں میں سے کسی نے اس کو قتل کر دیا حالانکہ اس کی جگہ چھ ماہ ہی گزارے تھے^④ اس کے مرنے کے بعد دو مہینے بولیانس اور اس کے بھی اتفاق نہیں کیا بعضوں نے اس کو سوریا نوں بادشاہ بنا جس طرح اس کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے اسی طرح اس کے زمانے حکومت میں اتفاق نہیں کیا بعضوں نے اس کو سورس اور ہروشیوش نے طہاریش بن ارنت بن انطونیش کے نام سے یاد کیا ہے ابن عمید نے اس کے زمانہ حکومت کو ابن بطریق کی روایت کے مطابق اور مسیحی اٹھارہ سال اور ابوق قنیوش سورس اور ابن راباب تیرہ سال اور صعیدون صرف دو سال بتاتے ہیں۔

ہیکل الہ کی تعمیر: بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی حکومت کے چوتھے سال عیسائیوں پر بہت سختیاں ہوئیں اسکندر یہ اور مذہب میں ایک ہیکل امانہ بنو یا ہروشیوش کہتا ہے کہ نیرون کی سختی کے بعد یہ پانچواں حملہ تھا۔ اس کے بعد انطونیش ابن بطریق کی روایت کے مطابق چھ سال اور مسیحی کے خیال میں سات سال حکمران رہا اس نے اس کو انطونیش قسطنس کے نام سے یاد کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اس کا زمانہ اسکندر یہ کے پانچ سو پچیسویں سال کے بعد ہوا ہے۔

نصیبین کا محاصرہ: اسی کے زمانے میں اردشیر بادشاہ نے نصیبین کو گھیرے میں لے لیا اور اس کے باہر ایک قلعہ بنوایا اس کے بعد اس کو خراسان کی بغدت کی خبر پہنچی تب وہ ان سے اس بات پر صلح کر کے واپس ہوا کہ اہل نصیبین اس کے قلعہ سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں گے لیکن جیسے ہی اس نے نصیبین سے کوچ کیا اہل نصیبین نے فوراً قلعے کے باہر سے ایک دیوار کھینچ کر قلعہ کے شہر کو اندر لے لیا اردشیر خراسان سے واپس آ کر نصیبین پر دوبارہ

① تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ② تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ③ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ④ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

تین پانچ برس حکم کے مشورہ سے اہل اللہ کی دعاؤں سے قلعہ پر قبضہ کیا

نصونیوش کی موت : اردشیر کا اس کامیابی سے دل بڑھ گیا اور اس نے شام کے اکثر شہروں کے ارد گرد ارمینیا کو اپنے ماتحت مدقوں میں داخل کر دیا۔ فلونیوش انہی مڑائیوں میں ہلاک ہو گیا اس کے بعد مغریق بن مرکہ حکم بنا ایک سال کے بعد رومہ کے کسی سپہ سالار نے اس کو مار ڈالا۔

عیسائیوں کی خوشحالی : اس کے اسکندروس، سابور بن اردشیر کے حکومت کے تینویں برس حکمران بنا تیرہ برس اس نے حکومت کی اس کی ماں عیسائیوں سے محبت رکھتی تھی ہرشیوش کہتا ہے کہ اس نے بیس سال حکومت کی اس کی ماں عیسائی تھی عیسائیوں کو اس نے زمانے میں بہت ترس و رعب دیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے ساتویں سال تاوکلا اسکندریہ کا بطریق تھا سولہ سال تک یہ اس عہدہ پر رہا۔

اسکندروس اور سابور کی جنگ : ہرشیوش کہتا ہے کہ حکومت کے دس سال کے بعد اس نے سابور بن اردشیر سے جنگ کی اور جب اس پر فتح پائی حاصل کر کے وہیں آیا تو اہل رومہ نے اس پر اچانک حملہ کر کے اس کو مار ڈالا اس کے بعد خشکیان بن لودیہ تین سال صحرانی رہا یہ شہابی خاندان میں سے نہ تھا اراکین حکومت نے افرنجہ (فرانس) سے لڑنے کے لئے اس کو اپنا بادشاہ بنالیا۔

عیسائیوں پر ظلم و ستم اور بطریق کا قتل : اس کے زمانے میں عیسائیوں پر ظلم و تشدد ہوا یہ نیروان کے بعد چھٹی سختی تھی۔ عین بن عمید نے اس کو قتیوس کے نام سے یاد کیا ہے اور باقی ان سب باتوں میں اتفاق کیا ہے کہ اس نے نصرانیوں میں سے سر جوس بوسیسمہ میں اور جوس دودریا نے فرات کے کنارے اور اسکندریہ کے بطریق کو قتل کر ڈالا۔ بیت المقدس کا پادری یہ سن کر اپنی کرسی چھوڑ کر جان کے خوف سے بھاگ نکلا اور اس کی حکومت کے تیسرے سال سابور بن اردشیر بادشاہ بنایا ہرشیوش کے خیال کے خلاف ہے کیونکہ اس کا خیال یہ ہے کہ اس نے اس کو مار ڈالا تھا۔

ابوفانیوس اور عزویانوس : الغرض قتیوس خشکیان کے مرنے کے بعد ابوفانیوس تین مہینے تک بادشاہت کر کے مارا گیا ابن عمید نے اس کو بوفانیوس بوش قیسر اور ابن بطریق نے بلینائیوس کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور ہرشیوش نے اس کا کوئی تذکرہ نہیں کیا اس کے بعد عزویانوس ابن عمید چار سال اور مسیحی ورصعیدین کے مطابق چھ سال تخت حکومت پر رہا اس کو ان مؤرخین نے ابوفانیوس فودنیوس کی نام سے یاد کیا ہے اور صعیدین اسے قرطاسوس کہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا زمانہ اسکندر کے پانچ سوا کیا دن برس کے بعد ہوا ہے۔

عزویار کی فارس سے جنگ : ہرشیوش کہتا ہے عزویار بن بلیسان نے سات سال بادشاہت کی اس سے ورفیس سے بہت مڑائیوں ہوئیں اس نے ان پر فتح پائی حاصل کی۔ اراکین حکومت فارس کو فرات کے کنارے قتل کیا۔ اس کے بعد قلشش بن اویق بن انطونیش سات برس بادشاہ رہا۔ یہ سابقہ بادشاہ اسکندر کا چچا زاد بھائی تھا ① سب سے پہلے رومی بادشاہوں میں سے اسی نے عیسائی مذہب اختیار کیا ابن عمید صعیدین سے روایت کرتا ہے کہ اس نے چھ برس حکمرانی کی اس کی حکومت اسکندر کے پانچ سو پچپن برس بعد ہوئی۔ یہ مسیحی مذہب پر ایمان لایا اس کے پہلے سات حکومت میں وشیوش اسکندریہ کا بطریق مقرر ہوا اور انیس سال تک اس عہد پر رہا یہ چودہواں بطریق تھا اسی کے زمانے میں مریوش پادری کے بھاگ جانے کے بعد عزویانوس مرگیہ و دس سال تک بیت المقدس کا پادری رہا۔

قلشش کی موت : ابن عمید کہتا ہے کہ قلشش قیسر کو وانیس (وقیانوس) نامی ایک فوجی افسر نے مار ڈالا۔ اور خود اس کی جگہ تخت پر بیٹھا اور پانچ سال اس کی حکومت رہی۔ اسکی اور ابن رابب کی روایت کے مطابق ایک سال اور ابن بطریق کی روایت کے مطابق دس سال تک اس کی حکومت رہی ② یہ شہابی خاندان میں سے تھا اس کے زمانے میں عیسائیوں پر بہت سختیاں ہوئیں رومہ کے بطریق کو مار ڈالا۔ قرطاس جس سے افسس تک علاقے کو فتح کرنا چاہیے تھا ③ مذہب سابیہ کو ترقی دی۔ بت پرستی پر عیسائیوں کو مجبور کیا شہر افسس میں ایک بہت بڑا بت خانہ بنوایا۔

اصحاب کہف : ان کے زمانے میں سات شریف روم جو مؤمن تھے بھاگ نکلے اور پھر اس کے تادودوسیوس کے زمانے میں ظاہر ہوئے انہی

① ابن عمید (تذکرہ نمبر ۱) ② تصحیح واستدراک (تذکرہ نمبر ۲) ③ تصحیح واستدراک (تذکرہ نمبر ۳)

کو اصحاب کہف ① کہتے ہیں۔

عیسائیوں پر ظلم و ستم: ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کا نام واجیہ بن قحشان تھا اس نے صرف ایک سال حکمرانی کی اس کے زمانے میں ساتویں بار پھر نصرانیوں پر بہت ظلم و ستم ہوئے اس نے رومہ کے بطریق کو مار ڈالا اس کے بعد عائش حکمران ہوا دو برس تک کی حکومت رہی اس نے بھی عیسائیوں پر ظلم و ستم کیا اس کے زمانے میں بہت بڑی وبا پھیلی۔ جس سے سینکڑوں شہر ویران ہو گئے۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ عائش بولیش کا لڑکا ہے اور بن بطریق بیان کرتا ہے کہ بولیش عائش کا سلطنت و حکومت میں شریک اور مددگار تھا۔ لیکن یہ عائش سے پہلے ہی مر گیا اس کی حکومت پندرہ سال تک رہی۔ ابن عمید کی روایت کے مطابق اسکندر کی حکومت کے پانچ سو ستر سال کے بعد اس نے گیارہ سال تک حکومت کی ② مسیحی اس تعداد سے اتفاق کرتا ہے مگر اس کا نام واقعیوس بتایا ہے اور عائیش کو اس کا لڑکا کہتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام اولیش تھا پانچ سال اس کی حکومت رہی۔ ابو فانیوس کی روایت کے مطابق اس کا نام غلیس تھا اور اس نے چودہ سال تک حکومت کی اور صعیدوں کے مطابق چودہ سال حکومت کی مگر اس کا نام اس الیونوس تھا۔ بہرحال ابن عمید کہتا ہے کہ یہ بت پرست تھا۔ اس کے زمانے میں عیسائیوں پر بہت سختیاں ہوئی۔

اسکندروس کا قتل: اس کے پہلے سال حکومت میں کم تیموس۔ اسکندر یہ کا پندرہواں بطریق مقرر ہوا اور سات سال کے بعد قتل کر ڈالا گیا۔ اپنے لڑکے کو لشکر روم کا سپہ سالار کر کے فارس کی طرف بھیجا سپہ سالار فارس نے میدان جنگ سے اس کو گرفتار کر کے کسریٰ بہرام کے پاس بھیج دیا۔ کسریٰ بہرام نے اس کو قتل کر ڈالا۔

عالینوش: ہروشیوش کہتا ہے اس کے بعد عالینوش قیصر حکمران ہوا پندرہ سال اس کی حکومت رہی اس کے زمانے میں بھی نصرانیوں پر ظلم و ستم ہوتا رہا خواخواہ مارے جاتے تھے۔ بیت المقدس کا بطریق مارڈالا گیا۔

سابور کی گرفتاری: فارس سے اور اس سے لڑائیاں ہوئیں۔ جس میں اس نے اس کے بادشاہ سابور کو گرفتار کر لیا تھا اس کے بعد احسان کرتے ہوئے آزاد کر دیا اس کے عہد حکومت میں وبا پھیلی اور عیسائیوں میں دعا سے دور ہوئی۔

قوط کی فتوحات: قوط نے اپنے شہروں سے نکل کر غریقیوں اور مقدونیہ اور نبط پر قبضہ کر لیا یہ قوط سنہین کے نام سے مشہور و معروف تھے ان کی رہنے کی جگہیں سریانی شہروں کے آس پاس تھیں چنانچہ انہوں نے اس عالینوس سے بغاوت کی اور جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ غریقیوں، مقدونیہ اور مر یہ پر قبضہ کر لیا ③ غشیوش کو رومہ کے ایک سپہ سالار نے مار ڈالا اس کے بعد اقادیوش ایک سال حکمران رہا ابن عمید مسیحی کی روایت لکھتا ہے کہ اس نے اسکندر کی حکومت سے ۵۸۰ سال کے بعد ایک سال دومہینہ حکومت کی اس حکومت کے پہلے سالی میں یونس سمبائی، انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا آٹھ سال تک اس عہدہ پر کام کرتا رہا یہ بطریق تو حید کا قاتل اور کلمہ اور روح خدا کے کسی دوسرے جسم میں حلول کرنے کا انکار کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو

① سب کہف کا ذکر قرآن شریف میں بھی آیا ہے یہ لوگ شہر افسوس میں رہتے تھے دقیانوس کے ظلم و ستم اور بت پرستی پر مجبور کرنے کی وجہ سے شہر چھوڑ کر ریب و سق مار میں بچے تھے۔ یہودی کہتے ہیں کہ وہ تین آدمی تھے آٹھواں ان کا کتا تھا۔ کلام پاک سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال یہ لوگ ایک لمبے زمانے تک اسی مار میں پڑے سوتے رہے اللہ کے حکم سے ایک پہلے سے دوسرے پہلو پر کودتے دیتے تھے اور کتا ان کے رو پر واگلے چروں پر سر رکھ لینا رہا۔ یہاں تک کہ بد روایت طبری تین سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ شانہ نے قدرت کا نام دکھانے کے لئے ان کو جکا دیا ان میں سے ایک شخص کھانا خریدنے کے لئے بازار میں آیا اس کے بعد وہی دقیانوس اشرقی تھی اس وجہ سے وہ مجرم قلوب سمندر گرفتار کر لیا گیا جب بادشاہ نے اس سے اس کی کہانی پوچھی تب اس کو اصحاب کہف کے قصہ کا خیال آیا جس کا ذکر آسمانی کتاب میں تھا بادشاہ اور اس کے اراکین حکومت اس کے ساتھ مار میں گئے جب ان لوگوں نے مسیحی کے پیر ہونے اور قیونوس کے مرنے کا حال سنا تو اللہ کے حکم سے ان کا ایک زمین پر گر پڑا اور مر گئے بادشاہ نے اسی جگہ پر ایک قبر خواہ ایک پتھر پر ان کے نام لکھوائے۔ ان لوگوں کے نام جیسا کہ مفسرین نے تحریر کیا ہے یہ ہیں۔ یلیخا، مکشلینا، مشلینا۔ یہ لوگ بادشاہ کے دائیں طرف کے مصاحب تھے۔ مرشوش، ورنوش، سازوش، یہ لوگ بادشاہ کے بائیں جانب ہم نشین تھے۔ ساتواں وہ چر دیا جس نے ان کو غار کا راستہ بتایا تھا آٹھواں کتا تھا۔ جس کو قطمیر کہتے ہیں۔ (مترجم)۔

② تصحیح و مستدرک (شامیہ محمود)۔ ③ تصحیح و مستدرک (شامیہ محمود)

سب پادریوں نے نظر کیا یہ میں جمع ہو کر اس کی باتوں کی تردید کی اور انہیں جھٹلایا۔

قوط کی شکست۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ خلدیش قیصر کے بعد قلوڈیش ابن بلاریان بن موکلہ حکمران بنا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ نامی گرمی سپہ سالاروں میں سے تھا۔ خاندان شاہی سیاس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس نے قوط کو جو پندرہ سال سے مقدونیہ وغیرہ پر قبضہ کئے ہوئے تھا نکال باہر کیا لیکن دوسری حکومت کر کے مر گیا ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کے بعد اس کے بھائی نطیل نے سترہ دن حکمرانی کی اس کو کسی سپہ سالار نے مار ڈالا۔ ابن عمید نے اس کا پچھوڑ نہیں کیا اس کے بعد اور یلیانیش چھ سال تک بادشاہ رہا ابن بطریق نے اس کو اور الیش اور مسکی نے ارنیوس اور ابوفانیوس نے اویوش اور ہروشیوش اور ہروشیوش نے اور ایان ابن بلنسیان کے نام سے یاد کیا ہے اور اس نے اس کے زمانہ حکومت کو صرف پانچ سال تک بتایا ہے۔

عیسائیوں کی آزادی: ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے چوتھے سال میں تاوان اسکندر یہ کاسولہواں بطریق مقرر ہوا اور دس برس تک اس عہدہ پر رہا۔ اس سے پہلے عیسائی قہنیں مذہبی اور نماز خفیہ طور سے ادا کرتی تھیں لیکن جب یہ بطریق مقرر ہوا تو اس نے تحفے تحائف دے کر ایک منسبہ (کلیسہ) بنانے کی اجازت لے لی اسی وقت سے اعلانیہ اس میں مذہبی رسوم اور نماز ادا کرنے لگے۔

قسطنطین کی پیدائش: ... حکومت کے چھٹے سال قسطنطین پیدا ہوا ہروشیوش کہتا ہے کہ اسی اور لیان ابن بلنسیان نے قوط سے مقدمہ کیا اور ن پر فتح حاصل کی رومہ کو نئے سرے سے آباد کیا۔

عیسائیوں کی تباہی: ... عیسائیوں پر نویں بار اس کے زمانے میں پھر سختی ہوئی۔ اس کے مارے جانے کے بعد طانیس ابن الیاس ایک سال تک حکومت کرتا رہا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس کا نام طافسوس تھا اور اس نے چھ ماہ حکومت کی جبکہ ابن بطریق کہتا ہے کہ اس کا نام طفسس تھا اور اس نے نو ماہ حکومت کی ① اس کے بعد فروقش قیصر پانچ سال تک بادشاہت کرتا رہا۔ ابوفانیوس کہتا ہے کہ اس کا نام فروش تھا۔ ابن بطریق بن رباب وصعیدون کی روایت سے کہتا ہے کہ اس کو قوش کہتے تھے۔ اس نے چھ ماہ حکومت کی اور مسکی کہتا ہے کہ اس کا نام ایوس اور ارضیون تھا اس کا سات سال تک دور حکومت رہا۔ (ہروشیوش نے اس کا نام فاروش بن انطولیٹش بتایا ہے اور کہا ہے کہ اس نے فارس کے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ ② ابن عمید کہتا ہے کہ سبورڈا اکتاف کے سات سال کے بعد اور اسکندر کے ۵۹۲ سال کے بعد گزرا ہے عیسائیوں پر بہت سختیاں کرتا تھا۔ ایک بڑی جماعت کو اس نے ناحق ذبح کر ڈالا کسی لڑائی میں اپنے لڑکے کے ساتھ مارا گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کے مارے جانے کے بعد اس کا لڑکا منارہان بادشاہ بن گیا اور دو چار روز کے بعد ہی مارا گیا۔ ابن عمید نے اس کا کچھ تذکرہ نہیں کیا۔

بقلا دیانوش: اس کے بعد بقلا دیانوش نے اکیس سال اور مسکی کی روایت کے مطابق اور اسکندر کے ۵۹۵ سال کے بعد حکمرانی کی۔ (بعض مؤرخین کے نزدیک اس نے اٹھارہ سال تک حکومت کی اور اس کی حکومت کا زمانہ اسکندر سے پانچ سو پچانوے سال بعد ہے)۔ ③ اس کے عدوہ دوسرے مؤرخین کہتے ہیں کہ اس کا نام عربیٹا تھا۔ یہ خدمت گزاری کے ذریعے سے قیصروں کی نظروں میں اتنا عزیز تھا کہ فریوش نے پنا مشیر اور خاص ساتھی بنالیا تھا۔ اور اپنے ساتھ گھوڑے پر بٹھانے لگا)۔ اور اس کو بانسری بجانے میں مہارت حاصل کی تھی۔ (اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب یہ بانسری بجاتا تھا تو گھوڑے جھومنے لگتے تھے) ④ فریوش کی لڑکی اس پر عاشق ہو گئی تھی جب اس کا باپ فریوش اور بھائی لڑائی میں مار گیا تو رومیوں نے اس کے سر پر تاج شاہی رکھا اس نے بقلا دیانوش (عربیٹا) سے اپنا نکاح کر لیا اور ملک و حکومت کو اس کے حوالے کر دیا یہ تمام روم کے ملکوں پر قابض ہو گیا تھا۔ قسطنطین اس کا بھتیجا تھا۔ اور ان دنوں اسٹیا (ایشیاء) ویزنطیہ میں تھا۔ اور خود اٹھایا کیے میں رہنے لگا شام۔ مصر اور مغرب کے انتہائی علاقے اس کی حکومت میں شامل تھے۔

مصر اور اسکندر یہ کی بغاوت: ۱۹۰۰ء میں سال عربیٹا میں اہل مصر اور اسکندر یہ نے بغاوت کی عربیٹا نے طاقت سے اس کو ختم کیا اس کے بعد

① ابن عمید (شامیہ محمود) ② ابن عمید (شامیہ محمود) ③ ابن عمید (شامیہ محمود) ④ ابن عمید (شامیہ محمود)

وہ بت پرستی کی طرف مائل ہو گیا۔ گرجوں کو بند رکھے جانے کا حکم دیا۔ عیسائیوں پر بہت سختیاں کیں۔ مارجرس قیس کو (جو کہ بطارقہ کے بڑے بیٹوں میں سے تھا) اور مقلوس کو ختم کیا۔ دسویں سال مارپطرس۔ اسکندریہ کا بطریق بنادس سال کے بعد مارا گیا۔ اس کی جگہ اس کا شاگرد اسکندروس اسکندریہ کا بطریق ہوا۔ اسی کے بڑے شاگردوں میں سے اربوش ہے جو اس کا سخت مخالف تھا اور اس کے بطریق کے زمانے میں نکال دیا گیا تھا۔ لیکن مارپطرس کے مرنے کے بعد اربوش نے اپنے خیالات سے توبہ کر لی جس کی وجہ سے اسے پھر گرجا میں داخل کر کے قیس بنادیا گیا۔

ہلاناہ کا قبول عیسائیت:..... ابن عمید کہتا ہے کہ ویقلا یانوس کے زمانے میں قسطنطین اس کا (پچھاڑا بھائی) اور اس کا نائب جو بیزنطیہ اور شیز میں تھا اس نے بغاوت کی اور ہلاناہ جو شاہی خاندان سے تھی اور پادری کے ہاتھ سے اصطباغ حاصل کر چکی تھی (۱)۔ اس نے اس سے شادی کر لی جس سے قسطنطین پیدا ہوا انجومیوں نے اس کے پیدا ہونے پر اس کی حکومت کی پیشین گوئی کی اور یہ کہا کہ تیرے ملک و مال کا مالک بنے گا "ویقلا دیانوس" نے یہ سن کر نہایت غصے سے قسطنطین کے قتل کا حکم دے دیا ہلاناہ کو یہ حکم معلوم ہوا تو وہ اپنے بیٹے کو لے کر اربا کی طرف چلی گئی اور ویقلا دیانوس کے مرنے کے بعد واپس آئی جبکہ اس کا شوہر ویقلا دیانوس کی جگہ روم میں حکومت کر رہا تھا۔ قسطنطین نے ملک و حکومت قسطنطین کے حوالے کر دیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ویقلا دیانوس نے بیس سال حکومت کی اسکندر کے ۶۱۶ سال کے بعد اس کا آخری زمانہ ہوا۔

مقیمانوس:..... اس کے بعد اس کا لڑکا مقیمانوس بادشاہ بنا (ابن بطریق کے مطابق اس نے سات سال حکومت کی اور مسیحی اور ابن راہب کے مطابق ایک سال) (۲) اور مسیحی اور ابن راہب وغیرہ کہتے ہیں کہ مقلوس۔ ویقلا دیانوس کا حکومت و ملک میں شریک تھا یہ اس سے کفر و عصیان میں بہت زیادہ بڑھا ہوا تھا عیسائیوں کو ان دونوں کے ہاتھوں بہت سختیاں اٹھانی پڑیں ایک گروہ کثیران کے ظلم کی نذر ہو گیا۔ اس کے پہلے سال مارپطرس کا شاگرد اسکندروس اسکندریہ کا مشہور بطریق بنا اور بیس سال تک اس عہد پر رہا۔

مقیمانوس کی شکست:..... مقیمانوس کی حکومت میں یہ خرافات قصے بیان کرتے ہیں کہ فارس کا بادشاہ سابور لباس تبدیل کر کے روم گیا اور مقیمانوس کے دربار میں حاضر ہوا مقیمانوس نے اس کو پہچان کر قید کر لیا اور گائے کی کھال پہنا کر اپنے لشکر کے ساتھ لئے ہوئے سلطنت فارس پر تہہ کرنے کے لئے روانہ ہوا راستے میں سابور موقع پا کر قید سے بھاگ کھڑا ہوا اور فارس پہنچ کر اس نے فارس کے لشکر کو جمع کر کے مقیمانوس کو شکست دی اس طرح کی اور ناممکن روایات و حکایات بیان کرتے ہیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ سابور نے رومیوں پر چڑھائی کی مقیمانوس نے اس کا مقابلہ کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

دیوقاربان:..... ہروشیوش نے مناربان قیصر بن قاریوس کے بارے میں بیان کیا ہے کہ یہ اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا اور اسی وقت مارا گیا اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ رومیوں کی حکومت دیوقاربان نے اپنے ہاتھ میں لے لی اس نے قاتل قاریوس سے اس کے خون کا بدلہ لیا پھر اس پر قریبن قاریوس نے خروج کیا دیوقاربان نے اس کو طویل لڑائیوں کے بعد گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔

بغاوتیں اور ان کا خاتمہ:..... اس واقعہ کے بعد ایک طرف سے بلاد فرنجہ (فرانس) اندلس۔ افرقہ مصر میں بغاوتیں پھوٹ نکلی اور دوسری طرف سے سابور ذوالاکتاف نے حملہ کر دیا دیوقاربان نے اس سب لڑائیوں اور بغاوتوں کو ختم کیا ہر کوریش کی جان توڑ کوششوں سے رفع دفع کیا۔ اور اس کو افرنجہ ملکوں کا قیصر بنادیا تو اس نے (۳) اور افرنجہ کی بغاوت اندلس سے برطانیہ کی حکومت کا (جو سات برس سے قائم ہو گئی تھی) نہایت تھوڑی مدت میں خاتمہ کر کے برطانیہ کو دوبارہ دیوقاربان کی اطاعت پر مجبور کر دیا اس کے بعد اس کے بعد خشمیان نے اپنے داماد قسطنطین اور اس کے بھائی شمش پسران

① اصطباغ، عیسائیت میں کسی اور مذہب سے آکر داخل ہونے والے کو مخصوص طریقوں سے غسل وغیرہ دیا جاتا ہے اسے "اصطباغ" کہتے ہیں۔ (شاہد اللہ محمود)۔

② تصحیح واستدراک (شاہد اللہ محمود)۔ ③ تصحیح واستدراک (شاہد اللہ محمود)۔

مترجم (صفحہ نمبر ۳۹۸) مسعودی کہتا ہے کہ رومی بادشاہ کل انتالیس ہوئے جنہوں نے چار سو ستاسی برس نو ماہ چھ دن حکومت کی۔ سب سے آخری بادشاہ یہی تھا۔ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے بت پرست تھا اس کے بعد رومی بادشاہ عیسائی ہو گئے۔ اور قیصرہ مختصر جو کے لقب سے یاد کئے جانے لگے۔

دینیوس کو دیوقربان کا نائب مقرر کیا جس نے افریقہ کی بغاوت ختم کر دی اور اس کو بدستور رومیوں کی حکومت میں قائم رکھا۔ دیوقربان قیصر نے مصر، اسکندریہ کے باغیوں کو شکست دے کر ایک ایک کوچین چین کر مار ڈالا اور قسطنطش المانیوں کی طرف گیا جو افرنجہ (انگریزوں) سے صراف میں مانع تھے۔ ① اور وہاں کی بغاوت کی مشتعل آگ کو بجھایا۔ پھر خشمیان ساہور فارس کے بادشاہ کے مقابلہ پر گیا اور ایک طویل اور خوفناک لڑائی کے بعد اس پر غالب آیا اور اس کے شہر غورہ اور کوفہ کو ویران کر دیا۔ وہاں کے رہنے والوں کو گرفتار کر کے غلام بنالیا۔ اور انہیں قتل کر کے پھر روم واپس آیا۔ ② اس کے بعد دیوقربان نے اس کو اہل غالش کے (جو کہ بلاد افرنجہ تھے) سر کرنے بھیجا اس نے ان کی عقل ٹھکانے لگا دی ان واقعات سے ختم ہونے پر ایہ قاربان نے عیسائیوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔ نیروں کے بعد عیسائیوں کی تختیوں کا یہ دسواں سال تھا دس سال تک یہ قوم بھی مضبوطی میں برقرار رہی۔

دیوقاربان کا خاتمہ:..... پھر دیوقاربان اور اس کے نائب خشمیان کو اس کے اراکین حکومت نے معزول کر کے حکومت نے معزول کر کے حکومت و سطنت قسطنطش ابن ولیموس اور اس کے بھائی خشمش کے حوالے کر دیا ان دونوں میں رومیوں کی سلطنت اس طرح تقسیم کر دی گئی کہ خشمش (جس کو خلدیش بھی کہتے ہیں) مشرقی ممالک کا بادشاہ بنایا گیا اور قسطنطش مغرب و افریقہ و بلاد اندلس و افرنجہ پر حکومت کرنے لگا دیوقربان اور خشمیان معزولی ہی کی حالت میں شام کے کسی شہر میں مر گئے قسطنطش کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا قسطنطین۔ لاطینیوں کا بادشاہ بن۔ انتہی کلام ہروشیوش۔

دیوقاربان یا ویقلا دیانوس:..... دلیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جس بادشاہ کا نام ابن عمید نے ویقلا دیانوس ظاہر کیا ہے اس کو ہروشیوش دیوقربان کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اس کے بعد پھر واقعات اور روایتیں نہایت متشابہ اور نام بہت مختلف ہیں۔ اس بات کو قارئین اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ایک غیر زبان کے ناموں کو دوسری زبان میں لانا نہایت دشوار ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

اسلام آنے تک قسطنطنیہ کے ان قیصروں کی تاریخ جو عیسائی بن گئے تھے

عیسائی قیصر بادشاہ:..... دنیا کے عظیم الشان اور مشہور ترین بادشاہوں میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی حکومت سرحل، حرارہ پر اندس سے روم، قسطنطنیہ، شام، مصر، اسکندریہ، افریقہ مغرب تک پھیلی ہوئی تھی انہوں نے ترک اور فارس سے مشرق میں سوڈان سے اگرب انوبہ میں جنگ سے پہلے یہ لوگ مجوسی دین کے پابند تھے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں اور ان کے دین کے پھیل جانے کے بعد انہوں نے مجوسی دین چھوڑ کر عیسائی مذہب اختیار کر لیا سب سے پہلے جس نے عیسائی مذہب اختیار کیا وہ قسطنطین بن قسطنطین بن ولیموس تھا اور اس کی ماں بلانہ تھی جو خشمیان کی بیٹی تھی جو دیوقربان کا خلیفہ تھا۔ دیوقربان تینتیسواں قیصر تھا اس کا ذکر ابھی گزر چکا ہے۔ ①

وجہ تسمیہ نصرانی:..... مسیحی دین کو نصرانی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام ناصر دنامی محلے میں رہتے تھے جہاں وہ مصر سے اپنی والدہ کے ساتھ واپس آئے تھے۔ نصرانی مبالغہ کے صیغوں میں سے ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ دین غیر اہل عصایت کا ہے جس کی تائید و مدد اس کے ماننے والوں نے کی ہے۔

قیصروں کا سلسلہ نسب:..... یہ قیصر بنو اصغر کے نام سے معروف ہیں۔ بعض مؤرخ ان کو عیصو بن اسحاق کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ②۔ نیکو محققین نے اس کا انکار کیا ہے۔ ابو محمد بن جزم نے اسرائیل علیہ السلام کے تذکرہ میں لکھا ہے حضرت اسحاق علیہ السلام کا ایک لڑکا حضرت یعقوب علیہ السلام کے علاوہ اور بھی تھا جس کا نام عیصا تھا۔ اس کی اولاد شام کے ایک علاقے سراق کے پہاڑوں میں رہتی تھی۔ جن کا سلسلہ جزیہ تک چلا گیا تھا۔ ان کا تقریباً سارا حصہ لاپتا ہو گیا۔

روم اور ارموم کا فرق: لیکن بعض کا خیال یہ ہے کہ روم ان کی اولاد میں سے ہے حالانکہ یہ سراسر غلط ہے اس غلطی کی وجہ یہ ہے کہ جہاں یہ رہتے تھے اس جگہ کو ارموم کہتے ہیں اس سے ان کو یہ خیال پیدا ہوا کہ روم اور ارموم ایک ہی ہیں حالانکہ یہ بات نہیں۔ کیونکہ روم اس کے بانی روملش کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ (اور بسا اوقات بطور دلیل یہ روایت بھی پیش کرتے ہیں کہ جس میں نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک میں حضرت حارث بن قیس بن سہر سے دریافت کیا تھا کہ ”هل لك في جلاله نبى الاصغر؟“ یعنی کیا بنو اصغر کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ حالانکہ یہ واقعہ دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ اس میں احتمال یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ درحقیقت بنو عیصا کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو کیونکہ ان کو ارادہ تو سرات نامی علاقے کی طرف جانے کا تھا اور وہاں تو بنو عیصو رہتے تھے)۔ ① میرے نزدیک بنو عیصو کی جگہ ایڈوم میں تھی عرب اس کو مغرب کرتے ہوئے زکورا سے بدل دیا اور یہیں سے غلطی ہوئی۔ واللہ اعلم (اس جگہ کو یسعون بھی کہتے ہیں تو ریت میں اس کے دو نام ذکر کئے ہیں)۔ ②

قسطنطین:..... ابن عمید کہتا ہے کہ قسطنطین نے مقیمانوس پر حملہ کیا مقیمانوس شکست کھا کر میدان جنگ سے رومہ کی طرف بھاگا پل پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا مقیمانوس اور اس کے لشکر کا اکثر حصہ دریا میں ڈوب کر مر گیا۔ قسطنطین کامیاب ہو کر رومہ میں داخل ہوا اور اپنی فتح کا جھنڈا اس کے بند اور شہنشاہ مینار پر لہرایا قسطنطین بینزنطیہ میں اپنے باپ کے چھبیس سال کے بعد حکومت کر چکا تھا۔ اس نے عدل و انصاف سے اپنی رعایا کو خوش کیا اس کا سپہ سالار جو نواح قسطنطنیہ کا رہنے والا تھا اور رومہ میں اس کی طرف سے گورنر تھا اس نے باوجود تاکید اور منع کرنے کے وعدہ شکنی کرتے ہوئے عیسائیوں کو قتل کیا بت پرستی کی بنیاد ڈالی مار دی اس بطریق کو پھانسی دیے دی قسطنطین نے یہ سن کر اس کو گرفتار کرنے کے لئے ایک لشکر رومہ کی جانب بھیجا وہ گرفتار ہو کر قسطنطین کے پاس لیا گیا اور وہیں قتل کیا گیا اس کے بعد قسطنطین شہر بقیہ میں اپنی حکومت بارہویں سال میں عیسائی ہو گیا بت خانے گروا دیئے گئے (گر جے) بنوائے۔ انیسویں سال شہر بقیہ میں پادریوں کا جلسہ موار پوش گر جے سے نکالا گیا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا ہے۔

اسکندروس کا قتل:..... اس جلسہ کا صدر اسکندروس تھا جو بطریق اسکندریہ کا بطریق تھا یہ اس جلسہ کے پانچ مہینے کے بعد مذہبی حکومت کے پندرہویں سال مر گیا۔ ابن بطریق کہتا ہے کہ اسکندروس قسطنطین کی حکومت کے پانچویں سال بطریق بنایا گیا اور چھ سال اس عہدہ پر رہا۔ اور دیکھو دیا نوس کی حکومت کے چھبیسویں سال قتل کیا گیا اس کے زمانے میں قیساریہ کا پادری اوسیانوس تھا۔ مسیحی کہتا ہے کہ ۳۳ سال بطریق رہا پتیل کے بت توڑ دیئے جو اسکندریہ کے زحل نامی بیکل میں تھے اور ان کی جگہ گر جا بنوایا جسے اس نے اپنی حکومت میں گرا دیا تھا) ③ ابن راہب کہتا ہے کہ اسکندروس جلوس قسطنطین کی حکومت کے پہلے سال بنایا یا نہیں سال تک اسی عہدہ پر رہا۔

صلیب کی دریافت:..... اسکے عہد میں ہلانہ قسطنطین کی ماں بیت المقدس کی زیارت کے لئے آئی کنا نہیں (گر جے) بنوائے صلیب کے بارے میں پوچھا مقلو یوس اسقف بیت المقدس کے پادری قلو یوس نے اس کا پتہ بتایا کہ یہود نے اس کو دفن کر دیا ہے اور اب اس پر کوڑا اور گندگی پھینکتے ہیں ہلانہ نے یہود کے کانوں کو جمع کر کے صلیب کی جگہ کے بارے میں پوچھا اس کی جگہ خس و خاشاک سے صاف کیا اور اس جگہ سے تین لکڑیاں نکالیں۔ ہلانہ نے پوچھا کہ ان تین لکڑیوں میں سے مسیح کی صلیب کون سی ہے۔ پادری نے کہا کہ جس لکڑی کے چھونے سے مردہ زندہ ہو جائے وہی اصلی صلیب ہے۔ ہلانہ نے اس کے کہنے کے مطابق تجربہ کیا عیسائیوں نے اس دن کو صلیب ملنے کی وجہ سے عید کا دن مقرر کیا ہلانہ نے اس مقام پر کلیسا تمامہ تعمیر کرایا پادری مقابوس کو کنا نہیں (گر جے) بنوائے کا حکم دیا۔ یہ واقعہ ۳۸۸ میلادی مسیحی میں ہوا ۲۱۱ جلوس قسطنطین کی حکومت کے ۲۱ سال کے بعد اسکندروس کی ہلاکت ہوئی اس کی جگہ اس کا شاگرد (اشناشیوش مقرر ہوا اسکی ماں اسکندروس کے ہاتھوں عیسائی ہوئی تھی اور اس نے اس کی خدمت میں تعلیم و پرورش پائی اور اسی کی جگہ پر بطریق بنا تھا ارپوش کے مقلدوں نے اس کی دو مرتبہ کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

یہودیوں کا قتل عام:..... قسطنطین نے قدس کے یہود کو عیسائی مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا وہ لوگ بظاہر عیسائی ہو گئے لیکن یہ راز خنری (سورنہ) کھانے سے ظاہر ہو گیا۔ قسطنطین نے غصے میں آکر ان میں سے اکثر کو قتل کر ڈالا بعض ان میں سے جان کے ڈر سے عیسائی ہو گئے۔ اور یہ سمجھے کہ

یہودی عمار نے اپنے آباؤ اجداد کی پیدائش کی تاریخوں میں تقریباً پندرہ سو سال کم کر دیے ہیں تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس خط ہوں گے اور اس کا وقت نہیں آیا اور صحیح توریث وہ ہے جس کی تفسیر یہودی علماء نے لکھی ہے۔ ابن عمید کا خیال یہ ہے کہ قسطنطین نے اس توریث کو منکویا اور اس کی و دیکھ جو توریث میں تھی اور کہتا ہے کہ یہ وہی توریث ہے جو آج کل عیسائیوں کے پاس ہے۔ ❶

قسطنطین کی وجہ تسمیہ: ... قسطنطین نے بیزنطیہ کو نئے سرے سے آباد کر کے اس کو اپنے نام پر قسطنطنیہ ❷ کے نام سے منسوب کیا پھر اس کا ملک اس کے تین بیٹوں میں اس طرح تقسیم ہو گیا کہ قسطنطین اول قسطنطنیہ اور اس کے متعلقات پر حکمران بنا۔ دوسرا قسطنطین شام سے مشرق تک اور قسطنطوس رومہ اور اس کے مضافات کا بادشاہ بنا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قسطنطین نے پچاس سال حکومت کی چھبیس برس بیزنطیہ میں مقیم، نوے کے غلبے سے پہلے چوبیس سال رومہ کے قبضے کے بعد اپنی حکومت کے بارہویں عیسائی ہوا اور ۵۵۰ء اسکندریہ میں ❸ مر گیا۔

قسطنطین کے عیسائی ہونے کی وجہ: ہرودیشوش کہتا ہے کہ پہلے قسطنطین بن قسطنطش مجوسی تھا عیسائیوں پر نہایت سختی اور ظلم کرتا تھا اس نے رومہ کے بطریق کو نکال دیا جس کی بددعا سے کوڑھی ہو گیا۔ طبیبوں نے اس کو لڑکوں کے خون سے نہانے کے لئے کہا چنانچہ اس علاج کے لئے بہت لڑکے پکڑ لئے گئے اتفاقاً اس کو ان کی بے کسی پر رحم آ گیا اس نے ان سب کو چھوڑ دیارات کو اس نے خواب میں دیکھا اس کو بطریق رومہ کی پیروی کرنے کی ہدایت ہوتی ہے۔ صبح ہوتے ہی اس نے بطریق رومہ کو دوبارہ میں اعزاز و تکریم سے بھیج دیا اور کوڑھ سے بھی نجات پائی اور خود عیسائی بن گیا۔

قوم کی بغاوت: قوم کی مخالفت کے خیال سے اس نے رومہ کو چھوڑ کر قسطنطنیہ میں قیام کیا اور اس کی مضبوط فصیں اور قلعے بنوائے اور اپنی عیسائیت کا اعلانیہ اظہار کیا اہل رومہ نے اس کے مذہب کے تبدیلی کرنے کی وجہ سے بغاوت شروع کر دی۔ قسطنطین نے اپنی طاقت سے اسے ختم کر کے ان کو مغلوب کر دیا اور عیسائیت کو پھیلانے میں پوری مدد کی پھر فارس پر چڑھائی کی اور ان کے اکثر ممالک کو ان سے چھین لیا حکومت کے بیسویں سال قوط کا ایک گروہ باغیانہ طور پر اس کے ملک میں گھس آیا اس نے ان کی شورش ❹ کو بھی ختم کیا اور اپنے ملک سے ان کو نکال دیا۔

قسطنطین کا خواب: اس کے بعد اس نے خواب میں صلیب کو دیکھا اور کسی کہنے والے نے خواب میں کہا کہ ”یہی تیرے سنے کامیابی کی علامت ہے“ صبح ہوتے ہی اس نے خواب کو بیان کیا اس کی ماں ہلانا بیت المقدس میں گئی۔ صلیب کو نکالا عطریات سے اس کو معطر کر کے طلسمی غدف میں لپیٹ کر اپنے ساتھ مائی۔ کنائس (گرجے) مختلف شہروں میں بنوائے۔ پھر ان واقعات کے بعد قسطنطین اکتیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ ہرودیشوش کا کلام ختم ہوا۔

قسطنطین ثانی اور اس کے بعد: قسطنطین کے بعد قسطنطین صغیر بن قسطنطین حکمران بنا ہرودیشوش اس کو قسطنطش کے نام سے موسوم کرتا ہے ابن عمید لکھتا ہے کہ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی اس کا بھائی قسطنطوس اپنے باپ کی جانب سے رومہ میں حکومت کرتا رہا ۵۵ جلوس قسطنطین کی حکومت کے

❶ تصحیح واستدراک (شاء اللہ محمود)۔ ❷ قسطنطین پہلے ایک جزیرہ خالی تھو اہم قدیمہ اس کو مفت کوہ کبھی تھیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سلیمان علیہ السلام کی شکار گاہ تھی چھ سو سترھ برس قبل از مسیح اس کا ظہور ہوا اور پانچ ہزار آٹھ سو برس کے بعد ہبوط آدم اس کی بنیادی۔ اس کی دولت اور زرخیزی اس قدر زیادہ ہے اس کے بندرگاہ کا نام بونڈن ہون (شاخ زرین) ہے سب سے پہلے اس پر ایران نے حملہ کیا اور بعد متعدد لڑائیوں کے اس کو قتل کر لیا ایک مدت تک یہ ایران کے قبضے میں رہا پھر چار سو تیرھ برس قبل از مسیح یونان کی خطرناک بغاوت نے حکومت ایران کا خاتمہ کر کے یونانیوں کو اس کا حاکم بنایا چوبیس بار اس پر حملہ کیا گیا اور چار بار یورش سے فتح کر لیا گیا۔ ہر بار اس کے باشندے قتل اور بازاروں میں فروخت کئے گئے آخر کار قسطنطین اعظم نے اس کو فتح کر کے بجائے رومہ الکبریٰ کے اس کو اپنا دار الحکومت بنالیا گیا رومہ صدی تک یہ خوب ترقی پذیر رہا سنے نے قلعے تعمیر ہوئے شہر کے باہر پانچ پہاڑیاں بلند بند یوں میں محاطہ بنائی گئیں جس کا اس زمانہ میں بھی بحر نامور تک نشان ظاہر ہوتا ہے ۳۲۰ء سے ۵۳۰ء تک متفرق بادشاہوں نے حکومت کی مکی بڑیوں اور لغات سے بہت زیادہ اس کی عظمت و شان و شوکت کو نقصان پہنچا اسی عرصہ میں ایرانیوں نے پہلے کئی بار اس پر حملے کئے عربوں نے اس پر چڑھائی کی۔ آخر یہ ہو گیا تھا کہ شہنشاہان قسطنطنیہ ضعف، عباسیہ کو خراج دینے لگے عیسائی مجاہدین نے ہی جو جنگ صلیبی کا ثواب کمانے آئے تھے نقصان پہنچایا اور اس کے باشندوں کو ایذا میں دی آخر الامر سلطان محمد ثانی بانی دولت عثمانی نے اس پر حملہ کیا اور سینٹ صوفیہ پر بجائے صلیب کے ہلالی پرچم اوڑھادیا۔ اس وقت سے آج تک سلاطین اسلامیہ کا یہ پایہ تخت ہے اور اسلام بول کے نام سے موسوم ہے و ن دون میں جدت و قدامت کے اعتبار سے کچھ فرق ہے۔ ❸ ۱۶۵۰ء اسکندریہ یعنی اسکندرا عظمیٰ کی موت ۱۶۵۰ سال کے بعد۔ ❹ تصحیح واستدراک (شاء اللہ محمود)۔

پانچویں سال ایک لشکر رومہ کی طرف بھیجا اس نے رومہ کو فتح کر لیا اور یوش اس وقت یہیں موجود تھا اور ایک طرح سے اس کا مذہب پھیل گیا تھا۔ اس کے خیالات اہل قسطنطنیہ۔ اٹھاکہ مصر اور اسکندریہ میں یوری طرح سے اثر کر گئے تھے ان کے ماننے والوں کا ایک خاص گروہ ہو گیا تھا چنانچہ انہوں نے اسکندریہ کے بطریق پر حملہ کیا ①۔ بطریق اسکندریہ بخوف جان اسکندریہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور اپنی حکومت کے چوبیسویں سال مر گیا۔ ②

یولیاش: ... قسطنطنیہ کے بعد قسطنطنیہ کے خاندان سے حکومت جاتی رہی اس کا چچا زاد بھائی یولیاش (۱) (لسانش) بادشاہ بنا۔ (ہروشیوش کہتا ہے کہ قسطنطش کا بیٹا تھا اور اس نے ایک حکومت کی اور ابن عمید کہتا ہے کہ اس نے سابور کی حکومت کے تیسرے سال بال اتفاق دو سال حکومت کی) ③ اس نے عیسائیت چھوڑ کر بت پرستی اختیار کر لی گر جے بند گردادیے۔ عیسائیوں پر سختیاں کیں ان کی معافیاں ضبط کر لیں۔ فارس پر صابور کے زمانے میں چڑھائی کی۔ دوران لڑائی اس کو ایک تیر لگا اور وہیں مر گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ فارس جاتے ہوئے راستہ بھول کر ایک بیابان میں پڑ گیا دشمنوں نے اس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اس کے بعد بلیان بن قسطنطی (۲) نے ایک سال بادشاہت کی اس نے فارس کے بادشاہ پر حملہ کیا۔ لیکن بغیر کسی لڑائی کے صلح کر کے جب واپس آ رہا تھا تو راستے میں اتفاقاً مر گیا۔

یوشانوش: ابن عمید نے اس کا کچھ ذکر نہیں کیا وہ کہتا ہے کہ بولیانوس کے بعد یوشانوش نے بال اتفاق سابور کی حکومت کے سولہویں سال حکمرانی کی۔ یہ بولیانوس کے لشکر کا سپہ سالار تھا جب وہ مارا گیا تو اہل لشکر نے متفق ہو کر اس شرط پر اس کی بیعت کی کہ وہ عیسائی مذہب اختیار کر لے، یوشانوش نے اس شرط کو قبول کر لیا اور اپنے لشکر کا صلیبی جھنڈا بنوایا۔ سابور نے اس کو بادشاہ بنانے کا مشورہ دیا اور لشکر میں اس کے لئے صلیب نصب کی۔ ④

عیسائیوں کی خوشحالی: ... نصمیں سے (جو کہ فارس کے قبضے میں تھا) عیسائیوں کو لا کر آمد میں آباد کیا اور اپنے دارالحکومت میں پہنچ کر پادریوں کو گرجوں کی طرف واپس بھیج دیا ان میں سے اشناشیوش بطریق اسکندریہ تھا اس سے اس نے کونسل نیقیہ کے متفقہ عقیدہ لکھنے کی خواہش ظاہر کی اس نے پادریوں کو جمع کر کے دوبارہ اس عقیدہ کو لکھایا۔ اور اس کی پابندی کی ہدایت کی۔ ہروشیوش نے اس یوشانوش کا کچھ ذکر نہیں کیا بلکہ اس کے بدنیاں بن قسطنطش کو لکھا ہے اور اس کے زمانے میں قوط کے دو فرقی ہو گئے ایک تو مذہب ار یوش کا پابند تھا اور دوسرا مجمع نیقیہ کے مقرر شدہ عقیدہ کا۔

یوشانوش کی موت: داماشس رومہ کا بطریق بنا بعد اس کے وہ فاج میں مبتلا ہو کر مر گیا اس کی جگہ وائیش چار سال بادشاہ رہا۔

عیسائیوں کی سختی: یہ مذہب ار یوش کا ماننے والا تھا اس وجہ سے معاہدہ نیقیہ کے ماننے والوں کو اس نے ستایا ان پر سختیاں کیں اکثر کو قتل کر ڈالا بعض عیسائی تو میں اہل افریقہ کی مدد سے باغی ہو گئیں اس نے ان پر تھوڑے زور سے فتح حاصل کی اور قرطاجنہ میں ان کو قتل کر کے قسطنطنیہ واپس آیا قوط اور دوسری قوموں میں سے جو اس سے باغی ہو گئی تھیں ان سے لڑا اور انہیں لڑائیوں میں مارا گیا وہ واپس لوٹے اور اس نے بارہ برس حکومت کی تھی جیسا کہ ابن بطریق اور ابن الراہب سے روایت کی گئی ہے۔ مسیحی سے روایت کی جاتی ہے کہ اس نے پندرہ برس حکومت کی اور اس کا بھائی والیاش اس کی حکومت میں شریک تھا۔ ۱۲۶ اسکندری (۱) مطابق سابور کے دور حکومت میں ⑤ بادشاہ بنا۔

بطارقہ: وہ کہتا ہے کہ اسی کے زمانے میں اہل اسکندریہ نے اشناشیوش بطریق اسکندریہ کو گرفتار کر کے قتل کرنا چاہا لیکن یہ اس بات سے واقف ہو کر بھاگ گیا اہل اسکندریہ نے اس کی جگہ وقیوس کو بطریق بنایا جو کہ ار یوش کی رائے کا ماننے والا تھا اور اس کے بعد ایک کوسل کا جسہ نیقیہ میں پانچ مہینے کے بعد پھر ہوا۔ اشناشیوش کو بطریق بنایا اور وقیوس کو نکال باہر کیا اشناشیوش کے مرنے کے بعد اس کے شاگرد پطرس دو سال تک بطریق رہا وقیوس کے حمایتیوں نے پھر سر اٹھایا اور وقیوس کو دوبارہ بطریق بنایا تین سال تک یہ اس عہدہ پر رہا پھر اہل کونسل نیقیہ نے حملہ کر کے وقیوس کو ہٹا دیا اور اس کی جگہ پطرس کو مذہبی حکومت کی کرسی پر بٹھایا ایک سال کے بعد یہ مر گیا دار یانوس قیصر اور ار یوش کے ماننے والوں میں بہت لڑائی رہی۔

① تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ② تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ③ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

④ یعنی اسکندر اعظم کے دو سو چھتر سال بعد اور سابور کی حکومت کے سترہویں سال۔

والیطینیوس اور والیش: مسیحی کہتا ہے کہ والیطینیوس اہل کنسل کے طے کئے ہوئے معاندہ کا ماننے والا تھا۔ اس کا بھائی والیش اریوش کے مذہب کا ماننے والا تھا اس نے مذہب کی تعلیم ٹاؤدوسیوس قسطنطینیہ کے پادری سے پائی تھی اس نے اس سے اس مذہب کی پابندی اور اظہار کا وعدہ کیا تھا چنانچہ جب یہ بادشاہ بنا تو اس نے سب پادریوں کو (جو کنسل مذہب کی جگہ سمیساٹ میں سے اریوش کو بطریق بنایا۔ پھر بطرس قید میں بھاگ کر رومہ میں جا ٹھہرا۔ والیطینیوس اور سابور میں بہت لڑائیاں ہوئیں دوران لڑائی والیطینیوس مر گیا۔

والیش: اس کی جگہ والیش حاکم بنالین عمید ابن راہب کی روایت سے تحریر کرتا ہے کہ اس نے دو سال اور ابو فانیوس کہتا ہے کہ تین سال حکومت کی اس کا مدانش تھا وہ یہ کہتا ہے کہ یہ ان دو بادشاہوں کا باپ ہے جنہوں نے حکومت چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی یعنی ملکسیوس اور دو قادیوش اس کی حکومت کے دوسرے سال طیمانوس بطرس بطریق کا بھائی اسکندریہ کی طرف بھیجا گیا۔ سات سال کے بعد وہیں مر گیا۔

اغرا دیانوس: اس کے بعد اغرا دیانوس قیصر بنا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہ والیش کا بھائی تھا والیطینیوس ابن والیش اس کی حکومت میں شریک تھا ایک سال اس کی حکومت رہی ابو فانیوس کہتا ہے کہ دو سال اور ابن بطریق کی روایت ہے کہ اس نے تین سال حکومت کی۔

پادریوں کی واپسی اور اغرا دیانوس کی موت: مسیحی اور ابن راہب سے روایت کی جاتی ہے کہ ٹاؤدوسیوس کیران دونوں کی حکومت میں شریک تھا اسکندریہ کے چھ سو نوے سال کے بعد یہ لوگ بادشاہ بنے اس نے ان سب پادریوں کو واپس بلا لیا۔ جن کو والیش نے جلا وطن کر دیا تھا ان کو پھر ان کے عہدوں پر مقرر کیا ایک ہی سال میں اغرا دیانوس اور اس کا بھتیجا مر گیا۔

ٹاؤدوسیوس: ابن عمید کہتا ہے کہ ان دونوں کے بعد ٹاؤدوسیوس ❶ بادشاہ بنا سترہ سال اس کی حکومت رہی بال تفاق اسکندر کے ۶۹۰ سال کے بعد اور سابور کے اکتیسویں سال یہ بادشاہ بنا اس کے چھٹے سال اثناسیوش اسکندریہ کا بطریق مر گیا اس کی جگہ اس کا کاتب تادفید مقرر ہوا۔ قسطنطینیہ کا بطریق یوحنا نم اندھب ❷ اور قبرص ❸ کا پادری ابو قانیوس تھا یہ پہلے یہودی تھا بعد میں عیسائی بن گیا۔ ٹاؤدوسیوس کے دور کے ارقادیوس اور ہربادیوس ❹ تھے۔

اصحاب کہف کا آنا: پندرہویں سال ساتوں جواب ظاہر ہوئے جو اہل کہف کے نام سے مشہور ہیں اور زمانہ دقیانوس میں شہر چھوڑ کر چھ گئے تھے یہ لوگ تین سو نوے سال تک سوتے رہے جیسا کہ قرآن پاک میں اس کا ذکر آ گیا ہے۔ ان کے پاس تانبے کا ایک صندوق اور ایک صحیفہ پایا گیا جس میں ان کا قصہ لکھا ہوا تھا ٹاؤدوسیوس قیصر کو جب یہ خبر ملی تو اس نے ان کو تلاش کرایا چنانچہ کوششوں کے بعد وہ لوگ مردہ حالت میں پائے گئے ٹاؤدوسیوس قیصر کو جب یہ خبر ملی تو اس نے ان کو تلاش کرایا چنانچہ کوششوں کے بعد وہ لوگ مردہ حالت میں پائے گئے ٹاؤدوسیوس نے اس جگہ پر ایک کنیسہ (گرجا) بنوادی اور اس دن کو ان کے ظاہر ہونے کی خوشی میں عید کا دن مقرر کیا۔

گرجوں پر قبضہ: مسیحی کہتا ہے کہ اریوش کے ماننے والے کنائیس (گرجوں) میں چالیس برس سے حکومت کر رہے تھے اس نے ان سب کو گرجوں سے نکلوا دیا جلاوطن کر دیا اور اپنے لشکریوں میں سے ان سب کو نکال دیا جو اس کے مذہب کو ماننے والے تھے۔

کنسل کا دوسرا اجلاس: کنسل تہقہ کے دوسو پچاس برس کے بعد دوسرا جلسہ قسطنطینیہ ❶ میں منعقد ہوا اور یہ طے پایا کہ پہلے جلسے کا مقررہ عقیدہ بہت صحیح اور درست ہے نہ اس سے کچھ کم کیا جائے اور نہ کوئی اضافہ کرے۔ اس کی حکومت کے پندرہویں سال سابور بن سابور شاہ فارس مر گئے

❶ پہلے "ٹاؤدوسیوس" یا تیودوسیوس (عربی نسخہ کے مطابق) غالباً تھیوڈور ۳۷۸ عیسوی سے ۳۹۵ عیسوی تک حکومت کرتا رہا۔ (تاریخ بزنطینیہ ڈاکٹر نعیم فرح)

❷ سونے کا منہ (ثناء اللہ محمود) ❸ قبرص موجودہ سائپرس۔ ❹ تاریخ بزنطینیہ (قسطنطینیہ) ڈاکٹر نعیم فرح۔

❺ تیودوسیوس نے ۳۸۱ عیسوی میں دینی کنسل کا اجلاس قسطنطینیہ میں بلایا یہ اجلاس مجمع مسکونی ثانی کے نام سے مشہور ہے اور اس میں یہ طے پایا کہ ریزوز کی "عربی نسخہ کے مطابق" اردو انگلش میں ارتھوڈوکس مذہب ختم کر کے اردیوسی مذہب پھیلایا جائے (تاریخ بزنطینیہ ڈاکٹر نعیم فرح)۔

اور اس کی جگہ بہرام بادشاہ بناس کے بعد سترہ سال حکومت کے کے تا دوا سیوس بھی مر گیا۔

وریطاش: ہروشیوش۔ وایش کے تذکرہ کے بعد تحریر کرتا ہے کہ اس کے بعد ویش بن فلسیان وایش کا بھائی چھ سال بادشاہ رہا یہ چالیسواں قینہ تھا طودوشیش بن نصیوس بن یوحیان، شرقی ملک میں اس کا وزیر تھا واپس حکومت و فتوحات کے ذریعے سے وسیع کرنے میں مشغول تھا۔ اسی دوران اہل روم نے حملہ کر کے اپنے سپہ سالار کو مار ڈالا اور ویطاش کو بادشاہی سے ہٹا دیا۔ ویش و طودوشیش نے تخت پر بیٹھتے ہی طوائف کو سزا میں دیں اور نہایت استقلال سے چودہ سال حکمرانی کر کے مر گیا۔ بعد میں اس کا لڑکا ارکاوتاش حکمران بنا۔ ہروشیوش کے جس کے کام سے نجات ملتا ہے کہ طودوشیش بن توادسیوس نے جس کا تذکرہ اس امید سے کیا ہے یہ ممکن ہے کہ یہ دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ اس کا لڑکا ارکاوتاش ہے اور اس سے علاوہ یہ دونوں ویش بن کے مدت حکومت میں بھی اتفاق رستے ہیں ممکن ہے کہ ویطاش جس کا ذکر ہروشیوش نے کیا ہے اغرا دیانوس ہو جس کا تذکرہ ابن عمید نے کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ارکاوتاش: ابن عمید کہتا ہے کہ ارکاوتاش (ارقادیس) ابن توادسیوس، ابن نے با اتفاق تیرہ سال حکومت کی یہ تیسرے سال بہرام بن سبادر کی حکومت کے تحت نشین ہوا یہ قسطنطنیہ میں رہتا تھا اور اس کا بھائی نوریش (اوروریس) روم کا حاکم تھا۔ اس کے صرف ایک لڑکا ہوا جس کا نام اس نے اپنے باپ کے نام پر طودوشیش رکھا جب یہ بڑا ہوا تو اس کے اپنے استاد دریا نوس کو طودوشیش کی تعلیم کے لئے بلایا دریا نوس بھلا کر مصر جا پہنچا اور ترک دنیا کر کے رابب ہو گیا ارکاوتاش نے مال و وزراء کے لالچی سے اس کو بلانا چاہا لیکن وہ نہ آیا جب مقتطم کے ایک قریہ طرا ① میں تین سال کے بعد مر گیا ارکاوتاش نے اس کی قبر پر ایک کرجا اس کی یادگار میں بنوایا جو دیر القصیر کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس کو دیر البخل بھی کہتے ہیں) ②۔ اسی کے زمانے حکومت میں ابوفانیوس۔ قبرص ③ سے واپس آتے ہوئے دریا میں ڈوب کر مر گیا اور قسطنطنیہ کے سربراہ یوحنا فم الذہب کا انتقال ہو گیا۔

ارکاوتاش کا خاتمہ: اور ارکاوتاش نے ابوفانیوس کے پیچھے پیچھے اس کو بھی نکلوا دیا تھا پھر دونوں کو بلایا لیکن دونوں مر گئے۔ ④ اس کے بعد نوویں سال بہرام بن سبادر مر گیا اس کی جگہ یزدجرد بادشاہ فارس بنوا پھر ارکاوتاش بھی بدگ ہو اس کی جگہ طودوشیش اصفا بن ارکاوتاش تیرہ برس تک بادشاہ رہا۔ اور اس نے اپنے بھائی نوریش کو روم کا گورنر بنایا تھا۔ ⑤

قوط کا روم پر حملہ: اس کے زمانے میں اٹلیوں کا ملک تقسیم کر دیا گیا ارگرد کے وزیروں نے مخالفت کی افریقہ میں بہت فتنہ و فساد برپا ہوا۔ قوس اس نے بھائی نے اس کو قتل کیا اس کے بعد افریقہ سے قبرص چلا آیا اور رہا نیت اختیار کر لی پھر قوط نے روم پر حملہ کیا اور ویش شکست کھا کر روم چھوڑ کر بھاگ گیا قوط نے مور کے زور سے اٹلی میں ہاں کے ہاں و اسباب کو وٹ کیا مروجوں کے مال و اسباب اٹھا کر لے گئے۔ پھر جب ارادیش قینہ مر گیا تو نوریش نے اس کی جگہ پانچ سال حکمرانی کی اور قوط کو روم سے نکال باہر کیا بعض کہتے ہیں کہ جب یہ مر گیا تو طودوشیش بن ارادیش ہاتھ دینا۔ ابن عمید نے انوریش کا پانچواں تذکرہ کیا ہے اس کا بیان یہ ہے کہ ارادیش کے بعد اس کا لڑکا طودوشیش بادشاہ بنا۔ ابن عمید نے انوریش کا چھٹا تذکرہ نہیں کیا بلکہ اس کا بیان یہ ہے کہ ارادیش کے بعد اس کا لڑکا طودوشیش اصفا بادشاہ بن گیا۔ یہ بات اتفاق یزدجرد کے حکومت کے پانچویں برس حکمران بنا۔

نسطوریش کی جلاوطنی: اس کی اور اہل فارس کی بہت سے لڑائیاں ہوئیں اس کے پہلے سال اسکندریہ کے بطریق تاوفیدا کا انتقال ہوا اس کی

① طوائف یعنی۔ رباب۔ نیل کے ترقی مند رعبے و فتنہ نانی عاتقے کا ایک گاس ہے۔ جو ہعیہ سے اس پاس واقع ہے۔ (تہذیب الحداد)۔

② تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

③ قبرص، سامیہ پر۔

④ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

■ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

جگہ اس کا بھتیجا کیریوش کنیہ اسکندریہ کے گرجے کا افسر بنا سترہویں سال نسطوریش ❶ قسطنطنیہ کا بطریق مقرر ہوا چار سال تک یہ اس عہدہ پر رہا لوگوں میں اس کے عقائد مشہور ہو گئے آہستہ آہستہ اس کی خبر کیریوش اسکندریہ کے بطریق کو پہنچی اس نے دوبارہ عقائد نسطوریش بطریق رومہ، انطاکیہ اور بیت المقدس سے مشورہ کر کے شہر افسیس میں دو سو پادریوں کو ایک کونسل میں جمع کیا۔ سب عہدہ داروں کے اتفاق سے نسطوریش کے کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور گر جاسے نکال باہر کیا۔ نسطوریش قسطنطنیہ سے نکل کر انجم (صعید مصر) میں اکر مقیم ہوا سات سال تک یہیں ٹھہرا باجزیرہ اور موصل میں فرات تک عراق اور فارس میں مشرقی شہروں تک اس کا مذہب پھیل گیا۔ طودیش نے قسطنطنیہ کے گرجا میں نسطوریش کے بعد مقیموس کو مقرر کیا تین سال تک یہ اس عہدہ پر رہا۔

فارس اور ترک کی جنگیں:..... ❷ چودہویں سال اسکندریہ کا بطریق کیریوش مر گیا اور اس کی جگہ ویسقرس مقرر کیا گیا مرقیان نے اس پر بہت سختیاں کیں ❸ سولہویں سال یزدجرد کسری مر گیا اس جگہ بہرام جوان لڑائیوں سے ایک طرف ہو کر روم پر حملہ آور ہوا۔ طودیش نے اس کو شکست دی اس کے بعد اس کا لڑکا یزدجرد بادشاہ بنا۔

قوط کی زرم پر چڑھائی اور صلح:..... ہروشیوش کہتا ہے کہ طودیش کے بعد مرقیان تخت پر بیٹھا اس نے باتفاق مورخین چھ سال حکمرانی کی طودیش کی بہن سے اس کا نکاح ہوا۔ ہروشیوش اس قیصر کا نام مرقیان ابن ملکیہ بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے زمانے میں کونسل کا چوتھا جلسہ مقدونیہ میں ہوا جس کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ یہ کونسل ویسقرس اسکندریہ کے بطریق کی وجہ سے منعقد ہوئی تھی اس سے پہلے جلسہ مقررہ عقیدے میں چند بدعات نکالی تھیں جس سے تمام گرجوں کے عہدہ داروں نے متفق ہو کر ویسقرس کو گرجے سے نکال دیا اور اس کی جگہ برطارس کو مقرر کیا۔

عیسائیوں کے فرقے:..... اسی وقت سے عیسائیوں کے تین گروہ ہو گئے ایک ملکیہ جو کہ مقررہ کونسل کے عقیدے کے پابند ہیں جس کو مرقیان نے گر جاکے سب عہدے داروں کی موجودگی میں یہ حکم دیا تھا کہ خلق دونی کونسل کے مقررہ عقیدہ کی پابندی نہ کی جائے۔ دوسرا یعقوبیہ ❹ جو مذہب ویسقرس کا پابند ہے۔ یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ❺ تیسرا نسطوریہ ہے یہ مذہب مشرق میں زیادہ ہے کیونکہ یہ نسطوریش کی جلد وطنی کے زمانے میں پھیلا تھا۔

پہلا رہبان:..... اسی مرقیان کے زمانے میں سب سے پہلے عیسائیوں میں سے شمعون انطاکیہ کے صومعہ میں رہبان بنا اور یزدجرد کسری مر گیا اور یہ خود بھی چھ سال کے بعد اور نیروں کی حکومت کے آٹھویں سال ❶ میں اس نے سولہ سال بادشاہت کی ہروشیوش اس مدت سے اتفاق کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ لیون بن شملیہ بھی اس دوران ہوا۔ ❷ یہ مذہب ملکیہ کے ماننے والا تھا جب اہل اسکندریہ نے مرقیان کے مرنے کی خبر سنی تو انہوں نے برطاس بطریق پر حملہ کر کے اس کی نگرانی کے چھٹے سال مارڈالا اور اس کی جگہ طماناس کو مقرر کیا۔ یہ یعقوبی مذہب رکھتا تھا تین سال کے بعد قسطنطنیہ سے ایک سپہ سالار آیا اور اس نے اس کو نکال کر سوریس کی مقرر کیا جو کہ ملکیہ مذہب کا پابند تھا پھر نو سال کے بعد لاؤن قیصر کے حکم سے سوریس کو ہٹا دیا گیا اور طیماناس بحال ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پھر یہ بائیس سال مسلسل بطریق رہا۔ ❸ اس کے ۱۲ ہویں سال بادشاہ فالس نے شہر آمد حملہ کیا اور اس کو

❶ نسطوریہ یہ حکم نسطور کے ماننے والے تھے جو کہ یہ کہتا تھا کہ اللہ ایک ہے اس کی تین جہتیں ہیں (۱) وجود (۲) علم (۳) حیات اور یہ تین اقنوم (نا با صفت) اس کی ذات سے الگ نہیں ہیں اور نہ ہی ذات کا حصہ ہیں اور یہ تین چیزیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم میں جمع ہو گئی ہیں۔ (المملو النحل، شہرستانی جلد اول صفحہ نمبر ۲۶۸-۲۶۹)۔

❷ مترجم نے چودہویں سال ہی کی نشاندہی کی ہے جبکہ اصلی عربی نسخے میں اڑتیسویں سال کا ذکر ہے۔ صحیح۔ ❸ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❹ یعقوبیہ اس فرقے کی نسبت یعقوب البرزغانی کی طرف کی جاتی ہے جو قسطنطنیہ میں رہا تب تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ لوگ ویسقدس نے مذہب کے ماننے والے تھے۔ یہ بھی تین اقنوم کا عقیدہ رکھتے تھے البتہ انہوں نے کہا کہ کل خون اور گوشت میں بدل گیا ہے چنانچہ خدا بھی مسیح بنا۔ کی طرح ہو گیا ہے۔ اور انہی کے جسم کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ بلکہ خدا ہی مسیح ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)۔ ❺ دیکھیں المملو النحل، شہرستانی جلد اول صفحہ نمبر ۱۲۷ اور حاشیہ۔ مقور۔

❻ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❼ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❽ دیکھیں تاریخ غرناطیہ۔ ذاکر نعیم فرح صفحہ نمبر ۱۳۵ انتہا یوں۔

ایک مدت تک محاصرہ میں رکھا شمعون رہبان کا اسی کے زمانے میں انتقال ہوا پھر لاؤن قیصر سولہ سال حکومت کر کے مر گیا۔

لاؤن صغیر:..... ابن عمید کہتا ہے کہ اس کے بعد لاؤن صغیر تخت پر بیٹھا یہ زینوں کا بادشاہ کا باپ ہے ابن طریق کہتا ہے کہ یہ ابن سنیون ہے بحر حال یہ یعقوبی تھا ایک سال اس نے حکومت کی ہروشیوش نے اس کا کچھ ذکر نہیں کیا ہاں زینوں کا تذکرہ کیا ہے جو اس کے بعد اس کے بعد بادشاہ بنا اور اس نے سین مہملہ سے تحریر کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ اس نے سترہ برس بادشاہی کی (اس کا زمانہ بادشاہت نیرون کے اٹھارویں اور اسکندر یہ کے ۷۸۷ سال کے بعد ہے) ❶۔ یہ یعقوبی مذہب کا پابند تھا۔

بغاوت:..... اس کے خلاف اس کے لڑکے اور ایک رشتہ دار شخص نے بغاوت کر دی بیس مہینے تک لڑائی ہوتی رہی آخر کار وہ دونوں اپنے ساتھیوں سمیت مارے گئے۔

مذہبی کتابوں میں تبدیلی:..... قسطنطنیہ کے بطریق نے اسی دوران مذہبی کتابوں کو رد و بدل کر کے اپنے برے عقائد کو ظاہر کر رہا تھا اس وجہ سے زینون قیصر نے بطریق کو اس کے حال کی اطلاع دے کر تمام گرجوں کے عہدے داروں کو جمع کر کے بطریق اسکندر یہ فوت ہوا اس کی جگہ پطرس بطریق مقرر ہوا جو آٹھ سال کے بعد مرا اور اس کی جگہ اشناشیوش ❷ اسکندر کا بطریق بناسات سال کے بعد یہ بھی مر گیا۔ (سبکی کہتا ہے کہ بطلیموس الانباء نے اسکندر یہ میں گھوڑ دوڑ کے لئے جو جگہ بنائی تھی وہ اسی زینون کے زمانے میں جلانی گئی۔ ابن طریق کہتا ہے کہ زینون کے زمانے میں یزون اور ہیاطلہ کے درمیان بہت سے جنگیں ہوئیں اور انہوں نے بعض جنگوں میں شکست بھی دی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نیرون کے فوجیوں نے دشمن کے بجائے اس پر حملہ کر دیا تھا۔ بحر حال نیرون مر گیا اور حکومت کے لئے اس کے بیٹوں قیاد اور یلاڈش میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ زینون کی حکومت کے دسویں سال یلاڈش اپنے بھائی پر غالب آ گیا اور حکومت پر قبضہ کر لیا اس کا بھائی بھاگ کر ترک چلا گیا اور خاقان سے مل گیا اور پھر چار سال کے بعد یلاڈش مر گیا۔ قیاد واپس آ گیا اس کا بھائی بھاگ کر ترک چلا گیا اور خاقان سے مل گیا اور پھر چار سال کے بعد یلاڈش مر گیا۔ قیاد واپس آ گیا اور فارس کی حکومت سنبھال لی۔ یہ واقعہ زینون کی حکومت کے چودہویں سال ہوا اور تیرالیس ۳۳ سال حکومت کرتا رہا ❸ اور زینون بھی اپنی حکومت کے تیسرے سال مقتل دارا میں ایک شہر آباد کئے جانے کا حکم دیا۔ (اور اس نے اپنی حکومت کے پہلے سال یہ حکم دیا کہ ہر پڑھی لکھی عورت کو قتل کر دیا جائے اور تیسرے سال اس نے یہ حکم دیا کہ نصیبین کے اوپر جہاں دارا قتل ہوا تھا وہاں ایک شہر بنایا جائے ❹۔ اس کے بعد اس سے اور اس کا سرہ سے لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ لشکر فارس اسکندر یہ آ پہنچا اور اس کے ارد گرد کے باغات اور قلعوں کو ویران کر دیا ایک عالم اس لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے ۶ چھٹے سال کے بعد اشناشیوش بطریق اسکندر یہ کا انتقال ہوا اس کی جگہ یوحنا یعقوبی کو مقرر کیا گیا۔ یہ نو سال تک اس عہدے پر رہا اس کے مرنے کے بعد یوحنا ثانی بطریق بن جو گیارہ سال کے بعد مرا اس کی جگہ ویسقرس جدید ذھائی سال بطریق رہ کر فوت ہوا اور اسی کے زمانے میں حکومت میں ساریوش انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا یہ دونوں ویسقرس کے عقائد کے پابند تھے۔

ایلیا اور نشاط:..... سعید بن بطریق کہتا ہے کہ ایلیا بیت المقدس کے بطریق نے نشاط قیصر کو ملکیہ کے مذہب کی طرف بلانا چاہا تھا اور اس پر اس نے مذہب کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے درجہ بانوں کو روانہ کیا تھا نشاط قیصر ان کی باتیں سن کر ان کے مذہب کی طرف مائل ہو چلا تھا اس نے عقیدت کی وجہ سے تحالیف اور صدقات کے لئے مال و اسباب روانہ کیا اتفاق سے ایک شخص قسطنطنیہ میں ویسقرس کے مذہب کا پابند عالم تھا وہ نشاط قیصر سے ان واقعات کے بعد ملا اور اس نے اپنے مذہب کی طرف اسے کھینچ لیا نشاط نے اس مذہب کو اختیار کرنے کا عام حکم دے دیا رومہ کے

❶ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❷ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❸ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❹ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

بطریق کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے نشاط کو لعنت و ملامت کی قیصر نے قصے ہو کر اس کو نکال دیا اور اس کی جگہ انھ کیہ کا رجا ج سوس کے ہوالے کر دیا۔

سولوس کے کافر ہونے کا فتویٰ: بیت المقدس کے بطریق ایلیا نے جب یہ سنا تو اس نے رہبانوں اور ارد کرد کے رؤسا کو جمع کر کے سولوس کی تکفیر کا فتویٰ لکھا گیا اگرچہ نشاط قیصر نے یہ رنگ دیکھ کر سولوس کو نکال دیا لیکن پھر بھی سارے بطریقوں اور پادریوں نے جمع ہو کر اس کا بھی مجرم ٹھہرایا۔ (یہ واقعہ اس کی حکومت کے تیسویں سال پیش آیا چنانچہ ملکی فرقے کے سب پادریوں اور بطریقوں نے جمع ہو کر یعقوبیہ اور نستور یہ کے سامنے نشاط سولوس اور ویسٹوس کو مجرم ٹھہرایا۔ ابن بطریق کہتا ہے کہ سیوس کا ایک شاگرد تھا جس کا نام یعقوب البرادغی تھا جو شہروں شہروں گھومتا پھرتا تھا اور لوگوں کو سوریوس ویسٹوس کے عقیدوں کی تبلیغ کرتا تھا۔ چنانچہ یعقوبیہ کی نسبت اسی کی طرف کی گئی۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہ بات نہیں بلکہ یعقوبیوں نے اپنی نسبت و ستورس ہی کے زمانے میں رکھی تھی۔ جیسے پہلے گزرا ہے) ① جس سے کچھ فائدہ نہ ملا ستائیس سال حکومت کر کے مر گیا۔

یشطینا نش: اس کی جگہ یشطینا نش ۱۸۳۰ اسکندر کے ۸۳ سال کے بعد قیصر بناناو سال اس کی حکومت رہی اس کی حکومت کے تیسرے سال شاہ فارس نے روم پر حملہ کیا رومیوں اور اہل فارس میں خوب لڑائیاں ہوئیں پھر اس کے آخری زمانے میں یعنی آٹھویں سال شاہ فارس نے روم پر فوج کشی کی۔ اس لڑائی میں عرب کا بادشاہ منذر بھی فارس کے بادشاہ کے ساتھ تھا۔ فارس کا بادشاہ الہانک بڑھ گیا رومی مغلوب ہوئے دونوں اردوہوں کا ایک گروہ کثیر دریائے فرات میں ڈوب کر مرا۔ (اور اہل فارس نے بہت سے اہل روم کو قیدی بنالیا) ② قیصر کے مرنے کے بعد اہل فارس اور روم میں صلح ہو گئی۔

بربر کارومہ پر حملہ: اسی قیصر کے نویں سال بربر نے روم پر حملہ کر کے اس کو اپنا اطاعت گزار بنایا ابن بطریق کہتا ہے کہ یہ قیصر منکیہ مذہب کا پابند تھا۔ اس نے ان لوگوں کو واپس بلالیا جن کو نسطائش قیصر نے جلاوطن کر دیا تھا۔ (اور طیمناؤس کو اسکندر یہ کا بطریق بنادیا یہ یعقوبی تھا۔ تین سال اس عہدہ پر رہا اور بعض کہتے ہیں گھسترہ سال)۔ ابن راہب کہتا ہے کہ یہ خلقہ دنیہ کے مقررہ مذہب کا پابند تھا۔ اس نے شادیش بصریق کے مشورہ سے اٹھا کیہ اور مشرق کے پادریوں کو جمع کیا لوگوں کو خلقہ دنیہ کے مذہب کا پابند کرنا چاہتا تھا لیکن انہوں نے جب انکار کیا تو بطریق اٹھا کیہ کو گرفتار کر لیا پھر دوسال کے بعد آزاد کر دیا اٹھا کیہ کا بطریق قید سے رہا ہو کر مصر چلا گیا (اور پوشیدہ زندگی گزارنے لگا۔

ابولنیار یوس بطریق: اس بعد ابولنیار یوس اسکندر یہ کا بطریق بنا اس کے پاس کونسل خلقہ دنیہ کے مقررہ نمائند کی کتاب تھی یوس نے اس سے انہیں عقائد کی تعلیم حاصل کی اور اس کی پیروی کی جب یشطینا نش اپنی حکومت کے نویں برس مر گیا تو اس کی جگہ یشطینا نش کے چچا کا لڑکا جو کہ اس سے پہلے قیصر ہوا ہے اس نے چالیس سال حکمرانی کی ابوفانیوس کہتا ہے کہ اس نے تینتیس سال حکومت کی۔

کسریٰ کارومہ پر حملہ: اس کے ساتویں سال کسریٰ نے روم پر حملہ کیا اور ایلیا کو جلا دیا صلیب کو جو وہاں تھی اٹھا کر لے گیا رومیوں سال سامریہ نے بغاوت کی اس نے ان کے شہروں کو اجاڑ دیا اور ۱۶ سولہویں سال حارث بن جبلة امیر غسان عرب نے سرزمین شام میں قیصر کی طرف سے صف آرائی کی اور شاہ فارس کو شکست دے کر قیدیوں کو چھڑالایا اس کے بعد روم اور فارس میں صلح ہو گئی اس کے زمانہ حکومت میں عید میلاد چھٹے قانون کے بجائے چوبیسویں قانون میں مقرر کی گئی۔ (جب کہ عید غطاس چھٹے میں برقرار رکھی۔ اس سے پہلے دونوں چھٹی میں تھیں)۔ مسیحی کہتا ہے کہ یشطینا نش نے لوگوں میں مذہب ملکیہ کے پھیلانے کا ارادہ سے اس کو گرفتار کر لیا لیکن پھر کچھ سوچ کر چھوڑ دیا اسکندر یہ کا بطریق رہائی کے بعد مصر چلا گیا یشطینا نش نے اس کی جگہ بولس کو مقرر کیا۔ یہ مذہب ملکیہ کا پیروکار تھا اس کو یعقوبی مذہب والوں نے نہیں مانا یہ دوسال تک اس عہد پر رہا۔

① تصحیح واستدراک (شاء اللہ محمود)۔

② تصحیح واستدراک (شاء اللہ محمود)۔

بولیناریوس بطریق سپہ سالار: سعید ابن بطریق کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصر نے بولیناریوس شہ کی لباس پہنے ہوئے رجا میں داخل ہوا پھر اس کو اتار کر مذہبی لباس زیب تن کیا اس نے لوگوں کو خیر مذہب مندیہ کی ہدایت کی جس نے چوتھی مخالفت کی اس وقت تک یہ۔

فلسطین میں سامرہ کی بغاوت: اسی نشاطی نش کے زمانہ حکومت میں سامرونے فلسطین میں بغاوت کی۔ بہت سے عیسائیوں کو قتل کیا ان کے رجاؤں کو گروہ ادیا قیصر نے یہ سن کر ان کی سرکوبی کے لئے لشکر روانہ کیا جس نے سامرونے پر پہنچ کر کافی گولیاں ماریں اور رجاؤں کو مار مار کر سے جیسا کہ اس سے پہلے تھے بنوادیا تھا بیت اللحم کا رجا پہلے چھوٹا تھا اسی زمانے میں اسی قیصر کے حکمت وسیع بنایا جیسا کہ اب موجود ہے عیسائیوں کا پانچواں مذہبی جلسہ ایک سو تریسٹھ جلسہ خلدونیہ کے ۱۶۳ سال بعد قیصر کے اتیسویں سال کے زمانے میں مکیہ میں اس جلسہ کا صدر انجمن اور بانی تھا۔ بجائے اس کی جگہ یوحنا مقرر کیا گیا یہ بھی مذہب مندیہ کا ماننے والا تھا تین سال کے بعد یہ بھی بیاک ہو گیا اس کے بعد پھر مذہب یعقوبیہ کا اسکندریہ کے رجا میں دور دورہ ہوا۔

طودوشیوش اور فرقہ ملکلیہ: اسکندریہ میں ان دنوں قبلی رہتے تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے طودوشیوش و بطریق مقرر کیا ۱۱ سال تک اسکندریہ کے رجا میں رہا۔ ملکلیہ والوں نے دقیانوس کو بطریق بنا کر چھ مہینے طودوشیوش کو رجا سے نکال دیا۔ نشاطی نش نے طودوشیوش کے جان کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی لکھا کہ دقیانوس ملکلیہ کا بطریق شہر میں رہے اسکندریہ والوں نے قیصر کے اس حکم کی تعمیل کی پھر قیصر نے طودوشیوش کو لکھا کہ یا تو اجماع جلسہ خلدونیہ کی مانے یا عہدہ بطریق سے الگ ہو جائے۔ طودوشیوش نے عہدہ سے استعفیائی اختیار کر لی۔ قیصر کے حکم سے اس کی جگہ بولس مقرر کیا گیا۔ اہل اسکندریہ نے نہ اس کو تسلیم کیا اور نہ وہ احکام جو لایا تھا ان کو قبول کیا اس کے بعد یہ مکیہ اور قبط کے رجا بن کر رہ گئے۔

طودوشیوش اور نشاطی نش کی موت: ان لوگوں نے اہل مذہب ملکلیہ سے بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ طودوشیوش کا نشاطی نش قیصر کی حکومت کے سینتیسویں سال انتقال ہوا اس کی جگہ اسکندریہ میں پطرس بطریق مقرر ہوا۔ سال کے بعد یہ بھی فوت ہو گیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ سری نوشیروان نے اسی کے زمانہ حکومت میں روم پر حملہ کر کے اطالیہ پر قبضہ کیا تھا۔ (اور اس شہر سے آئے ایک اور شہر بنایا اس کا نام مرہ مرہ اور اہل اطالیہ کو وہاں آباد کیا) ۱۲ پھر اس کے بعد نشاطی نش قیصر مر گیا۔

قیصر یوشطونش: اس کے بعد یوشطونش نوشیروان کے چھتیسویں سال مطابق ۸۰۰ء اسکندریہ میں تخت پر بیٹھا تیرہ سال اس کی حکومت رہی۔ ہر وشیوش کے مطابق اس کی حکومت گیارہ سال رہی ۱۱ اس کی حکومت کے دوسرے سال پطرس بطریق اسکندریہ مکیہ اس کی جگہ میاؤ متر کیا گیا چھتیس سال تک یہ اس عہدہ پر رہا۔ اس کے بارہویں سال دیلم کے لشکر کی سیف بن ذی یزن کے ساتھ روانہ ہوئی۔ بعد کے نوشیروان مکیہ اور لشکر دیلم نے یمن کو ملوک حبشہ کے بادشاہوں سے لے لیا اسی وقت سے یمن میں سلاطین کا سرہ کے بادشاہوں کی حکمرانی کا پرچم ہر آنے لگا۔

قیصر طباریش: تیرہ سال کے بعد ۱۲ یوشطونش قیصر بھی مر گیا پھر طباریش قیصر بنا۔ مز بن نوشیروان کی حکومت کا قیصر ۸۹۳ء اسکندریہ تھا اس کی حکومت تین سال رہی (مسیحی کے نزدیک چار سال) ۱۳۔ اسی کے زمانے میں روم اور فارس کی فتح کا خاتمہ ہو کر انیسویں کا دورہ

۱ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

۲ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

۳ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

۴ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

۵ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

۶ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

آغاز ہوا فارس کا لشکر خابور تک بڑھا آیا مورق (بطریق روم) نے نکل کر لشکر فارس کو پسا کیا اس کے بعد ہی طباریش قیصر بھی آپہنچا جس سے فارس کو شکست فاش ہوئی اور فارس کا بہت لشکر مارا گیا چار ہزار کے قریب قید کر لئے گئے جو جنگ ہونے کے بعد جزیرہ قبرص بھیج دیئے گئے۔

ہرمز کسریٰ کی بے دخلی اور دوبارہ تخت نشینی:..... اس کے بعد بہرام مرزبان ہرمز کا مخالف ہو کر اس کو ملک سے نکال دیا ہرمز کسریٰ طباریش کے پاس چلا آیا اس نے اس کی چار ہزار لشکر سے مدد کی ہرمز کسریٰ نے روم کے لشکر کی مدد سے مدائن اور واسط کے درمیان بہرام کا مقابلہ کیا اور اس کو شکست فاش دے کر دوبارہ تخت نشین ہوا۔

دوبارہ معاہدہ:..... طباریش قیصر کی خدمت میں بے شمار مال و اسباب اور تحائف بھیجے بلکہ اس سے بھی زیادہ جتن قیصر نے اس کو دیا تھا روانہ کیا اور سب چیزیں اور شہر جو اس سے پہلے فارس نے رومیوں سے چھین لیا تھا واپس کر دیا۔ (اور دوبارہ تین سال کے لئے معاہدہ کر لیا چنانچہ فارس والے باز قطیفیہ اور اپنے دیگر شہروں آرمینہ وغیرہ میں واپس آ گئے) ① طباریش قیصر کے کہنے سے مدائن اور واسط میں دو ہیکلیں بنوادیں اس کے بعد طباریش قیصر مر گیا۔

موریکش:..... اور موریکش قیصر ہرمز کی حکومت کے چھٹے برس ۱۸۹۵ء اسکندریہ میں تخت نشین ہوا اس نے با تفاق مورخین میں سارے حکمرانی کی نیک سیرت اور عادل تھا اس کے گیارہواں سال کسی یہودی نے اٹھایا کہ میں حضرت مسیحی علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ بے ادبی کی جس کی سزا میں بہت سے یہودی قتل کر ڈالے گئے اور باقی جلاوطن کر دیئے گئے اسی کے زمانہ حکومت میں ہرمز کسریٰ کو بہرام نے جو اس سے قریبی تعلق رکھنے والوں میں سے تھا تخت سے اتار دیا تھا اور خود تخت پر بیٹھ کر حکمرانی کرنے لگا تھا۔ ہرمز کے بیٹے پرویز نے موریکش قیصر کے دربار میں استغاثہ پیش کیا موریکش قیصر نے اس کی امداد کی اور بہرام کو قتل کر کے ملک و تخت پرویز کو دے دیا۔ پرویز نے بھی اپنے باپ کی طرح تخت نشینی کے بعد قیصر کی خدمت میں تحائف اور قیمتی مال و اسباب روانہ کیا۔ پرویز نے موریکش قیصر کی لڑکی مریم سے خطبہ (منگنی) کی موریکش نے اپنی لڑکی کا نکاح پرویز سے کر دیا۔ طرح طرح کی قیمتی چیزیں اور قیمتی مال و اسباب جہیز میں دیا کچھ عرصہ کے بعد کسی غلام ② نے موریکش کو بطریق قوقا کی سازش سے غفلت کی حالت میں مار ڈالا اور خود تخت پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگا یہ واقعہ ۱۹۱۲ء اسکندریہ میں پرویز کی حکومت کے ۱۵ سال کے بعد ہوا۔ اس غلام نے آٹھ سال حکمرانی کی موریکش کی اولاد کو جن جن قتل کیا اتفاق سے ایک لڑکا ان میں سے بچ کر طور سینا کی طرف چلا گیا اور راہبانہ زندگی سے اپنی عمر کے دن پورے گئے۔

لشکروں کی روانگی:..... اس واقعہ کی اطلاع جب پرویز بادشاہ فارس کو ہوئی تو اس نے اپنے سرکار بدلہ لینے کے لئے ایک لشکر جمع کیا اپنے لشکر کا ایک حصہ ایک سپہ سالار کے ماتحت قدس شریف کی طرف روانہ کیا اور اس سے یہود کو قتل کرنے اور ان کے شہروں کے ویران کرنے کا وعدہ کیا۔ دوسرا سپہ سالار کے ماتحت قدس شریف کی طرف روانہ کیا اور اس سے یہود کو قتل کرنے اور ان کے شہروں کے ویران کرنے کا وعدہ کیا۔ دوسرا سپہ سالار مصر اور اسکندریہ کی طرف روانہ کیا گیا۔ تیسرا حصہ لشکر کا اپنے ساتھ لے کر پرویز خود قسطنطنیہ کی طرف بڑھا۔

شام کی تباہی:..... اس کا پہلا سپہ سالار جو شام کی طرف بھیجا گیا تھا اس نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے شام پہنچ کر جس وقت یہود طبریہ، جبیل و ناصرہ اور صور اس کے پاس جمع ہو گئے عیسائیوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ان کے کنائیس (گرجے) گرا دیئے، ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ صلیب اٹھا کر لے گئے عیسائی قیدیوں میں زخمی بطریق بھی تھا اس کو صلیب کے ساتھ مریم بنت موریکش پرویز کی بیوی نے اپنے شوہر سے مانگ لیا۔

یہودیوں کا قتل عام:..... الغرض جس وقت شام رومیوں سے خالی ہو گیا اور اہل فارس قسطنطنیہ پر چڑھے جارہے تھے۔ قدس، خلیل،

① صحیح و استدراک (شاء اللہ محمود)۔

② غلام کا نام قوقاس تھا تاریخ بزنطیہ۔ ڈاکٹر نعیم فرح (صحیح و استدراک) (شاء اللہ محمود)۔

طبریہ، دمشق اور قبرص کے یہودی بیس ہزار کے قریب جمع ہو کر صور پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھے صور میں ان دنوں چار ہزار یہودی موجود تھے جن کو ان کے پہنچنے سے پہلے وہاں کے بطریق نے گرفتار کر لیا تھا محاصرہ یہودیوں نے صور کے باہر کے کنائس (گرے) منہدم کرنا شروع کر دیئے اور بطریق یہودی قیدیوں کو قتل کر کے ان کے سروں کو محاصرہ کرنے والوں کی طرف پھینکنے لگا۔ یہاں تک کہ مقید قیدی سب مارے گئے۔ کسریٰ پرویز یہ سن کر قسطنطنیہ سے صور آ پہنچا یہودی باغی آتے ہی شکست کھا کر بھاگ گئے۔

گرجوں پر یعقوبیہ کا قبضہ اور قوقاض کی موت:..... ابن عمید کہتا ہے کہ قوقاض قیصر کی حکومت کے چوتھے سال یونا الرحوم ① ملک کیہ کا بطریق اسکندریہ اور مصر میں مقرر ہوا۔ جب اس کو اہل فارس کے حملین کی خبر معلوم ہوئی تو والی اسکندریہ کے ساتھ قبرص کی طرف بھاگ گیا۔ (اور اپنی بطریقی کے بیسویں سال مر گیا) ② سات سال تک اسکندریہ میں اس کی جگہ خالی رہی۔ فرقہ یعقوبیہ نے اسکندریہ میں قوقاض قیصر کی حکومت کے زمانے میں انطاکیہ کو بطریق بنایا تھا جو بارہ سال تک بطریق رہا فرقہ ملک کیہ نے مجبور ہو کر تبرکات کلیہ فرقہ یعقوبیہ کو دے دیا اور یعقوبیہ وہاں کے گرجاؤں پر مسلط اور نگران ہو گئے اشناشیوش اٹلا کیہ کا بطریق تحایف اور ہدایا لے کر پادریوں اور راہبوں کے ساتھ انطاکیہ کو لے گیا اور اس عہدہ پر پہنچنے کی اس کو مبارک باد دی وہ چالیس دن ٹھہر کر اپنے مقام واپس چلا گیا انطاکیہ کو اپنی بطریقی کے بارہویں سال دیقلا دیا نوس کی حکومت کے ۳۲ سال کے بعد مر گیا۔

ہرقل:..... پرویز صور کی مہم سے فارغ ہو کر پھر قسطنطنیہ پر جا پہنچا اور نہایت سختی سے حصار کر کے رسد و غلہ کی آمد و رفت بند کر دی۔ بطریقوں نے علوقیاس میں جمع ہو کر دریا کے راستے کھانے پینے کا کافی ذخیرہ ایک کشتی میں ہرقل (ایک بطریق تھا) کے ساتھ قسطنطنیہ میں پہنچا دیا رومی محصور اس کشتی کے پہنچنے سے بہت خوش ہوئے ہرقل کو ملکی انتظام میں شامل کر لیا اور قوقاض کی طرف سے بدظن ہو کر اس فتنہ و فساد کا اس کو باعث سمجھ کر قتل کر کے ۹۲۲ اسکندریہ میں ہرقل کو تخت قیصری پر بٹھا دیا ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی پرویز کو شکست عملی کے تحت قسطنطنیہ سے ٹال دیا اور اس کے بعد بے فکری کے ساتھ اکتیس سال چھ مہینے حکومت کرتا رہا۔ ابن بطریق کہتا ہے کہ اس نے بیس سال حکمرانی کی۔ ابن بطریق کے مطابق اس کی حکومت کا زمانہ پہلے سن ہجری سے شروع ہوتا ہے۔ ہرودشیوش کہتا ہے کہ یہ واقعہ ۹۰۹ ہجری کا ہے اور اس کو ہرقل ③ بن ہرقل انطونیش کہتے ہیں جب یہ حکمران بنا تو اس نے پرویز کے پاس صلح کا پیغام بھیجا پرویز نے خراج کا مطالبہ کیا ہرقل نے اس سے انکار کیا پرویز نے ہرقل کا محاصرہ کر لیا۔ چھ سال تک محاصرہ کئے رکھا۔

فارس کی تباہی:..... پھر جب ہرقل نے اس کے محاصرہ سے اپنی مجلس نہ دیکھی تو حکمت عملی کے تحت خراج دینا قبول کر لیا اور تاوان جنگ ادا کرنے کے لئے چھ مہینے کی مہلت مانگی۔ پرویز وعدہ پورا ہونے کے انتظار میں ٹھہرا رہا۔ ہرقل اپنے بھائی قسطنطین کو قسطنطنیہ میں چھوڑ کر پانچ ہزار رومیوں کو لے کر دوسرے راستے فارس کی طرف چلا گیا فارس اپنے مددگاروں اور محافظوں سے خالی ہونے کی وجہ سے ہرقل کے ہاتھوں خوب خراب اور ویران ہوا۔ پرویز کسریٰ کے دنوں لڑکے قباد اور شیرویہ کو جو مریم بنت مریکش کے پیٹ سے تھے ہرقل نے گرفتار کر لیا حلوان اور شہرور سے ہوتے ہوئے مدائن کی طرف آیا۔ دجلہ سے عبور کر کے آرمینیا کی طرف بڑھا جب ہرقل قسطنطنیہ کے قریب پہنچا تو پرویز یہ سن کر اپنی سلطنت کی طرف واپس ہوا۔ پھر ہرقل نے اپنے ۹۰ سال مال و اسباب و ملک گیری کے لئے خراج کیا عامل دمشق منصور بن سرجون نے پہلے کسریٰ کو ٹیکس دینے والا اور مطیع ہونے کا عذر کیا لیکن جب ہرقل اس کے سر پر پہنچ گیا تو ایک لاکھ دینار دے کر اپنی جان بچائی۔ ہرقل نے ترس کھاتے ہوئے اس کے عہدے پر بحال رکھا۔

① الرحوم اس وجہ سے کہتے تھے کہ یہ نہایت رحم دل اور رقی القلب تھا۔ یہی ہے جس نے اسکندریہ میں بیماروں کے لئے اسپتال بنوایا تھا۔ تصحیح واستدراک (شاء اللہ محمود)۔

② ہیرودت کے عربی نسخے میں ۳۳ سال تحریر ہے۔ تصحیح۔

③ تصحیح واستدراک (شاء اللہ محمود)۔

یہودیوں کی تباہی: اس کے بعد وہ بیت المقدس کی طرف گیا یہودیوں نے تحفے پیش کئے ہرقل نے ان کو اپنے زیر نگرانی کر لیا پادریوں اور راہبوں نے یہودیوں کی حرکات اور ظلم کی شکایت کی کلیسوں کے کھنڈر اور اپنے مقتولوں کی ہڈیوں کے ڈھیر دکھائے تب ہرقل نے اس وجہ سے غصہ ہو کر یہودیوں کے قتل کا عام حکم دے دیا بے شمار یہودی تھوڑی ہی دیر میں موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے سوائے ان یہودیوں کے جو بھاگ گئے تھے یا چھپ گئے تھے کوئی نہ بچا اس کے بعد ہرقل نے کنائیس (کلیسوں) کو نئے سرے سے تعمیر کرایا۔ اس کے ۱۰۰ سالوں اندر اسکون فرقہ یعقوبیہ کا اسکندر یہ میں بطریق مقرر ہوا چھ سال تک اس عہد پر رہا اس کے مرنے کے بنیامین سینتیس سال بطریق رہا۔

مصر پر قبضہ: اس وقت تک مصر اور اسکندر یہ شاہ فارس کے ماتحت تھا ہرقل مہم قدس شریف سے فارغ ہو کر مصر جا پہنچا اور اس نے اس پر توار کے زور سے قبضہ حاصل کر لیا اہل فارس کو قتل کیا اسکندر یہ میں قوس کو اپنا نائب مقرر کیا یہ بطریق بھی تھا اور کورنزی بھی تھا۔ بنیامین نے اس کے مقرر ہونے سے پہلے خواب میں یہ دیکھا کہ کوئی شخص اس کبر رہا ہے اٹھ اور روپوش ہو جا یہاں تک کہ خداوند کا غضب ختم ہو جائے۔ بنیامین یہ خواب دیکھ کر چھپ گیا اور ہرقل نے اس کے بھائی مینا کو گرفتار کر کے مذہب مقررہ کو نسل خلعہ دنیہ کا قبیح کرنا چاہا مینا نے انکار کیا ہرقل نے اس کو زندہ آگ میں ڈال دیا جب وہ جل کر راکھ ہو گیا تو اس راکھ دریا میں بہا دی گئی۔ اس کے بعد ہرقل دمشق، حمص، حماة اور حلب سے بے شمار مال و اسباب جمع کر کے قسطنطنیہ واپس آیا تھا۔ اس نے مصر کی آبادی بڑھائی اور یونان آبادی صنعت و حرفت میں ترقی کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے بادشاہ و بقلادیا نوس کے ۳۵ سال کے بعد فتح کیا۔ ہرقل نے بنیامین کو بعد چند دن کے بعد امان دی اور وہ تیرہ سال کے بعد اسکندر یہ واپس آیا۔

تاریخی معلومات: ابن عمید کہتا ہے کہ ہرقل کی حکومت کے گیارہویں سال ۱۹۳۳ اسکندری مطابق ۶۱۳ عیسوی میں تاریخ ہجری کی بنیاد پڑی سعودی کہتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ولادت عیسیٰ نیش ثانی کی حکومت میں ہوئی تھی جس کو اس نے سطیوس لکھا ہے اسی نے الہام میں کر جانوایا بیس سال اس کی حکومت رہی اس کے بعد ہرقل بن نوسطیوس پندرہ سال حکمران رہا اسی نے سکہ ہرقلیہ کو پھیلا دیا اس کے بعد مورق بن بقل تخت پر بیٹھا۔ سعودی بھی بیان ہے کہ لوگوں میں مشہور یہ ہے کہ واقعہ ہجرت اور زمانہ تئیسین ① ہرقل بادشاہ روم کے عہد میں گزرا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ کتب سیر و تاریخ کی کتابوں میں یہ تحریر ہے کہ ہجرت قیصر بن مورق کے زمانے میں ہوئی اس کے بعد اس کا لڑکا قیصر بن قیصر حضرت ابوہر صدیق ② بنی ہوئے زمانے میں اور ہرقل بن قیصر حضرت عمرؓ کے زمانے میں تھا اسی کے زمانے میں اسلامی فتوحات نے اس کو شام سے نکال باہر کیا تھا۔ یہ بھی اسی کا بیان ہے کہ عیسائی قیصروں کا زمانہ حکومت ہجرت تک ایک سو پچتر سال تک رہا طبری کہتا ہے کہ عیسائیوں کے مطابق بیت المقدس کی تعمیر کے بعد بخت نصر کی تباہی پھیلانے کے زمانے تک کا فاصلہ ایک ہزار سال ہے۔ اور حکومت اسکندر سے ہجرت تک کا زمانہ نوسو بیس برس اور اسکندر سے مود حضرت عیسیٰ کی پیدائش تک کا زمانہ تین سو تین سال کا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی عمر آسمان پر اٹھانے جانے کے وقت تئیس برس تھی ③۔ اور عیسیٰ سے ہجرت تک کا زمانہ پانچ سو پچاس سال میں محدود ہے۔ ہرودیشوش کہتا ہے کہ ہرقل کی حکومت کے نویں سال ۶۱۱ء میں روم کی بنیاد رکھے جانے سے ایک ہزار سو سال بعد ہوئی ہے۔ اس نے اس کو ہرقل بن انطونیوس کا لڑکا بتایا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسلامی حکومت اور ہرقل کے زمانے سے عیسائی

قیصروں کی حکومت ختم ہونے تک کی تاریخ: ابن عمید کہتا ہے کہ ۵۰۲ ہجری میں پرویز (بادشاہ فارس نے ایک لشکر شام اور جزیرہ کی طرف روانہ کیا اور ان سبوں پر قبضہ کر لیا اور روم کو خوب ویران کیا۔ عیسائیوں کے کنائیس (گرے) گرا دیئے اور ان میں جو سامان اور سونے چاندی

① ہرقل و رومی رمان میں او قیسیں کہتے تھے۔ سند و رنم و یارانی کے عہد میں بتایا گیا۔ یہاں ثانی افریقہ کے حاکم انزاخوس قرعاجہ کا بیٹا تھا۔ سے بھی وہ ہرقل بنی تھے۔

② طبری نے اپنی تاریخ ۱۶۱ و ۱۶۲ میں قیصر بن قیصر اور حضرت عمر فاروقؓ کی ہجرت

③ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھانے کے وقت سے۔

۱۔ جو بڑے بڑے لوگ تھے۔ (یہاں تک کہ بنی دوس میں کا ہوا سنگ مرمر کا پتھر بھی اٹھا کر لے گئے) ۲۔ پرہیز نے ایک عیسائی طبیب کے بچے سے جو کہ اس کے پاس رہتا تھا اہل الربا کو یہ عقوبت مذہب ماننے والا بنایا اور اس سے پہلے وہ ملیہ مذہب رکھتے تھے۔ پھر عیسائی ہجری میں شاہ فارس نے روم پر حملہ کیا اس فوج کا سپہ سالار مرزبانہ شہر پر تھا اس نے روم و بر باد و ایران کیا قسطنطنیہ کا مدتوں کا محاصرہ کئے رہا اور ان ہی صرہ شاہ فارس کی وجہ سے اس سے بدظن اور رنجیدہ ہو کر دو بڑے فوجی افسروں کے نام ایک خط جس میں اس کی رفتاری کا حکم تھا روانہ کیا اتفاق سے یہ خط ہرقل کے ہاتھ لگ گیا۔ ہرقل نے یہ خط مرزبانہ شہر پر لے کر دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا اپنے پرانے آقا یعنی فارس کے بادشاہ سے باغی ہو کر ہرقل سے مدد ماننے لگا ہرقل خود تین لاکھ رومی اور پچیس ہزار ترکانوں کو اس کی مدد کے لئے آیا اور اس کے ساتھ شام اور جزیرہ کی طرف روانہ ہوا جن شہروں کو اس سے پہلے شاہ فارس نے لے لیا تھا اس نے ان کو فتح کر لیا ان میں سے ارمینیا بھی تھا اس کے بعد موصل کی طرف یا فارس کے شہر سے متوجہ ہو کر فارس کا لشکر مرید اور جوت گیا وہ جوت بن کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا پرویز شاہ فارس چند ساتھیوں کو لے کر مدائن سے بھاگ گیا ہرقل نے اس کے خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ شیرہ بن کسری (جو ایک مدت سے قید میں تھا شہر پر مرزبانہ نے قید سے نکال کر تخت پر بٹھایا ہرقل کے اور اس سے دو تہہ تحفے قائم کئے گئے اس کے بعد ہرقل مدائن سے واپس آ کر مدائن کے بعد اس کا بھائی تدارش جزیرہ اور شام کا حکمران ہو گیا پھر وہ اہل ربہ میں آیا اور ایک ماہ تک یہیں ٹھہرا اس نے یہ قولی عیسائیوں کو پھر اسی مذہب کا پابند کر دیا جس کو انہوں نے زبردستی چھوڑ دیا تھا۔

ہرقل اور دعوت اسلام

بن نمیر کے علاوہ دوسروں کی روایت ہے کہ آخر ۱۶ ہجری ۳۰ جناب رسول مقبول ﷺ نے حضرت دہیہ بکلی کے ہاتھوں ایک خط ہرقل کے پاس بھیجا تھا جس میں آپ ﷺ نے ہرقل کو دعوت دی تھی اس خط کی عبارت (جیسا کہ بخاری میں مذکور ہے) یوں ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

من محمد رسول الله، الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم وسلم يوبك الله احرك موتين فان توليت فان عليك اثم الا ريسين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمه سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله ولا شريكا له شيئا ولا يتحد بعضنا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا باننا مسلمون۔

ترجمہ شریف کرتا ہوں میں ایتہ اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے۔ از محمد رسول اللہ ﷺ براۓ ہرقل عظیم روم۔ سلام اس شخص پر جو کہ ہدایت کا تابع ہے اس کے بعد میں بے شک تجھ کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام لا اسلامت رہے گا خدا تجھ کو مومن اجرواے گا اور رسول اسلام نے اس سے پہلے تو بے شک تجھ پر تیرے ماننے والوں کا بھی نہ ہوگا وراۓ اہل کتاب آدیت لگے کی طرف ہو کہ ہم میں فرق نہیں ہے نہ یہ کہ تم کی بات نہ کریں ہواۓ اللہ کے اور یہ کہ تم کا شریک نہ کریں اور یہ کہ اللہ کے ایک دوسرے کو رب نہ بنا میں پس اے ارباب بھی دور گردانی کریں تو کہو تم کہ وہ ہو تم اس بات کے ہم مسلمان ہیں۔

ہرقل کا اہل قریش سے مشورہ۔ ہرقل کے پاس جس وقت یہ خط پہنچا اس نے ان لوگوں کو ایک جلسے میں جمع کیا جو قبیلہ قریش کے اس وقت وہاں موجود تھے اور ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو سب رسول اللہ ﷺ پر حدیہ امتیازات سے قریب تھا ان لوگوں نے ابوسفیان

۱۔ اللہ تعالیٰ اعظم (محمود)۔

۲۔ ہرقل کے پاس پہلے یہ خط ہرقل کے پاس پہنچا ان لوگوں نے ان کو ایک جلسے میں جمع کیا جو قبیلہ قریش کے اس وقت وہاں موجود تھے اور ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو سب رسول اللہ ﷺ پر حدیہ امتیازات سے قریب تھا ان لوگوں نے ابوسفیان

بن حرب کی طرف اشارہ کیا ہر قل نے ابوسفیان کو دیکھ کر قریش سے کہا کہ میں اسے (ابوسفیان) اس شخص یعنی رسول ﷺ کا حاس دریافت کرنے والا ہوں تم لوگ ذرا سنتے رہنا کہ کیا کہتا ہے۔ اس کے بعد ہر قل نے ابوسفیان سے وہ حالات دریافت کئے جو انبیاء علیہم السلام کے لئے ضروری ہیں۔ ان سے ان کو منزر ہاور پاک ہونا لازمی ہوتا ہے، چنانچہ ابوسفیان نے اس کے سب سوالات کے جوابات صحیح طرح سے دے دیئے ہر قل ان باتوں سے خوب واقف تھا۔ آسمانی کتابوں پر اس کی نظر تھی اس نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی جیسا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا دوسرا خط :..... رسول ﷺ نے ایک خط شجاع بن وہب اسدی کے ہاتھ حرث ۱۰ ابن ابوشمر غسانی والی غسان (سرزمین بلقلاک شام کے پاس) اسلام کی دعوت کے لئے روانہ کیا شجاع ابن وہب روایت کرتے ہیں کہ جس وقت میں یہ خط لے کر حرث کے پاس پہنچا اس وقت یہ غوطہ (دمشق) میں قیصر کے اتارنے کی تیاری کر رہا تھا چند دن وہ مجھ سے غافل ہو گیا ایک دن اس نے مجھے طلب کیا اور نامہ نامی پڑھ کر کہنے لگا کہ وہ کون شخص ہے جو مجھ سے میرا ملک لے لے گا میں خود اس کی طرف بڑھتا ہوں اگرچہ وہ یمن میں ہو اس کے بعد تیاری میں مصروف ہوا اور قیصر کو اس حال سے آگاہ کیا قیصر نے اسے اس حرکت سے روک دیا تب اس نے مجھے واپس جانے کا حکم دیا (اور سودینا راست میں خرچ کرنے کے لئے دیئے) ۵

شام پر مسلمانوں کا پہلا حملہ :..... ۸ ہجری میں جناب رسول ﷺ نے لشکر اسلام کو شام کی طرف بڑھنے کا حکم صادر فرمایا یہ لڑائی غزوہ ۱۰ موتہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں تین ہزار مسلمان تھے اس لشکر کی سرداری زید بن حارثہ کو دی گئی تھی روانگی کے وقت آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر زید بن حارثہ لڑائی میں شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابوطالب پھر عبداللہ بن رواحہ ایک کے بعد ایک سردار بنائے جائیں الغرض جس وقت یہ لشکر معان ۱۱ (سرزمین شام) میں پہنچا ہر قل بھی ایک لاکھ رومی اور چند فوجیں ۱۲ جذام، غبد، بہرام اور بلقین کو لئے ہوئے ماب (سرزمین بلقا) میں ان کے مقابلے کو آپہنچا بلقین کا سردار مالک بن رافلہ تھا مسلمانوں کا لشکر دو راتوں تک معان میں ٹھہرا ہوا اس کے بعد حمہ کے ارادے سے بلقا کی طرف بڑھا ہر قل نے ماب سے نکل کر مقام موتہ میں اس کا مقابلہ کیا لڑائی نہایت سخت اور خونخوار تھی پہلے زید پھر عبداللہ اور جب خالد بن ولید سردار بنائے گئے تو انہوں نے لڑائی ختم کر دی اور لشکر اسلام کو لے کر مدینہ واپس آئے ۱۳۔

دوسرا حملہ :..... پھر ۹ ہجری میں ملکہ وحنین و طائف کی فتح کے بعد جناب رسول ﷺ نے روم پر جہاد کرنے کا حکم صادر فرمایا یہ لڑائی غزوہ تبوک کے نام سے مشہور ہے جس وقت جناب موصوف مقام تبوک پہنچے والیا ایلہ و جرباؤ اور ح خدمت مبارک میں آئے اور جزیہ دینا منظور کیا والیا ایلہ ان دنوں یوحنا بن ربیعہ بن نفاثہ تھا جزام کے قبیلے سے تھا اس نے ایک سفید ٹچر بطور ہدیہ پیش کیا تھا اور حضرت خالد بن ولید جو تھوڑے دو مہینے اجندہ کی طرف بھیجے گئے تھے۔ وہاں کا حاکم اکیدر بن عبدالملک تھا اس کو حضرت خالد بن ولید نے ایک دن چاندنی رات میں گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی کو مار ڈالا جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس جس وقت یہ حاضر کیا گیا آپ ﷺ نے اس کا خون سباح کر دیا لیکن اس نے بھی جزیہ دینا منظور کر لیا جس

۱ - سیرت ابن ہشام جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۰ میں تاریخ ابن اثیر میں جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۹۱ میں حرث کے بجائے حارث ہے۔

۲ - تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

۳ - اس غزوہ اور نیز دوسرے غزوات کے مفصل حالات آئندہ اسلامی تاریخ میں بیان کئے جائیں گے۔ موتہ مہموزۃ الواؤ ہے اور بغیر ہمراہ کے بھی روایت یہ گیا ہے یہ شام کے علاقے بلقاء کا ایک قریہ یا گاؤں ہے اس غزوہ کو غزوہ ہمیش الاسراء بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی تھی اور کافروں سے بہت شدید جنگ ہوئی تھی۔ تنسیخ کے لئے دیکھیں (رویش الانف - سیرت ابن ہشام اور مجمع المبلد ان)۔

۴ - شخص یہاں (صاحب) ہے جو غوطہ ہے اور یہاں جو معان لکھا گیا ہے یہ ابن کثیر کی الکامل جلد اول صفحہ ۶۱ سے لیا گیا ہے۔

۵ - ابن اثیر نے لکھا ہے کہ عرب مستعربہ لخم و جذام و بلقین کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ اور اصل نسخہ میں جذام قین اور بھراء ہے بے غیر اور بھراء نہیں اس کی تصحیح یہ ت اس ہشام جلد نمبر ۲ صفحہ ۵۷۳ سے کی گئی ہے۔

۶ - تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

سے اس کی جان بچ گئی اور اپنے شہر کی طرف واپس چلا گیا تقریباً دس راتوں تک آپ ﷺ تبوک میں مقیم رہے جب کوئی شخص (نہ تو رومیوں میں سے اور نہ عرب متصہرہ سے) مقابلہ پر نہ آیا تو آپ ﷺ مدینے واپس آئے اس کے بعد جب ہرقل کو یوحنا کے حالات معلوم ہوئے تو اس نے تنبیہ کرنے کے لئے اسی کے شہر میں اس کو قتل اور پھانسی دیئے جانے کا حکم دیا۔ انتھی کلام من غیر ابن العمید (ابن عمید کے سوادہ و سہروں کا کلام ختم ہوا)۔

اسلام دمشق میں:..... ابن عمید کہتا ہے کہ ۳۱ ہجری میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلامیہ عربی لشکر فتح کرنے کے لئے روانہ کیا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فلسطین کی طرف، حضرت یزید بن ابی سفیان حمص کی طرف، حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بلقا کی طرف بھیجے گئے ان سب کے افسر اعلیٰ ابو عبیدہ بن جرح رضی اللہ عنہ تھے۔ اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو سادہ کی طرف بڑھنے کا حکم دیا گیا بابا پادری رومیوں کا ایک سردہ لئے ہوئے ان کے سامنے آیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس کو دمشق کی طرف شکست دے کر مرض الصفراء میں قیام کیا پھر آگئے بڑھ کر اس کا راستہ روک دیا اس پر دوبارہ حمد کیا بابا پادری اسلامی لشکر کی طرف لوٹ آیا اس لڑائی میں اس کا لڑکا مارا گیا اسی دوران حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عراق سے شام میں مسلمانوں پر افسر اعلیٰ مقرر کر کے روانہ کیا چنانچہ لشکر اسلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں دمشق کی طرف بڑھا اور اس کو فتح کر لیا جیسا کہ ہم فتوحات اسلامیہ میں بیان کریں گے۔

جنگ یرموق:..... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فلسطین کے ارد گرد حملہ کیا رومیوں نے نہایت مستعدی سے ان کا جواب دیا لیکن ان کی قسمت میں ناکامی پہلے سے لکھی جا چکی تھی وہ شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگ کر بیت المقدس اور قیساریہ میں پناہ گزین ہو گئے اس کے بعد روم نے ہر طرف سے دولاکھ چالیس ہزار کی جمعیت سے مسلمانوں پر حملہ کیا مسلمانوں کی بعد اس وقت تقریباً تیس ہزار بھی دونوں لشکروں کا مقابلہ مقام یرموک میں ہوا رومیوں کو باوجود اس کثرت کے شکست ہوئی اور بے شمار رومی مارے گئے۔ یہ واقعہ ۱۵ ہجری کا ہے اس لڑائی کے بعد رومیوں کو شکست پر شکست ہوتی گئی۔

فتح قسریں و بیت المقدس:..... پھر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حمص کا محاصرہ کیا اور جزیہ لے کر اہل حمص سے صلح کر لی اس کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قسریں ① چاہنچے۔ منہاس ② پادری نے رومیوں کو جمع کر کے ان کا مقابلہ کیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نہایت تیزی سے اس کو شکست دے کر قسریں کو فتح کر لیا اس لڑائی میں بھی رومیوں کی ایک بڑی تعداد ماری گئی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے شہر رملہ کا محاصرہ کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام میں آئے اور اہل رملہ پر جزیہ مقرر کر کے صلح کر لی اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جب اہل قدس محاصرہ نہ ختم ہونے اور کثرت قتل و قتال کے بعد بہت زیادہ تنگ آ گئے تو انہوں نے صلح کا پیغام اس شرط پر بھیجا کہ بذات خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ عنہ آ کر انہیں امان دیں۔

صلح نامہ کی تحریر:..... چنانچہ جناب موصوف آئے اور ان کو امان نامہ اس طرح لکھ دیا،

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب لاهل الیاء انہم امنون علی دمانہم و اولادہم و نساہم و جمیع کنانہم لا تسکن و لا تسکن و لا تہدم۔

ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم عمر بن خطاب کا اہل ایلیم (بیت المقدس) کے لئے اعلان کہ بے شک ان کو ان کی جانوں اور اولادوں اور عورتوں کو امان دی جاتی ہے اور کل کنائیس (گرجے) نہ تو آباد کئے جائیں گے اور نہ گرائے جائیں گے

① قسریں شہر میں اور اس کے اور حلب کے درمیان حمص کی طرف سے ایک مرحلے کا فاصلہ ہے۔ جب ۳۵ھ میں روم کا قبضہ حلب پر ہوا تو یہ شہر آباد تھا شہر کے رسنے والے رومیوں کے قبضے سے ڈر گئے اور مختلف شہروں کی طرف چلے گئے۔ (تعم البلدان) اس کے قریب ہی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جسے عیس کتے ہیں اس کے مشرق میں قویق نامی نہر بہتی ہے جو اس میں جا گرتی ہے اس کے دونوں کناروں پر زرعی علاقے ہیں ان میں سے اہم کبار جرمز مار الایارہ اور کلانچ ہیں۔ (المعلق)۔

② بن الاثیر جلد نمبر صفحہ ۱۲ پر منہاس کے بجائے مناس میں لکھا ہے۔

اس کے بعد ضیفہ بنی حضرت عمر بن الخطاب بیت المقدس میں داخل ہوئے اور گرجا قمامہ کے صحن میں بیٹھے رہے نماز کا وقت آیا تو آپ نے پادری سے فرمایا کہ ”نماز پڑھنا چاہتا ہوں“ بطریق نے کہا کہ اسی مقام پر نماز پڑھ لیجئے، جناب پڑھ کر فارغ ہوئے تو بطریق سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اگر میں کلیسا کے اندر پڑھتا تو میرے بعد مسلمان کلیسا پر قبضہ کر لیتے اس وجہ سے کہ عمر نے یہیں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عمر بن الخطاب نے مدوہ اس نامہ کے یہ بھی لکھ دیا کہ۔ قیامہ کی سیزھیوں میں نہ تو نماز پڑھی جائے اور نہ آذان دی جائے اس کے بعد پادری سے مخاطب ہو کر فرمایا ہمیں کوئی ایسی جگہ بتاؤ جہاں ہم مسجد بنائیں بطریق نے کہا کہ صحرہ زیادہ مناسب ہوگا جہاں یعقوب علیہ السلام نے اللہ جل شانہ نے کا مکہ کیا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب نے صحرہ کو پسند فرمایا اور خود اس کو صاف کرنے لگے۔ آپ کو صاف کرتے ہوئے دیکھ کر اور مسلمانوں نے بھی ہاتھ لگا دیے۔ فوراً ہی صاف ہو گیا۔ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے مبارک ہاتھ سے مسجد کی بنیاد ڈالی اور آذان کے بعد حضرت عمرو بن العاص کو محاصرہ کے لئے بھیج دیا۔ ان کی مدد کے حضرت زبیر ابن العوف کو چار ہزار مسلمانوں کا افسر مقرر کر کے روانہ کیا متقوس والی مصر نے جزیرہ (خرانج) دے کر صلح کر لی اور پھر حضرت عمرو بن العاص نے اس مہم سے فارغ ہو کر اسکندریہ کا رخ کیا چند دن کے محاصرہ کے بعد اس کو بھی فتح کر لیا۔

ہرقل کا آخری زمانہ اور اسلامی فتوحات: ۶۳۸ء میں بادشاہ روم (ہرقل) عیسائی جزیرہ کے عیسائیوں سے مجبور کرنے سے مسیحی لشکر لے کر حمص کی طرف بڑھا حمص میں ابن دونوں حضرت ابو عبیدہ بن جرح موجود تھے انہوں نے ہرقل کو شکست دی وہ میدان جنگ سے بھاگ کر انطاکیہ کی طرف آیا۔ اسی دوران مسلمانوں کے نامی گرامی سردار فلسطین، طبریہ اور سارا باہا حل فتح کر چکے تھے جس سے عربی عیسائیوں غسان، نحم، جذام میں ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا۔ ہلاب پادری ان کا افسر ہو کر مسلمانان عرب سے لڑنے چلا، منصور بن سرحون اپنے دمشق کے گورنر سے ہابی مدد طلب کی منصور بن سرحون چونکہ اس سے پہلے ہی ناراض تھا اس لئے مدد دینے سے انکار کیا ماہاب پادری غصہ ہو کر مسلمانان عرب کے مسلمانوں کے بجائے دمشق کی طرف بڑھا لیکن اس کی روانگی سے پہلے عامل دمشق کا گورنر منصور کچھ سوچ سمجھ کر سامان رسد و غنہ لے کر دمشق سے نکل اتفاقاً زمانہ جس وقت یہ مقام جابیہ خولان پہنچا اسی رات روم کا لشکر بھی آ گیا عامل دمشق نے طبل اور بگل بجایا۔ لشکر ماہاب نے یہ سمجھ کر یہ لشکر عرب مسلمانوں کا ہے حمہ کر دیا دونوں میں خوب گھسان کی لڑائی ہوئی سینکڑوں جانیں ضائع ہو گئیں، ماہاب بطریق مارے شرف کے عورین چد گیا اور وہیں راہبانہ زندگی سے اپنی بقیہ عمر پوری کر دی۔ بقیہ لشکر روم نے منصور کے ساتھ دمشق میں جا کر دم لیا مسلمانوں نے مناسب موقع سمجھ کر دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دوسری طرف سے رومیوں نے بھی جمع ہو کر اس کو گھیر لیا چھ مہینے کے بعد منصور عامل دمشق نے مجبور ہو کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے امان طلب کی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو امان دی اور شرقی دروازے سے شہر میں داخل ہوئے رومی لشکر دوسرے دروازے سے نکل کر بھاگ گیا علاوہ حضرت خالد بن ولید کے اور امراء اسلام جو دوسرے دروازوں سے نکوار کے زور سے داخل ہوئے تھے اور ان کو اس امان دہی کی اطلاع نہ تھی اس وجہ سے کسی قدر دمشق بونا گیا اس کے بعد اہل دمشق کو وہ رعایتیں دی گئیں جو اہل اسکندریہ کو حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے دی تھیں۔

ہرقل کے بعد: ان واقعات کے بعد ہرقل ۳۱ ہجری میں (مطابق ۶۳۱ء) میں اکتیس سال حکومت کر کے مر گیا۔ اس کی جگہ قسطنطینیہ میں رومیوں کا بادشاہ قسطنطین بن ہرقل بن ہرقل تخت نشین ہوا کچھ عرصے کے بعد رومیوں نے اس کو تخت سے اتار کر مار ڈالا اور قسطنطینوس بن قسطنطین کو تخت پر بٹھایا یہ چھ ۱۱ سال حکومت کر کے ۵۳۲ء ہجری (مطابق ۶۵۷ء عیسوی) میں ہلاک ہو گیا۔

قبرص پر حملہ: اسی کے زمانے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۲۴ ہجری میں روم پر چڑھائی کی وہ ان دنوں شام کے امیر تھے

۱. بیروت کے نئے میں چھ سال کے بجائے سولہ سال تحریر ہے۔ دار احیاء التراث العربی۔

۲. اسی طرح بیروت کے نئے میں ۲۷ کے بجائے ۳۷ سال تحریر ہے۔

۳. حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی الاقونی، ابو عبد الرحمن کنیت ہے۔ آپ اور آپ کے والد ابوسفیان فتح مدینہ کے موقع پر سلام لائے۔ غزوہ خیبر میں شرکت کی۔ یہاں لوگوں میں سے تھے جن کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا تھا۔ بہت کچھ مسلمان تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں میں سے ایک میں۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۲۳ حدیث روایت کی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو ”کسری العرب“ کے لقب سے نوازا۔ جب یہ یزید بن ابی سفیان کے لشکر کے ساتھ تھے۔ قیہ اندہ صفحہ پر

انہوں نے اکثر شہروں کو فتح کیا اس کے بعد مسلمانوں نے دریا کے راستے قبرص پر حملہ کیا بہت سے قلعوں کو فتح کر کے ۲۷ ہجری میں اہل قبرص پر جزیہ (خراج) قائم کیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے جس وقت اسکندریہ کو فتح کیا تھا بنیامین یعقوبیہ نے بطریق کو امان نامہ لکھ دیا تھا چنانچہ وہ تیرہ سال کے بعد واپس آیا اس کو ہرقل نے پہلی ہجری میں اسکندریہ کا نگران بنایا تھا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا۔ لیکن جب فرس کے بادشاہ نے مصر و اسکندریہ پر قسطنطنیہ کے حصار کے زمانے میں قبضہ کر لیا تھا اور دس سال تک اس کی وہاں حکومت رہی تو اسی زمانے میں بنیامین چھپ گیا تھا دس سال یہ اور تین سال حکومت اسلامیہ میں غالب رہا پھر جب عمرو بن العاص نے اس کو امان دی تو وہ اسکندریہ واپس آیا اور ۳۹ ہجری مطابق ۶۵۹ میں مر گیا اس کی جگہ اغاثا ثا اسکندریہ کے گرجے کا سترہ سال تک عہد دار رہا جب قسطنطینوس بن قسطنطین ۳۷ ہجری مطابق ۶۵۷ میں ہلاک ہوا تو اس کی جگہ رومیوں کا بادشاہ اس کا لڑکا بوطیانوس بارہ سال تک رہا۔

قسطنطینہ پر حملہ:..... ۵۰ ہجری میں اس کے مرنے کے بعد طیبہ یوس بادشاہ بنا اس کی حکومت سات سال رہی اس کے زمانے میں حضرت یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکروں کے ساتھ قسطنطنیہ پر چڑھائی کی ایک مدت اس کو محاصرہ میں رکھا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی شہادت:..... حضرت ابو ایوب انصاریؓ اس حصار میں شہید ہوئے اور وہیں دفن کر دیئے گئے محاصرہ کے چند دنوں کے بعد حضرت یزید بن معاویہ اور طیبہ یوس قیصر سے اس شرط پر صلح ہوئی کہ شام کے سارے کنائیس ختم کر دیئے جائیں اور کوئی شخص حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی قبر سے بالکل چھیڑ چھاڑ نہ کرے۔

طیبہ یوس، اغاثا اور اوغسطش کی موت:..... اس مصالحت کے ہو جانے سے اسلامی لشکر واپس آیا اور طیبہ یوس قیصر ۵۸ ہجری مطابق ۶۷۷ء میں مارڈالا گیا۔ اس کا جانشین اور غسطش بنا اس کی حکومت کے زمانے میں اغاثا بطریق یعقوبیہ اسکندریہ کے یعقوبیوں کا بطریق مقرر کیا اور یوحنا بطریق مقرر کیا گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اوغسطش ۱ قیصر کو کسی خادم نے مارڈالا اس کے بعد اس کا لڑکا اصطفانیوس قیصر بنایا۔ ۶۵ ہجری مطابق ۶۸۴ء عبدالملک بن مروان کی حکومت کے زمانے میں تھا۔

مسجد اقصیٰ کی توسیع:..... عبدالملک بن مروان نے اپنی حکومت میں مسجد اقصیٰ کو بڑھایا صحرہ کو حرم میں داخل کر لیا کچھ عرصہ کے بعد اصطفانیوس سے حکومت چھین لی گئی اور لاؤن ۵ بادشاہ بنایا۔ ۸۷ ہجری مطابق ۷۰۵ء میں یہ ہلاک ہوا اور سطیانوس حکمران مقرر کیا گیا۔

سطیانوس:..... یہ ولید بن عبدالملک کی حکومت میں تھا یہ وہی شخص ہے جس نے دمشق میں جامع مسجد بنی امیہ بنوائی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس مسجد کی تعمیر میں چار سو صندوق خرچ کئے ہر صندوق میں چودہ چودہ لاکھ دینار تھے مسجد میں چھ سو زنجیریں طلائی قندیلوں کی ٹکانے کے لئے تھیں۔ زینت و آرائش ایسی تھی کہ جس سے دیکھنے والوں کی آنکھیں چکا چوند ہو جاتی تھیں۔ اور مسلمان فتنے میں پڑتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے زمانہ حکومت میں ان سب چیزوں کو اتار کر بیت المال میں داخل کر دیا۔

عیسائیوں کے ساتھ برابری:..... ولید نے جب مسجد کو وسیع کرنے کا ارادہ کیا تھا تو اس کے ساتھ بنا ہوا گر جا بھی گرا نا چاہا۔ یہ گر جا مار

بقیہ گزشتہ صفحہ جب حضرت یزید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو دمشق کا گورنر بنادیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں اسی عہد سے برقرار رکھا۔ ۶۰ ہجری میں انتقال فرمایا۔ باب جابیہ اور باب صغیر کے درمیان تدفین ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء جلال الدین السیوطی صفحہ نمبر ۱۷۲-۱۷۵)۔

۱ بیروت کے نسخے بحوالہ تاریخ بزنطیہ ۶۷ درج ہے ہجری یا عیسوی کی وضاحت نہیں کی۔ عبارت کا سیاق و سباق ہجری سال پر دلالت کرتا ہے۔ اصل کتاب میں یہاں جگہ خالی تھی اور سن ذکر نعیم فرح تاریخ بزنطیہ سے نقل کیا گیا ہے۔

۲ تاریخ بزنطیہ میں لاؤن کے بجائے لیونوس تحریر ہے۔

یوحنا کے نام سے مشہور تھا۔ عیسائی گرجا گرانے پر رضامند نہ تھے ولید نے ان کو چالیس ہزار دینار دینے کی پیشکش بھی کی تھی مگر وہ بھی نہ مانے۔ تب کروید نے گرجا پر زبردستی قبضہ کر لیا اور اسے گرا کر مسجد میں شامل کر دیا اور عیسائیوں کو پیسے بھی نہیں دیئے۔ وہ شکایت اور حضرت خلد بن ولیدؒ سے صاف جو گرجوں کو نہ گرانے اور ان میں رہائش اختیار نہ کرنے کے بارے میں تھا لے کر حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے۔ پہلے تو انہوں نے بھی عیسائیوں کو چالیس ہزار دینار پر راضی کرنا چاہا۔ لیکن جب وہ نہ مانے تو انہوں نے گرجے کو واپس کرنے کے بارے میں حکم جاری کیا۔ گو ان کے اس انصاف پر حیران ہو گئے اس زمانے میں قاضی ابوالولید خولانی تھے۔ انہوں نے ان کو کہا کہ تم اس گرجے کو چھوڑ دو گے ان گرجوں کی طرح جو اور فتوحات میں کھلے رہے دیئے گئے دوسری وجہ یہ ہے کہ ولید نے ان کو بغیر کسی مشروط حق کے لیا ہے۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان پر شرط نہ تھی کہ وہ اپنے گرجوں کو مسلمانوں کے لئے چھوڑ دیں گے۔ جن پر ان کا حق نہیں بنتا کیونکہ دمشق کے فاتحین اور مفتوحین کے درمیان یہ طے پایا تھا کہ دمشق و دیواروں سے باہر اور توار کے زور سے فتح ہونے والے علاقے اور ان کے گرجے مسلمانوں کے ہوں گے۔ لیکن عیسائیوں نے اس شرط کو قبول نہیں کیا اور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ یہ طے کر لیا کہ مار یوحنا کا گرجا ان کے لئے چھوڑ دیا جائے گا تو وہ اس بات پر راضی ہو گئے ورنہ کے باقی گرجوں کے بارے میں بھی امان لکھ دی گئی۔ سن ۷۶ء میں کاتب نے سلیمان بن عبدالملک کے پاس یہ پیغام بھیجوا یا کہ حلوان کے پپا نے خراب ہو گئے ہیں۔ تو اس نے نئے پپا نے فسطاط اور جزیرے کے درمیان بنانے کا حکم دیا ۱۰۱۱ ہجری مطابق ۱۹۷۱ء میں سطیانوس کے بعد یزید سار تک مدت دس حکمران رہا۔

قسطنطین بن لاؤن:..... اس کے بعد لاؤن ثانی چوبیس برس حکمرانی کرتا رہا اس کے بعد اس کا لڑکا قسطنطین تخت نشین ہوا ۱۳۱۱ ہجری میں ہشام بن عبدالملک صافہ یسری (بایا) اور اس کے بھائی سلیمان صائفہ (دایاں) یمنہ نے رومیوں پر چڑھائی کی قسطنطین نے اس کا مقابلہ یہ میدان جنگ سے اس کا لشکر بے قابو کر بھاگ نکلا اور یہ خود گرفتار کر لیا گیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد آزاد کر دیا گیا۔

مصر پر حملہ:..... مروان بن محمد کی حکومت کے زمانے میں اور ولایت موسیٰ بن نصیر میں اسکندریہ اور مصر کے عیسائی تباہی اور زست میں پڑے صدقہ اور خیرات پر بطریق کا گزارا ہونے لگا۔ جب اس کی خبر بادشاہ نوپہ کو پہنچی تو ایک لاکھ فوج لے کر مصر پر چڑھ آیا لیکن مصر کے گورنر کی تیزی اور ہوشیاری سے بغیر قتل و قتل کے واپس گیا۔ ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں فرقہ ملکیہ کے کنائیس (گرجے) یعقوبیہ کے ہاتھوں سے نکال لئے گئے اور ان کا انہی کے مذہب کا بطریق مقرر کیا گیا۔ ان واقعات کے ختم ہونے پر قسطنطینہ میں ایک شخص جو شاہی خاندان میں سے نہ تھا جس نامی بادشاہ بنا اور نہایت ابتری اور برے حال سے سفاح اور المنصور کے زمانے تک باقی رہا اور اس کے مرنے کے بعد قسطنطین ثانی بن لاؤن بادشاہ بنا اس نے متعدد شہر آباد کئے اہل آرمینہ کو ان میں آباد کیا۔

نغفور:..... جب یہ مر گیا تو لاؤن بن قسطنطین ثانی اور اس کے مرنے کے بعد نغفور بادشاہ بنا ۱۸۷۱ ہجری مطابق ۸۰۲ء میں خلیفہ ہارون رشید نے قلعہ ہرقلہ کا محاصرہ کیا نغفور نے خراج دے کر صلح کر لی خلیفہ ہارون رشید واپس رقبہ آیا اور سردیوں کے ختم ہونے تک یہیں ٹھہرا رہا۔ نغفور نے یہ سمجھ کر خلیفہ ہارون رشید چلا گیا وعدہ شکنی کی۔ خلیفہ ہارون رشید یہ سن کر لوٹ آیا اور نہایت سختی کے ساتھ اس معاہدہ کی اس سے پابندی کرائی اور خراج لیا۔ اس کے بعد صافہ کے لشکر سرحد صفصاق سے داخل ہوئے سرزمین روم کو اپنے تیز گھوڑوں سے روندانغفور نے جہاں تو ہوسکا ان سے بچنے کی کوشش کی لیکن اس کی قسمت نے اس کا ساتھ نہ دیا مقام صنعاء میں نغفور کو شکست ہوئی۔ چالیس ہزار رومی مارے گئے اور نغفور زخمی ہو کر میدان جنگ سے جان بچی کر بھاگ نکلا۔

مامون رشید کے حملے:..... پھر ۱۹۰ ہجری مطابق ۸۰۵ء میں خلیفہ ہارون رشید نے اس پر چڑھائی کی ایک لاکھ تیس ہزار فوج اس کے ہمراہ

تھی قلعہ بہ قلعہ میں سب سے پہلے اسی نے اسلامی جھنڈا گاڑا سولہ ہزار ① رومی سالاہ زخمیوں کے قید کر لئے گئے۔ نغفور نے مجبور ہو کر جزیرہ (خراج) دینا قبول کر لیا اور اپنی قوت تک اس کی پابندی کرتا رہا یہاں تک کہ امین کی حکومت میں یہ مر گیا۔ اور اس کی جگہ استبقر ق قیصر تمنت نشین ہوا۔ ۲۱۵ ہجری مطابق ۸۳۰ء میں پھر خلیفہ مامون رشید نے روم پر حملہ کیا کئی قلعے فتح کر کے دمشق واپس آیا۔ پھر یہ سن کر کہ روم کے بادشاہ نے ظرسوس اور مصیصہ پر حملہ کر کے تقریباً ایک ہزار چھ سو آدمیوں کو مارا۔ اس پر اندھ کھڑ ہوا اور انھو غوغا مچی صرہ کر کے اس کو مسن ولمان کے ساتھ فتح کر لیا۔ اس کے بعد مقتصر نے حملہ کر کے تقریباً تیس قلعے رومیوں سے چھین لئے۔ یحییٰ بن اکثم نے رومیوں کے شہروں کو خوب تباہ و برباد کیا اس کے بعد خلیفہ مامون رشید دمشق کی طرف آیا۔

لولوہ کی تسخیر۔ اور چھ عرصہ تک بعد جہد کے لئے روم میں داخل ہوا اور اپنے موق (خادم آزاد) جیف و ایک دستہ کا، فسر مقرر کر کے تباہ لولوہ کا محاصرہ کرنے کے سے بھی قیصر روم واس و قلعہ کی مٹی و شہر و لولوہ کی مدد کو پہنچا۔ مامون رشید نے جیف کی مدد کے سے ایک سو دس فوج بھیج دی قیصر خود کوان کے مقابلہ سے عاجز دیکھ کر نا کام ہو کر واپس آیا۔ اور شہر بھس فتح کر لیا گیا۔ اس کے بعد مامون رشید نے مملوکوں و بربرہ و فتح کیا اور اپنے نر کے عباس کو اسلامی شہروں کے ساتھ رومیوں پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ اس نے بھی رومیوں کے شہروں کو تباہ و برباد کر دیا اور ایک شہر میل مربع میں آباد اس کے شہر پناہ (فصیل) کے چار دروازے بنوائے۔ روم کو ہمیشہ یہ مال کرتا رہا یہاں تک کہ جہاد کرتے ہوئے ۲۰۰ ہجری میں اس کا انتقال ہو گیا ②۔ اسی کے زمانے میں قسطنطین نے روم پر قبضہ کر لیا اور غفور کے بیٹے کو وہاں سے نکال دیا ۲۲۳ ہجری مطابق ۸۳۷ء میں خلیفہ مقتصر نے مور یہ فتح کیا جس کا واقعہ اس کے حالات میں لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

اسکندریہ کے بطریقوں کے حالات: یہاں تک تو ابن عمید کا کلام تھا اس کی باتوں میں بطریقہ کے حالات اسکندریہ نے فتح کے زمانے سے نہیں کیونکہ اس کی بالکل نہ درست نہیں تھی ہاں اس سے کچھ فوٹ پہلے اسکندریہ کی فتح کے بعد بطریق اعظم جو اسکندریہ میں رہتا تھا اس کی ان حکومت روم میں مقرر کی گئی تھی۔ وہ مزہب مندیہ کا ماننے والا تھا وہ لوگ اس کو بابا (پاپ) کہتے تھے جس کے معنی ہوا بابا (پاپوں کا پاپ) ہیں اور مصر میں معاہدین عیسائیوں کا مذہب یعقوبیہ کا بطریق رہنے لگا۔ یہی ملوک نوبہ وجیشہ کے بادشاہوں اور کل ان تمام اطراف و جوانب کا مذہبی پیشوا بنایا گیا۔

خلفاء اسلام اور قیصروں کی ترتیب: مسعودی نے زمانہ ہجرت اور فتح سے روم کے قیصروں کو اسی ترتیب سے ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ ابن عمید نے ③ لکھا ہے یمن پھر وہ کہتا ہے کہ وہوں میں یوں مشہور ہے کہ ہجرت اور زمانہ تسخیر میں روم کا بادشاہ ہرقل تھا۔ تاریخ کی کتابوں میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ ہجرت قیصر کے زمانے میں مرق میں ہوئی۔ اس کے بعد قیصر بن قیصر زمانہ بوہر صدق میں اور اس کے بعد قس بن قیصر حضرت عمر کے زمانے میں تھا یہی قیصر ابو جہید و حضرت خالد بن ولید اور یزید بن ابی غلیان کے زمانے میں شام سے نکال دیا اور قسطنطین کی حکومت اس کے قبضے میں اس وقت باقی رہی۔

مورق اور حضرت معاویہ شام: اس کے بعد مورق بن ہرقل حضرت عثمان غنی کے زمانے میں اور اس کے مورق بن مورق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حکمران ہوا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری زمانے اور یزید اور مروان بن الحکم

① ڈاکٹر نعیم فرح نے اپنی کتاب تاریخ برطانیہ میں لکھا ہے کہ یہ قیدی جزیرہ قبرص کے تھے۔

② مامون کا مقصد یہ تھا کہ حکومت برطانیہ (قسطنطینہ کا تحفیہ ردے۔ لیکن موت نے اس کو مہلت نہیں دی اور یہ بھاری وجہ اپنے بھائی مقتصر پر ڈاں کوفت ہو گیا۔ اور طرسوس میں دفن کیا گیا۔ (دیکھیں العرب، اردم)۔

③ دیکھیں (سید باز احراری کی اندولہ امیر طینیہ صفحہ نمبر ۱۹-۲۳) اور (مہدی احمد یوسفی، میرا طوریہ امیر طینیہ صفحہ نمبر ۷۰) اور (سید زقم کی انوار صفحہ نمبر ۲۲۰) اور اس کے بعد (ابو عاقل کی الامبراطوریہ امپیرنٹینیہ صفحہ نمبر ۸-۱۹۹)۔

میں قلعہ بن مورو نے بادشاہت کی۔ اس قیصر کے باپ مورو کے حضرت معاویہ سے مراسم خط و کتابت قائم تھے۔ مورو نے حضرت معاویہ کی حکمت اور شہادت عثمان کی پیشین گوئی کی تھی جس وقت حضرت معاویہ حضرت علی سے لڑنے جا رہے تھے۔ اس نے عرب پر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا۔ حضرت معاویہ نے اس کو بذریعہ خط کے اپنے حملہ کرنے کی دھمکی دی تھی۔ چنانچہ جنگ صفین ختم ہونے کے بعد حضرت معاویہ نے یزید کی ماتحتی میں ایک لشکر قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا جس کے زمانہ حصار میں ابوالیوب انصاری شہید ہوئے الغرض قلعہ بن مورو کے بعد اُن بن قنبر عبد ملک بن مورو کی حکومت میں اور اس کے بعد جیرون بن لاؤن، ولید سلمیان اور عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں حکمران رہا اس کے بعد مسلمانوں نے حصاروں طرف سے ان کے شہروں پر بری اور بحری جہاد شروع کر دیا قسطنطنیہ کے دروازے تک کو اپنے نوک دار نیزوں سے نقصان پہنچا۔ یہاں تک کہ مورو کی حکومت بونی جڑیں بن مرعش نامی ایک غیر شخص (جو خاندان سلطنت میں سے نہ تھا) نو سال رومیوں پر حکمرانی کرتا رہا۔

نقفور کی وعدہ شکنی اور اطاعت:..... یہاں تک کہ قسطنطین بن ایون تخت پر بیٹھا اس کی صغریٰ کی وجہ سے اس کی ماں حکومت و نظام میں شریک رہی اس کے بعد نقفور بن استیراق خلیفہ ہارون رشید کے رعب و دبدبے نے نقفور کو جزیہ دینے پر مجبور کر دیا، اور اسی امر پر دونوں گویوں میں صفحہ ہوئی۔ پھر نقفور نے وعدہ شکنی کی اور رشید اس کے زیر کرنے آمادہ ہوا۔ ۱۹۰ ہجری میں اس نے قلعہ ہرقہ کو فتح کر لیا تب نقفور نے دوبارہ خراج دینا قبول کیا اور ہمیشہ اپنے وعدے کی پابندی کرتا رہا اس کے بعد استیراق بن نقفور امین کی حکومت میں حکمران بنا۔ کچھ عرصہ کے بعد قسطنطین بن قلعہ نے اس کو مغلوب کر دیا اور خود مامون کے زمانے میں حکومت کرتا رہا۔

عموریہ کی فتح:..... اس کے بعد نوفل المعتصم کے زمانے میں گزرا ہے۔ المعتصم نے اس سے عموریہ جنگ کر کے فتح کیا اور اس میں جتنے بھی عیسائیوں کو پایا ان کو قتل کر ڈالا اس کے بعد میخائیل بن نوفیل الوائق، التوکل، المعتصم کے زمانوں میں قیصر رہا پھر رومیوں میں ملک کی حکومت کے بارے میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ سب نے متفق ہو کر نوفل بن میخائیل کو تخت پر بٹھایا کچھ عرصہ کے بعد شبیل صقلی اس پر متولی ہو گیا۔ یہ خاندان سلطنت میں سے نہ تھا زمانہ المعتز، المہدی اور کسی قدر المعتصم میں گزرا۔

بطریق ارمینو:..... اس کے بعد ایون بن شبیل المعتصم کے باقی دنوں میں ابتدائے زمانہ المعتصم میں رہا۔ اس کا بیٹا اسکندر روس بادشاہ بنایا بدسیرت آدمی تھا تھوڑے دنوں کے بعد ہی معزول کر دیا گیا اس کی جگہ لادی بن ایون اسکا بھائی بادشاہ بنا اس کا ملک المعتصم وائلش کی باقی دنوں میں اور شروع زمانہ المقتدر تک باقی رہا اس کے مرنے کے وقت صرف ایک کم عمر لڑکا قسطنطین نامی موجود تھا اس کی کم سنی کی وجہ سے ارمینوس یاد کیا جانے لگا یہ سب بادشاہ خلفاء اسلام کو خراج دیتے اور مطیع تھے۔

روم کے بادشاہ:..... پھر اس کے بعد مسعودی کہتا ہے کہ روم کے بادشاہ قسطنطین بلانہ کے زمانے سے اس وقت ۳۳۳ ہجری تک اکتالیس آدمی ہوئے پانچ سو سات سال ان کی حکومت رہی اس حساب سے زمانہ ہجرت میں ان کی حکومت کی عمر ایک سو پچتر سال کی تھی۔ واللہ اعلم انتھی کلام المسعودی (مسعودی کا کلام تمام ہوا۔)

دستق تو قاس:..... تاریخ ابن اثیر میں یہ تحریر ہے کہ ارمینوس (ارمنوس بطریق) کے مرنے کے بعد اس کے کم عمر دواڑ کے موجود تھے دستق ۱ تو قاش نے اسی کے زمانے میں ملطیہ ۳۲۲ ہجری مطابق ۹۳۳ عیسوی میں بامان پر قبضہ لیا تھا تغور اسلام کا ان دنوں سیف اندوہ بن حمدون

۱ دستق تو قاش کے ساتھ پچاس ہزار رومی لشکر تھا ایک مدت تک اس نے ملطیہ کا محاصرہ کئے رکھا۔ طویل محاصرہ کی طوالت سے اکثر اہل ملطیہ جو کون مر گئے آخر کار غرہ جمادی الثانی ۳۲۲ ہجری میں ملطیہ پر قبضہ کیا اس نے میدان میں دو خیمے نصب کرائے ایک پر صلیبی نشان تھا دوسرے پر بلان نشان تھا باہر کھڑا یہ خود کھڑا تھا جو شخص عیسائیت قبول کرے وہ صلیبی خیمہ کی طرف آجائے تاکہ اس کے اہل عیال اس سے ملا دیے جائیں اور جو مسلمان رہنا چاہے وہ دوسرے خیمہ میں جائے اس کو ذاتی مان حاصل ہے ان کو ان کے اہل و عیال اور مال و اسباب نہیں دیے جائیں گے اس کے علاوہ اس نے اور بھی ناپسندیدہ حرکتیں کیں جن کا ذکر کتب تواریخ میں موجود ہے۔

ماک تھا جب قو قاش نے ملطیہ کے علاوہ مقامات مرعش و عزربہ اور اس کے قلعوں کو فتح کر کے واپس آیا ارمانوس (ارمنوس) نے ان واقعات سے نشان ہو کر نفور ❶ کو مستق مقرر کیا۔ مستق کے معنی ہیں مشرقی طلیح کے ملک جس کے حکمران ان دونوں بنی عثمان (سلطین عثمانیہ) ہیں۔

مستق اور سیف الدولہ کی جنگ:..... پس نفور مستق ہونے کے بعد اسلامی شہروں کی طرف چھا گیا اسی زمانے میں ارمانوس دو چھوٹے چھوٹے بڑے کے چھوڑ کر گیا۔ جب یہ واپس آیا تو امراء روم نے جمع ہو کر تاج شاہی اس کے سر پر رکھا اور ارمانوس کے لڑکوں کے انتظام و تدبیر کے لئے اس کو آگے کیا ۳۵۱ ہجری مطابق ۹۶۲ء میں اس نے حلب پر حملہ کر دیا۔ سیف الدولہ کو اس معرکہ میں شکست ہوئی۔ شہر پر نفور مستق کا قبضہ ہو گیا لیکن قلعہ پر بدستور مسلمانوں ہی کا قبضہ رہا۔ قلعہ کے محاصرہ کے دوران اس کا بھانجا مارا گیا جس سے اس نے غصہ ہو کر ان سب مسلمان قیدیوں کو شہید کر ڈالا جو اس کی قید میں تھے۔

مستق کی فتوحات:..... اس کے بعد ۳۵۶ ہجری مطابق ۹۶۶ء میں اس نے قیساریہ کے قریب ایک نیا شہر اسلامی شہروں کو نقصان پہنچانے کے لئے آباد کیا اہل طرسوس نے ڈر کر اس سے امان طلب کی اس نے اس پر بغیر جنگ صلح کے ساتھ قبضہ حاصل کر کے مصیصہ و جنگ رے فتح کر لیا اس کے بعد اس نے اپنے بھائی کو دوبارہ ۳۵۹ ہجری میں حلب کی طرف روانہ کیا ابوالمعالی بن سیف الدولہ شکست کھا گیا۔ مرعویہ نے اس کے بعد کہ قلعہ پر اس کا قبضہ نہ ہونے پایا تھا صلح کر لی۔

مستق کا خاتمہ:..... جب حلب سے واپس ہوا تو ارمانوس کی بیوی (جس کے دو لڑکے نفور مستق کی کفالت میں تھے) نفور سے رنجیدہ ہو گئی ابن الشمشیق نے اس کے اشارہ سے ۳۶۰ ہجری مطابق ۹۷۰ء میں نفور کو مار کر ارمانوس کے بڑے لڑکے شہیل کو تخت نشین کر دیا اور خود مستق ہو کر انتظام کرنے لگا اہل ہامیافہ رقیقین اور اس کے ارد گرد مسلسل حملے کئے۔ ابوتغلب بن ہمدان موصل کے گورنر نے کسی قدر مال دے کر اس کو نال دیا۔ پھر اس نے ۳۶۲ ہجری مطابق ۹۷۲ء میں بلاد اسلامیہ کی طرف خروج کیا۔ ابوتغلب نے اپنے چچا ابو عبد اللہ بن ہمدان کے لڑکے کو اس کے مقابلہ پر بھیجا اس نے اس کو شکست دے کر گرفتار کر لیا۔ پھر عرصہ کے بعد آزاد کر دیا۔

شہیل بن ارمانوس:..... شہیل کے ماموں نے (جو اس کے وزارت کا کام کر رہا تھا) ابن الشمشیق کو زہر دے کر ہار ڈالا۔ اس کے بعد شہیل بن ارمانوس سقلاریوس کو مستق مقرر کیا۔ ۳۶۵ ہجری مطابق ۹۷۵ء میں اس نے بغاوت کی اور حکومت کا دعویدار ہوا۔ شہیل نے اس کو شکست دی پھر اس پر ابوتغلب بن ہمدان کی مدد سے درود بن منیر (نامی بطریق) نے خروج کیا شہیل کو مسلسل شکست ہوئی اکثر شہروں پر درود بن منیر نے قبضہ کر لیا۔ شہیل نے یہ مجبوری در دیس لاؤن (یعنی نفور کے بھتیجے) کو قید سے نکال کر درود بن منیر کے مقابلے کے لئے بھیجا۔

وردیس کی گرفتاری اور رہائی:..... درود بن منیر کو اس معرکہ میں شکست ہوئی میدان جنگ سے بھاگ کر میافہ رقیقین میں عضد الدولہ کے پاس جا کر پناہ گزین ہوا۔ شہیل نے عضد الدولہ سے اس کے بارے میں خط و کتابت کی عضد الدولہ نے وردیس کو چاما کی سے گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا پھر اس کے لڑکے صمصام الدولہ نے پانچ سال کے بعد اس کو اس شرط پر آزاد کر دیا کہ مسلمان قیدیوں کو قید سے رہا کر دے اور روم کے چند قلعوں کو چھوڑ دے اور آئندہ اسلامی شہروں پر کسی قسم کی دست اندازی نہ کرے وردیس آزاد ہونے کے بعد پہلے ملطیہ پر قابض ہوا پھر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔

منجوتکین اور شہیل کی جنگ:..... اسی دوران وردیس مارا گیا۔ شہیل اور درود میں صلح ہو گئی کچھ عرصہ کے بعد درود مر گیا تو شہیل اس کے مقبوضہ علاقوں پر متولی ہو کر بلغار پر چڑھ گیا اور ان کے ملک پر قبضہ حاصل کر کے چالیس سال تک ان پر حکمرانی کرتا رہا ۳۸۱ ہجری مطابق ۹۹۱ء منجوتکین دمشق کے گورنر نے خلیفہ مصر کی جانب سے اس پر حملہ کیا۔ شہیل شکست پا کر ابو الفھائل بن سیف الدولہ کے پاس جا کر پناہ حاصل کی۔ منجوتکین واپس دمشق آیا پھر وہاں سے حمص اور شیراز پر جا پہنچا اور اس پر قبضہ کر لیا پھر اس نے طرابلس کا محاصرہ کیا ابن مروان نے دیار بکر دے کر صلح کر لی پھر دروس

❶ نفور اصل میں عیسائی نہ تھا بلکہ یہ ایک مسلمان کلا کا تھا لیکن عیسائی ہو گیا تھا اہل طرسوس اس کو قتل کہتے تھے اس نے بعد قتل قیصر روم کے اس کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا اس نے اس کے دو لڑکوں کو جو قیصر کی نسل سے تھا مارنا چاہا تو اس کی ماں نے سازش سے اس کو قتل کر دیا۔

دستق نے خروج کیا مصر کے گورنر نے ابو عبد اللہ بن ناصر الدولہ بن ہمدان کو اس کے مقابلہ پر روانہ کیا دوقس دستق کو شکست دی اور پکڑ دھکڑ میں مارا گیا۔ ان واقعات کے بعد سبیل ۴۱۰ ہجری مطابق ۱۰۱۹ء میں مر گیا اس کے بعد قسطنطین اس کا بھائی نو سال تک حکمران رہا اس کے مرنے کے بعد تین لڑکیاں اس کے خاندان کی باقی رہیں۔ سب سے بڑی لڑکی کو تخت نشین کیا گیا اس نے اپنے ماموں زاد بھائی ① کو اپنے ملک کا منتظم و منصر مقرر کیا اور اس کے ساتھ شادی کر لی اس وجہ سے حکومت روم پر قابض ہو گیا لیکن خود اس کے ماموں میخائل کو اس کے مزاج میں بہت زیادہ دخل تھا مگر اس کی طرف مائل ہو گئی ② اور میخائل اور ملکہ نے چالاکی سے ارماتوس (اپنے ماموں) کو قتل کر دیا اور اس کے مقبوضہ علاقوں پر قابض ہو گیا۔

روم پر قبضہ: اس نے ۴۲۲ ہجری میں ابن مروان کو شکست دے کر ارماتوس پر قبضہ کر لیا اور بری نے خلافت عوی کی طرف سے اس کا متبادل کر کے پسپا کر دیا اس کے بعد رومیوں نے اسلامی شہروں کی طرف خروج کرنے سے پرہیز کیا۔ میخائل نے حکومت کے تقریباً سب عویہ روم کو گرفتار کر لیا اور اپنی نیک سیرتی سے ملک والوں کو خوش کرنے لگا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنی بیوی سے جھگڑا کر کے حکمرانی کا دعویٰ کیا۔ اس کی بیوی نے انکار کیا تو میخائل نے اپنی بیوی کو جسی جزیرے میں جلاوطن کر کے بھیج دیا اور خود رومی حکومت پر ۴۳۳ ہجری میں قابض ہو گیا۔ اس کی اس حرکت سے بعض پادری غصے ہوئے اور ان کو اس کی حرکت بری لگی۔ میخائل نے درپردہ ان کے قتل کی کوشش کی اتفاق سے اس کی خبر بطریق کو ہو گئی۔ بطریق نے گرجا میں کھڑے ہو کر میخائل سے حکومت چھین لینے کا حکم دیا اور اس کو قلعے میں گھیر کے اس کی جلاوطن ملکہ کو بلا لیا۔ میخائل اپنی چالاکی سے ان کے محاصرے سے نکل آیا اور ملکہ اپنی بیوی کو دوبارہ جلاوطن کر دیا۔

تھیوڈورا کی حکومت: اس کے بعد سب پادریوں اور عوام الناس نے متفق ہو کر ملکہ بنت قسطنطین میخائل کی بیوی کو تخت سے اتار کر اس کی دوسری بہن تو دورہ ③ کو تخت نشین کر کے میخائل کے حوالے کر دیا پھر تو دورہ کے حمایتیوں اور میخائل میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اور یہ فساد ایک عرصہ تک قائم رہا۔ رومیوں نے گھبرا کر اس بات پر اتفاق کر لیا کہ جو شخص اس فساد کو ختم کر دے وہی روم کا بادشاہ بنایا جائے۔ چنانچہ سلطنت کے دعویداروں کے نام کا قریعہ ڈالا گیا قسطنطین کا نام قرعہ میں نکلا اور یہی حکمران بنایا گیا اور تو دورہ سے اس کی شادی کر دی گئی۔ یہ واقعہ ۴۳۴ ہجری مطابق ۱۰۴۲ء کا ہے ۴۳۶ ہجری مطابق ۱۰۵۴ء میں قسطنطین کے مرنے کے بعد ارماتوس حکمران بنا۔

اللب ارسلان سلجوقی: اس کا زمانہ ظہور حکومت سلجوقیہ اور اس زمانے کے مطابق ہے جب طغرل بک بغداد پر قابض ہوا تھا۔ ان دونوں حکمرانوں نے پھر آذربائیجان کی طرف جہاد شروع کر دیا۔ اس کا لڑکا اللب ارسلان نے کرخ کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا۔ رومیوں کے آباد شہروں کو ویران کر دیا اور رومیوں نے بیچ پر چڑھائی کی۔ ابن مرداس، ابن حسان اور عرب کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اللب ارسلان یہ سن کر ۴۳۵ ہجری مطابق ۱۰۴۵ء میں رومیوں کی طرف بڑھا۔ ارماتوس دو لاکھ فوج رومی، عرب، دوس اور کرخ کی لے کر نواح ارمینیہ سے نکل کر اس کے مقابلے پر آیا۔ اور ایک خون ریز لڑائی لڑا لیکن میدان مسلمانوں ہی کے ہاتھ رہا۔ دوران لڑائی مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد تاوان جنگ ورفدیہ دے کر اپنی رہائی کرائی ④ اس کی غیر حاضری میں دوبارہ میخائل روم پر قابض ہو گیا تھا۔ جب یہ قید سے رہا ہو کر قسطنطنیہ پہنچا تو میخائل نے اس کو داخل ہونے

① ٹھوس قسطنطین کا کوئی بیٹا نہ تھا پھر ارماتوس ارماتوس نے اسے بلایا اور اپنی بیٹی زویہ کا اس سے نکاح کر دیا اور اس نے مقدونیہ میں اپنے سرسبز والوں کا پناہ گاہ بنایا۔ جو ہاز نطنیہ کا دار حکومت تھا۔

② ملکہ زوہ کو بیٹی نیکل ابانلا غونی نامی آدمی سے عشق ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ بادشاہ ارماتوس کو قتل کرنے پر تیار ہوئی اور زہر بھی دیا اور پھر تاب میں اس کا گلا دبا دیا۔ یہ واقعہ ۱۰۳۴ء میں ہوا تفصیل کے لئے دیکھیں (تاریخ بازنطینیہ ذاکر نعیم فرح صفحہ نمبر ۴۲۳)۔ ③ بعض جگہوں پر تو دورہ کے بجائے تیودور لکھا ہے جسے نابا انگریزی میں تھیوڈورا کہتے ہیں۔

④ ملاز گرد کے معرکوں سے جو نتائج پیدا ہوئے تھے وہ یہ نہیں تھے ہر طرف بازنطینی بادشاہت پھیل گئی تھی بلکہ وہ یہ تھے کہ بازنطینیوں کے بجائے ترکوں سے گھجوز شروع کر دی اسی طرح بازنطینی سپہ سالار رومکان حکومت سلجوقیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے جس کی بنا پر ترکوں کے قدم بازنطیس (قسطنطنیہ) تک پہنچے۔ اس وجہ سے سلجوقیوں (ترکوں) کی حکومت ایشائے کوچک تک پھیل گئی تھی جس کی بنیاد سلجوقی نے رکھی تھی۔ سلجوقیوں کی حکومت ۱۰۷۱ء سے لے کر ۱۳۰۱ء تک رہی۔ یہی حکومت بازنطینی حکومت کی پشت میں خنجر گھونپنے والی تھی۔ تفصیل کے لئے الدولہ الامیر نطیہ ص ۴۵۵

دیا اور خود ان شرائط پر صبح کا پابند ہو گیا جو ارماتوس اور الب ارسلان سے طے پائے تھے۔ ارماتوس غریب (جس نے مجبوری سلطنت ترک کی تھی) راہب بن گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔ اتھی کلام ابن اثیر۔ (ابن اثیر کا کلام تمام ہوا)۔

روم کے پڑوسی: ان واقعات کے بعد افرنج (شاہ فرانس) کے خیمے ہونے کا زمانہ آیا اور وہ رومہ وغیرہ کی حکومت پر قیام پزیر ہونے کا دعویٰ کرنے لگا۔ روم نے جس وقت عیسائی مذہب اختیار کیا تھا تو انہوں نے اور اقوام جو ان کے ہمساہ تھیں زبردستی عیسائی بنایا تھا۔ ان میں سے بل ارمن بھی ہیں (جن کا نسب اس سے پہلے ناحوذ جو جناب ابراہیم علیہ السلام کے بھائی تھے۔ تک جہت تیر پر چکے ہیں)۔ ان کا ملک آرمینیا اور دار السلطنت خلاط ہے اور انہی روم میں سے اہل کرج بھی ہیں (جو روم کی ایک شاخ ہیں) یہ خزر میں مابین آرمینیا اور قسطنطنیہ کے شاہ متواز اور پہاڑوں میں رہتے تھے اور چرش بھی ہیں (جو ترک کے قبیلوں میں سے ہیں)۔ یہ وک دریا کے نیش کے شرقی کناروں میں آباد ہیں۔ ہخاری (جو دریا کے نیش کے شمالی ساحل پر ہیں) اور جرجان بھی ہیں جو شمال کی طرف آباد ہیں۔ جن کا حال دور ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ سب ترک کی شاخیں ہیں۔

فرانس کے عیسائی: عیسائی کو سب سے زیادہ ترقی فرانسیسی قوم سے ہوئی ان کا دار الحکومت افرنج یا فرانسہ (یعنی پیرس) میں ہے جو بحر رومی کے شمالی جانب ہے جس کے مغرب میں جزیرہ اندلس ہے۔ ان دونوں مقامات کو چند پہاڑ اور شاہ رز ارحا یاں ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں جن کو وہ وگ ابون کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور اس میں جلائق آباد ہے جو خود افرنج (فرانس) کی ایک شاخ ہیں شاہ فرانس ان سب بادشاہوں سے عظیم شان مانا جاتا ہے جو دریائے رومی کے شمالی جانب حکمرانی کرتے ہیں۔ یہ اکثر جزائر بحر یہ مثلاً صقلیہ ① قبرص ② اقریطش ③ جنو و اندس ④ پر شلوئے پر قابض ہیں پہلے قیصرہ کی حکومت کے بعد انہی کی حکومت کا سکہ چلا تھا۔

بناوہ: انہی کے گروہ سے بناوہ ہیں یہ لوگ اس خلیج میں رہتے ہیں جو بحر روم کے سات سمیل کے فاصلے پر شمال مغرب کی جانب ہیں۔ خلیج قسطنطنیہ کے مقابل بنو سے آٹھ منزل پر واقع ہے۔ اس کے بعد شہر رومہ ہے جو ان کے بادشاہ کا دار الحکومت اور طریق آبادی کا یہاں ⑤ کہتے ہیں ٹھکانہ ہے۔

جلالقہ: افرنج ہی گروہ میں جلالقہ بھی داخل ہیں ان کا ٹھکانہ اندلس ہے یہ سب اور ان کے علاوہ بوڈان وجبشہ ونبوہ ورنو اور بادشاہ روم کے حکومت کے ماتحت تھے مثلاً برابرہ مغرب میں، افرادہ ہوارہ افریقہ میں مضامہ مغرب اٹلی میں روم کے عیسائی بادشاہوں کی پیروی میں عیسائی ہو گئے۔ لیکن جب اللہ جل شانہ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور اس کا دین باقی ادیان پر غالب ہوا تو اس نے پہلے بنو بی شام کی سب حدودہ مغرب افریقہ اور مغرب سے روم کی حکومت چھین لی جن کی سلطنت بحر روم پر پھیلی ہوئی تھی۔

قوط قوم: پھر خلیج طنجہ سے عبور کر کے اندلس کو قوط (گاتھ) اور جلالقہ کے قبضے سے نکال لیا اس وقت روم کی حکومت اعلیٰ درجے تک پہنچ کر ضعیف ہو گئی۔ اس کے بعد افرنج (فرانس) نے اندلس اور جزائر میں عرب سے عہد ارحمن اداخل اور اس کی اولادوں سے اندس میں اور عہد اللہ اور اس کی اولاد سے افریقہ میں جنگیں کیں اور ان جزائر بحر رومی جن پر وہ حکمرانی کر رہے تھے مثل صقلیہ، اور میورقہ دائیہ وغیرہ کو ان سے چھین لیا۔ اسی زمانہ سے روم کی حکومت کمزور ہو گئی اور افرنج کے قدم سلطنت پر جمے گئے۔ یہاں تک کہ ان سب ملکوں اور جزائر بحر روم پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا تھا پھر لے لیا لیکن تقریباً چودہ منزل طویل بحر رومی پر اسلامی جھنڈا ابر اتار ہا۔ اس کے بعد افرنج (فرانس) نے ملک شام و بیت المقدس کی طرف رخ کیا (جو ان کے دین شروع ہونے کی جگہ اور ان کے انبیاء کی مسجد تھی) چنانچہ انہوں نے پانچویں صدی کے آخر میں اس پر قبضہ کر کے ساحلوں، قلعوں، اور اسلامی شہروں کو بھی دیا گیا۔

① سسلی (Sisly) ② سائپرس (Syprus) ③ اسپین (Spain) ④ بارسلونہ (Barsilona)

⑤ (صفحہ نمبر ۴۴۳) بحر روم آج کل بھی پاپا بیت کا مرکز ہے۔ اور پاپا نے روم کتھو تک عیسائیوں کا ہے۔ (شاہ اند محمود)۔

المستنصر عبیدی:..... بیان کیا جاتا ہے کہ المستنصر عبیدی نے ان کو اس بات پر اکسایا تھا اور اس نے ملوک سبوقیہ کی حکومت و سطنت کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر رشک و حسد کی وجہ سے ان کو اسلامی شہروں پر حملہ کرنے کیلئے بلایا تھا ان دنوں نے فرانس کا بادشاہ بریوئل تھا اور اس کا داماد زجار صقلیہ کا حکمران تھا اس کا ماتحت و فرماں بردار تھا۔ دونوں نے فوجیں آراستہ کر کے اسلامی شہروں پر حملہ کرنے کیلئے قسطنطنیہ کے راستے ۳۹۱ ہجری میں اپنے ملک سے خروج کیا رومی بادشاہ نے پہلے ان کو اپنے ملک سے گزر جانے کی اجازت نہ دی جب انہوں نے اسے مضیہ دینے کی شرط لگائی تو راستہ دے دیا۔

فرانس اور روم کی مخالفت:..... چنانچہ یہ دونوں راستے طے کر کے ابن قلمش کے شہروں کے قریب پہنچے بن قلمش ان دنوں مرہ، ارزن، اقصر اور سیواس وغیرہ قابض تھے۔ اتفاق سے ان دنوں کو اسلامی شہروں تک پہنچنے کی نوبت نہ آئی۔ درمیان میں ہی ان میں اور رومیوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ ان میں سے ہر ایک نے اسلام کے بادشاہوں سے سازش پیدا کرنی شروع کر دی۔ یہ فتنہ و فساد تقریباً ایک صدی (یک سو سال) تک قائم رہا۔ روم کی حکومت کمزور اور اس کے قویٰ ضعیف ہو گئے۔

قسطنطنیہ پر حملہ:..... زجار والی صقلیہ آئے دن قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ بحر روم میں جو کشتیاں (خواہ وہ تجارتی ہوں یا شاہی ہوں) دیکھتا اور گرفتار کر کے لے جاتا اس کا بحر جنگی سپہ سالار جرجی بن میخائیل نے ۵۴۳ ہجری میں قسطنطنیہ کے مینا تک پہنچ کر شاہی محل پر تش باری کی یہ زمانہ رومیوں کی تباہی کا تھا۔

فرانس کا حملہ:..... اس کے بعد فرانس نے آخری چھٹی صدی ہجری میں قسطنطنیہ پر قبضہ کیا۔ اسی زمانے میں رومی بادشاہ قسطنطنیہ نے اپنی بہن کی شادی فرانسس سے ایک بیٹا پیدا ہوا ان واقعات کے چند دنوں کے بعد رومی بادشاہ کے بھائی نے سر اٹھایا اور اچانک حمہ کر کے اس کو تخت سے اتار کر خود حکمران بن بیٹھا۔ رومی بادشاہ کا لڑکا شاہ فرانس کے پاس مدد لینے کے لئے گیا۔ اگرچہ اس کے پہنچنے سے پہلے اس نے جنگ کشتیاں دوبارہ بیت المقدس کے واپس لینے کے لئے روانہ کر دی تھیں اس معرکہ میں بحری جہازوں والے دوس اور مرکش سپہ سالار فرانسس اور ان سب کا افسر اعلیٰ کید فید شریک تھا۔ لیکن فرانس کے بادشاہ ان کو پہلے قسطنطنیہ کی طرف جانے کا حکم دیا چچا اور بھتیجے میں صلح کر دینے کی تاکید کی۔ جب یہ لوگ قسطنطنیہ کے قریب پہنچے تو موجودہ رومی بادشاہ نے ان سے جنگ کی یہ لوگ نہایت مردانگی سے شہر میں داخل ہو گئے۔

قسطنطنیہ میں قتل عام:..... موجودہ رومی بادشاہ بھاگ گیا شہر کے محلوں کو انہوں نے جلادیا اور لڑکے کو تخت پر بٹھادیا اس رد و بدل کا اثر شہر پر بہت برا پڑا۔ اوباشوں نے لوگوں کے مال و اسباب لوٹ لئے اور فرانسیسیوں کے چلے جانے کے بعد اہل شہر نے متفق ہو کر اس لڑکے کو تخت سے اتار دیا اور دوبارہ اس کے چچا کو تلاش کر کے تخت پر بٹھادیا۔ فرانسیسیوں کو جب یہ معلوم ہوا تو اس پھر ان کا محاصرہ کیا۔ محصور بادشاہ رومی نے سلیمان بن خلیج ارسلانقونیہ روم شرقی خلیج کے گورنر کو اپنی امداد پر ابھارا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ان فرانسیسیوں نے چالانکی سے شہر پنہا کا دروازہ کھول دیا جو اس وقت شہر میں موجود تھے پھر کیا تھا لشکر فرانس نے آٹھ دن تک قتل و غارت کا بازار گرم کئے رکھا۔ رومی سب سے بڑے سبے میں جس کا نام صوفیا تھا میں جان کے خوف سے جا چھپے ایک گروہ پادریوں اور راہبوں کا انجیل اور صلیب لٹیروئے اماں ارمان چلاتا ہوا نکلا لیکن اہل فرانس نے نہ تو ان کے ہم مذہب ہونے کا خیال کیا اور نہ ان کے وعدے کو دیکھا سب کو ایک دم قتل کر ڈالا۔ کید فید کا نام قرعہ میں نکلا چنانچہ یہی قسطنطنیہ اور اس کے تعلقات کا بادشاہ ہوا۔ دوس بنادقہ جزائر بحر یہ مثل افریطش و رودس وغیرہ کا اور مرکیش سپہ سالار سنوں کا صمرن بن جو خلیج کے مشرقی خلیج پر غالب آیا۔ اور فرانسیسیوں کو وہاں سے نکال دیا اس کے بعد قسطنطنیہ پر میخائیل نامی ایک شخص قابض ہوا۔ اس نے نئے سرے سے قسطنطنیہ آباد کیا۔ فرانسیسی کشتیوں پر سوار ہو کر بھاگ گئے اس نے اس بادشاہ کو قتل کر ڈالا جو اس سے پہلے قسطنطنیہ پر صمرانی کر رہا تھا اس نے منصور قلاون حال مصر و شام کے گورنر سے صلح کر لی ۶۸۱ ہجری (مطابق ۱۲۸۲ء) میں اس کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا نہ تخت نشین ہوا اس کا

کعبہ دوقس تھا لشکری کے نام سے مشہور تھا۔ بنی فلج ارسلان کی حکومت ختم ہونے کے بعد ان کے سلطنت و مملکت کے مالک ہوئے جیسا کہ ہم ان کی تاریخ میں بیان کریں گے اور بنو لشکری اسی زمانہ تک قسطنطنیہ پر حکمرانی کرتے رہے تا تاریکی حکومت ختم ہونے کے بعد شرقی خلیج پر ابن عثمان حق امیر الترکان حکمران بنا اور اس کی اولاد اس وقت تک قسطنطنیہ اور اس کے باطنی افریقہ میں رہتی رہی ہے۔ یونان اور قیصرہ میں زمانے سے لے کر آج روم اور ان کی حکومت کی تاریخ بھی وہ آپ کے سامنے ہے واللہ وارت الارض ومن علیہا وهو حیر الوارثین

اندلس میں قوط (گاتھ) قوم کی بادشاہت اور ان کی اسلامی دور تک کی تاریخ

قوط:۔ یہ گروہ ان امتوں میں سے ہے جن کی عظیم الشان حکومتیں عرب۔ دوسرے طبقے کے بادشاہوں کے زمانے میں رہی ہیں۔ ہم نے الطینیوں کے بعد ان کا تذکرہ اس وجہ سے کیا ہے کہ ان کی حکومت و سلطنت انہیں سے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس اور یونان کے درمیان مشرق میں اس نے اس سرزمین کو آباد کیا تھا سلسلہ نسب کے لحاظ سے اس کا صیبن (چین) سے تعلق ہے یہ مانوئیل بن یافث کی اولاد میں سے ہیں سریانی بادشاہوں سے ان کی اکثر جنگیں ہوتی رہی تھیں۔ سریان کے بادشاہ مومن مالی نے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کے زمانے میں ان پر حملہ کیا تھا اور انہوں نے ان کو روکا تھا پھر بیت المقدس کی تباہی اور روم کے بننے کے زمانے میں یہ فارس سے بھی لڑے تھے۔

روم پر حملہ:۔ پھر جب اسکندر غالب آیا تو یہ فرمانبردار ہو کر روم کے قبیلوں اور یونان میں شامل ہو گئے۔ اسکندر کا زمانہ گزرنے کے بعد رومیوں کی حکومت کمزور ہو گئی تو انہوں نے غریقیوں کے شہروں غالیئوس کے زمانے میں مقدونیہ اور بظہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر جب قیصرہ میں دار الحکومت قسطنطنیہ میں آگیا اور ان کی قوت روم میں کمزور ہو گئی تو پھر قوط (گاتھ) نے روم پر حملہ کر دیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔

گاتھ اور روم کی صلح:۔ طودوشیش بن ارکادش کے زمانے میں بہت سی لڑائیوں کے بعد روم سے نکالے گئے اس زمانے میں ان کا سردار انطوک تھا یہ طودوشیش ہی کے زمانے میں مر گیا اس نے اپنے آپ کو روم کے بادشاہوں کے نام سے موسوم کرنا چاہا تھا۔ لیکن اس کے ساتھیوں نے اس کی بات نہیں مانی اس لئے یہ کامیاب نہ ہوا پھر رومانیوں سے اور اس سے اس بات پر صلح ہو گئی کہ اندلس سے جس شہر کو یہ فتح کرے اس کا مستقل حکمران یہ صلح اس وجہ سے رومانیوں نے کر لی تھی کہ ان کی حکومت اندلس سے جس شہر کو یہ فتح کرے اس کا مستقل حکمران یہ خود ہے یہ صلح اس وجہ سے رومانیوں نے کر لی تھی کہ ان کی حکومت اندلس میں کمزور ہو گئی تھی۔ غریقیوں کے تین سردار یونان، شوانیون، قندس تھے۔

قندس:۔ قندس نے پہنچ کر اس کو آپس میں تقسیم کر دیا تھا قندس ہی کے نام سے اندس نام رہا یہ اندلس میں اس سے پہلے اربارنی حکمرانی کر رہے تھے جو طوال بن یافث کی اولاد میں سے ہیں نسب کے لحاظ سے انطالیس کے بھائی ہیں۔ طوفان کے بعد یہ اسی مقام پر آباد ہوئے اور ایک زمانہ تک روم کی حکومت کے فرمانبردار رہے یہاں تک کہ ان غریقیوں نے اس پر قبضہ حاصل کیا جس زمانے میں قوط (گاتھ) نے شہر روم پر حملہ کیا اور ان امتوں کو مغلوب کر دیا جو طوال کی اولاد سے تھیں۔ بعض مورخین یہ کہتے ہیں کہ یہ غریقی طول بن یافث کی اولاد سے ہیں۔ واللہ اعلم۔

روم کی تقسیم:۔ ان لوگوں نے اس ملک کو یوں تقسیم کیا تھا کہ قندس نے جلیقیہ، واد رشینہ نے ماردو، طیدہ اور شواش نے مریہ پر قبضہ کر لیا۔ اشبیلیہ۔ قرطبہ۔ جیان۔ طابعہ پر انہی نے قبضہ کر لیا ان کا سردار عندریقس برادر لشیش تھا جس زمانے میں قوط نے حملہ کیا تھا اس کی حکومت چالیس سال تک رہی اس کے بعد طشریک بادشاہ بن اس کو رومانیوں نے قتل کر کے اس کی جگہ ماسہ ووق نعم کیا تین سال تک یہ بادشاہ رہا اس کی بہن کا نکاح طودوشیش یعنی بادشاہ روم سے ہوا۔ طودوشیش نے اس سے اس شرط پر صلح کر لی تھی کہ اندلس سے جس شہر کو یہ فتح کرے اس کا حکمران یہ خود رہے گا۔

لڑ رقی اور طور رقی: پھر اس کے مرنے کے بعد لڑ رقی تیرہ برس تک حکمران رہا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے اندلس پر چڑھائی کی اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے ان سب بادشاہوں کو اندلس سے نکال باہر کیا جو اس سے پہلے وہاں موجود تھے۔ لڑ رقی کے بعد طور رقی ستویہ سال تک بادشاہت کرتا رہا اس کے بعد لستکس نامی ایک شخص نے بغاوت اختیار کی بغاوت کو ختم کرنے کے بعد طور رقی مکیاں کے بعد ایک سال تک حکمرانی کرتا رہا اس کے زمانے میں افرنج (فرانس) کے بادشاہ نے اندلس پر حملہ کرنے کی تیاری کی اور اس غرض کو دور کرنے کے لیے ایک بڑی تعداد میں لشکر جمع کیا۔ دیکھو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے ان کے خروج سے پہلے قوط کو جمع کر کے انہیں پرہیزگار اور دانا بنانے کے لیے ملک میں گھستا چلا گیا اہل فرانس نے اس کو اپنے گھارے سے یا کمرے سے لے کر فرار کر لیا اور اس کے بعد اس کے مرنے کے بعد قوط نے حکمرانی کی۔

قوط (گاتھ) کے گروہ: اس سے پہلے بلنسیان بن قسطنطین (قیصر و منصف) کی حکومت کی تاریخ میں ہم بیان کر چکے ہیں۔ اندلس میں داخل ہونے سے پہلے قوط کے دو گروہ تھے ایک گروہ اندلس کی طرف چلا آیا اور دوسرا گروہ رومہ کے رومہ پر مقیم رہا جب اس گروہ کو اندلس کے گورنر دیک کی حکومت کا علم ہوا تو اس نے اپنے امیر طور دیک کے مشورہ سے فرانس حملہ کر دیا اور اندلس میں اس قوم کے جتنے دستے آباد تھے انہوں نے اس کا ساتھ دیا اور فرانس کو زیر کر کے اندلس سے نکال دیا۔ اشریک مکیاں کی جنگ شیش چار سال اس کے بعد طور رقی اٹھ سال حکمران رہا۔ طور رقی کو خود اس کے کسی ساتھی نے اشبیلیہ میں مار ڈالا۔ اس کے بعد اس کی جگہ لڑ رقی پانچ سال اس کے بعد طودس تیرہ سال اور طود شکل دو سال بعد ایلہ پانچ سال ایک کے بعد ایک حکمران رہے۔

قرطبہ کی بغاوت: اس کے زمانے میں قرطبہ والے باغی ہو گئے تھے اس سے اور اس ان سے لڑایاں ہوئیں اس کے بعد چار ہندہ سال یہوہ ایک سال لوبلیہ اٹھارہ سال بادشاہت کرتے رہے۔ اس کے زمانے میں اور بغاوت چھوٹی تھی اس نے اس بغاوت کو ختم کیا اور پھر عیسائیوں سے اور اس سے مسئلہ توحید (تثلیث) پر جھگڑا ہوا اس جھگڑے کے دوران ہی یہ ہوا۔

رز رقی اور عیسائیت: اس کا لڑکار رز رقی ۱۰ سولہ سال بادشاہ رہا یہ نصرانیوں کے عقیدہ و توحید تثلیث کا معتقد اور قتل و زنیوں نے قرطبہ میں اپنے نام سے ایک دوشہر آباد کئے جب اس کا بھی خاتمہ ہو گیا قوط (گاتھ) پر یہود نے دوسرا "تہیتا عندہ" کے دوسرا تہیتا نے اسی سال ایک کے بعد ایک ترتیب کے مطابق حکومت کی اس کے زمانہ میں قسطنطین اور شاہم کا حکم ان کے قتل تھا جس کی حکومت زمانے میں ہجرت کا واقعہ ہوا۔ شیشوٹ کے مرنے پر رز رقی ثانی تین مہینے، ششہ تین سال ستارہ پانچ سال ششہ نہایت ان ششہوندیس سال کی ترتیب کے مطابق بادشاہت حکومت پر قائم رہے۔ ان کی حکومت کے زمانے سے قوط کے حکم ان کا ذکر ہوتا ہے۔

مانیہ، لوری، رقیہ اور رز رقی ثالث: اس کے بعد مانیہ سال، لوری تیس سال، رقیہ سولہ سال غلطہ ۲ چودہ سال حکمران رہے ان کے بعد رز رقی ثالث نے دو سال بادشاہت کی یہ ہی بادشاہ ہے جس پر مسلمانوں نے مہدیہ یا تھواری کے زمانے میں اندلس میں قوط مہدیہ ہوئے تھے اور اسلامی جھنڈا اندلس کی پہاڑیوں پر لہرایا تھا جیسا کہ ہم اندلس کی فتح میں آئندہ بیان کریں گے اللہ اعلم۔

قوط (گاتھ) کی یہ تاریخ ہم نے ہر شیشوٹ کے کلام سے نقل کی ہے اور وہی ہمارے نزدیک وہ تاریخوں کی تاریخ ہے۔ اور اور قابل اعتبار ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۔ یہ اصل میں تاریخ ہے جس کو مترجم نے نہیں لڑ رقی اور نہیں رز رقی لکھا ہے تحقیق کے۔ اصل عربی خط میں (تاریخ ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۲۵۰)۔
۲۔ استدراک (تاریخ ابن خلدون)۔

۳۔ تاریخ العرب فی اندلس مصنف فارسی بوز صفحہ ۲۰ پر یہاں غلطہ تحریر ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

تاریخ عرب قدیم قبائل عرب، ان کے انساب، ان کے

ممالک اور ان کی مختلف حکومتیں اور ریاستیں

عرب بدوؤں کی زندگی:..... دیہات میں رہنے والے عرب جو خیموں میں رہتے ہیں کسی خاص جگہ کے پابند نہیں ہوتے۔ ان صحرائی نشینوں کا شمار دنیا کی بڑی بھری قوموں میں ہوا ہے۔ کبھی ان پر ایسا زمانہ آتا جب وہ تعداد میں دوسری قوموں سے بڑھ جاتے اور اپنی کثرت کی بنا پر عزت اور غلبہ حاصل کر لیتے، حکومت و سلطنت کے مالک بن جاتے اور ملکوں اور شہروں پر غالب آ جاتے کچھ مدت کے ناز و نعمت اور بخش و عشرت کی زندگی ان کو تباہ کر دیتی ہے۔ ان میں بعض مغلوب ہو کر مارے جاتے اور بعض اپنے صحراؤں کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ جو لوگ حکومت کے مالک ہوتے ہیں وہ آرام طلبی اور پیش پرستی کی وجہ سے غیبت و نابود ہو جاتے ہیں اور حکومت دوسروں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے۔ یہ وہ سنت اہیہ یا وہ قانون ہے جو مخلوقات میں اسی طور پر جاری رہتا ہے۔

بدوؤں کا ذریعہ معاش:..... عربوں میں جو لوگ دیہاتی تھے وہ ہر زمانے میں اپنی پڑوسی قوموں کے ساتھ لڑتے جھگڑتے رہے۔ کیونکہ انہوں نے محنت کر کے رزق کمانے کے بجائے رہزنی اور لوٹ مار ہی کو اپنا پیشہ اور ذریعہ معاش بنا رکھا تھا۔

عراق میں عربوں کی آمد:..... عربوں کے پہلے طبقے یعنی عمالکہ ① کے دور حکومت کے بعد جب دوسرے طبقے یعنی تباہہ ② کی حکومت مضبوط ہو گئی جو انہیں کثرت کی بنا پر حاصل ہوئی تھی وہ اس زمانے میں یمن اور حجاز میں آباد تھے اور اس کے بعد عراق اور شام کے ملکوں میں پھیل گئے تھے۔ اس کے بعد جب حکومت ان کے ہاتھ سے نکلی تو ان کے کچھ لوگ عراق میں باقی رہ گئے مگر وہ حکمرانی سے محروم ہو چکے تھے۔

بخت نصر کا حملہ (عربوں کی آمد کی دوسری روایت):..... بعض علماء کا خیال ہے کہ عراق میں عربوں کی آمد اس وقت ہوئی تھی جب اللہ تعالیٰ نے بخت نصر ① کو عربوں اور بنی اسرائیل پر ان کی بغاوت اور انبیاء کو قتل کرنے کی وجہ سے مسلط کر دیا تھا۔ خانہ بدوش عربوں نے یمن میں عدن کے قریب اپنے نبی شعیب علیہ السلام بن ذی مہد کو قتل کر دیا تھا۔ جیسا کہ آیت شریفہ فلما احسوا باسنا اذا هم منها یرو کضوں (الانبیاء) کی تفسیر ① میں آیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارمیاء ② بن حزقیاء کو وحی کی کہ بخت نصر صحرائی عربوں کو جا کر قتل کر دے، کسی کو زندہ نہ چھوڑے اور ان سب

① عمالکہ عرب مؤرخین نے شام اور فلسطین کے پرانے باشندوں کو عمالیتی لکھا ہے۔ ان کی بعض آبادیوں تہامہ یعنی حجاز کے ساحلی علاقے کے علاوہ جزیرۃ العرب کے دوسرے حصوں میں پائی جاتی تھیں۔ عرب مؤرخین لکھتے ہیں کہ عمالکہ شام میں جزیرۃ العرب سے آئے تھے۔ اس لئے ابن خلدون نے ان کو عربوں کے طبقہ اولیٰ یعنی ان کو نہایت قدیم قوموں میں شمار کیا ہے۔ جو دیگر عرب عرب کی طرح حوادث زمانہ کی وجہ سے بالکل مٹ گئیں اور اب ان کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہا۔

② تباہہ: اہل سہ کے دور حکومت کے بعد یمن اور اس کے آس پاس قبیلہ حمیر کا زمانہ آیا۔ جنہوں نے وہاں ۵۲۵ تک حکومت کی۔ حمیر کے بادشاہوں کو تباہہ کہتے تھے۔ جس کا واحد جمع ہے۔ بعض مؤرخین نے اس لقب کی یہ تشریح کی ہے کہ ان کی رعایا ان کی ”متابعت“ یعنی پیروی کرتی تھی اس لئے یہ تباہہ کہلائے۔ تبع کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ اہم خبر ام فوم تبع (سورۃ الدخان)۔

③ بخت نصر: بابل کا ایک مشہور بادشاہ جس نے ۶۰۴ قبل مسیح سے لے کر ۵۶۱ قبل مسیح تک حکومت کی۔ دیگر ملکوں اور قوموں کے علاوہ اس نے یہودیوں پر بھی چڑھائی کی اور دوسل کے محاصرہ کے بعد ان کا دار الحکومت بیت المقدس ۵۸۶ قبل مسیح میں فتح کر لیا۔ وہ بہت سے یہودیوں کو پکڑ کر بابل لے گیا وہ ایک مدت تک قید رہے۔ آخر عمر میں وہ پاگل ہو گیا تھا۔

④ (ترجمہ آیت) جب ان نالاموں نے ہمارا عذاب آتے دیکھا تو اس ہستی سے بھاگنا شروع کر دیا مفسرین نے نقل کیا ہے کہ اس آیت میں یمن سے دیہاتی عربوں کی طرف اشارہ ہے جو عرب تھے۔ خدا نے ان کی طرف ایک نبی بھیجا جس کا نام شعیب علیہ السلام بن مہد تھا مگر انہوں نے ان کو جھٹلایا اور ان کو قتل کر دیا۔ اس پر بخت نصر نے ان پر چڑھائی کی اور ان کا قتل عام کیا۔ شعیب بن مہد کی قبر آج بھی یمن کے پہاڑ پر موجود ہے جس کا نام صنن ہے، مفسرین نے تصریح کی ہے کہ یہ شعیب مدین والے حضرت شعیب سے الگ ہیں۔

⑤ بنی اسرائیل کے ایک نبی جن کا زمانہ ساتویں قبل مسیح ہے۔ ان کے حالات زندگی ان کی تعلیم اور پیش گوئیوں کا ذکر ایک خاص کتاب میں آیا ہے جو ان کے نام سے موسوم ہے۔ اور یہودی کتاب مقدس میں شامل ہے۔ ارمیا حزیب کے روحانی پہلوؤں پر زور دیتے تھے۔ اور بنی اسرائیل کو اس بات سے آگاہ کرتے تھے کہ محض بیکل کی پاسبانی ان کو تباہی سے نہیں بچ سکتی، ان کے زمانے میں شاہ بابل بخت نصر نے بیت المقدس پر حملہ کیا تھا۔

کو ایسا تباہ کر دے کہ ان کا کہیں نام و نشان باقی نہ رہے۔ بخت نصر نے کہا کہ میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔ چنانچہ وہ ایلہ اور ایلہ کے درمیان اپنی سوار اور پیدل فوج کو لئے جمع ہو گئے، مگر بخت نصر نے پہلے تو قبیلہ عدنان کو شکست دی۔ پھر باقی قبائل کو تہ تیغ کیا۔

انبار اور حیرہ کی آباد کاری:..... اس کے بعد وہ اپنے دار الحکومت بابل کی طرف لوٹا اور جو قیدی پکڑے تھے ان کو انبار کے مقام پر آباد کیا لیکن بعد ازاں بظنی ❶ لوگ ان کے ساتھ آکر رہنے لگے۔

انبار کی کاری: ابن کلبی ❷ کا کہنا ہے کہ جب بخت نصر نے عربوں پر حملہ کرنے کی تیاری کی تو سب سے پہلے اس نے ان عرب تاجروں کو گرفتار کیا جو اس کے ملک میں کھانے پینے کی چیزیں خریدنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس نے ان کو حیرہ کے مقام پر اتار اور خود لشکر لے کر عربوں پر حملہ آور ہو گیا ان میں سے جن قبائل نے اطاعت کی اور مصالحت کو ترجیح دی ان کو سواد ❸ کے علاقے میں دریائے فرات کے کنارے آباد کیا۔ انہوں نے وہاں ایک شہر بنالیا اور اس کا نام انبار رکھا۔ اس کے بعد بخت نصر نے انہیں حیرہ میں آباد کیا اور اس کے دور حکومت کے باقی دنوں میں وہ وہیں مقیم رہے مگر اس کی وفات کے بعد وہ انبار واپس آ گئے۔

حیرہ کی وجہ تسمیہ میں ایک قول:..... امام طبری کا بیان ہے کہ تبع ابو کرب نے جب اردشیر بہمن (شاہ ایران) کے زمانے میں عراق پر چڑھائی کی تو وہ ❹ طمی کے پہاڑی راستوں سے ہوتا ہوا انبار پہنچا۔ جب وہ حیرہ کے مقام پر رات کے وقت پہنچا تو وہ حیران ہو کر وہیں ٹھہر گیا اور اس جگہ کو حیرہ کا نام دیا۔ پھر وہاں سے آگے بڑھا مگر قبائل ازد، تخم، ہذام، اور عاملہ اور قضاعہ میں سے بعض لوگوں کو وہیں چھوڑ دیا۔ ان لوگوں نے وہیں وطن بنالیا اس کے بعد قبیلہ طمی، کلب، سکون، ایاد اور حارث بن کعب کے قبیلے بھی ان کے ساتھ آ ملے اور ان کے ساتھ رہنے لگے۔

تبع اور حیرہ:..... اس روایت سے ملتی جلتی ایک روایت یہ ہے کہ جب تبع عربوں کو لے کر روانہ ہوا تو وہ کوفہ ❺ کے قریب پہنچ کر حیران رہ گیا۔ بعض کمزور لوگ تو وہیں ڈھیر ہو گئے۔ اس وجہ سے اس مقام کا نام حیرہ پڑ گیا۔ جب تبع واپس آیا تو اس نے ان لوگوں کو وہاں آباد دیکھ چنانچہ اس نے ان کو وہیں چھوڑ دیا۔ ان میں عرب کے اکثر قبیلے مثلاً ہذیل، تخم، یصف، طمی، کلب اور بنو لعیان (جرہم) وغیرہ شامل تھے۔

حیرہ سے عربوں کا انخلا:..... ہشام بن محمد کلبی کہتا ہے کہ جب بخت نصر مر گیا تو وہ عرب جن کو اس نے حیرہ میں آباد کیا تھا انبار کی طرف چلے آئے، ان کے ساتھ بنو اسماعیل اور بنو معد کے وہ لوگ بھی تھے جو ان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ پھر یمن کے علاقوں سے قبائل عرب کی آمد رک گئی۔

بحرین میں عربوں کی آمد:..... جب معد کی اولاد بڑھی اور جنگ و جدال نے ان کو منتشر کر دیا تو وہ الگ ہو کر سرسبز میدان اور چراہ گاہوں کی تلاش میں یمن و حدود شام کے قریبی علاقوں کی طرف نکل پڑے۔ چنانچہ ان کے بعض قبیلے بحرین میں آباد ہوئے ان دنوں ازد کے بعض لوگ پہلے سے وہاں موجود تھے جب مزنیقیاء نے یمن کو خیر آباد کہا تھا۔ جو عربی خاندان تھامہ سے آئے ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) مالک اور عمرو جو فہم بن تیم اللہ بن

❶ بطلحی جمع نہط اور نہیط آتی ہے۔ بطلحی عربوں کی ایک تجارت پیشہ قوم تھی جو فلسطین کے مشرق میں رہتی تھی۔ پڑا (الحجر) ان کا صدر مقام تھا جسے رومیوں ۵۵۰ء میں فتح کر کے یمن کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ عربی مؤرخوں نے عراق کے قدیم شہریوں کو بھی بطلحی کہا ہے۔

❷ ہشام بن محمد کلبی علم انساب کا بڑا ماہر تھا۔ مؤرخین اسلام کے سلسلہ ہم گزشتہ صفحات میں اس پر ایک مختصر نوٹ لکھ چکے ہیں۔

❸ سواد (یا سواد العرق) سے مراد عراق کا وہ میدانی علاقہ ہے جسے دجلہ و فرات کے دریا سیراب کرتے ہیں، اور جو کاشتکاری کے لئے نہایت موزون ہے۔ یہاں کی مٹی کا رنگ عرب کی سرزمین کے مقابلہ میں سیاہ ہے اس لئے اسے سواد کہتے ہیں۔

❹ بطلحی کی بجائے جس طمی سے مراد اجاء اور سلخی کے دو پہاڑ ہیں جو عرب کے درمیانی علاقے میں واقع ہیں۔ اسلام میں یہاں قبیلہ طمی آباد تھا۔ مگر جنگل اس علاقے میں شمر کا قبیلہ رہتا ہے جس کا دار الحکومت حائل ان پہاڑوں کی درمیانی وادی میں واقع ہے۔

❺ یاد رہے کہ کوفہ اس وقت موجود نہیں تھا۔ مصنف کی مراد اس علاقے یا مقام سے ہے جہاں بعد میں کوفہ آباد ہوا۔

اسد بن وبرہ بن قضاء کے بیٹے تھے (۲) ان کے بھائی کا بیٹا مالک بن زہیر (۳) ابن عمرو بن فہم (جو اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ آئے (۴) اختنار بن عمرو بن معد بن عدنان (۵) ان کے ساتھ غطفان بن عمرو الطمشان ابن غوزمنات بن یقہم بن عقی بن ایاد (۶) صبح بن عیج بن الحارث بن افسی بن عقی (۷) زہیر بن الحارث بن ایل بن ایاد بھی آخر شامل ہو گئے۔ یہ تمام لوگ بحرین میں جمع ہو گئے اور انہوں نے ایک دوسرے کی امداد باہمی اتفاق و اتحاد کا حلف اٹھایا۔

عربوں کا اتحاد اور فارس کی افرا تفری:۔۔۔۔۔ قبائل عرب کا یہ اتحاد اور آپس میں عہد و پیمان (ایران کے) ملوک الطوائف کے زمانے میں ہوا۔ جس وقت ان کی حکومت کمزور ہو گئی تھی اور ان میں ٹوٹ پھوٹ پیدا ہو چکی تھی وہ ایک دوسرے پر حملہ کر رہے تھے۔ ان حالات کو دیکھ کر بحرین کے عربوں کی نگاہیں عراق کے سرسبز میدانوں کی طرف اٹھنے لگیں اور ان کے دل میں یہ آرزو پیدا ہونے لگی کہ وہ یا تو ایرانیوں کو مغلوب کر لیں یا کم از کم عراق کی حکومت میں ان کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ عربوں نے اس اختلاف کو غنیمت سمجھا جو اس وقت ایران کے مختلف سیاسی لوگوں میں پیدا ہو چکا تھا، چنانچہ ان کے سرداروں نے عراق پر چڑھائی کرنے کا پکا ارادہ کر لیا۔

عربوں کے عراق پر حملے اور بنو ارم بن سام:۔۔۔۔۔ عربوں میں سب سے پہلے اختنار بن الحقیق عراق کی طرف بڑھا۔ اس کے ساتھ قفص بن معد اور بعض دیگر ملے جلے قبائل تھے۔ انہوں نے بابل کی سرزمین موصل تک ارم بن سام کی اولاد کو آباد کیا جو کسی زمانے میں دمشق کے مالک تھے اور جن کی وجہ سے دمشق کو دمشق ارم کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ عربوں کے پہلے طبقے کے باقی ماندہ لوگ تھے عربوں نے دیکھا کہ یہ لوگ ایرانی ملوک الطوائف سے جنگ میں مصروف ہیں۔ چنانچہ انہیں سوا و عراق سے نکال دیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اس طرح سے قبائل معد انبار اور حیرہ کے عربوں میں شامل ہو گئے جو قبیلہ قفص کے باقی ماندہ لوگ تھے۔ مضر کے ماہر بن نسب کے نزدیک عمرو بن عدی بن ربیعہ جو بنو منذر کا جد امجد تھا وہ انہیں کی طرف منسوب ہے۔ حماد الراویہ ۱ کا بھی یہی قول ہے۔

بنو ارم کی شکست:۔۔۔۔۔ پھر فہم کے بیٹوں مالک اور عمرو ابن مالک بن زہیر قضای غطفان بن عمرو صبح بن صبیح اور زہیر بن الحارث ایادی نے انبار کا رخ کیا ان کے ساتھ ان کے حلیف اور قبیلہ غسان کے بعض لوگ بھی تھے جو سب کے سب قبیلہ تنوخ سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے بنو ارم کو شکست دے کر ان کو سواد کے اطراف سے بھی نکال دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے ہمارہ بن قیس اور ہمارہ بن خم بھی آ گئے یہ لوگ کندہ کے قبائل میں سے تھے جو حیرہ میں آ کر آباد ہو گئے۔

انبار اور حیرہ میں تیغ کے لوگ:۔۔۔۔۔ جو عرب اپنے ملک سے آ کر انبار اور حیرہ میں آباد ہو گئے تھے انہوں نے جمعیوں یعنی ایرانیوں کی فرہ برداری اختیار نہیں کی تھی اور نہ ہی ایرانی عربوں کے تابع بنے تھے۔ حتیٰ کہ تیغ کا وہاں سے گزر ہوا اور جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے اس نے ان کے پاس اپنے لشکر کے کمزور لوگوں کو چھوڑ دیا تھا اور قبائل حنف تمیم اور بنو لعیان (جو قبیلہ جرہم میں سے تھے) کے لوگوں کو وہاں آباد کر دیا تھا۔

عرب الضاحیہ:۔۔۔۔۔ قبیلہ تنوخ کے بہت سے لوگ حیرہ اور انبار کے درمیانی صحراء میں رہنے لگے۔ یہ لوگ شہروں سے دور خیموں میں رہتے تھے اور شہار والوں کے ساتھ میل جول نہ رکھتے تھے۔ اس لئے یہ لوگ عرب الضاحیہ یعنی بیرونی عرب کہلائے ان میں سے جو شخص نسب سے پہلے (ایران کے) ملوک الطوائف کے زمانے میں ان کا حکمران بنا اس کا نام مالک بن فہم تھا اس کے بعد اس کا بھائی عمرو اور اس کے بعد اس کا بھتیجا جزیمۃ البرش بادشاہ بنے جیسا کہ آگے ذکر آئے گا۔

۱ حماد الراویہ ایرانی نژاد تھا جو کوفہ میں پیدا ہوا اس نے عربوں کے اخبار لغات اور اشعار کی روایت میں بڑا نام پیدا کیا اسی لئے "الراویہ" کے لقب سے مشہور ہوا جو راوی سے ماخوذ صیحہ ہے۔ موی دور کے آخری خلفاء کے ہاں اس کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ حماد نے عبادی عہد بھی دیکھا تھا اس نے ۱۵۵ ہجری میں انتقال کیا۔ معقات سبہ کو اسی نے جمع کیا تھا اس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

بنو ازد کی یمن سے ہجرت:..... عمرو بن عامر مزیقیہ جب سیلاب عرم کے خطرے کے پیش نظر اپنے قبیلے ازد کے ساتھ یمن سے نکل گیا تو س کا و دشام و عراق میں پھیل گئی مگر خزاعہ کا قبیلہ حجاز ہی میں رک گیا۔ یہ لوگ مراظرہ ان کے مقام پر کے اور پھر جرہم کے ساتھ ان کا مقابلہ ہو جوامہ میں آباد تھے اور آخر کار یہ لوگ جرہم پر غالب آ گئے اسی طرح نصر بن ازد عمان میں اور غسان جبل السراة میں آباد ہو گئے اور بنو معد کے ساتھ ان کی بہت سی لڑائیاں ہوئیں حتیٰ کہ حجاز اور شام کے درمیانی علاقوں میں ان کے قدم خوب مضبوط ہو گئے۔

یمن میں باقی عرب قبیلے:۔۔۔۔۔ یہ صورتحال ان قبائل سبا کی ہے جنہوں نے عراق اور شام کو اپنا وطن بنایا تھا ان میں سے چار قبیلوں نے شام کو اپنا مسکن بنایا اور باقی چھ قبیلے یمن میں ہی رہ گئے جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) مذحج۔ (۲) جندہ۔ (۳) اشعر۔ (۴) انماز۔ (جسے ابو خثعم بھی کہتے ہیں)۔ (۵) اورزجیل۔ (۶) حمیر۔ یمن کے ان قبائل کی حکومت حمیر کے ہاتھ آئی اور ان کے بادشاہوں یعنی تباہج کی طرف منتقل ہوئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزیقیہ اور ازد کی ہجرت تباہج کی حکومت کے ابتدائی دور میں یا اس سے کچھ پہلے عمل میں آئی تھی۔

معد بن عدنان جد امجد رسول اللہ ﷺ

بنو معد بن عدنان کا قصہ یہ ہے کہ جب اس وقت کے نبی ارمیاء اور برخیا پر وحی نازل ہوئی کہ وہ بخت نصر و عربوں پر چڑھائی کرنے پر تیار رہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ معد بن عدنان کو اس خطرے سے باہر نکال لائیں کیونکہ مشیت الہی یہ تھی کہ معد بن عدنان کی اولاد سے حضرت محمد ﷺ نبی آخر الزمان خاتم الانبیاء ہوں گے لہذا وہ معد کو براق پر سوار کر کے نکال لائے اور اسے شہر حیران میں لے گئے اس وقت اس کی عمر بارہ سال کی تھی اس کے بعد اس سے انہی کے ہاں پرورش پائی بخت نصر نے عربوں پر چڑھائی کر کے ان کو تہس نہس کر دیا۔ عدنان کے قبائل مارے گئے اور عرب کے علاقے ویران ہو گئے پھر بخت نصر کا بھی انتقال ہو گیا معد بن عدنان نے انبیاء بنی اسرائیل کے ساتھ حج کیا قبیلہ دوس کے تحت بنو جرہم کے اثر و ثروت تھے چنانچہ اس نے الحارث بن مضاہج جرہمی کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان میں صرف جرہم بن جہمہ باقی رہ گیا ہے چنانچہ معد نے اس کی بیٹی معانہ سے شادی کر لی اور اس سے نزار بن معد پیدا ہوا۔

معد کی حجاز آمد:..... امام سہیلی ۱ نے لکھا ہے کہ معد حجاز کی طرف اس وقت واپس آیا جب اللہ تعالیٰ نے عربوں کو بخت نصر کے جسے سے نجات دلائی اور ان کے جو بچے کچے قبیلے پہاڑوں میں زندگی گزار رہے تھے وہ دوبارہ ان میدانوں کی طرف واپس آ گئے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب بخت نصر عرب علاقوں پر قبضہ کر کے ان کی آبادی کو برباد کر چکا تھا اور قبیلہ حضور ۲ اور اہل الیس کی بچ بچ کر چکا تھا یہ وہ لوگ تھے جن کے دم سے عرب کی طاقت اور دبدبہ قائم تھا۔

معد بن عدنان کی نسل:۔۔۔۔۔ پھر معد بن عدنان کی نسل پھیلنے لگی اور اس نسل سے ربیعہ، مضر اور ایاد کے قبائل پیدا ہو گئے جو عراق اور شام کی طرف گئے مگر ان سے پہلے وہاں قبیلہ قفص کے باقی لوگ پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ قبائل معد بھی یعنی قبائل کے ساتھ وہاں آباد ہوئے۔ بعد میں ان کی تہج کے ساتھ لڑائیاں ہوئیں چنانچہ تہج کا قول ہے کہ:

لست بالتبع البسانی ان لم ☆ ترکض الخیل فی سواد العرق

① مہر زمان بن عبد اللہ بنی اندلسی جن کا زمانہ حیات ۵۸۸ ہجری تا ۵۸۱ ہجری ہے تفسیر حدیث اور جلال کے علاوہ تاریخ اور انساب کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ اندلس کے ضلع ہندہ میں دیو کی ایک بستی میں پیدا ہوئے۔ اسی لئے قبیلہ کہلاتے ان کی تمام عمر تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزری ان کی سب سے مشہور کتاب "الروش الف" ہے جس میں آپ نے ابن شام کی سیرت بڑی کی شریک اور سیرت کے ساتھ ہر قسم کی معلومات بھی جمع کر دی ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں چھپ چکی ہے ان کے حوالہ اور ترجمہ کا یہ مرقعہ ہے۔ یہ ضمیمہ شریعت دریا کی جگہ لکھ دی۔ اس کے علم و فضل کا حق چاہے کہ سلطان مراکش نے انہیں اپنے ملک میں طلب کیا مگر تین سال کے قیام کے بعد آپ واپس مراکش میں آئے ۵۸۱ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

② حضور بنی کا ایک قبیلہ تھا۔ ان کے نام پر وہاں کا ایک پہاڑ بھی چل حضور بنا ہوا ہے۔

اور تودی ربيعة الخرج قسرا ☆ لم تعقها موانع العواق

میرانہ بھی تبع یہانی نہیں اگر میرے سوا عراق کی سرزمین میں اپنی پیدری نہ اٹھائیں یا قبیہ ربح مجبور ہو کر خراج ادا نہ کرے تو ان سواروں کی یلغار کو کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

ایران کی طوائف الملوکی کے زمانہ میں عراق، شام، اور حجاز میں تابعہ، یمانیہ، اور قبائل عدنانیہ کی حکومتیں اور سلطنتیں قائم ہوئی ان کے دور میں پہلی قومیں تو ختم ہو چکی تھیں اور حالات بدل چکے تھے لہذا حکمرانوں کے اس طبقے کو پہلے طبقات سے الگ سمجھنا چاہئے اور سابقہ قوموں سے ایک الگ قوم تصور کرنا چاہئے چونکہ اس طبقے کے لوگوں کا عرب میں قومی روح کے پیدا کرنے میں عرب غائب ❶ کی طرح کوئی سردار نہ تھا اور نہ عرب مستعربہ کی طرح زبان کی تشکیل میں ان کا کوئی حصہ تھا بلکہ تمام باتوں میں وہ پہلے طبقات کے تابع رہے اس لئے وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں "عرب التاج" کا نام دے دیا جائے۔ چنانچہ ایک طویل زمانہ تک حکومت و ریاست اس یمنی طبقے کے ہاتھ میں رہی۔ کیونکہ ان کے ہاں پہلے ہی سے حکومت کرنے کی روایات موجود تھیں۔

تابعۃ العرب کی حکومتیں: چنانچہ مضر اور ربيعة کے قبیلے ان کے تابع ٹھہرے اور قبیلہ لخم کے خاندان بنو منذر نے جہہ میں اور قبیلہ غسان نے شام میں بنو جفہ کی ریاستیں قائم کیں۔ اسی طرح یشرب میں بنو قبیہ یعنی اوس و خزرج کی حکومت قائم ہوئی ان کے علاوہ جو دوسرے عرب قبائل تھے وہ خانہ بدوش تھے اور قبیلوں کی صورت میں چارے اور گھاس کی تلاش میں صحرا میں سفر کرتے رہتے تھے۔ بعض دیہاتی قبیلوں میں بھی ریاست کا وجود پایا جاتا ہے مگر حکومت و ریاست زیادہ تر انہی خاندانوں ہی تک محدود رہی۔

قریش یا بنو مضر کی حکومت: یمنی قبائل کے بعد حکومت کی باگ ڈور مضر کے ہاتھ آئی اور قریش مکہ اور حجاز کے علاقوں پر قابض ہوئے ان کو خوب شہرت ملی، اور دیگر حکومتوں نے بھی ان کی عظمت کو تسلیم کر لیا پھر اسلام کا سورج اس قوم پر طلوع ہوا اور اس کو حکومت و سرداری عطا کی اور دولت و سلطنت مضر کی طرف منتقل ہو گئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت سے بھی سرفراز کیا چنانچہ اکثر اسلامی سلطنتیں اسی قوم کی بنیں۔ چند حکومتوں کے علاوہ جن کے بانی عجمی تھے مگر یہ نجی حکومتیں بھی ملت اسلامیہ کے نمونہ پر قائم ہوئی تھیں اور انہوں نے دعوت اسلامی کے لئے راستہ صاف کیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

قبائل قحطان وقضاعہ: اب ہم اس طبقے کے قبائل یعنی بنو قحطان، بنو عدنان اور بنو قضاعہ کی شاخوں کا ذکر کریں گے اور ان کی حکومتوں کی کیفیت لکھیں گے جو دور اسلام سے پہلے اور بعد میں قائم ہوئیں۔

جدیمہ بن نہد کے کر تو ت: "ابوالفرج اصفہانی" ❷ نے "کتاب الاغانی" میں جدیمہ بن نہد بن لیث بن سود بن اسلم بن اخاف بن قضاعہ کے حالات میں تحریر کرتا ہے کہ بنو اسماعیل کے تہامہ سے نکلے اور مختلف ملکوں میں پھیلنے کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ قضاعہ قبیلہ نزار کے پڑوس میں رہتا تھا۔ جدیمہ بن نہد فسق اور بدکار تھا عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ اس نے فاطمہ بنت یزید کر (عامر بن غزہ) کے حسن کی تعریف کی اور اپنے شعر میں اس کا یوں ذکر کیا ہے۔

اذا الجوازا اودفت الشریا ☆ ظننت بال فاطمہ الطنونا

❶ عرب عاربہ سے جزیرۃ العرب کے اصلی اور نجیبہ باشندے مرہ، حنظل، بنو یثرب، جہدہ، اور جرہم شامل ہیں۔ نہد یہ قومیں ایک مدت دراز سے مت چلی ہیں اس لئے ان کو عرب باعدہ بھی کہا گیا ہے۔ یعنی وہ عرب جو بالکل ناپید ہو چکے ہیں ان کی قدامت کی بنا پر ان خاندان انہیں طبقہ اولیٰ میں شمار کرتا ہے علماء نسب کی اصطلاح میں عرب مستعربہ سے وہ قوم مرہ، حنظل، بنو یثرب، بنو جہدہ اور جرہم کی تھیں۔ بنو جہدہ کا شمار اسی طبقے میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ اسی کتاب میں اس کے جواہر شاعر ہیں۔ ❷ ابوالفرج الاصفہانی یہ علی بن اکسیم بن احمد بن قسثم بن عبد الرحمن بن مروان بن عبد اللہ بن مروان بن محمد ہیں۔ مروان بن محمد بنو امیہ کا آخری خلیفہ تھا۔ ابوالفرج بڑے ادیب، کاتب، شاعر، مورخ، ماہر نسب، نجومی، اور ماہر فتن تھے۔ بغداد میں پیدا ہوئے وہیں تربیت حاصل کی وہ ہیں ۳۵۶ ہجری میں تھیں ۴۰۵ ہجری کی مشہور تصنیف "الاغانی" ہے اور "مقاتل طالین" جہم و النسب، نزہۃ الملوک بھی ان کی مشہور تصنیفات ہیں، کیسے (مجموعہ نغین صفحہ نمبر ۸)۔

☆ وحالت دون ذالك من هموم هموم تخرج الشجن الدافسا

☆ اری ابنه یذکر ظعن و حلت جنوب الحزن یا شحطامینا

جب جوزاء کے بعد ثریا ستارا جھرمٹ آسمان میں نمودار ہوا تو میرے دل میں فاطمہ کے متعلق طرح طرح کے خیالات آئے اور درمیان فکریں حائل ہو گئیں جن میں میرا اندرونی درد و غم ظاہر ہو گیا میں دیکھتا ہوں کہ یذکر کی بیٹی کوچ کر گئی ہے اور اس نے حزن کے جنوب میں ڈیرا (ربا) کر لیا ہے وائے دروغا! اس کی منزل مجھ سے کتنی دور ہو گئی۔

اسی وجہ سے یذکر (عامر بن غزہ) بہت ناراض ہوا۔ چنانچہ جب جدیمہ کو اپنی جان کا خطرہ پیدا ہوا تو اس کے یذکر کو دھوکے سے قتل کر دے یذکر کا نام و نشان تو مٹ گیا مگر جدیمہ کے خلاف جرم ثابت نہ ہو سکا جس سے بن قضاء سے قصاص طلب کیا جاسکتا۔ یہاں تک کہ جدیمہ ذیل کے اشعار کہے۔

☆ فناء کان رضاب العصیر بفہا یعل بہ الزمحبیل

☆ قتلت ابہا علی حبہا تبخل ان یخبل او تبیل

وہ ایک ایسی نوجوان لڑکی ہے جس کا لعاب دھن (تھوک) گویا ایک فرحت بخش رس ہے جس میں زخمیمل کا مزہ بھی ملتا ہے اس کی محبت باوجود میں نے اس کے باپ کو مار ڈالا ہے۔ اب چاہے وہ کنجوسی سے کام لے یا مہربان ہو، یہ اس کی مرضی ہے۔

قضا اور نزار کی جنگ اور جدیمہ کا قتل:..... جب قبیلہ نزار نے جدیمہ بن نہد کے یہ اشعار سنے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس نے یذکر کو قتل کیا ہے اور اس پر وہ قضاء کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے قبائل عرب کا سہارا لیا جو ان کے حلیف یا پڑوسی تھے (مثلاً قبیلہ کندہ نزار ساتھ تھا اور اس کا نسب ان دونوں اجاء بن عمرو بن اد بن اد بن انی عدان کے ساتھ تھے اور قضاء معد کی طرف اور معد عدنان کی طرف منسوب تھا)۔ ان کے ٹھکانے سفا میں تھے اور عسفان قبیلہ ربیعہ کے پاس تھا قبیلہ قضاء مکہ اور طائف کے درمیان تھا اور کندہ کا علاقہ غمر سے لے کر ذات عرق تک تھا اور قبائل اجاء، اشعر اور معد کے ٹھکانے جدہ اور سمندر کے درمیان تھے جب لڑائی ہوئی تو ہونز بنو قضاء کو شکست دی اور جدیمہ کو قتل کر ڈالا۔ قضاء الگ الگ ہو کر نکلے چنانچہ تیمم اللات جو قضاء میں اور وہاں سے نبطی لوگوں کو نکال کر وہاں کے بن بیٹھے۔

زرقاء بنت زہیر کے اشعار: ان میں زرقاء بنت زہیر ایک کاہنہ تھی جس نے ان کے تہامہ سے نکلنے اور اس مقام میں رہائش کے بارے میں یہ شعر کہے تھے۔

☆ ودع تہامہ لا وداع مخالف بنمامہ لکن قلی و ملام

☆ لاتنکری ہجر ا مقام غریبہ لن تعدی من ظاعنیں تہام

ترجمہ: تہامہ کو خیر آباد کہہ اپنے معاہدہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نہیں بلکہ رنج اور غم کے ساتھ ہجر کو ایک اجنبی مقام سمجھ کر ناپسند نہ کرو، اس کی سرزمین تو رہنے والوں سے بھی خالی نہ رہے بلکہ ہمیشہ آباد رہے۔

زرقاء بنت زہیر کی پیشین گوئی:..... پھر اس نے جمع یعنی مقفی عبارت کے ذریعے ان کے بارے میں پیشین گوئی کی کہ ہجرنا میں مقیم رہیں گے یہاں تک کہ ایک سفید اور سیاہ دھبوں والا کوا آکر کانٹوں کا ٹیم کرے گا اس کے پاؤں میں سونے کے پازرب ہوں گے اور درخت پر بیٹھے جس کا حلیہ یہ ہوگا اس کے بعد وہ شہر حیرہ کی طرف جائیں گے اس کاہنہ کے اشعار میں مقام اور تنوخ کے الفاظ آئے تھے، چنانچہ تنوخ لفظ کی وجہ سے ان قتل کا نام تنوخ پڑ گیا اور قبیلہ ازد کے کچھ لوگ ان کے ساتھ مل گئے اور تنوخ میں شامل ہو گئے قضاء کے جو باقی لوگ تھے ان

پھیل گئی۔

نو تزیید اور ترک:..... چنانچہ بنو حلوآن کا ایک گروپ روانہ ہو کر الجزیرہ کی سرزمین میں عبقرہ کے مقام پر آباد ہو گیا اسی مقام پر ان کی عورتوں نے اون سے برد و عبقریہ چادریں تیار کیں اور بد و تزییدہ یہ بھی انہی کی طرف منسوب ہوئیں کیونکہ وہ لوگ تزیید کی اولاد تھے۔

پھر بنو تزیید پر ترکوں نے حملہ کیا اور ان کا مال و دولت لوٹ کر لے گئے اتنے میں الحارث ابن قراذ بہرانی آیا تاکہ بنو حلوآن کو فوج میں بھرتی کرے۔ ابان بن سلج حاکم عین نے اس کی مخالفت کی مگر الحارث کے ہاتھوں مارا گیا قبیلہ بہرانی نے ترکوں کا پیچھا کیا اور انہیں شکست دے کر جو کچھ انہوں نے بنی تزیید سے لوٹا تھا واپس لے لیا اس موقع پر الحارث نے یہ شعر کہے۔

كان الدهر جمع في ليال ☆ ثلاث بينهن بشه زور
صفنا الاعاجم من معد ☆ صفوا بالجزيرة كالسعر

ترجمہ: شبہ زور کے مقام پر سارا زمانہ گویا تین دنوں میں سمٹ آیا جب ہم نے عجمیوں کے مقابلہ میں قبل معلی صفیٰ آراستہ کیں اور الجزیرہ کو ان کے لئے جہنم بنا دیا۔

پیش گوئیوں کا پورا ہونا:..... سلج بن عمرو بن الحاف کا قبیلہ المہدر جان بن مسلمہ کی قیادت میں روانہ ہوا اور چلتے چلتے فلسطین میں بنو ازنیہ بن السمیدع بن عامر کے پاس رکا اسی طرح اسلم بن الحاف کا قبیلہ جس میں عذروہ، نہد، جویکہ اور جہینہ کے خاندان شامل تھے روانہ ہوا اور یہ لوگ، البحر اور وادی القریٰ کے درمیان رنے مگر قبیلہ تنوخ کئی سال تک بحرین میں ہی مقیم رہا پھر دوزرین یا زب واکوا انمودار ہوا اور کھجور کے درخت پر بیٹھ اور جیسا کہ زرقاء نے کہا تھا اس نے کانیں کانیں کی اس پر زرقاء کے قبیلے والوں کو اس کی بات یاد آگئی اور وہ حیرہ کی طرف چل دیئے اور وہاں جا کر رہے اور وہی لوگ سب سے پہلے وہاں آباد ہوئے۔

مالک بن زہیر کی سربراہی اور تنوخ پر مصیبتیں:..... ان کا سردار مالک بن زہیر تھا مختلف شہروں سے بہت سے لوگ آکر اس کے پاس جمع ہو گئے انہوں نے وہاں مکانات بنائے اور ایک عرصہ تک وہاں رہتے رہے۔ پھر شاہ پورا عظم نے ۱۰۱۱ھ ان پر حملہ کر دیا انہوں نے اس کا خوب مقابلہ کیا ان کا شعار تھا یا للہ اللہ، اسی لئے ان کا نام عباد قرار پایا، جب شاہ پور نے ان کو شکست دے دی تو وہ تتر بتر ہو گئے۔ ان میں سے اکثر لوگ ضیم بن معاویہ تنوخ کے ساتھ روانہ ہو کر الحضر میں مقیم ہو گئے جسے الساطرون الجرمقانی نے آباد کیا تھا۔ پھر قبیلہ حمیر نے قضاہ پر حملہ کر کے ان کو جلا وطن کر دیا اور وہ شام کی طرف چلے گئے کچھ عرصہ کے بعد قبیلہ کنانہ نے ان پر حملہ کر کے ان کا مال و متاع لوٹ لیا اس پر سوہ سماوہ چلے گئے اور آج تک ان کے ٹھکانے وہیں ہیں (صاحب الاغان کا بیان ختم ہوا) ابن خلدون کہتے ہیں کہ ان کے قبیلے آج کل غزہ اور فلسطین کے درمیان تک علاقوں میں رہائش پذیر ہیں۔



① شاہ پورا جسے عربوں نے ذوالجھوکا لقب دیا ہے ایران کے ساسانی خاندان کا دوسرا فرمانروا تھا جس نے ۲۳۱ء سے لے کر ۲۴۲ء تک حکومت کی۔ اس نے احمر کے شہر پر چڑھائی کی جو الجزیرہ میں بحریت کے قریب واقع تھا۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے تاریخ طبری جلد دوم صفحہ نمبر ۶۰ (مطبع حسینہ مصر)

عربوں کے انساب

ان کے علاقے اور ان کی حکومتیں

عرب معاشرہ اپنے نسب کے لحاظ سے تین اقسام میں منقسم ہے، عدنان، قحطان، اور قضاہ۔

عدنان کا نسب: علمائے نسب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے اس کے علاوہ واداد؟ عدنان اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے درمیان ہیں ان کے بارے میں کوئی بات یقینی منقول نہیں ہے۔ عدنان کے علاوہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ورا جو ہے وہ ختم ہو چکی ہے ان میں سے کوئی شخص روئے زمین پر باقی نہیں رہا۔

قحطان کا نسب: قحطان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت امام بخاریؒ کے کلام سے بھی ظہر ہوتا ہے کیونکہ امام صاحبؒ نے ایک باب ”نسب الیمن الی اسماعیل“ کے عنوان سے باندھا ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارش نقل کیا ہے کہ جو آپؐ نے قبیلہ اسلم کے چند آدمیوں سے ”جو آپس میں تیر اندازی کا مابلہ کر رہے تھے مخاطب ہو کر فرمایا تھا ”اومو یا بسی اسماعیل فان اباکم کان رامیا“ یعنی اے بنی اسماعیل تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا جد امجد تیر انداز تھا۔

قحطان کے نسب میں دوسرا قول: امام بخاریؒ نے پھر آگے چل کر تحریر فرمایا ہے کہ اسلم بن افسی بن حارثہ بن عمرو بن عامر بن عدی نسل میں سے تھا اور خزاعہ سب کی قوم میں سے تھا اور اس اور خزرج بھی انہی میں سے ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ان کے نزدیک قحطان وہی یقط ہے کہ جس کا ذکر توریت میں عابر کی اولاد کے زمرے میں آیا ہے اور ”حضرموت“ قحطان کی شاخوں میں سے ہے۔

قضاہ کا نسب: قضاہ کے متعلق مؤرخ ابن اسحاق، مؤرخ الکلی اور دوسرے حضرات کا یہ قول ہے کہ یہ حمیر میں سے ہیں اور اس قول تائید میں وہ روایت پیش کرتے ہیں جسے ابن ابیہ نے عقبہ بن عامر الجہنی سے نقل کیا ہے۔ قال یا رسول اللہ ﷺ نحن قال انتم من قضاہ بن مالک یعنی عقبہ بن عامر نے کہا کہ ”اے رسول اللہ ﷺ ہم کس قبیلے سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ قضاہ بن مالک کی سل سے ہو عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

نحن بنو الشیخ الحجاز الازہری قضاہ بن مالک بن حمیر النسب المعروف غیر المنکر ❶

ترجمہ: ہم قضاہ بن مالک بن حمیر شیخ الحجاز الازہری کی اولاد سے ہیں یہ وہ مشہور نسب ہے جس کو سب لوگ جانتے ہیں۔

زہیر کے قول سے دلیل: زہیر کے کلام سے یہ کلمات ملتے ہیں کہ قضاہ و اختہا مصریۃ چنانچہ اس نے اس قول میں قضاہ مصر کو آپس میں بھائی بھائی سمجھا ہے اور کہا ہے کہ وہ دونوں حمیر بن معد بن عدنان کی اولاد میں سے ہیں علامہ ابن عبد البر لکھتے ہیں کہ اس بات پر آ حضرات کا اتفاق ہے اور حضرت ابن عباس، ابن مصعب زبیری اور ابن ہشام نے یہی بات کی ہے۔

علامہ سہیلی کا قول: علامہ سہیلی لکھتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ قضاہ کی ماں یعنی عکبرہ کا شوہر جس کا نام مالک بن زہیر تھا جس وقت اس وقت عکبرہ کے پیٹ میں قضاہ تھا۔ پھر اس نے معد سے شادی کر لی ❷ اس کے بعد قضاہ پیدا ہوا اور معد کی طرف منسوب ہو گیا زہیر نے بھی ا

❶ سیرت ابن ہشام نے ایک مصرعہ اور بھی نقل کیا ہے ”فی الحجر تحت المنبر“ ترجمہ جو کہ منبر کے نیچے کھودے میں نقش۔ چنانچہ اس طرح سہیلی کی روایت ❶ نف میں بھی لکھا ہے۔ ❷ اس کی شادی اس وقت میں جائز سمجھی جاتی تھی۔ ایس محمود

ی کہہ ہے۔

یونانی کتب میں تذکرہ: یونان کے قدیم حکمران: مثلاً بطلمیوس ❶ اور ہرودشوش ❷ کی کتابوں میں قضاہ اور ان کی لڑائیوں کا ذکر آیا ہے۔ مگر اس سے اس بات کی وضاحت نہیں ہوئی آیا وہ قضاہ کی قدیم نسلیں تھیں، یا وہ ان کے اسلاف کے علاوہ کوئی اور نوبت تھے۔ اس قول کی تائید بن قضاہ عدنان کی اولاد میں سے ہیں بعض اوقات یہ دلیل بھی پیش کی جاتی ہے کہ ان کا علاقہ یمن سے ملا ہوا نہیں ہے بلکہ شام اور بنی عدنان کے علاقوں سے ملا ہوا ہے۔ مگر دور کے نصب میں گمان اور ظن غالب ہو سکتا ہے اور کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی ہے۔

قحطان اور ان کی شاخیں: اب ہم قحطان اور ان کی شاخوں کے بیان سے اپنی بات شروع کرتے ہیں کیونکہ عربوں کی قدیم ترین حکومت، ہاشم بن شجب بن عرب بن قحطان ہی کے خاندان نے کی ہے۔ اور اسی میں سے حمیر بن سبا اور کہلان بن سبا کی شاخیں پھیلی ہیں۔ اس کے بعد حکومت حمیر کے ہاتھوں میں آئی اور انہی میں سے تابعہ پیدا ہوئے جن کی دولت و حکومت بہت ہی مشہور ہوئی۔

قحطان کے قبائل میں سے سب سے پہلے ہم حمیر کا ذکر کریں گے۔ اس کے بعد قضاہ کا ذکر کریں گے اس لئے کہ مشہور قول کے مطابق وہ حمیر کی راف منسوب ہیں۔ اس کے بعد کہلان جو حمیر کے ہم نسب ہیں ان کے حالات لکھیں گے اس کے بعد عدنان کا دوبارہ ذکر کریں گے۔

حمیر اور ان کی شاخیں: اس سے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ حمیر بن سبا کے نوپے تھے (۱) بمسیع (۲)، لک (۳) زید (۴) عرب (۵) وائل (۶) مشروح (۷) معدیکرب (۸) اوس (۹) مرہ کی اولاد حضرت موت میں رہائش پزیر ہوئی ابن بن زبیر حمیر ہی میں سے تھے اور بنو وائل بن الغوث کے بیٹے تھے۔ عرب اور ابن آپس میں بھائی بھائی تھے اور بنو شرعب قبیلہ بنو عبد شمس میں تھے۔ اور اس سے پہلے یہ قول نقل کیا چکا ہے کہ جشم اور عبد شمس آپس میں بھائی بھائی تھے اور دونوں وائل کے بیٹے تھے اور صحیح قول وہی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ بنو خیرون اور شعبان، رو کے بیٹے ہیں جو شرعب بن قیس کا بھائی تھا۔

زید الجہو ر اور اس کی نسل: زید الجہو ر سہیل کا بیٹا تھا جو خیران اور شعبان کا بھائی تھا۔ ان کا چوتھا بھائی حسان القیل بن عمرو تھا۔ زور بنین زید الجہو ر کی اولاد میں سے تھا۔ اس کا اصل نام یریم بن زید بن سہل تھا اور عبد کلال جس کا ذکر تابعہ کے بادشاہوں میں آچکا ہے۔ اسی کی طرف منسوب ہے۔ الحارث اور عرب دونوں عبد کلال کے بیٹے تھے جن کو رسول اکرم ﷺ نے خط تحریر فرمایا تھا۔ کعب بن زید الجہو ر بھی انہی میں سے ہے جس کا بکعب انظم تھا۔ نیز سبالا صفر بن کعب کے بیٹے بھی اسی کی نسل میں سے ہیں اور شاہان تابعہ کا نسب سبالا صفر تک پہنچتا ہے۔ زید الجہو ر کی نسل میں سے بنو حضور بن عدی بھی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

شعیب بن ذی مہدم: اہل یمن کہتے ہیں کہ شعیب بن ذی مہدم انہی میں سے تھے۔ شعیب ایک نبی تھے جن کو ان کی قوم نے شہید ردیا تھا۔ اس کے بعد بخت نصر نے ان پر چڑھائی کر کے ان لوگوں کو قتل کیا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ حضور بن عدی کی اولاد میں سے تھے اور حضور لان میں سے تھے جس کا نام توریت میں یقطان لکھا ہے اور انہی کی اولاد میں بنو شیم اور بنو حوالہ بھی تھے جو کہ سعد بن عوف بن عدی بن مالک اثی زور

بطلمیوس دوسری صدی مسیح کا شہرہ آفاق ہیست دان اور جغرافیہ نویس تھا جو اسکندر یہ میں رہتا تھا عباسی عہد میں اس کی متعدد کتابیں یونانی سے عربی زبان میں ترجمہ کی گئیں اس کی بہترین تالیف جو علم ہیست اور نجوم کی متعلق تھی الحسطنی (یعنی کتاب الکبیر) کے نام سے ترجمہ ہوئی اس نے دنیا کا ایک نقشہ بھی تیار کیا تھا اور اس کی تشریح کے لئے ”رہنمائے جغرافیہ“ کے سے ایک کتاب لکھی جس میں مختلف شہروں کے حدود بتانے کے علاوہ مختلف ملکوں اور قوموں کے حالات قلمبند کئے اسے اس بات کا ہم تھا کہ ملک عرب ایک جزیرہ نما ہے اس لئے یہ بھی ہے کہ یمن اور اس کے اطراف میں ۱۱۲ بستیاں ہیں۔ اس کی تاریخ دانی کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے ان علاقوں کی خبروں اور مشاہدات جمع کیے ہیں۔ ❶ ہرودشوش، بن خلدون کی مراد Drosius ہے جو پانچویں صدی عیسوی کا ایک پادری تھا اور اسٹین (اندلس) کا رہنے والا تھا۔ اس نے سینٹ اگسٹائن کی فرمائش پر ایک تاریخ عالم لکھی اور ۴۱۱ء تک کے حالات لکھے۔ الحکم المختصر اموی کے عہد میں ایک عیسائی حج دربار کے ایک ترجمان اور قاسم بن اصغ نے ط کراے لاطینی سے عربی میں ترجمہ کیا۔ یہ عربی مراب بھی موجود ہے۔

میں نے بیٹے تھے اور یہ عوف حضور بن عدی کا بھائی تھا اور اسی کا بھائی احاطہ تھا۔

میشم حراز۔ میثم حراز بن سعد کی اولاد میں سے تھے اور میثم کی اولاد سے کعب الاحبار تھے جن کا پورا نسب یہ ہے کعب بن مقفع بن ہبسان بن جحری بن میثم۔ احاطہ کی نسل میں سے ذوالکراع الاکبر ہے جو نعمان بن احاطہ کا بیٹا تھا۔

خباثر اور سحول: خباثر اور سحول عمرو بن سعد کی نسل سے تھے اور یہ دونوں سوادہ بن عمرو کے بیٹے تھے۔ الغوث بن سعد کی اول دھیس سے نکسب اور ذواصح ابرہہ بن الصبابة تھے ذواصح ابرہہ ظہور اسلام کے وقت یمن کا بادشاہ تھا۔

امام مالک کا نسبى تعلق: امام مالک بن انس جو دارالہجرت یعنی مدینہ منورہ کے امام اور فقہاء سلف کے سردار تھے وہ بھی اس قبیلے سے ہیں۔ ان کا پورا نسب یوں ہے۔ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (نافع) بن عمرو بن الحارث بن عثمان بن عمرو بن الحارث (یعنی ذو صبیح)۔ امام موصوف کے دو بیٹے یحییٰ اور محمد ہیں۔ ان کے ماموں کے نام اولیس، ابوہل اور ربیع تھے۔ یہ لوگ قریش کی شاخ بنو تمیم کے حلیف تھے۔

وزیرید الجھوڑ کی اواد میں سے مرید بن علس بن ذی جدن بن الحارث بن زید بھی ہے۔ اور یہ وہی مرشد ہے جس سے امراء النقیس نے اپنے باپ کے قاتلوں یعنی بنو اسد کے خلاف مدد طلب کی تھی۔

اوزاع کا نسب:۔۔۔ سہالاصغر کی اولاد میں سے ”اوزاع“ بھی ہیں اور وہ مرجمد بن شداد بن ذرعه بن سہالاصغر کی اولاد ہیں۔ اوزاع کے بھائیوں میں بنو یعفر بھی ہیں جو اسلمی عہد میں یمن میں خود مختار بن گئے تھے۔ جیسا کہ خلافت عباسیہ کے ذکر میں آئے گا۔ یعفرہ کا نسب ہے۔ یعفر بن عبدالرحمن بن کریب بن عثمان بن ابراہیم بن مافع بن عوف بن تدرص بن عامر بن ذی مغار البطین بن ذی مرایش بن ملک بن زید بن غوث بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شداد بن ذرعه۔

بنو یعفر کا آخری حکمران: ... بنو یعفر کا سب سے آخری بادشاہ یمن میں ابو حسان اسعد بن ابی یعفر ابراہیم بن محمد بن یعفر تھے۔ ابو ابراہیم نے صنعاء میں حکومت کی اور یمن میں کھلان کا قلعہ اسی نے بنایا اور اس کے بعد اس کے بیٹے ملک کے وارث بنے یہاں تک کہ قبیلہ ہمدان کے یحییٰ خاندان کے لوگ شیعہ فرقے عبیدیہ کی دعوت لے کر اٹھے اور ان پر غالب آ گئے تھے تفصیل ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

زید اکھبر کی اولاد سے تباہی کے حکمران اور حمیر کے بادشاہ صفی بن سہب الاضر بن کعب بن زید کی نسل ہیں۔

صفی کی اولاد: علامہ ابن حزم کہتے ہیں کہ (اس صفی کی اولاد میں سے تبع بھی ہے اور وہ اصل میں ”تبان“ ہے جو کہ سعد ابو کرب بن یکر ب ہے یہ شخص تبع بن زید ہے جو کہ تبع بن عمرو مشہور ہے۔ عمرو تبع ذواللہ عار بن ابرہہ ہے جو کہ تبع ذولسار بن راءش بن قیس صفی ہے اور ❶ تبع اسد ابو کرب کی اولاد میں سے حسن ذومعائر اور تبع زرعہ بھی ہے۔ اور یہ اسد بنی ذوالاس ہے جو یہودی ہو گیا تھا جس نے اہل یمن کو بھی یہودی بنا ڈالا تھا۔ اس نے اپنا نام یوسف رکھا اور اہل نجران میں سے جو عیسائی تھے ان کا قتل عام کیا ❷ اور عمرو بن سعد موشبان کا نام ہے۔

تتابعہ کے انسب میں الجھاؤ: ابن حزم نے لکھا ہے کہ ان تابعہ میں سے شمر بن عرش بن یاسر، یحییٰ بن عمر و ذوالزہار ہے اور فریقش بن صفیٰ اور بلقیس بنت الیٰلیٰ اشرح بن ذیجند بن الیٰلیٰ اشرح بن الحارث بن قیس بن صفیٰ بھی ہیں۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ تابعہ کے انسب میں

① تصحیح و استدراک (شاء اللہ محمود)۔ ② موجودہ زمانے کی تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ تیج ابو کرب اسعد کا دور حکومت چوتھی صدی عیسوی کے آخری انوں میں تھا۔ اس نے یہودیہ کے اثر سے پہلے خود یہودی مذہب اختیار کیا اور پھر اسے اہل یمن میں بھی رائج کر دیا۔ ذوالواس اس کے جانشینوں میں سے تھا جس نے نجران کے عیسائیوں پر ظلم و اتم کیا اور انہیں گڑھے کھود کر "میں جدا دیا تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ البروج میں "اصحاب الاخدود" کے نام سے آیا ہے۔ بیت اراخام کے بشپ شمعون نے اپنے ایک خط میں اس واقعہ کو تفصیل سے لکھا ہے جو ۵۲۳ء میں پیش آیا تھا۔ اس حادثہ سے مشتعل ہو کر قیصر روم نے اہل حبشہ کو یمن پر حملہ کرتے کی ترغیب دی تھی۔ ذوالواس نے اہل حبشہ سے شکست کھائی اور ۵۲۵ء میں بحر احمر میں ڈوب کر مر گیا۔ اس کی موت پر تابعہ یعنی حکمرانی حمیر کا خاتمہ ہو گیا۔

و بہت ہے اور ان کے بارے میں اختلاف رائے بھی ہے اور ان کے انساب اور حالات کے متعلق بہت کم باتیں درست ہیں۔

ذو یزن کون ہے؟ :۔ ابن حزم کا قول ہے کہ عامر بن ذویزن ہے اور سیف بن نعمان بن عفر بن زرعہ بن عفر بن ادرث بن ان بن قیس بن عبید بن سیف بن ذی یزن اور اس کی اولاد میں سے ہے۔ یہ سیف بن ذی یزن وہی ہے جس نے حبشہ کے مقابلہ کے لئے کرہ کی مدد طلب کی تھی اور ایرانیوں کو یمن بلایا تھا۔

حمیر کے خاندان اور انساب یہی ہیں جو لکھے گئے۔ ان کے علاقے ملک یمن میں صنعاء سے لے کر ظفار اور عدن تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان دنوں کے حالات اس سے پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

حضرموت اور جرہم

حمیر بن سبا کے بعد اب ہم حضرموت اور جرہم کے انساب تحریر کریں گے اور ان کی ان شاخوں کو بیان کریں گے جن کا ماہر بن نسب نے ذکر کیا۔ انہوں نے ان دونوں کو حمیر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ کیونکہ ”حضرموت“ اور ”جرہم“ سبا کے بھائی تھے جیسا کہ تورات میں آیا ہے اور سبا کے بعد ان کے سوا قحطان کی کوئی ایسی اولاد نہیں جس کی نسل معروف ہو۔

حضرموت :۔۔۔۔۔ حضرموت اور ان کے بادشاہوں کا تذکرہ ”عرب بائدہ“ کے تذکرے میں ہو چکا ہے اور وہیں ہم سب اس بات کا اثر رہ کر ہیں کہ ان کے کچھ لوگ باقی رہ گئے تھے جو دوسرے قبائل میں شامل ہو گئے تھے۔ چنانچہ اسی لئے ہم نے ان کا ذکر طبقہ ثالثہ میں کیا ہے۔

حضرموت کی حکومت :۔ علامہ ابن حزم نے لکھا ہے کہ حضرت موت، قحطان کے بھائی یقطان کا بیٹا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کی حکومت اور ت عہد اسلام تک قائم رہی۔ چنانچہ حضرموت وائل بن حجر ۱۰۱؎ انہی کی اولاد میں سے گزرے ہیں جنہیں رسول اکرم ﷺ کا شرف صحبت نصیب ہوا۔ ان کا پورا نسب یوں ہے۔ وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل بن النعمان بن ربیعہ الحارث بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن جیل بن الحارث بن مالک بن مرہ بن خیبر بن زید بن لابی بن مالک بن قدامہ بن اعجب بن مالک بن الابی بن قحطان۔ اور حضرت وائل کے اوے علقمہ تھے۔ علامہ ابن حزم کے نزدیک حجر اور سعید بن مسروق کے درمیان ایک پشت کا ذکر کر رہا ہے جس کا نام سعد بن سعید ہے۔

بنو خلدون کے نسب کا ذکر :۔۔۔۔۔ ابن حزم اشبیلیہ کے بنو خلدون کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ عبد الجبار بن علقمہ بن وائل کی اولاد سے رانہی کی اولاد سے عی منذر بن محمد اور ان کی اولاد ہیں جو شہر قرمونہ اور اشبیلیہ میں رہتے تھے اور جن کو ابراہیم بن الحجاج نخعی نے دھوکے سے قتل کر دیا۔ وہ دونوں عثمان ابو بکر بن خالد بن حانی بن خالد کی اولاد سے تھے اور خالد خلدون کے نام سے مشہور تھا جو شرق کے علاقوں سے آیا تھا۔ ۱۰۲؎

خلدون اول کا تعارف :۔ دوسرے مؤرخین نے خلدون اول کے بارے میں کہا ہے کہ وہ عمرو بن خلدون کا بیٹا تھا۔ مگر علامہ ابن حزم کا ن کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ وہ عثمان بن حانی بن الخطاب بن کریب بن معد یکرب بن الحارث بن وائل بن حجر کا بیٹا تھا۔ ایک دوسرے قول لابق خلدون کا نسب یہ ہے۔ خلدون بن مسلم بن عمر بن الخطاب بن حانی بن کریب بن معد یکرب بن الحارث بن وائل۔

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ صدف حضرموت کی اولاد میں سے ہے اور اس کا نصب یوں ہے : صدف بن اسلم بن زید بن مالک بن زید بن لاکبر۔

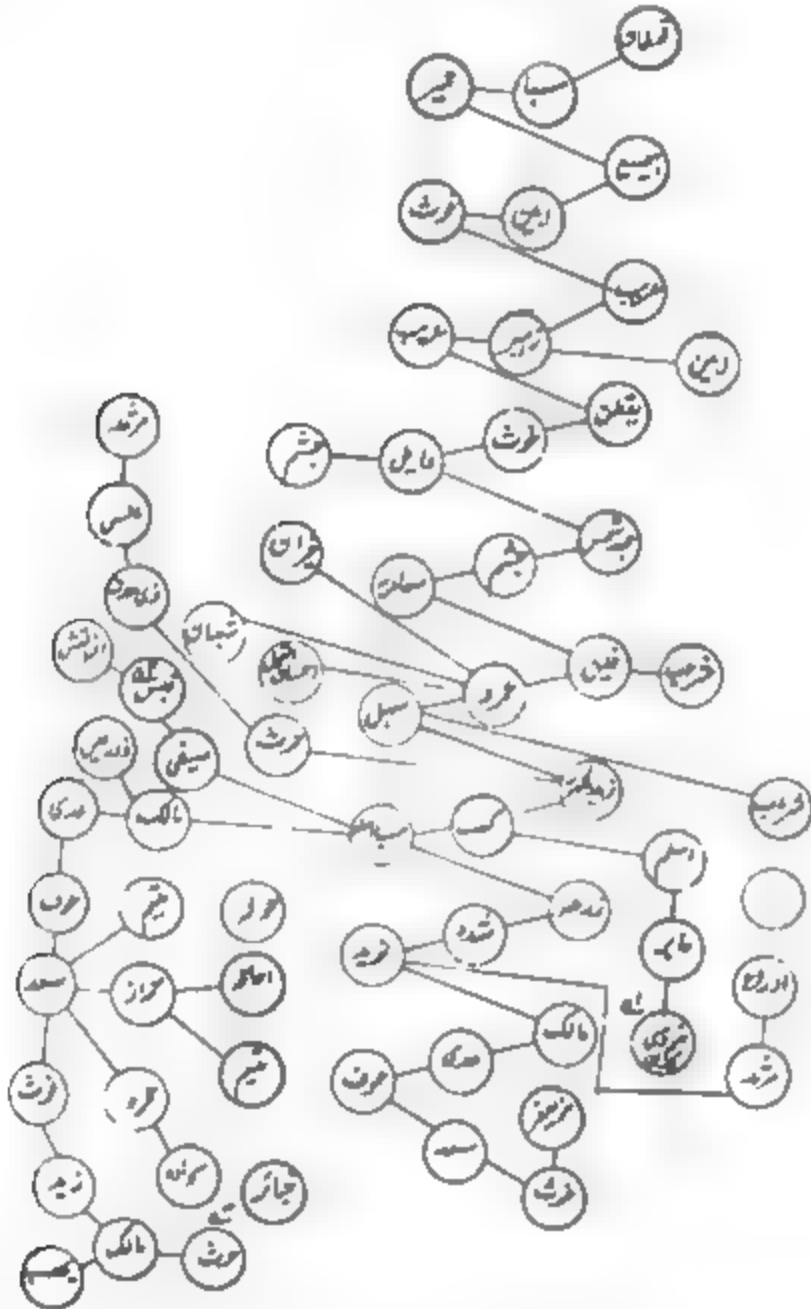
جیسا کہ ابن سعد نے اپنے طبقات میں لکھا ہے کہ ۱۰۱؎ ہجری میں بنو کندہ کے وفد کے ساتھ حضرت وائل بن حجر حضرمی بھی رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور کرم ﷺ نے انہیں حضرموت کی حکومت کا فرمان عطا فرمایا تھا۔ ۱۰۲؎۔۔۔۔۔ خلدون عربی نام ہے مگر اندلس وغیرہ میں اس قسم کے ناموں کو واؤ اور نوں میں تبدیل کر دیئے تھے مثلاً مدیا خلدون ہو تو اسے خلدون کہا گیا جیسے بدران سے بدرون حمدان سے حمدون وغیرہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ (شاء اللہ محمود)

العلاء بن الحضرمی عالم راب حزم کا قول ہے کہ حضرت العلاء بن الحضرمی بھی حضرموت کی اوا د میں سے ہیں۔ رومن کرم سوار نے انہیں بحرین کا وزیر مقرر کیا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ نے بھی انہیں ان کے عہدے پر برقرار رکھا تھا یہاں تک کہ انہوں نے ۲۱ھ میں وفات پائی یہ عہدہ بن عبد اللہ بن عبد قیس بن تملاد بن مالک بن نوامیہ کے حنیف تھے۔ اور ان کا بھائی میمون بن ربیعہ بن مالک بن اکبہ بن عرب بن مالک بن انزہ بن حنف ہے۔ علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ علاء کی بہن کا نام صعبہ بنت الحضرمی تھا وطلحہ بن عبد اللہ کی والدہ تھیں۔

بنو جرہم کے بارے میں ابن سعید کا بیان ہے کہ ان کی دو قومیں تھیں۔ ایک قنومہ دسے زمانے میں تھی اور دوسری جرہم بن قحطان بن ہاشم تھیں۔

اسب یعر ب بن قحطان نے یمن میں اپنی بادشاہت قائم کی تو اس کے بھائی جرہم نے تیار میں اپنی حکومت کا آغاز کیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عبد یاسر بن ہاشم بنا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا جرہم اس کے بعد اس کا بیٹا عبد الممدان، اس کے بعد اس کا بیٹا عبد الممدان پھر اس کا بیٹا عبد اللہ بن جرہم اس کا بیٹا مضاض پھر اس کا بیٹا عمر اس کے بعد اس کا بیٹا الحارث بن مضاض پھر اس کا بیٹا عمرو بن الحارث پھر اس کے بعد اس کا بھائی تیر بن الحارث اور اس کے بعد مضاض بن عمرو بن مضاض بادشاہ بنو جرہم کی یہ قوم وہ بن دس کی طرف حضرت اسماعیلؑ پہنچتے تھے ان کی زبان عربی ہے۔

قحطان کا شجرہ نسب



① بنو جرہم نے لوگ حبشہ کو باہر نکالتے تھے اس لیے ان کا دورہ بارہ تہمت حکومت یمن پر عہدہ فہرہ۔ ② اس خاندان سے بھی لوگ جاہلو ہوئے ہیں۔ ③ صحیح بھی کہلاتے ہیں عہد اسلام میں یہی لوگ لوگ یمن رہے۔

قضاء

اس سے پہلے ہم اس اختلاف رائے کا ذکر کر چکے ہیں جو قضاء کے نسب کے بارے میں متنازع ہے کہ آیا وہ حمیر کی نسل سے ہیں یا عدنان کی نسل سے۔ اور ہم ان دونوں فریقوں کے دلائل بھی نقل کر چکے ہیں ❶ ہم نے ان کے نسب کا ذکر ”حمیر“ کے بعد اس قول کو ترجیح کے لحاظ سے کیا ہے کہ وہ انہی کی نسل سے ہیں۔ چنانچہ اس قول کے مطابق قضاء، مالک بن حمیر کا بیٹا ہے۔ اور ابن کلبی نے اس کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ قضاء بن مالک بن عمر و بن مرہ بن زید بن حمیر۔ ابن سعید نے لکھا ہے کہ قضاء شجر کے مطابق پر حکمران تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا الحفص بن مالک تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا مالک بن سلامہ بن حزمہ بن الحفص بن مالک کا ذکر نہیں بھی نہیں کیا ہے۔

قضاء اور معد کا نسب ایک نہیں۔ امام ابن سعید نے لکھا ہے کہ ”قضاء اور مالک بن حمیر کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ پھر مرہ بن حیدان بن اخاف بن قضاء شجر میں خود مختار بن بیٹھا پھر وہ ملاقہ اسی کے نام سے مشہور ہو گیا۔ بنو قضاء نے نجران پر بھی قبضہ کر لیا، مگر بنو اخاف بن حب ازمان پر غالب آئے تو بنو قضاء نجران کی طرف روانہ ہو گئے اور قبائل معد میں شامل ہو گئے۔ اسی وجہ سے بنو معد بنو قریظہ بنو گنیم بنو جہنم بنو ان کا نسب معد کے ساتھ بیان کیا ہے۔

قضاء کی شاخیں: اب ہم قضاء کی مختلف شاخوں کا ذکر کرتے ہیں۔

ہم انساب کے جاننے والے اس بات پر متفق ہیں کہ الحفص کے سوا قضاء کی اور کوئی اول نہیں تھی اور قضاء کی تمام شاخیں اسی سے بنی ہیں۔ الحفص کے تین بیٹے تھے۔ عمرو بن سلمہ اور اسلم (اسم کے پیش کے ساتھ) اور یہ سلامہ ابن حزمہ کا قول ہے۔

عمرو بن الحفص کی اولاد میں سے حیدان، بلی اور بہرا کے قبائل پیدا ہوئے۔ اور حیدان کی اولاد میں مرہ اور بلی کے قبیلہ سے بہت سے مشہور صحابہ پیدا ہوئے۔ جمدان میں کعب بن عجرہ اور خند بن سلامہ اور سہیل بن رافع اور برد بن نذر ہیں۔ ہر ایک نسل میں بھی بہت سے صحابہ پیدا ہوئے ان میں مقداد بن عمرو بن عبد یغوث بن وہب کی طرف منسوب ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے مومنین تھے۔ اسود نے مقداد کو پناہ منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اسی لئے وہ اسکی طرف منسوب ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ خالد بن برمک (جو خاندان برمک کا مورث اعلیٰ تھا) بنو بہرہ کا مولیٰ یعنی آزاد کردہ غلام تھا۔

اسلم بن الحفص کی اولاد اسلم بن الحفص کی اولاد میں سے ”سعد بن یحییٰ“ اور جہینہ اور نہد کے قبائل ہیں جو زید بن لیث بن سود بن اسلم کے بیٹے تھے۔ جہینہ کی نسل اب تک جزیرہ سرزمین میں بنیج اور یثرب کے درمیان آباد ہے اور ان کے شمال میں عقبہ ایدہ تک قبیلہ بنی کا علاقہ ہے۔ جہینہ اور بنی دونوں قبیلے بحر قزح کے مشرقی کنارے پر آباد ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ بحر قزح کو عبور کر کے اس کے مغربی کنارے پر پہنچ گئے تھے اور بارانی مصر اور حبشہ کے درمیان پھیل گئے تھے۔ پھر وہاں دیگر قوموں سے تعداد میں بڑھ گئے تھے اور نوہ کے علاقے پر غالب آ گئے۔ اور نوہ والوں کو وہاں سے نکال کر ان کی بادشاہت پر قبضہ ہو گئے۔ انہوں نے حبشہ والوں سے بھی جنگ لڑی اور آج تک ان سے ہر سر پہنچا رہے ہیں۔

بنو عذرہ ”سعد بن یحییٰ“ کی اولاد میں سے بنو عذرہ ہیں جو عربوں میں اپنی (بچی اور گہری) محبت کی وجہ سے مشہور ہیں چنانچہ مشہور و

❶ قضاء کے نسب کے بارے میں ماہرین انساب کا اختلاف ہے۔ بعض انہیں معد میں قرار دیتے ہیں۔ اور بعض نے مالک بن حمیر کی طرف منسوب کیا ہے۔ سلامہ ابن خلدون نے ابن مرہ کا قول دوسری رائے کے بارے میں دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے۔ پہلی رائے کی دلیل زہیر کا یہ شعر ہے:

قصاعیة واختها مصریة - بحرق فی حلاتها الحطب الحزل

ترجمہ:۔۔۔ وہ قضاء کی نسل سے ہے اور اس کی بہن مصر کی نسل سے ہے جس کے آس پاس بڑا ایندھن جلتا ہے۔

ابن ہشام نے ”اپنی سیرت“ میں اس کا سبب لکھا ہے قضا بن مالک بن حمیر (صفحہ نمبر ۱۱۱)۔

معروف جمیل بن معمر ۱۰ اور اس کی معشوقہ بٹینہ بنت حباسی قبیلہ کے تھے علامہ ابن حزم کا قول ہے کہ بٹینہ کے باپ کو رسول اللہ ﷺ نے ہونے کا شرف حاصل تھا۔ عروہ بن حزام اور اس کی معشوقہ عفراء بھی اسی قبیلہ کے تھے۔ رزاح بن ربیعہ بھی بنو عذرہ قبیلہ میں سے تھا وہ اپنی والدہ کی طرف سے قصی بن کلاب کا بھائی ہے اور یہ وہی شخص ہے جس سے قصی نے بنو سعد بن زید بن مناہ بن تمیم کے خلاف مدد مانگی تھی۔ حج کے دن بنو سعد لوگوں کو عرفہ سے روانگی کی اجازت دیا کرتے تھے مگر بعد میں قصی نے ان سے یہ حق چھین لیا تھا۔ چنانچہ قریش کے درمیان قصی کی ریاست و امارت کا آغاز اسی واقعہ کے بعد ہوا۔

عمران ابن الحاف کی اولاد: عمران ابن الحاف کی اولاد میں سے بنو سلح ہیں اور سلح اصل میں عمرو بن حلوان بن عمران ہے اور بنو سلح سے الضحائم پیدا ہوئے جو جعیم بن سعد بن سلح کی اولاد میں سے تھے۔ یہ لوگ شام میں بنو غسان سے پہلے رومیوں کی طرف سے حکمران تھے۔ عمران بن الحاف کی اولاد میں سے بنو جرم بن زیان بن حلوان بن عمران کا بیٹا ہے یہ ایک بڑا قبیلہ ہے اس قبیلے میں سے بہت سے صحابی پیدا ہوئے ہیں ان کا وطن شام میں غزوہ اور شراۃ کے پہاڑوں کے درمیان ہے اور شراۃ کرک کے پہاڑوں کے سلسلے میں ہے۔ قبیلہ تغلب بن حلوان سے بنو نمرو اور بنو کلب نکلے ہیں جو بڑے قبیلے ہیں اور دبرہ بن تغلب کی اولاد ہیں۔ اور بنو نمرو کی شاخ ہے۔ قبیلہ تنوخ: اسد بن ویرہ کی اولاد میں سے تنوخ کے لوگ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

فہم بن تیم الملات بن اسد، مالک بن زبیر بن عمرو بن فہم انہی میں سے ہے۔ قبیلہ تنوخ نے اسی کے زمانے میں سکونت اور اقامت اختیار کی تھی۔ یہ لوگ بنو حزم کے حلیف رہے۔

قبیلہ تنوخ کے تین خاندان ہیں ان میں سے ایک تو فہم کا خاندان ہے یہی وہی لوگ ہیں جن کا ابھی ذکر ہوا دوسرے خاندان کا نام نزار ہے مگر وہ نزار کی اولاد میں سے نہیں ہیں بلکہ سب کے سب قضاہ کی اولاد سے ہیں۔ تیسرے کا نام بنو تیم الملات ہے۔

ان کے علاوہ تین خاندان اور ہیں جن کو احلاف کہتے ہیں اور یہ تمام عرب قبائل مثلاً کنندہ، نجم، جذام، اور عبد القیس سے مل کر بنے ہیں۔ (یہاں بن حزم کی بات پوری ہوئی۔ اسد بن ویرہ کی اولاد میں سے بنو القیس بھی ہیں، اور القیس کا نام نعمان بن جسر بن شعیب الملات بن اسد ہے۔

بنو کنانہ اور اس کے خاندان: بنو ویرہ بن تغلب بن حلوان کی نسل میں سے بنو کنانہ ہیں۔ ان کا نسب یوں ہے۔ بنو کنانہ بن بکر بن نوف بن زید الملات بن کلب۔ یہ ایک بڑا قبیلہ ہے جس کے تین خاندان ہیں۔ بنو عدی بنوز بکر اور بنو عظیم جو جناب بن بکر بن عبد اللہ بن کنانہ کی اولاد ہیں۔ یہ سب بڑے بڑے قبیلے ہیں۔ ان کا ناموں عبیدہ بن بکر تھا۔

امرو القیس شاعر: جس کی اولاد میں سے ایک قدیم شاعر امرؤ القیس بھی تھا۔ بعض لوگوں نے اسے ابن حزام بتایا ہے اور یہ وہی شخص ہے جس کی طرف امرؤ القیس نے اپنے کلام میں اشارہ کیا ہے۔

نبکی اللہ یار کما بکی ابن حزام

ہم ان مکانات پر ایسے روتے ہیں جیسے کہ ابن حزام روتا تھا۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ بکر بن وائل کی نسل سے تھا۔ ہشام بن السائب الکفی لکھتا ہے کہ جب قبیلہ کلب کے دیہاتیوں سے پوچھا جائے کہ ابن حزام نے محبوب کے مکانات کے کھنڈر پر کھڑے ہو کر کیوں آہ و زاری کی تو وہ امرؤ القیس کے اس مشہور قصیدے کے پانچ اشعار سنائیں گے۔ جس کا مطلع یہ ہے۔

جمیل بن عبید اللہ بن معمر عذری القضاہ۔ شاعر تھا۔ اپنی قوم کی ایک لڑکی بٹینہ پر فریفتہ ہو گیا تھا۔ مؤرخین نے اور عام لوگوں نے ان کی بہت باتیں نقل کی ہیں۔ اس کی ایک کتاب ”دیوان شعر“ بھی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے (الاعلام للورکلی ص ۱۳۳ ملاحظہ فرمائیں)۔

قہا نیک من ذکری حبیب و منزل ❶

نظر جاؤ ذرا مل کر رو لیں میرے محبوب اور اس کے گھر کی یاد میں

اور کہیں گے باقی اشعار امرؤ القیس بن حجر کے ہیں۔

یہ امرؤ القیس بن حزام ایک قدیم شاعر گزرا ہے جس کا سارا کلام ضائع ہو گیا ہے کیونکہ اہل کتاب کے ہاں ان کے صحرائی سفروں کی وجہ سے لکھنے پڑھنے کا رواج نہ تھا۔ اس کے صرف وہی اشعار باقی رہ گئے جن کا دور اسلام کے راویوں نے ذکر کیا ہے اور لوگوں کے حافظہ سے سن کر ان کو کتابوں کی شکل میں محفوظ کر لیا ہے۔

بنو عدی عدی کے قبیلے سے بنو حصین بن عدی ہیں۔ حضرت نائلہ بنت انغر فہ بن الحواص حضرت عثمان بن عفان کی زوجہ بھی سی قبیلہ کی تھیں۔ ابو اخطار الحسام بن ضرار امیر اندلس اور عنبسہ بن نجیم اور بحدل بن انیف اور اس کا پوتا حسان بن مالک بن بحدل جس نے مرج راہط ❶ کی جنگ میں مروان بن حکم اموی کا ساتھ دیا تھا۔ یہ سب لوگ عدی کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ اور عہد اسلام میں بنو کلب کو حکومت وسیاست میں جو مل و دخل حاصل ہوا وہ بنو بحدل ہی کی وجہ سے تھا۔ بنو منقذ و والیان شیراز میں کی اولاد میں سے ہیں۔

بنو جناب بنو ہیر بن جناب کے خاندان میں سے حنظلہ بن صفوان پیدا ہوا جو خلیفہ ہشام بن عبد الملک اموی کے زمانے میں افریقہ کا گورنر تھا۔

سعیم بن جناب کے خاندان میں سے بنو معقل بھی ہیں۔ اس زمانے میں مغرب اقصیٰ میں قبیلہ میں بنو معقل کے جو لوگ آباد ہیں ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اسی خاندان کی طرف منسوب ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے صحابی وحید بن خلیفہ قبیلہ کلب ہی سے تھے۔ یہ وہی وحید کلبی ہیں جن کی صورت میں جب نیل بیٹے رسول اکرم ﷺ پر وہی لایا کرتے تھے۔ ❶

بنو کلب اور حضرت اسامہ بن زیدؓ یہ لوگ بھی قبیلہ کلب میں ہیں۔ (۱) منصور بن جبور بن حفر جو (خلیفہ) یزید بن عبد الملک (اموی) کا حمایتی اور مددگار تھا اور جسے خلیفہ نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ (۲) حضرت اسامہ بن زید بن حارثہؓ جو رسول اللہ ﷺ کے حبیب کے لقب سے مشرف تھے۔ ان کے والد زید زمانہ جاہلیت میں قیدی بن کر آئے تھے ❶ اور حضرت خدیجہ کی میں تھے۔ حضرت خدیجہ نے انہیں رسول اکرم ﷺ کو بہہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد زید کے والد اور چچ انہیں لینے کے آئے تھے مگر انہوں نے اپنے والد اور خاندان کو چھوڑ کر رسول اکرم ﷺ کے پاس رہنا پسند فرمایا تھا۔ چنانچہ وہ رسول اکرم ﷺ کی کفالت میں رہے۔ اس کے بعد جناب رسالت ﷺ نے انہیں آزاد فرما دیا اور ان کے بیٹے اسامہ نے خانہ نبوت ہی میں پرورش پائی۔ ان کے حالات زندگی مشہور معروف ہیں۔

ابن کلبی کا نام و نسب۔ علم الانساب کا مشہور ماہر ابن کلبی بھی قبیلہ کلب میں سے تھا جس کا پورا نام اور نسب یوں ہے۔ ابو المنذر ہشام بن محمد السائب بن بشر بن عمرو بن الحارث بن عبد العزیٰ بن امرؤ القیس۔ علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ ابن کلبی نے اپنا نسب ہوں ہی بیان کیا ہے۔

❶ امرؤ القیس کے دیوان کی ایک طویل نظم ہے جس کا اگلا مصرعہ یہ ہے

سقط اللوی بین الدحول فحول مل ترجمہ وہ گھر "سقط لوی" اور "حول" نامی جگہوں کے درمیان ہے۔ (ثناء اللہ محمود)

❷ مرج راہط یہ وہ جنگ ہے جو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور مروان بن حکم کے درمیان لڑی گئی اور اس جنگ میں خلیفہ اسامہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ شہید ہو گئے تھے اس جنگ میں مروان کا سالار حجاج بن یوسف تھا۔ (ثناء اللہ محمود) ❶ وحید کلبی کے لئے لکھئے۔ "اسد الغابہ" بن "طی جعدہ" صفحہ ۳۱۱۔ ❶ اس لئے کہ زید کی والدہ کا نام عدی بنت ثعلبہ ہے جو طی قبیلہ کی شاخ نو معن سے تھیں۔ یہ زید و انھیں میں ملانے کے بارے میں تھیں کہ رات میں سواتیں بن حمر نے حمزہ کے زید و چڑیا اور خباثت سے بار بار میں بچا دیا۔ زید اس وقت آٹھ سال کے تھے۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۴۴۷)۔

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ عربوں کے تمام قبائل کا ایک ہی جد امجد ہے۔ سوائے تین قبیلوں کے جن کے نام یہ ہیں۔ تنوخ، عتقاء، اور غسان۔
تنوخ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ قبیلہ عتقاء میں ذیل کے قبیلے بھی شامل ہیں۔ (۱) حجر حمیر جو ذور عین کی ولاد میں سے تھا (۲) عد العثیرہ (۳) کنانہ بن خزیمہ (۴) زبید بن الحارث العتقی جو حجر سے تھا اور عبدالرحمن بن قاسم کا موٹی تھا۔ اور قبیلہ غسان کے سب لوگوں کا جد امجد ایک ہی شخص ہے۔

قبائل کی وجہ تسمیہ: قبیلہ عتقاء کو عتقاء اس لئے کہتے ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہونے تھے مگر رسول اکرم ﷺ نے ان پر فتح حاصل کر لی تھی اور قید کرنے کے بعد ان کو آزاد کر دیا تھا۔ (اسی وجہ سے وہ عتقاء کہلائے) عتق کی جماعت مختلف قبیلوں سے مل کر بنی تھی۔

تنوخ کا نام تنوخ کیوں؟..... تنوخ کے لغوی معنی رہائش کرنے کے ہیں اور ان کا نام تنوخ اس لئے پڑا کہ انہوں نے شام میں رہائش اختیار کرنے کا حلف اٹھایا تھا۔ یہ لوگ بھی مختلف قبیلوں سے ہیں۔

غسان کا نام غسان کیوں؟..... بنو غسان کی بھی بہت سی شاخیں ہیں۔ وہ ایک چشمہ کے قریب آباد ہو گئے تھے جس کا نام غسان تھا ❶۔ اور پھر وہ اسی کی طرف منسوب ہو گئے۔ (ابن حزم کا بیان ختم ہوا)۔
اب ہم کہلان بن سبا کے انساب پر گفتگو کریں گے اور ان کی شاخوں کا ذکر کریں گے۔

کہلان اور ان کی شاخیں

بنو کہلان (بن سبا بن شجب بن عرب بن قحطان) بنو حمیر بن سبا کے بھائی تھے، اور ابتدائی دور میں ان کے ساتھ سلطنت اور حکومت میں شامل رہے۔ اور اس کے بعد بنو حمیر ملک یمن کے اکیلے حاکم بن گئے اور کہلان کی شاخیں ان کے زیر اثر آ گئیں۔ پھر جب حمیر کی سلطنت پر زواں آ گیا تو اہل دیہات کی حکومت بنو کہلان کے ہاتھ میں آئی۔ چونکہ وہ صحرائشین تھے۔ اسلئے شہری زندگی کی آسائشوں سے دور رہے، اور اس ضعف سے محفوظ رہے جو حمیر کی ہلاکت کا باعث ہوا تھا۔

کہلان بادشاہوں کا قبیلہ: کہلان کے قبائل صحرائشین تھے اور عربوں کے اکثر حکمران اسی قبیلے میں سے تھے۔ چنانچہ ان کی ایک شاخ کندہ نے یمن اور حجاز میں اپنی حکومت کا آغاز کیا۔ اس کے بعد ان کا ایک اور قبیلہ از دیمن سے قبیلہ مزریقیا کے ہمراہ یمن سے نکلا اور شام میں پھیل گیا۔ چنانچہ شام کی حکمرانی بنو ہفنے کے حصہ میں آئی۔ اوس اور خزرج یثرب (مدینہ منورہ) پر قابض ہو گئے اور بنو فہم نے عراق کے ملک میں اپنی حکومت قائم کر لی۔ پھر کہلان کے دوسرے قبیلے مثل الخرا و طنی بھی یمن سے نکل گئے اور ان میں سے آل منذر نے حیرہ میں اپنی ریاست کی بنیاد ڈالی۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

❶ یہ چشمہ زبید درمغ کے درمیان واقع تھا۔ ان کی نسبت کی وجہ تسمیہ کے بارے میں حضرت حسان بن ثابت کے شعر کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

امامات فانامعشر نجب الازد نسبتا والماء غسان

و نے جو پوچھا ہے تو سن ہم شریف زاتوم ہیں۔ از دہماری نسبت ہے اور ہمارا پانی غسان ہے (دیکھئے مروج الذهب مسعودی صفحہ نمبر ۱۰۶)۔

قبیلہ ہمدان کا تعارف

قبیلہ کہلان کی کل نو شاخیں ہیں جو اس کے بیٹے زید سے بنی ہیں اور پھر مالک بن زید اور عریب بن زید کے ذریعہ سے گئے پھیلیں۔ چنانچہ قبیلہ ہمدان کے سب خاندان مالک کی نسل میں سے ہیں۔ وہ ابھی تک یمن کے مشرق میں آباد اور ”بنو اوسلہ“ کہلاتے ہیں۔ ہمدان کا پورا نسب ہوں بیان کیا جاتا ہے، ہمدان بن مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن الخیار بن مالک بن زید بن نوف بن ہمدان اور حشم سے دو قبیلے پیدا ہوئے۔ بکیل اور حاشد کی شاخوں سے بنو یام بن اصفیٰ ہیں۔ اور انہی کی نسل سے طلحہ بن مصرف بھی تھا۔

ظہور اسلام اور ہمدان:۔۔۔ جب اسلام کا ظہور ہوا تو قبیلہ ہمدان کے بہت سے لوگ مغربی مالک میں پھیل گئے اور کچھ یمن میں باقی رہ گئے صحابہ کے اختلافات کے زمانے میں ”قبیلہ بنو ہمدان“ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ساتھ دیا تھا۔ چنانچہ حضرت علیؑ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا۔

فلو كنت هو ابا علي باب الجنة لقلت لهمدان ادخلوا اسلام

ترجمہ اگر میں جنت کے دروازے پر دربان ہوتا تو ہمدان سے کہتا کہ امن و سلامتی کے ساتھ اندر چلے آؤ۔

ہمدان اور شیعیت:۔۔۔ اسلام کے تمام ادوار میں ہمدان کا مذہب شیعیت رہا۔ چنانچہ علی بن محمد صلحی بھی انہی میں سے تھا۔ جو بنو حاشد کی ایک شاخ ہے۔ اس نے حراز کے قلعے پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی جو اس کی اولاد میں ایک کے بعد دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہی۔ جیسا کہ ہم ان کے آئندہ حالات میں بیان کریں گے۔ ①

اس کے بعد اور اس سے پہلے بنو الرسی نے صفدہ میں اپنی حکومت قائم کی۔ یہ حکومت بھی بنو ہمدان ہی کی مدد سے قائم ہوئی تھی۔ ان کا مذہب سنی تک شیعیت ہی ہے۔

علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ بنو ہمدان عہد اسلام میں منتشر ہو گئے اور سوائے یمن کے اور کہیں ان کا دیہاتی قبیلہ باقی نہیں رہا۔ قبائل یمن میں سے یہ لوگ سب سے زیادہ اکثریت رکھتے تھے اور یمن میں آئندہ زید یہ ② کی دعوت و تبلیغ انہی کی مدد سے کامیاب ہوئی تھی۔ ملک یمن کے تمام قلعے ان کے قبضے میں ہیں اور بکیل ③ کی اقلیم بھی انہی کے پاس ہے۔ اور حاشد کی اقلیم بھی جو ہمدان کی شاخوں میں سے ہیں۔

بنو الرزلیع اور بنو ازود:۔۔۔ علامہ ابن سعید لکھتے ہیں کہ بنو الرزلیع ہمدان میں سے ہیں۔ انہوں نے عدن اور حیرہ میں دعوت پھیلائی اور حکومت قائم کی۔ اور ازروئے مذہب زید یہ ہیں۔

مالک بن زید کی اولاد میں سے ازود کا قبیلہ بھی ہے۔ ازود کا نسب یوں ہے۔ ازود بن الفوث بن نبت بن مالک اور حشم اور بجیلہ، انمار بن ارارش کے بیٹے ہیں جو ازود بن الفوث کا بھائی تھا۔ ایک قول ہے کہ انمار نزار بن معد کا بیٹا ہے مگر یہ درست نہیں ہے۔

① یمن کے صلحی خاندان اور ان کی تبلیغی کوششوں کے متعلق؛ اکثر حسین بن فیض اللہ نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے الصلیحون والحرکۃ الفاطمیۃ فی البیمن (قبیلہ صلحی اور یمن میں فاطمی تحریک) (مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۵ء)۔ ② زید یہ شیعوں کا ایک فرقہ ہے جو زید بن علی زین العابدین کی طرف منسوب ہے۔ کیونکہ وہ علی زین العابدین کے بعد ان کے بیٹے زید کو امام مانتے ہیں۔ اور یہ حضرت فاطمہ کی اولاد کے سوا کسی اور میں امامت کو نہیں مانتے۔ سعودی نے لکھا ہے کہ ان کے آٹھ فرقے بن چکے تھے۔ ان میں سے اکثر کا یہ اعتقاد ہے کہ اگرچہ حضرت علیؑ سب صحابہؓ سے افضل تھے مگر حضرت ابو بکرؓ کی امامت خطا پر تھی کیونکہ خود حضرت علیؑ نے ان کی امامت کو تسلیم کر لیا تھا۔ اسی طرح ان میں سے اکثر لوگ حضرت عثمان کے بارے میں توقف کرتے ہیں۔ زید یہ متحدہ کو بھی جائز نہیں سمجھتے۔ (مزید تفصیل کے لئے الملل و النحل لشہرستانی صفحہ ۷۹) ملاحظہ فرمائیں۔ ③ بکیل اور حاشد مخالف یمن کے دو قبیلے ہیں۔ غمارہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ بکیل کے علاقوں میں وہ زہر بیج کرتا تھا جس سے بادشاہوں کو ہلاک یا جاتا تھا۔ ان دونوں قبیلوں میں بعض قومیں ایسی زمین میں درخت لگانے میں مشہور تھیں جن میں ان کے سوا کوئی اور نہیں رہتا ہوتا۔ (معجم البلدان)۔

قبیلہ ازد کا تعارف ازد ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں۔ انہی میں سے بنی سہم جی ہیں جو نصر بن زید اور اس میں سے ہیں۔ دوس کا نسب یوں ہے۔ دوس بن عدنان بن عبد اللہ بن زہران بن کعب ابن الحارث بن مالک بن نصر بن ازد۔ دوس ایک بڑا قبیلہ ہے اس قبیلے میں سے حیرہ کا بادشاہ جزیمہ الابرش گزرا ہے جسے ملکہ الزباء نے مروادیا تھا۔ دوس کا وطن عمان کے علاقے میں تھا، مگر اس کے بعد عمان کی حکومت اس کے بھائیوں یعنی بنو نصر بن زہران کی طرف منتقل ہو گئی۔ چنانچہ ظہور اسلام سے ذرا پہلے ان کا حکمران مستکبر بن مسعود بن جبار تھا۔ مگر ان میں سے جس شخص نے اسلام کا زمانہ پایادہ جعفر بن کر کر بن مستکبر تھا۔ اس کا بھائی عبد اللہ عمان کا حاکم تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے ان دونوں کو ایک خط بھیجا تھا جس پر انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور رسول اللہ نے ان کے ملک پر حضرت عمرو بن العاص کو عامل مقرر کیا تھا۔

بنو عمرو مزریقیا ازد کی شاخ میں۔ عوامان میں عمرو مزریقی نامی شخص گزرا ہے جس کا لقب ماء العما تھا۔ یہ عمرو اور اس کے باؤ اجداد حمیر کے ساتھ مل کر یمن میں قبیلہ کہلان کے دیہاتی قبائل پر حکمرانی کیا کرتے تھے۔ حمیر کے زوال کے بعد بنو عمرو کی حکومت مضبوط ہو گئی۔

سبا اور اس کا بند پرانے زمانے میں یمن کے علاقے میں سبا کی سرزمین بڑی سرسبز و شاداب تھی اور وہاں کے دو پہاڑوں کے درمیان چشموں اور بارش کا جو پانی سیلاب کی صورت میں نیچے کے طرف بہتا تھا اس کو روکنے کے لئے لوگوں نے پتھر اور تارکوں سے ایک بند بن رکھا تھا اور اس میں دروازے بنائے تھے۔ تاکہ اس بندے سے اپنی ضرورت کے مطابق پانی حاصل کر سکیں۔ بنو حمیر کے زمانے میں یہ بند اسی طرح قائم رہا۔ مگر جب ان کی سلسلہ ختم ہو گئی اور ان کا نظام حکومت درہم برہم ہو گیا تو کہلان کے دیہاتی قبائل سبا کی سرزمین پر غالب آ گئے۔ ملک میں فتنہ و فساد کا بازار گرم ہو گیا تو وہ لوگ بھی ادھر ادھر ہو گئے جو بند کی حفاظت پر مامور تھے۔ اس لئے وہاں کے باشندوں کو بند کے ٹوٹنے کا خطرہ ہوا۔

بند ٹوٹنے کا خطرہ اور عمرو مزریقیا سب سے پہلا شخص جو اس خطرہ سے باخبر ہوا ان کا بادشاہ عمرو مزریقیا تھا۔ چونکہ اس نے بند کی خستہ حالی اور خرابی کو دیکھ لیا تھا۔ ایک اور قول یہ ہے کہ ان کا بھائی عمران جو کاہن تھا نے اس کو خبردار کر دیا تھا۔ دوسری روایت کے مطابق سے ”طریقہ نامی کاہن“ نے اس کے بارے میں بتایا تھا۔ سہیلی نے لکھا ہے کہ کاہن عمرو بن عامر کی بیوی اور الخیر الحمیر یہی کی جی تھی۔

عمرو مزریقیا کا خواب ابن ہشام نے ابو زید انساری سے روایت کی ہے کہ عمرو مزریقیا نے ایک خواب دیکھا کہ ایک جنگلی چوہا بند کو کھود رہا ہے۔ اس سے اسے یہ معلوم ہو گیا کہ بند اب باقی نہیں رہے گا۔ چنانچہ اس نے چپ چاپ عمن سے نقل مکانی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اپنی قوم کو دھوکا دینے کی پتہ بیر کی کہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کو سکھا دیا کہ جب میں تجھ سے سخت کلامی کروں تو تم میرے منہ پر تھپڑ مارنا۔ چنانچہ اس کے بیٹے نے ایسا ہی کیا۔ اس پر عمرو بول اٹھا کہ میں ایسے شہر میں ہرگز نہیں رہوں گا۔ جہاں میرے سب سے چھوٹے بیٹے نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنا مال و اسباب فروخت کرنے کے لئے پیش کر دیا، یمن کے امیر لوگوں نے کہا کہ عمرو غصہ میں ہے۔ اس موقع کو غنیمت سمجھو اور اس کا تمام مال و اسباب خرید لو۔ چنانچہ عمرو نے اپنا سامان فروخت کرنے کے بعد اپنے بیوی بچوں سمیت وہاں سے رخصت ہو گیا۔ اس پر قبیلہ ازد کے لوگوں نے کہا کہ عمرو کے بعد ہم بھی یہاں نہیں ٹھہریں گے۔ چنانچہ انہوں نے بھی سفر کی تیاری کی اور اپنا مال بیچ کر ان کے ساتھ نکل گئے۔ اس سفر میں قبیلہ ازد کی سرداری مزریقیا کی اولاد اور ان کے ہم نسب قبیلے بنو مازن کے ہاتھ میں تھی۔ چنانچہ بنو ازد یمن چھوڑ کر حجاز کی طرف چلے گئے۔ علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ قبیلہ ازد نے حسان بن تہان اسعد کے زمانے میں وطن چھوڑا تھا۔ ”حسان تابعہ“ میں سے تھا وہ بند اسی کے دور میں ٹوٹا تھا۔

یمن سے ہجرت کے بعد رہائش جب بنو ازد نے یمن چھوڑا تو وہ سب سے پہلے قبیلہ عک کے علاقے میں ٹھہرے اور ان کے بادشاہ کو قتل کر دیا۔ اور پھر مختلف علاقوں میں پھیل گئے۔ چنانچہ بنو نصر بن ازد شراۃ اور عمان میں آباد ہو گئے۔ اور بنو ثعلبہ بن عمرو نے مکہ کے نزدیک مراۃ نظر ان کے مقام پر رہائش اختیار کی۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہی لوگ خزاعہ کہلائے۔

”غسان“ نام اختیار کرنا وہ لوگ ایک پانی کے چشمے کے پاس سے گزرے جس کا نام غسان تھا اور زبید نامی حدائقہ و ریح کے

درمیان واقع تھا۔ مزنیہ کی اولاد میں سے جن لوگوں نے اس کا پانی پیا۔ ان کا نام غسان پڑ گیا۔ جن لوگوں نے اس کا پانی پیا تھا وہ بنو مالک، بنو الحارث، بن جفہہ اور بنو کعب تھے۔ چنانچہ وہ سب غسان کہلائے۔ مگر بنو ثعلبہ نے جو قبیلہ عتقا میں سے تھے۔ اس چشمہ کا پانی نہ پیا اس لئے وہ اس نام سے مشہور نہ ہوئے۔

جفہہ اور ثعلبہ: جفہہ کے خاندان میں سے شام کے بادشاہان پیدا ہوئے۔ انہوں نے شام کے ملک میں جو ریاست قائم کی اس کا بیان آگے آئے گا۔ ثعلبہ عتقا کی اولاد میں سے اوس اور خزرج کے قبیلے بھی ہیں جو جاہلیت کے زمانے میں یثرب کے مالک تھے۔ ان کا ذکر بھی آگے آئے گا۔ عمرو مزنیہ کی نسل میں سے بنو افصی بن حارثہ بن عمرو ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ افصی بن عامر بن قعدہ بلا شک بن الیاس بن مضر ہے۔ ماد بن حزم لکھتے ہیں کہ اگر اسلم بن افصی ان کی نسل میں سے ہے تو بنو اسلم بلا شک کی نسل میں سے ہوگا۔

بجیلہ: بجیلہ کا ملک شرار پہاڑ اور جاز سے لے کر تہام تک پھیلا ہوا تھا۔ فتوحات کے دوران وہ مختلف ملکوں کے درمیان پھیل گئے۔ واپس اصل وطن میں بہت کم لوگ باقی رہ گئے۔ ان کے جو لوگ ہمسال حج کے لئے مکہ آتے تھے ان پر تنگی اور بد حالی کے آثار نمایاں ہوتے تھے۔ مگر اپنی شرافت اور مروت سے پہچانے جاتے تھے۔ اسلام کی ابتدائی فتوحات میں انہوں نے جو نمایاں کارنامے انجام دیئے وہ ان کے حکام کے حالات میں مذکور ہیں۔ بجیلہ کی شاخوں میں سے ایک خاندان قسری یعنی مالک بن عقیق بن انمار کا ہے اور قبیلہ بن الحس بن الغوث بن انمار بھی انہی میں سے ہے۔

بنو عرب: بنو عرب بن زید بن کلبان کی نسل میں سے۔ اشعری، مزجج، اور مروہ کے قبائل پیدا ہوئے۔ یہ چاروں قبیلے اؤ بن شیب بن عرب کی نسل میں سے ہیں۔ اشعری قبیلے کے نوک اشعری اولاد ہیں جس کا نام بیت بن لواتھ تھا۔ ان کا وطن زبید کے شمال میں ہے۔ اسلام کے ابتدائی زمانے میں ان کا ظہور ہوا۔ مگر فتوحات اسی کے دوران وہ منتشر ہو گئے۔ ان میں سے جو لوگ یمن میں باقی رہ گئے۔ وہ خدیفہ مامون عباسی کے عہد میں امیر ابن زیاد کے ساتھ جنگ میں سامنے آئے۔ مگر آخر کار وہ ان لڑائیوں سے کمزور ہو گئے۔ اور اطاعت گزار رعایا کی طرح رہنے لگے۔

قبیلہ طسنی: بنو طسنی بن اود جو یمن میں رہتے تھے ازد کے پیچھے پیچھے جاز چلے گئے تھے اور قبیلہ بن اسد کے نزدیک بمیہ اور "فیذ" کے مقامات پر آباد ہو گئے۔ پھر انہوں نے بنو اسد سے اجاء اور سکی نامی پہاڑ چھین لئے۔ آجاء اور سکی دو پہاڑ ہیں جو ان کے علاقے میں واقع ہیں۔ بنو طسنی ان پہاڑوں میں کچھ عرصہ مقیم رہے مگر اسلام کی فتوحات کے بعد وہ ادھر ادھر ہو گئے۔ حام ابن سعید مغربی کہتے ہیں کہ اس وقت قبیلہ طسنی کے بہت سے قبیلے ہیں جن سے حجاز، شام اور عراق کے پہاڑ بھرے ہوئے ہیں۔ عراق، شام اور مدینہ کے عربوں میں وہ اس زمانے میں صاحب سلطنت ہیں۔

بنو طسنی کے مشہور خاندان مصر میں ان کے دو مشہور خاندان ہیں۔ سنہس اور مٹلب۔ سنہس معاویہ بن شہل کی اولاد میں سے ہیں۔ اور مٹلب بن ثعل بھی انہی کے ساتھ ہیں۔

ابن سعید مغربی کے نزدیک مندرجہ ذیل قبائل بنو طسنی میں سے ہیں۔

(۱) زبید بن معن بن عمرو بن عنیز بن سلمان بن ثعل جو سحر کے میدان میں آباد ہیں۔ (۲) ثعلب یعنی ثعلبہ بن رومان بن جندب بن خرجہ بن سعد بن قطرہ بن طس (۳) اور ثعلبہ بن جدعان بن زیل بن رومان۔ (۴) بنو لام بن ثعلبہ کا علاقہ مدینہ منورہ سے لے کر اجاء اور سکی کے پہاڑوں تک پھیلا ہوا ہے۔ مگر وہ اپنے اکثر اوقات یثرب مدینہ کے شہر میں گزارے ہیں۔ وہ ثعلب جو بالائی علاقے میں آباد ہیں ثعلب بن عمرو بن غوث بن طسنی کی نسل میں سے ہیں۔

لام اور ذیل بن رومان: علاقہ ابن حزم کہتے ہیں کہ ام نامی شخص طریف بن عمرو بن ثامہ بن مالک بن جدعان کا بیٹا ہے اور ثعلب میں سے ایک اور قبیلہ ثعلبہ بن ذیل بن رومان ہے اور شام کے آس پاس بنو سحر رہتے ہیں اور انہی کی شاخوں میں قبیلہ غزیہ کا بھی شمار ہوتا ہے جن کے حملوں سے شام اور عراق کے ملکوں کو خوف طرہ لاحق رہتا تھا۔ یہ لوگ غزیہ بن اہنت بن معبد بن عمرو بن مس بن سلمان بن ثعل کی نسل میں سے ہیں۔

بنو غزیہ جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ عراق اور نجد کے درمیان حاجیوں کے آنے جانے کے راستوں میں رہتے ہیں۔

بنو طسلی کے سردار۔۔۔ دور جاہلیت میں قبیلہ طسلی کی سرداری بنو بنی بن عمرو بن القوٹ بن طسلی کے خاندان میں تھی۔ یہ لوگ ریتیلے میدانوں میں رہتے تھے۔ اور ان کے دوسرے بھائی پہاڑوں میں رہتے تھے۔ ان کی نسل میں سے وہ ایاس بن قبیصہ ❶ بن ابی یعفر ہے جسے سری نے نعمان المندر کے قتل کے بعد اس کا جانشین بن دیا تھا۔ اور حیرہ میں النعمان کی قوم یعنی بنو تخم کے بجائے قبیلہ طسلی کو بٹا کر اس ایاس کو عربوں کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کا پورا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے ایاس بن قبیصہ بن ابی یعفر بن نعمان بن خبیص بن الحارث بن حویرث بن مالک بن سعد بن انی۔ ایرانیوں کی سلطنت کے خاتمہ تک حیرہ کی ریاست انہی کے پاس رہی تھی۔

ایاس بن قبیصہ کی نسل: ایاس کی نسل میں سے بنو ربیعہ علی بن مفرح بن بدر بن سالم بن قصہ بن بدر بن سمیع ہیں۔ اور ربیعہ کی نسل میں سے آل علی اور آل مہنا ہیں اس لئے علی اور مہنا فضل کے بیٹے اور فضل اور مراد، ربیعہ اور سمیع کے بیٹے ہوئے جن کی طرف قبیصہ بن ابی یعفر کی نسل منسوب ہے۔ دیہات کے بہت سے جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہے جو خلیفہ ہارون رشید کی ہمشیرہ عباسہ اور جعفر بن یحییٰ مرکی کا بیٹا تھا۔ لیکن یہ ایک جھوٹی بات ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں۔

قبیلہ طسلی کی حکومتیں: عبیدہ کی حکومت کے زمانے میں قبیلہ طسلی پر مفرح کی حکومت تھی۔ پھر یہ حکومت بنو مراد ربیعہ کی طرف منتقل ہوئی یہ سب کے سب شام میں غسان کی سرزمین کے وارث بنے۔ اور عربوں کے حاکم بن گئے۔ پھر طسلی کی حکومت بنو علی اور بنو مہنا کے ہاتھ میں آئی جو فضل بن ربیعہ کی نسل میں سے تھے۔ ایک مدت تک وہ حکومت میں ایک دوسرے کے شریک رہے۔ مگر اس کے بعد بنو مہنا بلا شرکت غیر سے حاکم بن گئے۔ چنانچہ اس زمانے میں وہی لوگ شام اور عراق کے سرحدی علاقوں اور نجد کی سرزمینوں میں عربوں کے حکمران ہیں۔ ان کا ظہور سلطنت ایوبیہ کی تائید اور ان ترک حکمرانوں کی مدد سے ہوا جو بنو ایوب کے بعد مصر اور شام پر قابض ہو گئے تھے۔ ان کا ذکر آگے آئے گا۔

(والله وارث الارض ومن علیہا)

قبیلہ مذحج: مذحج کا دوسرا نام مالک بن زید بن اود بن زید بن کہلان ہے۔ انہی میں سے ”مراد ہے“ جس کا نام بنو بر بن مذحج ہے اور انہی میں سے معد العشیرہ بن مذحج ہے۔ یہ ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں۔ بن جعفر بن سعد العشیرہ، بنو زید بن صعب بن سعد بھی اسی قبیلے میں سے ہیں۔

قبیلہ مزحج کی شاخوں میں سے بنو نفع، رباء، بنو مسیلہ بن عامر بن عمرو بن علفہ ہے اور ”ربا“ منہ بہ حرب بن علفہ کا بیٹا ہے۔ یہ خانہ بدوش مذحج کے باقی لوگ ہیں جو طسلی کے دیگر قبائل کے ساتھ صحراء میں سفر کرتے رہے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب بنو مہنا شام کے عربوں پر حکمران تھے۔ اس قبیلہ کے اکثر لوگ زبید کی نسل میں سے ہیں۔

بنو الحارث: بنو الحارث کا باپ حارث ہے جو کعب بن علفہ کا بیٹا تھا۔ ان کے ٹھکانے نجران کے آس پاس کے علاقے ہیں۔ جہاں وہ بنو ذہل بن مزہقیہ اور بنو حارث کے قریب رہتے تھے۔ ان سے پہلے نجران قبیلہ جرہم کی حکومت تھی اور وہاں ان کا بادشاہ ”الافعی الکابن“ حکمران تھا جس نے نزار کی، واد کو، پنا فیصلہ سنا دیا تھا جب وہ نزار کی وفات کے بعد اس کے پاتھریلے کے لئے آئے تھے۔ اس کا نام گلہ بن نمران بن زہان تھا۔ یہ شخص سلیمان علیہ السلام کا بڑا حامی تھا اس سے پہلے بلقیس نے اسے نجران کا گورنر مقرر کر رکھا تھا۔ اور اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس قاصد بنا کر بھیجا تھا۔ افعی حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کر کے ان پر ایمان لے آیا تھا اور ان کی وفات کے بعد ان کے دیڑ پر قائم رہا۔

بنو الحارث اور بنو افعی کی جنگ: پھر بنو الحارث نے نجران میں داخل ہو کر افعی کی اولاد کو جنگ میں شکست دی پھر جب قبیذہ ان کے

❶ یہ ایاس بن قبیصہ اہل ایران کا حلیف تھا۔ اسی کے زمانے میں مشہور معرکہ ذی قار پیش آیا تھا۔ جس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ ارشاد فرمایا تھا: ”آج کے دن عرب نے غم سے پنا بدل لے لیا اور میرے ذریعے ان کی مدد کی گئی۔“

لوگ یمن سے نکلے اور اہل نجران کے قریب سے گزرے ان کے ساتھ ان کی بہت سی لڑائیاں ہوئیں اور ازد کے بعض خاندان مثلاً بنو نصر بن ازد، بنو زہل بن مزینقیادہاں آباد ہو گئے اور نجران کی ریاست و حکومت انہوں نے آپس میں تقسیم کر لی۔ چنانچہ نجران انہی کے قبضے میں رہا۔ بنو زیاد مذحج کی اسی شاخ یعنی بنو الحارث میں سے ہیں۔ قبیلہ مذحج کی حکومت و ریاست بنو زیاد کے خاندان میں تھی جو نجران کے حاکم تھے۔ پھر وہاں کی حکومت و ریاست عبد المدا ان کے خاندان کو ملی اور بعث بنوئی سے کچھ دن پہلے یزید بن عبد المدا ان پر ختم ہو گئی۔ ان کے بھائی الحج رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں خالد بن ولید کی معرفت حاضر ہوا تھا۔ ان کا بھتیجا زیاد بن عبد اللہ بن عبد المدا ان خلیفہ السفاح عباسی کاموں تھا اور سفاح نے اسے نجران اور یمامہ کا گورنر مقرر کر دیا تھا۔

نجران کا اقتدار و حکومت: ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ نجران کا اقتدار و حکومت بنو عبد المدا ان کے ہاتھ میں تھا۔ پھر بنو ابی الجواد کے ہاتھ میں آیا۔ چنانچہ چھٹی صدی میں عبد القیس بن ابی جواد اسی خاندان میں تھا۔ باقی مشرقی ملکوں کی طرح آج کل یہاں بھی جمی لوگ حکمران ہیں۔ حارث بن عب کی شاخوں میں سے بنو معقل بھی ہی ۸۸۔ کہا جاتا ہے کہ وہ معقل جو آج کل مغرب اقصیٰ میں موجود ہیں۔ سو اسی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور معقل بن کعب قضاعی کی نسل میں سے نہیں ہیں۔ اس قول کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ یہ معقل سب کے سب ربیعہ کی طرف منسوب ہیں اور ربیعہ معقل ہی کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

قبیلہ مرہ: بنو مرہ بن اود قبائل طے قبیلہ مذحج اور قبیلہ اشعر کے ہم نسب ہیں۔ ان کی بہت سی شاخیں ہیں، مثلاً خولان، معادر، نخم، جذام، عا ملہ اور کندہ۔ ان سب کا نسب الحارث بن مرہ تک پہنچتا ہے۔

قبیلہ بنو معافر، یعفر بن مالک بن الحارث بن مرہ کی نسل میں سے ہے۔ یہ لوگ فتوحات کے زمانے میں ادھر ادھر پھیل گئے تھے۔ المنصور بن ابی العامر جو اندلس میں ہشام بن عبد الملک کا نائب یعنی وزیر تھا وہ بھی اسی قبیلہ سے تھا۔

ان کے ٹھکانے:..... خولان کا اصل نام افکل بن عمرو بن مالک تھا اور عمرو یعفر کا بھائی تھا۔ ان کا علاقہ یمن کے مشرقی پہاڑوں میں تھا۔ اسلامی فتوحات کے دوران وہ بھی ادھر ادھر پھیل گئے۔ آج کل یمن میں ان سے صرف خانہ بدوش لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ اس زہ نے میں خولان اور ہمدان کا شمار یمن کے سب سے بڑے قبائل میں ہوتا ہے۔ ان کو یمن کے رہنے والوں پر اور وہاں کے اکثر قلعوں پر غلبہ حاصل ہے۔

بنو نخم: بنو نخم ایک بڑا اور وسیع قبیلہ ہے جس کی بے شمار شاخیں ہیں۔ الدار بن ہانی بن حبیب اسی قبیلے سے تھا۔ ان کی بڑی شاخوں میں سے ایک بنو نصر بھی ہیں جن کو نمارہ بھی کہا جاتا ہے۔ آل منذر (حیرہ کے حکمران) اسی خاندان میں سے تھے اس کا پوتا یعنی عمرو بن نصر جزیمہ الوضاح کا بھتیجا تھا۔ یہ وہ ہے جس نے ملکہ زہاہ سے جذیمہ کے قتل کا بدلہ لیا تھا۔ اپنے ماموں جذیمہ کے بعد عمرو بن عدی کسریٰ کی طرف سے عربوں کا حاکم مقرر ہوا اور حیرہ اس کا دار حکومت قرار پایا تھا جیسا کہ اس خاندان کے حالات میں ہم آئندہ بیان کریں گے۔ بنو عباد جو اشہلیہ کے حکمران تھے نخم کے قبیلہ سے تھے۔ ان کا ذکر بھی آگے آ رہا ہے۔

بنو جذام: بنو جذام ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں مثلاً غطفان، انصی، بنو حرام بن جذام، بنو ضیب، بنو مخرمہ، بنو عجمہ اور بنو نفاشہ، ان کے ٹھکانے اور آبادی الیہ سے لے کر جو کہ حجاز کا ایک ضلع ہے یثرب کے اطراف میں واقع ہے۔ ان کی ریاست سے معان اور اس کے ارد گرد کی سرزمین تھی اور اس کا اقتدار بنو ناخرہ کے ہاتھ میں تھا۔ پھر فروہ بن عمرو بن ناخرہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ فروہ رومیوں کی طرف سے اپنی قوم پر اور معان کے عربوں پر حاکم مقرر تھا۔ یہ وہی شخص تھا جس نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے قبول اسلام کی اطلاع دی تھی اور آپ کی خدمت میں ایک سفید خچر کا تحفہ بھیجا تھا۔ جب قیصر کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے الحارث بن ابی شمر غسانی کو اس کے خلاف بھڑکایا۔ چنانچہ حارث نے سے پکڑ کر فلسطین میں پھانسی دے دی۔

بنو جذام کے ٹھکانے۔ اس قبیلے کے باقی لوگ آج کل اپنے پرانے علاقے میں آباد ہیں۔ اور دو شاخوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ن میں سے ایک تو بوعائد کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بلیس سے لے کر جو مصر میں شامل ہے عقبہ ایلہ اور کرک تک، جو فلسطین کے نواحی علاقے میں ہے، پھیلے ہوئے ہیں۔ دوسری شاخ بنو عقبہ کہلاتی ہے۔ یہ لوگ کرک سے لے کر ازم تک آباد ہیں جو کہ حجاز کی سرزمین میں واقع ہے۔ مصر سے مدینہ منورہ کی طرف جو قافلے روانہ ہوتے ہیں وہ غزہ کی حدود تک، جو ملک شام میں ہے۔ بنو عقبہ کی ضمانت و حفاظت میں سفر کرتے تھے۔ غزہ بنو جرم کے علاقے میں ہے جو کہ قبیہ قضاعہ کی ایک شاخ ہے۔ اس دور میں ان کے بہت سے لوگ افریقہ میں ہیں جو خیموں میں رہتے ہیں اور قبیلہ ذیب بن سلیم کے ہمراہ طرابلس کے علاقہ میں اپنے ریوڑ چراتے پھرتے ہیں۔

قبیلہ عاملہ۔ قبیلہ عاملہ کے لوگ قبیلہ نخم اور قبیلہ جذام کے نسلی رشتہ دار ہیں۔ قبیلہ عاملہ کے بانی کا نام حارث ہے، اور اس کا یہ نام اس لئے پڑا کہ اس کی ماں قضاعہ کی تھی۔ یہ ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس کا علاقہ شام کے میدانی علاقہ میں ہے۔

قبیلہ کندہ: کندہ کا اصل نام ثور بن عفیر بن عدی ہے اور یہ عفیر نخم اور جذام کا بھائی تھا۔ یہ ”قبیلہ کندہ الملوک“ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ حجاز کے دیہات میں بنو عدنان کے حکمران تھے۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ان کا اصلی وطن حضر موت سے ملے ہوئے یمن کے پہاڑوں میں تھا۔ ان میں سے ایک جگہ دمون بھی ہے جس کا ذکر امرؤ القیس نے اپنے اشعار میں کیا ہے۔

کندہ کے قبائل: کندہ کے تین بڑے قبائل ہیں۔

(۱) معاویہ بن کندہ: بنی حارث کے بادشاہان اسی نسل میں سے تھے۔ (۲) سکون: (۳) سلسک: اور ان کی اولاد اشرس بن کندہ۔ قبیلہ سکون کی ایک شاخ تجیب ہے۔ یہ لوگ عدی اور سعد بن اشرس کی نسل میں سے ہیں۔ تجیب ان کی والدہ کا نام تھا۔ دومۃ الجندل کی حکومت انہی کے ہاتھ میں تھی اور ان کے حکمران کا نام عبدالغیث بن اکیدر تھا۔ غزوہ تبوک کے دوران رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کو اس کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت خدا سے گرفتار کر کے لائے مگر رسول اللہ ﷺ نے اس کی جان بخشی کر دی اور جزیہ دینے کی شرط پر اس سے صلح کا معاہدہ کر لیا اور اسے اس کے علاقے میں واپس بھیج دیا۔

معاویہ بن کندہ: معاویہ بن کندہ کے قبیلے میں سے بنو حجر آکل المرار بھی تھا۔ یہ وہی حجر ہے جو کندہ کے بادشاہوں کا جد امجد تھا۔ الحارث الولا حجر کا وہ بھائی ہے جس کی نسل سے یمن کے خارجی پیدا ہوئے۔ طالب الحق جو اباضی مذہب میں تھا ❶۔ انہی میں سے تھا۔

معاویہ بن کندہ کے مشہور لوگ: مندرجہ ذیل مشاہیر اسی خاندان سے تھے (۱) اشعث بن قیس بن معدی کرب (۲) جبہ بن عدی ربیعہ بن معاویہ بن الحارث بن الاکبر، جس نے دور جاہلیت کے علاوہ اسلامی زمانہ بھی دیکھا تھا۔ (۳) اس کا بیٹا محمد بن اشعث (۴) اس کا دوسرا بیٹا عبدالرحمن بن اشعث۔ جس نے خلیفہ عبدالملک بن مروان اور اس کے گورنر حجاج کے خلاف بغاوت کی تھی اور ان کا چچا زاد بھائی حجر بن عدی۔ جس کا لقب اراد بر بن عدی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسے رسول خدا ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ وہی شخص ہے جسے امیر معاویہ نے اس کے بھائی زیاد سمیت بغاوت کرنے پر سزائے موت دی تھی۔ یہ ایک مشہور واقعہ ہے۔

❶ ”اباضیہ“ فرقہ خوارج کی ایک شاخ تھی۔ جو ایک پرانے خارجی لیدر عبداللہ بن اباضیہ کے نام پر اباضیہ کہلاتے ہیں۔ خوارج کا یہ عقیدہ تھا کہ غاصب و ظالم کا حکم کے خلاف بغاوت کرنا مذہبی فریضہ ہے۔ لہذا انہوں نے بنو امیہ کے زمانے میں بار بار بغاوت کی یہاں تک کہ وہ مسلسل جنگ و جدال کے باعث دنیا سے مٹ گئے۔ مبدلہ ان میں اس قدر تشدد نہیں تھا۔ اس نے اپنے مسلک میں رواداری برتی اس لئے اس کے پیروکار بچ گئے اور اباضی کہلائے۔ یہ لوگ آج کل شمالی افریقہ میں میزاب اور جبل نفوسہ کے علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ اباضیہ کی ایک شاخ عمان میں آباد ہے اور وہاں سے زنجبار تک پھیل گئی ہے۔ مختلف ملکوں اور اباضیہ کے درمیان باہمی روابط قائم ہیں۔ ان کا اپنا عیحد و مذہب ہے، تاریخی سچ بھی ہے، جو خاصہ وحی ہے اور جس میں سے چند کتابیں چھپ چکی ہیں۔ اباضیہ کے عقائد اور ادبیات اور ان کی تاریخ پر آج کل پولینڈ کے پروفیسر یوکی (Levicki) نے لکھا ہے۔ ان کے قلم سے بہت سے مقالات اباضی اکابر و مشاہیر کے بارے میں انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے نئے ایڈیشن میں شائع ہو رہے ہیں۔

اوقات ان پر عرب غالب آجاتے اور پورے عراق پر یا اس کے بعض حصوں پر قابض ہو جاتے مگر اہل یمن کو ان علاقوں پر غالب آنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ بخت نصر کے حملہ کرنے اور عربوں کو کچلنے کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

ارم بن سام کی اولاد۔ سواد عراق، شام اور الجزیرہ کے اطراف میں آرامی لوگ (Aramaeans) آباد تھے جو ارم بن سام کی اولاد میں سے تھے۔ پیچھ لوک، جعفی، طے، کلب اور تمیم کے قبائل کے لوگ تھے جو ابن ربیع کے لشکر میں سے وہاں باقی رہ گئے تھے۔ ان کے علاوہ قبیلہ تنوخ، نمارہ بن نعم اور قنص بن معد کے قبیلے تھے۔ اور دیگر لوگ جو ان کے اندر شامل ہو گئے تھے۔ ان کا وطن حیرہ اور فرات کے درمیان انبار کی جانب تھا اور عرب انصاریہ یعنی یمن پر عرب کہلاتے تھے۔

مالک بن فہم۔ ان میں سے جو شخص سب سے پہلے ایرانی ملوک الطوائف کے زمانے میں بادشاہ بنا وہ مالک بن فہم بن تمیم اللہ بن اسد بن ویرہ بن ثعلبہ بن حلوان بن قضاہ تھا ❶ اور اس کی رہائش گاہ انبار سے متصل علاقے میں تھی۔ اس کے بعد اس کا بھائی عمرو بن فہم بادشاہ بنا۔

جدیمۃ الابرش۔ ان کے بعد جدیمۃ الابرش نے بارہ سال تک حکومت کی ❷ اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے مالک بن زبیر نے اس سے اپنی بہن کی شادی کر دی تھی۔ اس طرح جدیمۃ کی ”قوم ازد“ کی حلیف بن گئی تھی۔ چنانچہ جدیمۃ ازد کی شاخ بنوز ہران کی طرف منسوب ہو گئی۔ خصوصاً دوس بن عدنان بن عبد اللہ بن زہران کے خاندان کی طرف۔ لہذا جدیمۃ کا نسب یوں ہو گا۔ جدیمۃ بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس۔ یہ ابن کلبی کا بیان ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ بار بن لاوذ بن سام کی نسل سے تھا۔

بنوز ہران۔ بنوز ہران جو قبیلہ ازد کی ایک شاخ میں سے تھے۔ یمن سے مزریقا کے نکلنے سے پہلے نکل کر عراق میں آباد ہو چکے تھے۔ ایک روایت یہ ہے کہ وہ یمن سے جحفہ میں مزریقا کی اولاد کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔

جب قبیلہ ازد کے لوگ مختلف ملکوں میں پھیل گئے تو بنوز ہران شراۃ کے علاقے اور عمان میں آباد ہو کر ایرانی ملوک الطوائف کی بادشاہت میں شریک ہو گئے اور مذکورہ بالا مالک بن فہم ان کا بادشاہ بنا۔

عمرو بن ظرب۔ اس زمانے میں دریائے فرات کے مشرقی علاقے پر عمرو بن ظرب بن حسان حکمران تھا جو عمالقہ کے مسمد ع بن ہو کی نسل سے تھا۔ چنانچہ شام اور الجزیرہ کی سرحدیں بھی اسی کے زیر نگین تھیں اور اس کی رہائش خابور اور قر قیسیا کے درمیانی درے میں تھی۔ عمرو بن ظرب اور مالک بن فہم کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ عمرو ایک لڑائی میں مارا گیا اور اس کے بعد اس کی بیٹی زباء حکمران بنی۔ طبری کے قول کے مطابق اس کا نام نائلہ اور ابن درید ❸ کے بقول میسون تھا ❹۔

ملکہ زباء۔ سہیلی لکھتا ہے کہ ”ملکہ زباء، مسمد ع بن ہو کی اولاد میں سے تھی۔ مسمد ع کہہ کے قبیلے بنو قنور میں سے تھا۔ اور وہ مرشد ابن لوی ابن قنور بن کرکی بن عملاق کا بیٹا تھا۔ زباء عمرو بن اذینہ بن ظرب حسان کی بیٹی تھی اور حسان مسمد ع کے درمیان بہت سی پشتیں ہیں۔ لیکن ان کے بارے میں صحیح طور سے کچھ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ زباء اور مسمد ع کے درمیان ایک لمبا زمانہ گزرا ہے۔

مالک بن فہم اور زباء کی جنگیں۔ مالک بن فہم ازدی اور ملکہ زباء کے درمیان جنگوں کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ مالک نے اسے

❶ مؤرخین کا اجماع اس بات پر ہو سکتا کہ پہلا بادشاہ تنوخ میں سے مالک بن فہم بن سام ہے۔ یہ ان کی نظروں میں ازدی ہے۔ اور اس کی حکومت یعقوبی کی روایت کے مطابق بیس سال تھی (الیعقوبی صفحہ نمبر ۲۰۸)۔ ❷ مؤرخین کے ہاں اس کی تاریخ کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ مؤرخین نے اس کے بارے میں کلام بھی کیا ہے اور اس کی نسبت ”ماربہ“ کی طرف کی ہے اور اسے بنو بار بن لاوذ بن سام بن فوح کی نسل میں سے قرار دیا ہے۔ طبری کہتے ہیں کہ عرب میں رائے کے بارے میں سب سے افضل و جنگوں میں سب سے ظہر اور خطر ناک ترین بہادر تھا۔ ❸ ابن درید جو بصرہ میں پیدا ہوا اور ۳۲۱ھ میں بغداد میں فوت ہوا۔ اپنے زمانے کے علماء لغت و نحو و ادب کا صدر و نشین تھا۔ اسی کی تصنیفات میں۔ ❹ الجہرۃ (فی اللغة) مقصورہ اور کتاب الاہتقاق (فی اسماء النسیب) خاص طور پر مشہور ہیں اور طبع ہو چکی ہیں۔ ❺ مسعودی کے نزدیک اس کا نام ازہار بنت عمرو بن حسان اذینہ بن مسمد ع بن ہو ہے۔

اس کی مملکت کی سرحدوں کی طرف دھکیل دیا۔ مالک بن فہم ایران کے ملک الطوائف پر بھی حملہ کیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے ان سے بہت سے علاقے چھین لئے تھے۔ ابو عبیدہ ① لکھتا ہے کہ۔ اسی نے سب سے پہلے متخندق استعمال کی اور مشعشعیں بنائیں۔ اس کی مدت خدمت ساٹھ سال تک رہی۔

جذیمہ الوضاح: مالک بن فہم کی وفات کے بعد جذیمہ الوضاح تخت نشین ہوا۔ اسی کا لقب المارش اور منیت ابومالک تھی۔ اسے منادم اغرقدین بھی کہتے ہیں ② ابو عبیدہ لکھتا ہے کہ جذیمہ حضرت عیسیٰ کے تیس سال کے بعد پیدا ہوا۔ اس نے ملک الطوائف کے زمانے میں چھتر سال حکمرانی کی۔ اردشیر کے عہد میں پندرہ سال اور شاہ پور کے زمانے میں ساٹھ سال۔

جذیمہ کا ملکہ زباء کے ہاتھوں قتل اس کی زباء سے کبھی صلح رہتی اور کبھی جنگ چھڑ جاتی۔ زباء جذیمہ سے اپنے باپ کا قتال سینے کی کوشش میں مصروف رہی۔ آخر کار اس نے حیلہ و فریب سے کام لے کر کسی کے ذریعے سے جذیمہ کو شادی کا پیغام دینے کی ترغیب دلائی۔ جب زباء نے اس کی درخواست قبول کر لی تو جذیمہ نے سفر کا ارادہ کیا۔ اس کے قزیر قیسہ بن سعد نے اس کو روکا مگر جذیمہ نے اس کی بات نہیں مانی اور زباء کے دار الحکومت جا پہنچا۔ زباء نے اپنے لشکر کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ قیصر کو زباء کی بدنیتی کا احساس ہو گیا تھا تو اس نے بھاکہ مرجان بھیجی۔ مگر جب جذیمہ زباء کے محل میں داخل ہو گیا تو اس نے جذیمہ کی رگیں کاٹ دیں اس سے اس کا تنازیہ دو خون بہا۔ آخر کار مر گیا جیسا کہ قدامتاریخ کتابوں میں منقول ہے ③۔

جذیمہ کی اولوالعزمی: طبری لکھتا ہے کہ ④ رائے کی درستگی اور اولوالعزمی اور احتیاط کے لحاظ سے جزیمہ کا شمار عرب کے بہترین بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ اس نے دور دور تک کے علاقوں پر حملے کئے۔ یہ وہ پہلا حکمران تھا جس نے پورے عراق پر حکومت کی۔ برصغیر کی بیماری کی وجہ سے اس کا جسم سراسفید ہو گیا تھا۔ مگر تعظیم کی وجہ سے وہ اسے وضاحت کہتے تھے۔ وہ حیرہ، انبار، ذبیحہ اور ان کے ارادے کے علاقوں میں رہتا تھا اور اس کی حکومت صحرائ کی طرف غیر، قفقستان اور خفہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ رعایا اسے غراط ادا کرتی تھی لوگوں کے مفاد اس کے پاس آتے تھے۔

جزیمہ کی لشکر کشی: اس نے قبیلہ طسم اور جدیس کے خلاف بھی لشکر کشی کی جن کا وطن یمامہ تھا۔ جب جذیمہ نے دیکھا کہ حسن بن قبیح نے بھی یمامہ پر حملہ کر رکھا ہے تو اس نے اپنے لشکر کے ساتھ پسپائی اختیار کی مگر حسن کی سوار فوج نے جذیمہ کے ایک فوجی دستے پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ جذیمہ کی لشکر کشی زیادہ تر عار بہ کے خلاف رہی۔ وہ کابنوں کی طرح غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا اور اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا تھا۔

ایاد کا قبیلہ اور جذیمہ قبیلہ ایاد کے ٹھکانے حین ابان میں تھے۔ اس جگہ کا نام مہمانہ ایک آدمی کے نام پر رکھا گیا تھا جس نے وہاں رہائش اختیار کر لی تھی۔ جذیمہ قبیلہ ایاد پر اکثر حملے کرتا رہتا تھا قبیلہ ایاد نے آخر تک اس سے صلح کی درخواست کی۔ ان سے ہاں قبیلہ تم کا ایک لڑکا تھا جو ان کی بہن کا بیٹا تھا اور اس کی طرف سے جو تخم اس کے ماموں ہوتے تھے۔ اس لڑکے کا نام مدی بن نصر تھا۔ وہ بڑا خوبصورت تھا اور اس کے مزاج میں ظرافت بھی تھی۔ جذیمہ نے ان سے وہ لڑکا مانگا۔ مگر ایاد نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد جذیمہ نے حملوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ قبیلہ ایاد نے تنگ آ کر ایک آدمی کو بھیجا جس نے جذیمہ کے وہ دو بت چدائے جن سے وہ مرادیں مانگا کرتا تھا اور ہار شطرب یا کرت تھا۔ قبیلہ ایاد نے اس دو بت کی کہ اس وہ دونوں بت انہیں اس شرط پر کریں گے کہ جذیمہ ان سے لڑائی بند کر دے۔ جذیمہ نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی لیکن اس شرط پر کہ وہ دونوں بت مدی

① ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ ایک ایرانی نژاد ادیب تھا جو قدیم عربوں کی لغات، ان کے اشعار اور ان کے ایام مثنوی باہمی معروضات کے بارے میں سند مانا جاتا ہے۔ ابن الندیم نے اس کی تقریباً دو سو تاویفات کی فہرست دی ہے۔ اس کی بہت سی روایات کتاب الاغانی اور ادب کی دوسری کتابوں میں منقول ہیں۔ خلیفہ ہارون رشید نے اسے بغداد میں بلایا تھا جہاں اصرعی کے ساتھ اکثر اوقات اس کی نوک جھونک رہتی تھی۔ ② جذیمہ الوضاح ساسانی خاندان کے ہائی اراشیہ یا بکان کا معاصر اور اطاعت گزار تھا۔ اردشیر کا عہد حکومت ۲۲۶ء سے شروع ہوتا ہے جذیمہ کو منادم اغرقدین اس سے کہتے ہیں کہ وہ ازراہ علمبر کہا کرتا تھا کہ کوئی انسان میرا اندم بننے کے لائق نہیں۔ صرف وہ قدان سترے اس شرف کے مستحق ہیں۔ چنانچہ شراب نوشی کے وقت وہ دو پیالے دخت رز کے ان ستاروں کے نام پر خالی کیا کرتا تھا۔ اس وجہ سے منادم اغرقدین کے نام سے مشہور ہوا۔ ③ اس قصہ کی تفصیل ماریٹ اندہب ص ۹۳ سے ۹۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔ ④ طبری (صفحہ ۲۱۳)۔

بن نصر سمیت اس کے پاس بھیج دیں پھر ایاد نے مجبوراً شرط بھی پوری کر دی۔

عدی بن نصر جب عدی بن نصر جدیمہ کے پاس آ گیا تو اس نے اسے اپنی خدمت خاص پر مامور کیا اور اپنا ساقی بنالیا۔ جدیمہ کی رقص عدی کے تعلق میں ہوتا ہوئی اور اسے وہ پیغام بھیجے تھے۔ عدی ہاتھ نہ اٹھا۔ خوف سے اسے روکنا تھا۔ آخر کار رقص نے اسے یہ ترکیب بتائی۔ جب جدیمہ شہر میں پور ہو جائے تو اس وقت تم اسے میرے ساتھ شادی کی درخواست کرنا۔ وہ مان جائے تو اس پر وہ نہ بیٹا۔ چنانچہ عدی نے ایسا ہی کیا اور ان رات اس کے ساتھ شادی کر چکی۔ جب صبح ہوئی تو اس کے رسم سے مٹری ہوئی تھی۔ جدیمہ کو اس سے شک پیدا ہوا۔ آخر کار عدی نے اسے سارا ماجرا سنایا۔ جدیمہ افسوس کے مارے اپنے ہاتھ کاٹنے لگا۔ عدی اس کے خوف کی وجہ سے ایسا بھگا کہ چھ مہینے اس کا نام و نشان نہ ملا۔ جدیمہ کو مشہور اشعار کے ذریعے رقص نے وہ ساری بات بتائی جو عدی سے سرزد ہوئی تھی۔ جدیمہ نے اس کا عذر قبول کر لیا اور اسے سارا سنا سے باز رہا۔

عمر و بن عدی کا قصہ پھر عدی بن نصر اپنی وفات تک بنو یاس کے ہاں مقیم رہا۔ رقص نے اس سے یہ نہ کہایا کہ اس کا نام اس نے عمر و رکھا۔ عمر و نے اپنے ماموں جدیمہ کی سخوت میں پرورش پائی۔ وہ اسے بہت عزیز رکھتا تھا۔ عمر و پر جنات عاشق ہو گئے اور اس کی نعروں سے غالب کر دیے۔ جدیمہ نے ہر جگہ اسے بہت تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ آخر کار قبیلہ قضاہ کے وادی ماکہ اور تیل جو فوج بن امیہ سے بیٹے تھے اور جدیمہ کی خدمت میں خوب تھے تنگ آ گئے۔ عمر و انہیں رستے میں مل گیا۔ اس کی بات سن کر انہیں یہ معلوم ہوا کہ اس نے اپنا نام اسے بتایا تو انہوں نے اس کی حالت و درست کیا۔ اور اسے وہیں جدیمہ کے پاس لے آئے۔ جدیمہ اور عمر و کی مابین رقص نے یہ عہد دوستی قائم کیا کہ وہ بے اور جدیمہ نے ان دونوں کو ان کی خواہش کے مطابق اپنا ہم نشین بنالیا۔ چنانچہ وہ دونوں ”مدمانی جدیمہ“ کے نام سے ضرب النسل بن گئے۔ ان کا قصہ مختلف تاریخی کتابوں میں اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔

ملکہ زبائہ کے حالات جیہ کی سرزمین اور حد و شام کے درمیان عمر و بن ظرب کی حکومت تھی۔ اس کی جدیمہ کے ساتھ ایک دہن ہوئی جس میں عمر و بن ظرب مارا گیا اور اس کی فوج کو شکست ہوئی۔ اس کے بعد اس کی بیٹی جانشین بنی جس کا اصل نام نہ تھا ۱۔ اس کی فوجیں ملکہ کے بقایا اور قبائل نجد اور سبیل پر مشتمل تھیں اور ان کے ساتھ قضاہ کے کچھ قبیلے شامل تھے۔ ملکہ زبائہ عمر و کی کا موسم فرات کے کنارے زارتی تھی۔ جہاں اس نے ایک نخل بنارھا تھا اس طرح بہر کا موسم بطن الحجاز میں اور گرمی کا موسم مدینہ میں گزارا کرتی تھی۔

ملکہ زبائہ کا ارادہ قصاص جب زبائہ کی حکومت خوب مضبوط ہوئی تو اس نے جدیمہ سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کا ارادہ کیا اور اس مقصد سے اس نے اس کی طرف پیغام بھیج کر اسے شادی کا خیال دیا اور کہا کہ میں عمرات ذات ہوں اور خمدانی کے قبائل نہیں۔ آپ وہاں بیٹے آپ اپنی سلطنت کے ساتھ میری مملکت کو بھی شامل کریں۔ جدیمہ اس بات میں آمین ہوا اور اس کی قوم نے اس کی رائے کو قبول کیا۔ یہ فقیہ بن عدی جو ایک محتاط اور مخلص شخص تھا۔ اس تجویز کی بہت مخالفت کی اور جدیمہ کو اس سے انجاسے ڈرایا۔ مگر جدیمہ نے اس کی بات نہیں سنی۔ اپنے بھائی عمر و بن عبد اللہ بن کو اپنی سوار کا امیر مقرر کیا اور خود دریا کے فرات کے مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ روانہ ہوا یہاں تک کہ وہ ماکہ بن طوق پہنچ کر وہاں پڑاؤ ڈالا۔

ملکہ زبائہ کا انتقام وہیں ملکہ زبائہ کی طرف سے قاصد تھے تنگ آئے۔ اس نے بعد سوار فوج نے اس کا استقبال کیا۔ قیہ نے

۱۔ چھ روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ قبور مدینہ طہرہ کی نسل سے ہے۔ یہ قدیم مصری رہن ہوتی تھی اور اس سے یہ بات سامنے آتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ وہیوں سے قرہ بنی تعلقات کی بھی خواہش تھی اور دعویٰ کرتی تھی کہ وہ قدیم یونانی نسل سے ہے۔ اور مصریوں سے بھی بہت محبت فرماتی تھی۔ اس میں مصری نسل سے ہوں۔ اس طرح اس کے ہدف کا رخ متعین کیا جاسکتا ہے کہ وہ کیا چاہتی تھی۔ اس کا مقصد مصر پر قبضہ کرنا تھا۔ دیکھئے جوہلی کی (مفصل فی تاریخ العرب قبل اسلام صفحہ ۱۰۳) اکثر مؤرخین کی رائے یہ ہے کہ یہ عربی نسل سے ہی تعلق رکھتی ہے۔

اس سے کہا کہ اگر اس کے سوار تمہارے گرد گھیرا ڈال دیں تو یہ غداری کی علامت ہوگی۔ ایسی صورت میں اپنی گھوڑی ”عصا“ پر سوار ہو کر نکل جانے کیونکہ اس کے تیز رفتاری کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ زباء کے سواروں نے اسے گھیر لیا اور اس کے اور گھوڑی عصا کے درمیان رکاوٹ بن گئے۔ مگر قیصر اس پر سوار ہو گیا اور غروب آفتاب تک چلتا رہا۔ یہاں تک کہ تھکاوٹ سے عصا نے دم توڑ دیا۔ جذیمہ جب ملکہ زباء کے محل میں داخل ہوا تو زباء نے اچانک اس کی رگیں کاٹ ڈالیں۔ خون بہتے بہتے جذیمہ بے ہوش ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔

عمرو بن عدی کی حکومت:۔۔۔ جب قصیر عمرو بن عدی کے پاس لوٹ کر آیا تو اس وقت اس کی قوم عمرو بن عدی کی فرماں بردار بن گئی۔ اس کے بعد قصیر نے عمرو بن عدی کو مشورہ دیا کہ وہ زباء سے جذیمہ کے خون کا بدلہ لے۔ اور ادھر کا پہنچنے سے زباء کو عمرو کی حکومت کے بارے میں مطلع کر دیا تھا اور عمرو بن عدی کی نشانیاں بھی بتادی تھیں جس کے ہاتھوں اس کی موت واقع ہونے والی تھی ❶ چنانچہ زباء نے ایک مصور کو بھیجا تا کہ وہ عمرو کی تصویریں مختلف حالوں میں بنا کر لائے۔ چنانچہ مصور بھیس بدل کر عمرو کے درباریوں میں شامل ہو گیا۔ اور اس کی تصویر بنالایا۔ اسے دیکھ کر زباء کو یقین ہو گیا کہ اس کی موت اس کے ہاتھوں واقع ہونے والی ہے۔ چنانچہ زباء نے ایک زمین دوز راستہ اپنے دربار سے قلعہ تک تعمیر کرایا جو شہر کے اندر تھا۔

عمرو قصیر کا ملکہ سے انتقام:۔۔۔ ادھر عمرو نے قصیر کے کہنے پر اس کی رضا مندی سے اس کی ناک کاٹ ڈالی ❷ قصیر زباء کے پاس چلا گیا اور عمرو نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کی شکایت کی اور کہا کہ عمرو بن عدی نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ جذیمہ کے معاملے میں بھی تمہارے ساتھ سازش میں شریک تھا۔

قصیر کا ملکہ زباء کو بے وقوف بنانا:۔۔۔ جب ملکہ زباء نے اس کی باتیں سنیں تو اس نے قصیر کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور اسے اپنا مقرب بنالیا۔ جب اسے ملکہ کا اعتماد حاصل ہو گیا تو قصیر نے ملکہ کو مشورہ دیا کہ وہ عراق کی اچھی اور نفیس اشیاء دیں تا کہ ملکہ کی اور خوشنودی حاصل کر سکے۔ چنانچہ قصیر اس مال و اسباب کے ساتھ ملکہ زباء کے پاس لوٹ آیا۔ اس سے ملکہ کا اعتماد اور وثوق اور بڑھ گیا پھر اس نے قصیر کو تجارت کے لئے پہلی مرتبہ سے بھی زیادہ ساز و سامان دیا۔

سامان کے بجائے بوروں میں سپاہی:۔۔۔ پھر قصیر تیسری بار پھر زباء کے پاس لوٹا مگر اس مرتبہ اس نے اونٹوں کے بوروں اور قھیلوں میں عمرو کے جانناز سپاہی چھپا رکھے تھے اور عمرو بھی ان میں شامل تھا۔ قصیر نے آگے بڑھ کر ملکہ کو قافلہ کی آمد کی اطلاع دی اور اسے یہ خوشخبری سنائی کہ (اس مرتبہ) میں بہت سے عمدہ تحفے لے کر آیا ہوں۔ ملکہ قافلوں کو دیکھنے کے لئے محل سے باہر نکلی۔ اور اونٹوں کی اتنی ریل پیل کودیکھ کر اس کے دل میں شک تو پیدا ہوا مگر قافلہ بہر حال شہر میں داخل ہو گیا۔ جب قافلہ شہر کے درمیان پہنچا اور اونٹوں کو بٹھا دیا گیا تو آدمی بوروں سے باہر نکل آئے اور عمرو بھی نکلا اور دوڑ کر سرنگ کے نزدیک کھڑا ہو گیا۔ اس کے سپاہیوں نے شہر والوں پر تلواریں برسانا شروع کر دیں۔ یہ منظر دیکھ کر زباء سرنگ کی طرف بھاگی لیکن عمرو وہاں پہلے سے کھڑا تھا۔ عمرو نے تلوار کے وار سے اس کا کام تمام کر دیا اور اس کے شہر سے مال غنیمت لے کر عراق کی طرف لوٹ آیا۔

عمرو بن عدی کی اہمیت:۔۔۔ طبری لکھتا ہے کہ عرب کے بادشاہوں میں عمرو بن عدی وہ پہلا شخص تھا جس نے حیرہ کو اپنا دار الحکومت بنایا اور عراق کے عرب بادشاہوں میں وہ پہلا حکمران ہے جس کا ذکر حیرہ والوں نے اپنی کتاب میں تعظیم و تکریم کے ساتھ کیا ہے ❸ آل نصر کے بادشاہ اسی شہر حیرہ کی طرف منسوب رہے ہیں۔ عمرو بن عدی نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ اور آخری وقت تک بڑے جاہ و جلال اور دہدہ کے ساتھ بلا شرکت غیرے حکومت کرتا رہا۔ وہ ہمیشہ دوسروں کے خلاش لشکر کشی کرتا رہا اور مال غنیمت حاصل کرتا رہا اور لوگوں کے وفود اس کے پاس آتے رہے۔ اس نے موک الطوائف کی کبھی اطاعت نہیں کی اور نہ ملوک الطوائف نے اس کی اطاعت گوارا کی۔ یہاں تک کہ اردشیر بن بابک اہل فارس میں پیدا ہوا۔

❶ مطبوعہ نسخوں میں وکانت الکاهنۃ قد عرفتمہا بملکھا لکا ہے۔ اس کی بجائے کانت الکاهنۃ قد عرفتمہا بملکھا لکا ہے (یعنی اس کی ہدایت کے بارے میں بتا دیا تھا) تفصیل کے لئے ایضاً صفحہ نمبر ۲۰۹ ملاحظہ فرمائیں۔ ❷ مطبوعہ نسخوں میں اول من تجددہ اہل الحیرہ لکھا ہے جو غلط ہے۔ اس کے بجائے اول من مجدہ اہل الحیرہ پڑھنا چاہیے۔ جیسا کہ تاریخ طبری میں آیا ہے۔

جذیمہ اور عدی کے تذکرے کی وجہ: ہم نے اس موقع پر جذیمہ اور اس کے بھانجے کا ذکر ان وجوہات کی بنا پر کیا ہے
یعنی حکمرانوں کا ذکر ہم بیان کر چکے ہیں ان کے وہاں کوئی مضبوط حکومت نہیں تھی۔ بلکہ مختلف اضلاع و اطراف میں بہت سے چھوٹے چھوٹے
رہیں حکمران تھے۔ ان سب کی یہ حالت تھی کہ ایک حکمران دوسرے حکمران کو غافل دیکھتا تو اس پر چڑھائی کر دیتا پھر تعاقب کے خوف سے واپس آ جاتا
یہاں تک کہ عمرو بن عدی کا دور آیا۔ اس نے اور اس کے جانشینوں نے ان تمام عربوں پر حکومت کی جو عراق اور حجاز میں آباد تھے۔ اسی وجہ سے فارس
کے بادشاہوں نے اسے ان تمام علاقوں کا حاکم مقرر کر دیا تھا۔ آل نصر کی حکمرانی اور ایران کے بادشاہوں کے مقرر کردہ عاملوں کی حکومت، ایک مشہور و
ثابت شدہ بات ہے جس کا عربوں کے اشعار اور ان کی کتابوں میں واضح ذکر آیا ہے۔

ہشام ابن کلبی کا قول: ہشام ابن کلبی لکھتا ہے کہ میں عربوں کے حالات اور ان کے انساب، نصر بن ربیعہ کے خاندان کے نسب
ناموں اور ان حکام کی عمروں کے بارے میں جو ایران کے بادشاہوں کی طرف سے مقرر تھے۔ ان کتابوں سے معلومات حاصل کیا کرتا تھا جو حیرہ میں
محفوظ تھیں۔

عراق میں آل نصر کی آمد: عراق میں آل نصر کی آمد کے بارے میں ابن اسحاق لکھتا ہے کہ اس کا سبب وہ خواب تھا جو ربیعہ بن نصر نے
دیکھا تھا اور جس کے شق اور سٹیج نامی دو کاہنوں نے یہ تعبیر کی تھی کہ اہل حبشہ یمن میں ان کے ملک پر قابض ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹوں
اور خاندان والوں کو مناسب ساز و سامان دے کر عراق کی طرف روانہ کر دیا ایران کے بادشاہ شاہ پور بن خرداد کو ان کے بارے میں خط لکھا۔ چنانچہ شاہ
ایران نے انہیں حیرہ میں ٹھہرایا۔

نعمان بن منذر: ابن اسحاق نے علماء کوفہ سے نقل کیا ہے کہ نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی، ربیعہ بن نصر کی اور دیں سے تھا۔ ایک
قول یہ ہے منذر ”سپرون“ کی نسل میں سے تھا۔ جو تنوخ قضاعہ کے شہری باشندوں کا حاکم تھا۔ ابن اسحاق نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ
جب نعمان کی تلوار حضرت عمرؓ کی خدمت میں لائی گئی تو آپ نے جبیر بن مطعم کو بلایا جو کہ قریش میں سے تھے اور قریش اور دیگر عربوں کے انساب کے
بڑے عالم تھے۔ انہوں نے انساب کا علم حضرت ابو بکر صدیقؓ سے حاصل کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے وہ تلوار جبیر کے حوالے کی ان سے پوچھا کہ اے جبیر
بتاؤ کہ نعمان کا کس نسل سے تعلق تھا؟ جبیر نے کہا کہ وہ قنص بن معد کی اولاد میں سے تھا۔

قنص بن معد کی اولاد: سہیلی لکھتا ہے کہ قنص بن معد کی اولاد حجاز میں پھیلی ہوئی تھی۔ مگر جگہ کی تنگی اور خشک سالی کی وجہ سے ان کے
درمیان آپس میں جنگ چھڑ گئی۔ اس کے بعد وہ سواد عراق کی طرف چلے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب عراق میں ”ملوک الطوائف“ کی حکمرانی تھی۔
اردوانیوں اور بعض ملوک الطوائف نے ان کے ساتھ جنگ کی اور ان کو سواد سے نکال دیا اور کچھ کو قتل کر ڈالا جو لنگ بچ گئے وہ دوسرے عرب قبیلوں کے
ساتھ جل گئے اور بعد میں انہی کی طرف منسوب ہو گئے۔

طبری اور ابن اسحاق کے اقوال: طبری لکھتا ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے جبیر نعمان کے نسب کے بارے میں پوچھا تو حضرت جبیر
نے جواب دیا کہ عربوں کے قول کے مطابق وہ قنص بن معد کے ان باقی لوگوں میں سے تھا جو عجم بن قنص کی اولاد میں سے ہیں۔ مگر لوگوں نے غلطی
سے عجم کو عجم لکھ دیا ہے۔

ابن اسحاق لکھتا ہے کہ عرب کہتے ہیں کہ نعمان بن منذر ”قبیلہ النخم“ کا ایک آدمی تھا جس نے ربیعہ بن نصر کی اولاد میں پرورش پائی تھی۔

امراؤ القیس: عمرو بن عدی کے بعد اس کا بیٹا ”امراؤ القیس“ عراق، حجاز اور الجزیرہ کے عربوں اور وہاں کے دوسرے باشندوں کا حکمران
بنا۔ اسے ”البد“ کہا جاتا ہے اور آل نصر کے حکمرانوں اور ایرانیوں کے مقرر کردہ عاملوں میں سے وہ پہلا شخص ہے جس نے عیسائی مذہب اختیار کیا ❶

اور بقول ہشام ابن کلبی اس نے ایک سو چودہ سال کی عمر پائی ❶ چنانچہ اس نے شاپور ❷ کے دور حکومت میں تیس سال۔ ہرمز کے دور میں ایک سال۔ بہرام بن ہرمز کے دور میں تین سال، بہرام بن بہرام کے دور میں بارہ سال اور شاہ پور کے دور میں ست سال کی زندگی گزار دی۔

عمر بن امرؤ القیس امرؤ القیس نے شاہ پور کے دور حکومت میں وفات پائی اور اس کی جگہ اس کا بیٹا عمرو بن امرؤ القیس عربوں کا حاکم بنا۔ جس نے شاہ پور کے باقی ماندہ دور حکومت میں تیس سال گزارے۔ اس کے بعد اس بن قلام الملکی اس کا جانشین بنا جو عمرو بن علقام کی اولاد میں سے تھا۔ اس کی حکومت کی مدت پانچ سال ہے۔ صحبہ بن تعیک بن نعم نے اسے قتل کر کے اس کی جگہ لے لی مگر وہ بہرام بن شاہ پور کے عہد میں مر گیا اور اس کے بعد امرؤ القیس بن عمرو پچیس سال تک حکمران رہا، اور بالآخر یزدگرد اول شیم کے دور حکومت میں فوت ہو گیا ❸۔

نعمان بن امرؤ القیس امرؤ القیس کے بعد اس کا بیٹا نعمان حاکم بنا ❹ اس کی والدہ کا نام شقیقہ بنت ربیعہ بن ذبل بن شیبان تھا۔ نعمان خورنق کے محل کا بانی ہے۔ اس محل کی تعمیر کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یزدگرد اول شیم نے اپنے بیٹے بہرام کو تعلیم و تربیت کے لئے نعمان کے حوالے کر دیا تھا اور اسے اس کے لئے خورنق کی تعمیر کا حکم دیا تھا تاکہ اس کی رہائش گاہ کا کام دے۔ چنانچہ نعمان نے بہرام گور کو اس محل میں رکھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس محل کے بنانے والے کا نام سمنار تھا۔ جب وہ اس کی تعمیر سے فارغ ہو گیا تو نعمان نے اسے محل کی چھت سے گرا دیا۔ اس کی موت کا سبب وہ اس کی گفتگو بنی جس کو مؤرخین نے مختلف طریقوں سے نقل کیا ہے۔ مگر صحیح بات کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ عربوں کے ہاں جب بھی برے بدلے کا ذکر کرتے ہیں تو اس واقعہ کو مثال کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ❺ اس کا ذکر ابن کثیر میں بھی آ کر آیا ہے۔

نعمان ایک طاقتور حکمران اور ایک زاہد اس نعمان کا شمار آل نصر کے طاقتور حکمرانوں میں ہوتا ہے۔ اس کے پاس دو نیزے ہوتے تھے۔ ایک عربوں کے لئے دوسرا ایرانیوں کے لئے چنانچہ وہ شام کے عربوں کے ملاقوں کو بار بار کرتار ہٹاتا تھا۔ اس کی مدت حکومت تیس سال تھی ان میں سے اس نے پندرہ سال یزدگرد کے دور میں گزارے اور پندرہ سال بہرام گور کے زمانے میں۔ اس کے بعد اس نے فقیری زندگی اختیار کر لی۔ تخت و تاج چھوڑ دیا اور ناٹ کے کپڑے پہن لئے اس کے بعد پھر ایسا گم ہوا کہ پھر نہیں اس کا پتہ نہ چل سکا۔

منذر بن امرؤ القیس اور بہرام گور: طبری لکھتا ہے کہ تاریخ ایران کے جاننے والے کہتے ہیں کہ وہ شخص جس نے بہرام کی تعلیم و تربیت اپنے ذمے لی تھی وہ منذر بن امرؤ القیس تھا۔ یزدگرد نے بہرام کو نجومیوں کے مشورے سے منذر کی سرپرستی میں دے دیا تھا۔ منذر نے اس کی بہت اچھے طریقے سے تربیت کی اور اس کے لئے ایسے لوگ مقرر کئے جنہوں نے اسے علوم فنون، شہ سوار، اور درباری آداب سکھائے۔ ہاں تک کہ وہ ان تمام خوبیوں میں اچھی طرح ماہر ہو گیا۔ پھر منذر نے بہرام کو اس کے باپ کے پاس بھیج دیا۔

بہرام کی منذر کے پاس واپسی: بہرام کچھ عرصے اپنے باپ کے پاس ٹھہرا مگر اسے وہاں کے حالات پسند نہیں آئے۔ اس دوران قیصر روم کا بھائی شادورس سفیر بن کر کسری کے دربار میں آیا۔ بہرام اس سے ملا اور اس سے درخواست کی کہ وہ اس کے باپ سے عرب واپس جانے کی اجازت دلوادے۔ چنانچہ اجازت مل گئی اور بہرام واپس چلا گیا۔ اور منذر کے پاس رہنے لگا۔ اس کے بعد یزدگرد کا انتقال ہو گیا اور اہل فارس نے ارد شیر کی اولاد میں سے ایک شخص منتخب کر کے اسے اپنا بادشاہ بنالیا۔ انہوں نے بہرام گور کو اس وجہ سے بادشاہ نہیں بنایا کہ اس کی تربیت عربوں کے ہاں

❶ منذر کی اولاد وغیرہ بادشاہوں کے طویل دور حکومت بیان کرنا اکثر مؤرخین عرب کے ہاں مشہور و معروف ہے اور ان کے بعد آنے والوں میں ایسا نظر نہیں آتا۔ قرطبی نے بعض دور کرنے کے لئے ہم اتنا بتا دیتے ہیں کہ اصل میں ان لوگوں کے رہانے مؤرخین کے مانوں سے بہت دور کے زمانے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مشہور بادشاہوں کا ذکر کیا ہے جو غالب طور پر تھے اور عرب والے کا بادشاہ غالباً بیچ کے زمانے کے حالات کے حالات اور دور کی بناء پر تاریخ میں اپنی جگہ نہ بنا سکے۔ ❷ شاپور شاپور اول کا عہد حکومت ۳۴۱ء تک ہے۔ اور شاہ پور ثانی جس کے عہد میں امرؤ القیس نے وفات پائی ۳۱۰ء سے لے کر ۳۲۹ء تک حکمران رہا۔ ❸ یزدگرد اول یزدگرد اول کا عہد حکومت ۳۸۹ء سے لے کر ۴۲۰ء تک ہے۔ ❹ یہ نعمان نعمان العور کے نام سے بھی مشہور ہوا اور نعمان سانج بھی۔ (تاریخ سنی الملوک ارض النبیا) حمزہ اصفہانی۔ ❺ دیکھئے مجمع الامثال لمیدنی صفحہ نمبر ۱۲۴ پر ضرب المثل موجود ہے۔ (مجمع البلدان مادہ روق)۔

ہوئی تھی اور وہ ایرانی آداب سے واقف نہیں تھا۔

بہرام گور کی اقتدار کے لئے کوشش... اس بات پر منذر نے ایک لشکر تیار کیا تاکہ بہرام گور کو تخت و تاج دلانے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹے نعمان کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجا جس نے ایران کے دار الحکومت کا محاصرہ کر لیا۔ منذر بھی عربوں کا لشکر لے کر اس کے پیچھے پہنچ گیا۔ بہرام گور اس کے ساتھ تھا۔ ایرانیوں نے اس کی اطاعت قبول کرنی اور پھر منذر کی سفارش پر بہرام نے ان کی غلطیوں کو درگزر کر کے انہیں معاف کر دیا۔

بہرام گور کی حکومت اور فتوحات... جب بہرام گور کی حکومت مضبوط ہو گئی ① تو منذر تو اپنے ملک واپس چلا گیا اور بہرام نے افعال میں مشغول ہو گیا۔ اس لئے آس پاس کے حکمرانوں کے دلوں میں لالچ پیدا ہو گیا۔ اور ترکوں ② کے بادشاہ خاقان نے اپنے بیٹے ہزارفوج کے ساتھ اس پر حملہ کر دیا۔ بہرام اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اور آذر بایجان سے ہوتا ہوا آرمینیا پہنچا اس کے بعد وہ شکار کے لئے چل گیا اور اپنے بھائی نرسی کو فوج کا سردار بنادیا۔

ایرانیوں کی خاقان سے صلح اور بہرام: ایرانیوں نے بہرام پر بزدلی کا الزام لگادیا اور کہا کہ اس نے ترکوں کا مقابلہ کرنے سے گریز کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خاقان کے ساتھ خط و کتابت کر کے ایسی شرائط پر صلح کر لی جو خاقان چاہتا تھا۔ خاقان واپس چلا گیا مگر جب یہ خبر بہرام کو ملی تو اس نے خاقان کا تعاقب کیا اور اس پر شب خون مار کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ اور اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور اس کے لشکر کے سرزوسان پر قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ خاقان کا تاج اور اس کی تلوار بھی جو اہرات سمیت اس کے ہاتھ لگی اور خاقان کے ملک کا ایک حصہ پر قبضہ کر لیا۔

وہاں اپنے مرزبان ③ کو اس کا گورنر مقرر کر دیا اور اسے اجازت دی کہ چاندی کے تخت پر بیٹھا کرے۔

ماوراء لا شہر پر حملہ:.... بہرام گور نے ماوراء لا شہر پر بھی لشکر کشی کی اور وہاں کے لوگوں نے خراج دے کر اس کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد بہرام گور آذر بایجان واپس چلا آیا۔ اس نے خاقان کی تلوار اور اس کے تاج کو آتشکدے میں بڑکوا دیا اور خاقان کی ملکہ کو وہاں کی نوکرانی مقرر کر دیا۔ خدا نے اسے جو فتح و حکمرانی عطا کی تھی اس کے شکریے میں اس نے رعایا کا تین سال کا ٹیکس معاف کر دیا۔ دو کروڑ درہم صدقے میں دیئے اور ہر طرف فتح نامہ جاری کئے۔

طبری اور بہرام کا نسب: بہرام گور نے اپنے بھائی نرسی کو خراسان کا گورنر بنایا اور مہرزی کو اس کا وزیر مقرر کیا۔ طبری نے اس کا نسب چار پشتوں تک بیان کیا ہے اس کی چوتھی پشت میں اشک بن دارا تھا۔ بہرام نے روم پر چالیس ہزار فوج کے ساتھ حملہ کیا۔ چنانچہ وہ بڑھتا ہوا قسطنطنیہ تک جا پہنچا اور پھر وہاں سے واپس لوٹ آیا۔

الحارث کندی کا حملہ:.... ہشام ابن کلثبی لکھتا ہے کہ حارث بن عمرو حجر الکندی نے جو تاج بن حسان بن تاج کی طرف سے گورنر تھا۔ ایک بڑی بھاری فوج کے ساتھ قبائل معد کے علاقوں اور شہر حیرہ پر چڑھائی کر دی۔ نعمان بن امراء القیس بن شقیقہ حارث کی فوج کی طرف بڑھا اور اس کے ساتھ جنگ کرنی شروع کر دی۔ مگر وہ اپنے خاندان کے بہت سے افراد سمیت مارا گیا اور اس کے ساتھیوں کو شکست ہو گئی۔ چنانچہ آل نعمان کی حکومت درہم برہم ہو گئی اور ان کی مملکت پر الحارث بن عمرو کا قبضہ ہو گیا۔

ہشام ابن کلثبی کے علاوہ دوسرے مؤرخین نے لکھا ہے کہ نعمان جسے الحارث نے قتل کیا تھا منذر بن نعمان کا بیٹا تھا۔ اور اس کی ماں ہندزید منہ کی بیٹی تھی۔ اس کی حکومت کی مدت چوالیس سال ہے۔ اس میں سے اس نے سترہ سال فیروز بن یزدگرد کے دور میں گزارے۔

اسود بن منذر: اس کے بعد اسود بن منذر بادشاہ بنا۔ اس کا ماں نعمان کی بیٹی تھی اور یہ وہی اسود ہے جسے ایرانیوں نے قید کر لیا تھا۔ اس

① بہرام گور کا عہد حکومت ۳۲۸ء سے لیکر ۳۳۸ء تک ہے۔ ② یہاں ترکوں سے مراد خز قوم ہے جو کہ قفقاز کے پار دریائے والگا کے علاقوں میں رہتے تھے۔

③ مرزبان (فارسی) بمعنی امیر سرحد یعنی صوبیدار جو کسی سرحدی علاقے پر مامور ہو۔ ④ - ⑤ - ⑥

نے بیس سال تک حکومت کی۔ ان میں سے اس نے دس سال فیروز بن یزدگرد کے دور میں گزارے، چار سال بلاؤش بن یزدگرد کے دور میں اور چھ سال قباذ بن فیروز کے زمانے میں گزارے۔^①

قباذ اور الحارث کی ملاقات۔ بشام بن محمد الکلبی لکھتا ہے کہ ”جب الحارث بن عمرو نے نعمان کی مملکت پر قبضہ کر باقباذ نے جو کہ کمزور ہو چکا تھا۔ اسے ملاقات کے لئے طلب کیا۔ الحارث اس کے پاس گیا اور فریقین میں اس بات پر صلح ہوئی کہ حارث اپنی قوم کے ساتھ دریائے فرات عبور نہیں کرے گا۔ مگر جب حارث نے قباذ کو کمزور دیکھا تو اسے عربوں و دریائے فرات کے پار غارتگری کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔ اس پر قباذ نے حارث سے درخواست کی کہ وہ اس کے بیٹے سے ملاقات کر لے۔ حارث نے یہ غدر پیش کیا کہ حملہ آور کیونکہ مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کو مال کے سوا اور کوئی چیز لوٹ مار سے باز نہیں رکھ سکتی۔ یہ سن کر شاہ ایران نے سواد عراق کا ایک حصہ اس کو دے دیا۔ اس کے بعد حارث نے یمن کے حکمران تبع کو یہ کہہ کر ایران پر لشکر کشی کے لئے ابھارا کہ ایران کی سلطنت کمزور ہو چکی ہے اس نے موقع اپنا ہے۔

تبع ایران پر حملہ۔ اس پر تبع نے اپنی فوجیں جمع کیں اور روانہ ہو کر حیرہ کے مقام پر ڈیرے ڈال دیئے۔ پھر اپنے بھائی شروہاد بن حیرہ کو قباذ کی طرف روانہ کیا، ذوالجناح نے جنگ شروع کر دی اور قباذ کا تعاقب کرتے ہوئے شہر تک پہنچا، راستہ میں شروہاد۔ پھر وہ خراسان کی طرف بڑھا۔ تبع نے اپنے بیٹے حسان کو صفد کی طرف بھیجا اور ان دونوں کو حکم دیا کہ ملک چھین کر قبضہ کریں۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے بھتیجے یعفر کو رومیوں کی طرف روانہ کیا۔ یعفر نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کئے رکھا یہاں تک کہ شہر والوں نے اطاعت قبول کر لی اور خراج ادا کیا۔

رومہ، چین، سمرقند پر قبضہ۔ اس کے بعد یعفر، مدیہ کی طرف بڑھا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ پھر عرب فوج میں طاعون پھوٹ پڑا جس سے وہ کمزور اور بے بس ہو گئے، اور رومیوں نے حیرہ کے ان سب قتل کر ڈالے اسی دوران شمر نے سمرقند کی طرف پیش قدمی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور پھر اس نے چین پر چڑھائی کر کے ترکوں کو شکست دی اور دیکھا کہ اس کا بھائی حسان اس سے تین سال پہلے وہاں پہنچ چکا ہے۔ پھر وہ دونوں بھائی چین میں اکیس سال تک رہے۔^②

ابن کلبی کی روایت۔ ابن کلبی لکھتا ہے کہ صحیح روایت جس پر سب کا اتفاق ہے یہ ہے کہ دونوں بھائی مابین یمن میں مال و اسباب، ذخائر اور انواع و اقسام کے جواہر ملت اپنے ساتھ لے کر وطن واپس آئے۔ تبع روانہ ہو کہ مکہ پہنچا اور شعب حجاز میں رہنے لگا۔ اس نے ایک سو بیس سال حکومت کرنے کے بعد یمن میں وفات پائی۔ اس کے بعد یمن کا کوئی بادشاہ اپنے وطن سے فوج کشی کے سے نہیں نکلا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے ان لوگوں کو تبلیغ و تلقین کی وجہ سے جو اس کے ساتھ یثرب آئے تھے یہودی مذہب اختیار کر لیا تھا۔

آخری تبع اور اس کا نام۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ تابع یمن میں سے جس تبع نے مشرق پر چڑھائی کی وہ آخری تبع تھا اور اس کا نام ”تبان اسعد ابوکرب“ تھا۔^③

منذر بن نعمان: بشام بن محمد نے لکھا ہے کہ الحارث بن عمرو کے بعد نوشیروان^④ یعنی نوشیروان بن النعمان کو عربوں کا گورنر مقرر کیا۔ جو اپنے باپ نعمان اکبر کے قتل کے بعد بچ کر نکل گیا تھا اور بھاگ کر حیرہ میں رہنے لگا تھا۔ جب نوشیروان کی سلطنت مضبوط ہو گئی اور اس کی ہر جگہ

① فیروز کا دور حکومت ۴۵۷ء سے لے کر ۴۸۳ء تک ہے۔ بلاؤش ۴۸۳ء سے ۴۸۸ء تک۔ قباذ ۴۸۸ء سے ۵۲۱ء تک دور حکومت ہے۔ ② بعض عرب راویوں نے تابع مشرقی و مغربی فتوحات کے تعلق جو روایات بیان کیں ہیں وہ محض خرافات ہیں۔ ایران، یونان، روم و رائل چین میں سے کسی ملک قوم و تہذیب کی روایت نہ دے سکتے ہیں۔ ③ ابن تہجد یعنی حاکم حمیرہ کا زمانہ حضرت مسیح کے بعد کا ہے۔ اور یہ زمانہ جو تاریخ کے لحاظ سے تاریخی ہے۔ میں مستبعد نہیں۔ خود ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں ان روایات کی صحت سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ تابع کے لئے، جن کا دور حکومت یمن میں تھا۔ ایک طرف چین اور تہذیب اور دوسری طرف باہر عربیت و سنی اور رومیوں کا تہذیب و تہذیب کی بنی ناممکن ہے۔ ④ تبع اسعد ابوکرب کا دور حکومت چوتھی صدی عیسوی کے اخیر میں تھا۔ آخری تبع ذوالاس تھا جس نے ۵۲۵ء میں اہل حبشہ سے شکست کھائی تھی۔ ⑤ نوشیروان کا عہد حکومت ۵۳۱ء سے لے کر ۵۷۹ء تک ہے۔ ہرمز ۵۷۹ء سے ۵۹۰ء تک اور شہرہ ۵۹۰ء سے ۶۲۸ء تک حکمران رہا۔

دھاک بیٹھ گئی تو اس نے منذر کو بلوا کر اسے حیرہ کا حکمران مقرر کر دیا اور تمام علاقے اس کے کنٹرول میں دے دیے جو پہلے حارث بن عمروؓ کل مرا۔
کے زیر انتظام تھے۔ اس کے وفات تک یہی صورتحال قائم رہی۔

ہشام بن محمد نے لکھا ہے کہ اسود بن منذر کے بعد ایرانیوں کی طرف سے اس کے بھائی منذر بن منذر نے عربوں پر سات سال تک حکمرانی کی۔
اس کی ماں کا نام معاویہ بنت نعمان تھا۔

نعمان بن اسود: اس کے بعد نعمان بن اسود حکمران بنا۔ اس کی ماں کا نام ام الملک تھا، جو حارث بن عمرو کی بہن تھی۔ اس کے بعد ابو
یعفر بن علقمہ بن مالک اس کا جانشین بنا جس نے تین سال تک حکمرانی کی۔

منذر بن عمرو القیس: پھر منذر بن عمرو القیس بادشاہ بنا۔ اس کا لقب ذوالقرنین تھا۔ کیونکہ اس کے سر پر بالوں کی دو تہیں تھیں۔ اس
لئے ذوالقرنین یعنی دو چوٹیوں والا کہلایا۔ اس کی ماں کا نام السماء بنت عوف تھا اس نے انچاس سال تک حکمرانی کی ❶۔

اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو بن منذر بادشاہ بنا۔ اس کی ماں کا نام ہند بنت حارث بن عمرو تھا۔ اس نے سولہ سال تک حکومت کی۔ اس کے عہد
حکومت کا آٹھواں سال ”عام الفیل“ ہے جس میں رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی ❷۔

قابوس کی حکومت: عمرو بن ہند کے بعد اس کا بھائی قابوس حکمران بنا۔ اس کی حکومت کی مدت چال سال ہے۔ ان میں سے ایک
سال اس نے نو شیروان کے عہد میں گزارا۔ اور تین سال اس کے بیٹے ہرمز کے عہد میں گزارے۔
عمرو کے بعد اس کے بھائی منذر بن منذر نے چار سال تک حکمرانی کی۔

ابو قابوس نعمان بن منذر: اس کے بعد نعمان بن منذر بادشاہ بنا۔ اس کی کنیت ابو عباس ہے۔ اس نے بائیس سال تک حکمرانی کی
آٹھ سال ہرمز کے دور میں اور چودہ سال پرویز کے زمانے میں۔ اسی نعمان کے زمانے میں الجزیرہ میں آل نصر کی حکومت کمزور ہو گئی اور اس کی
حکومت کے بعد اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ وہی نعمان ہے جس کو کسریٰ پرویز نے قتل کر ڈالا تھا اور اس کے بجائے شہر حیرہ اور قبل مہرب کا یس
بن قبیصہ طائی کو گورنر مقرر کیا تھا پھر کسریٰ نے حیرہ کی ریاست ایران کے مرزبانوں کی تحویل میں دے دی۔ یہاں تک کہ اسلام کا ظہور ہوا اور
فارس کی سلطنت مٹ گئی۔

نعمان کا قتل اور اس کا سبب: نعمان کے قتل کا سبب یہ بنا کہ زید بن پرویز کے مترجموں میں سے تھا۔ اور بہت خوش شکل و شہر اور
خطیب تھا عربوں اور ایرانیوں کی ادبیات سے خوب واقف تھا۔ وہ ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو ایران کے بادشاہوں کے زیر سایہ رہتا تھا۔
چونکہ یہ سب لوگ عربوں کے مترجم کی حیثیت سے کام کرتے تھے اس لئے کسریٰ نے انہیں بڑی جاگیر دے رکھی تھیں۔ جب منذر بن منذر حیرہ کا
بادشاہ بنا تو اس نے اپنے بیٹے نعمان کو عدی کی نگرانی میں دے دیا تھا۔ چنانچہ اس کے اہل خانہ نے اس کی پرورش کی حیرہ کے شریف لوگوں میں (جو قبیصہ
نعم کے ساتھ منسوب تھے اور ہنومرینی کہلاتے تھے) اس نے تربیت پائی۔

نعمان کی اولاد: نعمان کے علاوہ منذر کے دس بیٹے اور بھی تھے جو اپنی خوبصورتی کی وجہ سے اشاہب یعنی گورے جئے کہلاتے تھے۔ عمرو
نعمان ان میں سے پستہ اقد اور داغدار بدن کا مالک تھا۔ اس کی ماں سلمیٰ بنت وائل جو اہل فدک میں سے تھی۔ حارث بن حصن بن مضمہ کی دہائی تھی
قابوس بن منذر نے عدی بن زید اور اس کے بھائیوں کو نو شیروان کی خدمت میں بھیج دیا تھا اور وہ اس کے کاتبوں اور مترجموں کی حیثیت سے خدمت
انجام دے رہے تھے۔

❶ یہ (مضرط النجارہ) کے لقب سے بھی پہچانا جاتا ہے جو کہ اس کی قوت اور شجاعت کی طرف اشارہ ہے۔ دیکھئے (تاریخ العرب قبلک) ج ۱، ص ۱۷۱، ص ۱۷۲، ص ۱۷۳، ص ۱۷۴، ص ۱۷۵، ص ۱۷۶، ص ۱۷۷، ص ۱۷۸، ص ۱۷۹، ص ۱۸۰، ص ۱۸۱، ص ۱۸۲، ص ۱۸۳، ص ۱۸۴، ص ۱۸۵، ص ۱۸۶، ص ۱۸۷، ص ۱۸۸، ص ۱۸۹، ص ۱۹۰، ص ۱۹۱، ص ۱۹۲، ص ۱۹۳، ص ۱۹۴، ص ۱۹۵، ص ۱۹۶، ص ۱۹۷، ص ۱۹۸، ص ۱۹۹، ص ۲۰۰، ص ۲۰۱، ص ۲۰۲، ص ۲۰۳، ص ۲۰۴، ص ۲۰۵، ص ۲۰۶، ص ۲۰۷، ص ۲۰۸، ص ۲۰۹، ص ۲۱۰، ص ۲۱۱، ص ۲۱۲، ص ۲۱۳، ص ۲۱۴، ص ۲۱۵، ص ۲۱۶، ص ۲۱۷، ص ۲۱۸، ص ۲۱۹، ص ۲۲۰، ص ۲۲۱، ص ۲۲۲، ص ۲۲۳، ص ۲۲۴، ص ۲۲۵، ص ۲۲۶، ص ۲۲۷، ص ۲۲۸، ص ۲۲۹، ص ۲۳۰، ص ۲۳۱، ص ۲۳۲، ص ۲۳۳، ص ۲۳۴، ص ۲۳۵، ص ۲۳۶، ص ۲۳۷، ص ۲۳۸، ص ۲۳۹، ص ۲۴۰، ص ۲۴۱، ص ۲۴۲، ص ۲۴۳، ص ۲۴۴، ص ۲۴۵، ص ۲۴۶، ص ۲۴۷، ص ۲۴۸، ص ۲۴۹، ص ۲۵۰، ص ۲۵۱، ص ۲۵۲، ص ۲۵۳، ص ۲۵۴، ص ۲۵۵، ص ۲۵۶، ص ۲۵۷، ص ۲۵۸، ص ۲۵۹، ص ۲۶۰، ص ۲۶۱، ص ۲۶۲، ص ۲۶۳، ص ۲۶۴، ص ۲۶۵، ص ۲۶۶، ص ۲۶۷، ص ۲۶۸، ص ۲۶۹، ص ۲۷۰، ص ۲۷۱، ص ۲۷۲، ص ۲۷۳، ص ۲۷۴، ص ۲۷۵، ص ۲۷۶، ص ۲۷۷، ص ۲۷۸، ص ۲۷۹، ص ۲۸۰، ص ۲۸۱، ص ۲۸۲، ص ۲۸۳، ص ۲۸۴، ص ۲۸۵، ص ۲۸۶، ص ۲۸۷، ص ۲۸۸، ص ۲۸۹، ص ۲۹۰، ص ۲۹۱، ص ۲۹۲، ص ۲۹۳، ص ۲۹۴، ص ۲۹۵، ص ۲۹۶، ص ۲۹۷، ص ۲۹۸، ص ۲۹۹، ص ۳۰۰، ص ۳۰۱، ص ۳۰۲، ص ۳۰۳، ص ۳۰۴، ص ۳۰۵، ص ۳۰۶، ص ۳۰۷، ص ۳۰۸، ص ۳۰۹، ص ۳۱۰، ص ۳۱۱، ص ۳۱۲، ص ۳۱۳، ص ۳۱۴، ص ۳۱۵، ص ۳۱۶، ص ۳۱۷، ص ۳۱۸، ص ۳۱۹، ص ۳۲۰، ص ۳۲۱، ص ۳۲۲، ص ۳۲۳، ص ۳۲۴، ص ۳۲۵، ص ۳۲۶، ص ۳۲۷، ص ۳۲۸، ص ۳۲۹، ص ۳۳۰، ص ۳۳۱، ص ۳۳۲، ص ۳۳۳، ص ۳۳۴، ص ۳۳۵، ص ۳۳۶، ص ۳۳۷، ص ۳۳۸، ص ۳۳۹، ص ۳۴۰، ص ۳۴۱، ص ۳۴۲، ص ۳۴۳، ص ۳۴۴، ص ۳۴۵، ص ۳۴۶، ص ۳۴۷، ص ۳۴۸، ص ۳۴۹، ص ۳۵۰، ص ۳۵۱، ص ۳۵۲، ص ۳۵۳، ص ۳۵۴، ص ۳۵۵، ص ۳۵۶، ص ۳۵۷، ص ۳۵۸، ص ۳۵۹، ص ۳۶۰، ص ۳۶۱، ص ۳۶۲، ص ۳۶۳، ص ۳۶۴، ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، ص ۳۶۷، ص ۳۶۸، ص ۳۶۹، ص ۳۷۰، ص ۳۷۱، ص ۳۷۲، ص ۳۷۳، ص ۳۷۴، ص ۳۷۵، ص ۳۷۶، ص ۳۷۷، ص ۳۷۸، ص ۳۷۹، ص ۳۸۰، ص ۳۸۱، ص ۳۸۲، ص ۳۸۳، ص ۳۸۴، ص ۳۸۵، ص ۳۸۶، ص ۳۸۷، ص ۳۸۸، ص ۳۸۹، ص ۳۹۰، ص ۳۹۱، ص ۳۹۲، ص ۳۹۳، ص ۳۹۴، ص ۳۹۵، ص ۳۹۶، ص ۳۹۷، ص ۳۹۸، ص ۳۹۹، ص ۴۰۰، ص ۴۰۱، ص ۴۰۲، ص ۴۰۳، ص ۴۰۴، ص ۴۰۵، ص ۴۰۶، ص ۴۰۷، ص ۴۰۸، ص ۴۰۹، ص ۴۱۰، ص ۴۱۱، ص ۴۱۲، ص ۴۱۳، ص ۴۱۴، ص ۴۱۵، ص ۴۱۶، ص ۴۱۷، ص ۴۱۸، ص ۴۱۹، ص ۴۲۰، ص ۴۲۱، ص ۴۲۲، ص ۴۲۳، ص ۴۲۴، ص ۴۲۵، ص ۴۲۶، ص ۴۲۷، ص ۴۲۸، ص ۴۲۹، ص ۴۳۰، ص ۴۳۱، ص ۴۳۲، ص ۴۳۳، ص ۴۳۴، ص ۴۳۵، ص ۴۳۶، ص ۴۳۷، ص ۴۳۸، ص ۴۳۹، ص ۴۴۰، ص ۴۴۱، ص ۴۴۲، ص ۴۴۳، ص ۴۴۴، ص ۴۴۵، ص ۴۴۶، ص ۴۴۷، ص ۴۴۸، ص ۴۴۹، ص ۴۵۰، ص ۴۵۱، ص ۴۵۲، ص ۴۵۳، ص ۴۵۴، ص ۴۵۵، ص ۴۵۶، ص ۴۵۷، ص ۴۵۸، ص ۴۵۹، ص ۴۶۰، ص ۴۶۱، ص ۴۶۲، ص ۴۶۳، ص ۴۶۴، ص ۴۶۵، ص ۴۶۶، ص ۴۶۷، ص ۴۶۸، ص ۴۶۹، ص ۴۷۰، ص ۴۷۱، ص ۴۷۲، ص ۴۷۳، ص ۴۷۴، ص ۴۷۵، ص ۴۷۶، ص ۴۷۷، ص ۴۷۸، ص ۴۷۹، ص ۴۸۰، ص ۴۸۱، ص ۴۸۲، ص ۴۸۳، ص ۴۸۴، ص ۴۸۵، ص ۴۸۶، ص ۴۸۷، ص ۴۸۸، ص ۴۸۹، ص ۴۹۰، ص ۴۹۱، ص ۴۹۲، ص ۴۹۳، ص ۴۹۴، ص ۴۹۵، ص ۴۹۶، ص ۴۹۷، ص ۴۹۸، ص ۴۹۹، ص ۵۰۰، ص ۵۰۱، ص ۵۰۲، ص ۵۰۳، ص ۵۰۴، ص ۵۰۵، ص ۵۰۶، ص ۵۰۷، ص ۵۰۸، ص ۵۰۹، ص ۵۱۰، ص ۵۱۱، ص ۵۱۲، ص ۵۱۳، ص ۵۱۴، ص ۵۱۵، ص ۵۱۶، ص ۵۱۷، ص ۵۱۸، ص ۵۱۹، ص ۵۲۰، ص ۵۲۱، ص ۵۲۲، ص ۵۲۳، ص ۵۲۴، ص ۵۲۵، ص ۵۲۶، ص ۵۲۷، ص ۵۲۸، ص ۵۲۹، ص ۵۳۰، ص ۵۳۱، ص ۵۳۲، ص ۵۳۳، ص ۵۳۴، ص ۵۳۵، ص ۵۳۶، ص ۵۳۷، ص ۵۳۸، ص ۵۳۹، ص ۵۴۰، ص ۵۴۱، ص ۵۴۲، ص ۵۴۳، ص ۵۴۴، ص ۵۴۵، ص ۵۴۶، ص ۵۴۷، ص ۵۴۸، ص ۵۴۹، ص ۵۵۰، ص ۵۵۱، ص ۵۵۲، ص ۵۵۳، ص ۵۵۴، ص ۵۵۵، ص ۵۵۶، ص ۵۵۷، ص ۵۵۸، ص ۵۵۹، ص ۵۶۰، ص ۵۶۱، ص ۵۶۲، ص ۵۶۳، ص ۵۶۴، ص ۵۶۵، ص ۵۶۶، ص ۵۶۷، ص ۵۶۸، ص ۵۶۹، ص ۵۷۰، ص ۵۷۱، ص ۵۷۲، ص ۵۷۳، ص ۵۷۴، ص ۵۷۵، ص ۵۷۶، ص ۵۷۷، ص ۵۷۸، ص ۵۷۹، ص ۵۸۰، ص ۵۸۱، ص ۵۸۲، ص ۵۸۳، ص ۵۸۴، ص ۵۸۵، ص ۵۸۶، ص ۵۸۷، ص ۵۸۸، ص ۵۸۹، ص ۵۹۰، ص ۵۹۱، ص ۵۹۲، ص ۵۹۳، ص ۵۹۴، ص ۵۹۵، ص ۵۹۶، ص ۵۹۷، ص ۵۹۸، ص ۵۹۹، ص ۶۰۰، ص ۶۰۱، ص ۶۰۲، ص ۶۰۳، ص ۶۰۴، ص ۶۰۵، ص ۶۰۶، ص ۶۰۷، ص ۶۰۸، ص ۶۰۹، ص ۶۱۰، ص ۶۱۱، ص ۶۱۲، ص ۶۱۳، ص ۶۱۴، ص ۶۱۵، ص ۶۱۶، ص ۶۱۷، ص ۶۱۸، ص ۶۱۹، ص ۶۲۰، ص ۶۲۱، ص ۶۲۲، ص ۶۲۳، ص ۶۲۴، ص ۶۲۵، ص ۶۲۶، ص ۶۲۷، ص ۶۲۸، ص ۶۲۹، ص ۶۳۰، ص ۶۳۱، ص ۶۳۲، ص ۶۳۳، ص ۶۳۴، ص ۶۳۵، ص ۶۳۶، ص ۶۳۷، ص ۶۳۸، ص ۶۳۹، ص ۶۴۰، ص ۶۴۱، ص ۶۴۲، ص ۶۴۳، ص ۶۴۴، ص ۶۴۵، ص ۶۴۶، ص ۶۴۷، ص ۶۴۸، ص ۶۴۹، ص ۶۵۰، ص ۶۵۱، ص ۶۵۲، ص ۶۵۳، ص ۶۵۴، ص ۶۵۵، ص ۶۵۶، ص ۶۵۷، ص ۶۵۸، ص ۶۵۹، ص ۶۶۰، ص ۶۶۱، ص ۶۶۲، ص ۶۶۳، ص ۶۶۴، ص ۶۶۵، ص ۶۶۶، ص ۶۶۷، ص ۶۶۸، ص ۶۶۹، ص ۶۷۰، ص ۶۷۱، ص ۶۷۲، ص ۶۷۳، ص ۶۷۴، ص ۶۷۵، ص ۶۷۶، ص ۶۷۷، ص ۶۷۸، ص ۶۷۹، ص ۶۸۰، ص ۶۸۱، ص ۶۸۲، ص ۶۸۳، ص ۶۸۴، ص ۶۸۵، ص ۶۸۶، ص ۶۸۷، ص ۶۸۸، ص ۶۸۹، ص ۶۹۰، ص ۶۹۱، ص ۶۹۲، ص ۶۹۳، ص ۶۹۴، ص ۶۹۵، ص ۶۹۶، ص ۶۹۷، ص ۶۹۸، ص ۶۹۹، ص ۷۰۰، ص ۷۰۱، ص ۷۰۲، ص ۷۰۳، ص ۷۰۴، ص ۷۰۵، ص ۷۰۶، ص ۷۰۷، ص ۷۰۸، ص ۷۰۹، ص ۷۱۰، ص ۷۱۱، ص ۷۱۲، ص ۷۱۳، ص ۷۱۴، ص ۷۱۵، ص ۷۱۶، ص ۷۱۷، ص ۷۱۸، ص ۷۱۹، ص ۷۲۰، ص ۷۲۱، ص ۷۲۲، ص ۷۲۳، ص ۷۲۴، ص ۷۲۵، ص ۷۲۶، ص ۷۲۷، ص ۷۲۸، ص ۷۲۹، ص ۷۳۰، ص ۷۳۱، ص ۷۳۲، ص ۷۳۳، ص ۷۳۴، ص ۷۳۵، ص ۷۳۶، ص ۷۳۷، ص ۷۳۸، ص ۷۳۹، ص ۷۴۰، ص ۷۴۱، ص ۷۴۲، ص ۷۴۳، ص ۷۴۴، ص ۷۴۵، ص ۷۴۶، ص ۷۴۷، ص ۷۴۸، ص ۷۴۹، ص ۷۵۰، ص ۷۵۱، ص ۷۵۲، ص ۷۵۳، ص ۷۵۴، ص ۷۵۵، ص ۷۵۶، ص ۷۵۷، ص ۷۵۸، ص ۷۵۹، ص ۷۶۰، ص ۷۶۱، ص ۷۶۲، ص ۷۶۳، ص ۷۶۴، ص ۷۶۵، ص ۷۶۶، ص ۷۶۷، ص ۷۶۸، ص ۷۶۹، ص ۷۷۰، ص ۷۷۱، ص ۷۷۲، ص ۷۷۳، ص ۷۷۴، ص ۷۷۵، ص ۷۷۶، ص ۷۷۷، ص ۷۷۸، ص ۷۷۹، ص ۷۸۰، ص ۷۸۱، ص ۷۸۲، ص ۷۸۳، ص ۷۸۴، ص ۷۸۵، ص ۷۸۶، ص ۷۸۷، ص ۷۸۸، ص ۷۸۹، ص ۷۹۰، ص ۷۹۱، ص ۷۹۲، ص ۷۹۳، ص ۷۹۴، ص ۷۹۵، ص ۷۹۶، ص ۷۹۷، ص ۷۹۸، ص ۷۹۹، ص ۸۰۰، ص ۸۰۱، ص ۸۰۲، ص ۸۰۳، ص ۸۰۴، ص ۸۰۵، ص ۸۰۶، ص ۸۰۷، ص ۸۰۸، ص ۸۰۹، ص ۸۱۰، ص ۸۱۱، ص ۸۱۲، ص ۸۱۳، ص ۸۱۴، ص ۸۱۵، ص ۸۱۶، ص ۸۱۷، ص ۸۱۸، ص ۸۱۹، ص ۸۲۰، ص ۸۲۱، ص ۸۲۲، ص ۸۲۳، ص ۸۲۴، ص ۸۲۵، ص ۸۲۶، ص ۸۲۷، ص ۸۲۸، ص ۸۲۹، ص ۸۳۰، ص ۸۳۱، ص ۸۳۲، ص ۸۳۳، ص ۸۳۴، ص ۸۳۵، ص ۸۳۶، ص ۸۳۷، ص ۸۳۸، ص ۸۳۹، ص ۸۴۰، ص ۸۴۱، ص ۸۴۲، ص ۸۴۳، ص ۸۴۴، ص ۸۴۵، ص ۸۴۶، ص ۸۴۷، ص ۸۴۸، ص ۸۴۹، ص ۸۵۰، ص ۸۵۱، ص ۸۵۲، ص ۸۵۳، ص ۸۵۴، ص ۸۵۵، ص ۸۵۶، ص ۸۵۷، ص ۸۵۸، ص ۸۵۹، ص ۸۶۰، ص ۸۶۱، ص ۸۶۲، ص ۸۶۳، ص ۸۶۴، ص ۸۶۵، ص ۸۶۶، ص ۸۶۷، ص ۸۶۸، ص ۸۶۹، ص ۸۷۰، ص ۸۷۱، ص ۸۷۲، ص ۸۷۳، ص ۸۷۴، ص ۸۷۵، ص ۸۷۶، ص ۸۷۷، ص ۸۷۸، ص ۸۷۹، ص ۸۸۰، ص ۸۸۱، ص ۸۸۲، ص ۸۸۳، ص ۸۸۴، ص ۸۸۵، ص ۸۸۶، ص ۸۸۷، ص ۸۸۸، ص ۸۸۹، ص ۸۹۰، ص ۸۹۱، ص ۸۹۲، ص ۸۹۳، ص ۸۹۴، ص ۸۹۵، ص ۸۹۶، ص ۸۹۷، ص ۸۹۸، ص ۸۹۹، ص ۹۰۰، ص ۹۰۱، ص ۹۰۲، ص ۹۰۳، ص ۹۰۴، ص ۹۰۵، ص ۹۰۶، ص ۹۰۷، ص ۹۰۸، ص ۹۰۹، ص ۹۱۰، ص ۹۱۱، ص ۹۱۲، ص ۹۱۳، ص ۹۱۴، ص ۹۱۵، ص ۹۱۶، ص ۹۱۷، ص ۹۱۸، ص ۹۱۹، ص ۹۲۰، ص ۹۲۱، ص ۹۲۲، ص ۹۲۳، ص ۹۲۴، ص ۹۲۵، ص ۹۲۶، ص ۹۲۷، ص ۹۲۸، ص ۹۲۹، ص ۹۳۰، ص ۹۳۱، ص ۹۳۲، ص ۹۳۳، ص ۹۳۴، ص ۹۳۵، ص ۹۳۶، ص ۹۳۷، ص ۹۳۸، ص ۹۳۹، ص ۹۴۰، ص ۹۴۱، ص ۹۴۲، ص ۹۴۳، ص ۹۴۴، ص ۹۴۵، ص ۹۴۶، ص ۹۴۷، ص ۹۴۸، ص ۹۴۹، ص ۹۵۰، ص ۹۵۱، ص ۹۵۲، ص ۹۵۳، ص ۹۵۴، ص ۹۵۵، ص ۹۵۶، ص ۹۵۷، ص ۹۵۸، ص ۹۵۹، ص ۹۶۰، ص ۹۶۱، ص ۹۶۲، ص ۹۶۳، ص ۹۶۴، ص ۹۶۵، ص ۹۶۶، ص ۹۶۷، ص ۹۶۸، ص ۹۶۹، ص ۹۷۰، ص ۹۷۱، ص ۹۷۲، ص ۹۷۳، ص ۹۷۴، ص ۹۷۵، ص ۹۷۶، ص ۹۷۷، ص ۹۷۸، ص ۹۷۹، ص ۹۸۰، ص ۹۸۱، ص ۹۸۲، ص ۹۸۳، ص ۹۸۴، ص ۹۸۵، ص ۹۸۶، ص ۹۸۷، ص ۹۸۸، ص ۹۸۹، ص ۹۹۰، ص ۹۹۱، ص ۹۹۲، ص ۹۹۳، ص ۹۹۴، ص ۹۹۵، ص ۹۹۶، ص ۹۹۷، ص ۹۹۸، ص ۹۹۹، ص ۱۰۰۰، ص ۱۰۰۱، ص ۱۰۰۲، ص ۱۰۰۳، ص ۱۰۰۴، ص ۱۰۰۵، ص ۱۰۰۶، ص ۱۰۰۷، ص ۱۰۰۸، ص ۱۰۰۹، ص ۱۰۱۰، ص ۱۰۱۱، ص ۱۰۱۲، ص ۱۰۱۳، ص ۱۰۱۴، ص ۱۰۱۵، ص ۱۰۱۶، ص ۱۰۱۷، ص ۱۰۱۸، ص ۱۰۱۹، ص ۱۰۲۰، ص ۱۰۲۱، ص ۱۰۲۲، ص ۱۰۲۳، ص ۱۰۲۴، ص ۱۰۲۵، ص ۱۰۲۶، ص ۱۰۲۷، ص ۱۰۲۸، ص ۱۰۲۹، ص ۱۰۳۰، ص ۱۰۳۱، ص ۱۰۳۲، ص ۱۰۳۳، ص ۱۰۳۴، ص ۱۰۳۵، ص ۱۰۳۶، ص ۱۰۳۷، ص ۱۰۳۸، ص ۱۰۳۹، ص ۱۰۴۰، ص ۱۰۴۱، ص ۱۰۴۲، ص ۱۰۴۳، ص ۱۰۴۴، ص ۱۰۴۵، ص ۱۰۴۶، ص ۱۰۴۷، ص ۱۰۴۸، ص ۱۰۴۹، ص ۱۰۵۰، ص ۱۰۵۱، ص ۱۰۵۲، ص ۱۰۵۳، ص ۱۰۵۴، ص ۱۰۵۵، ص ۱۰۵۶، ص ۱۰۵۷، ص ۱۰۵۸، ص ۱۰۵۹، ص ۱۰۶۰، ص ۱۰۶۱، ص ۱۰۶۲، ص ۱۰۶۳، ص ۱۰۶۴، ص ۱۰۶۵، ص ۱۰۶۶، ص ۱۰۶۷، ص ۱۰۶۸، ص ۱۰۶۹، ص ۱۰۷۰، ص ۱۰۷۱، ص ۱۰۷۲، ص ۱۰۷۳، ص ۱۰۷۴، ص ۱۰۷۵، ص ۱۰۷۶، ص ۱۰۷۷، ص ۱۰۷۸، ص ۱۰۷۹، ص ۱۰۸۰، ص ۱۰۸۱، ص ۱۰۸۲، ص ۱۰۸۳، ص ۱۰۸۴، ص ۱۰۸۵، ص ۱۰۸۶، ص ۱۰۸۷، ص ۱۰۸۸، ص ۱۰۸۹، ص ۱۰۹۰، ص ۱۰۹۱، ص ۱۰۹۲، ص ۱۰۹۳، ص ۱۰۹۴، ص ۱۰۹۵، ص ۱۰۹۶، ص ۱۰۹۷، ص ۱۰۹۸، ص ۱۰۹۹، ص ۱۱۰۰، ص ۱۱۰۱، ص ۱۱۰۲، ص ۱۱۰۳، ص ۱۱۰۴، ص ۱۱۰۵، ص ۱۱۰۶، ص ۱۱۰۷، ص ۱۱۰۸، ص ۱۱۰۹، ص ۱۱۱۰، ص ۱۱۱۱، ص ۱۱۱۲، ص ۱۱۱۳، ص ۱۱۱۴، ص ۱۱۱۵، ص ۱۱۱۶، ص ۱۱۱۷، ص ۱۱۱۸، ص ۱۱۱۹، ص ۱۱۲۰، ص ۱۱۲۱، ص ۱۱۲۲، ص ۱۱۲۳، ص ۱۱۲۴، ص ۱۱۲۵، ص ۱۱۲۶، ص ۱۱۲۷، ص ۱۱۲۸، ص ۱۱۲۹، ص ۱۱۳۰، ص ۱۱۳۱، ص ۱۱۳۲، ص ۱۱۳۳، ص ۱۱۳۴، ص ۱۱۳۵، ص ۱۱۳۶، ص ۱۱۳۷، ص ۱۱۳۸، ص ۱۱۳۹، ص ۱۱۴۰، ص ۱۱۴۱، ص ۱۱۴۲، ص ۱۱۴۳، ص ۱۱۴۴، ص ۱۱۴۵، ص ۱۱۴۶، ص ۱۱۴۷، ص ۱۱۴۸، ص ۱۱۴۹، ص ۱۱۵۰، ص ۱۱۵۱، ص ۱۱۵۲، ص ۱۱۵۳، ص ۱۱۵۴، ص ۱۱۵۵، ص ۱۱۵۶، ص ۱۱۵۷، ص ۱۱۵۸، ص ۱۱۵۹، ص ۱۱۶۰، ص ۱۱۶۱، ص ۱۱۶۲، ص ۱۱۶۳، ص ۱۱۶۴، ص ۱۱۶۵، ص ۱۱۶۶، ص ۱۱۶۷، ص ۱۱۶۸، ص ۱۱۶۹، ص ۱۱۷۰، ص ۱۱۷۱، ص ۱۱۷۲، ص ۱۱۷۳، ص ۱۱۷۴، ص ۱۱۷۵، ص ۱۱۷۶، ص ۱۱۷۷، ص ۱۱۷۸، ص ۱۱۷۹، ص ۱۱۸۰، ص ۱۱۸۱، ص ۱۱۸۲، ص ۱۱۸۳، ص ۱۱۸۴، ص ۱۱۸۵، ص ۱۱۸۶، ص ۱۱۸۷، ص ۱۱۸۸، ص ۱۱۸۹، ص ۱۱۹۰، ص ۱۱۹۱، ص ۱۱۹۲، ص ۱۱۹۳، ص ۱۱۹۴، ص ۱۱۹۵، ص ۱۱۹۶، ص ۱۱۹۷، ص ۱۱۹۸، ص ۱۱۹۹، ص ۱۲۰۰، ص ۱۲۰۱، ص ۱۲۰۲، ص ۱۲۰۳، ص ۱۲۰۴، ص ۱۲۰۵، ص ۱۲۰۶، ص ۱۲۰۷، ص ۱۲۰۸، ص ۱۲۰۹، ص ۱۲۱۰، ص ۱۲۱۱، ص ۱۲۱۲، ص ۱۲۱۳، ص ۱۲۱۴، ص ۱۲۱۵، ص ۱۲۱۶، ص ۱۲۱۷، ص ۱۲۱۸، ص ۱۲۱۹، ص ۱۲۲۰، ص ۱۲۲۱، ص ۱۲۲۲، ص ۱۲۲۳، ص ۱۲۲۴، ص ۱۲۲۵، ص ۱۲۲۶، ص ۱۲۲۷، ص ۱۲۲۸، ص ۱۲۲۹، ص ۱۲۳۰، ص ۱۲۳۱، ص ۱۲۳۲، ص ۱۲۳۳، ص ۱۲۳۴، ص ۱۲۳۵، ص ۱۲۳۶، ص ۱۲۳۷، ص ۱۲۳۸، ص ۱۲۳۹، ص ۱۲۴۰، ص ۱۲۴۱، ص ۱۲۴۲، ص ۱۲۴۳، ص ۱۲۴۴، ص ۱۲۴۵، ص ۱۲۴۶، ص ۱۲۴۷، ص ۱۲۴۸، ص ۱۲۴۹، ص ۱۲۵۰، ص ۱۲۵۱، ص ۱۲۵۲، ص ۱۲۵۳، ص ۱۲۵۴، ص ۱۲۵۵، ص ۱۲۵۶، ص ۱۲۵۷، ص ۱۲۵۸، ص ۱۲۵۹، ص ۱۲۶۰، ص ۱۲۶۱، ص ۱۲۶۲، ص ۱۲۶۳، ص ۱۲۶۴، ص ۱۲۶۵، ص ۱۲۶۶، ص ۱۲۶۷، ص ۱۲۶۸، ص ۱۲۶۹، ص ۱۲۷۰، ص ۱۲۷۱، ص ۱۲۷۲، ص ۱۲۷۳، ص ۱۲۷۴، ص ۱۲۷۵، ص ۱۲۷۶، ص ۱۲۷۷، ص ۱۲۷۸، ص ۱۲۷۹، ص ۱۲۸۰، ص ۱۲۸۱، ص ۱۲۸۲، ص ۱۲۸۳، ص ۱۲۸۴، ص ۱۲۸۵، ص ۱۲۸۶، ص ۱۲۸۷، ص ۱۲۸۸، ص ۱۲۸۹، ص ۱۲۹۰، ص ۱۲۹۱، ص ۱۲۹۲، ص ۱۲۹۳، ص ۱۲۹۴، ص ۱۲۹۵، ص ۱

ایاس بن قبیصہ بحیثیت نگران: جن مندر کی وفات ہوئی تو اس نے ”ایاس بن قبیصہ طائی“ کو اپنے بیٹے کا سرپرست اور نگران مقرر کیا اور حکومت کے تمام اختیارات اس کے سپرد کر دیے۔ ایک ماہ تک یہی صورت رہی۔ اس کے بعد نوشیروان نے اس بات پر غور کیا کہ کس شخص کو عربوں کا حاکم بنایا جائے؟ چنانچہ اس نے اس بارے میں ”عدی بن زید“ سے مشورہ کیا اور بنی منذر کے حق میں اس کی رائے کو مخلصانہ تصور کیا۔

عدی کا مشورہ اور نعمان کے لئے کوشش: عدی نے کہا کہ آل منذر کے حقیقی وارث ”منذر بن منذر“ کے نام نہ دے سکتے ہیں۔ چنانچہ کسری نے ان کو بلوایا اور عدی کے پاس ٹھہرایا۔ نگران کا جھکاؤ نعمان کی طرف تھا اور عدی نے نعمان کے بھائیوں کی رعایت و حمایت شروع کر دی اور ان کی فضیلت و برتری کو ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ چنانچہ اس نے نعمان کے بھائیوں سے کہا کہ اگر کسری تمہیں عربوں کی حکومت سنبھالنے کے لئے کہتا تو تم نعمان کے سوا سب کی کفالت کا ذمہ لے لینا۔ اور خفیہ طور پر نعمان سے کہا کہ اگر کسری تمہارے بھائیوں کے متعلق بات کرے تو ان کو قابو میں رکھنے کی ذمہ داری لے لینا اور کہنا کہ اگر میں اپنے بھائیوں کو قابو میں نہیں رکھ سکتا تو اوروں کو کیسے قابو رکھ سکتا ہوں۔ نعمان کے بھائی اسود بن منذر کے ساتھ ایک آدمی بنو مرینی کا تھا۔ اس نے اسود کو عدی کے بارے میں سمجھایا اور اسے بتایا کہ عدی اسے دھوکا دے رہا ہے۔ مگر اسود نے اس کی بات نہیں سنی۔

کسری کا نعمان کو بادشاہ بنانا: جب کسری نے نعمان اور اس کے بھائیوں کے ساتھ بات چیت کی تو وہ نعمان کی طرف مائل ہو گیا اور اسے عربوں کا حکمران بنادیا۔ چنانچہ نعمان عربوں کا حاکم بن کر حیرہ کی طرف واپس گیا تو عدی بن اسود اس کے ساتھ تھا۔ وہ دل سے عدی بن زید کا دشمن تھا مگر بظاہر اس کی تعریف کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے دوستوں کو بھی اپنا ہمنوا بنا رکھا تھا۔ عدی بن اسود کہتا تھا کہ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ عدی بن زید نعمان کو چھوٹا اور حقیر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے ہی نعمان کو بادشاہ بنوایا ہے۔ ایسی باتوں سے انہوں نے نعمان کو ناراض اور مشتعل کر دیا۔ چنانچہ نعمان نے اسے ملاقات کیلئے بلایا اور جب وہ آیا تو اسے قید کر لیا۔ پھر نعمان کو اپنی حرکت پر شرمندگی ہوئی مگر وہ اس بات سے ڈرتا تھا کہ اگر وہ اسے چھوڑے گا تو نہ معلوم اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔

عدی بن زید کا قتل: اس کے بعد نعمان بحرین کی طرف نکل گیا۔ مگر اس کی غیر موجودگی میں غسان کے بادشاہ حنفہ نے حیرہ پر حملہ کیا اور کامیاب رہا۔

عدی بن زید کا قتل: اسی دوران عدی بن زید نے اپنے بھائی کو جو کسری کی خدمت میں رہتا تھا لکھا کہ وہ کسری کے ذریعے نعمان کے پاس اس کے حق میں سفارش کرائے۔ چنانچہ ایک شخص سفارش کے لئے حیرہ آیا جہاں اس وقت نعمان کا ایک قائم مقام شخص موجود تھا۔ پھر وہ عدی کے پاس آیا۔ عدی نے اس سے کہا کہ مجھے کسری کا خط دے دو میں خود اسے بھیج دوں گا۔ اور تم یہاں میرے پاس ٹھہرو ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مجھے مار ڈالیں۔ مگر اس دشمنوں نے نعمان کو کہلا بھیجا کہ کسری کا ایلچی عدی سے مل گیا ہے۔ اس اطلاع پر نعمان نے ایک آدمی کو بھیج کر عدی کو مروا ڈالا۔

کسری کے ایلچی کے قتل پر ناراضگی: جس کسری کا ایلچی سفارش کے لئے آیا تو نعمان نے اس کی بات کو بظاہر منظور کر لیا۔ اور اسے چار ہزار دینار اور ایک لونڈی انعام میں دی۔ نیز اسے اس کی اجازت دے دی کہ وہ عدی کو قید خانے سے نکال لے۔ مگر جب وہ قید خانہ میں پہنچا تو دیکھا عدی چند دن پہلے مر چکا ہے۔ پھر وہ نعمان کے پاس آیا اور اسے اس کی حرکت پر خوب ملامت کی، تو نعمان نے اسے جواب دیا کہ میں تو اسے زندہ چھوڑ آیا تھا۔ پھر اس سے کہا کہ کسری نے تو تجھے میری طرف ایلچی بنا کر بھیجا تھا تو اس کے پاس کیسے پہنچا۔ یہ کہہ کر اسے دربار سے نکال دیا۔ ایلچی نے واپس جا کر کسری کو عدی کی موت کے بارے میں بتایا مگر اسے یہ نہیں بتایا کہ وہ عدی کے پاس براہ راست پہنچ گیا تھا۔

عدی کے قتل پر نعمان کی ندامت: پھر نعمان کو عدی کے قتل پر ندامت ہوئی۔ چنانچہ ایک دن شکار کھیلتے ہوئے اس کے بیٹے زید سے ملے اور اس کے باپ کے بارے میں معذرت کی۔ پھر اسے بہت سامان اور سامان دے کر کسری کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اپنے باپ کی جگہ عربوں کی

ترجمانی کر سکے۔ کسریٰ اس سے بہت خوش ہوا اور اسے اپنا مقرب بنالیا ①۔

کسریٰ کی نعمان سے ناراضگی۔ پھر سری پرہیز نے ارادہ کیا کہ کسی عرب عورت سے شادی بیاہ کرے۔ اس پر زید بن عدی نے اسے مشورہ دیا کہ حیرہ کے حکمران خاندان بنی منذر سے رشتہ مانگے۔ اس پر سری نے اسے کہا کہ تم خوب جا کر اس کے بارے میں اس سے بات چیدو۔ زید نے جواب دیا کہ وہ مجیبوں کے ساتھ اپنی لڑکیوں کی شادی نہیں کرتے اور چونکہ وہ بات کون نہیں گے۔ اس سے آپ میرے پاس کی اپنے آپ میں دیکھیں دیکھیں جو عربی زبان جانتا ہو۔ اس طرح شاید کہ میں آپ کے کام آسکوں۔ جب زید نعمان کے پاس آیا تو نعمان نے کہا کہ کیا تمہارے پاس اق و ایران کی عین یعنی بڑی آنکھوں والی عورتیں کافی نہیں ہیں جو تمہیں ہماری لڑکیوں سے بے پرواہ کر دیں؟۔ کسریٰ کے ایلچی نے عین کے معنی پوچھے؟ زید نے کہا کہ اس کے معنی گائیں ہیں ②۔ پھر زید اور سری کا ایلچی دونوں ناکام واپس آئے۔ زید نے سری کو خوب ہنسا دیا جس سے سری بڑے غضب ناک ہوا اور اس کے دل میں نعمان کے خلاف کینہ و عداوت پیدا ہو گئی۔

نعمان کا طلبی اور اس کا فرار۔ کچھ عرصہ کے بعد سری نے نعمان کو کسی ضرورت سے بلایا نعمان معامہ ہوتا رہا اور اپنی حفاظت کے لئے طسلی اور دوسرے عرب قبائل کے ہاں چلا گیا مگر انہوں نے اسے پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ سری سے ہار رہے تھے۔ اس طرح نور وادہ بن سعد بھی اس کے کسی کام نہ آئے۔ نعمان نے ان کو معذور سمجھا اور بنو شیبان کے ہاں چلا گیا یہ لوگ ذوق رکھنے کے مقام پر رہتے تھے۔ اور ہانی بن معواہر قیس بن خالدان کے سردار تھے۔

ہانی بن عمرو کی نعمان کو پناہ۔ نعمان کو معصوم ہوا کہ ہانی اس کی حمایت کرے۔ کانتے سری نے امید کا واقعہ بطور جائیداد مر رہا تھا۔ چنانچہ نعمان نے اپنا مال و اسباب اور سارے جہاز ہانی کے حوالے کر دیئے اور وزیر ہیں بھی جو ایک ہزار سواروں کے ساتھ کافی تھیں۔

نعمان کی کسریٰ کے ہاں قید اور موت۔ پھر وہ سری کے پاس روانہ ہوا۔ زید بن عدی اسے سہاگہ کے مقام پر ملا۔ نعمان پر سری کی غداری جلد ہی آشکار ہو گئی۔ چنانچہ جب وہ کسریٰ کے پاس پہنچا تو کسریٰ نے اسے پکڑ کر قید خانہ میں ڈال دیا جہاں وہ طعانون میں مبتلا ہو رہا تھا۔ اس واقعہ سے جنگ کی بنیاد پڑ گئی جو عربوں اور ایرانیوں کے درمیان ذوق رکھنے کے مقام پر لڑی گئی۔

ایاس بن قبیصہ طائی: نعمان کے قتل کے بعد خسرو پرویز نے اس کے بجائے ایاس بن قبیصہ طائی کو حیرہ کا حاکم مقرر کیا۔ اس حاکم کے بدلے میں جو قبیصہ طسلی نے کسریٰ پر اس جنگ کے موقع پر کیا تھا جس میں اس نے بہرام گور سے شکست کھائی تھی۔ اس موقع پر سری پرہیز نے نعمان سے اس کی گھوڑی مانگی تھی تاکہ بھاگ کر اپنی جان بچا سکے مگر نعمان نے انکار کر دیا تھا۔ پھر پرہیز بن حسن بن ذکاٹ طائی سے ملاقات ہوئی جو ایاس بن قبیصہ کا چچا زاد بھائی تھا۔ چنانچہ حسان نے اسے اپنا صوفیادے دیا اور اسے صوفیادے اور انت کے لئے اپنے پرہیز نے ان کو خدمات دیا رکھا اور ایاس کو نعمان کی جگہ مقرر کر دیا۔

زوقار کی جنگ۔ جن نعمان مر گیا تو ایاس نے ہانی بن مسعود سے نعمان کو دیئے ہوئے ہتھیار طلب کئے کہا جاتا ہے کہ وہ چار سو یا پتوں بعض ٹھوسوز ہیں تھیں۔ مگر ہانی نے انکار کر دیا جس سے کسریٰ کو بہت غصہ آیا اور اس نے قبیصہ بن بکر بن وائل کے خاتمہ کی ٹھان لی۔ نعمان بن زید تغلبی نے سری کو مشورہ دیا کہ موسم گرمی تک انتظار کرے کیونکہ بکر بن وائل سخت گرمیوں میں نمودار ہوئے ہوتے تھے۔ جب گرمی کا موسم آیا اور بکر بن

① بیروت۔۔۔ ایڈیشن میں کان ایہ عمدہ ہے جو مذکور ہے۔ اس میں اسے حیرہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ ② عین بن عدی نے عین کے معنی گائیں دیا ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب میں ایک قسم کا بزبان ہوتا ہے جسے قباؤش یعنی جنگی گائے کہتے ہیں۔ یہ اس کی آواز گائے کی مثل ہوتی ہے۔ مزید مصلحت کے لئے اس کی ایک قسم ہے۔ نعمان نے عین یا مہا کا جو لفظ برتا تھا اس سے مراد آہو چشم عورتیں تھیں۔ مترجم

البتہ بیروت کے ایڈیشن میں دوسرے وقت ہمارے سامنے ہے اس میں عین کے بجائے میر لکھا ہے۔ میر وہی ہے جو عین ہے۔ اس سے بھی بڑی شکوک و شبہات ہوتی ہیں۔ (شاء اللہ محمود)۔

وائل نے، نوواں پر پڑاؤ کیا تو نعمان بن زرعان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ یا تو تم کسریٰ کی اطاعت اختیار کرو ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ انہوں نے جنگ کو ترجیح دی۔

حفظہ بن سنان کا جنگ کا مشورہ: ... یہ فیصلہ انہوں نے حفظہ بن سنان بجلی کے مشورہ سے کیا تھا کیونکہ انہوں نے اس معاملے کو اس کی راہ پر چھوڑ دیا تھا۔ حفظہ نے ان سے کہا تھا کہ تمہارے لئے موت دونوں صورتوں میں یقینی ہے۔ اگر تم نے ہتھیار اٹال دیئے تو تو قتل تو دیتے ہی کر دیئے جاؤ گے اور اگر ریگستان کی طرف بھاگنے لگو تو پیاس سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے مردانہ وار مقابلہ کرنا بہتر ہے۔

کسریٰ کا جنگ لڑنے کا حکم: ... پھر کسریٰ نے ایاس بن قبیصہ کو حکم دیا کہ وہ بکر بن وائل سے جنگ کے لئے روانہ ہو جائے اور اپنے ساتھ قبیلہ تغلب کے علاوہ ایران کے وہ مسلح سپاہی بھی لے جائے جو اس کے پاس قسطنطنیہ اور باریق میں مقیم تھے کسریٰ نے قیس بن مسعود بھی جو اس وقت طغث شمر میں مقیم تھا پیغام بھیجا کہ وہ ایاس کے پاس پہنچ جائے۔ ایرانیوں کے پاس سوار فوج کے علاوہ جنگی ہاتھی بھی تھے۔

ہتھیاروں کی تقسیم اور لڑنے کا فیصلہ: جب فریقین آمنے سامنے ہوئے تو قیس بن مسعود، بانی کے پاس آیا اور اسے مشورہ دیا کہ وہ نعمان والے ہتھیار اپنے ساتھیوں میں بانٹ دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بانی بن مسعود اور حفظہ بن ثعلبہ بن سنان میں اختلاف ہو گیا۔ بانی کی یہ رائے تھی کہ صحرا کی طرف نکل جائیں مگر حفظہ نے مردانہ وار مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا اور قسم کھائی کہ وہ میدان جنگ سے ہرگز نہیں بھاگے گا پھر انہوں نے پانی نکالا۔ جو آدھے مہینے کے لئے کافی تھا۔ اور جنگ شروع ہو گئی۔

ایرانیوں کا فرار اور واپسی: ... ایرانی پیاس کی وجہ سے بھاگ نکلے تو بکر اور بجل کے قبیلوں نے ان کا پیچھا کیا۔ اس پر ایرانیوں نے دوبارہ صف آرائی کی اور بڑے استعداد کے ساتھ لڑے۔ پھر قبیلہ یاد نے بکر بن وائل کو خفیہ پیغام بھیجا کہ ہم جنگ کے وقت بھاگ نکلیں گے۔ چنانچہ وہ ایرانیوں کے ساتھ ہو گئے۔ خوب گھمسان کارن پڑا۔ جنگ جو سپاہی بڑے بے جگری سے لڑے اور یکے بعد دیگرے زمین پر گرنے لگے۔ اتنے میں بزید بن حماد السکونی جو ہوشیابان کا حلیف تھا گھات سے نکلا اور اپنی قوم کے ساتھ ایاس بن قبیصہ اور اس کے عرب ساتھیوں پر حملہ آور ہوا۔ قبیلہ یاد نے بھی وعدے کے مطابق راہ فرار اختیار کی۔ ان کے فرار ہوتے ہی ایرانیوں کو شکست ہوئی اور سخت گرمی کے موسم اور دوپہر کی چل چلاتی دھوپ میں سب کے سب مارے گئے یا پیاس سے مر گئے۔

جنگ ذوقر اور آنحضرت ﷺ کا مدینے میں اس کا اطلاع دینا: جنگ ذوقر کے وقت رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ آپ نے اس جنگ کے متعلق فرمایا کہ ”آج کے دن عربوں نے ایرانیوں سے بدلہ لے لیا ہے اور وہ میرے ہی بد دوست کامیاب ہوئے ہیں“۔ صحابہ نے اس دن کو یاد رکھا اور بعد میں یقینی معلوم ہوا کہ یہ جنگ ذوقر ہی کا دن تھا ①۔

ایاس اور زادویہ کی گورنری: ایاس بن قبیصہ نو سال تک نعمان کے بجائے حیرہ کا گورنر رہا۔ ایرانی مرزبان ہرجان اس کے ساتھ حکومت میں شریک تھا۔ اس کی گورنری کے آٹھویں سال رسول اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی۔ ② اس کے بعد حیرہ کی حکومت زادویہ بن مہان ہمدانی کے پاس آئی۔ مگر وہ حیرہ آخری مرزبان ثابت ہوا۔ اس نے کسریٰ کی بیٹی بوران کے عہد حکومت تک سترہ سال تک حکومت کی۔

① اس جنگ سے پہلے مذاکرات ہوئے۔ کسریٰ نے ان کے سامنے تین باتیں رکھیں (۱) کسریٰ کے سامنے ہتھیار ڈال دیں کہ وہ جو چاہے ان کے ساتھ کرے (۲) یا اس علاقے کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ (۳) یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس پر بنو بکر متفق ہو گئے کہ جنگ کی جائے۔ (تاریخ العرب القدریم ۱۸۶)۔ ② بظاہر اس بات میں شک تھا کہ اسے۔ کیونکہ آپ کے جنگ کے وقت مدینے میں خبر دینے کا ذکر اور پیرا گراف میں ہے اور یہاں اس کے گورنری کے آٹھویں سال بعثت نبویؐ لکھی ہے جو غلط ہے۔ (تاریخ محمود)۔ اس جنگ کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ بعض نے اس کو رسول کریم ﷺ کی پیدائش کے ایام میں قرار دیا ہے (معجم البلدان)۔ مسعودی نے حیرت سے بعد اس کا وقوع قرار دیا ہے۔ بعض نے بدر کے وقت اور بعض نے بدر کے لوٹنے کے بعد (معجم البلدان)۔ اور بعض نے اس واقعے کو آپ ﷺ کے چالیس سال کی عمر کے وقت لکھا ہے۔ (طبری صفحہ نمبر ۲۱۳)۔

پھر منذر بن نعمان بن منذر والی ہوا۔ عربوں نے اسے انحرور کا نام دیا ہے۔ وہ بحرین میں اجدات کی جنگ میں مارا گیا۔

فتح اسلامی جب مسلمانوں نے (حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں) عراق پر حملہ کیا اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے حیرہ کے قلعہ پر قبضہ کیا تو ان قبائل نے اہل حیرہ کے جماعت کا محاصرہ کر لیا۔ جب ان کی جان پر بن آئی تو وہاں کا حاکم ایاس بن قبیصہ بڑے بڑے دوسرے ساتھ رہنماؤں کے ساتھ مسلمانوں کو بڑی دینا منظور کر لیا۔ جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم (سالانہ) تھی۔ حضرت خالدؓ نے ان کو ان کے دوسرے دوسرے کا ایک عہد نامہ لکھ دیا یہ پہلا جزیرہ تھا جو مسلمان فاتحین کو عراق سے حاصل ہوا۔

حیرہ کے قبل ذکر لوگ: حیرہ کے ممتاز لوگوں میں کچھ لوگ قابل ذکر ہیں (۱) ہانی بن قبیصہ جو ایاس بن قبیصہ کا بھائی تھا اور قصر قبیصہ میں رہتا تھا (۲) عدی بن عدی عبادی ابن مبداء قیس (۳) زید بن عدی جو قصر اعدسین میں رہتے تھے۔ (۴) اہل قصر بنی عدس یعنی بنوعون بن مہدی بن وبرد۔ (۵) اہل قنہ بن قنیلہ۔ بتیلہ کا نام قنیلہ پر نے کی مہدیہ ہے کہ ایک دن جب وہ بڑے رنگ کی دو چادریں پہن کر نکلا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ اے حارث! تو توہ بن زکریٰ کی طرح نظر آتا ہے۔ یہ مبداء بنی قنیلہ ہے جسے خسرو پرویز نے طبع کی طرف بھیجی تھی۔

ایاس کی کسری کی طرف سے معزولی: جب ایاس بن قبیصہ طائی نے مسلمانوں کے ساتھ صلح کر لی اور جزیرہ دین منظور کر لیا تو کسری نے ناراض ہو کر اسے معزول کر دیا۔ اس کی حکومت نو سال رہی۔ اہل اسلام کی لشکر کشی اس کی تخت نشینی کے ایک سال آٹھ ماہ بعد شروع ہوئی تھی۔

دور فاروقی اور یزدگرد شاہ ایران: جب حضرت عمر بن الخطابؓ نے خلافت سمجھائی اور سعد بن ابی وقاص کو اسمعی فوج کا امیر بن کر بلیران کے ساتھ کرنے کے لئے بھیجا تو یزدگرد ایران نے سب سے پہلے یہ کام لیا کہ اس نے حیرہ کے مرزبان کو حکم دیا کہ قابوس بن قابوس بن المہند کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ اس نے اسے جنگ پر ابھارا۔ اسے اس کا آبائی ملک دینے کا لالچ دیا اور اس سے کہا کہ ”تم عربوں کو اپنے ساتھ ملو جو لوگ تمہاری دعوت پر تمہارا ساتھ دین تم ان کے آباؤ اجداد کی طرح حاکم سمجھے جاؤ گے۔“

قابوس کا مسلمانوں کے خلاف بکر سے دوستی کا معاہدہ اور اس کا قتل: یہ وعدہ لے کر قابوس قادسیہ کی طرف روانہ ہوا اور وہاں جا کر پر فوڈال دیا۔ پھر اس نے قبیلہ بکر بن وائل کی طرف دوستی کا وعدہ کیا جیسا کہ نعمان کے زمانے میں تھا۔ ثنی بن حارث شیبانی کو یہ خبر اپنے بھائی کی شہادت کے بعد اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی آمد سے پہلے ملی۔ چنانچہ اس نے فوکار سے رات کے وقت روانہ ہو کر قابوس پر قادسیہ میں شب خون مارا اور ان کے لشکر کو منتشر کر دیا اور قابوس کو قتل کر ڈالا۔

قابوس نصر بن ربیعہ کے حکمران کی آخری یادگار تھا اور فارس کے بادشاہوں کے زوال کے ساتھ ان کے خاندان کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ (صہری کا بیان ختم ہو)۔

نعمان کی بیٹیاں حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے نعمان کی بیٹی ہند کے ساتھ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اس کی بیٹی صدقہ کے ساتھ نکاح کر لیا تھا۔ ان دونوں کا قصہ ایک مشہور واقعہ ہے۔ جس کو مورخ مسعودی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

حیرہ کے حکمرانوں کی حکومت کی مدت اور ترتیب

منورخ ہشام ابن کلبی کے نزدیک نصر بن ربیعہ کے خاندان میں گزرے حکمرانوں کی تعداد بیس ہے۔ اور ان کی مدت حکومت پانچ سو بیس سال بنتی ہے۔

شہر حیرہ حیرہ کا شہر پانچ سو برس تک آباد رہا۔ مگر جب کوفہ کی بنیاد ڈالی گئی تو حیرہ ویران ہو گیا۔ اور اس کی آبادی خلیفہ المعتضد عباسی کے

زمانے تک گھنٹی رہی یہاں تک کہ خرکاریہ شہر بالکل ہی ختم ہو گیا۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت خادیم بن ولیدؓ نے عہدِ مسیح سے پہلے جو پتھر
نے اپنے زمانے میں دیکھا ہے بیان کروا۔ اس نے جواب دیا کہ ”میں نے ایسے زمانے میں دیکھا تھا کہ یہ موت ہوئے ایسا (عربی) اور پر
کر چکی تھی اور ملک شام تک چلی جاتی تھی۔ راستہ میں ہی ہولی آبادی اور گھنے باغات تھے۔ لیکن اب یہ تمام قد و میان ہو چکا ہے۔ واللہ یسرت
الارض ومن علیہا وهو خیر الوارثین۔

حیرہ کے بادشاہوں کی ترتیب: نصر بن ربیعہ کے خاندان کے حکمرانوں کی حکومت کی ترتیب، وہ جسے ظہری نے ہشام ابن کلثوم نے نقل کیا ہے۔ مگر مؤرخین کا اس ترتیب کے بارے میں اختلاف ہے اگر اتفاق سے تو مصنف اپنی بات پر محمد بن سعد کے بعد اس کا نام لیا ہوتا۔ بنا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو بن القیس اور یہ ان کا تیسرا حکمران تھا۔

علی جرجانی کا قول اور بادشاہوں کی ترتیب علی بن ۱) عبدالعزیز جرجانی نے اپنی کتاب "ایمانیہ" میں عمر و کا نام لکھا ہے۔ بعد ازاں اس کی "پھر اوس بن قدام" ملتی نمودار ہوا، اور ہاکم بن بیضا۔ نجب بن عتیک بھی اس کے خلاف ٹھکانا ہوا اور اس کو قتل کر کے نو بدعات بن یاد پھر اس کے بعد امر او القیس البیداء ابن عمرو الثالث بادشاہ بن۔ اس کے بعد اس کا بیٹا نعمان ابن ابی مرہ و القیس بن اثیتہ بادشاہ بن۔ عدس و انت و تاج کو چھوڑ کر سیاحت پر نکل گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا المندر بادشاہ بنا۔ پھر اس کا بیٹا اسود بن منذر پھر اس کا بھائی امندربن بندہ بن محمد بن عبد بن عدی بن زمیل بن ثور بن اسنش بن زبی بن غمارہ بن نعم) ۲) پھر اس کے بعد امر او القیس بن نعمان ابن بادشاہ بنا۔ پھر اس کا بیٹا مہ و القیس بن الحارث بن عدی کنڈی کا واقعہ پیش آیا۔ یہاں تک کہ دونوں میں صلح ہو گئی اور منذر نے اس کی بیٹی ہند سے شادی کر لی جس سے عمر و پیدا ہوا۔ پھر منذر کے بعد عمرو بن بند بادشاہ بنا۔ پھر اس کا بھائی قابوس بن منذر، پھر اس کا بھائی منذر پھر اس کا بیٹا نعمان بن منذر بادشاہ بنے۔

طہری اور جر جانی کے بیان کا فرق جر جانی کا بیان مزبور ہوا سلسلہ ترتیب طہری کی ترتیب سے ملتا ہے۔ عین عبارت ابن عمر و سند ی کو طہری نے نعمان اکبر اور اس کے بیٹے منذر کے بعد بتایا ہے۔ اور جر جانی نے اس منذر بن مروان تیس بن نعمان اکبر کے بعد بتایا ہے۔ اور اس منذر اور منذر بن نعمان اکبر کے درمیان پانچ اور بادشاہ مزرے ہیں۔ ان میں سے ابو یعفر بن الذمیل بھی ہے۔ مگر اس بارے میں حق غمضہ فہمہ تعنی کو ہے۔

مسعودی کی ترتیب: منورخ مسعودی نے اس ترتیب سے اختلاف کیا ہے اور لکھا ہے کہ ”نعمان ابن امیہ اور اہل بیت“ نے جو ایریوں کا سردار تھا۔ ۶۵ سال حکومت کی۔ پھر اس کا بیٹا منذر ۲۵ سال تک حکمران رہا۔ یہ ترتیب طبری اور جریر جانی سے بیان کی گئی ہے۔ مگر اس کے بعد مسعودی کا ان سے اختلاف ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ”پھر نعمان بن منذر فارس حیدر کا بیٹا بن گیا۔ اور یہ وہی بادشاہ ہے جس نے خورشق کا قتل کر دیا تھا۔ اس کی مدت حکومت پینتیس سال تھی۔ پھر اسود بن نعمان نے بیس سال حکومت کی اور اس کے بیٹے منذر نے چالیس سال تک۔ اس کی ماں کا نام ماہ السمانہ تھا۔ جو نمربن قاصط بن ربیعہ کے خاندان سے تھی اور منذر اسی کی نسبت سے مشہور ہوا۔ پھر اس کے بیٹے منذر بن منذر نے چوبیس سال حکومت کی۔ پھر اس کے بعد اس کا بھیائی نعمان حکمران بنا۔ اس کی ماں کا نام ”مامہ“ تھا۔ اسی نے اس نعمان کو مامہ اور اہل بیت کا حاکم ان کا ثابت کیا۔“

علامہ سہیلی کا قول: سہیلی لکھتے ہیں کہ منذر بن "ماء السماء" کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے حکمران بنے ان کے نام عمرہ اور نعمان تھے۔ عمرہ بند بنت الحارث آکل المرار کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اس کا شمار حیرہ کے مشہور معروف بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ وہ مرق کے عقب سے مشہور ہوا۔

① ابو حسن علی بن عبدالعزیز البخاری جن کا زمانہ ۳۳۲ھ سے ۳۹۲ھ تک ہے۔ اصحاب بن حواء کے زمانے میں جرجان سے قاضی تھے۔ اس سے حدیث ہے۔ قاضی القضاۃ مقہر زویہ، جہاں انہوں نے ۳۸۳ھ لکھی ۳۹۲ھ میں انتقال کیا۔ قاضی موصوف عربی اوب کے زمانہ و شعر و فن کا اعلیٰ مرتبہ و مذاق رکھتے تھے۔ چہاچہ انہوں نے اپنی کتاب "وفاۃ بن اُمی" و "مقصودہ" میں اپنی ناقدانہ قابلیت اور مہارت کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ (مزید تفصیل "وفیات الاممین وغیرہ" میں دیکھئے)۔ ② تفسیر و تدریس (شامیہ)۔

کیونکہ اس نے یمامہ کے شیر ”المہم“ کو جلاؤں والا تھا۔ کسریٰ نوشیروان نے اسے حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد اس کا بھائی نعمان حکمران بنا۔ اس کی موت یمامہ تھی۔ مگر خسرو پرویز نے اسے مرواؤں والا کیونکہ زید بن عدی نے اس کی چغلی کھا کر کسریٰ کو غصہ میں مشتعل کر دیا تھا۔ اس کے بعد یمامہ سہیلی نے جنگ ذوق کا حصہ لیا ہے۔ جس میں عربوں نے ایرانیوں پر فتح پائی تھی۔

حیرہ کے حکمرانوں کی ابتداء عامہ ابن سعید لکھتے ہیں کہ حیرہ کے حکمرانوں کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ بنو نمر، اطراف شام و عراق میں عمائد کی فوج میں شامل تھے اور ملکہ زباء کے ساتھ تھے۔ جب ملکہ زباء نے حیرہ کو قتل کر دیا تو اس کا بھائی عمرو بن عدی اس کا انتقام لینے کے لیے بیچھے پڑا اور اس کے بدلے میں اس نے ملکہ زباء کو قتل کر دیا۔ اسی عمرو نے عراق کی سرزمین میں دریائے فرات کی ایک شاخ پر حیرہ کی بنیاد ڈالی تھی۔

مؤلف تواریخ الامم کی رائے۔ تواریخ الامم کے مصنف نے لکھا ہے کہ ”عمرو بن عدی نے ملوک الطوائف کے زمانے میں ایک سو اٹھائیس سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد امرؤ القیس بن عمرو شاہ پور ”ذوالاکتاف“ کے عہد میں ایک سو چودہ برس تک حکمران رہا۔ اس کے بعد عمرو بادشاہ بنا اور جب اس کا انتقال ہو گیا تو اردشیر بن شاہ پور نے اس بن کلام کو جو ملکہ میں سے تھا، حیرہ کا حاکم بنایا۔ پھر حیرہ کی حکومت دوبارہ آل منذر کے ہاتھ میں آگئی۔ اور امرؤ القیس بن عمرو بن امرؤ القیس جو محرق کے نام سے مشہور ہوا، وہاں کا حاکم بنا۔ یہ وہی محرق ہے جس کا ذکر سود بن یعفر نے قصیدہ والیہ میں کیا ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا نعمان بن شقیقہ حکمران ہوا۔ اس کی ماں شیبان کے قبیلے سے تھی۔ کسریٰ نے نعمان کے ساتھ ایک ایرانی گورنر بھی مقرر کیا۔ اسی نعمان نے دریائے فرات کی نہروں کے قریب خورنق اور سدیر کے محلات بنوائے۔ تیس سال کی بادشاہت کے بعد اس نے ترک دنیا کر کے زندگی اختیار کر لی۔ عدی بن زید نے اپنے اشعار میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا منذر بادشاہ بنا۔ یہ وہی منذر ہے جس نے بہرام گور کے لئے کوشش کی اور اس کو ایران کا تخت واپس دلا۔ اس کی حکومت چوایس سال تک رہی تھی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سود حکمران بنا۔ اور پھر سود کا بھائی منذر بن منذر۔ پھر نعمان بن منذر اسود نام بنا۔ مگر کسریٰ نے اس سے ناراض ہو کے اس کے بجائے ذمیل بن کھم کو حیرہ کا گورنر بنادیا۔ جو آل منذر کے حکمران خاندان میں سے تھا، مگر اس کے بعد حیرہ کی حکومت دوبارہ منذر کی خاندان میں آگئی تھی۔ اور امرؤ القیس بن نعمان آہر وہاں کا گورنر مقرر ہوا۔ یہ شقیقہ کا بیٹا تھا اور اسی نے بکر بن وائل پر حملہ کیا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا منذر بادشاہ بنا۔ منذر ”ماؤ السماء“ کا بیٹا تھا جو قبیلہ وائل کے سردار کلیب کی بہن تھی۔ قباز نے منذر سے مزدک کے عقائد اختیار کرنے کے لئے کہا مگر اس نے انکار کر دیا۔

منذر کے بعد حکمرانوں کی ترتیب از تواریخ الامم: منذر کی جگہ کچھ عرصہ کے لئے الحارث بن عمرو والندی حیرہ کا حکمران رہا۔ مگر نوشیروان نے منذر کو دوبارہ اس کی آبائی ریاست واپس دلوائی۔ لیکن اپنے حریف الحارث الاعرج غسانی کے ہاتھوں ”یوم حیمہ“ یعنی حیمہ کی جنگ میں قتل ہو گیا جیسا کہ آئے گا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو بن ہند بادشاہ بنا۔ اس کی والدہ یمامہ امرؤ القیس بن حجر کی چچی تھی۔ جو اپنے رعب اور بد بد کی وجہ سے ”مضرط الحجارۃ“ کے لقب سے مشہور تھا۔

عمرو کو محرق ثانی کہنے کی وجہ عمرو بن ہند محرق اشانی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس نے تمیم کی ایک شاخ منورہ بنو جلدوز تھا۔ کیونکہ انہوں نے عمرو کے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔ اس پر عمرو نے قسم کھائی تھی کہ ان کے ایک سو آدمی ضرور جلاؤں گا۔ (اور اس نے اپنی قسم پوری کرنے کے لئے ان کے سو آدمی جلائے) اس نے نوشیروان کے عہد میں سولہ سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد قبیلہ تغلب کے سردار عمرو ابن کلثوم نے حیرہ و فرات کے درمیان اچانک حملہ کر کے اسے اس کے خیمے میں قتل کر دیا اس کے بعد اس کا بھائی قابوس بن ہند بادشاہ ہوا۔ وہ لنگڑا تھا اور بنو شکر کے کسی آدمی کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ پھر نوشیروان نے حیرہ کی حکومت پر ایک ایرانی صوبیدار (مرزبان) کو مقرر کر دیا۔ لیکن وہ عربوں کو قہر نہیں کر سکا۔ اس پر نوشیروان

① (صفحہ نمبر ۵۳۱) ہذا ما السماء کا اصل نام ”ماریہ“ یا ”ماریہ“ تھا مگر اس کے غیر معمولی حسن کی وجہ سے ما السماء کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ② (صفحہ نمبر ۵۳۶) مزدک کا ذکر گزرتا ہے۔ یہاں حیمہ کے مذہب کا داعی تھا۔ (شاء اللہ محمود)۔ ③ (اصح واستدراک) (شاء اللہ محمود)۔ ④ عمرو بن کلثوم معروف شاعر تھے، ہند کے ساتھ اس کا یہ واقعہ بڑا مشہور ہے۔

کندہ کے حکمران

ان کی ابتدا اور دوسرے حالات: طبری نے ہشام بن محمد الکلی سے نقل کیا ہے کہ قبیلہ حمیر وغیرہ کے معززین حمیر کے بادشاہوں کی خدمت یا کرتے تھے۔ چنانچہ حسان بن تیج کے کارندوں میں سے ایک شخص عمرو بن جحر تھا جو اپنے وقت میں کندہ کا سردار تھا اس کا باپ جحر عربوں میں کل امر۔ لقب سے مشہور تھا۔ اس کا پورا نسب یوں ہے: جحر بن عمرو بن معاویہ الحارثی الاصفہانی بن معاویہ بن کندہ۔ جحر سب بن تیج کا والد بن حریف سے بھائی تھا۔ جب حسان نے عربوں کے علاقوں پر قبضہ کیا اور حجاز پر چڑھائی کرنے کے بعد واپسی کا ارادہ کیا۔ تو اس نے اپنے بھائی جحر کل امر کو معد بن عدنان کے تمام قبیلوں کا حاکم مقرر کر دیا۔ چنانچہ یہ قبیلے اسی کے تابع رہے اور جحر نے ان پر بہت اچھے اور پسندیدہ طریقے سے حکومت کی۔ پھر اس کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو المقتصد و حکمران بنا۔

عمرو بن تیج: طبری نے ہشام بن محمد کی سند سے لکھا ہے کہ جب حسان نے قبیلہ جدیس پر لشکر کشی کی تو اس نے حمیر کی مسست کے بعض حارات میں جحر کو اپنا قائم مقام بنایا۔ جب حسان مارا گیا تو اس کے بعد اس کے بھائی عمرو بن تیج نے حکومت سنبھالی۔ وہ ایک صاحب رائے اور شریف الطبع انسان تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ عمرو بن جحر کی عزت بڑھائے اور حسان نے اپنے بھتیجے کی حقوق کی ادائیگی میں جو کوتاہی کی تھی اس کی تلافی کرے۔ چنانچہ اس نے حسان بن تیج کی بیٹی کے ساتھ اس کی شادی کر دی۔ حمیر میں اس کے متعلق بہت چہ میگوئیاں ہوئیں۔ کیونکہ ان کے لئے یہ ایک بالکل نئی بات تھی کہ شاہی خاندان میں کوئی باہر کا عرب شادی کرے۔ بہر حال عمرو بن جحر کے ہاں حسان کی بیٹی سے حارث پیدا ہوا۔

عبد کللال: اس کے بعد تیج بن حسان اپنے مرض جنون سے شفا یاب ہو گیا۔ وہ علم نجوم کا بہت بڑا ماہر اور اپنے زمانے کا بہت بڑا عقلمند شخص ثابت ہوا۔ وہ گزشتہ اور آئندہ زمانے کے متعلق بہت سی باتیں بتا دیا کرتا تھا۔ اس نے حمیر پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی پھر حمیر کے علاوہ دوسرے قبیلے بھی اس سے خوف کھانے لگے۔ اس نے اپنے بھانجے حارث بن عمرو بن جحر کندی کو ایک بڑی فوج دے کر قبائل معد اور شہر حیرہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ وہ امراؤ القیس بن شقیقہ کی طرف بڑھا اور اس کے ساتھ جنگ لڑی نعمان اور اس کے ساتھیوں نے شکست کھائی۔ منذر بن نعمان اور اس کی والدہ، النساء (جو نمبر بن قاسط کے قبیلہ سے تھی) دونوں بچ نکلے۔ آل نعمان کی حکومت ختم ہو گئی اور حارث بن عمرو بن جحر کی مملکت پر قبضہ ہو گیا۔

صاحب ”الاعانی“ کی رائے: کتاب الاعانی میں یوں لکھا ہے کہ جب قباز کا زمانہ آیا جو کہ ایک کمزور حکمران تھا تو عربوں نے منذر اکبر بن، النساء پر حملہ کر دیا اور اسے اس کی مملکت سے نکال دیا۔ اس کے سر پر بالوں کی دو تیس تھیں جن کی وجہ سے اسے ذوالقرنین کہتے تھے۔ وہ اپنی مملکت سے بھاگ نکلا۔ اور آخر کار قبیلہ ایاد والوں کے ہاں جا کر مر گیا۔ اور اس کا بیٹا منذر اصفہان کے پاس رہا۔ وہ اس کی اوراد میں سب سے زیادہ بہادر تھا۔ اہل عرب حارث بن عمرو بن جحر کل امر کو لے آئے اور اسے قبیلہ بکر کا حاکم بنا دیا۔ وہ اس کی حمایت میں جمع ہو گئے۔ درجوعرب حارث کے مقابلے میں آئے تھے۔ یہاں سب پر غالب آ گئے۔ قباز نے منذر کو فوجی امان دینے سے انکار کر دیا۔ جب منذر نے یہ صورت حال دیکھی تو اس نے عمرو بن حارث کو بلکھا۔ میں (اس وقت) غیر لوگوں میں ہوں۔ تم مجھے اپنے ساتھ ملانے کے سب سے زیادہ حقدار ہو۔ اس نے میں اپنی حمایت تمہاری طرف منتقل کرتا ہوں۔ اس پر حارث نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔

دیگر مورخین کی رائے: ہشام بن محمد کے علاوہ دوسرے مورخین کا کہنا ہے کہ عمرو بن جحر کے بعد جب اس کا بیٹا حارث بن عمرو عربوں کا بادشاہ بنا تو اس کی حکومت و سلطنت قائم ہو گئی۔ اور اسے خوب غلبہ حاصل ہو گیا۔ چنانچہ اس نے حیرہ کے حکمرانوں کے ساتھ ٹٹنا شروع کر دیا۔ جو وہاں ان دنوں منذر بن قیس حکمران تھا اور ایران کے تخت پر قباز تھا۔ جو اپنے باپ فیروز کے بعد وہاں کا شہنشاہ بنا تھا۔

مانی کے قول کے مطابق:۔۔۔۔۔ قباز زندیق بن گیا تھا اور اس نے مزدک کے عقائد اختیار کیے تھے۔^۱ یہاں آپس نے مزدک کو بھی مذکور کیا۔ مذہب اختیار کرنے کی دعوت دی۔ مگر اس کے برخلاف حارث بن عمرو نے سنی دعوت قبول کر لی اور سنی یعنی عباس نے اسے عربوں کا حامی بنا دیا اور حاکم بن عباس کا یہ حکومت قرار دیا۔

نو شیروان اور حیرہ:۔۔۔۔۔ پھر جب قباز مر گیا اور اس کا بیٹا نو شیروان اس کا بادشاہ بن گیا۔ اس نے حیرہ میں حکومت کی۔ اس نے حارث کنڈی نے بھی اس کے ساتھ اس بات پر صلح کر لی کہ نہر سواہ (یعنی دریائے فرات) سے جتنی تباہ کاری ہوئی ہے اس کے مندر اور حارث نے عرب کا علاقہ آپس میں تقسیم کر لیا۔

معد قبائل کی حکومت کی تقسیم:۔۔۔۔۔ حارث نے قبائل معد کی حکومت اپنے بیٹوں میں سونپ دی۔ اس نے حیرہ، مدینہ، شرجیل کو بنو سعد کا، رباب اور سلمہ کو بنو بکر اور تغلب کا اور معدی کرب و قیس اور کاندہ کا حکمران بنادیا۔ ان میں سے تین نے مدینہ، شرجیل کو بنو سعد رباب اور بکر کا حامی بنادیا تھا۔ حارث کا بیٹا قیس ملک میں حکومت کرتا تھا۔ جس قبیلے سے اس کا تعلق تھا وہاں اس کا نام تھا۔ اس کا نام تھا۔ اس میں لکھا ہے کہ ”حارث کا بیٹا شرجیل بکر بن وائل کا حاکم بن اور حنظلہ بنو اسد اور بنو عمرو بن تمیم کے قبضے کے اندانوں کا اور ملکہ بنی معدی کرب و قیس کا اور سلمہ بن حارث بنو تغلب کا اور عمرو بن قاسط اور ”نمبر بن زید“ مناة کا حکمران بنا۔

جنگ کلاب:۔۔۔۔۔ شرجیل اور اس کے بھائی سلمہ آپس میں تحقیقات خراب ہوئے تو ان دنوں کلاب سے مقام پر ایک بھائی یہ مقام پر کوفہ کے درمیان یمامہ سے سات منزل دور واقع تھا۔ ان دنوں قبیلہ تغلب کا سردار ”سفاق“ یعنی سلمہ بن خالد تھا۔ سفیان بن مجاشع نے جو سلمہ سے حامیوں میں سے تھا۔ قبیلہ تغلب اور اپنے سوتیلے بھائیوں کے ساتھ پیش قدمی کی۔ اس کے بعد سلمہ و اس کے ساتھی جتنی آتے پہنچے اور ان دنوں موتی رہی۔ آخر کار بنو حنظلہ عمرو بن تمیم اور رباب بن بکر بن وائل کو شکست ہوئی۔ اور بنو سعد و بنو قیس کلاب کا حاکم بن گئے۔ بنو بکر اور تغلب کے قبیلے رات تک بڑی دلجمعی کے ساتھ لڑتے رہے۔

شرجیل کا قتل اور معدی کرب کی موت:۔۔۔۔۔ اسی دوران سلمہ کی طرف سے یہ خبر اس نے ہاتھ آواز بندھا ہو کہ شرجیل قتل ہو گیا۔ اس کو سوانٹ انجام میں ملیں گے۔ چنانچہ اسی دن عصیم ابن نعمان تغلبی نے شرجیل کا قتل کر دیا۔ کرب بن معدی کرب و قیس قاتل سے صدمہ ہوا۔ اسی رنج و غم نے بڑھ کر و سواہ کی صورت اختیار کر لی اور اسی حالت میں مر گیا۔ یونہی وہ حارث سے مل گیا تھا۔ اس سے جو وعدہ بنو معدی کرب مناة نے شرجیل کے اہل و عیال کی حفاظت کی اور انہیں اپنی قوم سے پاس بھیج دیا۔ اس کام کو کرب بن قیس نے انجام دیا۔ اور معدی کرب بن قیس جتلا ہو کر مر گیا۔

حجر بن حارث:۔۔۔۔۔ حجر بن حارث بنو اسد کا حکمران رہا۔ اس نے ایک دفعہ اس قبیلے کے خزانوں سے لے کر آگنی لیتے۔ انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ حجر ان دنوں تہمہ میں تھا۔ جب اسے یہ خبر ملی تو اس نے قبائل ربیعہ، قیس اور کاندہ سے ساجد مل کر ان پر ساری سزوں سے انہیں خوب لوٹا اور ان کے اہم اور بڑے لوگوں کو قتل کر دیا۔

حجر بن حارث کا قتل:۔۔۔۔۔ وہ اس کے ساتھ اس نے عبید بن اسد بھی قید کر لیا۔ اس نے اسے شہر میں لے کر گیا۔ اس کی درخواست کی تو حجر نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ دیا۔ اور انہیں اپنے دربار میں طلب کر لیا۔ کرب بن معدی کرب نے اسے شہر میں پہنچا دیا۔ اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، حجر کا قتل علواء بن حارث کلبی نے کیا کیونکہ حجر نے اس کے باپ کو قتل کر دیا تھا۔

امرواؤ القیس کا انتقام کا حلف:۔۔۔۔۔ جب اس کے بیٹے امرواؤ القیس کو حجر کے قتل کی خبر ملی تو اس نے قمر بنی کلاب میں مدینہ

پنہ باپ کا انتقام نہ لے لوں گا۔ کی لذت کے قریب نہ جاؤں گا ❶ پھر اس نے بنو بکر اور قبیلہ تغلب کے پاس جا کر فریاد کی اس قبیلوں نے اس کی مدد کی اور امرؤ القیس انہیں ساتھ لے کر بنو اسد کی طرف بڑھا مگر بنو اسد نے بھاگ گئے اور منذر بن امرؤ القیس یعنی حیرہ کے حامی کے پاس چلے گئے پھر امرؤ القیس نے قبیلہ نعان پر حملہ کیا اور ان کا مال و دولت لوٹا اور لوگوں کا قتل کیا۔ پھر وہ بنو اسد کے تعاقب میں روانہ ہوا لیکن راستہ بھٹک کر نہ کام آیا۔ اور بکر اور تغلب بھی اس کا ساتھ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔

شاہ حیرہ سے مدد کی درخواست۔ پھر وہ شاہ حیرہ موثر الخثعم بن زید جدان کے پاس گیا۔ اور اس سے مدد مانگی۔ اس نے پانچ ساجیہ فوجیں ان کے مدد میں بھیج دیں۔ اور امرؤ القیس سے مقابلہ کے لئے فوج جمع کر لی اور سری نوتیہ و ن نے اس کی مدد کے لئے سواروں کی ایک فوج کا دستہ روانہ کیا۔

امرؤ القیس کی شکست اور فرار اور قیصر کے ہاتھوں موت: جب مقابلہ ہوا تو امرؤ القیس نے شکست کھانی درمیری و دوسرے قبائل فر ہوئے۔ امرؤ القیس نے بھاگ کر جان بچائی اور ایک مدت تک مختلف قبائل عرب کے ہاں گھومتا رہا۔ آخر کار امرؤ القیس قیصر روم کے پاس پہنچا اور مدد مانگی قیصر نے اس کی امداد کی ❷ لیکن طماح نامی شخص نے اس کی چغلی کھائی اور قیصر سے کہا کہ یہ شخص تمہاری بڑی سے عشق گزار ہے چنانچہ قیصر نے امرؤ القیس کو ایک زہرا لود جبہ بھیجا جس کے پہننے سے وہ مر گیا اور انقرہ کے مقام پر اسے دفن کیا گیا۔

جرجانی کا قول: جرجانی نے لکھا ہے کہ ”ان کے بعد ہمیں کندہ کے کسی ایسے حکمران کا علم نہیں جس کی حکومت کو استحکام نصیب ہوا ہو یوگ ان کے اطاعت گزار رہے ہوں۔ البتہ ان میں ریاست، سرداری اور ناموری باقی رہ گئی تھی۔ اس لئے عرب لوگ انہیں کندہ اسموک کہتے تھے۔ یوم جبہ کی مشہور جنگ میں فوجوں کی کمان انہی کے ہاتھ میں تھی چنانچہ حسان بن عمرو بن جون، قبیلہ تمیم کا امیر تھا اور معاویہ بن شریبہ بن حصن بنوع مرہ مقرر تھا اور یہ جون یعنی معاویہ بن حجر آکل المرار، الملک المقصور عمرو بن حجر کا بھائی تھا۔ والہ وارث الارض ومن عیہا۔

امرؤ القیس کا واقعہ الاغانی کی روایت: کتاب ❶ الاغانی میں لکھا ہے کہ ”قیس جب قیصر روم سے مدد مانگنے کے لئے شام کی طرف روانہ ہوا تو سمواں بن عادیا کے پاس قلعہ ابلق میں ٹھہرا اس سے پہلے وہ بنو کنانہ پر اس خیال سے حملہ کر چکا تھا کہ وہ بنو اسد سے ہیں۔ اسکے ساتھیوں نے اس کی اس حرکت کو ناپسند کیا اور اس سے الگ ہو گئے۔ اس امرؤ القیس بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ منذر بن معاویہ شاہ حیرہ اس کی تلاش میں تھا۔ اور اس نے قبائل ایما، بہرا اور تنوخ کی فوجیں اس کی تلاش میں بھیج رکھیں تھیں۔ نیز ان میں وہ سوار فوج بھی تھی جو اس کی امداد کے لئے سری نوتیہ و ن نے بھیجی تھی۔

سمواں کی مدح میں اشعار: ... امرؤ القیس نے سمواں سے درخواست کی کہ وہ حارث بن ابی شمر غسانی کو خط لکھے کہ وہ اسے قیصر روم کے پاس پہنچا دے۔ چنانچہ سمواں نے اس کی درخواست کے مطابق ایک خط لکھ دیا اور امرؤ القیس نے ایک رہبر کو اپنے ساتھ لے کر سفر شروع کر دیا۔ سمواں کی وفاداری اور عہد کی پاسبانی امرؤ القیس نے اپنی بیٹی اپنا مال و زر میں بطور امانت سمواں کے حوالے کیے اور اپنے چچا زاد بھائی یزید بن حارث کو اپنی بیٹی ہند کے پاس چھوڑا۔

اس کے بعد حارث بن ظالم نے قلعہ ابلق پر حملہ کر دیا (اور بقول بعض یہ حملہ آور حارث بن ابی شمر یا ابن منذر تھا) تاکہ امرؤ القیس کا ر سمواں سے چھیس لے مگر سمواں قلعے میں محصور ہو گیا اور حارث بن ظالم نے اس کے بیٹے کو گرفتار کر لیا جو کہ شکار کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔ حارث نے

❶ جب اسے اپنے باپ کی خبر ملی تو اس نے کہا کہ اس نے مجھے یحییٰ بن ضائع کر دیا اور اپنا بہت سا خن مجھ پر لا دیا آج کے بعد میں نہ گوشت کھوں گا نہ شراب پیوں اور نہ تیل لگاؤں گا۔ حتیٰ کہ میں اپنے باپ کا انتقام نہ لے لوں۔ ❷ ابن قتیہ نے لکھا ہے کہ قیصر کا نام امیر اطور (جستبان) تھا۔ اس کی بیٹی امرؤ القیس سے عشق میں مبتلا تھی۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ملنے آیا کرتے تھے۔ (الشعر والشعراء صفحہ نمبر ۵۶) طماح نے اس لئے چغلی کھائی کیونکہ امرؤ القیس کے ہاتھوں اس کا بھائی قتل ہو چکا تھا۔ (ابن قتیہ صفحہ نمبر ۲۳۳)۔ کتاب الاغانی مولفہ ابو الفرج الاسفہانی جلد ۱۹، صفحہ نمبر ۹۹۔ مطبوعہ بولاق قاہرہ ۱۲۸۵ھ۔

سمواس کو اس کے بیٹے کی قتل کی دھمکی بھی دی۔ مگر سموال نے اپنا عہد توڑنے سے انکار کر دیا اور اپنے بیٹے کا قتل ہونا منظور کر لیا۔ اس واقعہ کے سموال کی وفاداری ضرب المثل بن گئی ①۔

سموال کا نسب نامہ: ... موثر بن ابوالخلفہ نے محمد بن سالم سے اور سکریٰ نے طوں اور ابن حبیب سے روایت کی ہے۔ مگر عریض بن حادی بن حباء کا بیٹا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ موثر بن عریض کو اس کے نسب نامہ میں غلطی سے تامل کر دیا۔ ابن حادی نے اس کے نسب میں عریض کا کہیں ذکر نہیں کیا۔

دارم کے بقول اس کا نسب نامہ: ... عبداللہ بن سعد نے دارم بن قتیبہ سے جو کہ موال کی اولاد میں سے تھا روایت کی ہے۔ عادیہ کا نسب نامہ اس طرح ہے: عادیہ بن رافع بن شداد بن عمرو بن عامر مزنیقیہ۔ مگر میری رائے میں یہ بات ناممکن ہے کیونکہ شمس نے شمس بن اسماعیل کو دیکھا تھا، اور اس نے اسلام کا زمانہ بھی پایا تھا۔ عیین عمر و مزنیقیہ کا زمانہ اتنا پرانا ہے کہ اس کے درمیان تین تو یہاں سے جہی زیادہ پشتیں ہونی چاہیں۔ کہا گیا ہے کہ اس کی ماں قبیلہ غسان کی تھی۔ سارے راوی اس بات پر متفق ہیں کہ وہ "ابلق" سے مشہور قلعہ کا مکہ تھا جو کہ قلعہ میں واقع تھا۔ اس قلعہ کو اس کے دادا عادیہ نے بنا لیا تھا اور اس میں اپنے بیٹے پانی کا کنواں بھی کھدوایا تھا۔ عرب کے لوگ اس سے ہاں کر ٹھہرتے تھے ورنہ ان کی مہندری کرتا تھا اور اپنے قلعے سے جنگ و نکر کا سامان مہیا کرتا تھا اور وہاں ایک منڈی بھی لگایا کرتا تھا ②۔

کندہ کا تعارف: ابن سعید نے لکھا ہے کہ "سند" ثور بن سفیر" کا لقب تھا۔ ان کا تعلق یمن کے شرقی حصے میں تھا ورنہ حکومت ریاست "معاویہ بن غزوہ" کے خاندان میں مسلسل چلی آرہی تھی۔ تاجہ یعنی یمن کے حکمران اس کے ساتھ رشتہ داریاں کرتے تھے۔ اور ان کو جو رے قبائل محلہ کم مقرر کرتے رہے۔ چنانچہ ان میں سے پہلا شخص جو گورنر مقرر ہوا، حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ الہب تھا۔ اس کو قبیح بن عرب نے گورنر مقرر کیا تھا۔ یہ وہی تبع ہے جس نے کعبہ پر غلاف چڑھایا۔

حجر کے بعد کی تفصیل: حجر کے بعد اس کا بیٹا کم بنا۔ پھر اس کا بیٹا ررث المقتصد، اور یہ وہی حادثہ ہے جس نے قبائل شام و یمن سے زندیقی عقائد اختیار کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ بنو کلب کے ساتھ قتل ہو گیا اور اس کا لاش و سہاب بھی مٹ گیا۔ اس نے اپنے بیٹوں کو معدے مختلف قبیلوں کا حاکم مقرر کر رکھا تھا۔ لیکن اس کے اکثر بیٹے قتل کئے گئے۔ مثلاً ان میں سے حضرت ررث حادث، جو بنو سعد پر حکمرانی کیا کرتا تھا۔ اپنے نظم و انظم کی وجہ سے ان کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس کے بیٹے امرؤ القیس نے اپنے باپ کا بدلہ لینے کی بہت کوشش کی اور مدد حاصل کرنے سے وہ قیہ روم سے پاس بھی پہنچا۔ مگر طمع اسدی نے اس کی چغلی کھائی کہ اسے بادشاہوں کی بیٹیوں کے ساتھ عشق کرنے کی عادت ہے۔ اس پر قیصر نے امرؤ القیس کو ایک زہ آلودہ لباس پہنے کو دیا جس سے اس کا جسم پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

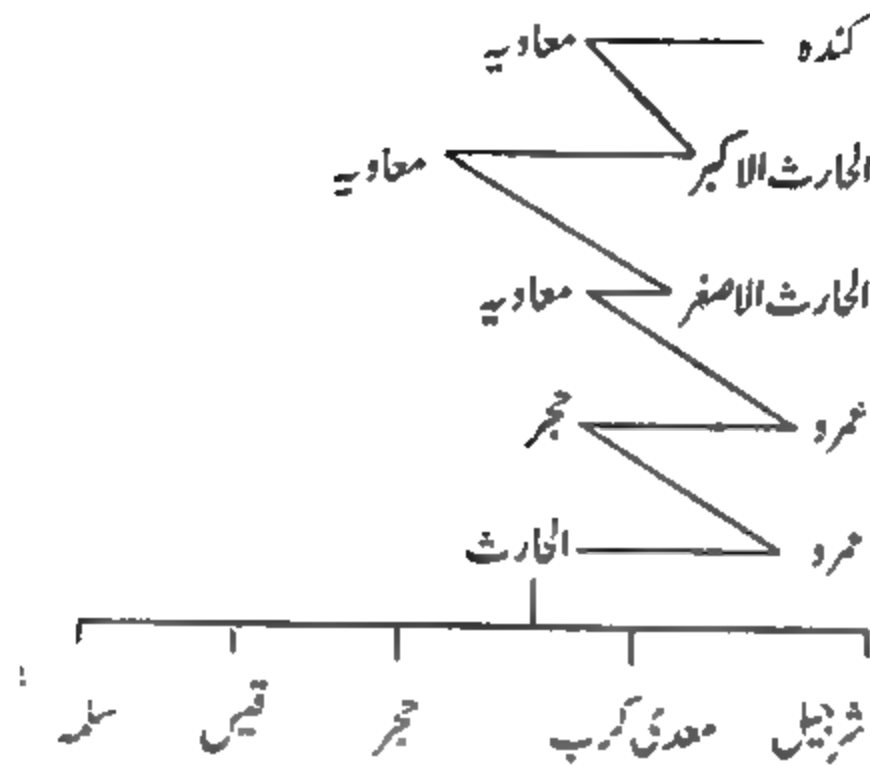
کندہ کے بعد بنو جبلہ کی موت: تواریخ الامم کے مصنف کا بیان ہے کہ کندہ کے بادشاہوں کے بعد بنو جبیلہ بن عدی بن ریحہ کی طرف منتقل ہو گئی۔ اسی خاندان میں سے "قیس بن معدی کرب" نے بہت زیادہ شہرت حاصل کی۔ اکثر اہل اور اس کی بیٹی عمروہ انہی میں سے تھیں۔ اس سرکش عورت کا ذکر ان جنگوں میں آیا ہے جو مسلمانوں نے مرتد لوگوں کے ساتھ لڑیں۔

عمر و اور اشعث: ... اس کا بھائی اشعث مسلمان ہو گیا تھا مگر رسول اکرم ﷺ کے بعد مرتد ہو گیا۔ اور حجر کے مقام پر قلعہ بند ہو گیا حضرت ابوہریرہؓ کی فوج نے اسے شکست دے کر اسے قید کر کے خانیقہ کے پاس لے آئے۔ تو جب مرتد پر خانیقہ کے پاس پر احسان کیا اور اسے آزاد کر کے اپنی ہمیشہ کی شادی اس کے ساتھ کر دی۔ بنو اشعث جن کا ذکر حکومت امویہ کے زمانے میں آتا ہے وہ اسی کی نسل سے تھے ③۔

① اس بارے میں سموال نے اشعار بھی کہے ہیں جو کہ ابن الاثیر صفحہ نمبر ۳۳۳)۔ ② اس مقام پر چند نسخوں میں عبارت غلط ہے۔ پر ہے۔ محمد نے یہ کتاب غانی (مجموعہ ج ۱، ج ۱۹، صفحہ نمبر ۹۹) کے ساتھ مقدمہ کرنے کے بعد یہ ہے۔ ③ ان کی نسل میں سب سے زیادہ مشہور مداح یمن بن اشعث ہیں۔ انہوں نے یہ مقدمہ میں دور گزرا ہے۔ ان کا ذکر آئے گا۔

”سکون“ اور ”کاسک“ نامی قبیلے۔ کندہ کی شاخوں میں سکون اور کاسک مایق مشرقی یمن میں ہے اور جانا، علم نجوم میں مشہور ہیں۔ ان کی ایک بڑی شاخ تجیب بھی ہے۔ بنو صمد ج، بنو ذی النون اور بنو فطس جو اندلس کے ملوک الطوائف میں سے تھے، انہیں اس قبیلے سے تھے۔ واللہ تعالیٰ وارث الارض ومن علیہا وهو خیر الوارثین لارب غیور۔

ملوک کندہ کا شجرہ نسب



آل جفہ یعنی غسان کے حکمران (شام میں)

عالمقہ: جہاں تک ہماری معلومات ہیں عربوں میں سب سے پہلے بن لوؤں نے ملک شام میں اپنی حکومت قیام کی۔ وہ عالمقہ تھے۔ چہ بنو ارم بن سام آئے جو ارمانیوں کے نام سے معروف ہوئے۔ شام کے عالمقہ کے نسب کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نہیں عمیق بن لوز بن سام کی اولاد قرار دیتے ہیں۔ اور بعض مؤرخ عمالقی بن لاؤز کی اولاد میں سے تھے۔ ان دنوں بنو ارم شام اور عراق کے پاس صحرا میں رہتے تھے۔ ان کا ذکر تورات میں بھی آیا ہے۔ ایران کے ملوک الطوائف کے ساتھ ان کی لڑائیاں بھی ہوئیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

عالمقہ کا آخری حکمران: عالمقہ کاسب سے آخری بادشاہ سمیدع بن ہو بر تھا۔ جس وقت بنو اسرائیل نے شام پر قبضہ کیا تو یوشع بن نون نے سمیدع کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد حکومت بنو ظرب بن حسان کی طرف منتقل ہو گئی جو عالمقہ کی شاخ بنو عاملہ میں سے تھے۔ اس خاندان کی آخری یہ دگار ملکہ زباء تھی جو عمرو بن سمیدع کی بیٹی تھی قضاہ الجزیرہ میں ان کے پڑوس میں رہتے تھے اور جب عالمقہ کمزور ہوئے تو قضاہ ان پر غالب آئے۔

قبیلہ تنوخ: زباء کی موت کے بعد جب ”ظرب بن حسان“ کے خاندان کا خاتمہ ہو گیا تو عربوں کی حکومت ”قبیلہ تنوخ“ کے ہاتھ میں آ گئی۔ جو قضاہ کی ایک شاخ تھے۔ اس سے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ حیرہ اور انبار میں ارمانیوں کے پڑوس میں ٹھہرے تھے۔ بتوں مسعودی تنوخ میں تین حکمران ہوئے ہیں۔ (۱) نعمان بن عمرہ (۲) اس کا بیٹا نعمان بن عمرو (۳) اس کا بھائی حواری بن عمرو۔ یہ تمام حاکمروں کی طرف سے مقرر

دونوں غسان کا سردار ثعلبہ بن عمرو اور ضحاجہ بن عمرو کا سردار داؤد بن ہبل تھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہ ضحاجہ بن عمرو کی طرف سے عربوں کے حاکم مقرر تھے۔ اور یہ قوم ان کے علاقے میں تھی یہ اسے قیصر کی جماعت میں شامل کر لیا کرتے تھے۔ مگر غسان نے عربوں کی ریاست ان سے چھین لی۔ یہ وہ حکومت اور ریاست بنو حمیر کے ہاتھ سے نکل کر کہلان اور اس کی ”شاخوں“ کی طرف منتقل ہو چکی تھی، اور یمن سے نکلنے سے پہلے ہی ان کی حکمرانی مشہور ہو چکی تھی۔ کیونکہ یہ لوگ بہت کثرت اور قوت والے لوگ تھے اور اصول یہ ہے کہ عزت اور طاقت انہی کے حصے میں آتی ہے جو تعداد میں زیادہ ہوں۔

غسان اور ضحاجہ عجمہ کی جنگ: جب غسان پہلے پہل شام میں آکر ٹھہرے تو ”ضحاجہ عجمہ“ نے ان سے ٹیکس مانگا مگر غسان نے ٹیکس دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر دونوں میں جنگ ہوئی اور اس جنگ میں غسان نے شکست کھائی اور اطاعت کا اقرار کر لیا اور ٹیکس ادا کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ان سے قبیلے میں ”جزع بن عمرو“ جو ان ہوا اور دونوں میں دوبارہ لڑائی ہوئی۔ اس مرتبہ غسان کو فتح ہوئی تھی۔ قیصر روم نے اس خسرے کے پیش نظر کہ کہیں غسان ایرانیوں کی امداد نہ کریں، ان کے سردار ”ثعلبہ بن عمرو“ اور اس کے بھائی جزع بن عمرو کو بلایا اور ان سے اس بات پر معاہدہ کر لیا کہ اگر کوئی عرب قبیلہ غسان پر حملہ کرے گا تو قیصر چالیس ہزار رومی فوج کے ساتھ ان کی مدد کرے گا اور اگر کوئی دشمن قیصر پر حملہ کرے گا تو غسان تیس ہزار رومی فوج کے ساتھ اس کی مدد کو پہنچیں گے۔ چنانچہ اس معاہدے سے غسان کی حکومت مزید مضبوط اور مستحکم ہو گئی اور ایک حکم ان سے دو سے حکمران کو ورثے میں ملتی رہی۔ ان کا پہلا حکمران ثعلبہ بن عمرو ہوا۔

ثعلبہ کے بعد کے حکمران: جرجانی کہتے ہیں کہ ”ثعلبہ بن عمرو“ کے بعد اس کا بیٹا حارث بن ثعلبہ حکمران بنا۔ جس کی ماں کا نام ماریہ تھا اس کے بعد اس کا بیٹا منذر بن حارث، پھر اس کا بیٹا نعمان بن حارث، پھر ابو شمر بن حارث۔ بعض ماہرین نسب نے اس کا نسب اسی طرح ہی بیان کیا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ عوف بن حارث بن عوف کا بیٹا ہے۔ پھر حارث اعرج حکمران بن پھر عمرو بن الحارث اعرج، پھر منذر بن حارث اعرج۔ پھر ابہم بن جبہ پھر اس کا بیٹا جبہ حاکم بنے۔

غسان کا پہلا حکمران: مسعودی نے لکھا ہے کہ غسان کا پہلا حکمران حارث بن عمرو مزنیقیاء بن تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا حارث بن ثعلبہ (جو ماریہ ذات القرطین کا بیٹا تھا) پھر نعمان بن حارث۔ پھر ابو شمر بن حارث۔ پھر اس کا بھائی منذر بن حارث۔ پھر اس کا بھائی جبہ بن حارث۔ پھر عوف بن ابی شمر۔ پھر حارث بن ابی شمر۔ اسی حارث کے عہد میں بعثت نبوی ہوئی تھی۔ اور جب رسول اکرم ﷺ نے تہامہ، حجاز و یمن کے حکمرانوں کو تبلیغی خطوط لکھے تو آپ ﷺ نے حضرت شجاع بن وہب اسدی کو حارث کی طرف بھیجا تا کہ اسلام کی دعوت دے و ردین حق کی رغبت دلائے۔ (محمد بن اسحاق نے اسی طرح بیان کیا ہے)۔

حسان بن ثابت کی مدح: حیرہ کا حاکم نعمان بن منذر اسی حارث بن ابی شمر کے دور میں تھا۔ ان دونوں میں ہی کشمکش رہتی تھی۔ و عرب شعراء مثلاً اشی اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ وغیرہ ان کے درباروں میں جایا کرتے تھے۔ چنانچہ حسان نے خاندان حنفہ کے بارے میں ذیل کے اشعار کہے تھے۔

لله در عصابة ناد متهم

یسوماً بخلق فی الزمان الاول

اولاد جفلة حول قبر ابہم

قبر ابن ماریة الکریم المفضل

لا یسألون عن السواد المقبل

کیا ہی خوب تھے وہ لوگ جن کا میں زمانہ گزشتہ میں خلق (یعنی دمشق) میں ہم نشین رہا۔ وہ حنفہ کی اولاد تھے اپنے جدا مجد ابن ماریہ کی قبر کے پاس رہتے تھے۔ بڑا کریم اور فیاض تھا۔ ایسے دریا دل مہمان نواز تھے کہ ان کے کتے بھی ان مہمانوں پر کبھی نہیں بھونکتے تھے۔ جو ان کے ہاں جوق در جوق آیا کرتے تھے۔

حارث بن ابی شمر کے بعد حارث بن ابی شمر کے بعد اس کا بیٹا حکمران بنا پھر اس کے بعد جبہ بن اسہم بن جبہ، اس کا دادا جبہ بنی ہے جو اپنے بھائیوں شمر اور منذر کے بعد حکمران بن تھا۔ ابن سعد مغربی لکھتے ہیں کہ فسان میں سے پہا شخص جس نے شمر پر حکمرانی کی اور غبی عمر کی حکومت کا ختمہ سیاہ جھنڈہ بن بقیاء ہے۔

حارث بن جبہ: تواریخ الامم سے منقول ہے کہ جب "جھنڈہ" حکمران بنا تو اس نے جلق یعنی دمشق آباد کیا۔ اس کی حکومت پینتالیس سال تک رہی، اور سلسلہ حکومت اس کی اولاد میں برابر جاری رہا۔ یہاں تک کہ ان میں سے حارث بن جبہ سامنے آیا جو ابو شمر کے نام سے مشہور ہوا اور عربوں کے اشعار میں بھی ان کا ذکر آ رہا ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا حارث اعرج حکمران بنا اس کی ماں کا نام ہار یہ ذات قرطین تھا۔ جس کا ذکر حضرت حسن کے اشعار میں بھی آیا ہے۔

جنگ حلیمہ: ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حیرہ کے حاکم منذر بن ہاشم نے ایک لکھ فوج کے ساتھ حارث غسانی پر چڑھائی کر دی۔ چنانچہ حارث نے اس کے مقابلہ میں قبائل عرب میں سے ایک سو منتخب جوان بھیجے (جن میں لبید شاعر بھی تھا جو انہوں نے جوان تھا)۔ انہوں نے یوں ظاہر کیا گویا صلح کے بارے میں گفت و شنید کرنے آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے منذر کے خیمے کو گھیر کر اس پر اچانک حملہ کر دیا اور تمام لوگوں کو قتل کر دیا جو خیمے میں منذر کے ساتھ موجود تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔ بعض بچ کر نکل آئے بعض وہیں رہ گئے۔

دان میں تارے نظر آ گئے: پھر غسان نے منذر کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ منذر کی فوج بدحواس ہو چکی تھی۔ اس نے انہوں نے شکست کھائی۔ اس جنگ میں چونکہ حارث ۱ کی بیٹی حلیمہ بہدروں کا دل بہا رہی تھی، اس نے یہ جنگ یوم حلیمہ کے نام سے مشہور ہوئی ۲ کہتے ہیں کہ ایسا غسان ہارن پڑا تھا کہ رد و خبر کی وجہ سے ایسا اندھیر ہو گیا تھا کہ دن کی وقت تارے نظر آنے لگے۔

جھنڈہ بن منذر: پھر حارث اعرج کی اولاد میں سلسلہ جاری رہا یہاں تک جھنڈہ بن منذر حکمران بنا اس نے محرق کا قبیلہ پایا کیونکہ اس نے آل نعمان کے دار الحکومت یعنی حیرہ کو جلا ڈالا تھا اس نے تیس سال حکومت کی اور اس پاس کے ملکوں میں اپنی خوب دھاک بٹھائی۔

نعمان بن عمرو: اس خاندان کا تیسرا حکمران نعمان بن عمرو تھا۔ جس نے قصر سوید بنیاد۔ حارث کا "قصر حمید" کے پاس ہے۔ ورنہ بعد اشعار میں اس کا ذکر آیا ہے۔ اس کا باپ کوئی حکمران نہیں تھا بلکہ محض لشکر کا سپہ سالار تھا۔

جبہ بن نعمان اولاد کی حکومت: پھر جبہ بن نعمان حکمران بنا جس کا دار الحکومت صفین تھا۔ اس نے عین ابارغ کی جنگ میں منذر بن منذر کو شکست دے کر قتل کر ڈالا۔ اس کی نسل میں سے نو آدمی کیے بعد دیگرے حکمران بنے۔ دسواں حکمران بوکرب بن حارث تھا۔ جس کا مرثیہ نابغہ نے کہا تھا۔ اس کا دار الحکومت جولان تھا جو دمشق کے قریب تھا۔

اسہم بن جبہ: پھر اسہم بن جبہ حکمران بنا اسے قبائل عرب کا آپس میں لڑانے میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ چنانچہ بعض قبیلوں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا۔ بنو جسر اور ناکہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ اس کا دار الحکومت مد مر تھا۔ اس کے بعد پانچ بادشاہ ہوئے، چھٹا۔ کا بیٹا جبہ بن اسہم تھا۔ جو اپنے خاندان کا آخری حکمران ثابت ہوا۔

جبہ بن اسہم کا اسلام اور ارتداد: جبہ بن اسہم کی سلطنت بڑی مستحکم تھی۔ جب اسلام کا ظہور ہوا تو وہ حکومت پر قابض تھا۔ جب مسلمانوں نے شام فتح کیا تو جبہ مسلمان ہو گیا اور اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ چلا آیا۔ اس کی آمد پر اہل مدینہ اسے دیکھنے کو بے تاب ہوئے۔ حتیٰ کہ مستورات نے بھی سے دیکھنے کے لئے کوششیں کی۔ حضرت عمرؓ نے اسے بڑی عزت سے ٹھہرایا اور اہل رتبے کے رفقاء رہے۔

حارث (اعرج) بن جبہ کا سہ حکومت ۵۲۹ سے ۵۱۹ء تک ہے۔ اس کی والدہ کا لقب "اماتہ" ہے جس کے معنی ہانیوں کا خون ہے۔ ۳ ابن الاثیر نے بھی اس بات کا صریح منسوب کیا ہے۔ اسی طرح ہمدان میں ہے۔ ہمدان، شیر نے اس بارے میں اختلاف کیا (صفیہ نمبر ۵۳۲)۔

ارتداد کا سبب مگر اس نے بد قسمتی سے قبیلہ فزارہ کے ایک مسلمان کے منہ پر طمانچہ مار دیا جس نے اس کے گھسنے ہوئے تہبند پر پاؤں رکھ دیا تھا۔ وہ شخص جبکہ کو بدلہ لینے کے لئے حضرت عمرؓ کی خدمت میں لے گیا۔ حضرت عمرؓ نے جبکہ سے کہا کہ تم سے بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ جبکہ نے جواب دیا کہ اس صورت میں ایسے دین کو چھوڑ دوں گا جس میں عام لوگوں کے مقابلہ میں بادشاہوں سے بدلہ لیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر تم میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ جبکہ نے جواب دیا کہ مجھے ایک رات کی مہلت دیجئے کہ اپنے بارے میں غور کر لوں۔

جبکہ کا فرار اور قیصر کے پاس پناہ:۔۔۔۔۔ پھر اس نے اپنا مال و اسباب اٹھایا اور راتوں رات مدینہ سے چل دیا و سرحد پر کر کے قیصر کے پاس جا پہنچا اور اپنی وفات (۲۰ھ) تک قسطنطنیہ میں ہی مقیم رہا۔ معتبر راویوں کا بیان ہے کہ جبکہ کو اپنے کئے پر ندامت ہوئی اور وہ عمر بھر اپنے اس فعل پر روتا رہا۔ کہتے ہیں کہ وہ حضرت حسان بن ثابتؓ کو انعام و اکرام بھیجا کرتا تھا۔ یہ اس مدح کے صلہ میں تھا جو انہوں نے اس کی دوسری قوموں پر چاہیت میں کی تھی۔ بن ہشام کی رائے یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (اپنا سفیر بنا کر) جبکہ ہی کی طرف بھیجا تھا۔

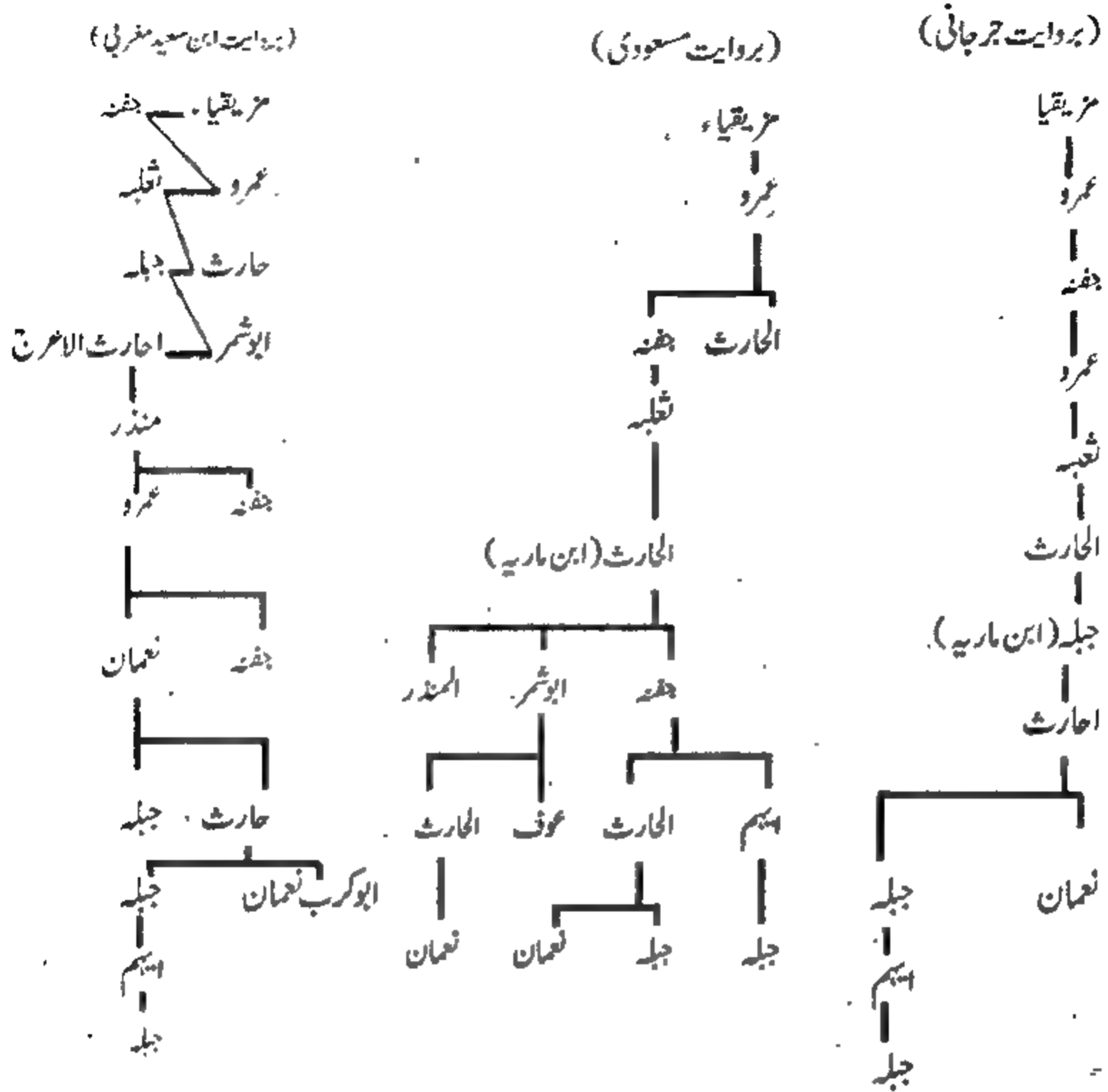
شام کے غسانی حکمرانوں کی تعداد:۔ علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ شام کے غسانی حکمرانوں کی تعداد ”گیارہ تھی“ نعمان اور منذر، جبکہ اور ابوشمر کے بھائی تھے۔ اور یہ سب حارث بن جبکہ کی اولاد ہیں۔ آل جفنہ کے علاوہ شام پر رومیوں نے اور لوگوں کو بھی حاکم مقرر کر رکھا تھا، مثلاً حارث اعرج یعنی ابوشمر بن عمرو بن عوف کو، یہ اس عوف ثعلبہ بن عامر کا دادا تھا جس نے داؤد ثقیف کو قتل کیا تھا رومیوں نے ابو جبکہ بن عبد اللہ کو بھی شام کا حاکم بنایا تھا اور یہ وہی ابو جبکہ ہے جس سے مالک بن نجحان نے یثرب کے یہودیوں کے خلاف مدد مانگی تھی، جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

غسان کا انجی م:۔ علامہ بن سعید مغربی نے تواریخ الامم سے نقل کیا ہے کہ جفنہ کے بادشاہوں کی کل تعداد بیس ہے۔ ورنہ حکومت چھ سال تک رہی۔ اب شام میں غسان کی نسل باقی نہیں۔ اور قبیلہ ”طسی“ کے لوگ ان کی سرزمین کے وارث بن گئے ہیں۔

بقول علامہ ابن سیدان کی امارات و ریاست پہلے ”بنو مراؤ“ کے پاس تھی مگر اب بنو مہنا کے قبضے میں ہے اور وہ دونوں ربیعہ بن علی کی وادیں سے ہیں۔ شام چھوڑنے کے بعد بنو غسان قسطنطنیہ کی سرزمین میں آباد ہو گئے تھے اور قیصروں کی حکومت کے خاتمہ تک وہیں رہے۔ اس کے بعد انھوں نے چرکس کے پہاڑوں پر جانے کی تیاری شروع کی جو کہ بحر طبرستان (یعنی بحیرہ خزر) اور بحر بنطس ❶ (بحر اسود) کے درمیان واقع ہے۔ باب الاخوان بھی اس پہاڑ میں واقع ہے۔

چرکس کا حال:۔ یہاں نصرانی ترکوں میں سے کئی قومیں آباد ہیں مثلاً چرکس، ارکس، الان اور کسا اور ان کے ساتھ ایرانی اور یونانی بھی گھل مل گئے ہیں۔ مگر چرکس ان میں سے سب سے زیادہ ہیں۔ جب رومی قیصروں کا خاتمہ ہو گیا تو قبائل غسان اس پہاڑ کی طرف چھپے گئے۔ اور چرکس کے حنیف بن کر ان کے ساتھ چل گئے۔ اور ان کے نسب آپس میں خلط ملط ہو گئے۔ چنانچہ اکثر چرکس لوگ کہتے ہیں کہ ہم غسان کی نسل میں سے ہیں۔ واللہ حکمة بالغة فی خلقه واللہ وارث الارض ومن علیہا وهو خیر الوارثین لا انقصاء لککھ ولا رب غیرہ۔

غسان کا شجرہ نسب



قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے حالات

قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کو قبیلہ کی اولاد بھی کہتے ہیں جن کے ہاتھ میں یثرب کی حکومت رہی ہے۔ اس فصل میں ہم یہ بیان کریں گے کہ ان کی ابتدا کیسے ہوئی؟۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی کیسے مدد کی اور ان کی حکومت کا کیسے خاتمہ ہوا۔

عمالقہ: اس سے پہلے ہم یثرب کے بارے میں لکھ چکے ہیں کہ اس کی بنیاد یثرب بن قانہ بن مہلبیل بن ارم بن عوص نے ڈالی تھی، اور عییل عاد کا بھائی تھا۔ علامہ سہیلی کے قول کے مطابق یثرب کا نسب اس طرح ہے یثرب بن قانہ بن عییل بن مہلبیل بن عوص بن عمیق بن اود بن ارم۔ یہ قول زیادہ صحیح اور معقول ہے۔ ان کی حکومت ان کے بھائیوں میں یعنی بنو جاسم کی طرف منتقل ہو گئی جو عمالقہ میں سے تھے ان کے بادشاہ کا نام ارقم تھا۔ پھر بنو سرائیں نے اسے مغلوب کر کے قتل کر دیا اور حجاز کا ملک عمالقہ کے ہاتھ سے چھین لیا۔

یہ پہلا واقعہ ہے۔ چنانچہ وہ مدینے کے ارد گرد پھیل گئے اور انہوں نے وہاں قلعے اور جاگیریں بنالیں اور ایک عرصے تک یوں ہی آباد رہے۔ حتیٰ کہ روی لوگ بنی اسرائیل پر غالب آ گئے کسی کو قتل کر دیا اور کسی کو قید کر لیا۔ چنانچہ بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو بہدل حجاز کی طرف بھاگ گئے۔ رومیوں نے ن کا تعقب کیا مگر وہ شام اور حجاز کے درمیانی صحراء میں پیاس سے ہلاک ہوئے چنانچہ وہ مقام ”تمر الروم“ کے نام سے مشہور ہوا۔

مدینہ کے یہودی قبائل: جب یہ تین قبیلے مدینہ پہنچے تو انہوں نے ایسی جگہ سکونت اختیار کی جہاں گھنے درخت تھے وہ جہہ وہاب، زید و تھی اس لئے انہوں نے مناسب جگہ کی تلاش میں لوگوں کو بھیجا آخر کار بنو نضیر بطحان کے قریب اور بنو قریظہ اور بنو بہدل مہروز کے مقام میں رہنے لگے۔ چنانچہ جب اوس اور خزرج یثرب (مدینہ) میں آئے تو مندرجہ ذیل یہودی قبیلے وہاں آباد تھے (۱) بنو ثعلبہ (۲) بنو ذرعدہ (۳) بنو قیقاع (۴) بنو نضیر (۵) بنو قریظہ (۶) بنو بہدل (۷) بنو عوف (۹) بنو فصیح (۱۰) بنو اسرائیل کے ساتھ وہاں چند عرب قبیلے بھی تھے۔ مثلاً (۱) بنو مرثدہ اور (۲) بنو نیف جو قبیلہ بلی کی شاخیں تھیں اور بنو شیطیہ جو غسان کی اولاد میں سے تھے۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر کا جنان کہلاتے تھے۔ ❶

بنو زوی آمد: عرم کا سیلاب آیا اور قبیلہ ازد کے لوگ یمن سے نکلے تو ازد ستوہ شام میں سراقہ کے مقام پر ٹھہرے خزاعہ بنو نطن مز، غسان نے بصری یعنی سرزمین شام میں، ازد عمان نے عمان میں سکونت اختیار کر لی۔ اور اوس اور خزرج صرار کنویں کے پاس ٹھہرے۔ بعض بیرونی حصے میں اور بعض دیہات میں وہاں کے مکینوں کے ساتھ آباد ہو گئے۔ اس کے پاس نہ اونٹ تھے اور نہ بھیڑیں کیونکہ مدینہ میں چرگاہیں نہ تھیں اور نہ ہی اس کے پاس نخلستان تھے اور نہ ہی کھیت صرف چند جوہڑ اور چھد کھیت تھے جو انہوں نے بنجر زمین کو صاف کر کے تیار کر لئے تھے وہاں نخلستان اور دیگر جائیدادیں یہودیوں کے قبضے میں تھیں۔

اوس اور خزرج کی مڈ بھیڑ:۔۔۔ اوس اور خزرج کے قبیلے ایک مدت تک اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ مالک بن عجلان ابو حبیہ غسانی کے پاس گیا جو ان دونوں غسان کا بادشاہ تھا۔ مالک نے اپنی قوم کی غربت اور تنگ دستی کے بارے میں بتلایا، ابو حبیہ نے کہا کہ کیا بات ہے ہم نے اپنے ہمسایوں کو کیوں مغلوب کیا حالانکہ ہم اپنے ملک کے باشندوں پر غالب آ چکے، جن پھر ان نے ان کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ مالک نے واپس آ کر اپنی قوم کو بتایا کہ ابو حبیہ عنقریب آئے گا چنانچہ انہوں نے مہمانداری کی تیاریاں کیں۔

ابو حبیہ کی مدینے آمد اور یہودیوں کا قتل: ابو حبیہ نے ذوحص کے مقام پر پڑاؤ ڈالا اور اوس اور خزرج کو اپنی آمد سے آگاہ کیا اس خیال سے کہیں یہودی اپنے قلعوں میں محفوظ نہ ہو جائیں۔ ابو حبیہ نے ایک مکان بنوایا اور وہاں یہودیوں کے سرداروں کو بٹوایا۔ جب وہ اپنے خدموں کے ساتھ آئے تو اس نے انہیں مکان میں داخل ہونے کی اجازت دے دی اور اس کے ساتھ ہی اسکے سپاہی اس کے حکم کے مطابق ان کو ایک ایک کر کے قتل کرتے گئے یہیں تک کہ ان سب کو ختم کر دیا۔ پھر ابو حبیہ نے اوس اور خزرج والوں سے کہا کہ ان یہودی سرداروں کے قتل کے بعد بھی اگر تم اس ملک پر غالب نہ آ سکتے تو تم نہایت نکلے لوگ ثابت ہو گے۔ ❷ اس کے بعد ابو حبیہ تو شام چلا گیا مگر اوس اور خزرج نے دشمنی مول لے لی۔

مالک بن عجلان کے ہاتھوں یہودیوں کا قتل: مالک بن عجلان نے اس کے بعد یہودیوں کی پھر دعوت کی اور ان کو بلایا مگر انہوں نے ابو حبیہ کی غداری یا دلدلا کر انکار کر دیا۔ مالک نے معذرت کی اور کہا کہ وہ ایسا ارادہ نہیں رکھتا۔ چنانچہ یہودیوں کے سردار آئے مگر مالک نے پھر غدری کر کے ان کے ستاسی رئیسوں کو قتل کر دیا، باقی رئیس معاملہ بھانپ کر واپس چلے گئے۔ یہودیوں نے مالک کی مورتی بنا کر اپنی عبادت گاہوں میں رکھ لی اور جب بھی وہ عبادت گاہ میں داخل ہوتے اس پر لعنت بھیجتے تھے۔

یہودیوں کی شرارتوں کا خاتمہ: جب مالک نے یہودیوں کے سرداروں کو قتل کر ڈالا تو یہودی ڈر گئے اور انہوں نے اپنی پرانی

❶ کیونکہ یہ کا بن بن ہارون کی اولاد میں سے ہیں۔ ❷ اس مقام پر تاریخ ابن خلدون کے مطبوعہ نسخوں میں غلطی سے فلا حرقہم کے اغلاط چھپ گئے ہیں ان کے بجائے فلا حبر فیکم پڑھنا چاہیے (ثناء اللہ محمود)

شرارت اور فتنہ پرورازی چھوڑ دی اور یہودیوں کے ہر قبیلہ کو مجبور ہو کر اس اور خزرج کے کسی نہ کسی خاندان سے دوستی و رمد کا تعلق قائم کرنا پڑا (صاحب الالغانی کا بیان ختم ہوا)۔

اوس اور خزرج کے خاندان

حارث بن قعبہ کے دو بیٹے تھے اوس اور خزرج۔ ان کی ماں کا نام قبیلہ تھا جو ارقم بن عمرو کی بیٹی تھی اور بعض مؤرخین کے مطابق نذرہ کی بیٹی تھی۔ پتھ مدت کے بعد ان کے پاس طاقت آگئی اور ان کی نسل بڑھی اور ان کے کئی خاندان پیدا ہو گئے۔ اوس کے تمام خاندان مالک بن واث کی نسل سے ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) خطمہ بن جشم (۲) ثعلبہ (۳) لوزان (۴) عوف ہیں۔ یہ سب عمرو بن مالک کی اولاد ہیں۔ اور بنی عوف کی نسل سے (۱) خش (۲) مالک (۳) اور کلفہ ہیں اور مالک بن عوف کی نسل میں سے (۱) معاویہ (۲) زید اور پھر زید کی نسل میں سے (۱) عبید (۲) ضبیعہ (۳) امیہ ہیں۔ اور کلفہ بن عوف کی نسل سے نجبان بن کلفہ کے خاندان پیدا ہوئے۔

مالک بن اوس کی اولاد کے قبائل مالک بن اوس کی نسل میں سے حارث اور کعب بھی ہیں اور کعب کی نسل میں سے بنو ظفر اور حارث سے حارثہ اور جشم۔ پھر جشم سے بنو عبد الاشہل اور بنو عمرو۔ اور بنو عبد الاشہل سے بنو قش بن زعبہ بن زعرو۔ مالک بن اوس کی نسل میں سے بنو سعد و بنو مر ہیں۔ بنو سعد جعادرہ بھی کہلاتے ہیں اور بنو عامر کی نسل میں سے بنو اسلم اور بنو اقف کے خاندان بھی ہیں جو امرؤ القیس بن مالک کی اولاد میں سے ہیں۔

خزرج کے خاندان: خزرج کے پان بڑے خاندان ہیں (۱) کعب (۲) عمرو (۳) عوف (۴) جشم (۵) حارث۔

(الف) کعب کی نسل میں سے بنو ساعدہ ہیں۔

(ب) عمرو کی نسل میں سے بنو نجار ہیں جن کی بہت سی شاخیں ہیں مثلاً (۱) بنو مالک (۲) بنو عدی (۳) بنو مازن (۴) بنو دینار پھر مالک بن نجار کی اولاد میں سے (۱) مہذول (جس کا نام عامر ہے) (۲) غانم (۳) عمرو کے خاندان ہیں۔ عمرو کی نسل میں سے بنو معاویہ ہیں۔

(ج) عوف کی نسل میں سے بنو سالم اور قواقل ہیں اور وہ دونوں عوف بن عمرو کے بیٹے ہیں۔ اور قواقل کی نسل میں سے بنو ثعبہ و بنو مر ضحہ ہیں جو قواقل بن عوف کی اولاد ہیں۔ اسلم کی نسل میں سے بنو جحلان اور بنو سالم کے خاندان ہیں۔

(د) جشم کی نسل میں سے بنو غضب اور تیزید اور غضب کی نسل میں سے بنو ضیاضہ اور بنو زریق اور تیزید کی نسل میں سے بنو سمہ پیدا ہوئے۔ (۵) اور حارث کی نسل میں سے بنو خزرجہ اور بنو حرام ہیں جو عوف بن حارث کی اولاد ہیں۔

یہودیوں کی عہد شکنی جب اوس اور خزرج کے قبیلے یثرب میں پھیل گئے اور ان کی نسل بڑھنے لگی تو یہودیوں نے ان سے خائف ہو کر صبح و رشتہ کا وہ عہد و پیمان توڑ ڈالا جو انہوں نے ان کے ساتھ کیا تھا۔ ان دنوں یثرب میں عزت و شوکت صرف یہودیوں کو حاصل تھی چنانچہ قیس بن خطیم ❶ کہتا ہے:

کنا اذار ابنا قوم بمظلمة شدت لنا الکاهنان الخیل واعتزموا

بنو الراهون وواسونا بانفسهم بنو الصریخ فقد عفرو قد کرموا

جب کوئی قوم ہم پر ظلم کرتی تھی تو کاہنان یعنی بنو قریظہ اور بنو نصیر کے قبیلے گھوڑے دوڑا کر ہماری مدد کو پہنچتے تھے۔ اسی طرح بنو ہون کے

❶ قیس بن خطیم اوس کا ایک شاعر تھا جس کا سن وفات ۶۱۲ ع ہے۔ اس کا دیوان یورپ میں چھپ چکا ہے۔ مزید حالات کے لئے دیکھئے کتاب الالغانی جلد دوم، خزرجہ۔ جلد سوم و رجز بن زیدان کی تاریخ ادب الملتہ جلد اول، طبعہ جدیدہ۔

پکے ارادے کے مالک اور بنو صریخ اپنی جانوں پر کھیل کر ہمارے ساتھ ہمدردی کرتے تھے یہ سب لوگ بڑے پاکیزہ اور نیک تھے۔

مالک بن عجلان:۔ کچھ عرصہ کے بعد اوس اور خزرج کے ہاں مالک بن عجلان جوان ہوا۔ جب اس کی شان بڑھی تو دونوں قبیلوں نے اسے اپنا سردار بنالیا جب یہودیوں نے اپنا معاہدہ توڑا تو مالک بن عجلان ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو شکست دی۔ وہ غسان کے بادشاہ بوجیبہ سے بھی شام میں ملا اور بقول بعض مورخین کے اس نے رقی بن زید کو اس طرف روانہ کیا۔ بحر حال وہ ابو حبیہ کے پاس گیا اور اسے اشعار پائے۔

اقسمت اطعم من رزق قطره

حتى تكسر للحناء رحيل

حتى الاقي معشر اني لهم

خل ومالهم لنا مذنون

ارض لنا تدعى قبائل سالم

وبجيب فيها لؤمالك وسلول

قوم اولو وعزة غيرهم

ان الغريب ولو يعز ذليل

ترجمہ: میں نے قسم کھائی تھی کہ میں رزق کا ایک ٹکڑا بھی نہیں کھاؤں گا جب تک کہ نجات کا کوئی راستہ نہ نکل آئے اور میں ان بوٹوں سے نہ چاموں جن کا میں گہرا دوست ہوں۔ اور جن کا مال ہمارے لئے حاضر ہے ہماری سرزمین میں سالم کے قبیلوں کو آواز دی جاتی ہے اور مالک اور سنوں جواب دیتے ہیں۔ وہ صاحب عزت ہیں مگر بہر حال بے وطن ہیں اس لئے کم تر اور خوار ہیں۔

ابو حبیہ اس سے بہت خوش ہوا اور ان کی مدد کے لئے اپنے ملک سے نکلا، ابو حبیہ عبداللہ بن حبیب بن حبیب عبداللہ بن خزرجی کا بیٹا تھا اس لحاظ سے خزرجی کا ہم نسب تھا۔ بہت پہلے حبیب بن عبداللہ اور اس کا بھائی غانم غسان کیساتھ ملک شام کی طرف چلے گئے تھے اور اپنے قبیلے یعنی خزرج سے جدا ہو گئے تھے۔

ابو حبیہ کی چال بازی اور اوس اور خزرج کا غلبہ:۔ ابو حبیہ اوس اور خزرج کی مدد کے لئے یثرب کی طرف آیا تو انہوں نے اسے بتایا کہ یہودیوں کو اس کے ارادے کا علم ہو چکا ہے اس لئے وہ قلعے میں محصور ہو گئے ہیں۔ اس پر ابو حبیہ نے اپنے اسلحے اور دے کو چھپ کر یہ ظاہر کیا کہ میں یمن جانے کے ارادے سے آیا ہوں۔ چنانچہ یہودی اپنے قلعوں سے نکل آئے۔ اس کے بعد ابو حبیہ نے ان کے سرداروں کی دعوت کی اور ان سب کو دھوکے سے قتل کر دیا۔ اس دن سے اوس اور خزرج طاقتور ہو گئے اور یثرب کے بالائیں اور زیریں حصے میں پھیل گئے۔ اور جہاں چاہا سکونت پزیر ہو گئے اور قبیلہ کی اومادیں اوس اور خزرج پر غالب آ گئے اور یہودیوں کے لئے اپنے قلعوں کے سوا اور کہیں پناہ کی جگہ باقی نہیں رہی تھی پھر ان کا ہر ایک قبیلہ اوس اور خزرج کے کسی نہ کسی خاندان کی حمایت و حفاظت کا محتاج ہو گیا۔

تبع کے بیٹے کا ہل یثرب کے ہاتھوں قتل:۔ ابن اخط نے یہ بھی لکھا ہے کہ بنو مدی بن نجار کے ایک آدمی نے جس کا نام احمر تھا۔ تبع کے ایک لشکری کو دیکھا جو اس کے کھجور کے درخت سے ایک خوشہ توڑ رہا تھا چنانچہ اس نے اسے اپنی درانتی سے اسے قتل کر دیا اور کہا کہ انا ام التمر لمن ابرو یعنی کھجور صرف اس شخص کا حق ہے جو درخت کو قلم کرے۔ اس واقعہ سے تبع اور بھی ناراض ہو گیا اور اہل شہر کے ساتھ اس کی جنگ کی ٹھن گئی۔

تبع کے ساتھ کون لڑا؟:۔ اس قصے کے بارے میں ابن قتیبہ یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص جو تبع کے ساتھ لڑا تھا۔ وہ مالک بن عجلان تھا۔ مگر علامہ سیوطی نے اس قول کو صحیح ہونے سے انکار کر دیا ہے اور دونوں روایتوں میں یوں فرق بیان کیا ہے کہ عمرو بن طلحہ تو تبع کے عہد میں تھا اور مالک بن عجلان ابو حبیہ کے زمانے میں تھا۔ اور ان دونوں زمانوں میں بڑا فاصلہ ہے۔ اوس اور خزرج کے قبیلے یثرب کے یہودیوں پر غالب آئے اور انہیں بڑی عزت و شوکت حاصل ہوئی حتیٰ کہ ان کے پڑوسی مضری قبائل ان کے ساتھ دوسری کا عہد و پیمان کرنے لگے۔ آخر کار ان دونوں قبیلوں کے درمیان فتنہ و فساد برپا ہوا اور لڑائیاں چھڑ گئیں اور عرب کے قبائل اور یہودیوں میں سے جو قبیلہ اس کے ساتھ دوستی کا عہد و پیمان باندھتا تھا یہ اس سے مدد و درخواست کرتے۔

ملاقات کرنے سے روکتے تھے اور آپ ﷺ پر دیوانگی اور شعر و شاعری اور جادو گر ہونے کا الزام لگاتے تھے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔

یثرب میں اسلام کی آمد: ایک سال حج کے موقع پر رسول اکرم ﷺ عقبہ کے مقام پر خزرج کے چند لوگوں سے ملے جس میں چھ اشخاص تھے۔ (۱) اسعد بن زرارہ (۲) عوف بن حارثہ (یہ دونوں غنم بن مالک کے خاندان میں سے تھے) (۳) رافع بن مالک (۴) عقبہ (۵) قزہ بن عامر۔ رسول اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم کون سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ چھ پوچھا کہ تم یہود کے موالی یعنی صیفوں میں سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم بیٹھ نہیں سکتے کہ تم سے بات کر سکو۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ بیٹھ گئے آپ نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی اور قرآن مجید کی آیات تلاوت فرمائیں۔

اہل یثرب کا آپس میں مشورہ: اہل یثرب ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ آپ جو چاہے سکھاتے ہیں یہ کیونکہ خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جن کا ذکر یہود کیا کرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ دوسرے لوگ تم سے پہلے کر جائیں۔ لہذا انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی دعوت قبول کر دی اور آپ کی تصدیق کر کے آپ پر ایمان لے آئے۔ مگر آپ کی نصرت اور امداد کے معاملے کو اپنی قوم کی رائے پر چھوڑ دیا۔ اس کے بعد یہ یثرب چھٹے مارے نہوں نے اپنی قوم سے بنی کریم ﷺ کا ذکر کیا اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ اس سے پورے شہر میں اسلام کا چرچا پھیل گیا اور یثرب کا ولی ہر باقی نہ رہا جس میں رسول خدا ﷺ کا ذکر خیر نہ ہوتا ہو۔

بیعت عقبہ اولیٰ: آئندہ سال یثرب کے بارہ افراد حج کے لئے گئے اور رسول اکرم ﷺ سے عقبہ کے مقام پر ملے۔ یہ ملاقات بیعت عقبہ کہلاتی ہے ان بارہ افراد کے نام یہ ہیں۔ (۱) اسعد بن زرارہ (۲) عوف بن حارثہ (۳) معاذ (یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے) (۴) رافع بن مالک بن عجلان (۵) قطبہ بن عامر بن حریرہ بن عمرو بن غنم (۶) عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب۔ یہ لوگ پہلے چھ اشخاص میں سے ہیں باقی چھ کے نام یہ ہیں (۱) عبادہ بن صامت (۲) ذکوان بن عبد القیس (۳) عباس بن عبادہ (یہ نو آدمی بنو خزرج سے تھے) (۴) ابو عبد الرحمن بن خزرج کے حلیف تھے۔ قبیلہ اور اوس کے دو آدمی تھے (۵) یعنی ابوالہیثم بن تیہان (۶) اور عوکیم بن ساعدہ۔ جی اللہ۔

بیعت کے الفاظ: مذکورہ افراد نے رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بیعت کے الفاظ وہی تھے جو عورتوں کی بیعت کے تھے۔ کیونکہ ابھی مسلمانوں پر جنگ فرض نہیں ہوئی تھی یعنی ابھی تک اہل اسلام کو جہاد کا حکم نہیں ملا تھا۔ اس لئے بیعت صرف قبول اسلام تک محدود تھی بیعت النساء کے الفاظ یہ ہیں

ان لا یشرکنا باللہ شیئاً ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن
(ترجمہ) وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

وعدہ پورا کرنے پر جنت کی بشارت: اس کے بعد رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنا وعدہ پورا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا تو اور تمہیں اسی دنیا میں اس کی سزا ملے گی تو وہ سزا گناہ کے لئے کفارہ کا کام دے گی اور اگر تمہارا گناہ قیامت تک پوشیدہ رہا تو پھر تمہارا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو عذاب دے گا اور اگر چاہے تو بخش دے گا۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی یثرب روانگی: رسول اکرم ﷺ نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کو قرآن پاک سکھاتے تھے۔ اسلام کی تعلیم دیتے تھے اور دین کی تلقین کیا کرتے تھے نماز کے وقت امامت کرتے تھے۔ آپ حضرت سعد بن

① عوف بن حارثہ بدر میں اپنے دو بھائیوں معاذ اور معوذ کے ساتھ حاضر تھے اور عوف شہید ہو گئے تھے (سیرت ابن ہشام) والا استیعاب۔ ② حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی یہ بڑے جلیل القدر اور بڑے فضیلت والے صحابہ کرام میں سے تھے۔ حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے۔ بدری صحابی ہیں۔ آپ شہداء کے ایک طبقہ کے بعد مدینہ بھیج دیا تھا جہاں یہ معلم اور مبلغ کے طور پر کام کرتے رہے۔ جنگ احد میں ابن قیس لشی کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ جنگ بدر میں اسلام کا جھنڈا حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ احد میں ان کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ جھنڈا اٹھایا تھا۔ (دیکھئے الاستیعاب۔ سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۴۳۴ ج ۱)۔

۲۲۔ وہ مکان پر شہر کے قریب اسلام خورج میں پھیل گیا اور شہر میں مسلمانوں کی تعداد چالیس تک پہنچی۔ اور وہ جہاں جمعہ آ کر پڑھتے تھے۔

حضرت اسید اور قبیلہ عبدالاشہل کا اسلام: اس کے بعد قبیلہ اوس سے سعد بن معاذ اور ان کے چچا ابو بھٹی اسید بن خنیسہ المتحاب یہاں آئے۔ یہ دونوں حضرات بنو عبدالاشہل کے سردار تھے۔ ان کے ایمان لانے سے عبدالاشہل کا تمام خاندان مسلمان ہو گیا۔ اوس کی ہمشائے میں سے کسی شخص نے اسلام قبول کر لیا۔ حتیٰ کے ثرب کا کوئی گھر ایسا باقی نہیں رہا جس میں مسلمان مرد یا عورتیں نہ ہوں۔ صرف بنو امیہ بن زید، خثعمہ، وائل اور ارقم نے بوقیس بن اراست کے اثر سے قبول اسلام میں توقف کیا حتیٰ کے اسلام کا ابتدائی زمانہ گزر گیا۔

بیعت عقبہ ثانیہ: پھر حضرت مصعبؓ مکہ میں واپس آئے ان کے ساتھ یثرب کے مسلمان بھی تھے۔ انہوں نے رسول اکرمؐ کو مدینہ سے ایام تشریق ۱۱ میں عقبہ کے مقام پر ملنے کا وعدہ کیا اور پھر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس جماعت میں تہتر مرد اور عورتیں تھیں۔ ان سب نے رسول اکرمؐ کو بیعت کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اس کے ساتھ ہی اس بات کا عہد کیا کہ اگر کوئی شخص آپ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے گا تو وہ لوگ آپ کی حفاظت کریں گے۔ یہ بات سن کر آپ نے فرمایا: میں نے ان کے بارہ نقیب مقرر کئے تو قبیلہ خزرج میں سے اور تین قبیلہ اوس میں سے۔ ان رات مہدائد بن عمرو بن حرام اسلام لے آئے۔ جس شخص نے سب سے پہلے بیعت کی تھی ہاتھ بڑھایا وہ حضرت براء بن مضر اور خزرجی ۱۲ تھے۔

قریش کا تعاقب: قریش کو بھی اس بات کی اطلاع مل گئی کہ یثرب کے مسلمان رسول اکرم ﷺ کے پاس جمع ہیں مگر بیعت مکمل ہو چکی تھی۔ قریش ان کے تعاقب میں نکلے چنانچہ انہوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر باندھ دیا مگر جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے ان کو چھڑا دیا۔ کیونکہ بغضت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مکہ میں جبیر رضی اللہ عنہ کی حمایت حاصل تھی۔ جب مسلمان یثرب واپس آئے تو انہوں نے اسلام کا کھلم کھلا اعلان کر دیا۔

بیعت قتال: اس کے بعد بیعت الحرب ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو قتال کی اجازت دے دی اور مسلمانانِ مدینہ نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر ان الفاظ میں بیعت کی۔

على السمع والطاعة في عسرنا ويسرنا منشطان ومكرهنا واثرة علينا وان لا ننازع الامر اهله وان
نقول با الحق اينما كنا لا نخاف في الله لومة لائم ❶

ہم عہد کرتے ہیں رسول اللہ کی فرمانبرداری کا اپنی جگہ، سستی اور فراخی کی حالت میں اور اپنی خوشی اور غمی چاہے ہم پر مومن کو ترقی و
فضیلت دی جائے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم حکومت اور سرداری کے لئے اہل الامر سے لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں ہیں بھی
ہوں حق بات کہیں گے اور اللہ کے حقوق کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔

ہجرت کی ابتدا

جب بیعت عقبہ مکمل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو کھڑائی کی اجازت دے دی تو رسول اکرم ﷺ نے ان مسلمانوں کو جو مکہ میں اذیت ٹھہ رہے تھے۔ حکم دیا کہ وہ اپنے بھائیوں یعنی یثرب کے مسلمانوں کے پاس چلے جائیں۔ چنانچہ مسلمان مختلف ٹولوں میں نکلے اور اس طرح تمام مسلمان

① ذوالحجہ ۱۳۱۲ھ کو اپنا تشریق کہتے ہیں۔ جب حاجی لوگ منی کے مقام پر ٹھہرتے ہیں اور جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ تشریق کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو کھانا۔
 قہیمہ... نے میں قربانی کے گوشت کو کھانے کر کے سکھا لیتے تھے غالباً اسی وجہ سے ان دنوں کا نام ایسا تشریق ٹھہرا۔ ② حضرت براہ کی کنیت ابو شیر تھی۔ یہ وہابی ہیں جنہوں نے
 حضرت سید محمد کے ہمراہ بکری کا زہریلہ گوشت کھایا تھا اس واقعہ میں حضرت براہ شہید ہو گئے تھے۔ حضرت براہ کی قبر پر آ کر آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ (سیرت
 بن ہشام صفحہ نمبر ۵۷۵ ج ۱)۔ ③ بیعت عقبہ کے الفاظ کیلئے دیکھئے سیرت ابن اسحاق اور صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

ہجرت کر گئے جن کے نام محمد بن الحنفیہؓ ہیں۔ مکہ میں صرف رسول اکرم ﷺ رہ گئے تھے یہ نہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا اتنی ضرورت تھی۔

ہجرت کرنے والے خاص افراد: مہاجرین میں حضرت عمر بن خطابؓ سے بنی زید، طلحہ بن عبید اللہ، مزین بن عبد اللہ، عبد اللہ بن حارث، عیسے اور ابوبکرؓ (یہ دونوں حضور ﷺ کے آقائے مہر تھے) اور عبد الرحمن بن عوف، وریقہ عامر اور حضرت عثمان بن عفانؓ شامل تھے۔

عبداللہ بن ابی بن سلول خزرج کا سردار۔ یحییٰ بن اسماءؓ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی۔ حضرت ہاجر صدیقؓ آپ کے ساتھ تھے۔ آنحضرت ﷺ مکہ (مدینہ) میں پہنچ کر کھٹوم بن مشعم کے ہاں ٹھہرے۔ ان دنوں خزرج کا سردار عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔ بل یثرب کے اسلام قبول کرنے سے ان کا کھیل بڑھ گیا۔ وہ بظاہر مسلمان ہو گیا مگر لہذا ان کے دل میں مستقل پوشیدہ تھا۔ جیسا کہ بعد میں ذکر آئے گا۔

اوس کا سردار ابو عامر بن عبد عمرو۔ ان دنوں قبیلہ اوس کا سردار ابو عامر بن عبد عمرو تھا۔ جب اس کی قوم بنی نزیہہ کے رہنما موسیٰ سے تو وہ دین اسلام کی دشمنی کی بناء پر مکہ سے بھاگ گیا اور جب مکہ جی مسلمانوں نے فتح کر لیا تو وہ فرار ہو گیا اور ان کے بعد وہ مکہ بھاگ گیا اور وہیں مر گیا۔

رسول اکرم ﷺ کی مدینے آمد: رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچ کر حضرت ایوب انصاریؓ کے یہاں ٹھہرے اور اس وقت تک وہیں رہے جب تک کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد اور اپنے حجرے بنائے۔ اس کے بعد اسلام مارے اس وراثت میں تکیوں یا دریہ کے نام سے انصار کہلانے لگے کیونکہ انہوں نے دین اسلام کی نصرت یعنی مدد کی تھی۔

میشاق مدینہ: آنحضرت ﷺ نے ان سے خطاب فرمایا اور غلط اور نصیحت کی اور ایک فرمان بھی دیا جس میں آپ نے انصار اور مہاجرین کے آپس میں تحقیقات کی وضاحت فرمائی اور یہودیوں کے ساتھ مصالحت فرمائی اور فرمایا کہ ان کے مذہب و رجحانوں کے ساتھ ان کو تمہارا تعارف نہیں کیا جائے گا اور ان کے حقوق و فرائض معین کر دیئے جیسا کہ ابن الحنفیہؓ کی تاریخ میں مذکور ہے۔

انصار کی جاں نثاری: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ اور ان کی قوم یعنی مدینہ والوں کے درمیان جنگوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ رسول اللہ نے ان پر چڑھائی کی اور انہوں نے آپ پر شورش کی۔ بھی ایک فریق غالب رہتا اور بھی دوسرے۔ آخر رسول اللہؐ نے ان پر فتح حاصل کی۔ ان جیسے ہم آپ کی سیرت میں بیان کریں گے۔ ان تمام جنگوں میں انصار نے صبر و استقامت کا ثبات دیا اور ان کے بہت سے نامور اور ممتاز شخصیات نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں شامیں اور شہادت کا مرتبہ حاصل کیا۔

یہود کے معاہدہ شکن کر قوت: مگر یہود نے اس دوران معاہدہ شکنی کی۔ انہوں نے رسول اللہؐ کے فرمان کے مطابق مہاجرین اور انصار سے کیا تھا بلکہ انہوں نے دشمنان اسلام کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریمؐ کو حکم دیا کہ آپ نے قبول کیا۔ یہ بعد دیکرے محاصرہ فرمایا۔

بنو قینقاع اور بنو نضیر: بنو قینقاع تو مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور ایک مسلمان قاتل کر دیا۔ انہیں کا واقعہ یوں ہوا کہ جنگ بدر اور یہ معونہ کے واقعہ کے بعد ان کے پاس گئے۔ اور ان سے قبیلہ عامر کے ان دو آدمیوں کا خون بہا دیا۔ اس میں مدد پائی جن کو عمرؓ اور ابی ضمیرؓ نے قتل کر ڈالا تھا۔ مگر اسے اس بات کا علم نہ تھا کہ بنو عامر کا رسول ﷺ کے ساتھ معاہدہ ہے۔ بہر کیف انہیں نے یہ اصرار بنایا کہ جب رسول خداؐ ان کے پاس اس غرض سے آئیں گے تو وہ دھوکے سے آپ ﷺ کو شہید کرنے کی دھڑلے میں آئیں گے۔ انہوں نے ان سے یہ خبر سنی تو آپ نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ یہودیوں نے جلا وطنی منظور کی اس شرط پر کہ اپنے ہتھیاروں کے سوا جتنی مال و اسباب اپنے ہاتھوں پر لائیں گے جائیں

① اس کی تفصیل سیرت ابن حشام صفحہ نمبر ۳۶۹-۵۵۵ پر مذکور ہے۔ ② رسول خدا ﷺ نے مدینہ میں مختلف جماعتوں کے اتفاق و اختلاف کے بارے میں جو

فرمان بھیجے تھے ان سے میشاق مدینہ کہا جاتا ہے اس کی مکمل تفصیل کے لیے سیرت ابن حشام اور ابن الحنفیہؓ کی تاریخ کا مطالعہ کریں (تاریخ ابن خلدون)۔

مدینہ سے نکل کر بنائے خیبہ کے علاقے میں پھیل گئے۔

بنو قریظہ کا واقعہ: بنو قریظہ نے جنگ خندق کے موقع پر قریش مکہ کی مدد کی تھی۔ جب اللہ نے مسلمانوں کو غلطی سے نجات دہلی جیسا کہ ہم سندہ بیان کریں گے تو رسول اکرم ﷺ نے حکم الٰہی ان کا محاصرہ کر لیا پچیس دن کے بعد یہودیوں نے مجبور ہو کر بغیر کسی شرط کے ہتھیاروں کو پیش کیا۔ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سفارش کی اور عرض کیا کہ ان کا فیصلہ ہمارے سپرد کیا جائے۔ جیسا کہ واقعہ خندق کا معاملہ آپ نے قبیلہ خزرج کے سپرد کیا تھا۔ چنانچہ آنحضرت نے قبیلہ اوس کے رئیس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مقرر فرمایا جو اس وقت جنگ خندق میں زخمی ہو کر مسجد نبوی میں موجود تھے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ: آپ نے اوس سے پہلے اس بات کا حلف لیا کہ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو بدلایوں و چہ قبول کریں گے اس کے بعد سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اس بارے میں کیا فیصلہ کرتے ہو؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اسے رسول خدا ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے عورتیں ورنچے لونڈی اور غلام بنائے جائیں اور ان کے مال و اسباب کو مال غنیمت تصور کیا جائے۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے جو سات آسمانوں کے اوپر سے آیا ہے چنانچہ بنو قریظہ کے تمام مرد قتل کر دیے گئے جن کے تعداد چھ درو سو کے درمیان تھی۔

یہودی خیبہ کی سرکوبی: حدیبیہ کے بعد رسول خدا ﷺ نے ۶ ہجری میں خیبہ کی طرف پیش قدمی فرمائی اور اس کا محاصرہ کر کے اسے بزور شمشیر فتح کر لیا۔ فتح کے بعد یہودیوں کی گردنیں اڑا دی گئیں اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنا کر گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار شدہ عورتوں میں حضرت صفیہ بھی تھیں ان کے باپ کا نام جحش بن اخطب تھا جو بنو قریظہ کے ساتھ مارا گیا تھا پہلے وہ کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی زوجیت میں تھیں جسے محمد بن مسلمہ نے رسول اللہ کے حکم سے پانچ آدمیوں کے ساتھ رات کے وقت قتل کر دیا تھا۔ جب خیبہ فتح ہوا تو رسول اکرم ﷺ نے مصعب کی وجہ سے حضرت صفیہ کو اپنے لئے پسند فرمایا اور گندم اور کھجور وغیرہ مال غنیمت لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

خیبر کا مال غنیمت: خیبر کا مال غنیمت جو پیدل فوج اور سواروں میں تقسیم ہوا اس کے حصوں کی کل تعداد ایک ہزار آٹھ سو تھی ان میں سے چودہ سے حصے پیدل فوج کو ملے اور دوسو سواروں کو۔ خیبر کی زمینیں، شق، نظاۃ اور کتبہ پر مشتمل تھیں ان میں سے کتبہ کی زمینیں بطور خمس رسول اللہ کے حصے میں آئیں۔ اور آپ نے اپنی ازواج اور قرابت داروں میں تقسیم کر دیں یا چند دوسرے مسلمانوں کو خدمت کے صلہ میں بخش دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ مساقاۃ پر کر دیں یا چند دوسرے مسلمانوں کو خدمت کے صلہ میں بخش دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ مساقاۃ پر معاملہ کیا۔ یعنی نصف پیداوار کی ادائیگی پر ان کی زمینوں پر برقرار رکھا۔ کچھ مدت تک یہی صورت قائم رہی یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو جلا وطن کر دیا۔

جنگ حنین میں انصار کا امتحان: جب ۸ ہجری میں مکہ فتح ہو گیا اور اس کے بعد حنین کا معرکہ پیش آیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس غنیمت قریش وغیرہ میں تقسیم کر دیا جن کے دلوں میں آپ ﷺ اسلام کی محبت پیدا کرنا چاہتے تھے تو انصار کا تقسیم سے دل مائل ہو گیا اور کہنے لگے کہ ہماری تواروں سے ابھی تک ان کا خون ٹپک رہا ہے اور اس کے باوجود وہ مال غنیمت جس پر ہمارا حق تھا ان میں تقسیم ہو رہا ہے۔ اس کے بعد وہ نہیں یہ بھی خیال آیا کہ رسول اللہ جب اپنا شہر فتح کر لیں گے اور ان کی اپنی قوم کے لوگ یعنی قریش دین اسلام پر جمع ہو جائیں گے تو آپ اپنے وطن میں سکونت اختیار کریں گے اور ان کی پروا نہ کریں گے۔ انہوں نے یہ باتیں بعض منافقین سے سنیں اور یہ تمام گفتگو رسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچی اب اس کے جواب میں انصار نے واقعہ کی تصدیق کی اور کہا کہ آپ نے جو نتائج سنا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا انصار سے خطاب: آنحضرت ﷺ ان کو جمع کیا اور فرمایا کہ اے انصار تم کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ اس کے جواب میں انصار نے واقعہ کی تصدیق کی اور کہا کہ آپ نے جو سنا ہے وہ صحیح سنا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ فرمایا کہ کیا یہ سچ نہیں کہ تم کو دو تمند کر دیا

تم منتشر اور پرائندہ حال تھے اللہ نے میرے ذریعے سے تم میں اتفاق پیدا کیا۔ انصار کے ہمارے مدد اور اس کے سامنے سب سے زیادہ۔

انصار کی کامیابی اور فضیلت کا انعام:۔۔۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو جواب میں کہہ سکتے تھے یہ ہے مہاتمہ۔ جب سب لوگوں نے چھوڑ دیا تو ہم نے تجھ کو پناہ دی تجھ کو جب لوگوں نے جھنڈا یا تو ہم نے تین صدیق کی۔ تین میں ہوں دوسرے میں ہوں۔ کہتا کہ تاکہ ان کے دلوں میں دین کی محبت پیدا کر دوں۔ حالانکہ دوسرے لوگ جنت ان کے لیے ہیں۔ یہاں پر ہم نہیں۔ جو ہمیں اور ان کے کروا پس جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے گھر والوں کو لوٹو۔ جنت اس کے لیے ہے۔ جنت میں میری جان ہے۔ ہجرت نہ ہوتی تو میرا شمار بھی انصار میں ہوتا۔ لوگ اغیار ہیں مگر تم محمد امراء بنوئی کی نوبت غیہ میں مرقم ہوں۔ میرے اپنے ہمارے وہاں میں چھیں اور انصار میں ہوں۔ وہی ہادی میں تو میں یقیناً انصار کا ساتھ اختیار کروں گا انصار اس کشتی کے خوش ہو گئے اور ان کے ساتھ ہمارے ساتھ بیٹھ رہے۔ اور ان کے ساتھ رہے۔ ان کے ساتھ ہی سکونت پذیر رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

سقیفہ میں انصار کا اجتماع جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی انصار سقیفہ میں جمع ہوئے اور خزرج سے قبیلے کے مسلمانوں کو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کی دعوت دی اور قریش سے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے ہو وہ امارت کا حصول یہاں سے تم امارت و حکومت میں اپنے لئے کچھ حصہ چاہتے تھے پھر اس لئے بھی کہ خزرج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور امداد کی تھی۔ یہاں تک کہ انہوں نے انکار کر دیا۔ اور بطور جنت اور دیار کے وہ نصیب پیش کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق میں اپنے آخری منصب میں فرمائی تھی۔

رسول اکرم ﷺ کی نصیحت جو مہاجرین کی خلافت کی دلیل بنی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ میں تمہیں نصارے بارے میں نصیحت کرتا ہوں وہ میرے جگر گوشے اور رازوں کے امین ہیں ان کے جو فرائض تھے وہ ان کو دیا کر کے ختم ہو چکے ہیں ان کے حقوق بھی باقی ہیں۔ لہذا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں ان کی جو خطا میں ہیں ان سے درگزر کرنا۔ مہاجرین نے کہا کہ اگر امارت اور سرداری تمہارا حق ہوتی تو ان کو اللہ عزوجل تمہارے بارے میں اس قسم کی وصیت نہیں کرتے۔ بہر حال اس دلیل سے مہاجرین نے نصاروں کو مطمئن کر دیا۔

خزرج کی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت چنانچہ حضرت بشیر بن سعد خزرجیؓ نے منہ سے یہ بات کہی کہ ہاتھ پر بیعت کر دو اور دوسرے لوگوں نے بھی ان کی مطابقت کی۔ جہان بن منذر نے کہا کہ اسے یہ تو اپنے پیچھے جہان بن امیہ کی بات یاد ہے، (اس نے قریش کی بیعت کر لی) بشیر بن سعدؓ نے جواب دیا کہ بخدا اب کڑی نہیں مگر مجھے یہ بات نا پسند ہے۔ میں یہ تو اسے وہ حق تینوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے۔ جب قبیلہ اوس نے دیکھا کہ بشیر بن سعدؓ نے بیعت کر لی ہے تو وہ بھی اسے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

حضرت سعد بن عبادۃؓ اس واقعہ سے حضرت سعد بن عبادہؓ بہت ناراض ہوئے اور بیعت نہ کی اور یہ ملک شام و طرف چلے گئے حتیٰ کہ وہیں فوت ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ جنات نے انہیں قتل کر دیا تھا ورنہ وہ لوگ جنوں کا یہ شہر نہ بناتے۔

نحن قتلنا سيد الخزرج سعد بن عبادہ

ضربناہ بسہم فلم جن خط فزادہ

ہم نے خنزرج کے بھروسہ دار سعد بن عبادہؓ کو قتل کر ڈالا اور ان کے دل پر یہ اتیہ چدا۔ یہ جو کھٹ نہیں کیا۔

قیس بن سعدؓ کا تعارف حضرت سعدؓ کے بعد ان کے بیٹے قیسؓ نے فتوحاتِ عظیمہ کے دوران پرے ہمارے نچا، یہ اور حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے باہمی اختلافات میں آپؓ نے حضرت علیؓ سے ہار سنا تھا، یہاں جب حضرت علیؓ کی موت ہو گئی تو امیر معاویہؓ نے ایک بار ان کے تشیع کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت قیسؓ نے جواب دیا کہ اے معاویہؓ! یہ باتیں سر رہے، جو خدا والوں میں

۱ ان کا نسب یوں ہے: بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاص بن زید بن مالک بن افراسیاب بن شعبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن تمر بن (شامیہ بن)۔

تمہاری دشمنی بھری ہوئی تھی وہ اب تک ہمارے سینوں میں جوش مار رہا ہے اور وہ تلواریں جو ہم نے تم پر چڑائیں اب تک ہمارے کندھوں پر لگی ہوئی ہیں ان کا شمار بوس نہایت نئی ورفیاض وگوں میں ہوتا تھا وہ بڑے قیمتی جڑے تھے (بے قدر اور بھاری تیرے ممالک) آج میں کہ اب وہ ہمارے ہوتے تھے تو ان کے پاؤں زمین تک پہنچتے تھے ①۔

یزید کے دور میں انصار کا کردار: جب یزید بن معاویہ نے حکومت سنبھالی اور اب اس کا ضمہ، قرضہ و حق و بد بائیں لے لی جیسا کہ سب کو معلوم ہے تو انصار کی غیرت دینی جوش میں آئی اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے ہاتھ پر بیعت کر دی اور یزید بن معاویہ کو ایسا وارنا کیا پھر بن زبیرؓ نے عبداللہ بن مطیعؓ کو انصار و مرہب جرین و امیر مقرر کیا یزید بن معاویہ نے ان کے مقابلہ میں مسلم بن قیسؓ کو روانہ کیا وہ لوگوں کو چوں کا مقابلہ (مدینہ کے باہر) کر دینی زہرہ میدان میں ہوا۔ انصار کو شکست ہوئی اور یزید بن معاویہ نے ان کا بے درستی قتل کیا۔ کتب میں کہ سانی میں مرہب جرین اور انصار میں سے سترہ بڑی صحابی تھے اور عبداللہؓ ② بھی شہید ہوئے اور باقی ممالک و مدینہ انہوں نے تہمتی ان سنگین جرائم میں سے ہے جن کا یزید نے ارتکاب کیا۔

اوس اور خزرج کی کشمکش: اس کے بعد مملکت اسلامیہ مضبوط ہوئی اور عربوں کی سلطنت خوب پھیل گئی تو مرہب جرین اور انصار کے قبیلے حراق، شام، افریقہ مغرب اور اندلس کے دوراز علاقوں میں ہی فقط فون کی حیثیت سے پھیلے۔ اس طرح سے خزرج اور اوس کے تمام خاندان بھگتے اور بیٹے کا شہر ان کے وجود سے خالی ہو گیا اور دوسری قوموں کی طرح وہ بھی مٹ گئے۔

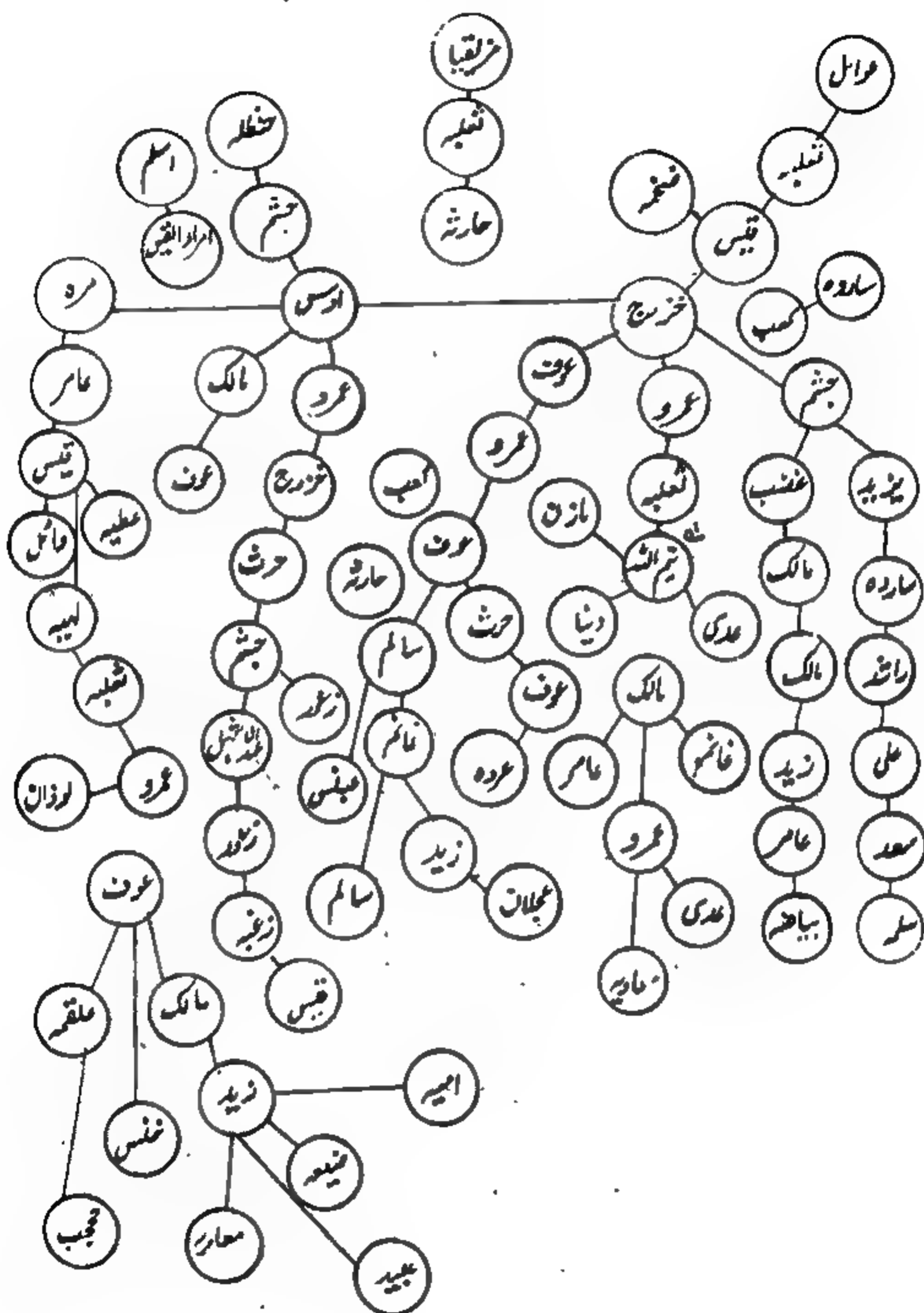
تلك امة قد حلت لها ما كست ولكم ما كسبتم والله اوت الارض ومن عليها وهو خير الوارثين الا حاق
سواه ولا معود الا اباد ولا خير الا خيره ولا رب غيره وهو نعم المولى ونعم النصير ولا حول الا
قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم والحمد لله رب العالمين



① اپنے مددگاروں کی طرح حضرت قیس بن سعدؓ نے بھی صحابی تھے اور رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں شرطین پر جس کی خدمت جاسوسیہ تھے۔ ان کی تاریخ کے مالدان کی نارت اور فیاضی کے بہت سے واقعات مذکور ہیں۔ مزید حالات کے لئے اسد الغابہ لابن الاثیر جلد پنجم صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶ دیکھیں۔

② تاریخ ابن خلدون کے نسخوں میں اس مقام پر حنظلہ بن عبداللہ لکھا ہے جسے عبداللہ بن حنظلہ پڑھنا چاہیے (شام، مدنیوں)۔

خزرج کا شجرہ نسب اوس کا شجرہ نسب



بنو عدنان اور ان کے انساب اور قبائل

ماہرین نسب اس بات پر متفق ہیں کہ عدنان ❶ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں مگر ان کی درمیانی پشتیں معروف نہیں ہیں ہندہ ہیں میں خلط ملط ہو گئیں ہیں اور ان کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ مگر عدنان کی نسبت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف درست ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کی نسبت بھی عدنان کی طرف صحیح ہے اور اس پر ماہرین انساب کا اتفاق ہے مگر عدنان اور اسماعیل علیہ السلام کی درمیانی پشتوں کے متعلق بہت اختلاف ہے ❷

عدنان کے نسب کے بارے میں اقوال:..... ایک قول کے مطابق وہ نابت بن اسماعیل کی اولاد میں سے ہیں بن کا پورا نسب یوں ہے عدنان بن عد بن مقوم بن ماحور بن تیرح بن یحرب بن یثحب بن نابت (یہ پہنچنے کا قول ہے)۔ ایک قول یہ ہے کہ عدنان قیدار بن اسماعیل کی اولاد میں سے ہے اس کا پورا نسب یوں ہے عدنان بن آود بن ایسع بن تھمیسع بن سمدان بن ثابت بن حمل بن قیدار (یہ علی بن عبدالعزیز جرجانی نسب کا قول ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں ہے۔ عدنان بن آود بن یثحب بن ایوب بن قیدار۔

عدنان اور قیدار کے درمیان پشتوں کی تعداد: علامہ قرطبی نے ہشام بن محمد سے نقل کیا ہے کہ عدنان اور قیدار کے درمیان تقریباً چالیس پشتیں ہیں ❸ میں نے تدمر کے ایک آدمی سے سنا جو یہودیت سے مسلمان ہو چکا تھا اس نے یہودیت کی کتابوں میں پڑھا تھا کہ معد بن عدنان کا نسب اسماعیل تک ارمیہ نبی کی کتاب میں مذکور ہے اور وہ نسب اس قول سے تعداد اور ناموں کے لحاظ سے قریب تر ہے۔ گر کوئی اختلاف ہے تو وہ زبان کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ نام عبرانی سے ترجمہ ہوئے ہیں۔

قرطبی کا قول: علامہ قرطبی نے زبیر بن بکار سے ابن شہاب کی سند سے نقل کیا ہے کہ عدنان اور قیدار کے درمیان تقریباً اتنی ہی پشتیں ہیں۔ ایک ماہر نسب کا بیان ہے کہ اسے معد بن عدنان اور اسماعیل کے درمیان چالیس پشتیں یاد تھیں اور اس نے اہل کتاب سے ن کا مقصد یہ کیا تو نہیں ایک دوسرے کے مطابق پایا صرف چند ناموں میں اختلاف تھا۔ میں نے اس سے درخواست کی کہ مجھے لکھوادے چنانچہ اس نے مجھے نسب نامہ لکھوادیا۔ طبری نے اسے آخر تک نقل کیا ہے، بعض ماہرین نسب عدنان اور اسماعیل کے درمیان بیس یا پندرہ پشتیں گناتے ہیں۔

حضرت ام سلمہؓ کی تشریح اور اس کا رد: الصحیح میں ام سلمہؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے عدنان کا نسب اس طرح بیان فرمایا ہے معد بن عدنان بن ادد بن زید بن اعراب الشری۔ حضرت ام سلمہؓ نے کہا کہ زید سے مراد ہمیسع ہے اور برابیت یا نابت سے اور اعراب الشری سے مراد حضرت اسماعیل ہیں۔ مگر علامہ سیوطی نے اس تشریح کو رد کیا ہے کہ حدیث کا مقصود معد اور حضرت اسماعیل کے درمیانی آباء کا شمار نہیں ہندہ اس کے معنی دوسری حدیث سے ملتے ہیں۔ انتم بنو آدم و آدم من التراب یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ اس کی تائید ماہرین نسب کے اس متفقہ رائے سے بھی ہوتی ہے کہ عادت کے اعتبار سے یہ بات محال ہے کہ عدنان اور حضرت اسماعیل کی درمیانی مدت صرف چار یا پانچ یا دس

❶ نبی کریم ﷺ کے جد امجد ہیں۔ ❷ ابن اثیر ج ۱ صفحہ نمبر ۳۶۸ پر کہتے ہیں کہ معد بن عدنان تک نسب نبوی میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس کے بعد زبیر بن عدنان تک ہے۔ بن ہشام میں لکھا ہے کہ عدنان کے بعد والوں پر ماہرین انساب کا اختلاف ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کسی جگہ پر متحد ہو نہیں پاتے کہ اس سے اوپر والے پر اختلاف ہو جاتا ہے۔ ❸ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ بعض لوگ چار پشتیں بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ چالیس تک۔

پشتیں ہوں کیونکہ یہ مدت ان پشتوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ لمبی ہے۔ ①

① معد ابن عدنان کے نسب کے بارے میں مترجم کی تحقیق (مترجم) تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ جن مورخین نے عدنان سے لے کر حضرت اسمعیل تک کی پشتوں کو بیان کیا ہے وہ پانچ ہیں (نہایتی (۲) ابن ہشام (۳) ابن الاعرابی (۴) نبی ارمیا علیہ السلام کے کاتب وحی پر خیا (۵) الجرجانی میں سے علامہ بیہقی نے عدنان سے اسمعیل تک نو پشتیں بیان کیں ہیں جس کا علامہ ابن خلدون نے ذکر کیا ہے۔

ابن ہشام کا قول: ابن ہشام نے کتاب المغازی والسیر میں آٹھ پشتیں اس طرح بیان کیں ہیں عدنان بن آد ابن خور ابن سود ابن یارب بن الیشب بن ربیع بن اسمعیل اسی کتاب کے دوسرے نسخے میں دس پشتیں اس طرح لکھی ہیں عدنان بن آد بن ہشام بن شجب بن حرب بن اسمعیل بن نابت بن سلام بن قید بن اسرائیل۔

ابن الاعرابی کا قول: ابن الاعرابی نے آٹھ پشتیں نسب نامہ میں لکھی ہیں عدنان بن آد بن اسمعیل بن نابت بن سلام بن قیز بن اسرائیل۔ ان پشتوں کے ناموں و خیال کرنا کہ یہ پورے ہیں اور ان کو حضرت اسمعیل تک پورے سمجھنا سخت غلطی ہے کیونکہ ان کے لکھنے والوں نے جہاں تک ان کے نام یاد تھے وہاں تک لکھ کر ان معروف و مشہور شخص قیز اور اسمعیل کا نام لکھ دیا جیسا کہ عرب اور شام کے لوگوں کا دستور تھا۔ دیکھو انجیل متی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب میں لکھا ہے کتاب نسب نامہ متی بن دود بن ابرہیم حارثہ حضرت مسیح سے حضرت داؤد علیہ السلام تک بیچ میں بہت سی پشتیں گزریں ہیں لیکن حضرت داؤد اور حضرت ابراہیم کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے حضرت داؤد علیہ السلام تک بیچ میں بہت سی پشتیں گزریں ہیں لیکن حضرت داؤد اور حضرت ابراہیم کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح کو حضرت داؤد کا اور حضرت داؤد کو حضرت ابراہیم کا بیٹا بنا دیا جن سے نسلی سلسلہ چلا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد رسول اللہ قبیلہ قریش کی اور قریش معد بن عدنان کی اولاد ہیں اس بات کے ثبوت کے لئے قومی اور ملکی روایات عرب کا فی ہیں اور جیسا کہ آپ کے زمانے میں اور نہ آپ کے اور کسی شخص کو یہ شبہ پیدا ہوا کہ آپ قبیلہ قریش کی اولاد سے نہیں ہیں ویسا ہی یقینی اور قومی و ملکی اعتبار سے تسلیم شدہ بات ہونے سے آپ کی موجودگی میں نسب نامہ لکھنے کا خیال پیدا نہیں ہوا اور نہ یہ وقتیں پیش آئیں جو آپ کے بعد نسب نامہ لکھنے والوں کو پیش آئی ہیں آپ دنیا میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نسب نامہ لکھا دیتے برخلاف جناب عیسیٰ ابن مریم کے کہ آپ کی زندگی ہی میں انسانی عادت کے خلاف بغیر ہاپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کو یہ شبہ پیدا ہوا تھا کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں یا نہیں اس وجہ سے ان کے حواری متی نے اپنی انجیل میں سب سے پہلے آپ کا نسب نامہ لکھا ہے۔

ماہرین نسب کے بارے میں واقعہ کی روایت کی: میرے نزدیک یہ لحاظ اصول و روایت کوئی اصل نہیں معلوم ہوئی جو کاتب الوقدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے بیان کی ہے کہ "کذب التسابون" یعنی نسب بیان کرنے والے جھوٹے ہیں۔ علامہ مسعودی نے مروج الذهب میں اس سے متقی جتنی ایک روایت بیان کی ہے

ولذلك اى لتنازع الناس فى النسب نهى النبي صلعم عن تحاور معد لعلم من تبا عه الا سباب و كثرة الراء فى طول هذا الا عصار

اس اختلاف کی وجہ سے جو کہ نسب نامہ میں لوگ کرتے تھے آپ نے معد سے آئے نسب بیان کرنے سے منع فرمایا ہے اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نسب نامہ

کے بڑے دور تک ہونے اور اس طویل زمانے میں مختلف آراء ہونے سے بخوبی واقف تھے۔

یہ روایت ایسی ہے کہ جس کے بے سند و ناقابل اعتبار ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کبھی نسب کی نسبت کوئی تذکرہ پیش نہیں آیا مگر عرب کے دل میں یہ بات نقش تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں سے ہیں اور قریش معد بن عدنان کی نسل سے ہیں بظاہر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نسب نامہ پر کچھ بحث و گفتگو ہوئی ہو ہاں کئی صدیوں کے بعد جب تالیف و تصنیف کا رواج اسلام میں شروع ہوا تو مورخین کو نسب نامہ مرتب کرنے کی فکر ہوئی جس کو جہاں تک نام یاد تھے لکھ کر مشہور و معروف شخص کا نام لے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ معد بن عدنان اور حضرت اسمعیل کے درمیان بعض دس پشتیں اور بعض تیس پشتیں اور بعض نو بیشت لکھ کر قیز ابن اسمعیل کا نام لکھ دیتے ہیں۔

قابل اعتبار نسب نامے: پس اب تنقیح کے بعد و نسب نامہ باقی رہ گئے۔ ایک ارمیا علیہ السلام کے کاتب پر خیا اور دوسرا النحر اء کا۔ النحر کے نسب نامہ کی نسبت ابو القدر نے لکھا ہے کہ وہ نہایت درست اور قابل اعتبار ہے اور اختیار کرنے کے لائق ہے اگرچہ درحقیقت یہ نسب نامہ بھی حضرت اسمعیل بن ابراہیم تک ہے اس نے بھی جہاں تک نام یاد تھے لکھ کر عرب و شام کے دستور کے مطابق قیز ابن اسمعیل کا نام لکھ دیا ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسب نامہ حمل ابن معد ابن عدنان تک ہے یعنی جہاں تک پر خیا کا کاتب ادوی نے لکھا تھا۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ ہم پر خیا کے لکھے ہوئے نسب نامہ کا اعتبار نہ کریں جو انہوں نے حضرت اسمعیل کی اولاد کا سلسلہ نسب اپنے وقت تک کا کاتب خاص طور پر اس وجہ سے کہ معد بن عدنان حضرت ارمیا کے ہنگامہ میں حضرت ارمیا نے معد بن عدنان کو پر خیا جیسا کہ علامہ ابن خلدون اور مسعودی نے مروج اندھب میں اس کا اعتراف کیا ہے اس پر بعض نا سمجھ انگریزی مورخوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ معد بن عدنان اور حضرت ارمیا کی روایت صحیح نہیں ہے اس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عدنان تک آٹھ رہ پشتیں بنتی ہیں اس حساب سے باعتبار نسل عدنان کی پیدائش ۳۰ قبل مسیح ہو نہیں سکتی حالانکہ ارمیا بنی اور بخت نصر کے جنوں کا زمانہ ۵۰ قبل مسیح پایا جاتا ہے۔ یقیناً مورخوں کو اس نسب نامہ میں ناموں کے متحد ہونے سے اس روایت کے صحیح ہونے کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

عدنان کی اولادیں:۔۔۔ طبری کی روایت کے مطابق عدنان کی چھ اولادیں تھیں (۱) دیت یعنی عک (۲) عدن جس کے نام پر یمن کا شہر عدن کا نام پڑا (۳) ادد (۴) ضحاک (۵) عی (۶) اینن

علامہ طبری نے لکھا ہے کہ جب اہل حضور نے اپنے نبی شعیب بن مہدم کو شہید کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے انبیاء ارمیاء اور برخیہ کو وحی کی کہ وہ بخت نصر کو حکم دیں کہ وہ عربوں پر لشکر کشی کرے اور اسے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عربوں پر مسلط کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کو اس بات کی بھی تلقین کی کہ وہ معد بن عدنان کو اپنے ساتھ اپنے ملک لے جائیں۔ اور اسے ہلاکت سے بچائیں۔ کیونکہ اللہ کی مرضی یوں ہی ہے کہ نبوت محمد یہ معد کی سل میں ظاہر ہو۔ چنانچہ جب اس کی عمر بارہ سال کی تھی۔ اسے براتی پر اٹھالیا گیا اور حران پہنچا دیا۔ معد انہی کے پاس رہا اور انہوں نے اسے کتاب کا علم سکھایا۔

بخت نصر کی چڑھائی:۔۔۔ جب بنت نصر نے عرب کے علاقوں پر چڑھائی کی تو قبائل عدنان نے اہل حضور وغیرہ کے ساتھ مل کر ذات عرق نامی مقام پر اس کا مقابلہ کیا۔ مگر بخت نصر نے ان کو شکست فاش دی اور ان سب کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد عدنان کا انتقال ہو گیا اور ایک مدت دراز تک عرب کے علاقے ویران رہے حتیٰ کہ بخت نصر مر گیا اور ”معد“ نے بنی اسرائیل کے انبیاء کے ساتھ مکہ کا رخ کیا۔ ان انبیاء نے حج کیا تو معد نے بھی ان کے ساتھ حج کیا۔ پھر معد نے دیکھا کہ اس کے رشتہ دار یعنی قبائل کے ساتھ خلط ملط ہو گئے ہیں اور ان کے ساتھ رشتہ ازدواج میں بھی منتقل ہو گئے ہیں۔ جرہم کی پیدائش کے بعد اہل یمن نے مہربان ہو کر انہیں اس کے وطن واپس بھیج دیا تھا۔ معد نے حارث بن مضض جرہمی کی وراثت کے بارے میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ اس کی نسل میں سے جرہم بن جہلم ابھی تک باقی ہے تو معد نے اس کی بیٹی معانہ سے شادی کر لی جس کے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا۔

بنو عدنان کے علاقے:۔۔۔ بنو عدنان کے ٹھکانے اور علاقے نجد کے ساتھ مخصوص ہیں۔ قریش مکہ کے علاوہ ی تمام قبائل دیہات میں رہتے تھے جو ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف سفر کرتے رہتے تھے۔ نجد ایک اونچا علاقہ ہے جو حجاز کے مشرق میں واقع ہے۔ لہذا ایک مہینہ کا راستہ ہے جس کی ابتدا ان پہاڑی چوٹیوں سے ہوتی ہے جو یمن سے ملی ہوئی ہیں۔ اس کا آخری حصہ وہ ہے جہاں سے ملک شام نظر آتا ہے۔ عراق کی طرف سے نجد کی ابتدا عذیب نامی جگہ سے ہوتی ہے جو کوفہ کے قریب بنو نمیم کے ایک چشمے کا نام ہے۔ اگر آپ حجاز کی سرزمین میں داخل ہوں تو گویا نجد شروع ہو جاتا ہے تہامۃ الحجاز کی طرف سے اس کی ابتدا احصن نامی جگہ سے ہوتی ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انجد من رای احصن یعنی جو شخص احصن کو دیکھ لے سمجھ لو کہ نجد میں داخل ہو گیا علامہ سیہلی کہتے ہیں کہ احصن ایک پہاڑ ہے جو جبل الطائف سے ملا ہوا ہے اور نجد کا سب سے اونچی مقام ہے جہاں

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) کیونکہ عدنان بھی دو ہیں اور معد بھی دو ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ دونوں عدنان کے بیٹوں کے نام معد ہیں لیکن وہ معد جو معد بن عدنان کے بیٹے ہیں وہ عک کا بھائی ہے اور اس کا باپ عدنان ہے۔ قبل مسیح میں گزرا ہے اور اس کے باپ کا نام ادد اول ہے اور یہ معد عدنان (دوم) کا لڑکا ہے اور اس کے باپ کا نام ادد ہے۔ ہند وہ روایت ہے معد کے بارے میں ہے نہ کہ دوسرے معد کے بارے میں جیسا کہ بعض انگریزی مؤرخوں نے خیال کر لیا ہے۔

قوم عاد کے قلعہ سے نسب نامہ کی برآمدگی: عرب کے ضلع حضرموت میں حصن الغراب نامی ایک قلعہ جو قوم عاد کا تھا اس میں سے ایک کتبہ نکلا اس میں حضرت ہود علیہ السلام کا نسب نامہ کا بھی نام ہے غالباً یہ عک معد اول کا بھائی ہوگا۔ یہ کتبہ ۱۸۳۹ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہاز سسکی ”پانی نورس“ کے افسروں نے نکالا تھا جس جگہ برخیہ کا تب الوحی کا نسب نامہ کے نیچے اخیر اکا نسب نامہ بطور تہمت کے ہم لگا دیں تو آنحضرت کا نسب عدنان تک اور پھر عدنان سے اسمعیل تک بلکہ کسی ختلف کے ثابت ہو جاتا ہے اور حرم طبعی کے حساب سے بھی (جو کہ عام طور پر اختیار کیا جاتا ہے) صحیح ہو جاتا ہے کیونکہ اسمعیل سے آنحضرت تک شتر پشتیں بنتی ہیں۔ ہمیں یہ بات تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہیں کہ ہم نے یہ نسب نامہ آنحضرت سے لے کر عدنان اول عرب کی ملکی روایتوں سے اور پھر عدنان اول کے اوپر یہود کی روایتوں سے درست کیا ہے اس لئے کہ بنی اسرائیل پر سب سے پہلے یہ تھے اور ان کے ہاں تاریخ لکھنے کا اور نسب نامہ محفوظ کرنے کا عمدہ طریقہ موجود تھا اور عرب ان پڑھ امی تھے گوان کا نے مثل حافظ اپنے نسب نامہ اور نسلوں و یہ کہنے کا ادنیٰ تھا۔ بنی اسرائیل نے یہ تیب سے یہ درکھنا نہایت مشکل بات تھی عجب نہیں کہ اسی وجہ سے جس وقت معد بن عدنان کو ارمیاء علیہ السلام بچا کر لے گئے تھے اس وقت اپنے کا تب الوحی برخیہ سے معد بن عدنان کا نسب نامہ ترتیب سے لکھنے کا حکم دیا ہم اس کے مطابق بنو عدنان کے اخبار ختم ہونے پر عدنان اول سے اوپر کا سلسلہ نسب برخیہ کا تب الوحی ارمیاء سے لکھے ہوئے نسب نامہ سے در اس کے پیچھے کے سلسلہ نسب میں اخیر اکا نسب نامہ بطور تہمت لگا دیں گے (انجمن کلام المیز جم)

عقاب اندے دیتے ہیں۔ یہ مقام بنو ششم بن بکر کا ٹھکانہ ہے اور نجد کی سرحد کی ابتدا یہیں سے ہوتی ہے۔

تہامہ: تہامہ کا علاقہ حجاز میں نجد کے قریب ہے اور مکہ اور مدینہ سے تین سو اور ایلہ کی سمت میں بحر قلزم کے قریب واقع ہے اس کے مشرق میں عوالی ہیں جو اس سے بلند ہیں اس کے بعد نجد آتا ہے جو اس سے بھی اونچا ہے۔

عوالی اور سروات: عوالی اور سروات وہ بلند علاقے ہیں جو تہامہ و نجد سے الگ کرتے ہیں اور یمن سے شام تک برابر ملتے ہوئے چلے گئے ہیں۔ مثلاً سروات ① الخلیل جو نجد سے نکل کر خانہ بدوشوں کے علاقوں میں داخل ہو گیا ہے۔ اس پہاڑ کے مشرق میں نجد کا صحرا ہے جو یہاں تک کہ بحرین اور بصرہ تک پھیلا ہوا ہے اور جہاں عرب کے قبائل سردیوں کا موسم گزارتے ہیں۔ یہ قبیلے بشار ہیں اور ان کی تعداد بصرہ و خانہ بدوشوں کے مابین معلوم ہے۔

بنو عدنان کا خاص علاقہ نجد: علامہ پہلی کہتے ہیں کہ نجد کے ساتھ صرف بنو عدنان کے خاص قبیلے مخصوص تھے۔ وہ وہاں میں سے نہ ف قبیلہ تھے، سہمی اور جہاں کے پہاڑوں کے درمیان آباد تھے۔ عدنان کے قبائل تہامہ اور نجد کے مابین عراق اور الجزیرہ میں بھی پھیلے ہوئے تھے۔ اسلام کے ظہور کے بعد وہ دوسرے ملکوں میں بھی پھیل گئے۔

عدنان کی شاخیں: بنو مکہ اور بنو معد قبیلہ عدنان کی شاخیں ہیں مکہ کا وطن زبید کے آس پاس تھا۔ قبیلہ مکہ سے بنو مالک و شام بھی جو ایک بڑا قبیلہ ہے اسلام کے دور میں اس میں سے بہت سے سردار اور امیر پیدا ہوئے۔

قبیلہ معد: معد ایک بڑا قبیلہ ہے جس سے عدنان کی ساری نسلیں چلیں۔ یہ وہی معد ہے جس کے بارے میں مدقون نے بنی رمیہ و دنی کی تھی۔ اسے بخت نصر کی لشکر کشی کے وقت عرب علاقوں سے نکال لے جائیں کیونکہ اللہ اس کی اولاد میں سے آخری نبی پیدا کرنے والا تھا۔ معد کی اولاد میں سے بنو یاس اور بنو نزار نامی قبیلے پیدا ہوئے اور ایک قول کے مطابق قصص اور انمار بھی ان کی اولاد میں سے ہیں۔

قصص بن معد کی امارت: قصص کو اس کے باپ کے بعد عربوں کی امارت و حکومت ملی۔ اس نے چاہا کہ اپنے بھائی نزار و نمر سے نکال دے۔ مگر اہل مکہ نے اسی کو نکال دیا اور نزار کو اس پر ترجیح دی جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو اس نے اپنا مال اپنی اولاد میں بانٹ دیا چاہے اس نے ربیعہ و مہور ادا یا اور مضر و سرخ خیمہ اور انمار و مدحہ اور یاس و حکمت اور عسہ و دی ممر میراث کے بارے میں انہوں نے باخبر بن کر ان سے اپنا حصہ بنایا۔ یہ ایک مشہور قصہ ہے جو اس کتاب کی بحث سے خارج ہے۔ ②

بنو یاس کی شاخیں: یاس بہت سی شاخوں میں بٹ گئے۔ اس طرح سے حضرت اسمعین کی اولاد خوب بڑھ گئی حرم کی سرداری مضر بن نزار کے حصہ میں آئی۔ بنو یاس عراق کی طرف چلے گئے۔ اور بنو انمار سروات کی جانب جا کر وہاں کے میدانوں میں آباد ہو گئے۔ انہوں نے اپنی مملکت میں بڑے کارنامے انجام دیے۔ آخر کار ایران کے بادشاہوں نے پے در پے حملے کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ خصوصاً شاہ پور ذوالکف ③ نے ان سب کو قتل کر کے بالکل فنا کر دیا۔

بنو نزار کے قبائل: نزار کے دو بڑے قبیلے ہیں۔ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر۔ قبیلہ ربیعہ کا وطن یہاں ہے۔ الجزیرہ اور عراق کے درمیان ہے۔ ان کی دو شاخیں ہیں بنو صبیحہ اور بنو اسد۔ اور پھر بنو اسد کی نسل سے بنو حمزہ اور بنو جلدیلہ نکلتے ہیں، بنو حمزہ دین اتمر میں رہتے تھے جو عراق کے علاقے انبار سے تین دن کی مسافت پر واقع ہے۔ پھر وہ خیبر کے آس پاس چلے گئے اور ابھی تک وہیں رہتے ہیں۔ ان کے علاقے پر غزویہ قبائل قبضہ ہو گئے تھے جو قبیلہ

① عراق کے معنی بلندی کے ہیں اور یہ نام ہے اس طویل سلسلہ و بہتان کا جو جزیرہ العرب کے مغربی کنارے کے راتھوں سے لے کر حداد شام تک پھیلا ہوا ہے۔ سروات ان علاقوں میں ہے۔ اس کے مغرب میں تہامہ ہے۔ دنی ساحل عرب کا نیچا علاقہ اور مشرق میں نجد کی سطح مرتفع ہے۔ ② یہ تہامہ و یمن کے مابین تھا۔ ③ پور ذوالکف سے مراد شاہ پورستانی ہے جو مابین عمان و فارس کے درمیان تھا اور اس کا مدد مستحق تھا۔ اس کے قبیلہ ربیعہ و مضر کا تعلق تھا۔

طی کی ایک شاخ ہے اور جن کو عراق میں بھجائی کثرت کے سرداری حاصل ہے عنزہ کا ایک چھوٹا سا قبیلہ افریقہ میں بنو یار کے ساتھ رہتا ہے اور ان سے چند قبیلے طنی کے ساتھ نجد کے میدانوں میں زندگیاں گزار رہے ہیں۔

عبدالقیس بنو ضیلہ کی شاخوں میں سے بنو عبدالقیس اور بنو قابل ذکر ہیں۔ عبدالقیس ایک بڑا وسیع قبیلہ ہے جن کی بہت سے شاخیں ہیں پہلے ان کا وطن تہامہ تھا۔ پھر وہ بحرین کی طرف نکل گئے۔ جو کہ فارس کے مغرب میں ایک بڑا وسیع علاقہ ہے۔ یہ شمال میں بصرہ کے ساتھ ملتا ہے اور بلاد بحر کے نام سے مشہور ہے اور باب الیمین کہلاتا ہے اس میں قطیف عمیر جزیرہ اوال اور احسا کے علاقے میں شامل ہیں۔

بلاد بحر کا سرہ کے زمانے میں: اکاسرہ کے زمانے میں یہ سارا علاقہ ایران کے ماتحت تھا۔ بکر بن وائل کے بہت سے لوگ وہاں آباد تھے اور بنو تميم صحرا میں رہتے تھے۔ جب بنو عبدالقیس آکر ان کے پڑوس میں ٹھہرے تو ان کی مزاحمت شروع ہو گئی۔ اور ان کے مدد سے وہاں سے قسیم رلیا۔

عبدالقیس کا اسلام: عبدالقیس کے لوگ مدینہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں وفد لے کر حاضر ہوئے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے ①۔

عبدالقیس کے وفد میں ایک شخص، منذر بن عائد بھی تھا۔ لوگوں نے ذکر کیا کہ وہ اپنی قوم کے سردار اور قبول اسلام کے واقعہ میں بڑ رہنما ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بھی بیویوں میں سے تھے اور بارگاہ نبوی میں ان کی بڑی قدر و دولت تھی۔ جارد بن عمرو بھی اسی وفد میں شامل تھا۔ نیز عوف بن جذیمہ کا بھائی ثعلبہ بھی عبدالقیس کے وفد کے ساتھ ۹ھ میں منذر بن ساوی کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ پہلے عیسائی تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ انہیں بھی رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

عبدالقیس کا ارتداد: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور انہوں نے منذر بن نعمان کو اپنا میر ہا بنو جس کے باپ کو کسری نے قتل کر دیا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے علماء بن حضرت کو عبدالقیس کی طرف روانہ کیا اور انہیں بحرین کی فتح پر مامور کیا۔ منذر قتل ہو گیا اور پھر عبدالقیس کی سرداری پہلے جارد کے خاندان میں رہی پھر اس کے بیٹے منذر کی طرف منتقل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے اسے بحرین کا گورنر بنایا۔ پھر اسطرح کا گورنر مقرر کیا پھر عبداللہ بن زیاد نے اسے ہند کا گورنر مقرر کیا پھر اس کے بیٹے حکیم بن منذر کو یہی منصب دیا۔ اس کے بعد اسے بحرین کی گورنری پر دوبارہ فائز کر دیا۔

بنو نمیر: بنو نمیر بن اقصی کے قبیلہ کی شاخوں میں سے نمیر اور وائل قابل ذکر ہیں۔ بنو نمیر کا وطن راس العین ہے۔ صہیب بن سنان جو رسول اللہ ﷺ کے مشہور صحابی تھے اور رومی کے لقب سے مشہور ہیں ان کا اسی قبیلہ سے تعلق تھا۔ کسری نے باپ سنان کو ابلہ کا غافل مقرر کیا تھا۔ ردہ کی جنگوں میں نمیر نے خاص شہرت حاصل کی تھی۔ اسی قبیلہ کا فرد ابن القریہ ہے جو حجاج کے زمانے میں اپنی فصاحت کے سبب مشہور تھا۔ نیز منصور بن نمیر شاعر بھی اسی قبیلہ سے ہے جو خلیفہ ہارون رشید کا مدح خواں تھا۔

بنو وائل: وائل ایک بڑا وسیع قبیلہ ہے۔ جس کی شاخوں میں نے بنو تغلب اور بنو بکر بن وائل سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے درمیان مشہور بڑیاں ہونیں جن کا سلسلہ چالیس سال تک رہا۔ بنو تغلب نے بڑی شہرت حاصل کی ان کا وطن الجزیرہ میں نجد اور نصیبین کے پاس کے علاقے تھے اور وہ علاقے ربیعہ کے نام سے مشہور تھے۔ رومیوں کے پڑوس ہونے کی وجہ سے ان پر عیسائیت کا اثر غالب تھا۔

عمرو بن کلثوم تغلبی: عمرو بن کلثوم شاعر بھی بنو تغلب میں سے تھا۔ جس کی ماں کا نام ہند بنت مہاہل تھا۔ اس کی اولاد میں سے ایک شخص مالک بن طوق تھا جس کی طرف رجبہ مالک بن طوق منسوب ہے۔ جو دریائے فرات پر واقع ہے عمرو بن کلثوم کے چچا عاصم بن نعمان نے شہنشاہ بن

حادث آکل المرار کو کلب کی لڑائی میں قتل کیا تھا۔

تغلب کے درمیان چالیس سالہ جنگ..... بنو تغلب میں سے کلیب اور مہملہل بھی ہیں جو ربیعہ بن حارث کے بیٹے تھے۔ کلیب بنو تغلب کا سردار تھا یہ وہی شخص ہے جس کو جاس بن مروانے مار ڈالا تھا حالانکہ وہ اس کا بہنوئی تھا۔ اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ ایک سو نامی عورت کی اونٹنی کلیب کے کھیت میں چر رہی تھی کہ کلیب نے ایسا تیر مارا جو اس کے آ رہا ہو گیا۔ اس پر جاس نے اسے قتل کر ڈالا کیونکہ سو نامی عورت حاصل ہو گئی تھی۔ اس کے بعد کلیب کا بھائی مہملہل تغلب کا سردار بنا اور اس نے بکر بن وائل سے اپنے بھائی کے خون کا انتقال لینا چاہا۔ مہملہل جو بڑے طویل العمر ثابت ہوا بعد میں یمن کی طرف ہجرت کر گیا۔ مگر راستہ ہی میں قبیلہ عبدان کے ہاتھوں مارا گیا۔ بنو شعبہ جو بنو تغلب کے ایک شاخ میں رہتے ہیں شعبہ مہملہل کی اولاد میں سے ہیں۔

قبیلہ تغلب میں سے ولید بن ظریف خارجی تھا اور یہ وہی شخص ہے جس کا مرثیہ اس کی بہن لیلیٰ نے کہا تھا۔

ایا شجر الحابور مالک مورقا ☆ کانک لم تجزع علی ابن طریف

فتی لا یرید العز الا من اتقی ☆ ولا المال الا من قنا و سیوف

خفیف علی ظہر الحواد الی الوعی ☆ ولیس علی اعدائہ نحیف

فلو کان هذا لاموت یقبل فدیة ☆ فدینا من ساداتنا بالف

ترجمہ: خابور کے درخت کی بات ہے کہ تو اس طرح پھول و پتہ لارہا ہے گویا تجھے ابن ظریف کی موت کا غم نہیں اس فوجوان کی پرہیز گاری کے سوا اور کسی عزت کی خواہش نہ تھی اور نہ مال کے سوا اس کی دولت کے جو نیزوں اور تلواروں سے حاصل ہوا۔ وہ جب میدان جنگ کی طرف بڑھتا تو وہ دشمنوں پر بھاری تھا۔ اس کے غمناک ہونے سے موت کوئی فدیہ قبول کرتی تو ہم اس کے بدلے میں اپنے ہزاروں سردار فدیہ یاد کرنے کے لئے تیار تھے۔

بنو حمدان بھی قبیلہ تغلب میں سے ہیں انہوں نے موصل اور الجزیرہ پر خلیفہ المقتدی کے دور میں حکمرانی کی تھی، سیف الدودہ جیسا حکمران بنی خاندان کا تھا۔

بکر بن وائل: بکر بن وائل بھی ایک مشہور اور بڑا قبیلہ ہے۔ جس کی کئی شاخیں ہیں مثلاً (۱) مشکر بن بکر بن وائل (۲) بنو عکاہ (۳) بنو حنیفہ (۴) بنو غبل وغیرہ۔ پھر ان میں سے بہت سے خاندان ہیں، جن میں سے بنو الدول سب سے زیادہ بڑا قبیلہ ہے یہ ریاست و حکومت کے مالک تھے۔ ان کا وطن یمامہ ہے جسے نجد کے علاقوں میں وہی حیثیت حاصل ہے جو شادابی کے لحاظ سے نجد کو یمن میں حاصل تھی۔

یمامہ کا محل وقوع: یمامہ کے مشرق میں بحرین، مغرب میں یمن اور حجاز جنوب میں نجد اور شمال میں نجد کا علاقہ واقع ہے۔ یمامہ کا طول میں مراحل ۱۰ پر مشتمل ہے اور مکہ سے چار دن کی مسافت پر واقع ہے۔ یمامہ میں نخلستان بہت ہیں اور کاشتکاری بھی وہاں کوں ہوتی ہے۔ یہاں کا دار الحکومت حجر (حاضر زبر کے ساتھ) ہے: ہاں ایک شہر بھی ہے۔ جس کا نام یمامہ بھی ہے جو کہ بنو حنیفہ سے پہلے بھی بادشاہوں کا دار الحکومت تھا۔ اس کے بعد بنو حنیفہ نے حجر کا اپنا دار الحکومت بنایا اور اسلام کے دور میں یہی صورت باقی تھی۔

بنو حنیفہ: پرانے زمانے میں شہر یمامہ قبیلہ حمدان کا وطن تھا جو طسم اور قبیلہ جدیس کے وہاں سے بے دخل کر کے اس پر قابض ہو گئے تھے جیسا کہ طبری نے بیان کیا ہے۔ ان کا آخری بادشاہ قرط بن یعفر تھا۔ قرط کے مرنے کے بعد قبیلہ طسم اور جدیس نے یمامہ پر قبضہ کر لیا۔ ریاح بن مرہ کی بہن زرقہ اسی قبیلہ بنو حنیفہ کی تھی۔ بعد میں بنو حنیفہ طسم اور جدیس پر غالب آ گئے اور یمامہ پر قابض ہو گئے۔ ان کے بادشاہ کا نام ہوزہ بن علی تھا۔

جسے کہنے والوں کا حکم بنایا تھا اور اس کے چچا زار بھائی عمرو بن عمرو نے منذر بن السمان کو عین ابان کی جنگ میں قتل کر ڈالا تھا۔ بعثت نبوی کے وقت یرمہ کا حکمران حضرت شاہ بن اثال تھے جو ارتداد کے زمانے میں اسلام پر ثابت قدم رہے۔

بنو حنیفہ کی مشہور جنگ: مشہور نافع بن ازرق خارجی بنو حنیفہ میں سے تھا فرقہ ازرقہ اس کی طرف منسوب ہے مسیہ مدب کا ساتھی محمد بن سبیع بھی سی قبیلہ میں تھا۔ مسلمہ کے حالات مشہور ہیں اور عنقریب بیان ہوں گے۔

بنو عجل: بنو عجل کے ٹھکانے یرمہ سے لے کر بصرہ تک پھیلے ہوئے تھے انہوں نے ایرانیوں کی ذوقار کی جنگ میں شکست دی تھی۔ مگر اب ان کا نمونہ من مٹ چکا ہے اور ان علاقوں میں آج کل ان کی جگہ بنو عامر المنفق نے لے لی ہے۔ ابو دلف عجل کا خاندان اس قبیلہ میں سے تھا۔ بنو عجل نے عراق عجم میں اپنی حکومت قائم کر لی تھی جیسا کہ آئندہ ذکر آئے گا۔

بنو شیبان: بکر بن وائل کے خاندان عکابہ بن سعب سے تین بڑے قبیلے پیدا ہوئے تیم اللہ، قیس اور شیبان ان میں سب سے بڑا قبیلہ بنو شیبان کا تھا۔ جو اسام کے ابتدائی زمانے میں دریائے دجلہ کے مشرق میں بڑی تعداد میں آباد تھے۔ خوراج کے اکثر لیڈر سی قبیلے سے اٹھے۔ دور جاہلیت میں ان کا سردار مرہ بن ذہل تھا۔ اس کے دس بیٹے تھے جس سے دس قبیلے بن گئے۔ ان میں زیادہ مشہور بہام اور بنو حساس ہیں۔ بعد میں حزم نے لکھا ہے کہ بہام سے اٹھا کیس خاندان پیدا ہوئے۔

جساس بن مرہ: جساس اس نے کلیب کو قتل کر ڈالا تھا جو اس کا بہنوئی اور قبیلہ تغلب کا سردار تھا۔ کیونکہ بنو کلیب نے سوس ۱ کی ذمہ داری کو قتل کر دیا تھا۔ کلیب ۱ کے بیٹے نے بنو شیبان میں پرورش پائی جب وہ بڑا ہوا اور اسے معلوم ہوا کہ اس کے ماموں جساس نے اس کے باپ کو قتل کر دیا تھا تو اس نے جساس کو قتل کر دیا اور اپنے قبیلہ تغلب میں واپس آ گیا۔ بنو اشج کا خاندان اسی جساس کی اولاد میں سے تھا۔ انہوں نے مدینہ میں اپنی سلطنت قائم کر لی تھی مگر خلیفہ معتضد کے ہاتھوں اس ریاست کا خاتمہ ہو گیا۔

بنو شیبان کے مشہور لوگ: ہانی بن مسعود بنی شیبان میں سے تھا۔ یہ وہی ہانی ہے جس نے نعمان کے ہتھیاروں کو خسرو پرویز کے حوے کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ذوقار کی جنگ اسی وجہ سے ہوئی تھی۔ شاک بن قیس خارجی بھی بنو شیبان میں سے تھا۔ یہ وہی شاک ہے جس نے مروان بن محمد کے دور میں کوفہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور لوگوں نے اس کے ہاتھ پر مذہب صفریہ کے مطابق بیعت کی تھی بیعت کرنے والوں نے بنو مہیہ کے بہت سے لوگ شامل تھے جس میں سلیمان بن ہشام اور عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز شامل تھے۔ بعد میں مروان نے انہیں قتل کر دیا تھا۔

ثنی بن حارثہ جس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سواد عراق فتح کیا اور اس کا بھائی ثنی بن حارثہ دونوں بنو شیبان میں سے تھے نیز مشہور خارجی عمران بن حطان بھی اسی قبیلہ سے تھا۔ ۱ قابل ربیعہ پر بن زار کا بیان ختم ہوا۔

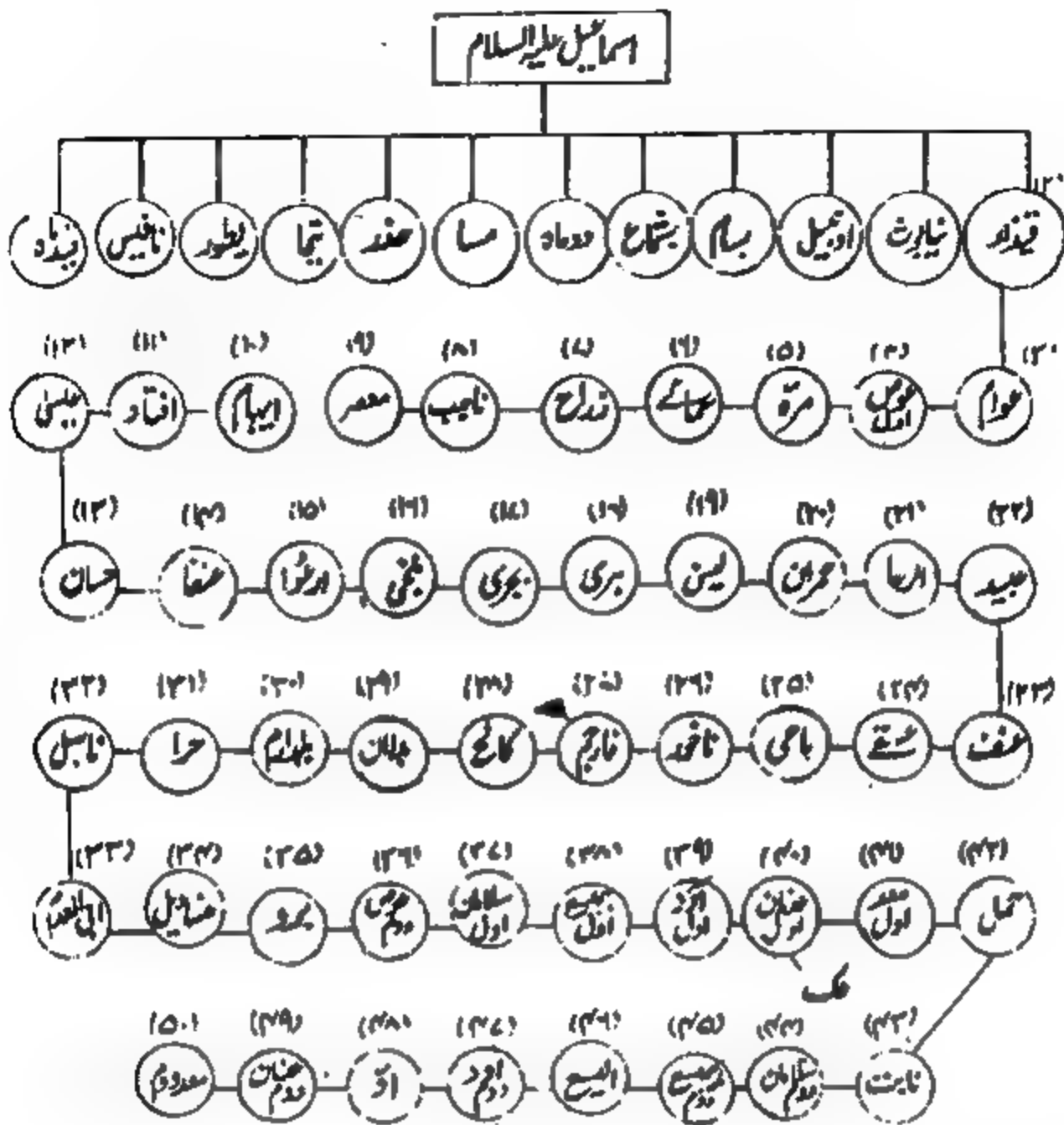
۱ ابن الاثیر میں ہے کہ یہ سوس بنت مقد التیمیہ تھی یہ حساب بن مرہ کی خالہ ہے۔ اس کی نوٹی کا نام مراب تھا (صفحہ نمبر ۲۳۷) ۲ کلیب کے اس بیٹے کا نام جمرس تھا (ابن الاثیر صفحہ نمبر ۳۲۲)۔ ۳ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کلام کی مناسبت سے اس جگہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صاحبزادوں کے نام اور ان کی جائے سکونت کو مختصر طور پر بیان کر دیں۔ جن کی اولاد سے تمام سرزمین عرب بھری ہوئی ہے۔ اس کے بعد عدنان کے نسب نامہ کو جس طرح ہم نے تحقیق کیا ہے ناظرین کی خدمت میں پیش کریں گے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے بنایوٹ، قنیزار، اوٹیل، بسام، مشاع، دوہاد، مساد، عذہ، مہطور، منافیش، بقیدہ، ناد۔

بنایوٹ کی اولاد کا ٹھکانہ بنایوٹ شمال مغربی حصہ عرب میں آباد ہوا۔ روٹ فاسٹر کا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم، عرب الحجر کے وسط سے لے کر مشرق کی جانب اور رادی قری کے اندر تک بنو کی طرف ہزار کم خلیج میلان کے آخر اور حدود حجاز تک پھیلی ہوئی تھی۔

قنیزار کی اولاد کا ٹھکانہ قنیزار بنو بنت کے جنوب کی طرف تھا اور حجاز میں آباد ہوا۔ اس قوم کی عظمت و جلال زبور داود کتاب اشعیا، ارمیا اور حزقیل میں کتابوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ سی قوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ یہ بات تسلیم شدہ اور مستند ہے۔ کہ قنیزار سے عدنان اور قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اوٹیل، بسام، مشاع اوٹیل اس شخص کا کچھ پتہ اور نشان نہیں ملتا صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ابتدائی مقام سکونت اس کے بھائیوں (بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

شجرہ نسب بنو قیزی ابن اسماعیل علیہ السلام ۱۱۹۱۰ اسماعیل علیہ السلام قبل مسیح

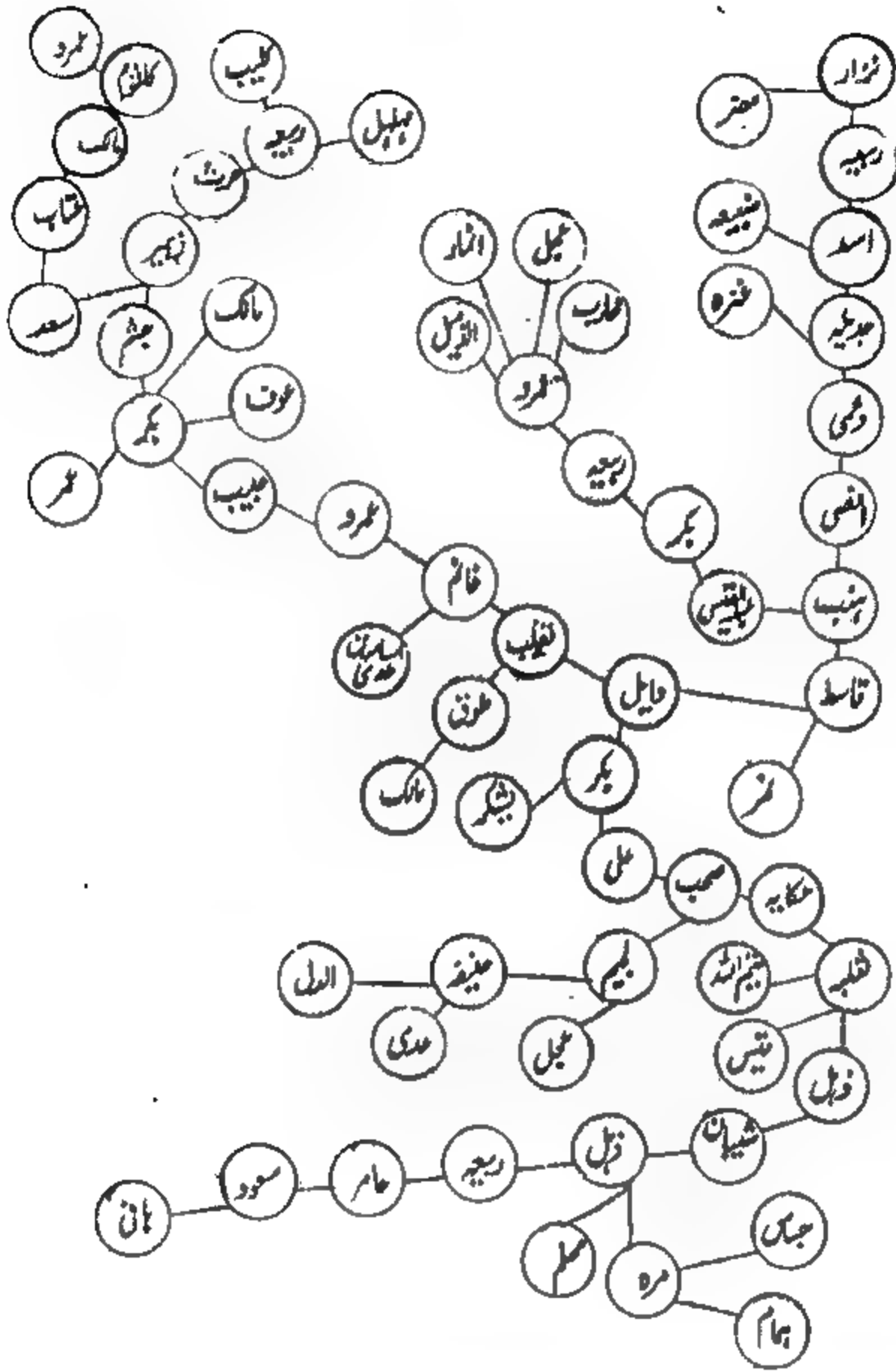


(بقیہ گئے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں) کے قریب وجوار میں تھا۔ بام اور شماع دونوں معدوم آلا شری ہیں۔ ان کا پڑ نہ تو عرب کے قدیم جغرافیہ میں ہے اور نہ جدید جغرافیہ میں۔
دوماہ اور اس کی اولاد: دوماہ پہلے اس کی اولاد دوماہ کے جنوب میں مدینہ کے قریب وجوار میں آباد ہوئی۔ پھر جب اس کی اولاد بڑھی تو یہ قوم اس مقام پر آباد ہوئی جہاں اس وقت دومہ الجندل واقع ہے۔ کتب تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مسا کی اولاد حجاز کے نواح میں سکونت پذیر ہوئی تھی۔ اس کے بعد وہاں سے (بقیہ گذشتہ صفحہ سے آئے) منتقل ہو کر یمن میں چلی آئی۔

صدر اور تیماء کی اولاد: صدر کو تو تاریخ الامام میں حد لکھا گیا ہے۔ اس نے اپنی سکونت جنوبی سمت اختیار کی۔ اور حجاز میں آیا، دو تین کا ابتدائی مقام موصوہ جہاں میں تھا۔ معلوم نہیں کس زمانہ میں اس کی اولاد تمام وسط نجد میں پھیل گئی۔ اور کچھ لوگ ان میں سے فلیج فارس کے قریب آباد ہو گئے۔
بطور اور نافیش: بطور کی قوم جبل قاسیون کے جنوب اور جبل الشیخ کے مشرق اور شہرہ حجاز کے مغرب میں مقام ضلع جدو میں آباد ہوئی۔ نافیش کا چھو پڑ نہیں معلوم ہوتا کہ اس نے کہاں سکونت اختیار کی۔

قیزیہ اور اس کی اولاد: غالباً یہ شخص یمن میں آباد ہوا۔ علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ یاسن (اصحاب رس) حضرت اسماعیل کی اولاد سے تھے اور وہ دو قبیلے تھے ایک وقتہ مان اور دوسرے کو یاسن کہتے ہیں اور بعض مؤرخین انہیں غویل کہتے ہیں حضرت اسماعیل کے ان بارہ بیٹوں نے کوئی بڑی شہرت حاصل نہیں کی سوائے اس کے کہ یہ عرب کے بارہ مختلف قوموں کے مورث اعلیٰ بنے۔ ہاں ایک طویل مدت کے بعد عدنان کی اولاد جو قیزیہ اور ابن اسماعیل کی نسل سے تھا مختلف شاخوں میں تقسیم ہو گئی۔ سب سے بڑی شہرت اور اہمیت اس کی یہ بنی کہ اس کی اولاد میں آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے۔ جسکی ذات بابرکات سے تمام سرزمین عرب پر رحمت الہی پھیل گئی اور رفتہ رفتہ عالم پر اللہ جل جلالہ کی برکات اور اس کی عبادت پھیلنے لگی۔
ہے۔ واللہ تم نورہ و لو کرہ الکافرون (حکیم احمد حسین)

قبائل ربیعہ کا شجرہ



مضر کے قبائل

حجاز میں بنو عدنان کے جتنے قبیلے آباد تھے ان میں مضر کے قبائل سب سے زیادہ آبادی والے اور سب سے زیادہ طاقتور تھے چنانچہ مدہ میں بھی انہی کی حکومت رہی۔ مضر کے دو بڑے قبیلے تھے (۱) خندف (۲) قیس کیونکہ اس کے دو ہی بیٹے تھے الیاس اور قیس عیلان اور پھر الیاس کے تین بیٹے تھے (۱) مدرکہ (۲) حاتم (۳) قعدہ جو قبیلہ قضاعہ کی ایک عورت کے لطن سے تھے جس کا نام خندف تھا۔ الیاس کی تمام اولاد اسی خندف کی طرف منسوب ہوئی اور مضر کی دوش خیس بن سئیں خندف اور قیس عیلان۔

قبیلہ قیس عیلان:۔ قیس عیلان تین شاخوں میں بٹ گئے کعب عمرو اور بنو سعد۔

بنو عمرو سے دو شاخیں چلیں (۱) بنو فہم (۲) بنو عدوان یہ دونوں عمرو بن قیس کے بیٹے تھے بنو عدوان ایک بڑا وسیع قبیلہ تھا جن کے عدنان کے علاقے میں تھے پھر ان علاقوں پر بنو ثقیف غالب آ گئے اور بنو عدوان تہامہ کی طرف نکل گئے۔ عامر بن ظرب جو زمانہ جاہلیت میں عربوں کا حاکم تھا اسی قبیلہ تھا، اسی طرح ابوسیارہ جو ایدم حج میں لوگوں کو مزدلفہ سے لے جایا کرتا تھا اور عمیلہ بن اعزال بھی اسی قبیلہ سے تھا۔ آج کل افریقہ میں ان کے خانہ بدوش خاندان پائے جاتے ہیں جو کبھی تو بنو سلیم کے ساتھ صحراء میں گھومتے رہتے ہیں اور کبھی ریاح بن بلال کے ساتھ گھومتے ہیں۔

قبیلہ بنو طرود:۔ یہی نے ذکر کیا ہے کہ بنو فہم سے بنو طرود نامی قبیلہ بھی آباد تھا۔ یہ ایک بڑا قبیلہ تھا جو نجد میں رہتا تھا۔ امشی (ش ح) اسی میں سے تھا۔ آج کل یہ لوگ نایاب ہو گئے ہیں۔ سوائے ایک قبیلہ کے جو بنو سلیم اور ریاح کے ساتھ صحراء میں گھومتا رہتا ہے۔

قبیلہ سعد بن قیس:۔ سعد بن قیس کی مندرجہ ذیل شاخیں ہیں (۱) غنی (۲) ہلبہ (۳) غطفان (۴) مرہ (۵) غنی (۵) عمرو بن معمر بن سعد کی اولاد ہیں

ہلبہ کی اولاد میں سے بنو مالک تھے قبیلہ بن مسلم جو خراسان کا مشہور گورنر گزرا ہے کسی قبیلہ کا تھا۔ انہی میں ام صمعی بھی تھا جو عربوں کا ایک مشہور راوی گزرا ہے۔

بنو غطفان:۔ بنو غطفان بن سعد ایک بڑا قبیلہ تھا۔ جس سے بہت سے خاندان اور بہت سے شاخیں بنی ہیں۔ ان کا وطن نجد میں وادی القرئی اور طئی کے دو پہاڑوں یعنی آجاء اور سلمیٰ کے قریب تھا۔ پھر فتوحات اسلامیہ کے دور میں یہ لوگ متفرق یعنی ادھر ادھر پھیل گئے اور ان کے وطن پر قبائل طئی قابض ہو گئے۔ چنانچہ غطفان کی نسل میں سے آج کل کوئی خانہ بدوش قبیلہ کسی ملک میں نہیں پایا جاتا سوائے فزان اور حد کے جو برقہ کے علاقوں میں قبیلہ ہیبت کے پڑوس میں رہتے ہیں۔

غطفان کی شاخیں بنو اشجع:۔ غطفان کی تین شاخیں ہیں، اشجع بن ریث، عبس بن بغیش اور ذبیان اشجع یشرب قریب رہتے ہیں ان کا سردار معقل بن سنان تھا جس کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ نعیم بن مسعودؓ بھی انہی میں سے تھے جنہوں نے جنگ خندق کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کی مخالف فوجوں کو منتشر کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ اس قبیلہ کے اور بہت سے مشہور لوگ بھی گزرے ہیں مگر آج کل ان کی نسل باقی نہیں رہی سوائے چند لوگوں کے جو کہ جو مدینہ منورہ کے آس پاس رہتے ہیں مگر مغرب اقصیٰ میں اب بھی ان کا بڑا قبیلہ موجود ہے جو معقل کے ساتھ سجدہ اور وادی ملویہ کے اطراف میں گھومتا رہتا ہے ان کی تعداد بہت ہے اور انہیں وہاں خاص شہرت حاصل ہے۔

بنو عبس:۔ بنو عبس کے مشہور لوگوں میں سے ربیع بن زیاد تھا جو حیرہ کے حاکم نعمان کا وزیر تھا اسی طرح زہیر بن جذیمہ جو نہ صرف اپنے قبیلے کا سردار تھا بلکہ غطفان کی تمام شاخوں پر حکومت کرتا تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ جن میں سے قیس اپنے باپ کے بعد بنو عبس کا سردار بنا۔

گھوڑیوں کی جنگ:۔ قیس کا بیٹا زہیر ہے جس نے داحس اور غبر کی جنگ میں حصہ لیا۔ داحس اور غبر ادو گھوڑیاں تھیں۔ داحس قیس کی ملکیت تھی اور غبر حذیفہ بن بدر کی جو قبیلہ فزارہ کا سردار تھا۔ ان دونوں کی آپس میں دوڑ ہوئی جس میں فریقین جھگڑ پڑے اور قیس نے حذیفہ کو قتل کر ڈالا۔ اس سے عبس اور بنو فزارہ میں جنگ چھڑ گئی۔ قیس کے تین بھائی تھے (۱) حارث (۲) شاس (۳) ماتب۔ ان میں سے ماتب نے جنگ میں قتل ہو گیا تھا۔

بنو عبس کے مشہور لوگ:۔ اسی قبیلہ میں مشہور صحابی حذیفہؓ بن یمان گزرے ہیں۔ اور عتروہ بن معامیہ بھی اسی قبیلے کا مشہور شاعر گزرا ہے۔ جس کا اصلی نام جروال بن اوس تھا۔ اب نجد میں عبس کی نسل کا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ مگر وہاں بنو ہلال میں سے زغبہ کے قبیلہ میں آج کل بعض ایسے خاندان ہیں جو عبس کی طرف منسوب ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ آیا وہ بھی عبس ہیں یا کوئی دوسرے عبس ہیں جو زغبہ کی کوئی شاخ ہے۔

ذبیان: ذبیان میں بغیض کی تین شاخیں ہیں (۱) مرة (۲) ثعلبہ اور (۳) فزارہ

پھر فزارہ کی پانچ شاخیں ہیں (۱) عدی (۲) عد (۳) شح (۴) مازن (۵) ظالم، زمانہ جاہلیت میں حکومت و ریاست بدر بن عدی کے خاندان میں تھی اور وہی لوگ پورے غطفان کے رئیس اور سردار تھے۔ قیس اور ان کے بھائی وغیرہ اسی خاندان کے تھے۔ حذیفہ بن بدر جس نے قیس بن زبیر جسی کے ساتھ وحس اور غبر کی دوڑ کے بارے میں شرط لگائی تھی وہ اسی قبیلہ کا تھا۔ اسی حذیفہ کی اولاد میں سے عیینہ بھی تھا جس نے غزوہ، حزب میں بنو فزارہ کی قیادت کی تھی اور پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت کی ابتدا میں مدینہ پر حملہ کیا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے اسے احمق امطاع یعنی احمق کا سردار کا خطاب دیا تھا۔ مشہور صحابی سرہ بن جندبؓ بھی اسی قبیلے کے تھے۔

ابن فزارہ کے خاندان: یزید بن عمرو بن ۱ ہیرہ فزارہ کی شاخ سعد بن فزارہ میں سے تھا۔ یزید بن عبدالمکک اور مروان بن محمد اموی کے عہد خلافت میں یزید بن ہیری اور اس کا باپ عراقین (یعنی عراق عرب اور عراق عجم) کے گورنر ہے۔ یہ وہی یزید ہے جسے خلیفہ المنصور عباسی نے معاہدہ پیمن کر لینے کے بعد قتل کر دیا تھا۔

مازن بن فزارہ کے خاندان میں سے ہرم بن قطبہ ہے۔ جس نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام قبول کیا اس کے علاوہ سی قبیلے کے اور بھی بہت سے مشہور لوگ گزرے ہیں۔ جس کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔ مگر اب اس قبیلہ کا نجد میں کوئی خاندان باقی نہیں رہا۔

ابن فزارہ کا وطن: ابن سعید لکھتے ہیں کہ ”ابرق الحنان“ اور ”ابان“ جو وادی القرئی کے مشہور معروف مقامات ہیں اسی قبیلہ کے وطن میں واقع ہیں۔ مگر آج کل یہ علاقہ قبیلہ طئی کا علاقہ ہے اور ان قبائل رواجہ بیت اور فزان برقعہ سے لے کر طرابلس تک پھیلے ہوئے ہیں۔

افریقہ اور مغرب میں آج کل بہت ایسے عربی قبیلے پائے جاتے ہیں جو مقامی باشندوں کے ساتھ خلط ملط ہو گئے ہیں۔ چنانچہ مغرب اقصیٰ میں بہت سے بڑی آبادیوں والے قبیلے ہیں جن کا ذکر معقل کے ساتھ آتا ہے جن کی مدد و حمایت کے وہ محتاج ہیں۔ اسی طرح ایک اور گروہ قبائل کا ہے جو بنو سیم کی ایک شاخ یعنی ”اول دابی اللیل“ کے ساتھ افریقہ میں رہتے ہیں اور جنگ کے موقع پر ان کی مدد کرتے ہیں اور حکمران وقت اہل دیہات کے معاملات کو ان کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور وہ حکمران اسی طرح نمائندگی کرتے ہیں جس طرح وزیر حکمران کی کرتے ہیں۔

معن بن معاطن: ان میں سب سے زیادہ مشہور معن بن معاطن ہے جو کعب کے امیر حمزہ بن ابی اللیل کا وزیر تھا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کرتے ہیں۔ بنو مرین جو آج کل ”زاب“ کے حاکم ہیں اپنے نسب کو مازن بن فزارہ کے ساتھ ملاتے ہیں مگر ان کا یہ دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ یہ نسب من گھڑت ہے جس کے ذریعے سے فزارہ کے بعض دیہاتی لوگ ان حکمرانوں کو تقرب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ورنہ بنو مرین نسب کے اعتبار سے اثابج کی اولاد میں سے ہیں۔

بنو مرہ: بنو مرہ کا سردار زمانہ جاہلیت میں ہرم بن سنان تھا جس کی زہیر بن ابی سلمیٰ نے مدح کی تھی۔ انہی میں سے حارث بن خام ہے جس کا قب فائیک تھا جس نے موقع پا کر خالد بن جعفر بن کلاب کو اچانک مار ڈالا تھا۔ اس کے بعد حارث بن نعمان بن منذر حاکم حیرہ کے ہاتھ آ گیا اور نعمان نے اسے قتل کر دیا۔

بنو ذبیان: ایہ جاہلیت میں ذبیان کا بڑا شاعر ”النابعہ“ زیاد بن عمر ذبیانی گزرا ہے جس کا شمار چھ بڑے شعراء میں ہوتا ہے۔ مسلم بن عقبہ بھی اسی قبیلہ کا تھا یزید بن معاویہ کا قائد یعنی سپہ سالار تھا اس نے اہل مدینہ کا حرہ کی جنگ میں شکست دی تھی۔ ان کے مدوہ ذبیان کے اور بھی مشہور لوگ ہیں جن کا ذکر باعث طوالت ہوگا۔ ان کا وطن نجد میں وادی القرئی کے قریب ہے جس کے مشہور مقامات یہ ہیں ”ابان“، ”جرہبہ“ اور ”ابرق حنان“ فتوح اسلامیہ کے دور میں بنو ذبیان اسلامی ملکوں میں پھیل گئے۔ اور ان کے اپنے وطن میں ان کا ذکر تک باقی نہیں رہا۔ اب وہاں قبائل طئی آباد ہیں

۱۔ کانسب یوں ہے سرہ بن جندب بن بلال بن خدیج بن مرہ بن خرق بن عمرو بن جابر بن خنسن ذی الراسین بن لای ابن عصیم بن شح بن فزارہ۔ شح (بن خلدون) (ثنا، مذموم)۔ ۲۔ یزید بن عمرو بن ہیرہ بن معیہ بن سکین بن خدیج بن بغیض بن مالک بن سعد بن عدی بن فزارہ (ابن خلدون) (ثناء اللہ محمود)

خفصہ بن قیس: خفصہ بن قیس سے دو بڑے قبیلے پیدا ہوئے۔ بنو سلیم اور بنو ہوازن اور پھر ہوازن سے بہت سی شاخیں بنیں جیسے کہ آگے چل کر ان کا ذکر آئے گا۔ بنو مازن کی بھی انہی دو قبیلوں کے ساتھ الحاق ہے مگر ان کی تعداد کم ہے۔ ان میں سے عقبہ بن عمرو بن مشہور صحابی تھے۔ جنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حکم سے بصرہ آباد کیا اور ”عتیبون“ جو خراسان کے گورنر رہے وہ بھی اسی طرف منسوب ہیں۔

بنو سلیم: بنو سلیم کی بہت سے شاخیں ہیں۔ بنو ذکوان بھی انہی میں سے ہیں اور ان کے بھائی بنو عبس بھی ہیں جن میں سے عباس بن مرداس بن ابی عمار مشہور صحابی تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کو جنگ حنین کے موقع پر ”موکفۃ القلوب“ کے ساتھ مال سطا کیا تھا۔ مگر عباس بن مرداس نے مال کو کم سمجھا اور ناراض ہو گئے۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے انہیں اور مال عطا فرمایا۔ عباس بن مرداس نے جنگ حنین کے موقع پر جو شعر کہے تھے وہ کتب سیرت میں منقول ہیں ❶ ان کے باپ مرداس نے مشہور صحابیہ خنساء بنت عمروؓ سے شادی کی تھی۔ اور عباس اسی کے لڑکے سے پیدا ہوئے تھے۔

بنو ثعلبہ: بنو سلیم میں سے بنو ثعلبہ ❷ بھی تھے۔ عبید بن عبد الرحمن جو افریقہ کا گورنر تھا انہی میں سے تھا جو کا دادا ابوالعور حضرت معاویہ کے سپہ سالاروں میں سے تھا۔ ورد بن خالد بھی جو فتح مکہ کے دن بنو سلیم کے سردار تھے۔ بنو سلیم ہی کے تھے۔ اسی قبیلہ سے عمرو بن عبسؓ بھی تھے جو زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ ﷺ کے دوست تھے۔ ان کا قبول اسلام کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت بلالؓ مسلمان ہوئے تھے۔ اس سے عمرو بن عبسؓ فرمایا کرتے تھے کہ ان دونوں میں چوتھائی اسلام تھا ❸ بنو سلیم میں سے بنو علی بن مالک اور بنو عصبہ بھی ہیں ان پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی تھی کیونکہ ان لوگوں نے پیر معونہ کے مقام پر مسلمانوں کے گروپ کو شہید کر دیا تھا۔

الشرید کا خاندان: عصبہ کی شاخوں میں الرشید بھی ہیں جن کا نام عمرو بن یقطہ تھا۔ ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ اخنساء اور اس کے بھائی صحراء اور معاویہ شریہ خاندان کے تھے اور شریہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ سلیم کا ایک خاندان تھا۔ ابن سعید نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”عمرو بن اشریہ“ حج کے موقع پر اپنے دونوں بیٹوں صحراء اور معاویہ کے ہاتھ پکڑ کر کہا کرتا تھا کہ میں قبیلہ مضر کے دو بہترین آدمیوں کا باپ ہوں جس کا انکار ہو سنے سے نہ تر کسی کو انکار کی جرات نہ ہوتی تھی۔

خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہا بنو الشریہ: اسکی بیٹی خنساء شاعرہ تھی جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ وہ جنگ قدسیہ میں اپنے بیٹوں کے ساتھ موجود تھی ❹ آج کل بنو شریہ افریقہ میں بنو سلیم میں شامل ہیں اور بڑی شاہ و شوکت کے مالک ہیں۔ ان میں عصبہ بن خفاف کے بھائی بند جینی بنو عیسرہ بن خفاف بھی شامل ہیں۔ مرتدین کا سردار الخفاف اسی قبیلہ کا تھا جسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جلاڈال دیا تھا۔ اس کا اصل نام ایب بن عبد اللہ تھا۔

بنو بہز: بنو سلیم میں بنو بہز بھی ❺ تھے جن میں مشہور صحابی الحجاج بن علاطؓ تھے اور ان کے بیٹے نصر بن حجاج جس کو حضرت عمرؓ نے مدینہ سے نکال دیا تھا۔ بنو سلیم کے اور بھی مشہور لوگ گزرے ہیں جن کا ذکر طوالت کے باعث ہوگا۔

بنو زعبہ: ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ بنو سلیم کی نسل میں سے بنو زعبہ تھے جو حرمین کے درمیان رہتے تھے پھر وہ مغرب کی طرف چھ گئے اور افریقہ میں اپنے بھائیوں یعنی بنو زباب بن مالک کے پڑوس میں سکونت پذیر ہو گئے۔ پھر وہ بنو کعب کے پڑوس میں چھ گئے۔

بنو سلیم کی مشہور شاخیں: بنو سلیم کی مندرجہ ذیل شاخیں ہیں جو کہ قابل ذکر ہیں (۱) بنو زباب بن مالک جن کے علاقے قاس و برقة کے درمیان تھے قبیلہ یعب کے وطن کے قریب ہیں۔ اسی قبیلہ کے بہت سے لوگ مدینہ منورہ کے آس پاس رہتے ہیں جو حرمین کے ستارے ہیں اور

❶ (صفحہ نمبر ۶۱۴) یہ اشعار سیرب ابن ہشام صفحہ ۴۳۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔ ❷ بنو ثعلبہ بن عبس بن سلیم (ثناء اللہ محمود) ❸ ابن خلدون نے عمرو بن عبسؓ کی دوستی کے ذکر میں ابن حزم کی پیروی کی ہے مگر دیگر مشہور حفاظ مثلاً ابن عبد البرؒ و ابن حجرؒ نے اس دوستی کی طرف کہیں اشارہ تک نہیں کیا۔ ❹ انہوں نے اپنے چاروں بیٹوں کو ترغیب دے کر میدان جنگ میں بھیجا اور شہادت حاصل کرنے کی ترغیب دی اور چاروں بیٹوں کی شہادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ان کے اشعار اور مرثیہ بہت مشہور ہیں (ثناء اللہ محمود) ❺ بنو بہز بن عمرو القیس بن عبس (ثناء اللہ محمود)

بنی سرت ہیں (۲) بنو سیمان بن زباب فزان اور ودان کے قریب رہتے ہیں۔ آج کل زباب کے سردار طرابلس اور قابس کے درمیان بحر میں رہتے رہتے ہیں اور ان کی حکومت وریاست بنو صابر اور محمد کے خاندان میں ہے۔

بنو عوف۔ قبیلہ بنو سلیم میں سے (۳) بنو عوف بھی ہیں جو افریقہ میں قابس اور بلد العتاب کے درمیان مقیم ہیں۔ ان کی دو شاخیں ہیں۔ مرداس اور علاق۔ مرداس کی سرداری آج کل بنو جامع کے پاس ہے اور علاق جب افریقہ میں داخل ہوئے تو ان کا پہلا سردار رافع بن حمد تھا۔ بنو عوف سے بنو عتب بھی ہیں جو آج کل افریقہ میں بنو سلیم کے سردار ہیں۔

بنو یحیب۔ بنو سلیم میں سے (۴) بنو یحیب بھی ہیں جو بنو عوف بن ہشہ کے بھائی بند ہیں، یہ لوگ سدہ اور برقہ کے درمیان علاقے میں ساحل سمندر کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان میں سے بنو احمد کا خاندان تعداد میں اچھے خاصے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور حجاج کرام ان سے چوکنے رہتے ہیں۔ شام کے قبیلے بھی کثرت اور عزت والے ہیں اور بنو احمد کے مشرقی علاقے میں رہتے ہیں۔ ان دونوں قبیلوں کی حکومت اور سرداری بنو عز زور یحیب کے پاس ہے کیونکہ وہ ایک ایسے لمبے چوڑے علاقے پر قابض ہیں کس کے شہر ویران ہو گئے ہیں اور جہاں اب کوئی مملکت یا سطنٹ باقی نہیں رہی وہاں کی حکومت قبائل شیوخ کے ہاتھ میں ہے بہت سے یہودی اور بربری لوگ جو تاجر یا کاشتکار ہیں ان کے ماتحت ہیں۔

بنو سلیم کا علاقہ۔ رواجہ اور فزوان کے قبیلے جو ہیبت کے علاقوں میں رہتے ہیں۔ غطفان کی نسل سے ہیں۔ بنو سلیم کا اصل وطن مغربی نجد میں خیبر کے قریب تھا۔ حرہ بنی سلیم اور حرۃ النار انہی کے علاقے میں تھے بنو سلیم کا اصل وطن ان کے وجود سے آج کل خالی ہو گیا ہے مگر افریقہ میں اس قبیلہ کے بہت سے لوگ پائے جاتے ہیں جیسا کہ ان کے حالات میں آئندہ لکھا جائے گا۔

ہوازن۔ قبیلہ ہوازن کی بہت سے شاخیں ہیں جو تین خاندانوں پر مشتمل ہیں (۱) بنو سعد بن بکر (۲) بنو معاویہ بن بکر (۳) بنو منبہ بن بکر یہ سب بکر بن ہوازن کی نسل میں سے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کا پرورش کنندہ قبیلہ: رسول اکرم ﷺ نے بنو سعد بن بکر کے ہاں پرورش پائی حلیمہ بنت ابی ذویب جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا اسی قبیلے کی تھیں۔ ان کی اولاد یہ تھیں (۱) عبداللہ (۲) انیسہ (۳) شیماء جنگ حنین میں جب شیماء ہوازن کے قیدیوں کے ساتھ قید ہو کر گئیں تو رسول خدا ﷺ نے ان کی بہت عزت کی اور انہیں ان کی قوم کے پاس بھیج دیا۔ رسول خدا ﷺ نے اسے بچپن میں کاٹ لیا تھا اس کا نشان اس وقت تک اس کے جسم پر باقی تھا۔

بنو ثقیف۔ بنو ثقیف بنو منبہ کی نسل میں سے ہیں یہ ایک بہت بڑا قبیلہ تھا حنین کی جنگ میں ان کا جھنڈا عثمان بن عبداللہ کے ہاتھ میں تھا جو اس وقت کفر کی حالت میں قتل ہوا۔ حرب بن عبدالرحمن جو خلیفہ سلیمان بن عبدالملک اموی کے دور میں اندلس کا امیر تھا اسی کی ورد میں سے تھا۔ عروہ بن مسعود بھی اس قبیلہ ثقیف کے تھے۔ رسول خدا ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ ان کو اسلام کی طرف بلائیں مگر ان لوگوں نے ان کو مار ڈالا۔ عروہ قرینین (یعنی مکہ اور طائف کے دونوں شہروں) کے نامور لوگوں میں سے تھے۔

حجاج بن یوسف اور یوسف بن عمر: حجاج بن یوسف بھی خلیفہ عبدالملک اور اس کے بیٹے ولید کے دور خلافت میں عراقین کا والی تھا۔ قبیلہ ثقیف کا فرد تھا۔ یوسف بن عمرو جو خلیفہ ہشام اور ولید بن یزید کے دور حکومت میں عراقین کا گورنر تھا وہ بھی اسی قبیلہ کا تھا۔ اسی طرح اس قبیلہ کے اور بہت سے لوگ عراق شام اور یمن اور مکہ کے گورنر رہے تھے۔

قبیلہ ثقیف کے مزید مشاہیر: مندرجہ ذیل اشخاص بھی قبیلہ ثقیف کے تھے۔ (۱) اخنس بن شریق (۲) حارث بن کلہ جو جوہر کا ایک مشہور طبیب زراہ ہے (۳) ابو عبیدہ بن مسعودؓ صحابی جو جنگ حمر میں شہید ہوئے (۴) ان کا بیٹا مختار جو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی طرف سے کوفہ کا مال تھا مگر بعد میں اس نے ابن زبیرؓ سے قطع تعلق کر کے لوگوں کو محمد بند حنفیہ کی خلافت کی دعوت دی اور اس کے بعد نبوت کا دعویٰ بھی کیا۔

ابوحنن بن حبیب^۱ بھی ثقیف سے تھا۔ اسی طرح اور بہت سے لوگ قبیلہ ثقیف کے ذریعے ہیں۔

بنو ثقیف کا علاقہ ثقیف کا وطن طائف تھا۔ یہ شہر نجد کی سرزمین میں مکہ کے قریب واقع ہے۔ اس کے شرق اور شمال میں حجاز، ملاقہ ہے مگر شہر ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ جسے وچ کہتے تھے۔ دور جاہلیت میں طائف مذہب کے قبیلے میں تھا، چرمہاں شہر آباد ہوئے۔ ان سے جاہلیت ہے کہ ثقیف شموذی قبیلہ سل سے تھے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ علاقہ کے بعد وہاں بنو عدوان^۲ مقیم ہوئے۔ بعد میں ان پر ثقیف غالب آئے ورنہ تک وہیں آباد ہیں۔ یہ بیان سبکی کا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بنو ثقیف بنو ہوازن کے حنیف تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ ایوان سل میں سے ہیں۔ عکاظ اور عرج کے مقامات طائف کی ماتحتی میں تھے۔ عکاظ یمن اور ہازہ کے درمیان واقع تھا اور سام کے پتے میں اس میں ایک بادشاہی لگا کرتی تھی عرب کے چاروں طرف سے لوگ وہاں تجارت کی غرض سے آتے تھے۔

بنو معاویہ اور اس کا خاندان : ہوازن کی شاخ میں بنو معاویہ کے بہت سے خاندان تھے۔ مابن بن عدنانی میں سے تھے۔ ان کے حنین بن حنیف میں مشرکین کی قیادت کی تھی مگر بعد میں وہ شرف باسلام ہو گیا تھا اور بہت چھٹا مسلمان ثابت ہوا۔

بنو جشم بنو جشم اسی قبیلہ کی سل سے ہیں ان سے غزینی سل و زید بن حمزہ کا خاندان ہے ان کا وطن سردات کا علاقہ تھا جو مکہ و نجد کے جد کرتا ہے اور یمن سے لے کر شام تک پھیلا ہوا ہے سردات جشم سردات ہذیل کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ اس خاندان کے اکثر لوگ مغرب کی طرف جاتے تھے اور ان تک وہیں مقیم ہیں۔ سردات میں ان کے صرف چند لوگ رہتے ہیں جن کو ولی امیرت کا سل نہیں۔

ہوازن کی دو اور شاخیں : اسی قبیلہ کے بنو سلول بھی ہیں جو اپنی ماں سول کے نام سے مشہور ہیں ان میں سے بہت سے لوگ المغرب میں پائے جاتے ہیں ان میں سے بنو مرہ بن صعصعہ بھی ہیں اور اسی قبیلہ سے بنو زید بھی ہیں جو شہر حجاز کے مغرب کے علاقوں میں رہتے تھے بنو عامر اور اس کی شاخیں۔ بنو عامر بھی ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی چار شاخیں ہیں (۱) نمیر (۲) ربیعہ (۳) دہس (۴) و ق۔

بنو نمیر اور سواۃ بن عامر نمیر کا شمار جمعرات العرب میں ہوتا ہے انہیں دور جاہلیت میں درمید ناموں میں بنی شمر سردات حاصل رہی۔ اور الجزیرہ میں داخل ہو گئے مگر بنو عباس نے خیفہ المعتر کے دور میں ان کا ایسا قتل عام کیا کہ ان کا نہیں نام و نشان باقی نہیں چھوڑا۔ سواۃ بن عامر میں سے جابر بن سمرہ بن جندب مشہور صحابی نزرے ہیں ان کی شاخ ربیعہ کا ایک خاندان تان قل افیقہ میں رہا بن ہزن کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔

بنو ہلال اور اس کے قبائل بنو ہلال بنو عامر کے بہت سے خاندان ہیں جاہلیت کے زمانے میں وہ نجد میں رہتے تھے پھر قریظہ لڑائیوں کے دوران مصر کے علاقوں میں چلے گئے۔ وہاں سے "امستصر عبیدی" کے دور حکومت میں اس کے وزیر ہازم بن زید نے انہیں امیر بن ہازم کے مقابلے کے لئے افریقہ بھیج دیا چنانچہ بنو ہلال افریقہ کے بیرونی علاقوں میں چمکے مگر جب بنو سیر نے انہیں چمپے یا یاقوہ مغرب کی طرف لے اور بونہ اور قسطنطنیہ سے ہوتے ہوئے بحر محیط کے ساحل تک جا پہنچے۔

بنو ہلال کے قبائل بنو ہلال کے پانچ قبیلے ہیں (۱) شعبہ (۲) ناشہ (۳) ایک (۴) بد مزنف (۵) عبد اللہ۔ بنو ہلال کی تمام شاخیں انہی پانچ قبیلوں سے چلی ہیں۔

^۱ ابوحنن بن حبیب ثقفی یہ وہ مجاہد ہیں جنہوں نے قادیسیہ کی جنگ کا پانسہ پلٹ دیا تھا۔ یہ شہر پٹنہ کے نام میں اس وقت حد کے تحت تھا، مابن بن ہازم کی حکمرانیوں کی جھنکار سے بے تاب ہو کر سلطی، بہت عمر و زہرہ سعد سے اپیل کرنے کے حضرت سعد کی اجازت سے فیلان کا تھوڑے روز بعد اس ملک میں آئے اور انہیں پٹنہ لے گئے اور جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ حضرت سعد نے ان کے جذبہ سے متاثر ہو کر انہیں معاف کر دیا۔ مزید تفصیل ہازم بن مزنف کے حوالے سے دیکھیں (۱) جلد دوم ص ۱۰۰۔

ام المومنین زینب بنت خدیجہ عبد مناف کے خاندان سے اور ام المومنین میمونہ بنت حارث بن حزن بنو عبد اللہ کے خاندان سے تھیں ۵۔

بنو ہلال کی مزید شاخیں: علامہ ابن حزم بنو ہلال کی حسب ذیل شاخوں کا نام لیتے ہیں (۱) بنو قرة (۲) بنو جہ جو مصر اور فریقہ کے درمیان آباد ہیں (۳) بنو حرب جو حجاز میں مقیم ہیں (۴) بنو ریاح جنہوں نے افریقہ کو خراب کر دیا تھا۔
ابن سعید لکھتا ہے کہ بنو ہلال کا علاقہ شام میں مشہور ہے اور وہیں قلعہ صرمد ہے جو کہ معروف ہے عرب میں ان کے قبائل آج کل بنو شجریہ، بنو زغبہ اور بنو قارح پر مشتمل ہیں۔

بنو سراح بنو ریاح اور بنو عتبہ کے وطن: آج ایک شاخ سراح برقہ کے آس پاس رہتی ہے اور دوسری شاخ عیض بنو القعدہ میں مقیم ہے۔

بنو ریاح کا وطن قسطنطنیہ، میلہ اور زاب کے آس پاس ہے ان کی شاخ عتبہ بجایہ کے نواح میں آباد اور ایک کثیر تعداد مغرب قصی میں سکونت پذیر ہے۔ بلاد زمانہ میں قبیلہ زغبہ کے بہت سے لوگ رہتے ہیں اور بنو قارح المغرب القصی میں بنو معقل بنو قرة اور حشم کے ساتھ آباد ہیں۔

بنو حشم اور بنو قرة کا سابق وطن: بنو حشم اور بنو قرة کی آبادی پہلے برقہ میں تھیں اور ان کی حکومت الحام عبیدی کے دور میں ماضی بن مقرب کے ہاتھ میں تھی۔ مگر جن انہوں نے ”ابو کوہ“ کے ہاتھ پر بیعت کی جو کہ بنو امیہ میں سے تھا۔ تو الحاکم نے اسے قتل کر ڈالا اور ان پر عربوں اور دوسرے فوجوں کو مسلح کر دیا۔ اس پر ہلال کے اکثر قبائل ”المغرب القصی“ کی طرف نقل مکانی کر گئے۔

ربیعہ کے قبائل کا ذکر

ربیعہ کی بہت سے شاخیں ہیں جو زیادہ تر اس کے تین بیٹوں (۱) عامر (۲) کلاب (۳) اور کعب سے چلی ہیں ان کا وطن نجد میں تہامہ اور شام سے قریب تھا۔ اس کے بعد وہ شام کے علاقوں میں چلے گئے اور پھر دوسرے اسلامی ملکوں میں پھیل گئے۔ اب ان میں سے کوئی شخص نجد کے علاقے میں باقی نہیں ہے۔

عامر بن ربیعہ کے قبیلے میں سے بنو السکماء یعنی بنو عامر بھی گزرا ہے جس کا بیٹا حند ج خالد بن جعفر کے ساتھ زبیر بن جزیہ عیسیٰ کے قتل میں شریک تھا۔ اسی طرح بنو ذی الحکمین، معاویہ بن عامر بن ربیعہ جو کہ ذوالحجرف بن عامر بن ربیعہ ہے وہ بھی اسی قبیلہ میں سے تھا۔

بنو کلاب اور اس کا خاندان: بنو کلاب کے بارے میں علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ بنو صالح بن مرداس جو حلب کے حکمرانوں میں سے تھے اسی قبیلہ کے تھے۔ اس کے علاوہ کلاب کے مندرجہ ذیل خاندان قابل ذکر ہیں (۱) بنو واس (۲) بنو ضباب جن میں سے شہر بن ذوالجوشن حضرت حسین کا قاتل بھی تھا شمر کی امداد میں سے ضمیل بن حاتم گزرا ہے جو اندلس میں عبدالرحمن بن یوسف فہری کا وزیر رہا۔ بنو جعفر میں سے مہربن طفیل اور اس کا چچا ابو عامر بن مالک مشہور لوگ گزرے ہیں۔

بنو کلاب کا علاقہ: بنو کلاب ضریہ اور ربذہ کی چراگاہوں میں رہتے تھے جو مدینہ کے آس پاس تھیں۔ نیز فدک اور عوان بھی انہی کے رہائشی علاقوں میں سے تھے۔ ضریہ کی چراگاہ جو کلیب وائل کے لئے مخصوص تھی نہایت سرسبز تھی جس میں گھوڑے اور اونٹ خوب موئے تازے ہوتے تھے۔ ”ربذہ“ وہی مقام ہے جہاں حضرت عثمان غنی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا تھا۔ پھر وہ بنو کلاب شام کے علاقوں میں منتقل ہو گئے۔ چنانچہ ان میں سے صالح بن مرداس کا خاندان حلب اور شام کے شہروں پر قابض ہو گیا۔ بنو کلاب نے الجزیرہ میں بھی بڑی شہرت اور قوت حاصل کی بعد میں یہ

۵ بعض کتب میں لکھا ہے کہ ان دونوں ام المومنین کی والدہ محترمہ ایک ہی ہیں جن کا نام ہند بنت عوف بن زبیر تھا۔ یہ دونوں یکے بعد دیگرے تھیں۔ ان میں سے ایک زینب بنت خدیجہ کا انتقال بہت جلد ہو گیا تھا۔ الا صاحبہ میں یہ مدت دوسے تین ماہ اور ابن قدامہ نے آٹھ ماہ لکھی ہے (ثناء اللہ محمود)۔

لوگ کمزور ہو گئے اور آج کل دوسرے عربی قبیلوں کی حمایت کے ساتھ رہتے ہیں۔ ابن سعید کا بیان ہے کہ بنو کلاب نے عہد اسلام میں یمامہ میں اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔

بنو کعب اور اس کے قبائل: بنو کعب کی بہت سی شاخیں ہیں مثلاً حریت بن کعب نامی قبیلہ۔ حضرت مطرف بن عبد اللہ مشہور صحابی اسی خاندان کے تھے۔ کہتے ہیں کہ لیلیٰ جس کے عشق میں قیس مجنون نے اشعار کہے ❶ وہ بھی اسی قبیلے کی تھی۔ قیس بن عبد اللہ جس کا لقب نابضہ جعدی تھا یہ وہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں اشعار کہے تھے اور عبد اللہ بن حسن حشر جو ابن زبیر کے زمانے میں تین سواروں پر غائب آیا تھا۔ اور زید بن الشہب جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تھا تا کہ ان کے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان صلح کروادے۔ اور مالک بن عبد اللہ جس نے قیس بن زبیر عیسیٰ کو پناہ دی تھی۔ اسی طرح مرہ بن مہیر بھی جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اسے آپ نے اس کی قوم کے صدقات جمع کرنے پر مقرر فرمایا تھا کثوم بن عیاض افریقہ کے گورنر اور اس کا بھتیجا بلج بن بشر ان سب لوگوں کا قبیلہ بنو کعب سے تعلق تھا۔

بنو قشیر اور اس کے مشابہیر: بنو قشیر بھی بنو کعب کی شاخ میں سے مشہور اور نامور لوگ خراسان کی سرزمین سے اٹھے۔ ابوالقاسم "قشیری الرسالہ" کے مصنف انہی میں سے تھے ❷۔

شہر مرثیہ (اندلس) کے بنو شریق بھی اسی قبیلے سے تھے۔ ان میں سے عبد الرحمن بن رشیق مرثیہ میں برسر اقتدار آیا تھا۔

بنو کعب کے کچھ اور مشہور خاندان: مندرجہ ذیل اشخاص اور خاندان بھی کعب کے قبیلے کے تھے۔ (۱) صمد بن عبد اللہ جس کے اشعار "کتاب الحماسہ" میں منقول ہیں (۲) بنو عجلان اور ان کا شاعر تمیم بن مقبل (۳) بنو عقیل جن کی کئی شاخیں ہیں (۴) بنو منتفق بھی انہی میں سے تھے۔ منتفق کی نسل سے وہ عرب ہیں جو المغرب میں خلط کے نام سے مشہور ہوئے۔ علی بن عبد العزیز جر جانی کا قول ہے کہ قبیلہ خلط سے مراد بنو عوف اور بنو معاویہ ہیں اور یہ دونوں خاندان منتفق بن عامر بن طفیل کی نسل میں تھے۔ ابن سعید مغربی کا بیان ہے کہ بنو منتفق ان جنگلوں میں رہتے تھے جو بصرہ اور کوفہ کے درمیان واقع ہیں اور ان کی حکومت بنو معروف کے ہاتھ میں تھی۔ آج کل المغرب میں خلط کا شمار قبیلہ چشم میں کیا جاتا ہے۔

بنو عبادہ اور بنو عقیل شرف الدولہ: بنو عبادہ بنو عقیل میں سے ہیں۔ الاخیل اسی خاندان کا تھا اور لیلیٰ انجیبہ اس کی اولاد میں سے تھی۔ اہم قبیلہ کے مطابق قیس بن الملوح جو مجنون کے نام سے مشہور تھا وہ بھی اسی قبیلہ کا تھا۔

ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ بنو عبادہ آج کل الجزیرہ میں رہتے ہیں اور زیادہ آبادی اور شہرت کے مالک ہیں۔ ان میں سے قریش بن ہدران نے پانچویں صدی کے درمیان موصل اور حلب پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور کے بعد اس کا بیٹا مسلم بن قریش شرف الدولہ کے لقب سے حکمران بنا۔ پھر حکومت کا سلسلہ اس کی اولاد میں جاری رہا۔ یہاں تک کہ ان کا خاتمہ ہو گیا۔

علامہ ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ آج کل ان کے بچے کچھ لوگ خاز اور زاب کے درمیان آباد ہیں جن کو عرب شرف الدولہ کہتے ہیں۔ موصل کا حکمران ان کے ساتھ احسان و مروت کرتا تھا اور وہ بڑی عزت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ مگر ان کی تعداد بہت کم ہے تقریباً ایک سو سوار ہوں گے۔

خفاجہ بن عمرو: خفاجہ بن عمرو کا خاندان بنو عقیل کی نسل میں سے ہے۔ توبہ النخیری اسی قبیلہ سے گزرا ہے۔ کچھ مدت سے پہلے بنو خفاجہ عراق اور الجزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور اب انہوں نے صحراء عراق میں اپنی حکومت قائم کر لی ہے۔

بنو عامر بن عوف: بنو عامر بن عوف بنو منتفق کے بھائی بند ہیں اور آج کل بصرہ کے آس پاس رہتے ہیں۔ انہوں نے بنی ابی الحسن کے

❶ لیلیٰ کا عاشق نبی کریم ﷺ کی مدح کرنے والا شاعر ایک ہی شخص ہے۔ ابن خلدون نے جو قول نقل کیا ہے اس میں اسی طرح لکھا ہے۔ اس کا پورا نسب یوں ہے قیس بن عبد اللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ (شاء اللہ محمود) ❷ ابوالقاسم قشیری (۳۶۵-۳۷۶) عہد میں اشعری اور تصوف میں سنی اور ابو علی الدقاق کے پیرو تھے۔ انہوں نے ۳۷۶ھ میں بادا سمل میہ کے صوفیہ کے نام رسالہ لکھا اور اس میں اسلامی تصوف کے مسائل کو بہت سلجھے ہوئے انداز میں بیان کیا۔ مزید حالات کے لئے طبقات اشعریہ زبئی ص ۵۰۔

خندف کے قبائل

خندف بن الیاس بن مضر کی تین شاخیں ہیں (۱) مدرکہ (۲) طابخہ (۳) قمعہ۔ ان کی ماں قبیلہ قضاعہ کی تھی اور اس کا نام خندف تھا۔ چنانچہ الیاس کی تمام اولاد اسی خندف کی طرف منسوب ہوئی۔

قمعہ کی پھر دوش شاخیں ہیں۔ بنو اسلم اقصیٰ بن عمار بن قمعہ کی اولاد میں سے ہیں اور بنو خزاعہ عمرو بن عامر لُحی کی اولاد ہیں۔ عمرو بن لُحی وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت اسمعیلؑ کے دین کو بدل ڈالا تھا۔ اور خود بھی بتوں کی پوجا کی اور دوسرے عربوں کو بھی بت پرستی کی ترغیب دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا کہ رایت عمرو بن لُحی یجر قصبہ فی النار یعنی عمرو بن لُحی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے۔

بنو خزاعہ: بنو خزاعہ مکہ کے قریب مرالظہر ان اور اس کے قریبی علاقہ میں رہتے تھے۔ جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی۔ اسی سال انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا تھا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش مکہ کے ساتھ صلح فرمائی تھی تو اس صلح میں بنو خزاعہ بھی شریک تھے۔ مگر قریش نے خزاعہ کے بارے میں اپنے معاہدہ کو توڑ دیا تھا۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے قریش پر چڑھائی کر دی اور ان پر فتح حاصل کر لی اور مکہ بڑو رتلو ر فتح کر لیا اور یہ سال (۸ھ) عالم الفتح کہلایا۔

بنی خزاعہ اور قبلہ کا انتظام: قریش سے پہلے خزاعہ کا خاندان بنو کعب بن عمرو بن لُحی بنت اللہ کا متولی تھا۔ پھر حلیل بن حبشیہ بن سوس متولی بنا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے اپنی بیٹی جسی کو قصی بن کلاب کے ساتھ بیاہ دیا تھا اور کعب کا انتظام بھی قصی کی تحویل میں دے دیا تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حلیل کے بیٹے ابو غبشان نے جس کا اصل نام امترش تھا۔ خانہ کعبہ کی خدمت کے حق کو قصی کو ایک مشکیزہ شراب کے بدلے میں بیچ ڈالا۔ تھا جس سے یہ مشہور مثل چل نکلی۔ آخر صفقہ من ابی غبشان یعنی ابو غبشان کے سودے سے بھی زیادہ خسارے والا سودا۔

حلیل حبشیہ کی اولاد میں سے کرز بن علقمہ گزرا ہے جس نے ہجرت کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا پیچھا کیا تھا۔ حتیٰ کہ وہ غار ثور تک جا پہنچا۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ مکزی نے غار کے منہ پر جالا بنا ہوا ہے اور کبوتری نے انڈے دیئے ہوئے ہیں تو واپس چلا آیا۔

خزاعہ کے مشہور خاندان: قبیلہ خزاعہ کے بہت سے خاندان گزرے ہیں جن میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں

(۱) بنو مصطلق بن سعدی بن عمرو بن لُحی۔ (۲) بنو کعب بن عمرو۔ اس خاندان کے مشہور لوگ یہ ہیں

(۱) عمران بن حصین صحابی رسول اللہ ﷺ سلیمان بن صرد ۱۰ تو ابین کے سردار تھے جو حضرت حسینؑ کی شہادت کا انتقام لینے کے لئے اٹھے تھے۔ (۴) مالک بن یثیم جو بنو عباس کے نقبیوں میں سے تھے۔ (۵) بنو عدی بن عمرو۔ ام المؤمنین جویریہ بنت حارث اسی خاندان سے تھیں (۶) بنو تیج بن عمرو، اس خاندان میں طلحہ الطلوحت بھی تھا اور کثیر شاعر جو عروہ کا عاشق تھا وہ بھی اسی خاندان کا تھا۔ (۷) بنو عوف بن عمرو شہر حیرہ کے عہد سی خاندان سے تھے۔

بنو اسلم: بنو اسلم خزاعہ کے نسبی رشتہ دار تھے اسی قبیلے کے مشہور لوگ مندرجہ ذیل ہیں۔ حضرت سلمہ بن اکوع (صحابی) اور عہل و ر بن اشیص یہ دونوں شاعر تھے۔ اور محمد بن اشعث جو کہ بنو عباس کا ایک قائد یعنی کمانڈر تھا اور سلیمان بن کثیر جو بنو عباس کا داعی یعنی گشتہ تھا اسے ابو مسلم خراسانی نے قتل کر دیا تھا۔

① عنقریب اس کا ذکر آئے گا۔ ہم اس باب میں لائیں گے جہاں حضرت حسینؑ کی شہادت کے بعد بنو امیہ کے خلاف تحریکوں کا ذکر آئے گا۔

بنو تمیم اور اس کے خاندان

قبیلہ طابخہ کی بہت سے شاخیں ہیں۔ جن میں سے زیادہ مشہور شاخیں یہ ہیں: ضبہ، رباب، مزینہ اور تمیم۔ ان کے عداوہ چند چھوٹے قبیلے بھی ہیں، جو تمیم کے نسبی رشتہ دار ہیں مثلاً صوفہ اور محارب۔

بنو تمیم کا علاقہ: تمیم کا اصلی علاقہ نجد میں تھا مگر وہ بصرہ اور یمامہ تک گھوم آتے تھے۔ اور عذیب تک پھیلے ہوئے تھے۔ جو کوہ کی سرزمین میں ہے۔ سچ کل وہ مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور نجد میں ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ اور ان کے ٹھکانوں پر سچ کل مشرق کے دو بڑے قبیلے غزیہ (جوٹنی کی ایک شاخ ہیں) اور خثاجہ قابض ہیں۔

تمیم کے خاندان اور مشاہیر: (۱) الحارث بن تمیم۔ اس سے میتب بن شریک فقیہ منسوب ہے۔ (۲) بنو عنبر۔ اس قبیلے میں سے حضرت غاضرہ بن سمرۃ تھے جس کو رسول اللہ ﷺ نے صدقات جمع کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ اور فقیہ امام زفرؒ جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے۔ اور اسکل اغاضل عامر بن عبد قیس بھی اسی خاندان کے تھے۔ بنو اسد بن عمیر۔ اس خاندان میں ہند بن ابی ہالہ مشہور صحابی تھے جن کی رسول اللہ ﷺ نے پرورش فرمائی تھی اور حنظلہ بن ربیع کات رسول اللہ ﷺ۔ اور اسلم بن صفی بن رباح جو اپنے علم و بردباری کی وجہ سے مشہور تھے۔ وریگی بن اسلم جو خیفہ المامون کے عہد میں قاضی تھے، یہ تینوں بھی اسی خاندان کے تھے۔

بنو مالک بن عمرو کے مشاہیر: بنو مالک بن عمرو کے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد قابل ذکر ہیں (۱) نصر بن شمویل جو نحوی اور محدث تھے (۲) سم بن احوز جو نصر بن سیار کی جانب سے پولیس کا افسر اعلیٰ تھا (۳) یگی بن زید بن زین العابدین علی بن حسین گواہی نے شہید کیا تھا اور اس کا بھائی بدل بن احوز جو آل مہلب کا قاتل ہے۔ اور قطری بن الفجاءۃ خارجیؒ ازرقہ کا سردار جسے خوارج نے بیس سال تک اپنا امیر اور خیفہ تسلیم کیا۔

مالک بن ریب اور اس کا مرثیہ: مالک بن ریب بن حوط یہ اس مشہور قصیدہ کا شاعر جس میں اس نے خود اپنا مرثیہ لکھ کر اپنے قبیلہ کے پاس بھیجا تھا۔ ان دنوں خراسان میں وہ اس لشکر کے ساتھ تھا جسے حضرت سعید بن عثمان بن رفاہ نے ان اطراف میں بھیج رکھا تھا یہ بھی بنو مالک میں سے تھا اس قصیدہ کے ابتدائی اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

بذی الشیطن فالتفق ورائیا

دعانی من اهل الهوی و دی ورفقی

واین مکان البعد الا مکانیا ❶

بقولون لا تبعد و ہم یدفنوننی

میرے دوستوں اور میرے ساتھیوں کی یاد نے مجھے شیطن کے مقام پر ستایا تو میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ مجھے دفن کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم سے دور نہ ہو۔ حالانکہ میری قبر سے زیادہ دور اور کون سے جگہ ہو سکتی ہے۔

بنو حارث بن عمرو اور بنو امرؤ القیس: بنو حارث بن عمرو، ان میں سے عباد بن حصین قابل ذکر ہے۔ جس کا لقب اس کے بڑے پیٹ کی وجہ سے جبٹ پڑ گیا تھا۔

بنو امرؤ القیس، زید بن عدی اسی خاندان سے تھا۔ اس نے کسریٰ کے پاس نعمان بن منذر حاکم حیرہ کی چغلی کھائی تھی۔ اور کسریٰ نے غصہ

❶ امام زفر بن ہذیل بن قیس بن مسلم بن قیس بن مکمل بن ہذیل بن زویب بن جذیمہ بن عمرو بن ججو بن جندب بن عنبر (صحیح و استدراک) (ثناء اللہ محمود) ❷ یہ قطری بن فجاءۃ ہے فجاءۃ کا اصل نام جعونہ بن یزید بن زیاد بن جندب بن کابیہ بن حرقوص ہے۔ یہ خارجی فرقہ کا سردار تھا اسے بیس سال تک خارجیوں نے اپنا امیر و خلیفہ بنا رکھا۔ ججو بن یوسف اس کے خلاف لڑنے کے لئے مہلب بن ابی صفراء کی قیادت میں لشکر بھیجا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ یہ ۸۷ھ میں قتل کر دیا گیا پھر اس کا سر حجاج کے پاس لایا گیا (بدیع النہایہ صفحہ ۳۰) ❸ یہ پورا قصیدہ مالک بن ریب کے دیوان میں ۳۶ھ پر ملاحظہ کریں "لسان العرب" میں مادہ "بعد" میں بھی ہے۔

میں۔ سرنعمان کو مار ڈالا تھا۔ اس کے علاوہ یہ اشخاص بھی اسی خاندان سے ہیں۔ مقاتل بن حسان جو نصر بنی مقاتل کا بانی تھا۔ اور (۲) بن قریب جو بھی عباس کے گماشتوں میں سے تھا مگر ابو مسلم خراسانی نے اسے اس وجہ سے قتل کر دیا تھا کہ اس نے اموی نصر بن سیار کو عباسیوں کے منصوبوں سے آگاہ کر دیا تھا۔

(۱) بنو سعد بن زید مناة (۲) ربیعہ بن عجاج اور (۳) شاعر عبدی بن الطیب اسی خاندان سے تھے۔

بنو منقر: اس خاندان میں سے حضرت قیس بن عاصم تھے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کے صدقات کی وصولی پر مقرر فرمایا تھا۔ ذوالرؤمہ شاعر کی محبوبہ میاں بنی قیس کی اولاد میں سے تھی۔ حضرت عمرو بن اہتم صحابی بنو منقر کے تھے۔

بنو مرہ بن عبید کے خاندان سے احنف بن قیس گزرے ہیں اور ابو بکر ابہری مالکی جس کا نام محمد بن عبد اللہ بن صالح تھا وہ بھی اسی خاندان کے تھے۔

بنو صریم بن مقاعس: صریم بن مقاعس کے خاندان میں یہ مشہور اشخاص پیدا ہوئے۔ عبد اللہ بن اباض جو خوارج کے فرقہ اباضیہ کا سردار تھا اور عبد اللہ بن صفار جو فرقہ صفریہ کا سردار تھا۔ اور برک بن عبد اللہ جس نے حضرت امیر معاویہ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا مگر وہ انہیں صرف ڈمکی کر کے رکھ دیا تھا۔

بنو بہدلہ اور بنو عطارو: بنو بہدلہ بن عوف میں سے قابل ذکر زبرقان ہے جس کا اصل نام حصین بن بدر تھا اور اس کا بھتیجا اویس بن حنظلہ تھا جس نے ہوازہ بن علی خفی کو گرفتار کیا تھا۔

بنی عطارو بن عوف کے خاندان میں سے کرب بن صفوان گزرا ہے جو ایام جاہلیت میں حاجیوں کی میزبانی کیا کرتا تھا۔

جعفر انف الناقۃ کا قبیلہ: بنو قریع بن عوف۔ اس خاندان میں سے وہ گذرا ہے جس کا لقب انف الناقۃ (یعنی اونٹنی کی ناک) تھا۔ اس کے بیٹے اس لقب سے بہت ناراض ہوتے تھے یہاں تک کہ شاعر حطیہ نے یہ شعر کہہ کر ان کی مدح کی:

قوم ہم الانف الا ذنساب غیر ہم ☆ ومن یسوی بانف الناقۃ الذنبا

وہ لوگ قوم کی ناک ہیں اور دوسرے لوگ دم کی حیثیت رکھتے ہیں بھلا کون ہے جو اونٹنی کی ناک کو دم کے برابر سمجھتا ہو؟

بنو حارث الاعرج: بنو حارث الاعرج میں سے دوزہ بن حویہ بھی ہیں جس نے قادسیہ کی جنگ میں بڑی بہادری دکھائی تھی اور ایرانیوں کے ایک سردار جالینوس کو قتل کر دیا تھا اور اس کے بعد حبیب خارجی کے ساتھیوں نے اسے عتاب بن ورقا کے ساتھ شہید کر دیا تھا۔

مالک کی اولاد اور خاندان: بنو مالک بن سعد کے خاندان میں سے اغلب بن سالم بھی تھا۔ وہ اغلبی خاندان کے ان حکمرانوں کا جد امجد تھا جنہوں نے خلفاء بنی عباس کے دور میں افریقہ پر حکومت کی۔

بنو ربیعہ بن مالک میں سے عروہ بن جریر بھی ہے۔ یہ وہ پہلا خارجی ہے جس نے جنگ صفین میں کہا تھا کہ! حکم الا اللہ یعنی حکم کا صرف اللہ کو حق ہے بنو حنظلہ بن مالک میں سے یہ لوگ قابل ذکر ہیں (۱) ابن عمیر بن ضابی جسے حجاج بن یوسف نے قتل کیا تھا اور متمم بن نویرہ جو اپنے مرثیوں کی وجہ سے مشہور ہے۔

ربیعہ کے بیٹے اور خاندان: بنو حارث بن ربیعہ میں سے خوارج کا امیر زبیر بن ماحور اور اس کے بھائی عثمان قابل ذکر ہیں۔ وہ سب بشیر بن یزید الماحور کے بیٹے اور فرقہ ازاد فرقہ کے سردار تھے۔

بنو ریاح اور ان کے خاندان: بنو ریاح میں سے مندرجہ ذیل اشخاص قابل ذکر ہیں (۱) شیبہ بن ربیعہ (۲) ریاح جس نے قبول اسلام کے بعد خوارج کا ساتھ دیا مگر اس کے بعد توبہ کر لی (۳) معقل بن قیس جسے عمار بن یاسر جنتوز نے حضرت عمرؓ کے پاس تستر کی فتح کی خوشخبری دیکر بھیجا تھا (۴) عتاب بن ورقاء امیر اصقہان جسے شیبہ بخاری نے قتل کر دیا تھا۔

بنوہشل بن دارم۔ ہملہ بن حدثان بن ہشل جو بنو عباس کے زمانے میں پولیس کا افسر اعلیٰ تھا۔

بنو مجاشع بنو مجاشع کے مندرجہ ذیل اشخاص قابل ذکر ہیں (۱) اقرع بن حابس مشہور شاعر فرزدق بن غالب (۳) اور قتیبہ بن یزید بنے رسول اللہ ﷺ نے معاویہ بن ابی سفیان کا بھائی بنا دیا تھا۔

بنو عبد اللہ بن دارم کا مشہور شخص المند رب بن ساون ہے جو ہجر کا حاکم تھا۔ بنو عدس بن زید کے خاندان سے بہت سے رئیس اور امراء پیدا ہوئے ہیں۔

(تیم کے قبائل کا بیان ختم ہوا)

بنو مزینہ

بنو مزینہ مر بن اد بن حنا بن الیاس کی اولاد میں سے ہیں۔ اس کے ایک بیٹے کا نام عثمان اور دوسرے کا نام اوس تھا اور ان کی ماں کا نام مزینہ تھا اس سے اس کے سرے بیٹے اسی کی طرف منسوب ہوئے۔ مزینہ کے مندرجہ ذیل لوگ قابل ذکر ہیں (۱) مشہور شاعر زبیر بن ابی سلمیٰ اور اس کے بیٹے بحیر اور کعب۔ کعب بن زبیر نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں شعر کہے تھے۔ نعمان بن مقرن جو جنگ نہاد میں شہید ہوئے اور مشہور صحابی معقل بن یسار بھی اسی قبیلہ کے تھے۔

رباب: ... رباب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بنو ضبہ کے ساتھ معاہدہ کرتے وقت انہوں نے اپنے ہاتھ رب (پھوں کا رس کا شیرہ) میں دیوئے تھے۔ ان کا وطن دہنا میں بنو تمیم کے قریب تھا اور ان کے اشعار میں حزوی اور عالج کے مقامات کا ذکر آیا ہے۔ مگر آج کل وہ منتشر ہو چکے ہیں اور ان کے وطن میں ان سے کوئی شخص باقی نہیں رہا (رباب اصل میں بنو عبد منات بن اد بن طابخہ ہیں)

بنو تمیم کے قبائل کا ذکر: اس قبیلہ کے حسب ذیل افراد قابل ذکر ہیں مستورد بن علقمہ خارجی جسے معقل بن قیس ریحی نے مغیرہ بن شعبہ کے دور میں قتل کر دیا تھا اور ابن باشمہ بن وردان جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمن بن جهم کے ساتھ موجود تھا۔ اور قطام بنت شجنہ جس کے ساتھ عبدالرحمن بن جهم نے شادی کی تھی۔ اور اس کا مہر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل قرار پایا تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل شعر سے ظاہر ہے۔

ثلاثة الاف وعبند قينة ☆ وضرب علی بالحسام المصمم

تین ہزار ہم ایک غلام اور ایک لونڈی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ضرب لگانا مضبوط تلوار کے ساتھ۔

قطام ایک خارجی عورت تھی جس کا باپ شجنہ اور چچا الا خضر دونوں نہروان کی جنگ ۱ میں مارے گئے تھے۔

بنو عدی بن عبد منات: ذوالرمہ شاعر جس کا اصلی نام غیلان بن عقبہ تھا اسی کے خاندان سے تھا۔

بنو ثور بن عبد منات کے خاندان سے سفیان ثوری کا تعلق تھا ۲ اور ان کے بھائی عمرو اور مبارک مابہر فقہ ربیع بن ضیثم وغیرہ بھی اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

بنو ضبہ: ان کا وطن بنو تمیم کی ہمسائیگی میں شمالی نجد میں تھا۔ پھر عہد اسلام کے دور میں وہ عراق کی طرف منتقل ہو گئے وہاں شاعر امتلی کو مار ڈالا۔

۱ نہروان، جنگ نہروان حضرت علی کی فوجوں اور خارجیوں کے درمیان لڑی گئی جنگ ہے (ثناء اللہ محمود)۔ ۲ یہ ابو عبد اللہ سفیان ثوری جو بڑے محدث و فقیہ تھے ان کا تعلق بنو عدی میں ہے۔ ان کی مشہور کتاب الجامع الصغیر، الجامع الکبیر، الفرائض اور رسالت ہے۔ ان کے حالات کی مزید تفصیل۔ تہذیب اجتہاد (صفحہ نمبر ۱۰۵) کی صفحہ نمبر ۹۲) اساتذہ ابن ہاشم (صفحہ نمبر ۴۰۱) وغیرہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ضرار بن عمرو بھی قبیلہ ضبہ میں سے تھا زمانہ جاہلیت میں وہ اپنے قبیلے کا سردار تھا اس کے بعد بھی قبیلے کی سیادت اور سرکاری کی اولاد میں رہی۔ اس کے اٹھارہ بیٹے تھے جس سب کے سب ”القرتین“ کی جنگ میں اس کے ساتھ شریک تھے۔ اس کا بیٹا حصین جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا۔ اس کی اولاد میں سے قاضی ابو شبرمہ عبداللہ تھا جس کا ذکر بنو عباس کے سپہ سالاروں میں آتا ہے۔ خیفہ المتوکل نے سے مصر کا گورنر مقرر کیا تھا۔

صوفہ خاندان: صوفہ خاندان غوث بن مرکی نسل سے ہے۔ وہ حاجیوں کی میزبانی کیا کرتے تھے، مگر ان کا خاندان زمانہ جاہلیت ہی میں ہی ختم ہو گیا تھا اور ان کی جگہ تمیم کی ایک شاخ آل صفوان بن شحنے نے لے لی تھی۔

مدرکہ بن الیاس: مدرکہ کے بہت سے قبیلے ہیں ان میں سے بڑے قبیلے بنزیل، قارہ، اسد، کنانہ اور قریش ہیں۔

بنو ہذیل: یہ قبیلہ ہذیل بن مدرکہ کی نسل سے ہے۔ ان کا وطن سراقہ میں تھا جو طائف کے قریب جبل غزدان کے قریب تھا اور ان کے رہائشی علاقے اور پانی کے چشمے اس پہاڑ کے غیب میں مکہ اور مدینہ کے درمیان نجد اور تہامہ دونوں جانب تھے۔ ان کے چشموں میں سے ارجع اور ہجر معونہ مشہور ہیں۔

ہذیل کی شاخیں اور ان کے مشاہیر: .. ہذیل کی دو شاخیں ہیں سعد بن ہذیل اور لحيان بن ہذیل۔ قبیلہ بنو سعد میں سے مشہور شاخ عرب کبیر الہذلی گذرا ہے اور حطیہ اور مشہور صحابی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی عتبہ اور عمیس ان کے بیٹے عبدالرحمن اور عتبہ تھے۔ مشہور مورخ مسعودی عتبہ کی اولاد میں سے تھا۔ اس کا پورا نسب یوں ہے۔ علی بن حسین بن علی بن عبداللہ بن زید بن عتبہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن مسعود۔ عبداللہ بن مسعود کے بھائی عتبہ کی نسل میں سے عبید اللہ بن زید مدینہ کے فقیہ گزرے ہیں۔

ہذیل کے علاقے: قبیلہ ہذیل کے لوگ دور اسلام میں مختلف ملکوں میں پھیل گئے اب ان کا کوئی خاندان نجد کے آس پاس باقی نہیں رہا مگر ہاں افریقہ میں ان کا قبیلہ ہے جو شہر بلجہ کے نواح میں سلطانی لشکر کے ساتھ مل کر لڑتا ہے اور خراج ادا کرتا ہے۔

بنو اسد اور اس کے علاقے: .. اسد ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سے شاخیں ہیں۔ ان کا وطن نجد کی سرزمین قبیلہ طس کے علاقے کے قریب تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جس علاقہ میں آج کل قبیلہ طس کے لوگ آباد ہیں وہ پہلے بنو اسد کے قبضے میں تھا۔ جب قبیلہ طس کے لوگ یمن سے نکلے تو بنی اسد اس پر غالب آ گئے اور آج وادئ سلمیٰ کے پہاڑوں پر قابض ہو گئے۔ ان کی بعض آبادیوں کا ان کے شعراء کے کلام میں ذکر کیا ہے۔ حجاز سے نکل کر بنو اسد مختلف ملکوں میں پھیل گئے اور اب ان کا کوئی خاندان وہاں باقی نہیں رہا۔

ابن سعید کا قول: ... ابن سعید مغربی نے لکھا ہے کہ ان کا علاقہ اب طس کے پاس یا بنو عقیل کے قبضہ میں چھا گیا ہے جنہوں نے بلوق بادشاہوں کے زمانے میں عراق اور الجزیرہ میں بڑی اہمیت حاصل کر لی تھی۔ اور بنو عقیل کی ایک شاخ بنو مزید نے شہر حلہ اور اس کے آس پاس پٹی حکومت قائم کر لی تھی۔ ”الہباری“ نے ان کے لئے علم سیاست پر اپنا مشہور ”ارجوزہ“ لکھا تھا۔ پھر ان کی حکومت کمزور ہو گئی اور عراق میں بنو خلف بن کے جان نشین بن گئے۔

بنو اسد کے خاندان: قبیلہ اسد کے بہت سے خاندان ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ بنو کائل بن اسد اس خاندان میں سے علی بن حارثہ تھا جس نے امرؤ القیس کے باپ حجر بن عمرو کو قتل کیا تھا

بنو غنم بن دودان: بنو غنم بن دودان اس خاندان میں سے عبید اللہ بن جش گزرا ہے جو پہلے مسلمان ہوا پھر عیسائی ہوا، اسی حالت میں اسے موت آئی نیز اس کی بہت ام المؤمنین زینب بنت جش اور مشہور صحابی عکاشہ بن حبیب بن مہسن اسی خاندان کے مشہور افراد ہیں۔

بنو ثعلبہ بن دودان بنو ثعلبہ بن دودوان۔ اس خاندان میں سے کمیت شاعر گذرا ہے جو زید بن احنس کا بیٹا تھا نیز ضرار بن رورحی بن کا اصل نام مک بن ادیس تھا اور جس کے ہاتھ سے خلافت صدیقی میں مالک بن نویرہ تمیمی مارا گیا تھا۔ اور حضرمی بن عامر جو رسول اللہ - بنا دہ کی خدمت میں اپنی قوم کا وفد لے کر حاضر ہوا تھا اسی قبیلہ کا تھا۔

بنو عمرو قعین ان میں سے طماح بن قیس اسدی گذرا ہے اسی نے قیصر روم کے پاس امراء القیس کی چغلی دہائی بخشی اور اس کی بدست کا سبب بنا تھا۔ نیز ضحہ بن خویلد جو پہلے کا بن تھا پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد نبوت کا داعی ہوا مگر بعد میں مسلمان ہو گیا۔ قبیلہ سدے اور بھی خاندان ہیں مگر ان کا ذکر گفتگو کی طوالت کا باعث ہوگا۔
قدردہ و عکمل کے قبیلہ بھی مد رکہ بن الیاس کی نسل سے ہیں وہ بنو اسد کے نسبی رشتہ دار تھے۔ اور قریش خاندان۔ نو زہرہ کے حلیف تھے۔

قبیلہ کنانہ

کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بنو اسد کے نسبی رشتہ دار تھے۔ ان کا وطن مکہ کے آس پاس کا علاقہ تھا۔ ان کے بہت سے قبیلے تھے جن میں سب سے زیادہ مشہور اور ممتاز قبیلہ قریش کا تھا جس کا ذکر آئندہ آئے گا۔ ان کے بعد بنو عبدمنات اور بنو مالک بن کنانہ مشہور ہیں۔
بنو عبدمنات سے بنو بکر، بنو مرہ، بنو حارث اور بنو عامر کے خاندان بنے۔

بنو لیث کے خاندان: بنو بکر سے بنو لیث بن بکر کی شاخ چلی اور اس نے ابو لؤخ بن بکر کا خاندان پیدا ہوا جس کا نام الشد اخ بن عوف تھا۔ اسی خاندان کے مشہور صحابی صعب بن جشامہ اور شاعر عروہ بن ازینہ بھی تھے۔ پھر اسی شاخ سے بنو شجاع بن عامر بن لیث بن بکر کا خاندان پیدا ہوا جس میں سے ابو وقیلہ صحابی ہیں جن کا نا الحارث بن عوف تھا۔

بنو سعد اور بنو جندع: بنو لیث کا ایک اور خاندان بنو سعد بن لیث تھا اس میں ابو طفیل عامر بن وائلہ پیدا ہوئے۔ جن دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا ان میں ابو طفیل سب سے آخری صحابی تھے جن کا انتقال ۱۰ھ میں ہوا، مشہور صحابی وائلہ بن اسقع بھی اسی خاندان سے تھے۔
بنو جندع بن بکر بن لیث کے خاندان خراسان کا امیر نصر بن سیار پیدا ہوا۔ نیز رافع بن لیث بن نصر بھی جس نے خیفہ ہارون رشید کے دور میں سمرقند میں بنو امیہ کا جھنڈا بند کیا مگر اس کے بعد خلیفہ المامون عباسی سے امان اور معافی طلب کی۔

بنو بکر کے مشہور خاندان: ان کے علاوہ بنو بکر بن عبدمنات کے حسب ذیل خاندان قابل ذکر ہیں۔
(۱) بنو ذیل: اسود بن رزن اسی خاندان سے تھا جس کا قتل بعد میں فتح مکہ کا سبب بنا نیز ساریہ بن زینم ۱۰ھ جس کے متعلق مشہور ہے کہ جب وہ عرق میں نر رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے اسے مدینہ سے آواز دی تھی نیز ابو الاسود جس نے عربی کا نحو کا علم وضع کیا۔

بنو ضمیر بن بکر: بنو ضمیر بن بکر اس خاندان میں سے عامرہ بن قحش گذرا ہے جس نے اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ نیز عمرو بن امیہ صحابی اور براہ بن قیس البغاتی جس نے عروۃ الرحال بن حتبہ بن کلاب کو قتل کیا تھا۔ اس قتل کی وجہ سے لڑائی چھڑ گئی تھی۔

بنو غفار: ضمیرہ کی ایک شاخ غفار بن کلیل تھی۔ جس میں مشہور صحابی حضرت ابو زر غفاریؓ پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام جندب بن جنادہ

① یہ ساریہ بن زینم بن عمرو بن عبد اللہ جابر بن مہلیہ بن عبد بن عدی بن الدئل ہیں۔ انہیں آواز دینے کا واقعہ علامہ بیہقی، ابو نعیم نے دلائل نبوت میں، طائی نے شرح السنۃ میں نقل کیا ہے۔ روایت دیکھا، ص ۱۱۳ میں ابن حجر نے حسن کہا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے تاریخ الخلفاء بیہقی صفحہ نمبر ۱۱۳۔

تھا۔ سیر شاعر کی محبوبہ عذہ بھی اسی قبیلے غفار کی تھی۔ کلثوم بن حسین بھی جن کو رسول خدا ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر مدینہ میں پناہ کا قدم بنایا تھا غفاری تھے۔

بنو عبد منات کے مشہور قبائل: بنو عبد منات کے دیگر قبائل مندرجہ ذیل ہیں

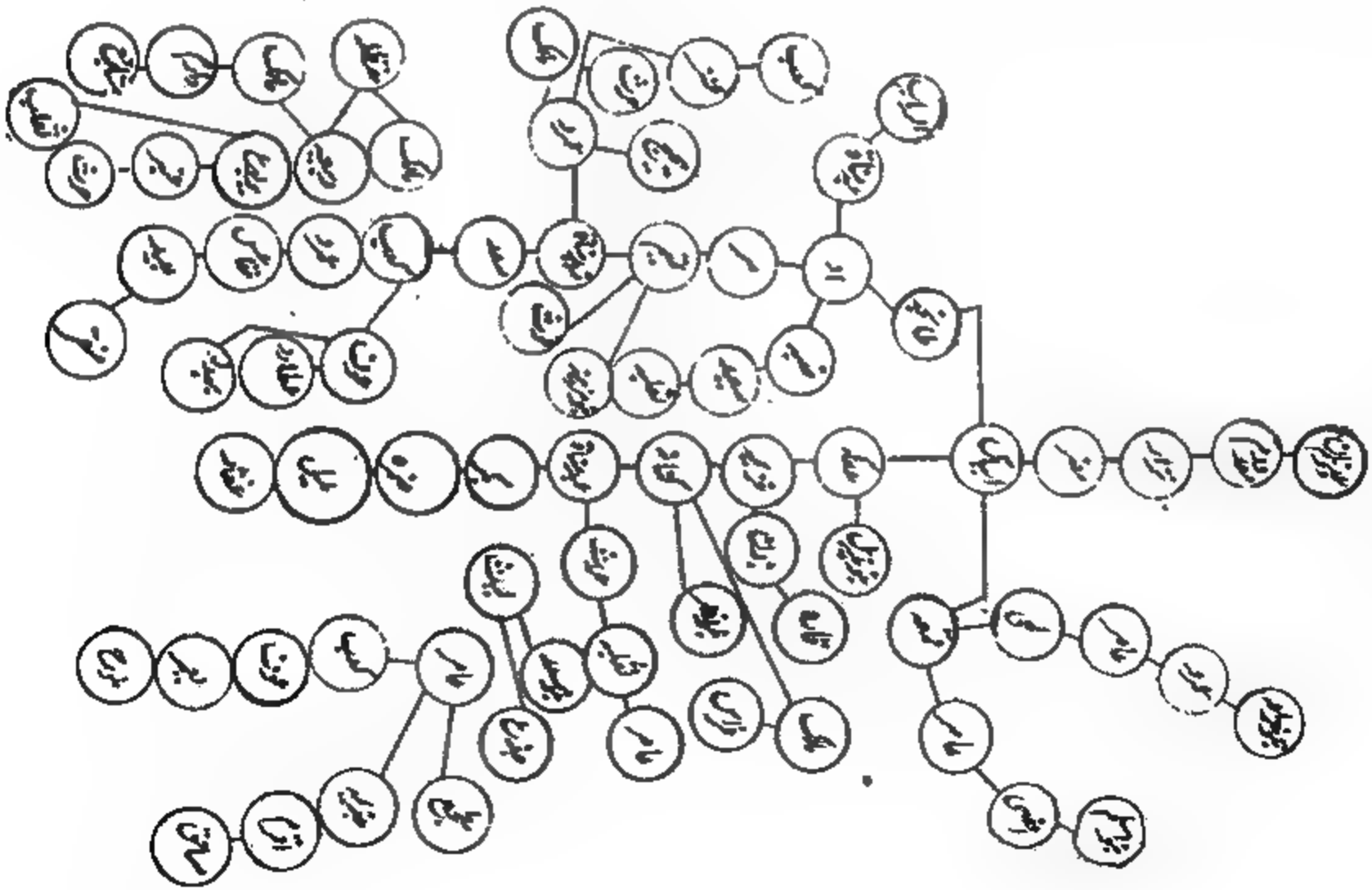
(۱) بنو مدح بن مرہ بن عبد منات اس خاندان میں وہ سراقہ بن مالک گذرا ہے جس نے ہجرت کے موقع پر قریش کے بنو مکیہ کی کوچ میں آکر رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کیا تھا۔ مگر اس کے بارے میں معجزہ ظاہر ہوا اور اللہ نے اسے واپس پھیر دیا۔ حجر بھی بنو مدح میں سے تھا۔ جب اس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں علم قیافہ شناسی کا ثبوت دیا تو رسول اکرم ﷺ بہت خوش ہوئے تھے۔

بنو عامر اور بنو حارث: (۲) بنو عامر بن عبد منات۔ ان میں سے بنو مسحق بھی ہیں جن کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غمیصہ کے مقام پر قتل کیا تھا اور رسول کرم ﷺ نے ان کی دیت ادا کی تھی۔ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے فعل پر اظہار ناپسندگی کا اظہار فرمایا تھا۔

(۳) بنو فراس بن مالک ان میں سے فارس العرب (یعنی عربوں کا مشہور شہسوار) ربیعہ بن مکرم گذرا ہے۔

(۵) بنو عامر بن ثعلبہ زمانہ جاہلیت میں نسبی گرنے والے مہیوں کو پیچھے ڈالنے والے اسی خاندان میں سے ہوا کرتے تھے۔ جو شخص اس مرتبہ پر پہنچتا تھا قلمس کہلاتا تھا۔ جس شخص نے مہیوں کو پیچھے ڈالا وہ شمیر بن ثعلبہ بن حارث تھا۔

(۶) رماح بن عبد العزیز بھی اسی خاندان سے تھا۔ جب عبد الرحمن اموی اندلس میں داخل ہوا تو اس نے رماح کو الجزمیرہ اور شذونہ کا گورنر مقرر کیا مگر رماح خود مختار بن بیٹھا اور جب اس پر عبد الرحمن نے چڑھائی کی تو وہ افریقہ کے ساحل کی طرف بھاگ گیا اور وہیں مر گیا۔ اندلس میں سقونس کے بہت سے لوگ باقی تھے۔ خلافت امویہ کے زمانے میں انہیں بڑی شہرت حاصل ہوئی اور ان لوگوں کو صوبوں کا گورنر مقرر کیا گیا۔ ان میں سے بعض بحری جنگی بیڑوں کے افسر متعین کئے گئے۔ انہوں نے بڑی اچھی کارکردگی کا ثبوت دیا۔ چنانچہ وہ افریقہ کے ساحلوں پر ان دنوں عبیدیوں (یعنی فاطمیہ مصر) کے قبضے میں تھے اکثر حملے کیا کرتے تھے اور انہیں بہت پریشان رکھتے تھے۔ وهو وارث الارض ومن علیہا وهو حیر الوارثین۔



قبائل خندوف کا شجرہ نسب

قبیلہ قریش اور اس کا خاندان

قریش نصر بن کنانہ کی اولاد ہیں اور نصر ہی قریش کے نام سے مشہور ہیں۔ قریش نام پڑنے کے متعلق ایک قول ہے کہ قریش قریش کہ جس کے معنی تجارت ۱ کے ہیں۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ قریش قریش کی تصغیر ہے اور قریش اس بڑی چھلی کو کہتے ہیں جو سمندر کے دوسرے چٹوروں کو کھاتی ہے ۲۔

قریش فہر کی طرف سے صرف اس لئے منسوب ہوئے کہ نصر کی نسل فہر کی اولاد میں محدود و منحصر رہی۔ نصر کی نسل کے علاوہ اس کی سے نہیں چلی۔ اسی وجہ سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قریش فہر بن مالک کی اولاد ہیں۔

بنو محارب اور اس کے مشہور لوگ: بنو محارب قریش الظواہر ۳ میں سے تھے۔ اس خاندان کے مندرجہ ذیل شخص مشہور ہیں۔

(۱) ضحاک بن قیس جو مرج رابط نامی جگہ ہرمردان بن حکم سے لڑا اور جاں بحق ہوا۔

(۲) خرار بن الخطاب صحابی جو ایک مشہور شہسوار تھے۔ اور ان کے والد الخطاب بن مرداس جو دور جاہلیت میں قریش الظواہر کے سردار تھے اور ان سے مرابع یعنی چوتھائی وصول کیا کرتے تھے۔ وہ فجار کی جنگ میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے ضرار کا شمار اسلام کے مشہور شہسوروں اور شاعروں میں ہوتا ہے۔ (۳) عبدالملک بن قطن حرہ ۴ کی جنگ میں شریک تھے اس کے بعد اندلس کے گورنر بنے مگر بلج بن بشر قشیری کے ساتھیوں نے اسے سون پر چڑھا دیا۔ (۴) کرز بن جابر فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے مگر قریش مکہ کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

ابن حارث بن فہر اور اس کے مشاہیر: بنو حارث بن فہر نے ”ظواہر مکہ“ کو چھوڑ دیا تھا اس خاندان کے مشہور اشخاص مندرجہ ذیل ہیں

(۱) ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح جو فتح شام کی فتوحات میں مسلمانوں کے سپہ سالار تھے۔

(۲) عقبہ بن نافع جس نے افریقہ فتح کیا اور شہر قیروان کی بنیاد رکھی۔

(۳) عبدالرحمن بن حبیب جو عقبہ بن نافع کی اولاد میں سے تھا اور افریقہ کا گورنر رہا اور اس کا باپ حبیب بن عقبہ وہ تھا جس نے عبدالعزیز بن

موسیٰ بن نصیر کو قتل کر دیا تھا

(۴) یوسب بن عبدالرحمن بن ابی عبیدہ جو کہ اندلس کا گورنر تھا۔ عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام اسی دور حکومت میں اندلس میں داخل ہوئے۔

عبدالرحمن نے یوسف کو قتل کر دیا تھا اس کے بعد عبدالرحمن داخل اور اس کے جانشین اندلس کے حکمران بنے۔

غالب بن فہر: غالب بن فہر نسب نبوی کے ستونوں میں سے ہے یعنی آنحضرت ﷺ کے نسب میں اجداد میں سے ہے۔ تیم

۵ درم کے علاوہ اس کے دو درمیٹے تھے، بیوریم ظواہر قریش میں سے تھے اور خانہ بدوش تھے۔ ابن نطل جس کا خون رس اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے

دب مباح کر دیا تھا۔ اسی خاندان کا تھا۔ چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اس وقت وہ خانہ کعبہ کا غلاف پکڑے ہوئے تھا ۶۔

وی بن غالب بھی آنحضرت ﷺ کے نسب کے ستونوں میں سے ہے۔ اس کی اولاد میں سے کعب اور عامر ہیں اور چند دوسرے خاندان مثلاً

۱ اس بات کو جانچ رو بہ کے اشعار میں استعمال شدہ الفاظ انقرش سے مؤید کیا جاسکتا ہے۔ دیوان رو بہ (صفحہ نمبر ۷۷)۔ ابن حلق کہتے ہیں کہ قریش کو کھانے کے بعد جمع ہونے

کی بنا پر قریش کہ گیا قریش جمع ہونے کو بھی کہتے ہیں (السیرۃ لابن ہشام صفحہ نمبر ۹۴) ۲ چونکہ قریش اس علاقے میں بڑے جنگجو تھے اور رڑتے ہی رہتے تھے اس سے ان کو قریش

کہا گیا (شہادۃ محمود)۔ ۳ قریش الظواہر سے قریش کے وہ خاندان مراد ہیں جو مکہ کے باہر رہتے تھے۔ ۴ جزیرہ العرب کے کئی خطے قدیم زمانہ کی قریش فسانی سے تھے

۵ ہیں اور یہ درنگ کے روئے سے پنے پڑے ہیں۔ اس قسم کے خطے کو حرہ کہتے ہیں۔ اس قسم کا ایک حرہ مدینہ کے باہر ہے جہاں ۱۲ چھوٹے علاقے ہیں۔ یہ دونوں سے عربوں کا

خون یہ جنگ سونی تھی۔ ۶ اورم کے معنی ہیں جس شخص کے دونوں ٹخنے گوشت میں چھپے ہوئے ہوں اس طرح وہ جس کی ٹھوڑی ناقص ہو یا گوشت دھبے سے نظر نہ آتی ہو۔ تیم

بن غالب کو تیم۔ درم اسی سے کہتے ہیں (سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۹۵)۔ ۷ اس کا خون اس جرم میں مباح کیا گیا وہ اپنے ایک مسلمان خادم کو قتل کر کے مرتد ہو گیا تھا۔

قریش، سامہ، جشم اور عوف بھی اسی خاندان کی طرف منسوب ہیں۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ وہ لوگ لوئی کی نسل میں سے ہیں یا نہیں۔ یہ ایک قریشی انصاری میں سے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنو سامان جو ماوراالنہر کے حکمران تھے وہ بھی اس قبیلے سے تھے۔

عامر بن لوئی کا خاندان: بنو عامر بن لوئی سے مراد شہر حسل بن عامر اور معیض بن عامر ہیں پھر بنو معیض میں سے سر بن رطہ نذر ہے۔ جو حضرت معویہ کا ایک سپہ سالار تھا۔ مکرز بن حفص بھی اسی خاندان کا تھا وہ قریش کا ایک سردار تھا جس نے ابو جندل بن سہیل کو (صلح حدیبیہ کے بعد) پناہ دی تھی۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے ابو جندل کو واپس مکہ بھیج دیا تھا۔ اسی خاندان میں سے عمرو بن قیس بھی تھے۔ جو حضرت خدیجہ خاتون کے بیٹے تھے۔ ان کی والدہ کا نام ام کلثوم عاتکہ تھا جو عبد اللہ عتکہ کی بیٹی تھیں۔

بنو حسل بن عامر: بنو حسل بن عامر کے حسب ذیل اشخاص قابل ذکر ہیں۔

- (۱) عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح جو حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں مصر کے گورنر اور طرابلس کی فتح کے موقع پر سودی شہر کے میر تھے۔ اس سے پہلے وہ رسول اللہ کے کاتب رہ چکے تھے۔ مگر مکہ لوٹ گئے پھر تائب ہوئے اور ایک اچھے مسلمان ثابت ہوئے۔ ان کا قصہ معروف و مشہور ہے۔
- (۲) حویطب بن عبد العزیٰ جو صحابی تھے۔ (۳) عبد عمرو بن عروہ قریش کا مشہور شہسوار جو جنگ میں کفر کی حالت میں رہا۔ (۴) سہیل بن عمرو جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔ (۵) سہیل کے بیٹے جو جندل بن کا پورا نام معویہ تھا اور جو صلح حدیبیہ کے دن پابز نجیر رسول خدا کی خدمت میں آئے تھے۔ مگر آپ نے معاہدے کی پابندی کرتے ہوئے انہیں واپس بھیج دیا تھا۔
- (۶) زمعہ بن قیس بن بن عبد شمس اور ان کا بیٹا عبد زمعہ اور ان کی صاحبزادی سودہ بنت زمعہ ام المومنین حضرت سودةؓ پہلے اپنے چچ زاد بھائی سکران کی بیوی تھیں اس کے بعد رسول خدا کے عقد میں آئیں۔

کعب بن لوئی: کعب بن لوئی نسب نبوی کے ستون ہیں مردہ حصیص اور عدی ان کے بیٹے تھے وہ قریشی بطح کہلاتے تھے کیونکہ وہ مکہ کے بطحیہ (یعنی وہاں کی سنگریزوں والی سرزمین) میں رہتے تھے۔

حصیص کعب بن لوئی کا بیٹا تھا اس کی نسل سے عاص بن وائل گذرا ہے اور اس کے دو بیٹے عمرو بن عاص اور ہشام بن عاص تھے۔

کعب بن لوئی کے خاندان کے مشاہیر: (۱) عبد الرحمن بن معیض اہل مکہ کے قاری تھے۔ (۲) اسمعیل بن جامع جو مکہ کے مفتی تھے۔ (۳) حجاج بن عامر کے بیٹے نبیہ اور منبہ جو بدر کی جنگ میں کفر کی حالت میں قتل ہوئے اور پھر کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ سیڑی میں عاص بن منبہ بھی مارا گیا۔ ذوالفقار نامی تلوار اسی کی تھی جو اس کے بعد رسول خدا ﷺ کے قبضے میں آئی۔ (۴) عبد اللہ بن زبیری جو اپنے بھائیہ اشعر سے رسول اللہ ﷺ کو ستیا کرتا تھا بعد میں ایمان لے آیا اور اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ (۵) ابوالاخنس حذافہ بن قیس۔ (۶) حمیس (ام المومنین حضرت) حفصہ پہلے اس کے نکاح میں تھیں۔ (۷) عبد اللہ بن حذافہ جو کہ مہاجرین حبشہ میں سے تھے اور رسول اللہ کا نامہ گرامی کسری کے پاس سے گئے تھے۔ (۸) بنو جح بن عمرو بن حصیص بن کعب کے خاندان میں سے امیہ بن خلف تھا۔ جو بدر کی جنگ میں مارا گیا اور اس کا بھائی ابی بن خلف جسے رسول خدا نے احد کی لڑائی میں خود اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا۔ (۹) امیہ بن خلف کے بیٹے صفوان فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ان کا بیٹا عبد اللہ بن صفوان حضرت عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ شہید ہو گیا۔ (۱۰) عثمان بن مظعون بھی اسی خاندان کے تھے اور ان کے بھائی قدامہ اور سب اور عبد اللہ جو کہ سب مہاجر اور بدری تھے۔ ان کی بہن زینب بنت مظعون حضرت حفصہؓ کی والدہ تھیں۔

بنی عدی بن کعب: ... اس خاندان کے مندرجہ ذیل اشخاص مشہور ہوئے۔ (۱) زید بن عمرو جس نے جاہلیت ہی میں بت پرست چھوڑ دی تھی اور حنفیت یعنی ملت ابراہیمی اختیار کر لی تھی۔ آخر کار وہ بلقاء کی ایک بستی میں قبائل حم اور جذام کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ ان کے بیٹے سعید بن زید

۱ بطحیہ یا بطحیہ اس سرزمین کو کہتے ہیں جس پر چھوٹے سنگریزے بچھے ہوں۔ مکہ کے جنوب میں جو میدان ہے وہ اسی نوعیت کا ہے (۱) یعنی غات۔

شرہ ہشرہ میں سے ہیں جن کو اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی گئی تھی۔

(۲) عمر بن الخطاب اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر۔ (۳) خازجہ بن حذافہ جو مصر میں ایک خارجی کے ہاتھوں شہید ہوئے اس خارجی نے نہیں مہرہ بن العباس سمجھا تھا۔ جب اسے اپنی غلطی کا پتہ چلا تو اس نے کہا کہ۔ اردت عمر اور اللہ خارجہ یعنی میں نے تو مہرہ کے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے خازجہ کا قتل منظور تھا) چنانچہ اس کے یہ الفاظ ضرب المثل بن گئے۔ (۴) ابوالجہم بن حذیفہ جن کو تین کے مال قیمت میں سے حصہ مد تھا۔ (۵) مصعب بن عمیر جو بھی بی بی تھے۔ ان کے بیٹے عبداللہ حرہ کی جنگ میں مہاجرین کے سردار تھے اور اس کے بعد عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مد میں شہید ہوئے۔

مہرہ بن کعب اور تیم بن مرہ: مہرہ نسب نبوی کے ستون ہیں۔ مرہ کے تین بیٹے تھے۔ کلاب، تیم اور یقطہ۔ (تیم بن مرہ کے خاندان کے حسب ذیل اشخاص مشہور ہیں)

(۱) عبداللہ بن جدعان جو دور جاہلیت میں قریش کے سردار تھے۔ (۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کا اصل نام عبداللہ بن ابی قحافہ تھا۔ ان کے بیٹے عبد الرحمن و محمد تھے۔ (۳) حضرت عقیل بن عبید اللہ جو جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ ان کے بیٹے محمد السجاد تھے۔ ان کی اولاد بہت زیادہ ہوئی۔

بنو یقطہ کے خاندان اور مشاہیر: بنو یقطہ میں سے بنو مخزوم ہیں۔ اور ان کی نسل میں سے صفی بن ابی رفیع گندراہے وہ اور اس کا بھائی جنگ بدر میں کفر کی حالت میں مر گئے۔ (بنو مخزوم کے مندرجہ ذیل افراد قابل ذکر ہیں)

(۱) رقم بن ارقم جو بدری صحابی تھے، مکہ میں رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمان ان کے گھر میں خفیہ طور پر جمع ہوتے تھے۔ یہ بات ان دنوں کی ہے جب ابھی اسلام پوری طرح پھیلا نہیں تھا۔ (۲) حضرت ابوسلمہ عبداللہ جو قدیم مہاجرین میں سے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے پہلے ام سلمہ کے شوہر تھے۔ (۳) افد کہ بن المغیرہ جو جنگ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔ (۴) ابوجہل بن ہشام بھی جنگ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔ (۵) عکرمہ بن ابی جہل ابوجہل کے صحابی بیٹے فتح مکہ میں مسلمان ہوئے۔ (۶) حارث بن ہشام جو مسلمان ہو گئے تھے اور اچھے مسلمان ثابت ہوئے اور ان کی اولاد بہت زیادہ ہے اور مشہور زمانہ ہے۔ (۷) ابوامیہ بن ابی حذیفہ جو بدر کی لڑائی میں بحالت کفر مارا گیا۔ مالمومنین ام سلمہؓ کی بیٹی تھیں۔ (۸) ہشام بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ صحابی جو حبشہ کے مہاجرین میں سے تھے۔ (۹) ہشام بن ابی ربیعہ (صحابی) اصل نام عمرو بن مغیرہ ہے ان کے صاحبزادے حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ تھے جو قصی مشہور ہیں۔ (۱۰) ولید بن مغیرہ جو مکہ میں بحالت کفر میں مارا گیا۔ (۱۱) حضرت خاند بن ولید (سیف اللہ) جنہوں نے اسلامی فتوحات میں مایاں حصہ لیا۔ اسی کے بیٹے تھے۔ (۱۲) مسیب بن حزن جو بیعت رضوان میں شریک تھے۔ (۱۳) سعید بن مسیب جو مشہور تابعی تھے۔

کلاب بن مرہ: کلاب بن مرہ نسب نبوی کے ستون ہیں۔ اس کے دو بیٹے تھے زہرہ اور قصی۔

بنو زہرہ: ... اس خاندان کے مندرجہ ذیل افراد قابل ذکر ہیں:

(۱) رسول اللہ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف۔ (۲) ان کے بھتیجے عبداللہ بن ارقم۔ (۳) سعد بن ابی وقاص جو فتح عرق کے زمانے میں مسلمانوں کے سپہ سالار تھے۔ ان کا بیٹا عمرو بن سعد تھا جسے کوفہ کے گورنر عبداللہ بن زیاد نے حضرت حسین سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کو بعد میں مختار بن ابی عبید ثقفی نے قتل کر دیا تھا۔ اس کا بھائی محمد بن سعد ابالاشعث کی بغاوت میں حجاج بن یوسف کے ہاتھوں مارا گیا۔ (۴) مسور بن مخزوم (صحابی) اور ان کے والد دونوں مولفۃ القلوب میں سے تھے۔

قصی بن کلاب: قصی نسب نبوی کے ستونوں میں سے ہیں۔ اسی شخص نے قریش کے بکھرے ہوئے خاندانوں کو جمع کیا اور ان کی

قصی کا اصل نام زید ہے۔ اس کے بھائی کا نام زہرہ تھا جس وقت ان کے والد کا انتقال ہوا یہ شیر خوار تھے اور زہرہ کا تھا اس لئے ان کی والدہ نے ربیعہ بن حرام سے شادی کر لی تھی اور اس کے ساتھ چلی گئیں۔ یہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ رہے۔ چونکہ یہ اپنے دادا کے گھر سے بہت دور اپنی والدہ کے ساتھ تھے اس لئے ان کا نام قصی پڑ گیا جس سے معنی ۱۰۰ کے ہیں۔ (دیکھئے طبری)

عزت اور شوکت کی بنیاد ڈالی۔ عبد مناف عبد الدار اور عبد العزیٰ اس کے بیٹے تھے۔

عبد الدار کا خاندان: اس خاندان کے حسب ذیل افراد قابل ذکر ہیں

نضر بن حارث جو بدر کی لڑائی میں مشرکین مکہ کے ساتھ گرفتار ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینے کی طرف واپس آئے، رسول اللہ ﷺ نے آپ کے گردن مارنے کا حکم صادر فرمایا۔

(۲) مصعب بن عمیر بدری صحابی تھے جو احد کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اس موقع پر وہ مسلمانوں کے علمبردار تھے۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے عامر بن عہب گذرا ہے جس نے اندلس کے شہر سرقسطہ میں عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کی حمایت کا بند باندیا مگر اندلس کے امیر یوسف بن عبد الرحمن نے اسے عبد الرحمن اموی کے داخلہ سے پہلے قتل کر دیا۔ (۳) ابو السائب بن یحکم جو ایک مشہور صحابی تھے۔

(۴) عثمان بن طلحہ جسے رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ کی چابیاں واپس دیدیں تھیں۔ دوسری روایت ہے کہ آپ نے وہ چابی شیبہ بن طلحہ کو دی تھیں۔ چنانچہ اسی دن سے بیت اللہ کی درباری شیبہ کے خاندان میں چلی آ رہی ہے۔

عبد العزیٰ کا خاندان: اس خاندان کے مندرجہ ذیل افراد مشہور ہیں۔

(۱) ابو النجری العاص بن ہاشم جس نے اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ قیصر روم کی طرف قریش پر حکومت قائم کرے۔ مگر قریش نے اسے روکا اور اس کی مزاحمت کی تو وہ شام چلا گیا اور قریش کا جو بھی شخص اسے وہاں نظر آتا اسے قید خانہ میں ڈال دیتا ان قیدیوں میں سے بوجہ سعید بن احواس بھی تھے۔

ہبار بن اسود: ہبار بن اسود رسول خدا کی بھوکرتا تھا مگر اس کا بیٹا عوف مسلمان ہو گیا اور مسلمان ہو کر رسول خدا کی مدد کی ہبار کا بیٹا اور بیٹا اسمعیل تھا جسے مصعب بن عبد الرحمن نے دھوکہ سے اچانک قتل کر دیا۔ اس کے دادا منذر بن ربیع نے خلیفہ سفاح عباسی کے دور میں قرقیہ کے عدالت میں بغاوت کر دی تھی مگر اسے گرفتار کر کے سولی دے دی گئی۔

ہبار کی اولاد: ہبار کی اولاد میں سے عمر بن عبد العزیز بن منذر گذرا ہے خلیفہ متوکل عباسی کے قتل کے بعد جو فتنہ و فساد برپا ہوا اس زمانہ میں وہ سندھ کا گورنر تھا۔ اس کے بعد سندھ کی حکومت اس کے خاندان میں رہی یہاں تک کہ سبتکین کے بیٹے سلطان محمود غزنوی نے اس کا خاتمہ کر دیا۔ ان کا دار الحکومت منصورہ تھا۔

(۳) عبد اللہ بن زمعہ صحابی جو کہ ام المؤمنین ام سلمہ کی بیٹی زینب کے شوہر تھے جو ابوسلمہ کی صلب سے تھی۔ (۴) ام المؤمنین خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ۔ (۵) حضرت زبیر بن عامر بن خویلد جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور ان کے بیٹے عبد اللہ مصعب (اور عروہ) وغیرہ مشہور ہیں۔ (۶) حکیم بن حزام بن خویلد اسلام کے دور میں ساٹھ سال تک زندہ رہے۔ انہوں نے دارالندوہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک ہاتھ درہم میں بیچ دیا۔ (۷) ہشام بن حکیم بن حزام۔

بنو عبد مناف: عبد مناف کا قبیلہ قیش میں بڑی عزت و شوکت کی زندگی کا مالک تھا اور نسب نبوی کا ستون تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے، عبد شمس، ہاشم، مطلب اور نوفل۔ ہاشم اور عبد شمس کے خاندان نے عبد مناف کی سرداری آپ میں تقسیم کر لی تھی۔ باقی خاندان ان کے حلیف تھے چنانچہ بنو مطلب بنو ہاشم کے اور بنو نوفل بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔

بنو عبد شمس کی اولاد میں سے عبلا تے پیدا ہوئے ہیں جن سے مراد امیہ الاصفہ بن عبد شمس کی اولاد ہے ان میں سے مندرجہ ذیل دو مشہور ہیں بنو عبد شمس۔ عبلا ت اور ان کے مشاہیر: (۱) عبد اللہ بن حارث بن امیہ اور اس کی بیٹی ثریا جو عمر بن ابی ربیعہ کی زوجہ تھی۔

(۲) عتبہ اور شیبہ جو ربیعہ بن عبد شمس کے بیٹے تھے عتبہ کی اولاد میں سے ہیں اس کا بیٹا ولید تھا یہ تیوں لفر کی حالت میں مارے گئے اور دوسرے

بو حنیفہ بن عتیبہ صحابی ہیں یعنی مولیٰ سالم جو یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اور حضرت معاویہ ؓ کی والدہ ہند عقبہ کی بیٹی تھی۔

(۳) ابو العاص بن الربیع جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی زینب کے شوہر تھے اور مسلمان ہو گئے۔ ان کی بیٹی مہرہ سے حضرت علی ؓ نے حضرت فاطمہؓ کی نکاح کی وفات کے بعد شادی کی تھی۔

بنو امیہ اور اس کے مشاہیر: امید الاکبر بن عبد شمس کے خاندان کے مندرجہ ذیل لوگ مشہور ہیں۔

- (۱) سعید بن اجمہ العاص بن امیہ جو کفر کی حالت میں مر گیا اور اس کا بیٹا خالد بن سعید یمامہ کی جنگ میں شہید ہو گیا۔
- (۲) سعید بن العاص بن سعید پرانے مسلمان تھے۔ صنعاء (یمن) کے گورنر بنے اور پھر شام کی فتح میں شہید ہو گئے۔
- (۳) سعید بن العاص بن سعید جو حضرت عثمانؓ کی طرف سے کوفہ کا گورنر مقرر ہوا اور اس کا بیٹا عمر والشدق تھا جس نے خلیفہ عبد الملک کے خلاف بغاوت کی تھی اور قتل ہوا۔
- (۴) امیر المؤمنین عثمان بن عفان۔
- (۵) مروان بن حکم اس کی اولاد میں سے اسلام کے خلفاء پیدا ہوئے اور اندلس کے مشہور حکمران بھی اس کی اولاد میں سے تھے جن کا ذکر ان کی سلطنت کے بیان میں آئے گا۔

- (۶) ابوسفیان بن حرب اور ان کے بیٹے امیر المؤمنین معاویہ اور یزید اور حظلہ اور عقبہ اور ام المؤمنین ام حبیبہ۔
 - (۷) عقبہ بن اسید فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہاں کے گورنر مقرر ہوئے اور اپنی وفات تک اسی عہدہ پر متعین رہے۔ جس دن ان کا انتقال ہوا اسی دن خلیفہ اسلام حضرت ابو بکر صدیقؓ کے انتقال کی خبر پہنچی۔
 - (۸) بنو ابی الشوارب کا خاندان بھی امیہ کی نسل میں سے تھا۔ خلیفہ التوکل کے دور سے لے کر خلیفہ مقتدر کے زمانہ تک بغداد کے قاضی کا عہدہ اسی خاندان میں رہا۔ یہ لوگ ابو عثمان بن عبد اللہ بن خالد بن اسید بن ابی العاص کی اولاد میں سے تھے۔
 - (۹) عقبہ بن ابی معیط جنگ بدر میں گرفتار ہونے کے بعد رسول اکرم ﷺ کے حکم سے شراب خوری کی وجہ سے حد جاری ہوئی۔ اس کا بیٹا ابو قطیفہ شاعر تھا۔
- عقبہ بن ابی معیط کی نسل سے المعیطی گزرا ہے۔ جس کے ہاتھ پر چوتھی صدی کے بعد خلافت امویہ کے آخری دور میں لوگوں نے بیعت کی۔ اس کا نام عبد اللہ تھا۔

بنو نوفل بن عبد مناف: اس خاندان میں سے مشہور صحابی جبیر بن مطعم بن عدی گزرے ہیں۔ ان کے والد مطعم کی جنگ بدر سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ فتح طائف کے وقت رسول خدا ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی تھی۔

طیعمہ بن عدی جو جنگ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔ اس کے غلام وحشی نے جنگ احد میں حضرت حمزہؓ کو شہید کر دیا تھا۔

بنو المطلب: اس خاندان کے بہ لوگ مشہور ہیں (۱) قیس بن مخرمہ بن مطلب جو کہ صحابی تھے۔ اور ان کے بیٹے عبد بن قیس جو محمد بن اسحق (مؤلف مغزی) کے دادا ایسا کے مولیٰ تھے۔ نیز حضرت ابو بکر کی خالہ کا بیٹا مسطح یعنی عوف بن اثاثہ جس نے حضرت عائشہؓ کے رفق کے موقع پر کچھ باتیں کیں تھیں۔ حضرت رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم جو ایک بڑے طاقتور پہلوان تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ کشتی ٹری اور انہیں کچھ زڈیا۔ یہ بات آنحضرت ﷺ کے معجزات میں شمار ہوتی ہے۔

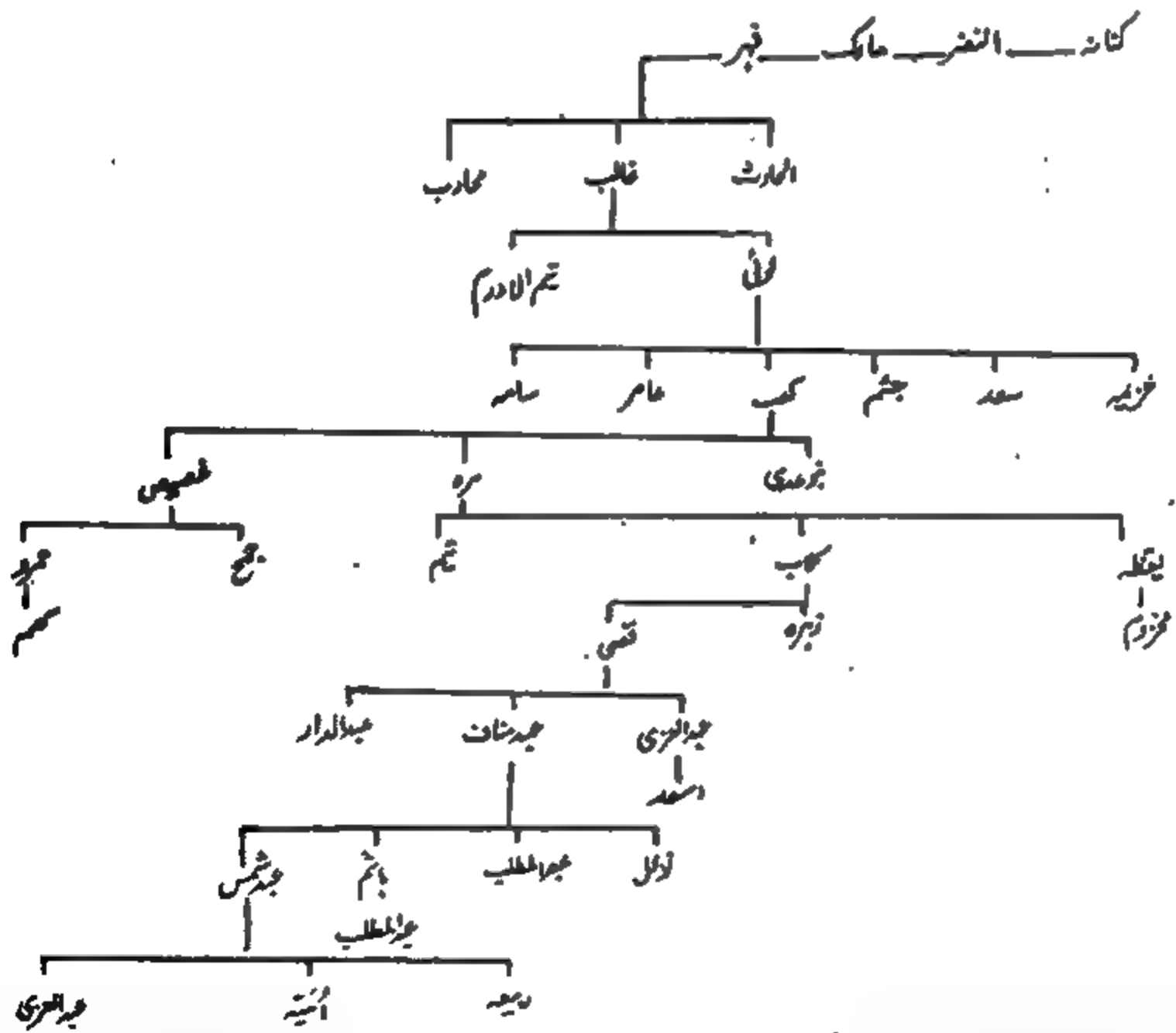
سائب بن عبد یزید رسول اکرم ﷺ کے ساتھ صورت میں بہت مشابہت رکھتا تھا۔ بدر کی لڑائی میں گرفتار ہوا۔ ام محمد بن ادریس شافعی اسی سائب کی اولاد میں سے تھے۔

بنو ہاشم بن عبد مناف: ... اس خاندان کے سردار عبدالمطلب بن ہاشم تھے ❶ ہاشم کی نسل میں سے صرف عبدالمطلب کی ۱۱ ذکاء برمتا ہے عبدالمطلب کے دس بیٹے تھے۔ عبد اللہ جو رسول اللہ ﷺ کے والد تھے اور اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ (۱) اور حمزہ (۲) عباس (۳) ابوطالب (۴) زبیر (۵) مقوم (۶) ضرار (۷) حبل (۸) ابواہب (۹) قسم ان سے بڑے تھے۔ ابواہب کی ۱۰۱۱ میں سے اس کے بیٹے جہاں گزرے ہیں۔ مگر قسم اور زبیر کی نسل نہیں چلی۔ اسی طرح بقول علامہ ابن حزم حضرت حمزہ کی نسل ختم ہو چکی ہے۔ انیلن حضرت عباس اور ابوطالب کی نسل اتنی بڑھی کہ شمار سے باہر ہے۔ حضرت عباس کے خاندان میں ریاست و عزت عبد اللہ کے حصہ میں آئی اور ابوطالب کے خدان میں امیر امومنین حضرت علی کے حصہ میں اور ان کے بعد ان کے بھائی جعفر کی اولاد محدود رہی۔

مذکورہ بالا خاندانوں میں جو مشہور لوگ گزرے ہیں اور جو حکومتیں قائم ہوئیں ان کا بیان اپنے موقع پر آئے گا۔

قریش کے نسب سے ساتھ ہی یہاں قبائل مضروعدنان کے نسب کا بیان ختم ہوا۔ اب ہم قریش اور دیگر مضری قبیلوں کے حالات دیکھیں گے اور ان کی حکومتوں اور سلطنتوں کا ذکر کریں گے جو انہوں نے قائم کیں۔

قریش کا نسب نامہ



❶ بنو ہاشم میں چار مرد اور پانچ خواتین ہیں۔ (۱) عبدالمطلب (۲) اسد (۳) ابواسمعی (۴) اہلہ (۵) شفاء (۶) خالدہ (۷) ضعیفہ (۸) رقیہ (۹) حبہ (یہ اب ابن ہشام مصنف ہیں)

نے کا حکم دیا۔

حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بعثت:..... اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو عمالقہ پر ہم اور اہل یمن کا رسول بنا دیا اور ان میں سے بعض تو ان کی رسالت پر ایمان لے آئے اور بعض نے انکار کر دیا۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام وفات کے بعد اپنی والدہ حضرت ہاجرہ کے قریب مدفون ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ وفات کے وقت ان کی عمر ایک سو تیس سال تھی۔

قیدار کی جانشینی:..... حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اپنے بیٹے قیدار کو اپنا جانشین بنایا۔ قیدار کے معنی شتر بان کے ہیں اور ان کا یہ نام بنی مویہ سے پڑا کہ وہ اپنے والد حضرت اسمعیل علیہ السلام کے اونٹوں کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ یہ سہیلی کا قول ہے۔ مگر دوسرے مصنفین کہتے ہیں کہ قیدار کے معنی بادشاہ کے ہیں۔ ایک قول ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اپنے بیٹے نابت کے لئے وصیت فرمائی تھی چنانچہ نابت نے بیت الحرام کی نگرانی اور انتظام اپنے ذمہ لے لیا۔

حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد:..... اہل تورات سے منقول ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے (۱) قیدار (۲) قی قوت (۳) اونیل (۴) مہسام (۵) مشع (۶) دوما (۷) مسا (۸) حدار (۹) دیما (۱۰) بطور یا قیس (۱۱) قدما ۱ علامہ سہیلی کے مطابق ان کی ولدہ سیدہ مضاض تھیں ان کے نام بنی اسرائیل کی کتابوں میں یوں ہی مذکور ہیں۔ مگر تلفظ کے مختلف ہونے کی وجہ سے ان کے حروف عربی سے قدرے مختلف ہیں۔ لہذا ان الفاظ کے لکھنے میں بھی علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ابن الخثعم نے تیم طاء اور یاء ساتھ لکھا ہے۔ دارقطنی نے یاء سے پہلے ضاء اور میم کے ساتھ یوں لکھ دیا ہے گویا وہ آضم کا مونث ہے۔ ابن الخثعم نے دیم لکھا ہے۔ الکبریٰ کا کہنا ہے کہ اسی دیم کے نام پر دومتہ ابجدوں کا نام رکھا گیا ہے کیونکہ اس مقام پر آیا ہو گیا تھا۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ الطور طور بن اسمعیل کی وجہ سے الطور کہلایا۔

نابت بن اسمعیل کی اولاد:..... نابت بن اسمعیل کی وفات کے بعد ان کے نانا حارب بن مضاض بیت الحرام کے متوفی بنے اور بعض مؤرخین کے مطابق مضاض بن عمرو اور ان کے بعد ان کا بیٹا حارث ابن عمرو کعبہ کے متولی بنے۔ پھر کعبہ کی خدمت اور مزاحمت کرنے باز رہے تاکہ حرم شریف میں فساد اور جنگ و جدال برپا نہ ہو۔

جرہم جا حرم میں فساد:..... اس کے بعد جرہم نے حرم کعبہ میں فساد اٹھایا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب اہل سباء ترک وطن کر کے دھوا دھ پھیل گئے اور بنو حارثہ بن ثعلبہ مکہ کی سرزمین آ کر ٹھہرے اور چاہا کہ جرہم کے پہلو میں آباد ہو جائیں۔ مگر جرہم نے ان کو روکا اور ان کے ساتھ جنگ بڑی ہو کر رشہ ور بعض کے بقول بنو خزاعہ کو فتح ہوئی اور بیت اللہ کے مالک بن ہبیشے اور بنو جرہم کے باقی لوگ تتر بتر ہو گئے۔

بنو حارثہ:..... بنو حارثہ کا سردار ان دنوں عمرو بن لُحی تھا۔ یہ لُحی وہی ربیعہ بن حارثہ بن ثعلبہ ابن عمرو مزنیقیاء ابن عامر ہے۔ دوسرا قوی یہ ہے کہ وہ ثعلبہ بن عامر تھا۔ حدیث نبوی میں آیا ہے کہ رایت عمرو بن لُحی بجر قصبہ فی النار۔ یعنی میں نے دیکھا کہ عمرو بن لُحی جہنم میں اپنی سبقتیں گھسیٹ رہا ہے۔ اس وجہ سے کہ اسی شخص نے بحیرہ سائبہ اور حام کی عبادت کی رسم ایجاد کی تھی ۱۔ حضرت اسمعیل کے دین کو بدل ڈالا اور لوگوں کو بت پرستی کی ترغیب

۱ غالباً نابت کا نام یہاں ذکر کرنے سے رہ گیا ہے۔ (ثناء اللہ محمود) ۲ ظہور اسلام سے پہلے تو ہم پرست عربوں کا دستور تھا کہ جب کوئی انٹنی دس بچے جن چکی سوتی تو اس کا کان چیر کر اسے چھوڑ دیتے نہ کوئی اس پر سواری کرتا اور نہ بوجھ لادتا۔ ایسی انٹنی کو بحیرہ کہتے تھے۔ اسی طرح کوئی انٹنی کے بعد دیگرے اس سے بچتے تھے۔ ۳ بنو خزاعہ نے بنو حارثہ کو چھوڑ دیتے جہاں وہ چاہتی چر چگتی نہ تو اس پر سواری کرتے اور نہ اس کا دودھ دیتے۔ ایسی انٹنی کا سائبہ کہتے تھے۔ حام اس بوڑھے زاوٹ وائے تھے جس نے بیت لُحی کی شروع ہو چکی ہوایسے عمر رسیدہ چنور کو آزاد کر دیتے تھے اور اس سے کام نہ لیتے تھے۔ اسلام نے اس قسم کے عقائد کو باطل قرار دیا چنانچہ قرآن پاک نے فرمایا: **لَا تَجْعَلُوا لِكُلِّ سَعِيرَةٍ وَلَا مَسْنِيَةٍ وَلَا صِلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَصْطَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَكَتُوبُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ** (سورۃ المائدہ) ترجمہ: نہ مٹنے والی نہ مٹنے والی نہ مٹنے والی نہ مٹنے والی نہ مٹنے والی۔

۱۔ یہ ۱۰۰ ہجری حدیث میں، اُیت عمرو بن عامر الفاظ میں۔ قاضی عیاض^۱ لکھتے ہیں کہ ابو خزاعہ کے نسب کے متعلق مشہور روایت میں ہے کہ ۱۰۰ عمرو بن عقی بن قعدہ بن ایوس ہے۔ علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ حارثہ نے عقی کے باپ قعدہ کی وفات کے بعد عقی کی ماں کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ عقی نے عمر تصغیر ہے۔ اس کا اصلی نام ربیعہ تھا۔ حارثہ نے اس کو اپنا بیٹا بنالیا تھا۔ اسی لئے عقی اس کی طرف منسوب ہو گیا۔ لہذا اس کا نسب دونوں صورتوں میں درست سمجھا جائے گا۔ مسلم بن حارثہ خزاعہ کا بھائی تھا۔

ابن اسحق لکھتا ہے کہ صرف خزاعہ نے اکیلے ہی جرم کو مکہ سے نہیں نکالا تھا بلکہ خزاعہ اور کنانہ نے مل کر ان کو مکہ سے نکال دیا تھا۔ چنانچہ عامر بن حارثہ نے حجر اسود اور عتبہ کے دیگر سامان کو زم زم کے کنویں میں ڈال دیا اور اپنے قبیلے کے ساتھ یمن کی جانب چل دیا اور مکہ کی حکومت چھوڑنے پر بہت افسوس ہوا۔

اس کے بعد بنو جشم اپنے قبیلے خزاعہ کے ساتھ مل کر بیت اللہ پر قابض ہو گئے اور بنو بکر کو حکومت سے الگ کر کے بااثر ست خیرے مکہ سے خارج بن گئے۔ ان کا آخری حکمران عمرو بن حارثہ تھا۔

جرم کو مکہ سے نکالنے والوں کے بارے میں ایک دوسرا قول: الزبیر کا بیان ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے جرم کو مکہ سے نکالا تھا وہ ایاد بن نزار تھے اور حضرت اسمعیل کی اولاد میں سے ہیں۔ اس کے بعد بنو مضر اور ایاد میں لڑائی چھڑ گئی اور ایاد کو ہاں سے نکال دیا۔ جب ایاد وہاں سے نکلے تو انہوں نے حجر اسود کو کھاڑا کر کسی جگہ دفن کر دیا مگر قبیلہ خزاعہ کی ایک عورت نے دیکھ لیا تو اس نے اپنی قوم کو اس بات سے گار کر دیا۔ چنانچہ خزاعہ نے مضر سے یہ شرط طے کی کہ اگر وہ حجر اسود کا پتہ بتائیں تو بیت اللہ کی خدمت ان کے سپرد کی جائے گی۔ چنانچہ مضر نے یہ شرط مان لی اور حرم کی عمرانی خزاعہ کے حوالے کر دی۔ یہ ان کے پاس کافی وقت تک رہی۔ ابو غبشان نے اسے قصی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

کعبہ میں بتوں کی آمد:..... بیان کیا جاتا ہے کہ بنو خزاعہ میں سب سے پہلے جو شخص حرم کا متولی بنا وہ عمرو بن عقی تھا اسی نے وہاں بت رکھے چنانچہ جرم کے ایک آدمی نے اسے یوں خطاب کیا:

یا عمرو لا تظلم بمکة	ترجمہ: اے عمرو مکہ میں ظلم مت کر!
انہا بلد حرام	کیوں کہ وہ ایک مقدس شہر ہے!
مسائل بعداد ابن ہم	عاد کے بارے میں پوچھ کے وہ کہاں گئے!
و کذا لک تحترم الانام	لوگ اسی طرح براہوتے ہیں اور!
ابن العمالیق الذین	کہاں گئے عمالیق
لہم بہا کان السوم	جو اونٹوں کے مالک تھے!

بنو مضر کی کعبہ میں ڈیوٹی:..... خزاعہ بیت اللہ کے متولی تھے مگر تین باتیں مضر کی ذمہ داری میں تھیں (۱) عرفہ کے دن حاجیوں کو روانہ کرنا بنو غوث بن مرہ کی ذمہ داری تھی (۲) یوم نحر میں لوگوں کو منیٰ کی طرف پہنچانا بنو زید بن عدی کی ذمہ داری تھی۔ پھر یہ خدمت ابوسیدہ عمیرہ بن رزن کوئی جو چالیس سال تک مزدلفہ سے حاجیوں کو پہنچاتا رہا^۲ اسی طرح نسبی یعنی مقدس مہینوں کو پیچھے کر دینا یہ کام مانک بن کنانہ کے ہاتھ میں تھا۔ چہرے

۱۔ قاضی عیاض ابو الفضل بن موسیٰ بن عیاض ۳۹۶ھ میں سبہ میں پیدا ہوئے اور ۵۳۳ھ میں مراکش میں انتقال کر گئے۔ ان کی سب سے مشہور تصنیف: "تاریخ ابن خلدون" ہے جس میں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل محاسن اخلاق اور معجزات و کرامات کو ایسے انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ ان میں سے ایک ایک لفظ سے تہائی عقیدت اور محبت نپٹی ہے۔

۲۔ ۹ ذوالحجہ و عرہ کے میدان میں توقف کرنے کے بعد جب حاجی لوگ وہاں سے شام کو لٹتے ہیں تو اس واپسی کو افاضہ کہتے ہیں۔ رات بھر مراہد میں آرام کرنے کے بعد جب منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو اسے دفع کہتے ہیں۔ پھر منیٰ میں ٹھہرنے کے بعد جب حاجی لوگ ۱۳ ذوالحجہ کو اپنے گھروں کو رخصت ہوتے ہیں تو یہ تخریج کہلاتی ہے۔

خدمت "قلمس" کوئی چنانچہ جب لوگ مکہ سے روانگی کا ارادہ کرتے تو ان سے قلمس کہتا تھا۔ میں نے صفر کے دو مہینوں میں سے ایک کو حلال قرار دیا ہے اور دوسرے آئندہ سال کے لئے پیچھے کر دیا ہے۔ چنانچہ بنو فارس کے شاعر عمرو بن قیس کا قول ہے کہ:

ونحن الناشئون علی معد شہور الحل نجعلها حراما

ترجمہ: نسئی کے بارے میں ہمارا یہ دستور ہے کہ معد کے برعکس ہم حلال مہینوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔

قریش البطحاء اور قریش الظواہر: ابن اسحق لکھتا ہے کہ ایک طویل عرصہ تک خزاعہ بلا شرکت غیرے کعبہ کے متون رہے مگر اس دور ن کن نہ کی شاخیں بھیبتی رہیں اور بنی کنانہ یعنی قریش کی تعداد بڑھتی گئی اور ان کے مختلف خاندان پیدا ہو گئے۔ ابتدا میں قریش کے تمام خاندان مکہ سے باہر رہتے تھے۔ مگر اس کے بعد ان کے دو فرستے ہو گئے۔ قریش البطحاء اور قریش الظواہر قریش البطحاء تو قصی بن کلاب کی اولاد تھے اور قبیلہ بنو قریظہ بنو اہران کے علاوہ دیگر دوسرے قبیلے تھے ①۔

قریش الظواہر اور ضواحی: کنانہ کے برعکس بنو خزاعہ دیہاتوں میں رہتے تھے۔ اس کے بعد قریش کے مقابلہ میں خود بنو نہدیہات میں رہنے والے بن گئے۔ پھر قریش البطحاء کے مقابلے میں قریش الظواہر وہ قبیلے تھے جو ایک مرحلہ یعنی ایک دن کی مسافت سے کم فاصلہ کے اندر آباد تھے اور ضواحی اس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے تھے۔ قریش اور کنانہ کے علاوہ مکہ کے باہر جتنے قبائل مضر مثلاً انجج، بھس، فزارہ، مرہ، سیم، سعد بن بکر، عامر بن صعصعہ، ثقیف، تمیم، ربیع، ضبہ، بنو اسد، ہذیل اور قارۃ تھے۔ تمام دیہاتی (بدو) تھے۔ جو چارہ اور پانی کی تلاش میں صحرا میں گھومتے رہتے تھے۔

قصی بن کلاب: مصر کے تمام قبیلوں میں کنانہ پیش پیش تھے۔ پھر کنانہ کی مختلف شاخوں میں قریش کو بزرگی اور برتری حاصل ہوئی۔ قریش کے خاندانوں میں سے بنی لوی بن غالب با فضیلت تھے۔ جس کا سردار قصی بن کلاب تھا۔ قصی ایک نامور اور دولتمند شخص تھا۔ جس کے بہت سے بیٹے تھے۔ قبیلہ قضاہ کی ایک شاخ بنو عمروہ بن سعد کے ساتھ بھی اس کی والدہ کی وجہ سے قرابت داری تھی۔ اور اس وجہ سے اس قبیلہ میں بھی اس کی حمایتی موجود تھے۔

اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ کلاب بن مرہ کے انتقال سے پہلے ربیعہ بن عذرہ مکہ آیا تھا۔ اور جب کلاب کا انتقال ہوا۔ تو اس کا بیٹا قصی بھی اپنی ماں کی گود میں شیر خوار تھا۔ اس کی ماں کا نام فاطمہ تھا جو سعد بن باسل یمنی کی بیٹی تھی۔ کلاب کے بعد ربیعہ بن حرام نے اس سے شادی کر لی۔ قصی ان دونوں کا بچہ تھا۔ لہذا اس کی ماں اسے بنی عذرہ کے علاقے میں اپنے ساتھ لے گئی مگر دوسرے بیٹے زہرہ بن کلاب کو چھوڑ گئی کیوں کہ وہ جون ہو چکا تھا۔ اس کے ہاں ربیعہ بن حرام کی زوجیت میں رزاق بن ربیعہ پیدا ہوا۔

قصی کی اپنے قبیلے میں واپسی: جب قصی جوان ہوا اور اسے اپنے نسب کا علم ہوا تو وہ اپنے قبیلے میں واپس گیا۔ اس زمانہ میں خزاعہ کا حکیل بن حبشیہ بن رسول بیت اللہ کا متولی تھا۔ اس نے اپنی بیٹی جی کی شادی قصی کے ساتھ کر دی۔ اس کے ہاں چار بیٹے ہوئے۔ عبداللہ، عبدالمنف، عبدالعزیٰ اور عبدقصی۔

قصی کی کعبہ کے متولی بننے کی کوشش: کچھ مدت کے بعد قصی کی اولاد بڑھی اسے دولت اور عزت حاصل ہو گئی۔ اور جب حکیل کی وفات ہو گئی تو اس بلند مرتبہ کی بنا پر جو اسے قریش میں حاصل تھی قصی کی یہ رائے بن گئی کہ وہ بنو خزاعہ کی نسبت کعبہ کے متولی بننے کا زیادہ حق دار ہے۔ بعض مورخ کہتے ہیں کہ خود حکیل نے اس کے حق میں وصیت کی تھی۔ بہر حال قصی قریش کے ممتاز اور نامور لوگوں کے پاس گیا۔ وہ انہوں نے اس کی

① قریش کی بزرگی کے بانی قصی بن کلاب پر قریش دو طبقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں قریش البطحاء۔ قریش الظواہر۔ قریش البطحاء یہ بطاح مکہ اور اس کے ضلع میں رہتے ہیں۔ یہ لوگ ہی قریش کے سردار تھے۔ اور ان کے رہائش الوقیس اور اس کے سامنے والے پہاڑ کے درمیان تھی۔ قریش الظواہر یہ لوگ مکہ کے مسافرت میں رہتے تھے۔ بطحیہ جیسے علاقے ان کے لئے موزوں نہ تھے۔ اس لئے یہ گھٹی سے باہر مکہ کے بالائی علاقے میں رہتے تھے اور یہ لوگ قریش بطاح منزلت میں کہتے تھے یہ قبائل جو قصی بن کلاب کی تہذیب و تمدن سے متاثر تھے (دیکھئے تاریخ العرب، مقدمہ العصر الجاہلی صفحہ نمبر ۲۱۶)۔

راے پر اتفاق کیا۔ قصی نے اپنے بھائی رزاح سے بھی اس معاملہ پر مدد طلب کی۔ چنانچہ رزاح اپنے بھائیوں اور حلیفوں کے ساتھ قصی کی مدد کے ارادے سے مکہ پہنچا:

علامہ سہیلی کے مطابق اس کی تفصیل: علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ ابن اسحق کے علاوہ دوسرے مؤرخین کا بیان ہے کہ جب حلیل بوڑھا ہو کر مری ہو گیا تو وہ خانہ عبد چاہیاں اپنی بیٹی جی کو دے دیا کرتا تھا۔ اور اکثر اوقات قصی چاہیاں لے کر لوگوں کے لئے خانہ کعبہ کھول دیا کرتا تھا چنانچہ حلیل نے اپنے نقار کے وقت وصیت کی تھی کہ قصی کو بیت اللہ کا متولی بنایا جائے۔ مگر خزاعہ نے اس بات کو نہیں مانا اور اس کے اور بنو خزاعہ کے درمیان جنگ پھڑکی۔ اس موقع پر قصی نے اپنے بھائی رزاح کو پیغام بھیجا کہ خزاعہ کے مقابلہ میں آ کر میری مدد کرو۔

طبری کے مطابق واقعہ کی تفصیل: طبری لکھتا ہے کہ جب حلیل بوڑھا ہو گیا۔ اور چلنے پھرنے سے عاجز ہو گیا تو اس نے خانہ کعبہ کی چابیاں اپنی بیٹی جی کے حوالے کر دیں۔ اس نے کہا کہ یہ چابیاں ایسے شخص کے حوالے کرو جو تمہارے قائم مقام بن سکے۔ چنانچہ حلیل نے نہیں بولنا۔ نبشہن کے حوالے کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ابو غنشان حلیل کا بیٹا تھا جس نے خانہ کعبہ کی منظمی، مشکیزہ شراب کے بدلے بیچ، ادا تھی۔ چنانچہ اس واقعہ سے یہ ضرب نسل چل نکلی۔ آخر من صفۃ ابی غنشان یعنی ابو غنشان کے سودے سے بھی زیادہ خسارے والا سودا۔

بنو صوفہ: بنو صوفہ جیوں کو سفر کی اجازت دیا کرتے تھے۔ قصی نے سب سے پہلے اس دستور کو توڑا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ بنو سعد بن زید منات حج کے موقع پر لوگوں کو عرفہ سے آگے چلایا کرتے تھے۔ اور حاجیوں کے ساتھ کوچ کیا کرتے تھے۔ اور پھر ان کے ساتھ حمرات پر کنکریاں پھینکتے تھے۔ انہوں نے تمام حقوق بنو غوث بن مرہ سے ورثہ میں حاصل کئے تھے۔ غوث کی ماں قبیلہ جربم کی تھی۔ چونکہ اس کے ہاں او۔ نہیں ہوتی تھی۔ ہذا اس نے منت ہنگی کہ اگر اس کے ہاں رکا ہوگا تو اسے صدقہ کے طور پر کعبہ کا خادم بنادے گی۔ چنانچہ اس کے ہاں غوث پیدا ہوا جو صوفہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ سہیلی نے بعض مؤرخین سے روایت کی ہے کہ بنو غوث بن مرہ کندہ کے حکمرانوں کے جانب سے متولی مقرر ہوئے تھے۔ جب ان کا خاتمہ ہو گیا تو بنو سعد بن زید منات ان کے وارث بنے جب اسلام کا زمانہ آیا تو ”اجازۃ الحاج“ یعنی حاجیوں کو گزرانے کے حقوق کرب بن صفوان کے پاس تھے۔ جن کا ذکر تمیم کے بیان میں آچکا ہے۔

قصی کا کعبہ کے انتظام پر قبضہ: آخر کار قصی نے بیت اللہ کے انتظام پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی اور جب حج کا موسم آیا تو اس نے قریش، کننہ اور قضاعہ کے قبیلوں کو کعبہ کے پاس جمع کیا اور بنو سعد سے جو صوفہ کے وارث تھے مزاحمت کی چنانچہ بنو سعد جیوں کو گزارنے لگے قصی نے ان سے کہا کہ تم سے زیادہ ہم لوگ اس حق دار ہیں۔ اس بات پر دونوں قبیلوں میں لڑائی چھڑ گئی جس میں قصی کو جیت ہوئی۔

قصی کے حق میں فیصلہ: جب خزاعہ اور بنو بکر نے دیکھا کہ قصی انہیں بھی دوسروں کی طرح بیت اللہ کی خدمت کرنے سے روکے گا۔ تو وہ اس سے جنگ لڑنے کے لئے جمع ہو گئے۔ جب بہت کشت و خون ہو چکا تو انہوں نے اس بات پر آپس میں صلح کر لی کہ وہ عرب کے معززین میں سے کسی شخص کو فیصد کا اختیار دیں گے۔ چنانچہ وہ اپنا معاملہ یمر بن عوف کے پاس لے گئے چنانچہ اس نے قصی کے حق میں فیصد صادر کر دیا چنانچہ بیت اللہ کا متولی بن گیا۔ قصی نے مکہ میں سکونت اختیار کی اور قریش کے مختلف خاندانوں کو جمع کیا اور انہیں مکہ مختلف حصوں میں آباد کیا حتیٰ کہ اسد کا سورق طلوع ہو گیا۔ اس وجہ سے قصی مجمع یعنی جمع کرنے والا کہلایا۔ چنانچہ ایک شاعر نے کہا کہ:

قصی لعمری کان یدعی مجمعا . به جميع الله القبائل من فھر

قصی مجمع کہلاتا تھا کیونکہ میری عمر کی قسم اللہ نے اس کے ذریعہ سے قبائل کو جمع کیا۔

قصی کا امتیاز: لوئی بن غالب کے خاندان میں سے قصی وہ پہلا شخص ہے جو سردار بنا اور اس کی قوم نے اس کی خدمت کی۔ چنانچہ جنگ کے موقع پر فوج کی علمبرداری اور بیت اللہ کی خدمت برداری یہ دونوں امتیاز قصی کے حصے میں آئے۔ قریش اس کی راے کو بہت نیک اور درست سمجھتے

تھے۔ ورنہ چھوٹی بڑی بات میں اس سے مشورہ کیا جاتا تھا۔ اس نے دار اندوہ جو مسجد امام کے ہاتھ میں تھی۔ اپنی باہمی مشاورت کے تحت یہ اور اس کا دروازہ مسجد کی طرف رکھا۔ قریش کے سردار اور نامور لوگ یہاں جمع ہوتے۔ ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کرتے اور امور معاملات سے یہ کرتے تھے۔ پھر قصی نے حاجیوں کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کا بھی انتظام کیا۔ یہوند وہ مدد کے مہمان اور بیت اللہ کے زائرین تھے۔ اس متعدد کے لئے اس نے قریش پر ایک خاص ٹیکس کیا۔ ان تمام انتظامات سے اس نے اپنے قبیلے میں بڑی عزت پائی اور عربی خدمت گاہیوں میں یہ بانی اور جنگ کے وقت اپنے قبیلے کی طلبہ داری اور قیادت یہ تمام خدمات اس کے سپرد کر دی گئیں۔

قصی کا جانشین عبدالدار جب قصی بڑھا ہو گیا اور اس نے وہ تمام خدمات مشا خدمت حب اور طلبہ داری وغیرہ سونپ دیں۔ اپنے بڑے بیٹے عبدالدار کے سپرد کر دیں۔ عبدالدار کے مقابلہ میں اس کے بھائی عبدمناف نے اپنے باپ کی ہی زندگی میں شرف و منیاں حاصل کر لی تھیں، لہذا اس کی تلافی قصی نے مذکورہ بالا طریقے سے کر دی۔ قصی کا ختم س کی قوم کے لئے بڑی قسم کی حیثیت رہتا تھا۔ اس کی ساری قومیں اس سے سزا دیتی تھیں۔

قصی کی وفات کے بعد قبیلہ قریش کی سرداری اس کے بیٹوں وئی اور ایک مدت تک مدنی خدمت انبی کے ہاتھ میں رہی۔

عبدمناف پھر عبدمناف کی اولاد نے عبددار کی اولاد کے ساتھ ان اختیارات کے بارے میں بحث کیا۔ اس نے قریش میں اختلاف پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے ان کے دو گروہ بن گئے۔ اس زمانے میں قریش کے بارہ خاندان تھے (۱) نوحارت (۲) غوی رب (۳) ابو عامر بن مدنی (۴) بنو مدی بن عتب (۵) بنو تہم (۶) بنو تہم (۷) بنو تہم (۸) بنو خزومہ (۹) بنو زہرہ (۱۰) بنو اسد (۱۱) بنو بدیلہ (۱۲) بنو بدیلہ۔

بنو عبدمناف اور بنو عبددار کا اختلاف بنو عبدمناف نے اپنے دس بیٹوں کی کہ جو اختیارات عبددار قصی نے اپنے خاندان سے پیشین میں سونپنا نچے مہدئس نے جو عبدمناف کے بیٹوں میں سب سے بڑا تھا۔ اس بات پر اصرار کیا اور قیادت کے لئے مدد و ہمدردی کا رٹ لے کر اس کا ساتھ دیا۔ نوحا مر اور بنو مخارب دونوں گروہوں سے مدد طلب کر کے قریش کے باقی خاندانوں یعنی بنو عامر بن مدنی اور بنو عامر بن مدنی نے عبددار کی حمایت کی۔ پھر فریقین میں سے ہر ایک فریق نے اپنے اپنے حلیفوں کے ساتھ ایک پکا معاہدہ کیا۔ چنانچہ بنو عبدمناف اپنے حلیفوں کے ساتھ خاندانہ عہد کے پاس آئے۔ اور اپنے معاہدہ کو مضبوط بنانے کے لئے اپنے ہاتھ ایک بڑے پیلے میں ڈبوئے جو ذوق بہت بڑا تھا۔ یہ معاہدہ بیان ”حلف المطہین“ کہلایا۔

جنگ کی تیاری اور صلح جب جنگ کی قربت آئی تو بنو عبددار بنو اسد کے مقابلہ میں میدان جنگ میں اترے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے سامنے آئے اور بنو خزومہ کی ہوتیم سے مدد بھیجی ہوئی اور بنو مدی نوحارت کے سامنے آئے۔ مگر بعد میں اس بات پر راضی ہوئی کہ حاجیوں کی میزبانی اور نی پلانے کی خدمت عبدمناف کے سپرد کر دی جائے۔ مدد طلبہ کی مدد داری بدستور عبددار کے ہاتھ میں رہنے لگی۔ یہ بات پر رضی ہو گئے اور لڑائی سے رک گئے۔

ہاشم عبدمناف کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہاشم اپنے والد کا جانشین بنا۔ اس کا بھائی عبدتیس ق تادمین تجارت میں متغیر رہتا تھا۔ اس نے برخلاف ہاشم کاہ میں سکونت پذیر اور آسودہ حال تھا۔ لہذا اس نے عبدمناف کے خاندان کے تمام معاملات و منہجوں پر۔ ورنہ انہوں نے میزبانی پر پزیرائی بہت اچھے طریقے سے انجام دی۔ کہتے ہیں کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے مکہ میں لوگوں کو شریعت بتائی۔ ورنہ انہوں نے روٹی و شہد کر کے دی تو زور زور سے شریعت بتائی۔ اس لئے ہاشم ہلانے ان کا اصل نام عمرو تھا۔ شریعت قریش والی شریعت تھی جس کا حدیث نبوی میں مذکور ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ افضل عائشہ علی النساء افضل الشریعت یعنی عائشہ کو دیگر عورتوں پر وہی افضلیت حاصل ہے جو شریعت کو دیکر جانوں پر ہے۔

شرید کیا ہے؟ آج کل شرید تو۔ یا تنور کی پکی ہوئی روٹی سے بناتے ہیں مگر یہ عربوں کا کھانا نہیں ہے۔ لیکن ان کے ہاں یہ کھانا

جسے بازن کہتے ہیں اور جس پر لغت کے اعتبار سے ثرید کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے پانی کے ساتھ آنا گوندھتے ہیں، پھر اس سے روٹی پکاتے ہیں۔ اور جب وہ خوب پکی ہو جاتی ہے تو اسے چمچا یا ڈوکی کے ساتھ کوٹ کر اس کے ٹکڑوں کو آپس میں برابر کریتے ہیں۔ معصوم نہیں کہ آیا پہلے زمانہ میں بھی ثرید کی یہی صورت تھی یا نہیں۔ بہر حال لغت کے اعتبار سے اس کے لئے ثرید کا لفظ استعمال ہو سکتا ہے۔

سال میں دو مرتبہ سفر کرنے کا دستور .. بقول ابن اہلق ہاشم پہلا شخص ہے جس نے قریش کے لئے سال میں دو مرتبہ سفر کرنے کا دستور جاری کیا۔ ایک سردی میں دوسرا گرمی میں۔ مگر یہ بات درست نہیں کیونکہ ہر زمانہ میں عرب کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ چرہ گاہوں کے لئے اپنے مال و مویشی کی بہتری کے لئے سال میں دو مرتبہ سفر کریں۔ کیونکہ ان کی معیشت کا دار و مدار ان کے جانوروں پر تھا۔ اور یہی معنی عرب کے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس قوم کی معیشت اونٹوں کی پرورش پر موقوف تھی اور ان کو چراہ گاہوں میں چراتے۔ چشموں اور کنوؤں کا پانی پلاتے اور جب ان کے بچے دینے کا زمانہ آتا تو انہیں سردی سے بچانے کے لئے صحراؤں میں نکل جاتے۔ اور جب گرمی کا موسم آتا تو غلہ حاصل کرنے کے لئے ہند علاقوں کی طرف نکل جاتے چنانچہ ان کی طبیعت اسی کے مطابق بن گئی خواہ وہ سفر میں ہوں یا حضر میں وہ اسی طرز معاش کی پابندی کرتے ہیں اور یہی معنی عروہیہ کے ہیں اور یہی طریقہ زندگی ان کی پہچان بن گیا ❶۔

عبدال مطلب کی سرداری: جب ہاشم نے شام میں غزوہ کے مقام پر وفات پائی تو اس وقت اس کا بیٹا عبدال مصعب یرب میں بھی چھوٹا سا تھا۔ لہذا ہاشم کے بعد اس کے بھائی مطلب نے اس کی پرورش کی۔ مطلب بڑی عزت اور فضیلت کا مالک تھا۔ اور اس کی سخاوت کی وجہ سے قریش اسے افضل کہہ کرتے تھے۔

ہاشم کا یرب میں نکاح: ہاشم نے یرب میں آکر سلمی بنت عمرو سے شادی کر لی تھی جو بنو عدی کے خاندان کی تھی اور اس سے پہلے اچچہ بن جراح کے نکاح میں رہ چکی تھی جو اپنے زمانے میں اس کا سردار تھا چونکہ وہ خاندانی عزت اور بد بد کی مالک تھی۔ اس لئے اس نے نکاح کے وقت یہ شرط منوائی تھی کہ وہ اپنے ذاتی معاملات میں خود مختار ہوگی۔ چنانچہ جب اس کے ہاں لڑکا ہوا تو اس نے اس کا نام شبہ رکھا اور ہاشم نے اسے اس کی ماں ہی کے پاس ہی رہنے دیا حتیٰ کہ وہ بڑا ہو گیا۔

عبدال مطلب کی مکہ آمد: .. جب ہاشم کی غزوہ شام میں وفات ہو گئی تو اس کا بھائی مطلب یرب سے لینے گیا شبہ کی ماں نے تھوڑی پس و پیش کے بعد اسے مطلب کے حوالے کر دیا۔ مطلب نے اسے اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھالیا اور مکہ واپس آ گیا۔ جب قریش نے اسے دیکھ تو پکارا اٹھے یہ تو کوئی غلام ہے جسے مطلب نے خریدا ہے چنانچہ اسی دن سے شبہ کا نام عبدال مطلب پڑ گیا ❷۔

عبدال مطلب: جب مطلب کا یمن میں رومان کے مقام پر انتقال ہو گیا تو اس کے بعد عبدال مطلب نے بنو ہاشم کے معاملات کو سنبھالا اور حایوں کی خدمت اور پانی پلانے کی خدمت اسی خوبی کے ساتھ انجام دی جس خوبی سے اس کام کو اس سے پہلے سرانجام دیا جاتا تھا۔ وہ یمن اور حبشہ کے بادشاہوں کے درباروں میں اپنی قوم کا نمائندہ بن گیا۔

❶ اس موقع پر ابن خلدون نے ابن اہلق پر اعتراض کر۔ میں سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ ابن اہلق کے الفاظ جو سیرت ابن ہشام سے منقول ہیں یہ ہیں ان ہاشم بن عبد مناف اور من الرحمن فی الشتاء والصیف لقریش یعنی ہاشم بن عبد مناف پہلا شخص ہے جس نے قریش کے لئے سرما اور گرما میں (بغرض تجارت) سفر کرنے کا دستور جاری کیا اور یہ وہ تجارتی سفر ہیں جس کی طرف قرآن پاک نے ان الفاظ میں اشارہ نقل کیا ہے کہ لا یلا ف قریش ایلانہم رحلة الشتاء والصیف ابن خلدون کے یہی قائل ہیں اہلق کے نقل کرتے وقت قریش کی بجائے للعرب لکھ دیا اور ابن اہلق کے بیان میں جو صرف قریش کے ساتھ مخصوص تھا خواجہ تعلیم پیدا کر دی اور عربوں کے سامنے کر دیا اور قریش کے تجارتی سفر کو اہل بادیک کی نقل و حرکت کے ساتھ خلط ملط کر دیا جو ان کی طرز زندگی کا خاصہ اور لازمہ ہے مگر قریش مکہ تو حضری جی شہری ہوتے تھے جن کا گھر انہوں پر نہیں مکہ تجارتی پر تھا لہذا ابن خلدون نے بدوی زندگی کی جو کیفیت بیان کی ہے وہ اپنی جگہ درست ہے مگر وہ قریش مکہ پر صادق نہیں آتی۔ ان حالات کی بناء پر ابن اہلق پر جو اعتراض یہ ہے وہ محض نہیں۔ ❷ عبدال مطلب کا ترجمہ ”مطلب کا غلام“ ہے۔

عبدال مطلب کا خواب اور ان کی منت..... جب عبدال مطلب نے ایک خواب ۱ کی بنا پر زم کے کنویں کو بھی کھودنے کا حکم دیا تو قریش نے اس کے ارادہ کی مخالفت کی۔ اس پر عبدال مطلب نے منت مانی کہ جب میرے ہاں دس بیٹے ہوں گے اور جوان ہو کر میری حفاظت اور حمایت کے قابل ہو جائیں گے تو میں ان سے ایک بیٹے کو کعبہ میں لے جا کر اللہ کی راہ میں قربان کر دوں گا۔ چنانچہ جب اس کے ہاں پورے دس بیٹے پیدا ہو گئے تو انہوں نے ہبل بت کے پاس جا کر قرعہ ڈالا ۲ وہ بڑا بت تھا جو کعبہ کے اندر اس گڑھے کے اوپر نصب تھا جس گڑھے میں نذرانے جمع کئے جاتے تھے ۳ قرعہ ان کے بیٹے عبداللہ کے نام پر نکلا جو رسول اللہ ﷺ کے والد تھے۔ عبدال مطلب حیرت میں پڑ گئے۔

منت پورا کرنے کی تدبیر..... ان کی قوم نے انہیں عبداللہ کی قربانی سے روکا اور مغیرہ بن عبداللہ مخزومی نے اسے مشورہ دیا کہ عرفہ سے اس بارے میں سوال کیا جائے۔ چنانچہ یہ لوگ عرفہ سے خیبر کے مقام پر جا کر ملے۔ انہوں نے یہ تدبیر بتائی کہ عبداللہ کو دس اونٹوں کے مقابلہ پر رکھو، قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹوں پر نکلے تو اونٹوں کو ذبح کر دو ورنہ اونٹوں کی تعداد زیادہ کرتے جاؤ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر نکل آئے۔ تب اونٹوں کو ذبح کر ڈالو۔ یہ عبداللہ کا فدیہ ہوگا تمہارا رب بھی راضی ہو جائیگا جب اونٹوں کی تعداد سو تک پہنچ گئی تو قرعہ اونٹوں کے نام نکل آیا تو اونٹوں کو ذبح کر ڈالا۔

”ابن الذئحسین“ کا مطلب..... یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کے معجزات میں شمار ہوتا ہے اور ایک حدیث میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انا ابن الذئحسین۔

اس حدیث میں ذئحسین سے مراد آپ ﷺ کے والد عبداللہ اور جد امجد محمد اسمعیل بن ابراہیم ہیں۔ ان دونوں حضرات کو قربان کرنے کی تیاریاں ہو چکیں تھیں مگر اس کے بعد ان کے فدیہ میں جانور ذبح کئے گئے۔

حضرت عبداللہ کی شادی..... پھر عبدال مطلب نے اپنے بیٹے عبداللہ کی شادی آمنہ بنت وہب سے کر دی اور حضرت آمنہ حاملہ ہو گئیں۔ اس دوران عبدال مطلب نے حضرت عبداللہ کو مدینہ کھجوریں لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عبداللہ کا اچانک انتقال ہو گیا۔ جب ان کی واپسی میں تاخیر ہوئی تو عبدال مطلب نے ان کی خبر لانے کے لئے ان کے پیچھے آدمی بھیجے۔

عبداللہ کے واقعہ وفات کے بارے میں واقدی کی رائے..... طبری نے واقعہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ اس بارے میں صحیح روایت یہ ہے کہ عبداللہ قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ واپس آرہے تھے کہ وہ مدینہ میں رک گئے اور وہیں بیمار ہو کر انتقال کر گئے۔ پھر عبدال مطلب قریش مکہ کے رئیس بنے۔ اور یہ وہ زمانہ تھا جب تمام کائنات شاہ عرب کے انتظار میں تھی اور تمام عالم ظہور قدسی کے لئے تیاریاں کر رہا تھا۔ آخر کار نور الہی عرب کے افق سے ظاہر ہوا اور وحی آسمان کا نزول شروع ہو گیا۔ اور نیک فرشتے مسلسل آنے لگے اور خلافت الہیہ ان کے حصے میں آئی اور رسول اللہ کی آمد سے نہ صرف مضر بلکہ تمام عربوں کا طرہ افتخار و امتیاز آسمان تک جا پہنچا۔ و ذالک فضل اللہ بنو تہ من یشاء۔

کعبہ میں سونے کا استعمال..... عبدال مطلب نے ایک سو چالیس سال عمر پائی انہوں نے زم زم کو دوبارہ کھودا تو اس میں سے سونے کے دو ہرن اور چند تلواریں نکلیں جو ساسان شاہ ایران نے کعبہ کو بطور ہدیہ دیں تھیں۔ جب حارث بن مضاج قبیلہ جرہم کو لے کر مکہ سے نکلا تھا تو اس نے ان چیزوں کو زم زم میں دفن میں کر دیا تھا۔ عبدال مطلب نے ان کو نکالا۔ اور تلواریں سے کعبہ کے لئے لوہے کا دروازہ بنایا اور ہرنوں سے کعبہ کی زیب و زینت کے لئے سونے کا پر سونے کا استعمال کیا۔

۱..... اس خواب کی تفصیل کے بارے میں سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۱۳۳ ملاحظہ فرمائیں۔ ۲..... ہبل کے بارے میں سیرت ابن ہشام میں ہے کہ کعبہ کے وسط میں سب سے بڑا بت تھا۔ یوم احد میں ابوسفیان نے اسی بت کا نعرہ اعل ہبل لگایا تھا۔ ۳..... میری رائے میں اس مقام پر عربی کتب میں البئر النبی کانوا ینحرون فیہا ہدایا الکعبۃ کی بجائے البئر النبی کانوا یدخرون فیہا ہدایا الکعبۃ پڑھنا چاہیے۔ ینحرون یدخرون کی تھخیف معلوم ہوتی ہے، کیونکہ اس گڑھے کے مصرف کے بارے میں ابن احنق نے یہ کہ کر صاف تصریح کر دی ہے کہ کانت تلک البئر ہی النبی بجمع فیہا ما ینہدی للکعبۃ۔ بخرون کا معنی ہے کہ وہ حدایا کو ذبح کرتے تھے۔ یدخرون کا معنی ہے کہ اس میں جمع کرتے تھے اس لئے ابن احنق کی تصریح کے مطابق ابن خلدون کی عبارت بخرون کی بجائے یدخرون ہی مناسب معلوم ہوتی ہے۔

کعبہ کا غلاف کس نے بنایا:..... کہتے ہیں کہ سب سے پہلے تبع نے کعبہ کو غلاف پہنایا اور اس میں تالا ڈالا حتیٰ کہ عبدالمطلب نے کعبہ کے لئے دروازہ تیار کروایا۔ پھر زم زم کے ساتھ ایک حوض بنوایا تاکہ لوگ اس سے پانی پی سکیں۔ ان کی قوم اس بات سے حسد کیا چنانچہ رات کے وقت اس کو توڑ پھوڑ ڈالتے تھے۔

زم زم کی غیب سے حفاظت:..... عبدالمطلب کو اس سے بہت غم ہوا آخر کار انہوں نے خواب میں ایک شخص کو کہتے سنا کہ تم اس بات کا اعلان کر دو یہ حوض غسل کے لئے نہیں ہے بلکہ پانی پینے والوں کے لئے ہے اس اعلان کے بعد تم ان کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ اس کے بعد جو شخص کسی غلط بات کا ارادہ کرتا تو اس کے جسم میں غیب سے آ کر تیر لگتا جب قریش کو اس بات کا علم ہوا تو خود بخود عبدالمطلب کی مخالفت سے باز آ گئے۔

کعبہ میں پہلی مرتبہ غلاف:..... علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ جس شخص نے سب سے پہلے بیت اللہ کو ناٹ چٹائی اور چمڑے کے ٹکڑوں سے ڈھانپا وہ تبع خمیری تھا۔ ایک روایت ہے کہ جب اس نے خانہ کعبہ کو چٹائی سے ڈھانپا تو کعبہ کی عمارت پھٹ گئی اور اس کی چیزیں گر پڑیں مگر جب اسے کپڑے کا غلاف پہنایا تو خانہ کعبہ نے اسے قبول کر لیا اور ساکن رہا یہ روایت قاسم بن ثابت نے اپنی کتاب الدلائل میں بیان کیا ہے۔

ریشم کا غلاف:..... ابن اسحاق نے کہا کہ پہلا شخص جس نے خانہ کعبہ کو غلاف پہنایا حجاج تھا۔ مگر زبیر بن بکاریہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر نے سب سے پہلے اس قسم کا غلاف چڑھایا تھا دارقطنی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ عبدالمطلب کے بیٹے عباس گم ہو گئے تو ان کی ماں نثیاء بنت جناب نے منت مانگی کہ اگر میرا بیٹا مل جائے تو میں خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاؤں گی وہ ایک معزز اور حکمران خاندان کی تھی لہذا اس نے اپنی منت پوری کر دی۔

قریش کے حالات اور مکہ میں ان کی حکومت کا بیان ختم ہوا۔

قبیلہ ثقیف:..... قبیلہ ثقیف کے لوگ جو سہر طائف میں رہتے تھے اور قریش کے بڑوسی اور عربوں کی مخصوص طرز زندگی میں ان کے شریک تھے اور شرافت و فضیلت میں بھی ان کے ہم عصر اور حریف تھے۔ ثقیف کا شجرہ نسب یوں ہے قسی بن منبہ بن بکر بن ہوازن۔

بنو ثقیف:..... ثقیف سے پہلے طائف پر بنو عدوان کی حکومت تھی۔ بڑھتے بڑھتے ان کی تعداد ستر ہزار کے قریب پہنچ گئی تھی پھر وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑ پڑے اور آپس کے جنگ و جدال میں مارے گئے اور ان کی تعداد کم ہو گئی۔ قسی بن منبہ نے شادی بیاہ کے سلسلے میں بنو عدوان کے ساتھ قرابت داری پیدا کر لی۔ جب بنو عدوان کی تعداد کم ہو گئی تو ثقیف ان پر غالب آ گئے۔ اور انہیں نکال کو خود طائف پر قابض ہو گئے یہاں تک کہ اسلام کا ظہور ہوا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وهو خیر الوارثین۔

جلد دوم تمام شد

دائرہ اشاعت

خواتین کے مسائل اور ان کا حل ۲ جلد — جمع و ترتیب مفتی ثناء اللہ محمود فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ _____ حضرت مفتی رشید احمد گنگوہی

کتاب الکفالة والتفقات _____ مولانا عمران الحق کلایا لوی

تسهيل الضروری لمسائل القدوری _____ مولانا محمد عاصم الہی البرقی

بہشتی زبور ھدٰل مکمل — حضرت مولانا محمد شرف علی تھانی ر

فتاویٰ رحیمیہ اردو ۱۰ حصے — مولانا مفتی عبد الرحیم لاہپوری

قیادہ ملی رحیمیہ انگریزی ۳ حصے۔ " " " " " "

فتاویٰ عالمگیری اردو، جلد ۱۰ پیش نظر مولانا محمد تقی عثمانی — اورنگ زیب عالمگیر

فقاوی دارالعلوم دیوبند ۱۲ حصے ۱۰ جلد ————— سرانا مفتی عزیز الرحمن صاحب

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۲ جلد کامل۔ مولانا مفتی محمد شفیع رح

إِسْلَامٌ كَانِظًا مِثْلَ أَرَاضِي

مسائل معارف القرآن (تفہیم عارف القرآن میں ذکر قرآنی احکام)

انسانی اعضا کی پیوندکاری

پراویڈنٹ فنڈ

خواتین کے لیے شرعی احکام ————— اہلیہ طہریت احمد تھانوی رحمہ

بیمہ زندگی _____ مرانا مفتی محمد شفیع رح

رفیقی سفر سفر کے آداب و احکام

اسلامی قانون نیکل، طلاق، وراثت۔ فضیل الرحمن نے ہلال عثمانی

مَوْلَانَا عَبْدُ الشَّكُورِ صَابِغُ الْكُتُوبِ رَحِمَهُ

نماز کے آداب و احکام ————— انشاء اللہ خان مرحوم

فازن و راتن — مولانا مفتی رشید احمد صاحب

ذرا بھی لی تشریحی حیثیت ————— حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

الضج النوری شرح قدوری اعلیٰ — مولانا محمد حنیف لنگوہی

دین کی باریں یعنی مسائل بہت سی زیور — مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح

ہمارے عائلی مسائل ————— مولانا محمد تقی عثمانی صاحب

مارمقہ اسلامی ————— شیخ محمد خضریٰ

نقدن الحقائق شرع لسنن الدقائق

حکام اسلام فصل فی نظریں

”فيلما ناجزة يعني عور لول كاحتى مسيخ بنگل “

اسلامی تاریخ پر چند جدید کتب

طبقات ابن سعد

اسلامی تاریخ کا مستند اور بنیادی باخذ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن سعد البصری

تاریخ ابن خلدون

مع مقدمہ علامہ عبد الرحمن ابن خلدون

تاریخ ابن کثیر

اردو ترجمہ النہایۃ البدایۃ حافظ عماد الدین ابوالفتح اسماعیل ابن کثیر

تاریخ اسلام

مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی

تاریخ ملت

تاریخ قبل از اسلام سے کرغیہ سلطنت کی آخری تاجدار بہادر شاہ افغانی ملت اسلامیہ کی تیرہ سو سالہ تاریخ جناب مفتی زین العابدین سیاحی مفتی جناب مفتی نظام الدین شیبانی اکبر آبادی

تاریخ طبری

اردو ترجمہ تاریخ الأمم والملوک علامہ ابی جعفر محمد بن جریر طبری

سینہ الصحابة

انبیاء کرام کے بعد دنیا کے مقدس ترین انسانوں کی سرگزشت حیات الحاج مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی مرحوم

دارالاشاعت اردو بازار ۱۵ ایم ای جٹ روڈ
کراچی پاکستان ۲۱۰۲۶۳۱۸۹۱ مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز